نئے اضافوں کے ساتھ

عالم اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

قادیانیت
ثبوت حاضر ہیں!

قادیانی مذہب کے عقائد و عزائم، مضحکہ خیزیوں، تضاد بیانیوں
اور کذب و ریا پر مبنی ناقابلِ تردید اور ہوش رُبا عکسی شہادتیں

3

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد



''ثبوت حاضر ہیں''

یہ کتاب، اپنے اندر
قادیانی مذہب کے بانی
آنجہانی، مرزا غلام احمد قادیانی
اس کے بیٹوں، اس کے نام نہاد خلیفوں اور دیگر اہم قادیانیوں کی
مستند تصانیف اور اخبارات و رسائل کی
قابلِ اعتراض اور دل آزار کفریہ عبارتوں کی عکسی نقول لیے ہوئے ہے
قادیانی جرائم کے یہ ثبوت
اتنے واضح ہیں کہ دنیا کی کسی بھی عدالت میں
ان عکسی دستاویزات کی صداقت کو چیلنج کرنا
کسی بھی قادیانی کے لیے ممکن نہیں ہے
میں اس کتاب میں درج
تمام حوالوں اور عکسی نقول کے مصدقہ ہونے
کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں
اور قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ سمیت
دنیا کے تمام قادیانیوں (بشمول لاہوری گروپ) کو
چیلنج کرتا ہوں کہ
اگر اس کتاب میں موجود، کوئی بھی عکس غیر حقیقی ہو،
یا میری طرف سے کسی بھی نوع کی ترمیم ہوئی ہو، کسی قسم کا اضافہ کیا گیا ہو، یا
ایک بھی خانہ ساز حوالہ پایا جائے
تو میں اس کے لیے ہر قسم کی سزا پانے کے لیے تیار ہوں!
بصورت دیگر انہیں ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر آخرت کی فکر کرتے
ہوئے اسلام کی آغوش میں آجانا چاہیے
ہے کسی قادیانی میں اخلاقی جرأت جو میرے اس چیلنج کو قبول کرے؟

محمد متین خالد

نئے اضافوں کے ساتھ

عالم اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

قادیانیت
ثبوت حاضر ہیں!

قادیانی مذہب کے عقائد و عزائم، مضحکہ خیزیوں، تضاد بیانیوں
اور کذب و ریا پر مبنی ناقابلِ تردید اور ہوش رُبا عکسی شہادتیں

جلد سوم

محمد متین خالد

علم و عرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،
فون: 7352332-7232336-8405100



نام کتاب	قادیانیت ثبوت حاضر ہیں! جلد سوم
مصنف	محمد متین خالد
ناشر	علم و عرفان پبلشرز
قانونی مشیر	محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
مطبع	جوہر رحمانیہ پرنٹرز، لاہور
سرورق	فضیل کیانی
کمپوزنگ	تاج کمپوزنگ سنٹر، لاہور
سنِ اشاعت	(نئے اضافوں کے ساتھ) 2011ء
قیمت	-/700 روپے

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ 40-اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336-8405100



انتساب

""ثبوت حاضر ہیں!"" کی تدوین اور تیاری کوئی معمولی کاوش نہیں بلکہ جان جوکھوں کا کام ہے۔ موضوعات کا انتخاب، حوالہ جات کی تلاش، قادیانی کتب کا حصول، مواد کی درجہ بہ درجہ سلسلہ بندی، کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، لے آؤٹ، عکسی نقول کا اصل کتب سے سکین کرنا، حوالہ جات کو ایک خاص ترتیب سے درست جگہ پر رکھنا، کمپوز شدہ مواد اور عکسی شہادتوں کا تفصیلی موازنہ، حوالہ نمبر اور صفحہ نمبر کا سو فیصد صحیح ہونا، حتی الامکان غلطی سے گریز کرنا، یہ ایسے مسلسل اور جانگسل مراحل ہیں جنہیں کامیابی سے عبور کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ گویا:

یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجیے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

یہ مجھ اکیلے کا کام نہیں بلکہ پوری ٹیم کا مشن ہے جس نے نہایت مستعدی، حزم و احتیاط، محنت، لگن، اخلاص اور دلی جذبے سے سرشار ہوکر یہ مشکل فریضہ کامیابی سے انجام دیا۔ ان حضرات میں جناب وقار احمد، جناب عامر خورشید، جناب سہیل باوا (ختم نبوت اکیڈمی، لندن)، جناب پروفیسر جمیل احمد عدیل، جناب پروفیسر سمیر ملک، جناب گلفراز احمد، جناب السید عقیل انجم (کراچی)، جناب محمد احمد ترازی (کراچی)، حافظ عبدالقیوم، جناب محمد ہاشم جاوید،

جناب عبداللہ، جناب شہزاد انجم، جناب خالد محمود (سابق یوئیل کندن)، جناب عبدالروٴف اسلام آباد، جناب محمد ضیاء الحق نقشبندی، جناب عین الحق، جناب شوکت علی شاہد (ننکانہ صاحب)، جناب ظفر عباس (ننکانہ صاحب)، جناب سید علی الحسنین بخاری، جناب محمد شاہد حنیف، جناب ظفر اقبال، جناب فضیل کیانی، جناب رفاقت علی تاج، جناب محمد ذاکر، جناب محمد شفیق (شاہدرہ)، جناب اسد اللہ (جڑانوالہ) شامل ہیں۔ ان رفقا نے کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں آنے والی تمام مشکلات میں میرا ہر ممکن ہاتھ بٹایا، قدم قدم پر رہنمائی فرمائی، ہر مرحلہ پر حوصلہ افزائی کی، نہایت مفید مشوروں سے نوازا اور عمدہ تجاویز دیں۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر مجھے ان احباب کا بھرپور تعاون میسر نہ ہوتا تو شاید یہ کتاب اس قدر جلد شائع نہ ہو پاتی۔ اس کتاب کا انتساب ان دوستوں کے نام کرتے ہوئے میں بے حد فخر و انبساط محسوس کر رہا ہوں:

؎ کریں کس زباں سے شکریہ ادا ہم
کہ الفاظ کم ہیں عنایت زیادہ



ترتیب عنوانات

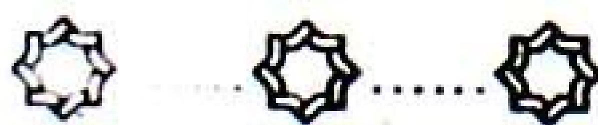
لعنت بازی
مرزا قادیانی کا پسندیدہ مشغلہ

قادیانی ڈکشنری

باپ سچا یا بیٹا؟ 151

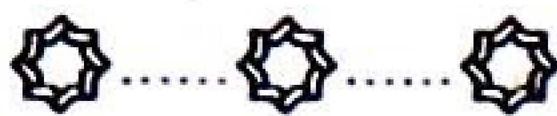
قادیانی تحریفات

قادیانیوں سے 30 انعامی سوالات 339

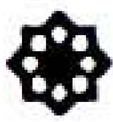


توجہ فرمائیں!

- اس کتاب کے 9 ابواب ہیں۔
- ہر باب ایک مختلف موضوع کا مکمل احاطہ کرتا ہے۔
- ان ابواب کے شروع میں قادیانیوں کی متعلقہ گستاخیوں، ہرزہ سرائیوں اور مضحکہ خیزیوں کو نمبر شمار لگا کر ایک ترتیب سے درج کیا گیا ہے۔
- پھر کتاب کے آخر میں اسی ترتیب کے ساتھ اصل قادیانی کتب کے عکس دے دیے گئے ہیں۔ مثلاً ''قادیانی اخلاق'' کے باب میں حوالہ نمبر 31 کا عکسی ثبوت، کتاب کے آخر میں حوالہ نمبر 31 کے تحت فراہم کر دیا گیا ہے۔
- اصل قادیانی کتابوں کے ٹائٹل کا عکس ہر حوالہ کے ساتھ بار بار دینے کے بجائے صرف ایک دفعہ دیا گیا ہے، اس کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر 27 تا 30
- اہم معترضہ قادیانی تحریروں کو نمایاں کرنے کے لیے ان کے گرد موٹی آؤٹ لائن لگا دی گئی ہے۔
- قادیانی کتب سے پورے صفحے کا عکس دینے سے قادیانیوں کا یہ اعتراض بھی ختم ہو جاتا ہے کہ ان کی گستاخانہ اور متنازع فیہ عبارات سیاق و سباق سے ہٹ کر بیان کی جاتی ہیں۔
- قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں موجود قابل اعتراض، دل آزار اور توہین آمیز قادیانی عبارات پڑھتے وقت کثرت سے استغفار کریں۔ شکریہ!



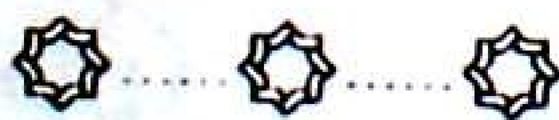
اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِکُمْ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَلِیًّا وَّکَفٰی بِاللّٰهِ نَصِیْرًا. لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ. اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ.



پھول بغیر کانٹے کے نہیں ہوتا۔ آپ کتنا ہی نیک کام کیوں نہ کریں، نکتہ چین اپنی نیش زنی سے باز نہیں آتے۔ کسی کے عیب تلاش کرنے والے کی مثال اُس مکھی جیسی ہے جو سارا خوبصورت جسم چھوڑ کر صرف زخم پر ہی بیٹھتی ہے۔ چاند کو دیکھ کر کتے بھونکا کرتے ہیں اور بھونک بھونک کر یونہی اپنے آپ کو تھکا دیتے ہیں۔ حسد کا کوئی علاج نہیں۔ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول زریں ہے کہ حاسد کے لیے یہی سزا کافی ہے کہ جب تم خوش ہوتے ہو تو وہ افسردہ ہو جاتا ہے۔

حاسد حسد کی آگ میں ہر دم جلا کرے
وہ شمع کیا بجھے، جسے روشن خدا کرے

فہرست ٹائٹل کتب



حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

❁ عن ثوبانؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی. (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

❁ ”خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے۔ کیوں کہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے: میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔“

(متی باب 24 فقرہ 5)



تقریظِ جمیل

"ثبوت حاضر ہیں"

قادیانی کفریہ عقائد و عزائم کا مستند دستاویزی ثبوت

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی اور مرکزی عقیدۂ ہے جس میں معمولی سا شبہ بھی کفر ہے، امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ "جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت (نبوت کا دعویٰ کرنے والا) سے دلیل طلب کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" کیونکہ دلیل طلب کرکے اُس نے اجرائے نبوت کے امکان کا عقیدۂ رکھا اور یہی کفر ہے، عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی بنیاد و اساس ہے جس پر مکمل ایمان رکھے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا، قرآن مجید کی 100 کے قریب آیات اور 200 سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں، تمام صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ اور چودہ صدیوں کے مفسرینؒ، محدثینؒ، متکلمینؒ، علماءؒ اور صوفیاءؒ سمیت پوری اُمت مسلمہ کا اِس بات پر اجماع رہا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے ساتھ ہی نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند ہوگیا ہے اور آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہیں رہی، لہٰذا اب اگر کوئی شخص کسی بھی معنوں میں دعویٰ نبوت کرتا ہے تو وہ بالاتفاق اُمت کافر و مرتد، کذّاب و دجّال اور دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں، آپ ﷺ کے

بعد کسی شخص کو اِس منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا، قرآن مجید میں ہے "ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین" (الاحزاب 40) "محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، بلکہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔" تمام ائمہ ومفسرین کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ یہاں "خاتم النبیین" کے معنیٰ ہیں کہ "آپ ﷺ آخری نبی ہیں" آپ ﷺ کے بعد کسی کو "منصب نبوت" پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت ہے، بالکل اسی طرح یہ عقیدہ حضور ﷺ کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں "میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (ابوداؤد جلد 2، ص:228) "مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔" (مشکوٰۃ، 512) "رسالت ونبوت ختم ہوچکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔" (ترمذی، جلد 2، ص 51) "میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔" (ابن ماجہ: 297)

اِن ارشاداتِ نبوی میں اِس اَمر کی تصریح فرمادی گئی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ ﷺ کی اُمت آخری امت، آپ ﷺ کا قبلہ آخری قبلہ، آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب آخری آسمانی کتاب ہے، یہ سب آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کے ساتھ منصب ختم نبوت کے اختصاص کے تقاضے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے پورے کردیے، چنانچہ قرآن مجید کو "ذکر للعالمین" اور بیت اللہ شریف کو "ھدی للعالمین" کا اعزاز بھی آپ ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے میں ملا، ترجمان القرآن حضرت عبداللہ ابن عباسؓ "تفسیر ابن عباس" میں فرماتے ہیں، "ختم الله به النبیین قبله فلا یکون نبی بعده" "خاتم" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ جل جلالہ نے سلسلہ انبیاء حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر ختم فرمادیا ہے، پس آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔" علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "خصائص کبریٰ" میں آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا، آپ ﷺ کی خصوصیت قرار دیا ہے، امام اہلسنت الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے مطابق "حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین ﷺ کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص

ہونا ضروریات دین سے ہے، جو اِس کا منکر ہو یا اِس میں ادنیٰ شک وشبہ کو بھی راہ دے، کافر مرتد ملعون ہے۔" (فتاویٰ رضویہ جلد 6۔ص 57)

چنانچہ اِن تصریحات ،تشریحات اور دلائل واقوال سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے، اِس لیے حضور اکرم ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے اور پھر اس دعوے کے بارے میں کتنی ہی تاویلیں کیوں نہ کرے، اپنی نبوت کو ظلّی ، بروزی، تشریعی ، غیر تشریعی ، یا لغوی ثابت کرنے کیلئے لاکھ جتن کرے، لیکن اسے کافر ، مرتد اور زندیق ہی قرار دیا جائے گا، چنانچہ اب آپ ﷺ کے بعد کسی کو اِس منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا، آپ ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے، اُن میں سے ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دی اور گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کی، آپ ﷺ نے گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی تصدیق تو فرمائی مگر کسی نئے آنے والے نبی کی بشارت نہیں دی، بلکہ فرمایا" قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ 30 کے قریب دجال اور کذاب پیدا نہ ہوں، جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔" ایک اور ارشاد مبارک ہے کہ" قریب ہے کہ میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" اِن ارشادات میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ایسے "مدعیان نبوت" کیلئے دجال اور کذاب کا لفظ استعمال فرمایا، جس کا معنیٰ ہے کہ" وہ لوگ شدید دھوکے باز اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے ہوں گے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کو اپنے دامن فریب میں پھنسائیں گے۔" لہٰذا اُمت کو خبردار کر دیا گیا کہ وہ ایسے عیار و مکار جھوٹے مدعیان نبوت اور اُن کے ماننے والوں سے دور رہیں، آپ ﷺ کی اِس پیشگوئی کے مطابق عہد رسالتمآب ﷺ سے لے کر آج تک سینکڑوں کذاب اور دجال مدعیان نبوت پیدا ہوئے، جن کا حشر تاریخ اسلام سے واقفیت رکھنے والے خوب جانتے ہیں۔

لیکن بیسویں صدی میں فرنگی سرپرستی میں قادیان کے ایک ضمیر فروش مرزا ئے

قادیانی نے جس نبوت کاذبہ کا دعویٰ کیا، اُس کا لازمی نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ جو بھی شخص مرزا کی نبوت پر ایمان نہ لائے وہ کافر قرار دیا جائے، چنانچہ قادیانیوں نے بھی یہی کیا، انہوں نے اُن تمام مسلمانوں کو اپنی تحریر و تقریر میں اعلانیہ کافر قرار دیا، جنھوں نے مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانا، قادیانیوں کا مسلمانوں سے اختلاف صرف مرزا کی نبوت کے معاملے میں ہی نہیں تھا، بلکہ خود قادیانیوں نے اپنا خدا، اپنا اسلام، اپنا قرآن، اپنی نماز، اپنا روزہ، غرض کہ اپنی ہر چیز مسلمانوں سے الگ قرار دی، جس کا منطقی نتیجہ ظاہر ہے کہ اُن کے غیر مسلم اقلیت ہونے کی شکل میں نکلا، مرزا قادیانی نے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا، برصغیر میں مرزا کی عجمی نبوت کا مقصد انگریزی اقتدار کی مضبوطی کیلئے مسلمانوں کی فکری وحدت کو پارہ پارہ کرنا اور جذبہ جہاد کا خاتمہ تھا، مرزا کی ساری زندگی انگریز کی حاشیہ برداری میں گزری، اُس نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ حکومت برطانیہ کی مدح سرائی اور جاسوسی میں صرف کیا، انگریز کا دور حکومت مرزا کے نزدیک ''سایۂ رحمت اور ایسے امن واستحکام کا باعث تھا، جو اُسے مکہ و مدینہ میں بھی نہیں مل سکتا۔'' ایسی صورت میں مرزا کے متبعین یہ کب گوارہ کرتے کہ انگریز اِس سرزمین سے چلے جائیں، چنانچہ مرزا کی جماعت نے برصغیر میں انگریز کے قیام کو طول دینے کیلئے اُسے ہر ممکن مدد و معاونت فراہم کی، حقیقت یہ ہے کہ قصر نبوت میں نقب لگانے کی کوشش کرنے والے مرزا کی ذرّیت نے ''اکھنڈ بھارت'' کے خواب کو عملی جامہ پہنانے کیلئے تحریک پاکستان کی ہی مخالفت نہیں کی بلکہ انہوں نے قیام پاکستان کے بعد بھارت واسرائیلی گٹھ جوڑ سے عالمی سطح پر پاکستان کے خلاف سازشیں کر کے وجود پاکستان کو نقصان پہنچانے میں بھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

یہاں یہ تاریخی حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ قادیانیت کے خلاف تحریک تحفظ ختم نبوت کی رہبری و قیادت میں علماء و مشائخ اہلسنّت ہمیشہ پیش پیش رہے، علمائے اہلسنّت و جماعت کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ سب سے پہلے مومنانہ فراست سے کام لیتے ہوئے مرزا کے کفر و نفاق اور اُس کے مزموم عقائد کا پردۂ چاک کر کے اُس کا اُس وقت زبردست ردّ کیا، جس وقت کچھ لوگ مرزائے قادیانی کو ''مردِ صالح'' اور اُس کی کتاب ''براہین احمدیہ'' کو

صدی کا شاہکار قراردے رہے تھے، عین اُسی وقت علمائے حق اہلسنّت و جماعت کے نمائندے عارف کامل "علامہ غلام دستگیر قصوری رحمتہ اللہ علیہ" مرزا قادیانی کی کتاب "براہین احمدیہ" میں کئے گئے مرزا کے دعوؤں کا بطلان اپنی کتاب "رجم الشیاطین براغلوطات البراہین" میں پیش کرکے اُس کے کفر و گمراہی کا پردہ چاک کیا، علامہ غلام دستگیر قصوری رحمتہ اللہ علیہ برصغیر کے سب سے پہلے عالم دین تھے جنھوں نے مرزا کی کتاب "براہین احمدیہ" کے ابتدائی حصے پڑھ کر اُس کے کفر گمراہی کو بھانپ لیا تھا اور انہوں نے بروقت اِس فتنے کا رڈ کرکے برصغیر کے مسلمانوں کو مرزا کے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا، حقیقت یہ ہے کہ تعاقب فتنہ قادیانیت کے سب سے پہلے سرخیل علامہ غلام دستگیر ہاشمی قصوری سے لے کر پیر سیدنا مہر علی شاہ صاحب، اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی، حجتہ الاسلام علامہ حامد رضاخان، امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب، مبلغ اسلام علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی، پروفیسر محمد الیاس برنی، قاضی فضل احمد لدھیانوی، تاج العلماء مولانا مفتی عمر نعیمی، مفتی مظفر احمد دہلوی، قائد تحریک ختم نبوت 1953ء علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، مجاہد ملت حضرت علامہ عبدالستار خان نیازی، غازی تحریک ختم نبوت 1953ء سید خلیل احمد قادری، حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی، مفتی ظفر علی نعمانی، صوفی محمد ایاز خان نیازی اور علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین تک ہزاروں علماء و مشائخ اہلسنّت شامل ہیں، لیکن عصر حاضر میں جس کے نام پر قادر مطلق نے تحریک ارتداد قادیانیت کا سہرا مقدر فرمایا، وہ شخصیت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے، تاریخ اسلام میں ریاست و مملکت کی سطح پر فتنہ انکار ختم نبوت کو کفر و ارتداد قرار دینے اور اُس کے خلاف سب سے پہلے علم جہاد بلند کرنے کا اعزاز جانشین رسول خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا اور اُن کے بعد یہ اعزاز اُنہی کی اولاد امجاد میں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کو نصیب ہوا۔

علامہ شاہ احمد نورانی نے 30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی میں قادیانیت کے خلاف قرارداد پیش کرنے سے لے کر اُس کی منظوری تک نہایت ہی محنت و جانفشانی سے کام کیا، اِس دوران آپ نے قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے شرکت کے ساتھ، اراکین

اسمبلی کو اعتماد میں لینے، انہیں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت وحیثیت سے روشناس کرانے، رات گئے تک اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کے ساتھ قادیانیوں سے پوچھے جانے والے سوالات کی تیاری کے ساتھ، مرزا ناصر اور صدرالدین لاہوری کے محضر نامے کے جواب میں 75 سوالات پر مشتمل سوالنامہ کی تیاری میں بھی بھر پور حصہ لیا، آپ نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی اور رہبر کمیٹی کے رکن ہونے کے باوجود عوامی رائے عامہ ہموار کرنے کیلئے ملک بھر کے طوفانی دوروں میں چالیس ہزار میل کا سفر طے کیا اور ڈیڑھ سو سے زائد شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں عوامی جلسوں سے خطاب کر کے مسلمانوں کو قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد، فتنہ پردازیوں اور شرانگیزیوں سے آگاہ کیا، پاکستان کی تاریخ میں اسمبلی فلور پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے سب سے پہلے مسلمان کی تعریف کو آئین کا حصہ بنانے کا مطالبہ کرنے والے علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کی پیش کردہ قرار کے نتیجے میں 7 ستمبر 1974ء کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو اُن کے کفریہ عقائد کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور یوں نوّے سالہ فتنہ اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔

علماء اسلام کی گرفت اور پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے بعد قادیانی جماعت نے اپنے لٹریچر کو چھپانے کی منظم کوشش کی اور اپنے اسلام دشمن عقائد پر تقیہ کا پردہ ڈال کر اہل اسلام میں نقب زنی کا عمل جاری رکھا، ایسے میں ضرورت اس اَمر کی تھی کہ قادیانیت کے کفر وارتداد کو مستند شہادتوں کے ساتھ عوام کے سامنے لایا جائے اور شہادتیں بھی ایسی کہ ناقابل تردید ہوں، لیکن مجبوری یہ تھی کہ قادیانی لٹریچر تک عوام تو کجا خواص کی بھی رسائی آسان نہیں تھی اور اگر خوش قسمتی سے قادیانی کتب و رسائل دستیاب ہو بھی جائیں تو قادیانی اپنے لٹریچر کے ہر نئے ایڈیشن میں تحریف کا فریضہ باقاعدگی سے سرانجام دیتے رہتے ہیں، پھر دور جدید میں عوام کے پاس وقت کی بڑی قلت ہے کہ مرزائی لٹریچر کی ورق گردانی کر کے اُس میں سے حقائق تلاش کریں، جہاں تک قادیانی لٹریچر کے مطالعہ کا اتفاق ہوا، ہمیں اِن میں اجراء نبوت و وفات مسیح کی کج بحثیوں، جھوٹے الہامات، نہ پوری ہونے والی پیشین گوئیوں، علماء و مشائخ کے خلاف دشنام طرازیوں، سیّدنا مسیح علیہ السلام پر توہین آمیز تمرے، پادری عبداللہ آتھم سے

ہونے والے مناظرے اور محمدی بیگم کی مناکحت کی جھوٹی تاویلات کے علاوہ کچھ بھی نظر نہیں آتا، علم وحکمت ہو بھی تو کیونکر، کہ خدا جب ایمان لیتا ہے تو عقل وحکمت چھین لیتا ہے مرزا کے ساتھ بھی یہی ہوا، آج مرزا اور اُس کے متبعین دین و دنیا دونوں میں ذلیل وخوار اور راندۂ درگاہ ہیں، مرزا کے رنگ برنگے ماضی، اُس کے جھوٹے دعوؤں تحریروں، جھوٹی وحی و الہامات اور پیشین گوئیوں کا تجزیہ ہمیں یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ وہ ایک باخبر کذّاب تھا اور وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی دھوکہ دے رہا تھا، اُس نے خدا کے نام اور جعلی نبوت کو سامراجی مقاصد کی تکمیل میں استعمال کیا اور اُس کے اِس تمام کاروبار کا مقصد، ذاتی عظمت اور مذہب کے نام پر دولت وشہرت اکٹھی کرنا تھا، قادیانیوں کی انجیل ''تذکرہ'' میں وہ لغویات اور احمقانہ پن ہے جو کسی اہم شخص کی سوانح عمری اور تاریخ میں ہرگز نہیں ملتا، مرزا قادیانی کی جھوٹی وحی عربی، اردو، فارسی، انگریزی، عبرانی، ہندی اور پنجابی زبان میں ہے، زبان گھٹیا، مبہم، عامیانہ، گندی اور غلط ہے، حقیقت میں اُس کا بڑا حصہ لغو اور بے معنی فقرات پر مشتمل ہے، جس کے کوئی واضح معانی نہیں ہیں، پھر بھی قادیانی ذرّیت اُس کے بیانات کی مختلف تاویلات پیش کر کے مرزا کی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔

چنانچہ وقت کی اِس اہم ترین ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے معروف سکالر محمد متین خالد زید مجدہ نے علماء کرام اور نامور اہل علم و دانش کی سرپرستی میں برسوں کی انتھک محنت کے بعد زیر نظر شاندار ضخیم کتاب ''ثبوت حاضر ہیں!'' ترتیب دی ہے، یہ اپنی نوعیت کی منفرد اور شاہکار کتاب ہے جس میں قادیانیوں کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائیوں، مضحکہ خیزیوں اور کفریہ عقائد وعزائم کو مستند عکسی و دستاویزی شہادتوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، یہاں یہ اَمر واضح رہے کہ عکسی ثبوت شائع کرنے کے حوالے سب سے پہلا کام علامہ محمد منشاً تابش قصوری صاحب (مدرس جامعہ نظامیہ لاہور) نے ''دعوت فکر'' میں کیا تھا، دعوت فکر اِس حوالے سے پہلی کتاب ہے، جس میں متنازعہ تحریروں کے عکسی ثبوت کو بطور حوالہ استعمال کیا گیا تھا، اِس کتاب کی اشاعت سے قبل صرف حوالے شائع کیے جاتے تھے عکسی ثبوت نہیں،، جنھیں اصل کتاب

سامنے نہ ہونے کی وجہ سے مخالفین باآسانی جھٹلا دیتے تھے، لیکن اب متنازعہ تحریروں کے عکسی ثبوت بمعہ اصل حوالوں کی موجودگی میں راہ فرار ممکن نہیں رہا، نوجوان سکالر محمد متین خالد نے اصل عکسی ثبوت کے ساتھ "ثبوت حاضر ہیں!" ترتیب دے کر قادیانیوں کے متعلق نادر ونایاب معلومات، حیرت انگیز سنسنی خیز انکشافات اور اسلام دشمن مذموم سرگرمیوں کے تمام خفیہ گوشے بے نقاب کردیئے ہیں، انہوں نے قادیانیوں کے مذموم عقائد وعزائم کے عکسی ثبوت یکجا کرنے کیلئے قادیانی کتب ورسائل اور اخبارات کے 50 ہزار سے زائد صفحات کھنگالنے کے بعد بڑی محنت اور خوبی سے یہ کتاب ترتیب دی ہے، جس کی موجودگی میں اب قادیانیوں کیلئے کسی بھی قسم کے انکار، تاویل اور فرار کی گنجائش آسان نہیں رہی ہے۔

اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ ایک ایسی بلند پایہ تحقیقی کتاب ہے، جو قادیانی کفریہ عقائد وعزائم کا مستند دستاویزی ثبوت فراہم کرتی ہے، ہماری نظر میں دور حاضر میں قادیانیت کے مذموم عقائد وعزائم اور اُس کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لیے پروفیسر محمد الیاس برنی کی کتاب "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" کے بعد جدید کتب میں اِس سے بہتر کتاب کوئی نہیں ہے، یہ کتاب اپنی تحقیق کے لحاظ سے ایک ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ قادیانیوں کیلئے راہ ہدایت کا سبب بن سکتا ہے، اِس کتاب کا مطالعہ علماء، خطباء، وکلاء، اساتذہ اور طلبہ کو فتنہ قادیانیت کے خلاف مضبوط دلائل اور ٹھوس معلومات کا ذخیرہ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ قادیانیت کے خلاف بحث ومناظرہ میں مستند حوالوں کے علاوہ عدالتی کارروائی میں بھی بطور ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے، درحقیقت ایسی کتاب وقت کی اہم ضرورت تھی، جسے جناب محمد متین خالد صاحب نے بروقت پورا کیا ہے، فاضل مؤلف کی اِس کوشش وکاوش نے قادیانیت کی حقیقی گھناونی تصویر اور اسلام دشمن شرمناک کردار ہر قاری کے سامنے رکھدیا ہے، موصوف کی یہ کوشش جہاں حقیقت اور اعتدال پسندی کی مظہر ہے، وہاں غیر جانب دار رویہ کی بھی عکاس ہے، ہم اِس اعلیٰ کوشش پر مؤلف زید مجدھم اور اُن کے معاونین ومحبّین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مؤلف کی اِس کوشش وکاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرما کر توشہ آخرت بنائے، اُن کے علم وعمل، مرتبے ومقام میں خیر وبرکت عطا فرمائے اور

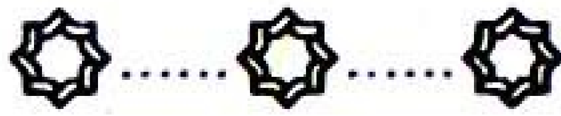
فتنہ قادیانیت کی سرکوبی اور بیخ کنی کیلئے ہمیں بھی اپنے اسلاف کی طرح سرفروشانہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بحرمۃ خاتم النبیین سید المرسلین وعلی وآلہ واصحابہ اجمعین)

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

احقر جمیل احمد نعیمی ضیائی

(ناظم تعلیمات، دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

جمعرات یکم رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ/12 اگست 2010ء



آئینہ قادیانیت

جنوری 2003ء کی بات ہے کہ خاکسار صرف قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ہی تصانیف کے کئی برسوں کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ یہ ایک نیا مذہب ہے اور قرآن مجید کی تعلیمات کے خلاف ہے، اب میں کسی وقت بھی اعلان کرنا چاہتا تھا کہ میرا اس خود ساختہ مذہب سے کوئی تعلق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے دین، اسلام سے تعلق ہے، لیکن اس سے قبل چونکہ میرا مسلم سکالرز کی قادیانی مذہب پر لکھی جانے والی کتاب کا کوئی مطالعہ نہیں تھا، خاکسار نے ایک مسلمان دوست سے کہا کہ کیا وہ مجھے اس مذہب پر مسلم سکالرز کی کچھ کتب مہیا کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے، اس نے چند کتابیں مہیا کیں، جن میں جناب محمد متین خالد صاحب کی شہرۂ آفاق کتاب ''ثبوت حاضر ہیں'' بھی تھی۔ خاکسار نے جب اس کتاب کو دیکھا تو پہلی نظر میں ہی اندازہ ہوگیا کہ یہ کوئی معمولی کتاب نہیں، بلکہ ایک ایسی کبھی نہ کند ہونے والی تیز دھار تلوار ہے جس کی کاٹ ہمیشہ قادیانی مربیان و معلمین کو لرزہ براندام رکھے گی۔ شرط صرف اس کو استعمال کرنے کی ہے۔ اس کتاب نے نہ صرف میرے نتائج کی تصدیق کی بلکہ مجھ پر بہت سے قادیانی عقائد و معاملات کو نئے زاویوں سے واضح کرنے میں مددگار ثابت ہوئی۔ خاکسار کے دل میں جناب متین خالد صاحب کے دیدار کی خواہش پیدا ہوئی، بعد میں جب دوسری کتابوں کے مطالعہ کا موقع ملا تو مجھ پر اس کتاب کی اہمیت مزید واضح ہوئی، کیونکہ اکثر کتابیں عالمانہ رنگ میں تھیں، جن سے بحث و مباحثہ میں زیادہ تر ایک عالم ہی فائدہ اٹھا سکتا تھا، لیکن ''ثبوت حاضر ہیں'' کا کمال یہ ہے کہ ایک عام آدمی بھی جس کو بات کرنے کا سلیقہ ہو، استعمال کرتے ہوئے قادیانیوں کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکال سکتا ہے۔ اس طرح میرے دل میں بھی ''بزرگ'' سکالر جناب متین خالد صاحب کی زیارت کا شوق دو آتشہ ہوگیا اور متین خالد صاحب کی کچھ دوسری

تصنیفات مطالعہ میں آئیں تو شوق دید کئی آتشہ ہوگیا۔ اس اثناء میں خوش قسمتی سے ٹیلیفون پر رابطہ ہوا تو آواز بجائے بزرگ کے جوان سی لگی۔ میں نے مولانا جناب سہیل باوا صاحب (لندن) سے کہا کہ ماشاء اللہ، جناب متین خالد صاحب کی ہمت ہی نہیں بلکہ آواز بھی جوانوں جیسی ہے، جواب میں وہ کہنے لگے کہ وہ ماشاء اللہ جوان ہیں، میں نے بھی اس سکھ کی طرح (جس کو لوگ صحیح بات بتا رہے تھے لیکن وہ سمجھ رہا تھا کہ میں سکھ ہوں اور یہ سب مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن ان کی بات مان کر میں بھی بیوقوف نہیں بنوں گا) سوچا کہ نیا نیا اس طرف آیا ہوں، مجھ سے مذاق کر رہے ہیں۔ (سکھ کی طرح شاید اس لیے سوچا کہ جس مذہب میں 55 سال گزارے ہیں، اس مذہب کے بانی اگر صحیح نہیں تو کم از کم شکل وصورت سے سکھ ہی تھے، بیشک تصویر دیکھ لیں اور کسی سکھ سے موازنہ کر لیں)، خاکسار نے جواب میں کہا کہ کیا بات کر رہے ہیں، اتنا تحقیقی اور پائیدار کام، جس کے لیے ایک عمر اور مہارت چاہیے، کیا ایک جوان آدمی کا کام ہے؟ انہوں نے متین خالد صاحب کے بارے میں کچھ اور بھی تذکرہ کیا جس نے میرے شوق دید پر، ''جلتی پر تیل'' کا کام کیا اور رشک بھی آیا کہ ایسی توفیق خدا کی ہی عنایت ہے جس کو بھی دے۔ اور دل سے یہی دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ اس توفیق میں اپنی قدرت سے اضافہ کرے اور ان کی تحریروں کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کی ہدایت کا سبب بنائے۔ آمین!

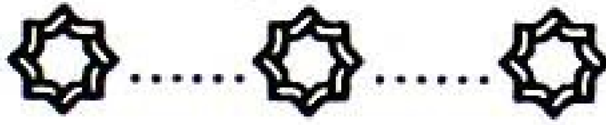
ستمبر 2004ء میں خاکسار کو پاکستان جانے کی توفیق ہوئی، جناب متین خالد صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ ائیر پورٹ پر آ کر میری عزت افزائی کریں گے۔ جب رات کے دو بجے لاہور ائیر پورٹ پر پہنچا تو جناب سید کفیل بخاری شاہ صاحب، جناب عبداللطیف چیمہ صاحب، جناب ثاقب خورشید صاحب، جناب لیاقت علی صاحب اور کئی دوسرے احباب کے ساتھ میرے محترم دوست جناب متین خالد صاحب بھی استقبال کرنے والوں میں موجود تھے۔ باشرع، متین و پرکشش چہرہ، مناسب لباس میں ''باوقار بزرگ'' متین صاحب سے ملاقات کا اعزاز حاصل ہوا، اور دل میں خیال آیا کہ عمر کی بزرگی تو ایک رسمی بات ہے، اصل بزرگی نیک اور پائیدار کام میں ہے، جو محض خدا کے فضل سے حاصل ہوتی ہے اور جوانی میں بھی مل جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی دعا نکلی کہ اے اللہ اس کے نیک کام کا اجر اور عزت جناب متین خالد صاحب کی اگلی نسلوں کو بھی منتقل کرنا، آمین۔ میری بدقسمتی کہ اچانک بیماری کی وجہ سے جرمنی واپس لوٹنا پڑا، جس کی وجہ سے تفصیلی ملاقات اور کچھ سیکھنے کی سعادت حاصل نہ ہو سکی، لیکن

میرے لیے یہ بھی خوشی واطمینان کی بات تھی کہ ملاقات تو ہوئی۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جناب متین خالد صاحب کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کی کتابوں بالخصوص ''ثبوت حاضر ہیں'' کو زیادہ سے زیادہ سے لوگوں کے لیے راہ ہدایت کا موجب بنائے اور ان کی نسلوں کو بھی برکتوں اور فضلوں سے نوازے۔ (آمین) میں اپنے لیے بھی دعا کا خواستگار ہوں کہ خدا مجھے بھی بہتر سے بہتر رنگ میں اسلام کی خدمت اور قادیانیت کے فریب کو آشکارہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

شیخ راحیل احمد

(جرمنی)



مقابل ہے آئینہ!

یہ قدرت کے فیصلے ہیں کہ کس سے کیا کام لینا ہے! اپنے عملی سفر کی شروعات سے شاید میرے سان گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ مجھے نبوت محمدیہ ﷺ کے باغیوں اور منکرین ختم نبوت، قادیانیوں سے مدت العمر برسرِ پیکار رہنا پڑے گا۔ میں حضور شفیع المذنبین، سیّد المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا نہایت ادنیٰ امتی ہوں۔ آپ ﷺ کے دربار کی عزت و ناموس اور عظمت کا تحفظ میری اوّلین ایمانی ذمہ داری ہے۔ اگر مولائے کائنات ﷺ نے مجھ عاجز کو عملی محاذ پر ایک سپاہی بنا کر متعین فرمایا ہے تو اس میں میرا کوئی کمال نہیں، یہ سب میرے آقا و مولا ﷺ کی کرم فرمائی اور نگاہ التفات ہے، البتہ اس اعزاز پر نازاں ہونے کا حق مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

ظہور اسلام کے ساتھ ہی طاغوتی توانائیاں اپنے پورے کروفر کے ساتھ فعال ہو گئی تھیں............ "یہ (نادان) چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں لیکن اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا، اگرچہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔" (الصف: 8)! چنانچہ مشیت ایزدی اپنے رُسل کے غلبے کو یقینی بنانے کے لیے سدا متحرک رہی ہے۔ انبیا کی مخالف قوتیں اپنے تمام تر کروفر کے باوجود اپنے ہی قدموں میں ڈھیر ہونے لگتی ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ مومنین جو اس مبارزت میں آزمائشوں اور ابتلاؤں کے انعامات سے سرفراز کیے جاتے ہیں کہ یہی تب و تاب جاودانہ ان کا صلہ و ثمر ہے۔

کچھ نہیں مانگتا بس آپ ﷺ کی چوکھٹ کے لیے
اپنے شانوں سے جُدا اپنا یہ سر مانگتا ہوں

کون نہیں جانتا کہ انسانیت کا واحد نجات دہندہ دین اسلام ایک ہمہ گیر نظام ہے۔ اللہ نے اگر اسے اپنا آخری پیغام قرار دیا ہے، اسے جوہر آئینہ ایام کی صفت سے متصف کیا ہے تو لازمی بات ہے اس نقش کو مٹانے کی مساعی بھی انفرادی نہیں، اجتماعی ہی متشکل ہونا تھی۔

کفر کو ملت واحدہ ہونے کی ''توفیق'' صرف اور صرف دین اسلام کی بدولت ہی ملی ہے اور جس گھڑی وادیٔ فاران میں طیبہ کا چاند چمکا تھا، اسی ساعت عالم کفر نے قلعہ بند ہونے کی ٹھان لی تھی۔ یہ سلسلہ جس کا آغاز مکہ کے ''دارالندوہ'' سے ہوا تھا تو عہد موجود کی یورپی یونین تک پھیلتا چلا گیا ہے۔ وہ یہود و نصاریٰ جو ازلوں سے ایک دوسرے کے لہو کے پیاسے ہیں، دین اسلام کے انہدام کی سازش میں ایک دم متحد و متفق ہیں۔ سیاسی، تعلیمی، فکری، عسکری، اخلاقی، تمدنی، تہذیبی، معاشی.......... غرض ہر پہلو سے ملت اسلامیہ کو زک پہنچانے کی کوشش ہمیشہ استمرار آشنا رہی ہے۔ اور اس حوالے سے ایک حربہ ابتدا ہی سے استعمال کیا گیا، جی ہاں! مسلمانوں کی مرکزیت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے متوازی نبوت قائم کرنے کا مجرب نسخہ بار بار برتا گیا اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ مسلمانوں نے اپنی بے عملیوں کے ادوار میں کم و بیش ہر جنگ میں میمنہ میسرہ کے زخم کھائے ہیں، سلطنوں کے ان فرمانرواؤں نے غلامی کے عذابوں تک کو سہہ لیا ہے، خوشحالی سے بدحالی تک کی مسافرت کو اپنی تقدیر بنا لیا ہے، عملی تفوق کو ذہنی پستیوں میں مبدل کر لینے کی اذیت برداشت کر لی ہے، غرض ہر میدان میں سبکسری کی قسمت کو قبول کر لیا ہے، لیکن ایک منور نقطے کی اس ڈیڑھ ہزار سال میں حفاظت کا ایسا حق ادا کیا ہے کہ مذاہب عالم اور بنی نوع انسان کی تاریخ میں اس کی نظیر ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ اور نور کا وہ نیوکلیس ہے، حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاکیزہ شخصیت سے لامحدود اور غیر مشروط محبت، احترام اور عقیدت۔

حکومتیں، ریاستیں بنتی ٹوٹتی رہتی ہیں۔ زوال سے دوچار امت مسلمہ کو دیکھ کر بھلے ہی آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں، دِل سیپارہ ہوتا ہے لیکن اس آئین مسلم پر ملت بیضا کو عامل پا کر روح کے معبد میں جنت کے چراغوں کی قطار سی جل اٹھتی ہے اور طنطنۂ آدم کو ایک نیا وقار، ایک تازہ اعتبار عطا ہونے لگتا ہے کہ حضور شافع محشر ﷺ کے پیروکاروں نے آپ ﷺ سے جُزوی عقیدت پر مفاہمت کے عنوان سے بھی منافقت کے پاؤں نہیں ٹکنے دیے۔ مستشرقین نے اپنی ذہنی عیاری کا ثبوت دیتے ہوئے آپ ﷺ کو ہمیشہ ''پیغمبرِ اسلام (ﷺ)'' لکھا، حالانکہ آپ ﷺ کا تو امتیاز ہی یہ ہے کہ آپ ﷺ قیامت تک کے لیے پوری انسانیت کے رسول اور نبی ہیں۔ اور وہ گروہ جو انسانیت کو ایک جادے پر گامزن دیکھنے کے روادار نہیں، جو اپنے مخصوص مفادات اور مذموم عزائم کی وجہ سے نہیں چاہتے کہ انسان فوز و فلاح کے ارمغان سے ہمکنار ہو، وہ آپ ﷺ کے پروگرام کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لیے بڑی

باریک تدبیریں اختیار کرتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک تدبیر یہ ہے کہ کسی طرح اس دائرے سے منسلک نقطۂ ماسکہ کا اعتبار آپ ﷺ سے چھن جائے۔ ظاہر ہے یہ مکروہ سازش اسی صورت میں بامراد ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ کے مقابل جدید نبوت کی عمارت تعمیر کرلی جائے، جیسے ابرہہ نے یمن میں بیت اللہ کا حریف شاندار کلیسا ایجاد کرلیا تھا۔ ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ جس رب نے خانہ کعبہ کو جلال بخشا ہے، اسی رب نے اپنے آخری نبی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمانی رعب سے نوازا ہے۔ سو تاریخ گواہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات کی نفی کر کے نئی نبوت کے اثبات کی جرأت شاید و باید ہی کسی نے کی ہو۔ ننانوے اعشاریہ نو فیصد مدعیانِ نبوت نے آپ ﷺ کو تسلیم کر کے اپنی جعلی نبوت کا چراغ جلانے کی کوشش کی ہے۔ مسیلمہ جیسا بدصورت مدعی بھی آپ ﷺ کی توسیع کا ادعا لے کر منظر پر ابھرا تھا۔ لیکن قدرت نے مسلمانوں کا ایسا Mind Set مرتب فرما دیا ہے کہ کسی امتی، ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی کسی بھی نوع کے مدعی نبوت کو قبول کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہ گئی۔ ختم نبوت کے عقیدے سے یہ محبت و جرأت اس درجہ مثالی ہے کہ اسے آپ ﷺ کا زبردست معجزہ کہنا چاہیے۔

لیکن یہ دلچسپ توارد ہے کہ ہر مدعی نبوت نے منہ کی کھائی ہے، پھر بھی طالع آزمائی کا شوق ماند نہیں ہوا۔ اس سلسلے کی آخری اور بھرپور کاوش استعماریت کے سائبان میں پروان چڑھائی گئی اور مشرقی پنجاب بھارت کے ایک گاؤں قادیان سے مرزا غلام احمد نامی ایک شخص کو دریافت کیا گیا۔ ''احمدیت'' کے ٹائٹل سے ایک تحریک اس کے وجود سے جاری کی گئی۔ یہ مخبوط الحواس شخص سیالکوٹ کی کچہری میں اہلمد ٹائپ معمولی اہلکار تھا۔ کتب بینی کے شوق اور مناظرانہ کارروائیوں نے اسے مذہبی حلقوں میں مناسب تعارف کی فضا مہیا کر دی تھی۔ برطانوی راج، 1857ء کے بعد اگرچہ مقامی باشندوں کے جسموں میں اپنے پنجے گاڑ چکا تھا لیکن ذہنوں کی تسخیر کا اہم مرحلہ ہنوز باقی تھا۔ فرنگی کو منجی ثابت کرنے اور اسے رحمت خداوندی کا عکس جتانے کے لیے مرزا قادیانی نے اپنے دور کے ''میڈیا'' کو وقف کر دیا۔ فنڈز کی کمک چونکہ کبھی معطل نہیں ہوئی لہٰذا تلوار کے جہاد کے خلاف ان کا ''قلمی جہاد'' بھی کبھی نہیں رکا۔

زمانے نے کروٹ لینا ہی ہوتی ہے، یہ جدل ایک جبر ہے، جس سے مفر ممکن نہیں مگر مفادِ عاجلہ کو قبلہ یقین کرنے والے ابنائے وقت اپنے حال کو سنوارنے کے لیے ماضی و

استقبال دونوں کی نفی کر بیٹھتے ہیں۔ آنجہانی مرزا قادیانی اور ان کے متعین سے بھی یہی غلطی ہوئی۔ 26 مئی 1908ء کو مرزا قادیانی نہایت عبرتناک موت سے ہمکنار ہوا۔ ان کی موت کے صرف 39 سال 2 ماہ اور 19 دِن بعد یعنی 14 اگست 1947ء کو مسلمانوں کی آزاد سرزمین کا وائسرائے انگریز نہیں بلکہ ایک سچا مومن گورنر جنرل تھا۔ بس اتنی ہی دیر باقی تھی آزادی میں، لیکن مرزا قادیانی نے یہ سوچا تھا کہ ظل سبحانی فرنگی صاحب بہادر ابد لآباد تک یہاں حکمران رہے گا اور یوں ان کی مذہبی پیشوائیت اسی طرح قائم و دائم رہے گی، جس طرح فرعون کے دربار میں ہامان کی پاپائیت کا طوطی بولتا تھا۔ افسوس! مرزا قادیانی نے فرعون کے انجام کو فراموش کردیا۔ جی جناب! 63 برس پہلے جغرافیہ بدلا تو تاریخ کا طلسم بھی ٹوٹ گیا۔ قادیانی اکابرین سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ ''حضرت مسیح موعود'' نے شبانہ روز مجاہدے کے بعد انگریز سامراج کی مدحت بلکہ مداہنت میں جو ''پچاس الماریاں'' تخلیق فرمائی ہیں، اس بارِ ندامت کو کس خلیج میں غرق کریں؟ ان کا ایسا سوچنا بلا جواز نہیں تھا کہ سارا منظر نامہ ہی تبدیل ہو چکا تھا۔ انگریز کے عطا فرمودہ خطاب، عتاب بن چکے تھے۔ مرزا قادیانی کے خاندان کی بقا تو انگریز کے ''خود کاشتہ پودے'' کی بقا کے ساتھ مشروط تھی۔ یہاں ''خلافت'' نے نسل در نسل منتقل ہونا تھا اور یہ مسند کوئی معمولی نہیں، ایک ہیڈ آف دی سٹیٹ سے بھی بڑھ کر پروٹوکول ''خلیفہ'' کو ملتا ہے۔ ایک برطانوی انگریز آئن ایڈم سن نے A man of God کے نام سے قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کی سوانح حیات تحریر کی ہے۔ اس کے پندھویں باب کا مطالعہ کرلیجیے اور دیکھیے کہ ''خاندان مسیح موعود'' میں خلافت کا عہدہ پانے کے لیے کیسی شدید تڑپ موجود ہے۔ مختصر یہ کہ مرزا قادیانی کی اولاد نے سادہ لوح مریدوں کے بیش بہا چندوں کی بدولت عیش و تنعیم سے بھرپور زندگی گزاری ہے۔ (اور گزار رہی ہے)۔ یوں اس سلسلے کا قیام اور استحکام سیدھا سیدھا معاشی مسئلہ ہے۔ مگر جب اس کے بانی کے پیدا کردہ لٹریچر پر نظر ڈالی جاتی تو یہاں 3/4 حصہ برٹش حکومت کی تعریفوں سے مزین ملتا تھا۔ صرف تعریفوں سے نہیں، حد درجہ خوشامدی اُسلوب میں ملکہ برطانیہ کی قصیدہ خوانی ملتی تھی، جسے دیکھ/پڑھ کر عقل سلیم کے حامل بعض قادیانی نوجوانوں کا خون کھول اٹھتا تھا۔ سو حل اس پیچیدگی کا یہ ڈھونڈا گیا کہ ایسی تحریروں کو ممکن حد تک بلیک آؤٹ کیا جائے۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی کی شخصیت سے وابستہ مضحکہ خیزیاں بھی زیادہ تر ان کی اپنی کتب میں اور باقی قادیانی لٹریچر میں محفوظ ہوگئی تھیں۔ تصویر

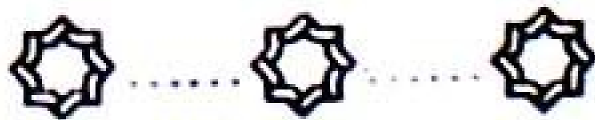
کے اس رُخ کو چھپا کر ''بانی سلسلۂ احمدیت'' کو ایک ''مقدس ہستی'' کے بہروپ میں پیش کرنا، ناگزیر ہو گیا تھا۔ اس طرح Cosmetics کا بڑا فنکارانہ استعمال کر کے مرزا قادیانی کو ایک برگزیدہ اور بے پناہ عالم کے گیٹ اپ میں پورٹرے کر دیا گیا۔ سادہ لوح قادیانیوں نے انہیں سچ مچ کا ''مہدی معہود'' اور ''مسیح موعود'' یقین کر لیا۔ بلاشبہ تیز طرار رجحان ساز قادیانیوں (آج کی زبان میں انہیں سٹیک ہولڈرز کہیے) کو اس حوالے سے کامیابی ہوئی کہ آخر کلا کاری بھی کوئی چیز ہے۔ اس ساری نوٹنکی میں بنیادی کردار ادا کرنے والا ایک ہی ہنر تھا کہ ''معترضہ احمدیہ لٹریچر'' کسی طرح اپنوں اور غیروں کی دسترس سے اتنا دور کر دیا جائے کہ کوئی چاہے بھی تو اس ''روحانی خزینے'' تک رسائی حاصل نہ کر سکے۔ نیز بطور نعم البدل نئے لٹریچر کا سیلاب اس شدت سے بہا دیا جائے کہ کسی کو اس سے فرصت ہی نہ ملے۔

ایک چال قادیانیوں نے چلی، ایک تدبیر اس عاجز کے ذہن میں قدرت نے ڈال دی کہ ردِ قادیانیت کے لیے ایک بالکل نیا، موثر، کارگر اور دندان شکن زاویہ تراشا جائے کہ ان کے لیے کوئی جائے فرار رہ نہ جائے۔ سو، میں نے دن رات ایک کر کے اصل قادیانی لٹریچر جمع کیا۔ اور پھر ان کی اپنی چھاپی ہوئی کتب کے عکس تیار کیے۔ یوں ایک یکسر منفرد کتاب ''ثبوت حاضر ہیں!'' کے عنوان سے قارئین کی نذر کر دی۔ اس کی پہلی جلد 1997ء میں منصۂ شہود پر آئی تو قادیانی ایوانوں میں بھونچال برپا ہو گیا۔ متعدد قادیانی حضرات کو اس بہانے خدا نے اسلام قبول کرنے کی سعادت عطا فرما دی۔ تمام علمی حلقوں نے ناچیز کی اس کاوش کو بے حد سراہا لیکن مجھے یہ احساس برابر مضطرب رکھتا تھا کہ میرا کام ہنوز ادھورا ہے۔ اس دوران میں تحقیق و تدقیق کا عمل جاری رہا۔ یوں ''ثبوت حاضر ہیں!'' کی مزید جلدیں نئے حوالوں کے ساتھ سامنے لانے کی توفیق ملنے لگی۔ اس وقت تیسری جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ان اوراق میں میرا تبصرہ نہ ہونے کے برابر ہے، بس یہ جانیے! ''مقابل ہے آئینہ!''

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

محمد متین خالد

Email: fatehqadyaniat@hotmail.com




قادیانیت
ثبوت حاضر ہیں!

ثبوت حاضر ہیں!

قادیانی اِخلاق!

Love for all, hatred for none

روزمرہ زندگی میں شائستہ گفتگو ہر شخص کے اخلاق عالیہ میں شامل ہونی چاہیے۔
اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

- ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللّٰہ فیسبو اللّٰہ عدو بغیر علم.

(الانعام:108)

ترجمہ: اور تم نہ گالیاں دو انھیں جن کی یہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا (کہیں ایسا نہ ہو) کہ وہ بھی گالیاں دینے لگیں اللہ کو زیادتی کرتے ہوئے جہالت سے۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتا ہے:

- وقولو للناس حسنا. (البقرہ:83)

لوگوں سے نیکی اور بھلائی کی بات کہو۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو گالی دینا بڑے گناہ کی بات ہے (بخاری و مسلم) مزید ارشاد فرمایا: گالی بکنے اور بے حیائی کی بات کرنے والے کے پاس اسلام کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ (امام احمد)

مگر افسوس صد افسوس نہایت! ''سلطان القلم'' کہلوانے والے آنجہانی مرزا قادیانی کے سینہ بے گنجینہ اور زبان بے عنان سے ایسی ایسی فحش گالیاں نکلیں جنھیں سن کر بڑی سے بڑی بھٹیارن بھی پناہ مانگے۔ ان نہایت دل آزار گالیوں کی وجہ سے مرزا قادیانی کے عذاب میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اللہ تعالیٰ، حضور نبی کریم ﷺ، انبیائے کرام بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام، صحابہ کرامؓ اور دیگر مقدس شخصیات کی نسبت ایسے ایسے الفاظ تحریر کیے ہیں کہ جنھیں پڑھ کر ایک مسلمان کا دل زخم زخم اور جگر پاش پاش ہوتا ہے۔ کیا یہ حکم خداوندی کی تعمیل ہے؟ کیا مسیح موعود کی تہذیب اور خواص ایسے ہی ہونے چاہئیں؟

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے قرآنی آیات احادیث مبارکہ اور اپنی تمام تحریروں و الہامات کو سراسر فراموش کرتے ہوئے انھیں ملیامیٹ کر دیا۔ اس نے نہ قرآنی آیات کی تعمیل کی، نہ احکام رسول خدا ﷺ پر عمل کیا اور نہ اپنی تبلیغی تحریروں کی پروا کی۔ نجانے کن خیالات کی بنا پر وہ خود کو مسیح موعود منوانا چاہتا ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ سجادہ نشین حضرات اور علمائے کرام نے مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ دیا تھا، اسے دجال، کذاب اور کافر لکھا تھا، اس لیے مرزا قادیانی نے ردِ عمل میں انھیں سب و شتم سے نوازا تو افسوس! مرزا قادیانی نے یہاں بھی حکم خداوندی کی تعمیل نہ کی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

❑ والکظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین○

(آل عمران:134)

ترجمہ: اور ضبط کرنے والے ہیں غصہ کو اور درگزر کرنے والے ہیں لوگوں سے اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے احسان کرنے والوں سے۔

مرزا قادیانی نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا، کیا نبی اور رسول اس طرح کے ہوتے ہیں کہ غصے میں آ کر لوگوں کو ماں بہن کی ننگی گالیاں دینی شروع کر دیں۔ آیئے! جھوٹے مسیح موعود کے ''ارشادات عالیہ'' ملاحظہ فرمائیں:۔

لوگوں پر لطف اور رحم

مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے:

(1) ''تلطف بالناس و ترحم علیھم.

لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آ اور ان پر رحم کر!''

(انجام آتھم صفحہ 55 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 55 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 470 پر)

مرزا قادیانی ایک دوسرے الہام میں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے داؤد کے نام سے مخاطب کرتے ہوئے کہا:

لوگوں سے نرمی اور احسان کر

(2) ''یا داؤد عامل بالناس رفقاً و احساناً.

اے داؤد! لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔''

(انجام آتھم صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 55 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 471 پر)

نہایت قابل شرم بات

(3) ''چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، اس لیے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے اُن میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاقِ رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرہ بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے، آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں، وہ کسی طرح امامِ زمان نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اس پر آیت اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم کا پورے طور پر صادق آ جانا ضروری ہے۔''

(ضرورت الامام صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 478 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 472 پر)

اندھے کو اندھا کہنا بھی دل دکھانا ہے

(4) ''خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی وہی شخص بجا لاسکتا ہے جو وقت شناس ہو ورنہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص گو راست گو ہے مگر اپنی راستی کو حکمت کے ساتھ ملا کر استعمال نہیں کرتا بلکہ لاٹھی کی طرح مارتا ہے اور بے تمیزی سے ایک شریف خصلت کو بے محل کام میں لاتا ہے تو وہ ایک حکیم منش کے نزدیک ہرگز قابل تعریف نہیں ٹھہرتا۔ ایسے کو جاہل نیک بخت کہیں گے۔ نہ دانا نیک بخت اگر کوئی اندھے کو اندھا اندھا کر کے پکارے اور پھر کسی کے منع کرنے پر یہ کہے کہ میاں کیا میں جھوٹ بولتا ہوں تو اسے یہی کہا جائے گا کہ بے شک تو

راست گو ہے مگر احمق یا شریر کہ جس راستی کے اظہار کی تجھے ضرورت ہی نہیں، اس کو واجب الاظہار سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کے دل کو دکھاتا ہے۔"

(شحنہ حق صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 366 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 473 پر)

اللہ تعالیٰ کا حکم

(5) "اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرما دیا کہ لا تنابزوا بالالقاب یعنی لوگوں کے ایسے نام مت رکھو جو ان کو برے معلوم ہوں تو پھر برخلاف اس آیت کے کرنا کن لوگوں کا کام ہے؟"

(تحفہ غزنویہ صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 541 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 474 پر)

تلخ بات

(6) "میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 320 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 475 پر)

پرلے درجے کا شریر النفس

(7) "اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایتاً اختیار کرنا خبثِ عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجہ کا شریر النفس خیال کرتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 90، 91 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 476,477 پر)

سفلوں اور کمینوں کا کام

(8) "ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔"

(ست بچن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 478 پر)

کبھی گالی کا جواب نہیں دیا

(9) "وقد سبّونی بکل سبّ فمارددت علیہم جوابہم. ترجمہ: مجھ کو گالی دی گئی، میں نے جواب نہیں دیا۔"

(مواہب الرحمٰن صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 236 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 479 پر)

کبھی دشنام دہی نہیں کی

(10) "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 109 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 480 پر)

گالی مت دو

(11) "کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔"

(کشتی نوح صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 481 پر)

مجھے تہذیب واخلاق کے ساتھ بھیجا گیا ہے

(12) "خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق ...... اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔"

(اربعین نمبر 3 صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 482 پر)

بدزبانی طریق شرافت نہیں

(13) ''گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔''

(اربعین نمبر 4 صفحہ 129 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 471 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 483 پر)

گالیاں سن کے دعا دو

(14) ''گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 484 پر)

سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے

(15) ''مخالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں، ہم کو ان کا جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہیے۔ ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 161 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 485 پر)

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ ذیل باتیں اخذ ہوتی ہیں:۔

1- لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آنا چاہیے اور ان پر رحم کرنا چاہیے۔

2- لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیے۔

3- اماموں میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔

4- اگر کوئی آدمی ایسی کچی طبیعت کا ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات سے اس کے منہ میں جھاگ آ

جائے، اُس کی آنکھیں نیلی پیلی ہو جائیں، وہ کسی طرح امام الزماں نہیں ہو سکتا۔

-5 اندھے کو اندھا کہنا بھی دل دکھانا ہے۔

-6 لوگوں کے ایسے نام نہ رکھو جو ان کو برے معلوم ہوں۔

-7 مرزا قادیانی کی فطرت ایسی نہیں ہے کہ کوئی تلخ بات اس کے منہ پر آئے۔

-8 کسی شخص کے لیے غیر اخلاقی الفاظ استعمال کرنا خبث عظیم ہے اور ایسا شخص شریر النفس ہے۔

-9 گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔

-10 مرزا قادیانی نے کبھی کسی کو گالی کا جواب نہیں دیا۔

-11 کسی کو گالی نہیں دینی چاہیے، چاہے وہ گالی دے۔

-12 مرزا قادیانی نے کبھی کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا جسے گالی کہا جائے۔

-13 مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ خدا نے مجھے ہدایت اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔

-14 گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا شریف آدمی کا کام نہیں۔

-15 گالیاں سن کے دعا دینی چاہیے۔

-16 سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے۔

آیئے! اب مرزا قادیانی کا حیران کن ''تضاد'' دیکھتے ہیں۔

بندروں اور سؤروں کی طرح

(16) ''جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی، تو کیا اُس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے؟ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے؟ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کر دیں گے۔''

(انجام آتھم صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 486 پر)

خنزیر سے زیادہ پلید لوگ

(17) ”دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو! اور گندی روحو! تم پر افسوس! کہ تم نے میری عداوت کے لیے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو!“

(انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 487 پر)

جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے

(18) ”منشی الٰہی بخش صاحب نے جھوٹے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی نجاست سے اپنی کتاب ”عصائے موسیٰ“ کو ایسا بھر دیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدر رو گندے کیچڑ سے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے۔“

(اربعین نمبر 4 حاشیہ صفحہ 114، 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 456، 457 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 488، 489 پر)

جھوٹ کی نجاست، آسمانی لعنت

(19) ”اس پیشگوئی کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی۔ عبدالحق اور عبدالجبار غزنویان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی...... عبدالحق غزنوی بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی۔ ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بدذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا اور ساتھ ہی تیرا بھی۔ اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہے؟ اے خبیث کب تک تو جئے گا......“

(انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 490 پر)

خدائی لعنت کے دس لاکھ جوتے

(20) ''خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ (ترجمہ: ان پر خدائی لعنت کے دس لاکھ جوتے برسیں!) اے پلید دجال! پیشگوئی تو پوری ہوگئی۔ لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔''

(انجام آتھم صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 491 پر)

مرد خنزیر، عورتیں کتیاں

(21) ''انّ العدا صاروا خنازیر الغلا. ونسائهم من دونهن الا کلب. دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔''

(نجم الہدی صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 492 پر)

ولد الحرام

(22) ''اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔''

(انوار الاسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 493 پر)

عیسائی، یہودی، مشرک

(23) ''جو میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔''

(نزول المسیح (حاشیہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 494 پر)

کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے

(24) ''مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔''

(انجام آتھم (ضمیمہ) صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 309 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 495 پر)

خراب عورتیں اور دجال کی نسل

(25) ''اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے، وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغگوئی اور افترا سے باز آجائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا۔''

(نور الحق صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 496 پر)

پرمیشر کی جگہ

(26) ''پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں)۔''

(چشمہ معرفت صفحہ 106 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 114 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 497 پر)

پرمیشر ہندوؤں کے خدا کو کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے ہندوؤں کے خدا کو اپنی ناف سے دس انگل نیچے قرار دے کر انہیں بہت بڑی گالی دی۔ اس کے ردعمل میں ہندوؤں نے نہ صرف اپنے جلوسوں میں دین اسلام اور ہمارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین کی بلکہ مسلمانوں کی دل آزاری پر مبنی ''ستیارتھ پرکاش'' نامی کتاب بھی لکھی جس کے پہلے ایڈیشن میں صرف 13 ابواب تھے جبکہ مرزا قادیانی کی طرف سے ہندوؤں کی مذہبی شخصیات کو گالیاں دینے کے بعد چودھویں باب کا اضافہ کیا گیا جس میں انھوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو ناقابل بیان گالیاں دیں۔ پھر ایک عرصہ بعد رسوائے زمانہ کتاب ''رنگیلا رسول'' بھی لکھی گئی

جس سے برصغیر کے مسلمانوں میں کہرام برپا ہو گیا۔ اس کی تمام تر ذمہ داری مرزا قادیانی اور ان کی ذریت پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے ہندوؤں کو اشتعال دلایا۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جھوٹے خداؤں کو بھی گالی نہ دو مبادا یہ کہ وہ تمھارے سچے خدا کو گالی دیں۔

پیٹ سے چوہا؟

(27) ''اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا؟ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔۔۔۔۔۔۔اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔''

(انجام آتھم صفحہ 311، 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311، 317 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 499,498 پر)

رحم پر مُہر

(28) ''خدا تعالیٰ نے اس (عبدالحق غزنوی) کی بیوی کے رحم پر مُہر لگا دی''

(حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 444 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 444 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 500 پر)

عضو تناسل کاٹ دیتا......

(29) ''حضرت مسیح موعود کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا، اگر ان کو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابو جہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔''

(مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ نکاح۔ روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 2 نومبر 1922ء جلد 10 شمارہ 35)

(عکس صفحہ نمبر 501 پر)

جہاں سے نکلے تھے......

(30) ”جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔“

(حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان)

(عکس صفحہ نمبر 502 پر)

کنجریوں کی اولاد

(31) ”تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ و ینتفع من معارفھا و یقبلنی و یصدق دعوتی. الا ذریۃ البغایا الذین ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم فھم لا یقبلون.“

(ترجمہ) ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی کہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 504,503 پر)

سوچنا چاہیے کہ دنیا کی سوا ارب آبادی میں سے کتنے لوگ مرزا قادیانی کی کتابوں کو محبت و مودت کی نظر سے دیکھتے اور ان کی تصدیق کرتے ہیں؟

خود مرزا قادیانی کے پہلے دونوں بیٹوں مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد نے ہمیشہ اپنے باپ کی مخالفت کی۔ وہ جانتے تھے کہ ان کا باپ نبوت کا دعویٰ کرنے کے باوجود اپنی پہلی بیوی حرمت بی بی کے شرعی حقوق پورے نہیں کرتا۔ مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے فضل احمد کو اپنی تمام جائیداد سے عاق کیا۔ (باوجود یہ کہ عاق کرنے والے پر حضور نبی کریم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے) اور ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات نیکی، بدی، خوشی، غمی وغیرہ میں شرکت ختم کر

دی۔ مرزا قادیانی نے اپنے پہلے دونوں بیٹوں کے بارے میں ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا:

(32) ''سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 187 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 505 پر)

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا فضل احمد، مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتا تھا (اسی لیے مرزا قادیانی نے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھا تھا۔ (انوار خلافت صفحہ 91 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 149 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) وہ مرزا قادیانی کی کتابوں کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھتا تھا اور اس کی دعوت کی تصدیق بھی نہیں کرتا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا فضل احمد اور اس کی والدہ (مرزا قادیانی کی بیوی) اس فتویٰ ''ذریۃ البغایا'' کی زد میں آتے ہیں؟ قادیانیوں کو اس پر ضرور غور کرنا چاہیے۔

ذریۃ البغایا کی تشریح

قادیانیوں کا موقف ہے کہ ''ذریۃ البغایا'' گالی نہیں ہے۔ اس کے جواب میں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو لوگ مرزا قادیانی پر ایمان لائے، وہ سب ''ذریۃ البغایا'' ہیں؟ کیا اس پر انھیں کوئی اعتراض اور تکلیف تو نہیں؟

یاد رہے کہ ذریۃ البغایا عربی زبان میں ایک سخت اور غلیظ قسم کی گالی ہے۔ یعنی ''بدکار عورتوں کی اولاد''۔ بغایا کے معنی اس درجہ مشہور و معروف، واضح اور مسلم ہیں کہ اس میں تاویل بازی اور سخن سازی کے سوا اختلاف کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ ذریۃ البغایا یا بغایا مرزا قادیانی کے مخصوص الفاظ ہیں جن کو اس نے اپنی تصانیف میں بکثرت اور تکرار سے استعمال کیا ہے اور اس کے معنی بھی خود ہی کیے ہیں۔ لغت کی رو سے، قرآن مجید کی جہت سے اور خود آنجہانی مرزا قادیانی کی تصانیف کے لحاظ سے بغایا کے معنی ملاحظہ فرمائیں:

امام راغب اصفہانیؒ اپنی مشہور و معروف لغت قرآن ''مفردات'' میں لکھتے ہیں کہ بغت المراۃ بغا اس وقت بولتے ہیں جب عورت بدچلن ہو جائے۔ یہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اس حد سے جو اس کے لیے ہے، نکل جاتی ہے۔

مرزا قادیانی کی اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا

قادیانی کے الفاظ یہ ہیں الا ذریة البغایا. عربی کا لفظ البغایا جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا بغیة ہے جس کا معنی بدکار، فاحشہ، زانیہ ہے۔

- خود مرزا نے خطبہ الہامیہ صفحہ 49 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 49) پر لفظ بغایا کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے۔
- ''اور ایسے ہی انجام آتھم کے صفحہ 282 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 282)
- نور الحق حصہ اول صفحہ 123 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163) پر لفظ بغایا کا ترجمہ نسل بدکاران، زنا کار، زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔
- لجۃ النور صفحہ 31، 85، 86، 89 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 371، 426، 428، 431) پر لفظ بغایا کا ترجمہ زانیہ، زنان فاسقہ، زنان بازاری اور زنان فاحشہ کیا ہے۔

نیز قرآن پاک میں ہے کہ جب یہودیوں نے حضرت مریمؑ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد کہا تھا:

- وما کانت امک بغیا (سورۃ مریم:28)

  ترجمہ: تری ماں زنا کار اور بدکار نہ تھی۔
- ولم اک بغیا (سورۃ مریم:20)

  ترجمہ: اور نہ میں بدکار ہوں۔

ان آیات کے تحت مرزا قادیانی کے بیٹے اور قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے لفظ بغیا کا ترجمہ ''بدکار'' کیا ہے۔ (تفسیر صغیر صفحہ 386، 385 از مرزا بشیر الدین محمود) اسی طرح مولوی محمد علی لاہوری قادیانی نے بھی اپنی تفسیر بیان القرآن میں انہی آیات کے تحت بغیا کا ترجمہ بدکار کیا ہے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کو گالیاں

مشہور روحانی بزرگ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(33) ''مجھے ایک کتاب کذاب (پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت، تو ملعون کے سبب

سے ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 506 پر)

عجیب بات ہے کہ مخالفت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے کی اور لعنت گولڑہ کے تمام رہنے والوں پر کی اور وہ بھی قیامت تک۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر گولڑہ کی سرزمین پر کوئی قادیانی آباد ہو گیا تو کیا وہ بھی اس ابدی لعنت کا مستحق ہوگا؟

(34) اس کے علاوہ مولانا ثناء اللہ امرتسری کو "عورتوں کی عار" کہا۔

(اعجاز احمدی صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 507 پر)

مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھا:

(35) "کذاب، متکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن۔"

(انجام آتھم صفحہ 242,241 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241, 242 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 509,508 پر)

مولانا نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھا:

(36) "وہ گمراہ اور کذاب ہے۔"

(انجام آتھم صفحہ 251 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 251 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 510 پر)

مولانا رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا:

(37) "اندھا شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون۔"

(انجام آتھم صفحہ 252 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 252 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 511 پر)

مولانا سعد اللہ کے بارے میں لکھا:

(38) ''اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ' بد گو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا' منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 512 پر)

مولانا عبدالحق غزنوی کے بارے میں لکھا:

☐ ''اے عبدالحق غزنوی! اے گمراہ عبدالجبار! اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام جیسی کلام بنالاؤ۔ اور عبدالجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا کہ یہ شخص دجال اور اکفرالکفار ہے اور ان میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبدالحق کہتے ہیں اور اسنے گالیاں دیں اور پشہ کی طرح اچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہذیان والا عبدالحق سے مشابہ ہے۔ اس نے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اس نے عربی میں میری طرف ایک خط لکھا۔ بلکہ اسے باوجود اس کے سب اور شتم کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا۔ اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصلتیں کیا ہیں۔ اور ہم گالی کی طرح رجوع نہیں کرتے جیسا کہ اس نے عناد سے کیا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔ اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔ اور ہم نے فحش گوئی سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائیں گے اور بکواس سے باز نہ آئے۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بد بخت اور محروم ہیں اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے اور بد بختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا تو ایک بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے اور تو بوڑھا ہو گیا اور چمڑا پرانا ہو گیا اور خبث اور فساد کے طریقوں کو تو نہیں چھوڑتا۔ قبل اس کے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اور تو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر پس خدا نے تیرا منہ کالا کیا۔ کلب العناد، پس اے مسخ شدہ اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا۔ تجھ پر لعنت، اے غزنی کے بندر، تو کتوں کی طرح تھا، بک بک کرنے والا، کم

معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا

اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے۔

پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے۔

ہم نے تنبیہہ کے لیے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا۔

پس کاش ہماری پاس مضبوط اونٹ کے چمڑے کا جوتا ہوتا۔

اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا۔

اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کریں گے۔

اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا۔

اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے۔

اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔

اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے۔

اے شیخ شقی سوچ!

اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر۔

پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا۔

تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا۔"

(حجتہ اللہ ص 12 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 12، ص 172 تا 236 از مرزا قادیانی)

ہم اس صورتحال پر کچھ تبصرہ نہیں کرتے، اگر کسی "قادیانی" میں سلیم الفطرتی کے عناصر متحرک وفعال ہیں تو وہ خود اپنے "پیرومرشد" کی شخصیت کے دونوں پہلوؤں کا موازنہ کرلے۔

بدتر ہر ایک بد سے

(39) "بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزباں ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے"

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 61 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 458، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 513 پر)

مرزا قادیانی اس شعر کا خود مصداق ہے۔ اس نے اپنی کتابوں میں مختلف لوگوں کو جو گالیاں دی ہیں، ان کی تعداد ہزاروں میں بنتی ہے۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر صرف چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

- ☐ اے مردار خور مولویو (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21/حاشیہ، مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- ☐ اندھیرے کے کیڑو (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21، حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے بدذات (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے خبیث (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے پلید دجال (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 46، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی)
- ☐ اسلام کے عار مولویو (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 48، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے نابکار (بدکردار) (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 50، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے بدذات فرقہ مولویاں (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- ☐ اُلو (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)
- ☐ امام المفتن (اتمام الحجہ صفحہ 24، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 303 از مرزا قادیانی)
- ☐ انسانوں سے بدتر اور پلید تر (ایام الصلح صفحہ 166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے بد بخت مفتریو (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 58، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 342 از مرزا قادیانی)
- ☐ ایہا المکذبون الغالون (انجام آتھم صفحہ 224، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 224، از مرزا قادیانی)
- ☐ اے شیخ احمقان (انجام آتھم صفحہ 241، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241 از مرزا قادیانی)
- ☐ ایہا الشیخ الضال (انجام آتھم صفحہ 251، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 251 از مرزا قادیانی)
- ☐ اول درجہ کے کاذب (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 601، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 601 از مرزا قادیانی)
- ☐ ننگ اسلام مولویو (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے کوتاہ نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے نفسانی مولویو (ازالہ اوہام صفحہ 105، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 105 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے غبی (کم عقل) (مواہب الرحمن صفحہ 131، روحانی خزائن صفحہ 352 ج 19 از مرزا قادیانی)

- انسانیت کے پیرایہ (لباس) سے بے بہرہ اور برہنہ (نور الحق حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 4، 5 از مرزا قادیانی)
- اے بے ایمانو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- بدبخت پلید طبع مولوی (ایام الصلح صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- بے ایمان اور اندھے (انجام آتھم ضمیمہ ص 22 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 306 از مرزا قادیانی)
- بدذات (انجام آتھم ضمیمہ ص 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- بندروں (انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)
- باطل پرست بطالوی (انجام آتھم ص 59، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 59 از مرزا قادیانی)
- بدکار آدمی (شہادت القرآن ص 84، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)
- برہنہ (نور الحق صفحہ 3 حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 8 ص 5 از مرزا قادیانی)
- بھیڑیے (اعجاز احمدی صفحہ 39، روحانی خزائن جلد 19 ص 150 از مرزا قادیانی)
- بچھو (اعجاز احمدی صفحہ 75، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)
- بے حیاء (تذکرہ الشہادتین ص 38، روحانی خزائن جلد 20 ص 40 از مرزا قادیانی)
- بڑا خبیث (حقیقۃ الوحی تتمہ ص 107، روحانی خزائن ج 22 ص 543 از مرزا قادیانی)
- پلید ملاؤں (ایام الصلح ص 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- پلید جاہلوں (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 414 از مرزا قادیانی)
- پلید تر (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- پلید دل (انجام آتھم ضمیمہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)
- پلید دجال (انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
- ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں (اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی)
- ثناء اللہ تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا (اعجاز احمدی ص 51، روحانی خزائن جلد 19 ص 163 از مرزا قادیانی)
- جاہل سجادہ نشین (انجام آتھم ضمیمہ ص 18 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)
- جنگل کے وحشی (انجام آتھم ضمیمہ ص 49، روحانی خزائن جلد 11 ص 333 از مرزا قادیانی)

- جانور (نزول المسیح ص 8، روحانی خزائن جلد 18 ص 386 از مرزا قادیانی)
- جنگلوں کے غول (اعجاز احمدی ص 81، روحانی خزائن جلد 19 ص 193 از مرزا قادیانی)
- جھوٹ کا گوہ کھایا (انجام آتھم ضمیمہ ص 50، روحانی خزائن جلد 11 ص 334 از مرزا قادیانی)
- جھوٹ بولنے کا سرغنہ (نزول المسیح ص 9، روحانی خزائن جلد 18 ص 387 از مرزا قادیانی)
- چارپائے ہیں نہ آدمی (انجام آتھم ضمیمہ ص 10، روحانی خزائن جلد 11 ص 294 از مرزا قادیانی)
- حرامی (شہادۃ القرآن ص 3 ج، روحانی خزائن جلد 6 ص 380 از مرزا قادیانی)
- حرام زادہ (انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 32 از مرزا قادیانی)
- حرص کے جنگل کے شیطان (نور الحق ص 89 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی)
- حلال زادہ نہیں (انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی)
- حاطب للیل (آئینہ کمالات اسلام ص 600، روحانی خزائن جلد 5 ص 600 از مرزا قادیانی)
- خبیث طبع (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- خنزیر سے زیادہ پلید (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- خالی گدھے (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)
- خبیث نفس (شہادۃ القرآن ص 5 ھ، روحانی خزائن جلد 8 ص 382 از مرزا قادیانی)
- خبیث طینت (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 8، روحانی خزائن جلد 11 ص 292 از مرزا قادیانی)
- خبیث فرقہ (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 9 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 293 از مرزا قادیانی)
- خناسوں (انجام آتھم صفحہ 17 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 17 از مرزا قادیانی)
- خسیس ابن خسیس (نور الحق ص 64 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 87 از مرزا قادیانی)
- خراب عورتوں اور دجال کی نسل (نور الحق ص 123 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 163 از مرزا قادیانی)
- خبیث النفس (ضیاء الحق ص 9، روحانی خزائن جلد 9 ص 259 از مرزا قادیانی)
- خبیث القلب (انوار اسلام ص 21، روحانی خزائن جلد 9 ص 23 از مرزا قادیانی)
- خشک دماغ (ست بچن ص 9، روحانی خزائن جلد 10 ص 121 از مرزا قادیانی)
- دل کے مجذوم (انجام آتھم ضمیمہ ص 21 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- دجال (انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)

- ❑ دنیا کے کیڑے (براہین پنجم ص 143، روحانی خزائن جلد 21 ص 311 از مرزا قادیانی)
- ❑ دابۃ الارض (ازالہ اوہام ص 510، روحانی خزائن جلد 3 ص 373 از مرزا قادیانی)
- ❑ دنیا کے کتے (استفتاء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)
- ❑ دجال اکبر (انجام آتھم ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 47 از مرزا قادیانی)
- ❑ دیوثوں (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 125 از مرزا قادیانی)
- ❑ دیوانے درندوں (ضیاء الحق ص 35، روحانی خزائن جلد 9 ص 296 از مرزا قادیانی)
- ❑ دجال فربہ (انجام آتھم ص 204، روحانی خزائن جلد 11 ص 204 از مرزا قادیانی)
- ❑ دجال کمینہ (انجام آتھم ص 206، روحانی خزائن جلد 11 ص 206 از مرزا قادیانی)
- ❑ دجال کے ہمراہیو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- ❑ ذلیل (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی)
- ❑ ذلت کے سیاہ داغ (انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
- ❑ ذریت شیطان (انجام آتھم ضمیمہ ص 24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)
- ❑ ذلت کے روسیاہی کے اندر غرق (انجام آتھم ضمیمہ ص 59، روحانی خزائن جلد 11 ص 343 از مرزا قادیانی)
- ❑ رئیس الدجالین (انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
- ❑ رئیس المعتدین (انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- ❑ راس الغاوین (انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- ❑ رئیس المتصلفین (انجام آتھم ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
- ❑ رنڈیوں کی اولاد (آئینہ کمالات اسلام ص 548، روحانی خزائن جلد 5 ص 548 از مرزا قادیانی)
- ❑ رئیس المتکبرین (آئینہ کمالات اسلام ص 599، روحانی خزائن جلد 5 ص 599 از مرزا قادیانی)
- ❑ سوروں (انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
- ❑ سیاہ داغ (انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
- ❑ سگان قبیلہ (انجام آتھم ضمیمہ ص 229، روحانی خزائن جلد 11 ص 229 از مرزا قادیانی)
- ❑ سلطان المتکبرین (انجام آتھم ضمیمہ ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
- ❑ سفہاء (انجام آتھم ضمیمہ ص 253، روحانی خزائن جلد 11 ص 253 از مرزا قادیانی)

- سفیہوں کا نطفہ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص 14، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- سانپوں (نورالحق ص 23 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 32 از مرزا قادیانی)
- سڑے گلے مردہ (انجام آتھم ضمیمہ ص 62، روحانی خزائن جلد 11 ص 346 از مرزا قادیانی)
- شیطان (انجام آتھم ضمیمہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)
- شیاطین الانس (انجام آتھم ضمیمہ ص 18 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)
- شیخ نجدی (انجام آتھم ضمیمہ ص 198، روحانی خزائن جلد 11 ص 198 از مرزا قادیانی)
- شیخ احمقان (انجام آتھم ضمیمہ ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- شیخ الضال (انجام آتھم ضمیمہ ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
- شقی (انجام آتھم ضمیمہ ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)
- شغال (آئینہ کمالات اسلام ص 604، روحانی خزائن جلد 5 ص 295 از مرزا قادیانی)
- شیطنت کی بدبو (آئینہ کمالات اسلام ص 301، روحانی خزائن جلد 5 ص 301 از مرزا قادیانی)
- شیخ نامہ سیاہ (آئینہ کمالات اسلام ص 306، روحانی خزائن جلد 5 ص 306 از مرزا قادیانی)
- شیخ مفضل (کرامات الصادقین ص 27، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- شریر بھیڑیئے (انجام آتھم ص 9، روحانی خزائن جلد 11 ص 9 از مرزا قادیانی)
- شیخ ضال بطالوی (انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- شیخ الضالۃ (اعجاز احمدی ص 76، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)
- شیخ چالباز (کرامات الصادقین ص 22، روحانی خزائن جلد 7 ص 65 از مرزا قادیانی)
- شیاطین (نزول المسیح ص 11، روحانی خزائن جلد 18 ص 389 از مرزا قادیانی)
- شریر النفس (آریہ دھرم ص 31، روحانی خزائن جلد 10 ص 31 از مرزا قادیانی)
- ضال بطالوی (انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- ضلالت پیشہ (حقیقۃ الوحی ص 311، روحانی خزائن جلد 22 ص 324 از مرزا قادیانی)
- طوائف (انجام آتھم ضمیمہ ص 23 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 307 از مرزا قادیانی)
- ظالم طبع (دافع البلاء ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 238 از مرزا قادیانی)
- علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ (انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)

- عبدالشیطان (انجام آتھم ضمیمہ ص58، روحانی خزائن جلد 11 ص342 از مرزا قادیانی)
- عورتوں کے عار (اعجاز احمدی ص83، روحانی خزائن جلد 19 ص196 از مرزا قادیانی)
- عبدالحق کا منہ کالا (انجام آتھم ضمیمہ ص58، روحانی خزائن جلد 11 ص342 از مرزا قادیانی)
- غالون (انجام آتھم ص224، روحانی خزائن جلد 11 ص224 از مرزا قادیانی)
- غوی فی البطالۃ (انجام آتھم ص230، روحانی خزائن جلد 11 ص230 از مرزا قادیانی)
- غاوین (انجام آتھم ص254، روحانی خزائن جلد 11 ص254 از مرزا قادیانی)
- غول (انجام آتھم ص252، روحانی خزائن جلد 11 ص252 از مرزا قادیانی)
- غبی (انجام آتھم ضمیمہ ص33، روحانی خزائن جلد 11 ص317 از مرزا قادیانی)
- غدار زمانہ (اعجاز احمدی ص77، روحانی خزائن جلد 19 ص190 از مرزا قادیانی)
- غول البراری (کرامات الصادقین ص(د)، روحانی خزائن جلد 7 ص152 از مرزا قادیانی)
- غزنویوں کی جماعت پر لعنت (انجام آتھم ضمیمہ ص58، 59 روحانی خزائن جلد 11 ص342، 343 از مرزا قادیانی)
- فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی (انجام آتھم ضمیمہ ص56، روحانی خزائن جلد 11 ص340 از مرزا قادیانی)
- قمت یا عبدالشیطان (انجام آتھم ضمیمہ ص58، روحانی خزائن جلد 11 ص342 از مرزا قادیانی)
- فاسق آدمی (تتمہ حقیقۃ الوحی ص14، روحانی خزائن جلد 22 ص445 از مرزا قادیانی)
- قوم کے خناسوں (انجام آتھم ص17 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص17 از مرزا قادیانی)
- کتے (استفتاء ص20، روحانی خزائن جلد 12 ص128 از مرزا قادیانی)
- کج طبع (آئینہ کمالات اسلام ص301، روحانی خزائن جلد 5 ص301 از مرزا قادیانی)
- کوتہ نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام ص(د)، روحانی خزائن جلد 5 ص608 از مرزا قادیانی)
- کوڑ مغزی (نزول المسیح ص66، روحانی خزائن جلد 18 ص444 از مرزا قادیانی)
- کذاب (تتمہ حقیقۃ الوحی ص128 / ح، روحانی خزائن جلد 22 ص565 از مرزا قادیانی)
- کیڑا (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص165، روحانی خزائن جلد 21 ص332 از مرزا قادیانی)
- کینہ ور (چشمہ معرفت ص131 ج2، روحانی خزائن جلد 23 ص336 از مرزا قادیانی)
- کمینگی (مواہب الرحمٰن ص13، روحانی خزائن جلد 19 ص352 از مرزا قادیانی)

- ☐ کرگس (اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی)
- ☐ کجدل (کرامات الصادقین ص 6، روحانی خزائن جلد 7 ص 48 از مرزا قادیانی)
- ☐ کمینوں (الہدیٰ ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 262 از مرزا قادیانی)
- ☐ کمینہ (انجام آتھم ص 206، روحانی خزائن جلد 11 ص 206 از مرزا قادیانی)
- ☐ کتوں (انجام آتھم ضمیمہ ص 25، روحانی خزائن جلد 11 ص 309 از مرزا قادیانی)
- ☐ کالانعام (انجام آتھم ص 265، روحانی خزائن جلد 11 ص 265 از مرزا قادیانی)
- ☐ گندی روحو (انجام آتھم ضمیمہ ص 21/ حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- ☐ گدھے (انجام آتھم ضمیمہ ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)
- ☐ گمراہ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص 115، روحانی خزائن جلد 21 ص 320 از مرزا قادیانی)
- ☐ گرگ (مواہب الرحمٰن ص 13، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)
- ☐ گمراہی اور حرص جنگل کے شیطان (نور الحق ص 89 ج 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی)
- ☐ لیموں (تتمہ حقیقۃ الوحی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- ☐ لاف وگزاف کے بیٹے (براہین احمدیہ پنجم ص 149، روحانی خزائن جلد 21 ص 317 از مرزا قادیانی)
- ☐ مردار خور (انجام آتھم ضمیمہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- ☐ منحوس چہروں (انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
- ☐ مفتریو (انجام آتھم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)
- ☐ ملعونین (انجام آتھم ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)
- ☐ مخنثوں (آئینہ کمالات اسلام ص 402، روحانی خزائن جلد 5 ص 402 از مرزا قادیانی)
- ☐ مردار (نزول المسیح ص 224، روحانی خزائن جلد 18 ص 602 از مرزا قادیانی)
- ☐ [illegible] (تتمہ حقیقۃ الوحی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- ☐ [illegible] (تتمہ حقیقۃ الوحی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- ☐ نمک طینت مولویوں (آسمانی فیصلہ ص 32، روحانی خزائن جلد 4 ص 342 از مرزا قادیانی)
- ☐ مخبط الحواس (استفتاء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)
- ☐ مخالفوں کی ذلت (انجام آتھم ضمیمہ ص 28/ حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 312 از مرزا قادیانی)

- مولویوں کی ذلت (انجام آتھم ص24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص24 از مرزا قادیانی)
- مولوی سخت ذلیل (انجام آتھم ص24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص24 از مرزا قادیانی)
- مکذبوں (انجام آتھم ص224، روحانی خزائن جلد 11 ص224 از مرزا قادیانی)
- منحوس (تتمہ حقیقۃ الوحی ص14، روحانی خزائن جلد 22 ص445 از مرزا قادیانی)
- مغرور (تتمہ حقیقۃ الوحی ص115، روحانی خزائن جلد 22 ص551 از مرزا قادیانی)
- مجنون درندہ (آسمانی فیصلہ ص14، روحانی خزائن جلد 4 ص324 از مرزا قادیانی)
- ناپاک طبع (ایام الصلح ص165، روحانی خزائن جلد 14 ص413 از مرزا قادیانی)
- نادان بطالوی (انجام آتھم ص20/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص20 از مرزا قادیانی)
- نفاق زدہ (انجام آتھم ص24/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص24 از مرزا قادیانی)
- نیم عیسائیو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- نالائق نذیر حسین (انجام آتھم ص45، روحانی خزائن جلد 11 ص45 از مرزا قادیانی)
- نجاست خور جانور (نزول المسیح ص8، روحانی خزائن جلد 18 ص386 از مرزا قادیانی)
- نابکاروں (انجام آتھم ضمیمہ ص24 (حاشیہ)، روحانی خزائن جلد 11 ص308 از مرزا قادیانی)
- نادان صحابی (براہین احمدیہ پنجم ص120، روحانی خزائن جلد 21 ص285 از مرزا قادیانی)
- نالائق چیلوں (ضیاء الحق ص27، روحانی خزائن جلد 9 ص285 از مرزا قادیانی)
- ناپاک فرقہ (انجام آتھم ضمیمہ ص23/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص308 از مرزا قادیانی)
- وہ گدھا ہے نہ انسان (انجام آتھم ضمیمہ ص47، روحانی خزائن جلد 11 ص331 از مرزا قادیانی)
- جنگل کے وحشی (انجام آتھم ضمیمہ ص49، روحانی خزائن جلد 11 ص333 از مرزا قادیانی)
- ولد الحرام (انوار اسلام ص30، روحانی خزائن جلد 9 ص31 از مرزا قادیانی)
- ولد الحلال نہیں (انوار اسلام ص29، روحانی خزائن جلد 9 ص31 از مرزا قادیانی)
- واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی (انوار اسلام ص30، روحانی خزائن جلد 9 ص40 از مرزا قادیانی)
- والدجال البطال (انجام آتھم ص251، روحانی خزائن جلد 11 ص251 از مرزا قادیانی)
- ہامان (انجام آتھم ضمیمہ ص56، روحانی خزائن جلد 11 ص340 از مرزا قادیانی)
- ہندوزادہ (انجام آتھم ص59 حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص59 از مرزا قادیانی)

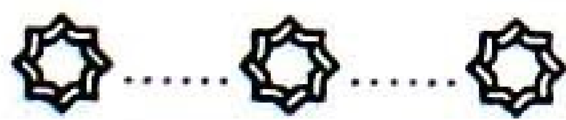
- ☐ ہوا و ہوس کا بیٹا (اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 154 از مرزا قادیانی)
- ☐ ہزار لعنت کا رسہ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 77 از مرزا قادیانی)
- ☐ ہمچو گرگ (مواہب الرحمٰن ص 131، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)
- ☐ ہمچو جنین (مواہب الرحمٰن ص 138، روحانی خزائن جلد 19 ص 359 از مرزا قادیانی)
- ☐ یہودی صفت (انجام آتھم ضمیمہ ص 3، روحانی خزائن جلد 11 ص 287 از مرزا قادیانی)
- ☐ یاوہ گوہ (انجام آتھم ضمیمہ ص 19 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 303 از مرزا قادیانی)
- ☐ یہودی سیرت (انجام آتھم ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)
- ☐ یہودی (انجام آتھم ضمیمہ ص 45، روحانی خزائن جلد 11 ص 329 از مرزا قادیانی)
- ☐ یا شیخ الضلالۃ (اعجاز احمدی ص 76، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)
- ☐ یک چشم (انجام آتھم ضمیمہ ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)
- ☐ یہودیت کا خمیر (انجام آتھم ضمیمہ ص 21 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- ☐ یہ غول البراری (کرامات الصادقین صفحہ د (۴)، روحانی خزائن جلد 7 ص 152 از مرزا قادیانی)

گالیاں دینے کی وجہ

(40) ”جب انسان دلائل سے شکست کھاتا اور ہار جاتا ہے۔ تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی شکست کو ثابت کرتا ہے۔“

(انوار خلافت صفحہ 20 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 514 پر)



ثبوت حاضر ہیں!

لعنت بازی

مرزا قادیانی کا پسندیدہ مشغلہ

لعنت کے معنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہونے کے ہوتے ہیں۔ لعنت جس قدر بری چیز ہے، اس قدر اس کے کرنے پر پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں۔ کسی مسلمان پر لعنت کرنا حرام ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''نہیں ہے مسلمان طعنہ کرنے والا نہ لعنت کرنے والا اور نہ بدگو۔'' (ترمذی)

حضرت ابودرداؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، جس پر آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو زمین کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں (یعنی زمین اس لعنت کو قبول نہیں کرتی) پھر وہ دائیں بائیں گھومتی ہے، جب کہیں اس کو راستہ نہیں ملتا تو جس پر لعنت کی گئی ہے، اس کے پاس پہنچتی ہے۔ اگر وہ واقعی لعنت کا مستحق ہے تو اس پر پڑتی ہے ورنہ پھر کہنے والے پر پڑ جاتی ہے۔'' (ابوداؤد)

ایک اور موقع پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان کو لعنت کرنا قتل کرنے کے مترادف ہے۔'' (اور قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے بلکہ قرآن مجید کے مطابق ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے)۔

جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی اپنے مخالفین کی تنقید پر فوراً طیش میں آ جاتا، آنکھیں سرخ اور منہ میں جھاگ آ جاتی اور پھر وہ اپنے مخالفین کو دل بھر کر ٹکسالی زبان میں گالیاں دیتا اور اندھا دھند لعنت بازی کی کلاشنکوف چلا دیتا۔ جبکہ اس کا یہ بھی دعویٰ ہے:

میں امام الزماں ہوں

(41) ''اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں

اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں۔"
(ضرورۃ الامام صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 515 پر)

مومن لعان نہیں ہوتا

(42) "لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان نہیں ہوتا۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 660 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 456 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 516 پر)

قارئین کرام: آیئے دیکھتے ہیں "سلطان القلم" کی "گل افشانیاں!"

10 لعنتیں

(43) "میرے دل سے اس وقت حق کی تائید کے لیے ایک بات نکلتی ہے اور میں اس کو روک نہیں سکتا کیونکہ وہ میرے نفس سے نہیں بلکہ القاء ربی ہے جو بڑے زور سے جوش مار رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کہ آپ نے مجھے کافر ٹھہرایا اور جھوٹ بولنا میری سرشت کا خاصہ قرار دیا تو اب آپ کو اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ حسب طریق مذکورہ بالا میرے مقابلہ پر فی الفور آ جاؤ تا دیکھا جائے کہ قرآن کریم اور فرمودۂ نبی ﷺ کے رو سے کون کاذب اور دجال اور کافر ثابت ہوتا ہے اور اگر اس تبلیغ کے بعد ہم دونوں میں سے کوئی شخص متخلف رہا اور باوجود اشد غلو اور تکفیر اور تکذیب اور تفسیق کے میدان میں نہ آیا اور شغال کی طرح دُم دبا کر بھاگ گیا تو وہ مندرجہ ذیل انعام کا مستحق ہوگا۔

(1) لعنت
(2) لعنت
(3) لعنت
(4) لعنت
(5) لعنت

(6) لعنت

(7) لعنت

(8) لعنت

(9) لعنت

(10) لعنت

تلک عشرۃ کاملہ...... میں علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھتا ہوں کہ آپ صرف استخوان فروش ہیں اور علم اور درایت اور تفقہ سے سخت بے بہرہ اور ایک غبی اور پلید آدمی ہیں......اب آپ کسی حیلہ و بہانہ سے گریز نہیں کر سکتے......اب آپ کسی حیلہ و بہانہ سے گریز نہیں کر سکتے، اب تو دس لعنتیں آپ کی خدمت میں نذر کر دی ہیں اور اللہ جل شانہ کی قسم بھی دی ہے کہ آپ آسمانی طریق سے میرے ساتھ صدق اور کذب کا فیصلہ کر لیں۔ اگر آپ مجھ کو جھوٹا سمجھنے میں سچے ہیں تو میری اس بات کو سنتے ہی مقابلہ کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔ ورنہ ان تمام لعنتوں کو ہضم کر جائیں گے اور کچے اور بیہودہ عذرات سے ٹال دیں گے اور میں آپ کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا۔ ایک ہی ہے جو آپ کو در حالت نہ باز آنے کے ہلاک کرے گا اور اپنے دین کو آپ کے اس فتنہ سے نجات دے گا اور آپ کے قادیان آنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ اگر آپ اللہ اور رسول کے نشان کے موافق آزمائش کے لیے مستعد ہوں تو میں خود بٹالہ اور امرتسر اور لاہور میں آ سکتا ہوں، تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔"

(مکتوباتِ احمد جلد اوّل طبع جدید صفحہ 341، 342، 352، 353 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 520,519,518,517 پر)

لعنت، لعنت، لعنت...... 1 تا 1000

(44) مرزا قادیانی کی ذہنی کیفیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس نے کسی پر لعنت ڈالی تو بجائے یہ کہنے کے کہ تجھ پر ہزار لعنت ہو یا تحریری طور پر اسے اس طرح لکھ دیتا مگر اس نے باقاعدہ لعنت نمبر1، لعنت نمبر2، لعنت نمبر3 .... لعنت نمبر1000 تک لکھ دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ قادیانی ذریۃ البغایا اسے سلطان القلم کہتی ہے۔ براہ کرم یہ اصل حوالہ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

(نور الحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 525,524,523,522,521 پر)

10 لاکھ لعنتیں

(45) ''اے بدذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا۔ اور ساتھ ہی تیرا بھی۔ اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہے؟ اے خبیث کب تک تو جئے گا؟ کیا تیرے لیے ایک دن موت کا مقرر نہیں۔ ایسا ہی ذرہ انصاف کرنا چاہیے کہ کس قوت اور چمک سے کسوف اور خسوف کی پیشگوئی پوری ہوئی اور ہمارے دعویٰ پر آسمان نے گواہی دی۔ مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیهم نعال لعن اللّٰہ الف الف مرة.'' (یعنی ان پر 10 لاکھ جوتے اور اللہ کی لعنتیں)

(انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329، 330 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 527,526 پر)

جب دل بگڑتا ہے

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(46) ''جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے۔''

(آسمانی فیصلہ صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 347 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 528 پر)

یہ خدا کا کلام ہے

اپنی بیہودہ گفتگو کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(47) ''میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے۔''

(تحفہ الندوہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 95 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 529 پر)

قارئین کرام! اب آپ خود فیصلہ کر لیں کہ مرزا قادیانی اپنی ''بکواسیات'' اور ''لغویات'' کو کیا درجہ دے رہا ہے۔ اسے کہتے ہیں:

''جب نٹنی بانس پر چڑھے تو گھونگھٹ کیا۔''



ثبوت حاضر ہیں!

قادیانی ڈکشنری

تاویلات کے گورکھ دھندے کا دوسرا نام ''قادیانیت'' ہے۔ مرزا قادیانی، اس کے جانشین اور قادیانی مربیان بلاشبہ تاویل کے ہنر میں باکمال بازی گر ہیں۔ مگر افسوس! یہ نیا علم الکلام، یہ جدید لغت، روایتی عقیدت مندوں کے ذہنی اطمینان کے لیے ہی اکسیر ثابت ہوسکتا ہے۔ جو شخص معروضی اساس پر اس بھان متی کے کنبے کو دیکھتا ہے تو وہ اپنی بے ساختہ ہنسی ضبط نہیں کرسکتا۔ یوں دیکھا جائے تو مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کے فکری آفاق بڑے ہی محدود واقع ہوئے ہیں۔ علمی لحاظ سے ''قادیانیت'' کا پیڈسٹل بڑا ہی مختصر اور بہت ہی کم تر ہے۔ سچ کہا گیا ہے: صدرہ پڑھ کر بھی احمق رہے۔

اس تناظر میں قادیانی ڈکشنری کے چند نمونے ملاحظہ فرمایئے:۔

اعتراف

(48) ''ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑ لینا بھی تو الحاد اور تحریف ہے۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچائے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 745 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 3 صفحہ 501، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 530 پر)

کدعہ سے مراد قادیان

(49) ''اب دیکھو یہ تین سو تیرہ مخلص جو اس کتاب میں درج ہیں، یہ اسی پیشگوئی کا مصداق ہے جو احادیث رسول اللہ ﷺ میں پائی جاتی ہے۔ پیشگوئی میں کدعہ کا لفظ بھی ہے جو صریح قادیان کے نام کو بتلا رہا ہے پس تمام مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ

مہدی موعود قادیان میں پیدا ہوگا اور اس کے پاس ایک کتاب چھپی ہوئی ہوگی جس میں تین سو تیرہ اس کے دوستوں کے نام درج ہوں گے۔"

(انجامِ آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 531 پر)

اس ضمن میں مولانا محمد رفیق دلاوریؒ لکھتے ہیں:

''امیر المومنین حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مہدیؑ، حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہل بیت میں سے ہوں گے۔ ان کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوگی اور بیت المقدس کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ اخرجہ نعیم بن حماد اور شیخ علی متقیؒ نے رسالہ ''البرہان فی احوال مہدی آخرالزمان'' میں لکھا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں متولد ہوں گے۔ مکہ مکرمہ میں ظہور فرمائیں گے۔ بیت المقدس کی طرف ہجرت کریں گے اور اسی جگہ انتقال فرمائیں گے۔ (حجج الکرامہ، صفحہ 358) لیکن اس کے برخلاف امام مستغفری نے ''دلائل النبوۃ'' میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کرعہ نامی ایک گاؤں میں پیدا ہوں گے۔ (ایضاً) اسی طرح میزان الاعتدال میں کامل ابن عدی سے نقل کیا ہے کہ مہدی ایک گاؤں سے ظاہر ہوں گے جس کا نام کرعہ ہوگا۔ (میزان الاعتدال، جلد 2، صفحہ 161) غرض مہدی علیہ السلام کی جائے ولادت میں روایات مختلف ہیں۔ میرے خیال میں اگر صحیح ہیں تو وہی روایات صحیح ہو سکتی ہیں جن میں صاحب الزمان مہدی علیہ السلام کا مدینہ منورہ میں متولد ہونا مذکور ہے۔ رہی کرعہ میں پیدا ہونے کی مؤخر الذکر روایتیں سو وہ پایہ اعتبار سے ساقط ہیں کیونکہ اُن کا ایک راوی عبدالوہاب بن ضحاک ضعیف ہے۔ نسائی نے اس کو متروک الحدیث اور دار قطنی نے منکر الحدیث لکھا ہے اور ابو حاتم نے اسے کاذب بتایا ہے۔ (میزان الاعتدال، جلد 2، صفحہ 160)

کرعہ والی روایت ایک جھوٹے راوی عبدالوہاب بن ضحاک کا من گھڑت افسانہ ہے۔ لیکن مسیح قادیاں کو اس سے کوئی سروکار نہ تھا کہ کوئی روایت صحیح ہے یا سقیم۔ بلکہ وہ تو ہمیشہ یہ دیکھا کرتے تھے کہ کس چیز سے ان کے آشیانہ مہدویت و مسیحیت کے لیے کوئی تنکا فراہم ہو سکتا ہے؟ جب کوئی روایت خلاف مدعا ہوتی تھی تو صحیحین کی متفق علیہ حدیث سے بھی، جس کی صحت ساری دنیا کے علماء اور ہر زمانہ کے مسلمانوں کے نزدیک مسلم رہی ہے، روگردان ہو

جاتے اور اگر مفید مطلب ہوتی تو چاہے کیسی ہی مبتذل روایت کیوں نہ ہو اسے صحیح قرار دے کر اپنے پروپیگنڈا کا آلہ کار بنا لیتے۔ کرعہ والی روایت کو بھی انھوں نے مفید مطلب سمجھ کر لے لیا اور بساط زندقہ پرستی پر قدم رکھ کر اس سے اپنی خانہ ساز مہدویت پر استدلال کرنے لگے۔ اگر محض کسی ضعیف روایت کو اپنے دعویٰ کی تائید میں پیش کرتے تو کوئی انوکھی بات نہیں تھی کیونکہ دنیا میں تقدس کے جتنے جھوٹے دکاندار گزرے ہیں انھوں نے موضوع اور مجروح روایات کی آڑ لے کر خلق خدا کو گمراہ کیا ہے لیکن قادیاں کے ''مسیح موعود'' میں تو یہ کمال تھا کہ لغو روایات سے مطلب براری تو ایک طرف رہی، موضوع یا ضعیف روایتوں میں بھی حسب دلخواہ تصرف کر کے ان کو اپنے سانچے میں ڈھال لیتے تھے، چنانچہ مندرجہ ذیل تحریروں سے آپ کو معلوم ہوگا کہ انھوں نے کرعہ کو کدعہ میں تبدیل کر کے کس طرح مطلب براری کی نامراد کوشش کی۔ لکھتے ہیں:

☐ ''ایسا ہی احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیاں کے لفظ کا مخفف ہے۔''

(کتاب البریہ، صفحہ 243 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 13 صفحہ 260، 261 از مرزا قادیانی)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

☐ ''میری نسبت قرآن کریم نے اس قدر پورے پورے قرائن اور علامات کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ایک طور سے میرا نام بتلا دیا ہے اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے۔''

(تذکرۃ الشہادتین، صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 40 از مرزا قادیانی)

جبکہ ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں:

☐ ''اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے اور ان کے ساتھ قریباً دو سو آدمی اُن کے توابع اور خدام اور اہل و عیال میں سے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے اور اس قصبہ کی جگہ میں جو اس وقت ایک جنگل پڑا ہوا تھا جو لاہور سے تخمیناً بفاصلہ پچاس کوس بگوشۂ شمال مشرق واقع ہے، فروکش ہو گئے جس کو انہوں نے آباد کر کے اس کا نام اسلام پور رکھا۔ جو پیچھے سے اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو بھول گیا۔ اور قاضی ماجھی کی جگہ پر قاضی رہا اور پھر آخر قادی بنا اور پھر اس سے بگڑ کر

قادیان بن گیا اور قاضی ماجھی کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ علاقہ جس کا طولانی حصہ تقریباً ساٹھ کوس ہے، اُن دنوں میں سب کا سب ماجھہ کہلاتا تھا۔ غالباً اس وجہ سے اس کا نام ماجھہ تھا کہ اس ملک میں بھینسیں بکثرت ہوتی تھیں اور ماجھ زبان ہندی میں بھینس کو کہتے ہیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ 145، 146 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 163، 164 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

لوگ معترض ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنا ابو سیدھا کرنے کے لیے کرعہ کو کدعہ میں تبدیل کر کے اپنے دامنِ تقدس پر بددیانتی کا داغ لگایا۔ لیکن میرے نزدیک بددیانتی کا الزام کسی حد تک بے محل ہے۔ "بوقت ضرورت" ایک آدھ حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کر لینے میں کوئی لمبی چوڑی بددیانتی لازم نہیں آتی۔ بلکہ سچ پوچھو تو یہ مرزا قادیانی کا بہت بڑا احسان ہے کہ انھوں نے کرعہ کی جگہ کدعہ اور کدیہ لکھ کر لغاتِ عرب میں دو لفظوں کا اضافہ فرما دیا۔ ع: ایں چہ احسان است قربانت شوم۔ البتہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ حضرت "مسیح موعود" صاحب نے آسان طریق چھوڑ کر سنگلاخ راستہ اختیار کیا۔ اگر کرعہ کی رواتیوں کے بجائے ان روایات سے مطلب براری کی کوشش فرماتے جن میں حضرت مہدی علیہ السلام کا مدینہ طیبہ میں متولد ہونا مذکور ہے تو ان کے لیے مہدی بننے میں زیادہ سہولت رہتی۔ کیونکہ مدینہ اور قادیاں میں حرف دال مشترک ہے۔ کرعہ کو کدعہ بنا کر قادیاں قرار دینے میں جو تکلف کیا گیا، وہ مدینہ کو قادیاں بنا لینے کی صورت میں نہ کرنا پڑتا۔ موخر الذکر طریق استدلال میں صرف اتنا کہنے کی ضرورت تھی کہ "مدینہ سے قادیاں مراد ہے کیونکہ دونوں میں حرف دال موجود ہے۔" لیکن یہ پیرایہ کیوں نہ اختیار کیا؟ اس لیے کہ یہ بقعہ مطہرہ اسلامی عظمت کا اولین گہوارہ جناب حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دارالہجرت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شہر ہے۔ یہیں سے اسلامی علم وعمل کے سرچشمے پھوٹے اور دنیا حلاوت اندوز رشد و سعادت ہوئی۔ مرزا قادیانی سمجھتے تھے کہ مسلمان ان کی تمام تعلیوں اور لن ترانیوں کو برداشت کر لیں گے لیکن مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین و تفضیح ہرگز گوارا نہ کریں گے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ قادیانی نے کرعہ کو تو اپنی توجہ کا مرکز بنایا لیکن مدینہ منورہ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ ہوئی۔" (رئیس قادیان از مولانا محمد رفیق دلاوریؒ)

ادنیٰ الارض سے مراد قادیان

(50) "خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور

میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْۤ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ اور کہتا ہوں کہ اَدْنَی الْاَرْضِ سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 649 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 532 پر)

دمشق سے مراد قادیان

(51) "صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید شرقی کے پاس اتریں گے...... دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے، جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں...... مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے، جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 141 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 533 پر)

"قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا"

(52) "انا انزلناہ قریبًا من القادیان"

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریبًا من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 59 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 534 پر)

یروشلم سے مراد قادیان

(53) "ذکریا 14 باب میں مذکور ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے عہد میں سخت طاعون پڑے گی۔ اس زمانہ میں تمام فرقے دنیا کے متفق ہوں گے کہ یروشلم کو تباہ کر دیں۔ تب انہی دنوں میں طاعون پھوٹے گی اور اسی دن یوں ہوگا کہ جیتا پانی یروشلم سے جاری ہوگا یعنی

خدا کا مسیح ظاہر ہو جائے گا اور اس جگہ یروشلم سے مراد بیت المقدس نہیں ہے بلکہ وہ مقام ہے جس سے دین کے زندہ کرنے کے لیے الٰہی تعلیم کا چشمہ جوش مارے گا اور وہ قادیان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر میں دارالامان ہے۔ خدا تعالیٰ نے جیسا کہ اس امت کے خاتم الخلفا کا نام مسیح رکھا ایسا ہی اس کے خروج کی جگہ کا نام یروشلم رکھ دیا اور اُس کے مخالفوں کا نام یہود رکھ دیا۔"

(نزول المسیح صفحہ 44 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 420 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 535 پر)

مقام لُد سے مراد لدھیانہ

(54) "اوّل بلدةٍ بایعنی الناس فیها اسمها لدھیانه. وھی اوّل ارضٍ قامت الاشرار فیها للاهانة. فلما کانت بیعة المخلصین. حربة لقتل الدجال اللعین. باشاعة الحق المبین. اشیر فی الحدیث ان المسیح یقتل الدجال علٰی باب اللد بالضربة الواحدة فاللدّ ملخص من لفظة لدھیانه کما لا یخفی علی ذوی الفطنة."

(الہدیٰ صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 341 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 536 پر)

(ترجمہ): "سب سے پہلے میرے ساتھ لودھانہ میں بیعت ہوئی تھی جو دجال کے قتل کے لیے ایک حربہ (ہتھیار) تھی۔ اسی لیے حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود دجال کو باب لد میں قتل کرے گا۔ پس لد دراصل مختصر ہے لدھیانہ سے۔"

مرزا قادیانی نے ایک اور جگہ پر لکھا:

(55) "لُدّ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 730 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 492 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 537 پر)

حالانکہ احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو مقام لُد پر قتل کریں گے۔ لُد آج کل اسرائیل کا ائیر بیس ہے۔

مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد

(56) ''مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیه۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت بارکنا حوله کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حوله۔''

(خطبہ الہامیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 538 پر)

جہنم سے مُراد طاعون

(57) ''یاد رہے کہ میرے تمام الہامات میں جہنم سے مُراد طاعون ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 145 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 583 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 539 پر)

محدث سے مراد نبوت

(58) ''اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں، یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرتِ مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ اور مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 68، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تحریر منسوخ ہوئی، بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں رائج تعریف کے پیش نظر 1901ء سے پہلے آپ نبی کے لفظ کو ظاہر سے پھیر کر بمعنی محدث لیتے تھے لیکن 1901ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت کا انکشاف کیا، اسی پہلی چیز کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھا، اور اس نئی تعریف کے ماتحت اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔"

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 9 دیباچہ از جلال الدین شمس قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 540 پر)

زرد کپڑے سے مراد بیماری

(59) "احادیث میں ہے کہ مسیح موعود دو زرد رنگ چادروں میں اترے گا۔ ایک چادر بدن کے اوپر کے حصہ میں ہوگی اور دوسری چادر بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ سو میں نے کہا کہ یہ اس طرف اشارہ تھا کہ مسیح موعود دو بیماریوں کے ساتھ ظاہر ہوگا کیونکہ تعبیر کے علم میں زرد کپڑے سے مراد بیماری ہے اور وہ دونوں بیماریاں مجھ میں ہیں یعنی ایک سر کی بیماری اور دوسری کثرتِ پیشاب اور دستوں کی بیماری۔"

(تذکرہ الشہادتین صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 541 پر)

(60) "دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں۔ اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اُوپر کے حصہ میں دورانِ سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرتِ پیشاب ہے اور دونوں مرضیں اُسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ میں نے ان کے لے دعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دِل میں القا کیا گیا کہ ابتدا سے مسیح موعود کے لیے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُترے گا۔ سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں سے مُراد دو

بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 320، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 320 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 542 پر)

قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ سمیت دنیا کا کوئی قادیانی انبیاء علیہم السلام کا اتفاق قرآن مجید سے ثابت کردے کہ زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے تو وہ مجھ سے منہ مانگا انعام حاصل کرسکتا ہے۔ بصورتِ دیگر انہیں ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی جاہل مطلق اور کذاب تھا۔

(61) "میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرویا کے رو سے دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سردرد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔ بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے کہ نماز کے لیے جب زینہ چڑھ کر اوپر جاتا ہوں تو مجھے اپنے ظاہر حالت پر امید نہیں ہوتی کہ زینہ کی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھنے تک میں زندہ رہوں گا۔ اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لیے موجود ہوتا ہے اور ایسے مریضوں کے انجام کی نظریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکر افترا پر جرأت کرسکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسے پر کہتا ہے کہ میری اسی برس کی عمر ہوگی۔ حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے پنجہ میں ہر وقت پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسی مرضوں والے مدقوق کی طرح گداز ہوکر جلد مرجاتے ہیں یا کاربنکل یعنی سرطان سے ان کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ تو پھر جس زور سے میں ایسی حالت پُر خطر میں تبلیغ میں مشغول ہوں کیا کسی مفتری کا کام ہے۔ جب میں بدن کے اوپر کے حصہ میں ایک بیماری اور بدن کے نیچے کے حصہ میں ایک دوسری بیماری دیکھتا ہوں تو میرا دل محسوس کرتا ہے کہ یہ وہی دو

چادریں ہیں جن کی خبر جناب رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔"

(اربعین نمبر 3، 4 ضمیمہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 470، 471 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 544,543 پر)

(62) "دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔"

(ملفوظات جلد پنجم، صفحہ 32، 33 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 546,545 پر)

مسیح موعود مراق کے عارضے میں مبتلا ہوگا اور اسے شوگر کا مرض لاحق ہوگا...... کیا یہ مسیح موعود کے اوصاف ہیں یا نقائص؟ فضائل ہیں یا رذائل؟ آخر اپنی بیماریوں پر اتنا بھی کیا اترانا کہ دو زرد چادروں سے مراد دو عوارض لے لیے! خوبیوں کی بجائے مصائب کو نشانیاں قرار دینے میں کیا حکمت ہو سکتی ہے! حضرت علیؓ کا قول زریں ہے کہ سب سے بڑا بیوقوف وہ شخص ہے جو دوسروں کی رذیل صفات کو تو بُرا سمجھے اور خود ان پر جما ہوا ہو۔

آدم، احمد، موسیٰ، عیسیٰ، داؤد، مریم سے مراد مرزا قادیانی

(63) "یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔ یَا مَرْیَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔ یَااَحْمَدُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔ نَفَخْتُ فِیْکَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ.

حضرت مسیح موعود ان الہامات کی تشریح فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔" مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں۔ اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیا ﷺ مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کیے گئے ہیں۔ ان ناموں سے بھی وہ انبیا مراد نہیں ہے بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔ اب جبکہ اس جگہ مریم کے لفظ سے کوئی مونث مراد نہیں بلکہ مذکر مراد ہے تو قاعدہ یہی ہے کہ اس کے لیے صیغہ مذکر ہی لایا جائے یعنی یامریم اسکن کہا جائے...... اور زوج کے

لفظ سے رفقا اور اقربا مراد ہیں، زوج مراد نہیں ہے۔ اور لغت میں یہ لفظ دونوں طور پر اطلاق پاتا ہے اور جنت کا لفظ اس عاجز کے الہامات میں کبھی اس جنت پر بولا جاتا ہے کہ جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور کبھی دنیا کی خوشی اور فتحیابی اور سرور اور آرام پر بولا جاتا ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ 599 طبع جدید، مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب)
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 55، 56 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 547,548 پر)

دجال سے مراد با اقبال قومیں

(64) "ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزار ہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 174 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 174 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 549 پر)

فرعون اور ہامان سے مراد

(65) "من عنده يعصمك الله مزعنده وان لم يعصماک الناس. واذيمكوريک الذی کفر. اوقدلی یا ھامان. لعلی اطلع الیٰ الہ موسیٰ دانی لاظنه من الکاذبين تبت دا ابی لهب و تب ما کان له ان يدخل فيها الاخائفا. وما اصابک فمن الله. الفتنة ههنا فاصبر کما صبرا ولو العزم. الا انها فتنة من اللّٰهليحب حبا جما. حبا من الله العزيز الاکرم. عطاءًا غير مجذوذ. شاتان تُذبحان. وكل من عليها فان. ولا تهنوا الا تحزنوا. المتعلم ان الله علیٰ کل شیء قدير. انا فتحنالک فتحامبينا ليغفرلک الله ما تقدم من ذنبک وما تاخر. اليس الله بكاف عبده. فبراه الله مما قالوا وکان عند الله وجيها.
ترجمہ: "یعنی خدا تجھے بچائے گا۔ اگرچہ لوگ نہ بچائیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ خدا تجھے بچائے گا۔ اگرچہ لوگ نہ بچائیں۔ وہ زمانہ یاد کر کہ جب ایک شخص تجھ سے مکر کرے گا اور اپنے رفیق ہامان کو کہے گا کہ فتنہ انگیزی کی آگ بھڑکا۔ اس جگہ فرعون سے مراد شیخ محمد حسین

بطالوی ہے اور ہامان سے مراد نو مسلم سعد اللہ ہے اور پھر فرمایا کہ وہ کہے گا کہ میں اس کے خدا کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہوں اور میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں یعنی باخدا ہونے کا دعویٰ سراسر کذب ہے کوئی تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ فرعون ہلاک ہو گیا۔ اور دونوں ہاتھ اُس کے ہلاک ہو گئے یعنی یہ شخص ذلیل کیا جائے گا اور ہاتھ جس کسب معاش کا ذریعہ ہیں نکمے ہو جائیں گے۔"

(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11، صفحہ 340 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 550 پر)

ہندو سے مراد

(66) "ہندو سے مراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے، جو دنیا کے غم وہم میں مبتلا ہو اور چاہے کہ کسی دنیوی ابتلاؤں سے نجات ہو۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661 طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 551 پر)

موت کے معنی فتح

(67) "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں اس کے یہ معنی ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمن کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا، اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کیے جائیں گے۔ دوسرے یہ معنی ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 503 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 552 پر)

بیوہ سے مراد

(68) "تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعت السنہ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا

کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ بِکْرٌ وَّ ثَیِّبٌ جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کیے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔"

"خاکسار کی رائے میں یہ الہام الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المومنین کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ واللہ اعلم۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 31 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 553 پر)

دابۃ الارض سے مراد

قرآن مجید کی آیت کریمہ ہے:

"وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ." (النمل: 82)

ترجمہ: "اور جب وعدہ (قیامت) ان پر پورا ہونے کو ہوگا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک (عجیب) جانور نکالیں گے کہ وہ ان سے باتیں کرے گا کہ (کافر) لوگ ہماری (یعنی اللہ تعالیٰ کی) آیتوں پر یقین نہیں لاتے تھے۔"

اس آیت میں دابۃ الارض سے مراد جانور (چوپایہ) ہے۔ احادیث مبارکہ میں قیامت کی اولین علامتوں میں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابۃ الارض (جانور) کا نکلنا مذکور ہے۔ اس جانور کے قد و قامت، مقام خروج اور دیگر تفصیلات روایات میں مذکور ہیں۔

مرزا قادیانی کے نزدیک دابۃ الارض سے کیا مراد ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں۔

(69) "اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی دابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتدا سے مقرر ہے۔ یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کا

نام دابۃ الارض رکھا"

(نزول المسیح صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 416 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 554 پر)

(70) "بس اس سے زیادہ دابۃ الارض کے اصلی معنوں کی دریافت کے لیے اور کیا شہادت ہوگی کہ خود قرآن شریف نے اپنے دوسرے مقام میں دابۃ الارض کے معنی کیڑا کیا ہے۔ سو قرآن کے برخلاف اس کے معنی کرنا یہی تحریف اور الحاد اور دجل ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ 40، 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 417، 418 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 556,555 پر)

درحقیقت مرزا اور مرزائیوں کی یہ تاویل نہیں بلکہ جھوٹ پر جھوٹ ہے۔ ایک تو جھوٹ پہلا تھا مگر اب اس کو سچ ثابت کرنے کے لئے مزید جھوٹ بولنا پڑ گیا۔ سچ ہے کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لیے ہزاروں جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ ویسے تو یہ تمام تاویلات اتنی سفید جھوٹ ہیں کہ ان کا پردہ فاش کرنے کے لیے اور کسی تحریر کی ضرورت نہیں لیکن مزید کمک پہنچانے کے لیے کچھ اور رہنمائی کی جاتی ہے:۔

-1 مرزا قادیانی کے تفسیری معیار کے مطابق اسلام کی تاریخ میں کسی مفسر، محدث اور مجدد نے دابۃ الارض سے طاعون کا کیڑا مراد نہیں لیا ہے، اس لیے آیت کی یہ تفسیر لائق قبول نہیں۔

-2 اگر بفرض محال یہ من گھڑت تفسیر صحیح بھی ہو تو آیت میں مسیح موعود کا تذکرہ کہاں سے آ گیا؟ لہٰذا مرزا قادیانی پھر بھی اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے کا جھوٹا رہا۔

-3 خود مرزا قادیانی نے آیت بالا کی مختلف تفسیریں کی ہیں..... چنانچہ اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں لکھتا ہے:

(71) "وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ۔ (سورہ نمل:38)
یعنی جب ایسے دن آئیں گے جو کفار پر عذاب نازل ہو اور ان کا وقت مقدر قریب آ جائے گا تو ہم ایک گروہ دابۃ الارض کا زمین سے نکالیں گے، وہ گروہ متکلمین کا ہوگا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 270 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 370 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 557 پر)

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ دابۃ الارض کے معنی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

(72) "ایسا ہی دابۃ الارض یعنی وہ علماء و واعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتدا سے چلتے آتے ہیں۔ لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی اور ان کے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 273 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 373 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 558 پر)

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "حمامۃ البشریٰ" میں دابۃ الارض سے علمائے سوء مراد لیے ہیں۔ اس سے مراد وہ نہیں جو اسلام کی حمایت میں ادیان باطلہ پر حملہ کریں گے۔ وہ لکھتا ہے:

(73) "ان المراد من دابة الارض علماء السوء الذين يشهدون بافوالهم ان الرسول حق والقرآن حق ثم يعملون الخبائث ويخدمون الدجال."

ترجمہ: "بے شک دابۃ الارض سے مراد علمائے سوء ہیں جو اپنے قول سے رسول اور قرآن کے حق ہونے کی گواہی دیتے ہیں، پھر برے عمل کرتے ہیں اور دجال کی خدمت کرتے ہیں۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 142 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 308) (عکس صفحہ نمبر 559 پر)

ان سب عبارتوں کا حاصل یہ نکلا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک دابۃ الارض کے کل تین معنی ہیں:

1- طاعون کا کیڑا 2- اچھے متکلمین 3- برے علماء و واعظین

اب خود مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض پیدا ہوگیا اور بقول مرزا قادیانی تناقض صرف پاگل، جاہل اور منافق کے کلام میں ہوتا ہے۔ (''کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔" ازالہ اوہام صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 220 از مرزا قادیانی، ''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔" براہین احمدیہ ضمیمہ حصہ پنجم صفحہ 111 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275 از مرزا قادیانی، ''ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے

کلام میں رکھتا ہے۔'' حقیقتہ الوحی صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی، ''ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔'' ست بچن صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 143 از مرزا قادیانی، ''کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔'' ست بچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی)، اس لیے دابۃ الارض والی آیت اس کے حق میں دلیل تو کیا بنتی، امت مرزائیہ کی ضلالت و گمراہی کی ایک اور نشانی بن گئی۔

''نزول المسیح'' میں مرزا نے دابۃ الارض کا معنی ''طاعون کا کیڑا'' کے علاوہ کوئی اور معنی کرنے کو تحریف اور دجل کہا ہے۔ اور مذکورہ بالا حوالہ جات ازالہ اوہام وغیرہ میں خود مرزا قادیانی نے دابۃ الارض سے مراد علماء واعظین وغیرہ لیے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے خود تحریف، دجل اور الحاد کا ارتکاب کیا ہے۔

دجال کون؟

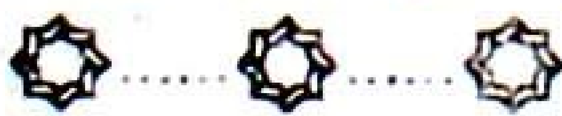
(74) ''دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرنے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو، اس کو دجال کہتے ہیں۔''

(حقیقت الوحی صفحہ 456 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 456 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 560 پر)

مجھ سے خدا تعالیٰ لکھواتا ہے

(75) ''یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔''

(نزول المسیح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 561 پر)



ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی
کے
سفید جھوٹ

انسان میں جتنی اخلاقی برائیاں ہوسکتی ہیں ان میں سب سے زیادہ بری اور خطرناک برائی جھوٹ ہے کیونکہ یہ برائی ہر قسم کی قولی و عملی برائیوں کی جڑ ہے۔ یہ صرف ایک اکیلی برائی نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ سے جھوٹے میں بیسیوں قسم کی دوسری برائیاں بھی لازمی طور سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

ہمارا دین اسلام ایسا عالی مرتبہ ہے کہ راستی اور سچائی اس کا بڑا جز ہے۔ ہمارے نبی کریم سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ نے مختلف اوقات میں فرمایا ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا۔ یہ کیسا پیارا اور سچا مقولہ ہے جس کی خوبی اور صداقت پر ہر ایک انسان شہادت دیتا ہے۔

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اس لیے اس کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا آدمی بظاہر غلط بیانی کر کے اپنا کوئی وقتی فائدہ حاصل کر لیتا ہے، لیکن جب اس کے جھوٹ کا پول کھل جاتا ہے تو اسے انتہائی شرمندگی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معاشرے میں اسے جھوٹا اور کذاب کا لقب مل جاتا ہے۔ آخرت میں ملنے والی شدید ترین سزا کے علاوہ جھوٹا آدمی دنیا میں خدائی نعمت ''صراط مستقیم'' پانے کا مستحق نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لعنت اللہ علی الکاذبین (آل عمران: 61) (ترجمہ) جھوٹوں پر خدا کی لعنت!

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

-1 واجتنبوا قول الزور. (الحج: 30)

اور جھوٹ بولنے سے بچے رہو۔

-2 ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون. (یونس: 69)

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں، وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔

-3 ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب (مومن: 28)

بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اُسے جو حد سے بڑھنے والا بہت جھوٹ بولنے والا ہو۔

4- ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ الکذب. (الصف:7)

اور اس شخص سے کون زیادہ ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے (یعنی اس پر وحی تو آتی نہیں مگر وہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔)

5- ویوم القیمة تری الذین کذبوا علی اللّٰہ وجوھھم مسودة (زمر:60)

اور روزِ قیامت آپ دیکھیں گے انہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے تھے، اس حال میں کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

1- من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعدہٗ من النار. (بخاری شریف)

(ترجمہ): جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولے (یعنی میری حدیث نہ ہو اور وہ اسے حدیث بیان کرے) تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

2- لاتکذبوا علیّ فانه من کذب علی فلیلج النار. (صحیح بخاری)

(ترجمہ): مجھ پر جھوٹ نہ بولو، کیونکہ بے شک جس نے مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا۔

3- من حدث عنی بحدیث یری انه کذب فھو احد الکاذبین. (صحیح مسلم)

(ترجمہ): جس نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کا جھوٹ ہونا معلوم ہو، تو وہ شخص جھوٹوں میں سے ایک (یعنی جھوٹا) ہے۔

4- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا مجھ میں چار بری عادتیں ہیں۔ آپ ﷺ کے فرمانے سے میں ان عادتوں میں سے ایک کو چھوڑ سکتا ہوں۔ چوری کرنا، شراب پینا، زنا کرنا اور جھوٹ بولنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔ (جھوٹ چھوڑنے سے وہ شخص سب بری عادتوں سے بچ گیا)۔

5- حضور خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ (1) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (2) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

(3) جب معاہدہ کرے تو بدعہدی کرے۔"

جھوٹ صرف یہی نہیں ہوتا کہ آدمی اپنی طرف سے غلط بیانی کرے بلکہ یہ بھی جھوٹ ہے کہ ہر سنی سنائی بات جس کا کوئی سر ہو نہ پیر، آگے بیان کر دے۔ انسان کو بلا تحقیق بات نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حضور سرور کائنات ﷺ نے اسے بھی جھوٹ شمار کیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔" (صحیح مسلم) ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے جھوٹا خواب بیان کرنے کے بارے میں شدید وعید فرمائی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ "سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی وہ خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا ہی نہیں۔" (صحیح بخاری)

قادیان کا جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کذابوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ اس نے جھوٹ کو اپنی فطرت ثانیہ بنا لیا تھا۔ وہ اپنی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کے لیے ہر روز ایک نیا جھوٹ تراشتا اور پھر اسے ثابت کرنے کے لیے مزید کئی جھوٹ بولتا۔ قہر خدا کا کہ مرزا قادیانی انتہائی بے باکی سے خدا، رسول اور آسمانی کتابوں کے بارے میں بھی جھوٹ و غلط بیانی سے کام لیتا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹ اس کی سرشت میں سرایت کر گیا ہے۔ آیئے پہلے جھوٹ نہ بولنے کے بارے میں اس کے "اقوال زریں" پر ایک نظر ڈالتے ہیں اور بعد ازاں اس کے "سفید جھوٹ" ملاحظہ کرتے ہیں:

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازیگر کھلا

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے

(76) "جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ 222 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 562 پر)

کتوں کا طریق

(77) ”جھوٹ کے مُردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا، یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔“
(انجام آتھم صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 43 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 563 پر)

جھوٹ بولنے سے بدتر

(78) ”جھوٹ بولنے سے بدتر دُنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔“
(حقیقۃ الوحی صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 459 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 564 پر)

جھوٹ بولنے والا کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر

(79) ”ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔“
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 126 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 565 پر)

جھوٹ کی نجاست

(80) ”محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی، اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے، وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔“
(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 566 پر)

جھوٹ بولنے والا مرتد

(81) "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 567 پر)

جھوٹ بولنے والا کنجر اور ولد الزنا

(82) "وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔"

(شحنۂ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 568 پر)

لعنت ہے مفتری پر

(83) "لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اُس کی جناب میں"

(نصرۃ الحق، براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 21 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 569 پر)

جھوٹ تمام گناہوں کی ماں

(84) "جھوٹ اکبرالکبائر اور تمام گناہوں کی ماں ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 208 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 570 پر)

جھوٹے پر قیامت تک لعنت

(85) "خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لیے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔"

(اربعین نمبر 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 398 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 571 پر)

جھوٹے کی زندگی...... لعنتی زندگی

(86) ''دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔''
(نزول المسیح صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 572 پر)

جھوٹ بولنا، مردار خوروں کا کام

(87) ''فضولیاں اور جھوٹ بولنا مُردار خواروں کا کام ہے۔''
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 88 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 573 پر)

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر

(88) ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''
(حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 574 پر)

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے:

1- جب کوئی شخص کسی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر اس کی دوسری باتوں پر بھی اعتبار نہیں رہتا۔
2- جھوٹ کے مردار کو نہ چھوڑنا انسانوں کا نہیں بلکہ کتوں کا طریقہ ہے۔
3- جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں۔
4- ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔

5- جو شخص محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں میں اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی، اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے، وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔

6- جھوٹ بولنے والا مرتد ہوتا ہے۔

7- وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔

8- جھوٹ تمام گناہوں کی ماں ہے۔

9- جھوٹے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کچھ دیر کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک کے لیے ہوتی ہے۔

10- جھوٹے شخص کی زندگی ایک لعنتی کی زندگی ہوتی ہے۔

11- جھوٹ بولنا مرداروں کا کام ہے۔

12- جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر حیثیت رکھتا ہے۔

قارئین کرام: آیئے! مرزا قادیانی کے ان ''فرمودات عالیہ'' کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ جھوٹ بولنے پر خود اس کا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے۔

ے لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

قرآن مجید میں طاعون کا ذکر

(89) ''یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے۔''

(کشتی نوح صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 5 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 575 پر)

قرآن مجید میں ایسا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے قرآن مجید کے حوالے

سے جھوٹ بولا ہے۔

قرآن مجید میں قادیان کا ذکر

(90) ''کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بہ آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنٰه قريبًا من القاديان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انھوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر **قادیان کا نام قرآن شریف میں** درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ **مکہ اور مدینہ اور قادیان۔**''

(ازالہ اوہام صفحہ 77 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 576 پر)

قرآن مجید میں قادیان کا ذکر نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے نہ صرف جھوٹ بولا ہے بلکہ تحریف قرآنی کا بھی مرتکب ہوا ہے جو صریحاً کفر ہے۔

نبیوں کی بشارت اور خواہش

(91) ''اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔''

(اربعین نمبر 4 صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 577 پر)

مرزا قادیانی تو بتلا نہ سکا اور چل بسا۔ کیا مرزائی حضرات میں سے کوئی بتلا سکتا ہے کہ جن حضرات انبیاءؑ کرام نے مرزا قادیانی کی بشارت دی اور جنھوں نے مرزا قادیانی کے دیکھنے کی تمنا ظاہر فرمائی۔ ان حضرات انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کیا ہیں؟ اور یہ تمنائیں اور

بشارتیں کس صحیفہ اور کونسی کتاب میں درج ہیں؟ میرا چیلنج ہے کہ قادیانی قیامت تک بھی ایسا کوئی حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔

دنیا کی عمر سات ہزار برس

(92) "تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 207 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 578 پر)

تمام نبیوں کی جن کتابوں اور قرآن شریف کی جن آیتوں میں یہ مضمون موجود ہے، اس کی صحیح عبارت پیش کر کے کوئی مرزائی ہے جو اپنے روحانی باپ کی پیشانی سے اس جھوٹ کی لعنت کو دور کر دے۔

قیامت کب آئے گی؟

(93) "ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آ جائے گی۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 127 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 227 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 579 پر)

یہ رسول کریم ﷺ پر کھلا کھلا بہتان ہے کیونکہ کسی معتبر تو کجا کسی ضعیف حدیث میں بھی یہ الفاظ سرے سے موجود نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو حوالہ پیش کیا جائے۔

بخاری شریف میں

(94) "بخاری کے صفحہ 1080 میں یہ حدیث ہے وھذا الکتب الذی ھدی اللہ بہ

رسولکم فخذوابہ تھتدوا یعنی اسی قرآن سے تمہارے رسولؐ نے ہدایت پائی ہے سوتم بھی اسی کو اپنا رہنما پکڑو تا تم ہدایت پاؤ۔ پھر بخاری میں یہ بھی حدیث ہے حسبنا کتاب اللّٰہ ماکان من شرط لیس فی کتاب اللّٰہ فھو باطل قضاء اللّٰہ احق دیکھو صفحہ 348,377,29۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 510 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 610 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 580 پر)

بخاری شریف کے مذکورہ صفحات تو کجا پوری بخاری شریف بلکہ پورے ذخیرہ احادیث میں یہ الفاظ حدیث کے حوالے سے موجود نہیں۔ مرزا قادیانی نے اس اعتبار سے صریح جھوٹ بولا ہے۔

سیاہ رنگ کا نبی

(95) "ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیا کی نسبت سوال کیا گیا تو آپؐ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گزرے ہیں اور فرمایا کہ کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہٗ کاھنا یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں اور آپؐ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اترا ہے جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے۔ "ایں مشت خاک را گرنہ بخشم چہ کنم۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 382 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 581 پر)

یہ حضور نبی کریم ﷺ پر خالص افترا ہے۔ اس کا وجود احادیث صحیحہ تو درکنار روایات ضعیفہ میں بھی ثابت نہیں۔ گویا احادیث کے ذخیرہ میں اس کا کہیں نام ونشاں نہیں۔ حضور ﷺ کی جانب ایسی روایات کا منسوب کرنا بلاشبہ دوزخ جانے کی بھرپور تیاری ہے۔ اگر کسی مرزائی میں ہمت ہے تو اس کو حدیث صحیح سے ثابت کرے؟ اور حدیث کی کتاب کا حوالہ دے جس میں یہ روایت ان الفاظ میں مندرج ہے۔ ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ من کذب علی متعمدا فالیتبؤ مقعدہ من النار یعنی جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے، اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے!

قرآن میں مثیل ابن مریم

(96) ''قرآن کریم اور احادیث صحیحہ یہ امید و بشارت بتواتر دے رہی ہیں کہ مثیل ابن مریم اور دوسرے مثیل بھی آئیں گے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 214 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 314 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 582 پر)

احادیث میں مثیل ابن مریم

(97) ''کیا حدیثوں میں یہ مذکور نہیں کہ مثیل ابن مریم وغیرہ اس امت میں پیدا ہوں گے۔ تو پھر جب قرآن مسیح ابن مریم کو مارتا ہے اور حدیثیں مثیل ابن مریم کے آنے کا وعدہ دیتی ہیں تو اس صورت میں کیا اشکال باقی رہا؟''

(ازالہ اوہام صفحہ 536 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 388 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 583 پر)

قرآن مجید اور احادیث میں کسی مثیل ابن مریم کا ذکر نہیں۔ مرزا قادیانی نے سفید جھوٹ بولا ہے۔

مسیح موعود اور اس کی توہین

(98) ''لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علما کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لیے فتوے دیے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔''

(اربعین صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 404 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 584 پر)

قرآن و حدیث میں ایسا کوئی ذکر نہیں۔ یہ خالص جھوٹ ہے۔ ہے کوئی قادیانی جو ہمیں یہ بتا سکے کہ یہ پیشگوئیاں قرآن کریم کے کون سے پارہ، کونسی سورت اور کون سے رکوع میں لکھی ہیں یا حدیث کی کونسی کتاب کے کون سے باب میں درج ہیں؟

انبیا گذشتہ کے کشوف

(99) ''انبیا گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔''

(اربعین نمبر 2 صفحہ 23 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 586,585 پر

اولیائے گذشتہ کے کشوف

(100) ''اولیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔''

(اربعین نمبر 2 صفحہ 29 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 371 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 587 پر

مرزا قادیانی کے دور میں جب یہ کتاب شائع ہوئی تو یہاں لفظ ''انبیا'' تھا۔ بعدازاں قادیانی قیادت نے انبیا کی جگہ لفظ ''اولیاء'' کر دیا۔ مزید براں یہ اولیائے کرام پر جھوٹ باندھا گیا ہے۔

چودھویں صدی کا مجدد

(101) ''احادیثِ صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا، اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم (ضمیمہ) صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 359 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 588 پر

''احادیث'' عربی میں جمع کثرت کا وزن ہے اور جمع کثرت کم از کم دس سے شروع ہوتی ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کے دعویٰ کے مطابق کم از کم دس احادیث ایسی ہونی چاہئیں۔ حالانکہ دس احادیث تو کجا احادیث کے پورے ذخیرہ میں ایک ضعیف سے ضعیف حدیث بھی ایسی نہیں پائی جاتی جس میں حضور اکرم ﷺ نے چودھویں صدی کا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ اس

کے سر پر مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ مرزا قادیانی کا حضور سرور دو عالم ﷺ پر یہ سراسر افترا، جھوٹ اور بہتان ہے، مرزا قادیانی، حضور نبی رحمت ﷺ پر یہ افترا باندھ کر آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا چکا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

(102) ”یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لیے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسیا کی طرف بھاگے گا۔ اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھے گا۔“

(حقیقت الوحی صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 31 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 589 پر)

مسیلمہ پنجاب کی اسلامی مقدس شخصیات کے خلاف دریدہ ذہنی اور بدلگامی سے ہر مسلمان کا رواں رواں کانپ اٹھتا ہے۔ کاش حکومت ایسی فضول کتابیں ضبط کر لیتی جس سے مسلمانان عالم کے دل چھلنی اور سینے پاش پاش ہوتے ہیں۔ ہمارے خیال میں، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نہیں بلکہ خود مثیل مسیح کے دعویدار، مرزا قادیانی کی اپنی تصویر ہے جو عملی رنگ میں ہم قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ واقعی یہ غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد کوئی ایسا انگریزی نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لیے بیت اللہ کو جائیں گے تو وہ قادیان کی طرف بلائے گا۔ لوگ مسجد نبوی ﷺ اور روضہ رسول ﷺ کی طرف دوڑیں گے تو وہ بہشتی مقبرہ کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ اپنی بائیبل یعنی تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ قادیان منارۃ المسیح کی طرف توجہ دلائے گا اور ای پلومر کی دوکان سے ٹانک وائن منگوائے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے ارشادات کی کچھ پرواہ نہ کرے گا۔ واطیعو اللہ واطیعو الرسول کی بجائے واطیعو الانگریز واطیعو المرزا کا راگ الاپے گا۔ میں ڈنکے کی چوٹ پر دنیا بھر کے تمام

قادیانیوں کو چیلنج کرتا ہوں اور ایک لاکھ روپے کا نقد انعام پیش کرتا ہوں کہ وہ ایسی مذکورہ تحریر کسی اسلامی کتاب سے پیش کریں ورنہ یہ تسلیم کریں کہ آنجہانی مرزا قادیانی نے یہ بدترین جھوٹ اُس عظیم الشان ہستی کے خلاف بولا جو "وجیھا فی الدنیا والاخرۃ (آل عمران: 45)" ہے اور جن کی سچی نبوت پر تمام مسلمان ایمان رکھتے ہیں۔

کرشن نبی، رُدّر گوپال، آریوں کا بادشاہ

(103) "ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو ردر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔"
(حقیقت الوحی صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521، 522 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 590,591 پر)

بیں عقل و دانش بباید گریست

اللہ رب العزت کی ذات پر ایک قبیح بہتان ہے اور ایسا رکیک حملہ ہے۔ جس کی نظیر ڈھونڈے سے نہ ملے گی۔ یہ ایک ایسا خیال فاسد ہے جس کے تصور سے مسلمان کی روح لرزہ بر اندام ہوتی ہے اور ایمان اعوذ باللہ کی گود میں، استغفر اللہ کی پناہ میں اور سبحانک اللہ کی آغوش مرحمت میں منہ ڈھانپ لیتا ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے "انبیا" سے

کتاب سوانح یوسف آز

(104) "کتاب سوانح یوز آسف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہو گیا ہے، اس میں

صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا۔"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 100 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 592 پر)
اس مذکورہ کتاب کا کوئی وجود نہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے فرضی نام لکھ کر جھوٹ بولا ہے۔

میرا کوئی استاد نہیں

(105) "ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔ غرض اسی لحاظ سے کہ ہمارے نبی ﷺ نے کسی استاد سے نہیں پڑھا، خدا آپ ہی استاد ہوا، اور پہلے پہل خدا نے ہی آپ کو اِقْرَءْ کہا یعنی پڑھ، اور کسی نے نہیں کہا۔ اس لیے آپ نے خاص خدا کے زیر تربیت تمام دینی ہدایت پائی اور دوسرے نبیوں کے دینی معلومات انسانوں کے ذریعہ سے بھی ہوئے۔ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا۔ سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلاواسطہ میرے پر کھولے گئے۔"
(ایام الصلح صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 394 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 593 پر)

مرزا قادیانی نے یہ صریحاً جھوٹ بولا ہے۔ خود مرزا قادیانی کا اعتراف موجود ہے کہ اس نے عربی، فارسی، قواعد، صرف ونحو، حکمت اور منطق وغیرہ کی تعلیم فضل الٰہی، فضل احمد اور گل علی شاہ نامی استادوں سے حاصل کی۔ (کتاب البریہ صفحہ 161 تا 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 تا 181 از مرزا قادیانی)

انبیائے کرام اور زرد چادر کی تعبیر

(106) ''مسیح موعود کے لیے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔ سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں۔ اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 307 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 320 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 594 پر)

کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ وہ کون کون سے انبیائے کرام ہیں جن کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے، اور یہ کہاں لکھا ہے؟

ھٰذا خلیفۃ المھدی

(107) ''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ. اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔''

(شہادۃ القرآن صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 595 پر)

صحیح بخاری میں یہ حدیث قطعاً موجود نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے حدیث کے حوالہ سے بہت بڑا جھوٹ بولا ہے۔ جو شخص صحیح بخاری جیسی کتاب کے بارے میں کذب بیانی کر سکتا ہے، وہ اپنے دعویٰ نبوت کے بارے میں کیا کچھ نہیں کہہ سکتا۔ قادیانیوں کو اس پر غور و فکر کرنا چاہیے۔ اگر کوئی قادیانی بخاری شریف میں سے یہ الفاظ دکھا دے تو میں اسے ایک لاکھ

روپے انعام دوں گا۔ بصورت دیگر اسے ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹا آدمی مہدی ہوسکتا ہے اور نہ مسیح موعود۔

قارئین کرام! آپ نے مرزا قادیانی کے جھوٹ ملاحظہ کیے لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا

(108) ''میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں، بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔''

(پیغام صلح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 596 پر)

مزید کہا:

اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اسلام بھی جھوٹا ہے

(109) ''یادرکھو کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اسلام بھی جھوٹا ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 586 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 597 پر)

بعض قادیانی، مرزا قادیانی کے جھوٹوں پر شرمندہ ہونے کے بجائے نہایت ڈھٹائی سے الٹا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر الزام لگا دیتے ہیں کہ انھوں نے بھی جھوٹ بولے تھے۔ لہٰذا اگر مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی کی توہین ہے۔ قرآن مجید، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس اعزاز سے معزز کر رہا ہے: انه کان صدیقا نبیا (مریم:41) کہ وہ مجسم سچائی تھا اور اللہ کا نبی! سو، ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جسے قرآن نے صدیق (بہت زیادہ سچ بولنے والا) کہا ہے، اس کی زبان صداقت ہی کی ترجمان تھی۔ حضرت

ابراہیم علیہ السلام کا کلام تعریض و تورہ کے قبیل سے تھا۔ دیکھنے والے اسے جھوٹ سمجھے، حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہرگز جھوٹ نہ بولے تھے جیسا کہ شراح حدیث نے وضاحت کردی ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی کو خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معاملہ پر قیاس کرنا ہرگز صحیح نہیں ہے۔ یاد رہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جھوٹ کا الزام لگانے والے کو خود مرزا قادیانی نے خبیث، شیطان اور پلید کہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

نبیوں کی توہین کرنے والا خبیث، شیطان اور پلید ہے

(110) ''حضرت موسیٰؑ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مال حرام کھانے والا تھا، یا حضرت مسیحؑ کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا یا حضرت ابراہیمؑ کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغگوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 598 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 598 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 598 پر)

دروغ آدمی را کند شرمسار
دروغ آدمی را کند بے وقار



ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں

ایک شاعر نے کہا تھا:

بات وہ کہیے کہ جس بات کے سو پہلو ہوں
کوئی تو پہلو رہے بات بدلنے کے لیے

آنجہانی مرزا قادیانی اس شعر کی مکمل تصویر تھا۔ گویا شاعر نے یہ شعر مرزا قادیانی ہی کے لیے کہا تھا یا پھر مرزا قادیانی نے اس شعر سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ بات کچھ بھی ہو، بہر حال یہ شعر مرزا قادیانی پر پوری طرح صادق آتا ہے۔ آپ مرزا قادیانی کے کسی بیان یا کسی بھی تحریر پر غور کریں تو وہ اس شعر کی مکمل تفسیر یا گرگٹ کی تصویر نظر آئے گا۔ آپ اس مضمون کو پڑھیں اور غور فرما کر خود فیصلہ کریں، ان شاء اللہ آپ میری رائے سے متفق ہوں گے۔ مزید برآں سچے نبی کی ایک نشانی یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کا کلام ہر قسم کے تضاد سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔ وہ کسی بات میں متضاد رائے نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ جو کچھ کہتا ہے، اذن الٰہی سے کہتا ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی نبوت و رسالت کا مدعی تھا۔ وہ ہر بات میں متضاد رائے رکھتا تھا۔ اس کی تحریریں مختلف تضادات سے بھری پڑی ہیں۔ حالانکہ اس کا دعویٰ تھا:

ہم اللہ تعالیٰ کے بغیر بلائے نہیں بولتے

(111) ''جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں، وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 198 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 599 پر)

میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی روح بولتی ہے

مرزا قادیانی کا الہام ہے:

(112) "اعلموا ان فضل الله معی وان روح الله ینطق فی نفسی"

ترجمہ: ''جان لو کہ اللہ کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے ساتھ بول رہی ہے۔''

(انجام آتھم صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 176 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 600 پر)

صفحات کی کمی کے پیش نظر مرزا قادیانی کی تحریروں سے صرف چند حوالے پیش خدمت ہیں جن میں مکمل تضاد پایا جاتا ہے۔ پہلے تضاد بیانی کے متعلق مرزا قادیانی کی ''قیمتی آرا'' ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں وہ خود اپنے دام میں کس طرح گرفتار ہوا ہے۔

دو متضاد اعتقاد

(113) ''کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔''
(ازالہ اوہام صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 220 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 601 پر)

جھوٹا

(114) ''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔''
(براہین احمدیہ ضمیمہ حصہ پنجم صفحہ 111 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 602 پر)

مخبوط الحواس انسان

(115) ''ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت

ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 603 پر)

دو متناقض باتیں

(116) "ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔"

(ست بچن صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 143 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 604 پر)

پاگل، مجنوں یا منافق

(117) "کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔"

(ست بچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 605 پر)

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے درج ذیل نتیجہ اخذ ہوتا ہے:

1- کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔

2- اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان ایسی ہے جو ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔

3- ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ اس طرح انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔

4- کسی سچیار، عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر

کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کے الفاظ میں مذکورہ بالا اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ جس انسان کے کلام (تحریر) میں تناقض (تضاد) ہوتا ہے، وہ پاگل، منافق، مخبوط الحواس اور جھوٹا ہوتا ہے۔

آیئے مرزا قادیانی کے خود اپنے قائم کردہ معیار کے مطابق اس کی تحریریں ملاحظہ فرمائیں:

خدا تعالیٰ کا قانون قدرت

پہلا موقف

(118) ''خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔''

(کرامت الصادقین صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 606 پر)

دوسرا موقف

(119) ''وہ اپنے خاص بندوں کے لیے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔''

(چشمۂ معرفت صفحہ 96 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 104 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 607 پر)

مسیح کی قبر

پہلا موقف

(120) ''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 472 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 353 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 608 پر)

دوسرا موقف

(121) ”بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آ گیا اور وہیں فوت ہوا اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محلہ خان یار میں اس کی قبر ہے۔“

(کشتی نوح صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 57، 58 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 609 پر)

دو بکریاں

(122) ”شَاتَانِ تُذْبَحَانِ. ترجمہ: دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔“

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 610 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 610 | حاشیہ در حاشیہ | از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 610 پر)

مولوی عبداللطیف قادیانی اور عبدالرحمان قادیانی

پہلا موقف

(123) ”خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگرچہ میں تجھے قتل سے بچاؤں گا۔ مگر تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا یعنی بیگناہ اور معصوم ہونے کی حالت میں قتل کی جائیں گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں محاورہ ہے کہ بیگناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دی جاتی ہے اور کبھی گائیوں سے بھی تشبیہ دی جاتی ہے سو خدا تعالیٰ نے اس جگہ انسان کا لفظ چھوڑ کر بکری کا لفظ استعمال کیا۔ کیونکہ بکری میں دو ہنر ہیں وہ دودھ بھی دیتی ہے اور پھر اس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اور یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی محمد عبداللطیف اور ان کے شاگرد عبدالرحمٰن کے بارے میں ہے کہ جو ”براہین احمدیہ“ کے لکھے جانے کے بعد پورے تیئس برس بعد پوری ہوئی۔ اب تک لاکھوں کروڑوں انسانوں نے اس پیشگوئی کو میری کتاب ”براہین احمدیہ“ کے صفحہ 511 میں پڑھا ہوگا اور ظاہر ہے کہ جیسا کہ ابھی میں نے لکھا ہے بکری کی صفتوں میں سے ایک دودھ دینا ہے اور ایک اس کا گوشت ہے جو کھایا جاتا

ہے۔ یہ دونوں بکری کی صفتیں مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت سے پوری ہوئیں۔"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 72 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 611 پر)

مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد

دوسرا موقف

(124) "ایسا ہی "براہین احمدیہ" میں احمد بیگ اور اس کے داماد کے متعلق کی پیشگوئی کی نسبت صفحہ 510 اور صفحہ 511 میں اور صفحہ 515 میں پہلے سے خبر موجود ہے اور وہ یہ ہے...... شاتان تذبحان. دو بکریاں ذبح کی جائیں گی پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد ہے...... ان پیشگوئیوں میں علاوہ اور پیشگوئیوں کے جو ان کے ضمن میں بیان کی گئیں دو بکریوں کے ذبح ہونے کی پیشگوئی احمد بیگ اور اس کے داماد کی طرف اشارہ ہے جو آج سے سترہ برس پہلے "براہین احمدیہ" میں شائع ہو چکی ہے۔"
(انجام آتھم صفحہ 56، 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 340، 341 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 612 پر)

میرا نام غازی ہے

پہلا موقف

(125) "اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔"
(نشان آسمانی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 375 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ 613 پر)

غازی نام رکھنا رسول کریم ﷺ کی نافرمانی ہے

دوسرا موقف

(126) "اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے، وہ اس

رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 614 پر)

اندھے کو اندھا کہنا بھی دل دکھانا ہے

پہلا موقف

(127) "خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی وہی شخص بجا لا سکتا ہے جو وقت شناس ہو ورنہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص گو راست گو ہے مگر اپنی راستی کو حکمت کے ساتھ ملا کر استعمال نہیں کرتا بلکہ لاٹھی کی طرح مارتا ہے اور بے تمیزی سے ایک شریف خصلت کو بے محل کام میں لاتا ہے تو وہ ایک حکیم منش کے نزدیک ہرگز قابل تعریف نہیں ٹھہرتا۔ ایسے کو جاہل نیک بخت کہیں گے۔ نہ دانا نیک بخت اگر کوئی اندھے کو اندھا اندھا کر کے پکارے اور پھر کسی کے منع کرنے پر یہ کہے کہ میاں کیا میں جھوٹ بولتا ہوں تو اسے یہی کہا جائے گا کہ بے شک تو راست گو ہے مگر احمق یا شریر کہ جس راستی کے اظہار کی تجھے ضرورت ہی نہیں، اس کو واجب الاظہار سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کے دل کو دکھاتا ہے۔"

(شحنہ حق صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 366 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 615 پر)

اندھے کو اندھا کہنا درست ہے

دوسرا موقف

(128) "2 مئی 1906ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا وہ اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 671 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 616 پر)

مسیح موعود کی پیش گوئی اجماع امت ہے

پہلا موقف

(129) ''یہ تمام الفاظ و اسما ظاہر پر ہی محمول ہیں بلکہ صرف صورت پیشگوئی پر ایمان لے آئے ہیں پھر اجماع کس بات پر ہے۔ ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 185 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 189 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 617 پر)

مسیح موعود کی پیش گوئی اجماع امت نہیں ہے

دوسرا موقف

(130) ''اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں اور ہمارے حال کے مولویوں کو یہ سخت دھوکا لگا ہوا ہے کہ پیشگوئیوں کو بھی جن کی اصل حقیقت ہنوز در پردۂ غیب ہے اجماع کے شکنجہ میں کھینچنا چاہتے ہیں۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 402 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 308 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 618 پر)

پرندوں کا اڑنا قرآن سے ثابت ہے

پہلا موقف

(131) ''حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 68 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 619 پر)

پرندوں کا اڑنا قرآن سے ثابت نہیں ہے

دوسرا موقف

(132) ''اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایۂ ثبوت نہیں پہنچتا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 308 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 256, 257 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 621,620 پر)

مسیح موعود؟؟؟

پہلا موقف

(133) ''اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 622 پر)

مسیح موعود

دوسرا موقف

(134) ''میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔''

(تحفہ گولڑویہ (ضمیمہ) صفحہ 118 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 295 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 623 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی ہیں

پہلا موقف

(135) ''حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 623 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 436 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 624 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی نہیں ہیں

دوسرا موقف

(136) ''حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت ﷺ اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو، اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیروی اور قرآنِ شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت ﷺ سے کیسے ہی کم ہوں مگر نہیں کہہ سکتے کہ جب تک وہ دوبارہ دنیا میں آ کر آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل نہ ہوں تب تک نعوذ باللہ وہ گمراہ اور بے دین ہیں یا وہ ناقص ہیں اور ان کی معرفت ناتمام ہے۔
پس میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ امتی ہرگز نہیں ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 192 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 364 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 625 پر)

دابۃ الارض سے مراد طاعون

پہلا موقف

(137) ''تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ ہے۔''

(نزول المسیح صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 415، 416 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 627,626 پر)

دابۃ الارض سے مراد علماء سو

دوسرا موقف

(138) ''ان المراد من دابة الارض علماء السوء''

ترجمہ: ''یقیناً دابۃ لارض سے مراد علماء سو ہیں۔''

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 142 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 308 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 628 پر)

آسمان سے

پہلا موقف

(139) ''صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 629 پر)

آسمان سے نہیں

دوسرا موقف

(140) ''نحن مناظرون فی امر نزول المسیح من السماء، ولا نسلم انه ثابت من الکتاب والسنة. بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہے کہ ان کا نزول آسمان سے ہوگا۔''

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 206 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 630 پر)

سر سیّد......ایک منکر

پہلا موقف

(141) ''میں نے سید احمد خان صاحب کا نام منکرین کی مد میں اس لیے لکھا ہے کہ ان کو خدا کے اُس الہام بلکہ وحی سے بھی انکار ہے جو خدا سے نازل ہوتی اور علم غیب کی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے۔''

(سراج منیر صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 58 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 631 پر

سر سیّد......دانا اور مردم شناس

دوسرا موقف

(142) ''سر سید احمد خاں صاحب کے۔سی۔ایس۔آئی نے جو اپنے آخری وقت میں یعنی موت سے تھوڑے دن پہلے میری نسبت ایک شہادت شائع کی ہے۔اس سے گورنمنٹ عالیہ سمجھ سکتی ہے کہ اس دانا اور مردم شناس شخص نے میرے طریق اور رویہ کو بدل پسند کیا ہے۔''

(کشف الغطاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 189 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 632 پر

سر سیّد......فراڈیا اور دھوکے باز

پہلا موقف

(143) ''ان کے وقت میں خدا نے یہ آسمانی سلسلہ پیدا کیا۔مگر انھوں نے اپنی دنیوی عزت کی وجہ سے اس سلسلہ کو ایک ذرہ عظمت کی نظر سے نہیں دیکھا بلکہ اپنے ایک خط میں کسی اپنے رُو آشنا کو لکھا کہ یہ شخص جو ایسا دعویٰ کرتا ہے، بالکل ہیچ ہے اور اس کی تمام کتابیں لغو اور بے سود اور باطل ہیں اور اس کی تمام باتیں ناراستی سے بھری ہوئی ہیں۔حالانکہ سر سیّد صاحب اس بات سے بکلی محروم رہے کہ کبھی میرے کسی چھوٹے سے رسالہ کو بھی اوّل سے آخر تک

دیکھیں۔ وہ غصے کے وقت میں دنیوی رعونت سے ایسے مدہوش تھے کہ ہر ایک کو اپنے پیروں کے نیچے کچلتے تھے اور یہ دکھلاتے تھے کہ گویا ان کو دنیوی حیثیت کے رُو سے ایسا عروج ہے کہ ان کا کوئی بھی ثانی نہیں۔ ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اکثر ان کا شیوہ تھا۔ جب میں ایک دفعہ علی گڑھ میں گیا تو مجھ سے بھی اسی رعونت کی وجہ سے جس کا محکم پودہ ان کے دل میں مستحکم ہو چکا تھا ہنسی ٹھٹھا کیا اور یہ کہا کہ آؤ، میں مرید بنتا ہوں اور آپ مرشد بنیں اور حیدر آباد میں چلیں اور کچھ جھوٹی کرامات دکھائیں اور میں تعریف کرتا پھروں گا۔ تب ریاست اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ایک لاکھ روپیہ دے دے گی۔ اس میں دو حصے میرے اور ایک حصہ آپ کا ہوا۔ گویا اس تقریر میں وہ ٹھگ جو سادھو کہلاتے ہیں مجھے قرار دیا۔ ایسا ہی اور کئی باتیں تھیں جن کا اب ان کی وفات کے بعد لکھنا بے فائدہ ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ 339، 340 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 467، 468 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 634,633 پر)

سر سیّد......قدر مرداں بعد از مُردن

دوسرا موقف

(144) "سر سید احمد خان بالقابہ کیسا بہادر اور زیرک اور ان کاموں میں فراست رکھنے والا آدمی تھا۔ انھوں نے آخری وقت میں بھی اس کتاب کا رد لکھنا بہت ضروری سمجھا اور میموریل بھیجنے کی طرف ہرگز التفات نہ کیا۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو آج وہ میری رائے کی ایسی ہی تائید کرتے جیسا کہ انھوں نے سلطان روم کے بارے میں صرف میری ہی رائے کی تائید کی تھی اور مخالفانہ راؤں کو بہت ناپسند اور قابل اعتراض قرار دیا تھا۔ اب ہم اس بزرگ پولیٹکل مصالح شناس کو کہاں سے پیدا کریں تا وہ بھی ہم سے مل کر اس انجمن کی شتاب کاری پر روئیں۔ سچ ہے "قدر مرداں بعد از مُردن۔"

(البلاغ صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 425 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 635 پر)

طاعون کی خواہش

پہلا موقف

(145) ''جب فسق کا طوفان برپا ہوا تو میں نے خدا سے چاہا کہ طاعون آئے۔''
(نزول المسیح صفحہ 157 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 533 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 636 پر)

طاعون سے پناہ

دوسرا موقف

(146) ''قرآن میں بھی یہی لکھا ہے کہ وہ لوگ خود عذاب طلب کرتے تھے۔ کمبخت یہ نہیں کہتے کہ دعا کرو کہ ہمیں ہدایت ہو جائے طاعون ہی مانگتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ دہریہ ہیں۔''
(ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ 549 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 637 پر)

کبھی گالی کا جواب نہیں دیا

پہلا موقف

(147) ''وقد سبّونی بکل سبّ فمارددت علیھم جوابھم. ترجمہ: مجھ کو گالی دی گئی، مگر میں نے جواب نہیں دیا۔''
(مواہب الرحمٰن صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 236 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 638 پر)

گالی جوابی طور پر ہے

دوسرا موقف

(148) ''یہ بات بھی میں تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی

قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔ لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں۔ مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے جن کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھی۔ اس کا ثبوت اس مقابلہ سے ہوتا ہے جو میں نے اپنی کتابوں اور مخالفوں کی کتابوں کے سخت الفاظ اکٹھے کر کے کتاب مثل مقدمہ مطبوعہ کے ساتھ شامل کیے ہیں جس کا نام میں نے کتاب البریّت رکھا ہے اور باایں ہمہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔ ابتدا سختی کی مخالفوں کی طرف سے ہے۔"

(کتاب البریہ [دیباچہ] صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 11 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 639 پر)

میری دادیاں سادات میں سے تھیں

پہلا موقف

(149) "میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔"

(نزول المسیح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 426 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 640 پر)

میری دادیاں مغلیہ خاندان سے تھیں

دوسرا موقف

(150) "ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہے کیونکہ اگرچہ سچ وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہود و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ صینی الاصل ہیں یعنی چین کے رہنے والی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 209 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 641 پر)

اللہ تعالیٰ سے التجا

دوسرا موقف

(151) ''حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے''

(درثمین صفحہ 157 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 642 پر)

انگریز سے التجا

پہلا موقف

(152) ''التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں، تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لیے دلیری نہ کر سکے۔''

(کتاب البریہ صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 350 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 643 پر)

انگریزی نہیں آتی

پہلا موقف

(153) ''بعض انگریزی الہامات ہیں اور میں انگریزی نہیں جانتا۔ اس کوچہ سے بالکل

ناواقف ہوں ایک فقرہ تک مجھے معلوم نہیں مگر خارقِ عادت طور پر مندرجہ ذیل الہامات ہوئے۔ آئی لو یو۔ آئی ایم وِدْ یو۔ آئی شل ہیلپ یو۔ آئی کین دیٹ آئی وِل ڈو۔ وی کین دیٹ وی وِل ڈو۔ صفحہ 480، 481۔ گاڈ از کمنگ بائی ہز آرمی۔ صفحہ 484۔ ہی از وِدْ یو ٹو کل اینیمی۔ صفحہ 484۔ دی ڈیز شل کم دین گاڈ شیل ہیلپ یو گلوری بی ٹو دس لارڈ۔ گارڈ میکر اوف ارتھ اینڈ ہون۔ صفحہ 522۔ دوہ آل مین شڈ بی اینگری بٹ گاڈ از ود یو ہی شیل ہیلپ یو۔ وارڈس آف گاڈ کین ناٹ ایکس چینج۔ صفحہ 554۔ آئی لو یو۔ آئی شیل گو یوءِ لارج پارٹی آف اسلام۔"

(نزول المسیح صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 516 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 644 پر)

انگریزی پڑھی تھی

دوسرا موقف

(154) "اس زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے۔ (اب اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کے لیے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 155 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 645 پر)

میرے کئی استاد تھے

دوسرا موقف

(155) "بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا

تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا، جنھوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے، وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا، اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔"

(کتاب البریہ صفحہ 161 تا 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 تا 181 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 648,647,646 پر)

میرا کوئی استاد نہیں

پہلا موقف

(156) "ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا مگر حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰؑ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔ غرض اسی لحاظ سے کہ ہمارے نبی ﷺ نے کسی استاد سے نہیں پڑھا، خدا آپ ہی استاد ہوا اور پہلے پہل خدا نے ہی آپ کو اقراء کہا۔ یعنی پڑھ۔ اور کسی نے نہیں کہا۔ اس لیے آپ نے خاص خدا کے زیر تربیت تمام دینی ہدایت پائی اور دوسرے نبیوں کے دینی معلومات انسانوں کے ذریعہ سے بھی ہوئے۔ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا، سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں

کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔ یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 394 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 649 پر)

بقول مولانا محمد رفیق دلاوریؒ، واقعی مرزا صاحب حدیث، تفسیر اور دوسرے دین علوم سے بے بہرہ تھے اور اسی کا یہ اثر تھا کہ طبیعت قیود شریعت سے آزاد اور خود رائی کی طرف مائل تھی۔ ہر مسئلہ میں دعوائے اسلام کے باوجود یہ حالت تھی کہ اسلامی عقاید سے روگردان ہو کر جھٹ ملاحدہ اور زنادقہ کی صف میں جا کھڑے ہوتے تھے۔ مثل مشہور ہے "نیم ملا خطرہ ایمان" گو الہامی صاحب بھی حدیث و تفسیر نہ پڑھنے کی وجہ سے نیم ملا خطرہ ایمان تھے۔ لیکن دوسرے نیم ملاؤں میں اور الہامی صاحب میں یہ فرق تھا کہ دوسروں کی ذات سے صرف احتمال رہتا ہے کہ کہیں اپنی جہالت سے کسی مسلمان کو غلط عقیدہ بتا کر گمراہ نہ کریں۔ لیکن قادیانی صاحب ایسے خوفناک قسم کے نیم ملا خطرہ ایمان تھے کہ انہوں نے سچ مچ ہزاروں لاکھوں کلمہ گوؤں کو مسلوب الایمان بنا دیا۔ اور نہ صرف اپنے وقت کے مریدوں کو ورطہ ہلاکت میں ڈالا بلکہ جب تک مرزائیت کا وجود اس عالم فانی میں پایا جائے گا، ان کے مریدوں کی آئندہ نسلیں بھی زندقہ و دہریت کے اسی قعر ہلاکت میں پڑی رہیں گی اور ان سب کی گمراہی کا وبال و نکال قادیانی صاحب کے نامہ اعمال میں بھی برابر ثبت ہوتا رہے گا۔" (رئیس قادیان از مولانا محمد رفیق دلاوریؒ)

انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا

پہلا موقف

(157) "ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے، اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 157 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 650 پر)

اور احتلام ہو گیا......

دوسرا موقف

(158) ''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا۔''

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 242 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 651 پر)

الہام اپنی زبان میں

پہلا موقف

(159) ''یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔''

(چشمۂ معرفت صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 652 پر)

الہام دوسری زبانوں میں

دوسرا موقف

(160) ''بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔''

(نزول المسیح صفحہ 59 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 435 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 653 پر)

الہامی کتابوں میں تبدیلی نہیں ہوئی

پہلا موقف

(161) ''یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدّل ہیں۔ ان کا بیان قابل اعتبار نہیں۔ ایسی بات

وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 83 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 654 پر)

الہامی کتابیں تبدیل ہو چکی ہیں

دوسرا موقف

(162) "ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبدل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے۔"

(دافع البلاء صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 239 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 655 پر)

☐ "سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ردی کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ اُن میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف مُبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔ چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے۔ پس جب کہ بائبل محرف مبدل ہو چکی تھی۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 255 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 266 از مرزا قادیانی)

حضرت مسیح متواضع، حلیم اور عاجز

پہلا موقف

(163) "حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے جو انھوں نے یہ بھی روا نہ رکھا، جو کوئی ان کو نیک آدمی بھی کہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 104 (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 94 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 656 پر)

حضرت مسیح شرابی، کبابی

دوسرا موقف

(164) ''یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بدنتیجہ ہے۔''

(ست بچن صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 657 پر)

لُد ایک گاؤں

پہلا موقف

(165) ''پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لُدّ کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 209 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 658 پر)

لُد، بے جا جھگڑے کرنے والے

دوسرا موقف

(166) ''پھر آخر باب لُد پر قتل کیا جائے گا۔ لُد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجّال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 730 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 492، 493 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 660,659 پر)

قارئین کریم! آپ نے آنجہانی مرز قادیانی کی تضاد بیانیاں ملاحظہ کیں۔ آپ

شروع میں پڑھ چکے ہیں کہ مرزا قادیانی کے نزدیک دو متضاد باتیں رکھنے والا شخص مخبوط الحواس، پاگل یا منافق ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کے اس فتویٰ کی روشنی میں اس کی اپنی حیثیت خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔

ے
ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے



ثبوت حاضر ہیں!

باپ سچّا یا بیٹا؟

آنجہانی مرزا قادیانی کا فتویٰ ہے کہ:

(167) ''تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة وینفع من معارفها ویقبلنی و یصدق دعوتی. الا ذریة البغایا.''

''جو شخص میری (مرزا قادیانی کی) کتابوں کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھتا، یا اس کے معارف سے فائدہ نہیں اٹھاتا، وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 662,661 پر)

دوسرے معنوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کی تحریروں سے اختلاف کرتا ہے اور ان کے برعکس اپنا نقطۂ نظر پیش کرتا ہے، وہ کسی فاحشہ یا رنڈی باز عورت کی اولاد ہے۔ مرزا قادیانی اپنی تحریروں کو مستند کہتا ہوا لکھتا ہے:

تائیدِ الٰہی سے لکھے گئے رسائل

(168) ''یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا۔ مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔''

(سر الخلافہ صفحہ 101، 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 415، 416 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 664,663 پر)

اب ظاہر ہے جو رسائل تائید الٰہی سے لکھے گئے ہوں اور خدا تعالیٰ کی خاص اور

خارق عادت تائید نے یہ رسالے اس کے ہاتھ سے نکلوائے ہوں، ان سے اختلاف کرنے والا مرزا قادیانی کے بقول حرامی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا بڑا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے والد ''مسیح موعود'' کی کئی تحریروں سے زبردست اختلاف کرتا ہے بلکہ ان تحریروں کے برعکس اپنا نقطۂ نظر پیش کرتا ہے۔ مرزا بشیر الدین کو قادیانی جماعت میں ''مصلح موعود'' اور ''فضل عمر'' کہا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں قادیانی جماعت کا عقیدہ ہے کہ ''خلیفہ کو خدا بناتا ہے!'' لہٰذا خلیفہ کی کسی بات سے اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قادیانی جماعت میں جو شخص اپنے خلیفہ کی کسی بات (تقریر یا تحریر) سے معمولی سا بھی اختلاف کرتا ہے، اسے فوری طور پر جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ ان لوگوں میں مولوی محمد علی لاہوری، خواجہ کمال الدین، مولوی عبدالمنان عمر، عبدالکریم مباہلہ، ملک عزیز الرحمٰن، صلاح الدین ناصر، بشیر احمد رازی، چوہدری غلام رسول چیمہ، محمد یوسف ناز، عبدالرحمٰن مصری، فخر الدین ملتانی احمد کریم شیخ اور جناب شفیق مرزا خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی اور آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود کی وہ تحریریں درج کی جا رہی ہیں جن سے باپ بیٹے نے اختلاف کیا ہے۔ میں یہ فیصلہ قادیانیوں پر چھوڑتا ہوں کہ باپ بیٹے کی آپس میں اختلافی تحریروں کے بعد وہ انھیں کس مقام پر فائز کرتے ہیں؟

نبی کریم ﷺ کے والد محترم

مرزا قادیانی کی تحریر

(169) ''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔''

(پیغام صلح صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 665 پر)

سیرت النبی ﷺ کا ہر طالب علم بخوبی جانتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہؓ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے چند ماہ پہلے ایک تجارتی سفر میں انتقال کر گئے تھے اور آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کا سانحہ ارتحال آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے 6 سال بعد ہوا تھا۔ مگر مرزا قادیانی کو ان تاریخی حقائق کا علم نہیں۔ بقول ڈاکٹر

غلام جیلانی برق: ''مت بھولیے کہ یہ مرزا صاحب کی آخری تحریر تھی جو انہتر برس کے علمی مطالعہ کا نچوڑ تھی۔ پھر تحریر بھی اس ہستی کے متعلق جن کا ذکر ہر زبان پر اور چرچا ہر گھر میں ہے۔ اور واقعہ بھی ایسا جسے ہمارے لاکھوں واعظین تیرہ سو برس سے گلی گلی سنا رہے ہیں اور جس سے ہمارے چھوٹے بچے بھی آگاہ ہیں۔ حیرت ہے کہ جناب مرزا صاحب تاریخ نبویؐ کے اس مشہور ترین واقعہ سے بھی بے خبر نکلے۔'' (حرف محرمانہ از ڈاکٹر غلام جیلانی برق)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کے بارے میں ''مر گئی'' ایسے الفاظ استعمال کر کے بدترین توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(170) ''رسول کریم ﷺ ابھی رحم مادر میں ہی تھے کہ آپ کے والد فوت ہو گئے۔ جب آپ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا عبدالمطلب کے دل میں غیر معمولی طور پر محبت پیدا کر دی۔''

(تفسیر کبیر جلد 9، صفحہ 97 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 666 پر)

معجزہ شق القمر

مرزا قادیانی کی تحریر

(171) ''ایسا ہی شق القمر کا عالیشان معجزہ جو خدائی ہاتھ کو دکھلا رہا ہے، قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے، یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ. وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ. یعنی قیامت نزدیک آ گئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ نرا دعویٰ نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت

دشمن تھے اور کفر پر ہی مرے تھے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیونکر خاموش بیٹھ سکتے تھے۔ وہ بلاشبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افترا خیال کر کے پھر بھی چپ رہتے۔ بالخصوص جبکہ ان کو آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا تھا تو اس حالت میں ان کا فرض تھا کہ اگر یہ واقعہ صحیح نہیں تھا تو اس کا رد کرتے، نہ یہ کہ خاموش رہ کر اس واقعہ کی صحت پر مہر لگا دیتے۔ پس یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ضرور ظہور میں آیا تھا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 411 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 667 پر)

مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(172) "مفسرین نے غلطی سے اس کے یہ معنی کیے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ یہ معجزہ دکھایا تھا کہ چاند کی طرف اشارہ کیا تو وہ حقیقۃً جسمانی طور پر پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا (فتح البیان) حالانکہ یہ غلط ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو عرب کے سب حصوں میں اور دنیا کے سب حصوں میں ایسا نظر آتا بلکہ نظام شمسی کے لیے مہلک ثابت ہوتا کیونکہ وہ اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے جبکہ اس کے سب سیارے اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک رہیں۔ پھر کسی صحابیؓ نے بھی جو اس وقت اس مجلس میں ہو یا مکہ یا عرب کے کسی اور مقام پر ہو، اس کی شہادت نہیں دی کہ چاند جسمانی طور پر پھٹ گیا تھا۔"

(تفسیر صغیر صفحہ 706 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 668 پر)

اسمہ احمد سے مراد

مرزا قادیانی کی تحریر

(173) "مسیح علیہ السلام کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ مُبَشِّرًا

بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَد. یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح علیہ السلام اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرت ﷺ اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 42 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 669 پر)

مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(174) "پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دے گئی ہے، وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں تب بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے کیونکہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہو گئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے۔"

(انوارِ خلافت صفحہ 23 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 87، 88 از مرزا بشیر الدین محمود)
(عکس صفحہ نمبر 671,670 پر)

نبی دوسرے نبی کا مطیع

مرزا قادیانی کی تحریر

(175) "صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رو سے بکلی ممتنع ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن

اللہ۔ (النساء:65) یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 569 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 407 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 672 پر)

مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(176) "بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہو سکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ. (النساء 65) اور اس سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب سبب قلتِ تدبر ہیں۔"

(حقیقت النبوۃ حصہ اوّل مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 472 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 673 پر)

نبی کے لیے شرط

مرزا قادیانی کی تحریر

(177) "انبیاء اس لیے آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کراویں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لاویں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 339 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 339 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 674 پر)

مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(178) "نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے

یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلاواسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے ذریعہ اس غلطی کو دور کروایا۔"

(حقیقت النبوۃ (حصہ اوّل) مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 454 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 675 پر)

حضرت مسیح صلیب پر

مرزا قادیانی کی تحریر

(179) "حضرت مسیح علیہ السلام وہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لیے صلیب پر چڑھے۔ گو خدا کے رحم نے ان کو بچا لیا اور مرہم عیسیٰ نے ان کے زخموں کو اچھا کر کے آخر کشمیر جنت نظیر میں ان کو پہنچا دیا۔ سو انھوں نے سچائی کے لیے صلیب سے پیار کیا۔ اور اس طرح اس پر چڑھ گئے جیسا کہ ایک بہادر سوار خوش عنان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ سو ایسا ہی میں بھی مخلوق کی بھلائی کے لیے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 371 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 498، 499 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 677,676 پر)

مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(180) "اگر حضرت مسیح کفارہ ہوئے ہیں تو ان کا کفارہ ہونا اسی صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے جب وہ خوشی اور انتہائی بشاشت کے ساتھ کفارہ ہوئے ہوں۔ جس شخص کو جبراً صلیب پر لٹکا دیا جائے اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنی خوشی سے لوگوں کے لیے قربان ہوا ہے۔ اگر حضرت مسیح واقعہ میں کفارہ ہونے کے لیے دنیا میں تشریف لائے تھے تو چاہیے تھا کہ وہ دوڑ کر صلیب پر چڑھتے اور خوش ہوتے کہ جس غرض کے لیے میں آیا تھا وہ آج پوری ہو رہی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 194 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 678 پر)

کرمہائے تو مارا کرد گستاخ

مرزا قادیانی کی تحریر

(181) ”کرمہائے تو مارا کرد گستاخ...... تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 554، 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 662، 664از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمب 680,679 پر)

مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(182) ”نادان ہے وہ شخص جس نے کہا ”کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ“ کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکرگزار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔“

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، مندرجہ روزنامہ الفضل، قادیان 23 جنوری 1917ء صفحہ 13)
(عکس صفحہ نمبر 682,681 پر)

مسیح موعود صرف مسلمان ہوگا یا نبی بھی

مرزا قادیانی کی تحریر

(183) ”اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اوّل جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا۔“

(توضیح مرام صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 59 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 683 پر)

مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(184) ”دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ

نے نبی کے نام سے یاد فرمایا اور نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کہہ کے آپ کو پکارا گیا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ شاہد ہیں اس امر کے کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔"

(حقیقت النبوۃ (حصہ اوّل) صفحہ 189 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 504 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 684 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی

مرزا قادیانی کی تحریر

(185) "جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا۔ وہ بہ ہدایت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔"

(''ضمیمہ براہین احمدیہ'' حصہ پنجم صفحہ 188، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 364، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 685 پر)

مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(186) "قرآن سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لتومنن به ولتنصرنه پس اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام آنحضرت ﷺ کی امت ہوئے۔"

(''تشحیذ الاذہان'' قادیان شمارہ نمبر 8، جلد 12، صفحہ 28، اگست 1917ء)

(عکس صفحہ نمبر 687,686 پر)

قارئین کرام! آپ نے مختلف تحریروں میں باپ بیٹے کا اختلاف ملاحظہ کیا۔ آیئے! اب دیکھتے ہیں کہ دونوں ایک دوسرے کو کیا کہتے ہیں؟

باپ جھوٹا

(187) "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جس کثرت اور صفائی سے غیب کا علم حضرت جل شانہ

نے اپنے ارادہ خاص سے مجھے عنایت فرمایا، اگر دنیا میں اِس کثرتِ تعداد اور انکشاف تام کے لحاظ سے کوئی اور بھی میرے ساتھ شریک ہے تو میں جھوٹا ہوں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 169 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 297 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 688 پر)

بیٹا مردود

(188) "جو مسیح موعود کے ایک لفظ کو بھی جھوٹا سمجھتا ہے۔ وہ خدائی درگاہ سے مردود ہے کیونکہ خدا اپنے نبی کو وفات تک غلطی میں نہیں رکھتا۔"

(بدر 19 جنوری 1911ء صفحہ 7، آئینہ صداقت صفحہ 40 مندرجہ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 124 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 689 پر)



ثبوت حاضر ہیں!

قادیانی تحریفات

تحریف کا مفہوم ہے اصل الفاظ کو بدل کر کچھ اور لکھ دینا۔ تحریف اگر کسی مصنف یا شاعر کی کتاب میں ہو تو تحریف کرنے والے کو مضمون چور یا شعر چور کہا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر یہ تحریف اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید میں کی جائے تو تحریف کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل قرار پائے گا۔ قرآن مجید کی حفاظت کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ماضی میں جب کسی اسلام دشمن نے قرآن مجید کے کسی ایک حرف میں بھی تحریف کی ناپاک کوشش کی تو وہ بری طرح ناکام رہا اور ساڑھے چودہ سو سال سے پوری دنیا میں ایک ہی جیسا قرآن مجید موجود رہا ہے۔ قیامت تک قرآن مجید کے کسی لفظ یا آیت کی زبر یا زیر میں بھی تبدیلی نہیں کی جا سکتی کیونکہ اس سے مفہوم بدل سکتا ہے اور معنی کچھ کے کچھ نکل سکتے ہیں۔ دشمنانِ اسلام مختلف ادوار میں قرآن مجید میں تین طرح کی تحریف کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

1- **تحریف لفظی:** آیات قرآن مجید میں الفاظ کی کمی بیشی۔

2- **تحریف معنوی:** ترجمہ قرآن مجید کرنے میں ارادتاً اصل معنوں سے ہٹ کر کوئی دوسرا مفہوم بیان کرنا۔

3- **تحریف منصبی:** جو آیات رسول اکرم ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں، ان کو اپنے اوپر یا کسی اور پر منطبق کرنا، یا جو آیات مکہ مکرمہ یا بیت اللہ شریف کی شان میں ہوں، ان کو کسی اور جگہ پر چسپاں کرنا وغیرہ۔ قرآن مجید میں تحریف کرنا بہت بڑا جرم ہے اور اس کا مرتکب آخرت میں عذابِ عظیم کا مستحق کہا گیا ہے۔ ایسے یہودی الفطرت لوگ کفر صریح کے مرتکب ہیں۔

قادیانی مذہب کے بانی جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی اور اس کے نام

نہاد خلیفوں نے اپنی کتابوں میں قرآنی آیات کے حوالے سے ہر قسم کی تحریف روا رکھی۔

مرزا قادیانی نے کہا تھا:

میں قرآن کی تفسیر تیار کروں گا

(189) ''میں چاہتا ہوں کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر اُن کے پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے، دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔''

(ازالہ اہام صفحہ 774 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 518 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 690 پر)

مگر مرزا قادیانی مدت العمر مطبوعہ صورت میں کوئی مکمل تفسیر منظر عام پر نہ لا سکا۔ سوائے اس کے کہ اس نے جابجا تحریفی اقوال اپنی تصانیف میں طاعون کے سیاہ پودوں کی طرح پھیلا دیئے۔

خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ قرآن مجید میں تحریف کرنے والا جماعت مومنین سے خارج، ملحد اور کافر ہے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ملحد اور کافر کون؟

(190) ''اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 691 پر)

سخت شریر، بدمعاش اور گنڈا؟؟؟

(191) ”یوں ہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اور اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کر دینا یہ تو اُن لوگوں کا کام ہے جو سخت شریر اور بدمعاش اور گنڈے کہلاتے ہیں۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 195 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 203، 204 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 693,692 پر)

دجال کون؟

(192) ”دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو، اس کو دجال کہتے ہیں۔“

(حقیقت الوحی صفحہ 456 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 456 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 694 پر)

آیئے دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے قرآن مجید و احادیث مبارکہ میں کون کون سی تحریفات کیں اور کس طرح اپنے ہی مقرر کردہ معیار کے مطابق جماعت مومنین سے خارج، ملحد، کافر، سخت شریر، بدمعاش، غنڈہ اور دجال ہو گیا؟

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لمحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا

(193) ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لمحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک غلط بات سے محفوظ رکھتا ہے۔“

(نور الحق صفحہ 86 حصہ دوئم مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 272، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 695 پر)

روح القدس کی قدسیت ہر وقت ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے

(194) ”اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت

اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 93 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 696 پر)

میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے

(195) "میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 563 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 697 پر)

جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں، وہ بلائے نہیں بولتے

(196) "جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں، وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 199 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 698 پر)

میں قرآن کو دوبارہ واپس لاؤں گا

(197) "آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل (یعنی مرزا قادیانی) ہوگا جیسا کہ فرمایا ہے لو کان الایمان معلقاً عند الثریا لنا لہ رجل من فارس۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 393 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 493 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 699 پر)

عیسیٰ لدھیانہ میں آ کر قرآن کی غلطیاں نکالے گا

(198) ''اس بزرگ نے ایک دفعہ جس بات کو عرصہ تیس سال کا گزرا ہوگا، مجھ کو کہا کہ عیسیٰ اب جوان ہوگیا ہے اور لدھیانہ میں آ کر قرآن کی غلطیاں نکالے گا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 708 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 482 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 700 پر)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے براہِ راست قرآن مجید، اس کے صحیح معنی اور اس کے حقائق و معارف سکھائے ہیں۔ ایک جگہ پر بڑے وثوق کے ساتھ لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے۔ یعنی قرآن مجید نہیں بلکہ براہین احمدیہ میں۔ ملاحظہ فرمائیں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے صحیح معنی مجھ پر ظاہر کیے

(199) ''یَااَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ مَارَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی، اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن. ترجمہ: اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے جو کچھ تُو نے چلایا، وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا، خدا نے تجھے قرآن سکھلایا۔ یعنی اس کے صحیح معنی تجھ پر ظاہر کیے۔ (ترجمہ از مرزا قادیانی، حقیقۃ الوحی صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 73 از مرزا قادیانی)''

(براہین احمدیہ صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 265 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 701 پر)

اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے

(200) ''اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 485 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 702 پر)

اس قسم کے فقرے مرزا قادیانی نے اپنی تالیفات میں بہت جگہ لکھے ہیں۔ مسلمان کہا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قرآن شریف کلام اللہ ہے۔ اسی طرح بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے گویا براہین احمدیہ کلام اللہ ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کی یہ وحی الرحمن علم القرآن...... یعنی وہ اللہ الرحمٰن ہے جس نے تجھے (مرزا قادیانی کو) قرآن سکھلایا اور صحیح معنوں پر مطلع کیا۔"

مسیلمہ کذاب کی تحریف قرآن

یہاں ایک بات کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمہ پنجاب تک ہر جھوٹے مدعی نبوت نے اپنی خود ساختہ وحیوں کی آڑ میں قرآن مجید کی مقدس آیات میں تحریفات کیں۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر صرف ایک مثال پیش خدمت ہے۔ مسیلمہ کذاب نے سورۃ الکوثر میں درج ذیل تحریف کی۔

اصل آیت قرآن

"انا اعطینک الکوثرo فصل لربک وانحرo ان شانئک هو الابترo (الکوثر 1 تا 3)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو (جو کچھ عطا کیا) بے حد و بے حساب عطا کیا۔ پس آپ نماز پڑھا کریں۔ اپنے رب کے لیے اور قربانی دیں۔ یقیناً آپ کا جو دشمن ہے، وہی بے نام (ونشاں) ہوگا۔"

مسیلمہ کذاب کی تحریف شدہ آیات

"انا اعطینک الجواهر. فصل لربک وهاجر. ان مبغضک رجل فاجر."

ترجمہ: ہم نے دیئے تجھ کو جواہرات۔ سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے اور ہجرت کر۔ بے شک جو دشمن رکھنے والا ہے تجھ کو، وہ بدکار شخص ہے۔"

اسی طرح مسیلمہ پنجاب آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنے گرو کی پیروی میں قرآن

مجید کی بے شمار آیات میں تحریفات کیں۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں!

قرآن مجید کی لفظی تحریف

اصل آیت قرآن

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ. (الحج: 52)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(201) "وما ارسلنا من رسولٍ ولانبیّ الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ."

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 703 پر)

یہاں مرزا قادیانی نے قرآن شریف کی آیت سے مِنْ قَبْلِکَ خارج کر دیا ہے کیونکہ اگر مِنْ قَبْلِکَ یہاں رہتا تو مرزا قادیانی کی نبوت کا ٹھکانا نہ رہتا۔

اصل آیت قرآن

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدًا فِیْھَا ط ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ. (التوبہ: 63)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(202) "الم یعلموا انہ من یحاد داللہ ورسولہ ید خلہ نارا خالدا فیھا ذلک الخزی العظیم."

(حقیقۃ الوحی صفحہ 130 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 704 پر)

اس آیت میں مرزا قادیانی نے یدخلہ اپنی طرف سے داخل کیا اور فان لہ اور

جہنم کو خارج کردیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ موجودہ قادیانی قیادت نے کتاب کے جدید ایڈیشن میں قرآنی آیت کی تصحیح کردی ہے مگر ترجمہ اسی تحریف شدہ آیت کا دے دیا ہے۔ سچ ہے چور چوری سے جائے، ہیرا پھیری سے نہ جائے۔

اصل آیت قرآن

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. (الانفال:29)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(203) "یاایھاالذین امنوا ان تتقو اللہ یجعل لکم فرقاناً ویکفر عنکم سیاتکم ویجعل لکم نورا تمشون بہ."

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 177، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 705 پر)

اس آیت میں مرزا قادیانی نے ویجعل لکم نورا تمشون بہ شامل کردیا اور ویغفرلکم واللہ ذوالفضل العظیم کو خارج کردیا۔

اصل آیت قرآن

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

(الرحمٰن : 27)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(204) "کُلُّ شَیْءٍ فَانٍ وَّ یبقٰے وجہ رَبِّکَ ذوالجَلَالِ وَالْاکرام."

(ازالہ اوہام صفحہ 53 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 706 پر)

یہاں مرزا قادیانی نے من علیھا غائب کردیا اور اپنی طرف سے شیء کا اضافہ کردیا۔ مزید برآں دو آیتوں کو ایک آیت بنادیا۔

یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ آنجہانی مرزا قادیانی کی کتاب ''ازالہ اوہام'' جس میں اس نے مذکورہ بالا قرآنی تحریف کی ہے، اس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے:

(205) ''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا مگر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ ازالہ اوھام، فیہ باس شدید و منافع للناس ط۔ الحمد و المنت کہ بماہ مبارک ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ کتاب جامع معارف قرآنی و شارح اسرار کلام ربانی از تالیفات مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔''

(ازالہ اوہام، سرورق، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 101 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 707 پر)

اصل آیت قرآن

''وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ٥''

(الحجر: 87)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(206) ''اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے۔ انا اتیناک سبعًا من المثانی والقرآن العظیم۔''

(براہین احمدیہ صفحہ 580 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 558 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 708 پر)

(207) عجیب بات یہ ہے کہ مذکورہ کتاب براہین احمدیہ کے شروع میں دی گئی ''فہرست مضامین'' میں بھی اس آیت قرآنی کو اسی طرح تحریف شدہ لکھا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے۔

(براہین احمدیہ صفحہ 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 6 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 709 پر)

اصل آیت قرآن

"وجاهدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل الله." (التوبہ: 41)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(208) "ان یجاهدوا فی سبیل اللّٰہ باموالهم وانفسهم."
(جنگِ مقدس، صفحہ 194 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 276 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 710 پر)

مرزا قادیانی نے ان یجاهدو اور باموالهم وانفسهم کے الفاظ اپنی طرف سے داخل کیے اور وجاهدوا باموالکم وانفسکم کو خارج کر کے فی سبیل اللّٰہ کو آخر سے اٹھا کر درمیان میں رکھ دیا ہے۔ یہاں مسلمانوں سے خطاب اور جہاد کا حکم تھا۔ مرزا قادیانی نے یہاں جہاد کے حکم کو ختم کرنے کی ناپاک جسارت کی۔

اصل آیت قرآن

"هل ینظرون الا ان یاتیهم الله فی ظلل من الغمام والملئکة وقضی الامر." (البقرہ: 210)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(209) "یوم یاتی ربک فی ظل من الغمام."
(حقیقت الوحی صفحہ 154، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 711 پر)

(210) دیکھیے یہاں مرزا قادیانی نے تحریف قرآنی کر کے اس آیت کا کیا حلیہ بگاڑا۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے شدید غم وغصہ کے نتیجہ میں موجودہ قادیانی قیادت نے جدید ایڈیشن میں اس آیت کی تصحیح کردی ہے۔ مشہور ہے کہ چور خواہ کتنا ہی چالاک کیوں نہ ہو، جاتا ہوا اپنی چوری کا کوئی نشان ضرور چھوڑ جاتا ہے۔ اسی طرح موجودہ قادیانی قیادت نے کیا

کہ قرآنی آیت کی تصحیح تو کردی لیکن ترجمہ اسی تحریف شدہ آیت کا دے دیا۔

(حقیقت الوحی صفحہ 154، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 158، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 712 پر)

اصل آیت قرآن

"عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا." (بنی اسرائیل:8)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(211) "عسٰی ربکم یرحم علیکم و ان عدتم عدنا و جعلنا جهنم للکافرین حصیراً."

(براہین احمدیہ صفحہ 505 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 601 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 713 پر)

اس آیت میں مرزا قادیانی نے لفظ کم ختم کر کے اپنی طرف سے علیکم کا اضافہ کردیا۔

اصل آیت قرآن

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۙ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝ (توبہ : 33)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(212) "هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق و تهذیب الاخلاق."

(اربعین نمبر 3 صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 425 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 714 پر)

اس آیت میں مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے لفظ تهذیب الاخلاق کا اضافہ کیا۔

اصل آیت قرآن

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ الرَّحِيْمٌ o (آل عمران: 31)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(213) ''قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم ویرحم علیکم وھو ارحم الراحمین.''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 551 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 551 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 715 پر)

اس آیت میں مرزا قادیانی نے ''واللہ غفور الرحیم'' ختم کر کے اپنی طرف سے ''ویرحم علیکم وھو ارحم الراحمین'' کا اضافہ کر دیا ہے۔

اصل آیت قرآن

یٰسٓ o والقرآن الحکیم o انک لمن المرسلین o علٰی صراط مستقیم o تنزیل العزیز الرحیم o (یٰسین: 1 تا 5)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(214) ''یٰسٓ انک لمن المرسلین. علی صراط مستقیم. تنزیل العزیز الرحیم. (ترجمہ مرزا قادیانی) اے سردار! تو خدا کا مرسل ہے، راہ راست پر، اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 107 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 110 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 716 پر)

ان آیات میں مرزا قادیانی نے متعدد تحریفات کی ہیں:۔

1- ان آیات میں مرزا قادیانی نے خود کو صاحب یٰسین کہا اور بزور (خانہ ساز) الہام ان آیات کو اپنے اوپر منطبق کر لیا۔ گویا اب یہ خطاب سید المرسلین ﷺ کے بجائے مرزا قادیانی کو منتقل ہو گیا۔ (نعوذ باللہ)!

2- قرآن مجید میں یٰسٓ کے بعد "وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ" ہے جس میں قرآن حکیم کی قسم کھائی گئی ہے اور اگلی آیت "اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ" اس قسم کا جواب ہے، مگر مرزا قادیانی نے تحریف لفظی کر کے "وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ" کی آیت کو حذف کر دیا، اور جواب قسم بغیر قسم کے ذکر کر دیا۔

3- قرآن کریم میں "تَنْزِيْلُ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمِ" کی آیت، قرآن حکیم سے متعلق ہے، اور مطلب یہ ہے کہ یہ قرآن، عزیز رحیم خدا کی جانب سے نازل شدہ ہے، مگر مرزا قادیانی خود اپنے آپ کو نازل شدہ سمجھ بیٹھے، اور اس آیت کو بھی اپنی صفت قرار دے کر یہ ترجمہ کیا: "اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔"

اصل آیت قرآن

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِo وَمَآ اَدْرٰىكَ مَالَيْلَةُ الْقَدْرِo (القدر: 1، 2)

مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(215) "اُس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنٰہ قریباً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انھوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے، تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا

کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 77 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 717 پر)

(216) "پھر بعد اس کے فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ القاديان. وبالحق انزلناه و بالحق نزل. صدق الله ورسوله و كان امر الله مفعولا. یعنی ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اتارا ہے، اور ضرورتِ حقہ کے ساتھ اتارا ہے اور بضرورتِ حقہ اترا ہے۔خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔"
(براہین احمدیہ صفحہ 571 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 718 پر)

نبی کا خواب سچا ہوتا ہے۔اگر مرزا قادیانی کو اپنے خواب کی سچائی پر اعتبار ہوتا تو وہ ضرور بمطابق اپنے کشف قرآن کے متن میں "قادیان" کا اضافہ کر لیتا مگر اسے اپنے خوابوں اور اپنی حیثیت کا بھی خوب علم تھا۔سو وہ قرآن کا "مسیح موعود ایڈیشن" تو تیار کرنے کی جرأت نہ کر سکا بس قادیان میں "مینارۃ المسیح" تعمیر کرا کے خوش ہو گیا۔

قرآن مجید کی معنوی تحریف

قادیانیوں نے قرآن مجید میں معنوی تحریف کی مذموم جسارت بھی کی ہے۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کو ارشاد ہے:
"اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ." (نساء:59)
(ترجمہ): "اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی، اور اطاعت کرو رسول (ﷺ) کی اور حاکموں کی جو تم میں سے ہوں۔"

مرزا قادیانی نے اس آیت کی تشریح میں لکھا:

(217) ''جسمانی سلطنت میں بھی یہی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے۔ حالانکہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے۔ اسی لیے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔''

(ضرورۃ الامام ص 23 مندرجہ روحانی خزائن ج 13 ص 493 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 719 پر)

قرآن مجید نے تو خدا، رسول اور جماعت مومنین میں سے ان حکام کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے جنہیں کچھ اختیارات تفویض کیے گئے ہوں۔ لیکن مرزا قادیانی نے قرآن کریم کی **معنوی تحریف** کر کے کفار کی اطاعت کو فرض قرار دے دیا۔ مرزا قادیانی سے تو جرمنی کا مشہور و معروف شاعر گوئٹے بھی قرآن دانی میں کہیں آگے تھا اور اس کی سوچ اسلام کے مطابق تھی۔ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت کے باوجود انگریز کی اطاعت کے شرک میں سرتاپا غرق تھا لیکن گوئٹے نے جب قرآن حکیم پڑھا تو بے اختیار پکار اٹھا ''اس کا پڑھنے والا کبھی کسی کا غلام نہیں ہو سکتا۔''

مرزا قادیانی نے قرآنی آیت کا صرف اتنا حصہ لیا جس کو وہ توڑ مروڑ سکتا تھا اور آیت کے اس حصے کو چھوڑ دیا جو اس کی مذکورہ تحریف کا بھانڈا بیچ چوراہے پھوڑ دیتا۔ پوری آیت یہ ہے:

"یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ج فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الاخر ط ذلک خیر و احسن تاویلا o (النساء: 59)

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو (اپنے ذیشان) رسول کی اور حاکموں کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑنے لگو تم کسی چیز میں تو لوٹا دو اسے اللہ اور (اپنے) رسول (کے فرمان) کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو، اللہ پر اور روزِ قیامت پر یہی بہتر ہے اور بہت اچھا ہے اس کا انجام۔"

آیت کا خط کشیدہ فقرہ مرزا قادیانی کمال عیاری سے چھوڑ گیا کیونکہ یہ وہ ہڈی تھی جو اس کے حلق سے گزر نہ سکتی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اگر انگریز اولی الامر تھے تو ان سے نزاع کی صورت میں کس کی طرف رجوع کیا جاتا؟ ظاہر ہے کہ انگریز تو مسلمانوں کے خدا اور رسول کریم ﷺ کو مانتے نہیں تھے۔ لہٰذا مسلمانوں کے خدا اور رسول کی طرف تو رجوع ہو نہیں سکتا تھا۔ شاید ایسی صورت میں مرزا قادیانی کے ذہن میں خدا اور رسول سے مراد ملکہ برطانیہ اور سیکرٹری آف سٹیٹ ہوں کیونکہ انگریز کی حکومت میں تو انہی کی طرف رجوع ہو سکتا تھا۔

انگریز کا عہد سیاسی شرک کا دور تھا کیونکہ انگریز کی حکومت غیر اللہ کی حکومت تھی۔ انگریز کو اولی الامر میں داخل کرنا قرآن حکیم کی وہ بدترین تحریف ہے جس سے بدتر تحریف شاید یہودیوں نے بھی توریت کی کبھی نہ کی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ سے اس قدر بے خوفی......؟ نبوت تو کجا اس بے خوفی کے ساتھ تو مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی میل نہیں کھاتا۔ معلوم نہیں قادیانیوں کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر کیا ہے جس میں ارادۃً معنوی تحریف کی ہے:

صحیح ترجمہ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ. نہ (دکھا) رستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے۔ (سورہ فاتحہ)

غلط ترجمہ

(218) قادیانی ترجمہ کے مطابق سورہ فاتحہ کی آخری آیت کے نصف غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کا ترجمہ یوں کیا گیا تھا: ''جن پر نہ تو بعد میں تیرا غضب نازل ہوا ہے اور نہ وہ بعد میں گمراہ ہو گئے ہیں۔''

(تفسیر صغیر صفحہ 4 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 720 پر)

صحیح ترجمہ

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ. (البقرہ: 4) اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں آپ پر جو نازل ہوا اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

غلط ترجمہ

(219) "والذين يومنون بمآ انزل اليک وما انزل من قبلک وبالاٰخرة هم يوٗقنون. (البقرہ: 4) اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی موعود باتوں پر بھی یقین رکھتے ہیں۔''

(تفسیر صغیر صفحہ 5 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 721 پر)

اسی طرح تمام قادیانی کتب معنوی تحریفات سے بھری پڑی ہیں۔ اے کاش! کوئی محقق آگے بڑھے اور اس موضوع پر ایک مکمل Thesis تیار کر کے قادیانیوں کی جعلسازی سامنے لائے۔

تحریفِ منصبی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ترجمہ...... ''آخر زمانے میں بہت سے دجال،

کذاب (مکار، جھوٹے) ہوں گے (جن کی علامت یہ ہے کہ) وہ تمھارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تو تم نے کبھی سنی ہوں گی، نہ تمھارے باپ دادا نے، خبردار! ان سے بچتے رہنا! کہیں تمھیں گمراہ نہ کر دیں اور اپنے فتنے کے جال میں نہ پھانس لیں۔" (مشکوٰۃ صفحہ: 28)

صاحب مرقات لکھتے ہیں: "یعنی وہ جھوٹی حدیثیں پیش کریں گے، باطل احکام گھڑیں گے اور اعتقاداتِ باطلہ کو مکر وفریب سے رائج کریں گے۔"

یہ حدیث مبارکہ مرزا قادیانی اور اس کی امت پر حرف بحرف صادق آتی ہے۔

سورۃ "الفتح" کی آخری آیت "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ" (محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت اور آپس میں مہربان ہیں) اور سورۃ الصف کی آیت نمبر 5: "هُوَ الَّذِىْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ" (وہ اللہ ایسا ہے، جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت (قرآن) اور دین حق (اسلام) دے کر بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے، گو مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو) ان دونوں آیتوں کے بارے میں مرزا قادیانی کا "الہامی انکشاف" یہ ہے کہ پہلی آیت میں "محمد رسول اللّٰہ" سے اور دوسری آیت میں "رسولہ" سے مراد ان کی ذات ہے (نعوذ باللہ) چنانچہ اپنے اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں لکھتا ہے:

(220) "حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ...... چنانچہ وہ مکالماتِ الٰہیہ جو "براہینِ احمدیہ" میں شائع ہو چکے ہیں، ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے: "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔" (دیکھو صفحہ 498 براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے...... پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: "محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحمآء بینھم" اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 2، 3 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 206، 207)

(عکس صفحہ نمبر 723,722 پر)

سورۂ صف کی آیت 6: "وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ"
(الصف: 6) (اور خوشخبری دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے)
اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس عظیم الشان رسول کی اپنے بعد تشریف آوری کی خوشخبری دی اور جس کا نام نامی "احمد" بتایا اس کا مصداق سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے سے (جبکہ یہ آیت نازل ہوئی) آج تک چودہ صدیوں میں مسلمانوں کے ایک متنفس کو بھی اس سے اختلاف نہیں۔ خود آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہوں (مشکوٰۃ صفحہ 513) آنحضرت ﷺ نے خود اپنے اسمائے گرامی محمد اور احمد ذکر فرمائے (مشکوٰۃ صفحہ 515)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اسی بشارت کی بنا پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دنیا و آخرت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرب و تعلق سب لوگوں سے زیادہ حاصل ہے اور یہ کہ ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ 509)۔ اسی آیت کی بنا پر اسلام کا عیسائیت کے مقابلے میں چودہ صدیوں سے معرکہ قائم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے جس نبی کی آمد کی بشارت دی اور جس کا ذکر (تحریف کے باوجود) انجیل سے حذف نہیں کیا جا سکا ہے اس سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، ان مختصر اشارات کے بعد اب قادیانی تحریف ملاحظہ فرمائیے:

"مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد"

"آیت مرقوم الصدر کے الفاظ میں مسیح نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پیش گوئی کی ہے کہ ایک ایسے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا آنا میرے بعد ہوگا۔ اس کا نام احمد ہے۔ پیش گوئی میں آنے والے رسول کا اسم احمد بتایا گیا ہے، جس کے مصداق آنحضرت ﷺ اس لیے نہیں ہو سکتے کہ قرآنی وحی میں کسی مقام سے آپ کا نام نامی احمد ثابت نہیں ہوتا، ہاں محمد آپ کا اسم گرامی ضرور ہے، جیسا کہ آپ قبل از دعوائے نبوت محمد ﷺ کے نام سے مشہور تھے، اور ایسا ہی قرآنی وحی میں بھی بار بار آپ کا نام محمد ﷺ ہی بتایا گیا ہے۔"

(روزنامہ الفضل قادیان، 19 اگست 1918ء)

(221) "اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے بعد آیا اور اس کا نام "احمد" ہے؟ میرا اپنا دعویٰ ہے، اور میں نے یہ دعویٰ یوں ہی نہیں کر دیا، بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے، اور حضرت خلیفہ المسیح اول (حکیم نورالدین) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب، احمد ہیں، چنانچہ ان کے درسوں کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) ہی ہیں۔"

(انوارِ خلافت صفحہ 21 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 86 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 724 پر)

ایک جانب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کی پوری امت ہے اور دوسری جانب قادیانی امت کے مسیح موعود، خلیفہ نور دین اور میاں محمود احمد ہیں۔ یہ فیصلہ تو دنیا کے اہل عقل و فہم پر چھوڑتا ہوں کہ ان دونوں فریقوں میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟

(تحفہ قادیانیت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ جلد 6 صفحہ 208)

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے وہ آیات جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی شان میں نازل فرمائیں، ان کو اپنے اوپر منطبق کیا ہے۔

اس طرح بے شمار "الہامات" جن کے ذریعے مرزا قادیانی نے اپنی ذات، اپنے گاؤں، اپنے خاندان کی شان بیان کرنے میں وحی چوری کی ہے، سب تحریف منصبی کی صورتیں ہیں۔ اسی طرح قرآنی آیات سے ملتے جلتے مشابہ الفاظ اور قرآنی الفاظ میں لپٹے ہوئے "الہامات اور وحیاں" بھی تحریفِ قرآن ہی کی شکلیں ہیں۔

(222) "انا اعطیناک الکوثر. فصل لربک و انحر. ان شانئک ھو الا بتر"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 235 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 725 پر)

(223) "انا اعطینک الکوثر یعنی ہم تجھے بہت سے ارادتمند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو بیس برس گزر گئے اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہوگئی اور ان دنوں میں

ایک بھی نہ تھا۔"

(نزول المسیح صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 509 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 726 پر)

(224) "ورفعناک لک ذکرک"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 236 طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 727 پر)

(225) "هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 728 پر)

(226) "وما ینطق عن الهوی. ان هو الا وحی یوحی."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 321 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 729 پر)

(227) "دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 542 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 730 پر)

(228) وقل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 292 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 731 پر)

(229) "وداعیا الی الله و سراجا منیرا"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 541 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 732 پر)

(230) "سبحان الذی اسری بعبده لیلا."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 63 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 733 پر)

(231) "تبت یدا ابی لهب وتب"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 546 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 734 پر)

(232) " قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ "
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم ازمرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 735 پر)

(233) " وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین "
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم ازمرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 736 پر)

(234) "یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر."
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 39 طبع چہارم ازمرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 737 پر)

تحریف حدیث

(235) "ایسا ہی احادیثِ صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔"
(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 359، 360 ازمرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 739,738 پر)

احادیث کی کتب میں ایسی کوئی حدیث موجود نہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے یہ (جھوٹی) حدیث گھڑی ہے۔

(236) "لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علما کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے، اور اس کے قتل کے لیے فتوے دیے جائیں گے، اور اس کی سخت توہین کی جائے گی، اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔"
(اربعین 3 صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 404 ازمرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 740 پر)

پورے قرآن مجید اور ذخیرۂ احادیث میں ایسی کوئی عبارت نہیں، یہاں تک کہ

قرآن مجید اور کتب احادیث میں ''مسیحِ موعود'' کا لفظ تک نہیں ملے گا۔ قادیانی حضرات کبھی بے تعصب ہو کر اس پہلو پر ضرور غور کریں کہ قرآن و حدیث کے وسیع و دقیع اثاثے میں مرزا قادیانی کے نام یا شہر وغیرہ کے حوالے سے کوئی اشارہ تک کیوں نہیں ملتا؟

اگر تجھے پیدا نہ کرتا......

(237) ''لولاک لما خلقت الافلاک.''

ترجمہ: ''(اے مرزا) اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 525، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 741 پر)

سب جانتے ہیں کہ یہ حدیث قدسی ہے اور اس کے مصداق صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہیں جبکہ ملعون مرزا قادیانی اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے مرزا، اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان و زمین اور جو کچھ اس میں ہے، کچھ پیدا نہ کرتا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیائے کرام اور اولیائے عظام تشریف لائے اور انھیں مراتب عالیہ عنایت ہوئے، یہ سب مرزا قادیانی کے طفیل سے ہوا۔ یعنی تمام انبیا اور اولیا، مرزا قادیانی کے طفیلی اور زلہ ربا ہیں۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق اس میں حضور سرورِ عالم ﷺ بھی شامل ہیں۔ (نعوذ باللہ)

کلمہ طیبہ اور درود شریف میں تحریف

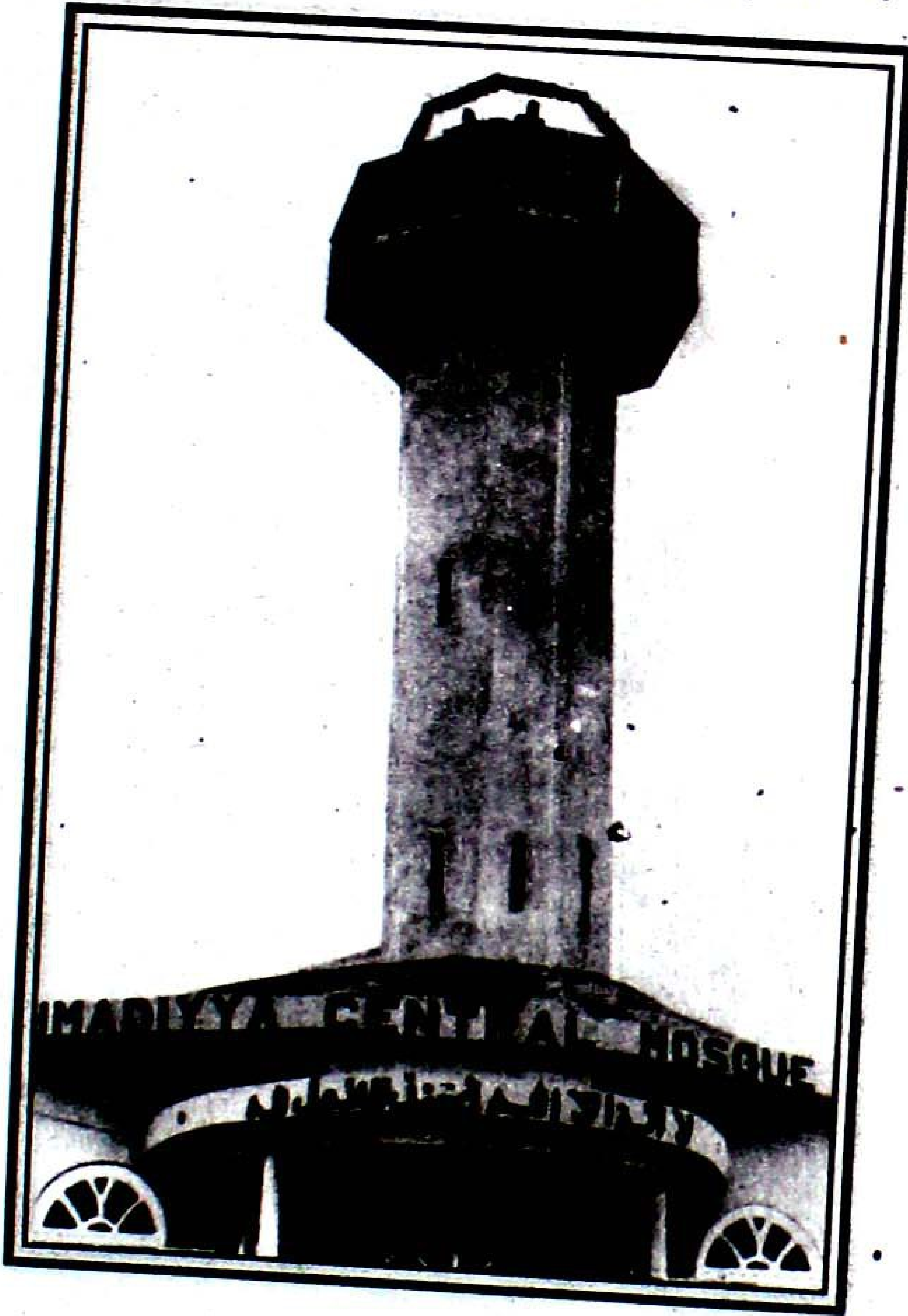
مسلمانوں کا کلمہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

قادیانیوں کا کلمہ

(238) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں احمد (مرزا غلام احمد) اللہ کے رسول ہیں۔

نوٹ: قادیانیوں نے کلمہ طیبہ میں محمد ﷺ حذف کر کے احمد لگا دیا ہے۔ مرزا ناصر احمد کے دورۂ افریقہ پر تصویری کتاب (Afrika speaks) میں "احمدیہ سنٹرل ماسک" نائیجیریا کا فوٹو موجود ہے۔ وہاں پر یہ قادیانی کلمہ لکھا ہوا ہے۔



مسلمانوں کا درود شریف

(239) اللھم صلّ علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید. اللّٰھُمَّ بارک علی محمدٍ و علی ال محمدٍ کما بارکت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید.

قادیانی امت کا درود

□ اللھم صلّ علی محمد و احمد و علی ال محمد و احمد کما صلیت

علیٰ ابراھیم و علیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید. اللّٰھُمَّ بارک علیٰ محمد و احمد و علیٰ ال محمد و احمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید.

ضیاء الاسلام پریس قادیان کے مطبوعہ رسالہ درود شریف صفحہ 16 پر یہ درود شریف لکھا ہوا ہے خط کشیدہ الفاظ میں احمد (مرزا غلام احمد) کا اضافہ کیا گیا۔ اسلام کو مسخ کرنے کا پروگرام اور ال ابراہیم وال محمد کا مقابلہ مرزا غلام احمد کی آل کا مقام؟

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک !!!

(240) ”صلی اللہ علیک و علیٰ محمد“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 742 پر)

(241) ”اے محمدی ﷺ سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ دُرود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔“

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 208 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 743 پر)

(242) ”اللھم صلی علی محمد و علی عبدک المسیح الموعود.“

(روزنامہ الفضل قادیان 31 جولائی 1937ء صفحہ 5 کالم 2) (عکس صفحہ نمبر 744 پر)

ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ اور اپنے بندے مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر درود و سلام بھیج۔

مرزا قادیانی پر دُرود و سلام

(243) ”اے امامِ الوریٰ سلام علیک
مہ بدر الدجیٰ سلام علیک
مہدی عہد و عیسیٰ موعود
احمد ﷺ مجتبیٰ سلام علیک

مطلعِ قادیان پہ تو چمکا
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک
تیرے آنے سے سب نبی آئے
مظہر الانبیاء سلام علیک
مسقط وحی مہبط جبرئیل
سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک
مانتے ہیں تیری رسالت کو
اے رسول خدا سلام علیک
ہے مصدق تیرا کلام خدا
اے میرے میرزا سلام علیک
تیرے یوسف کا تحفہ صبح و مسا
ہے درود و دعا سلام علیک"

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی نظم، روزنامہ الفضل قادیان جلد 7 شمارہ نمبر 100 مورخہ 30 جون 1920ء)
(عکس صفحہ نمبر 745 پر)

مرزا قادیانی پر درود وسلام کے اعتراض کا قادیانی جواب

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر 2 میں مندرجہ ذیل دعویٰ کیا ہے:

(244) ''بعض بے خبر یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف، خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس کو پاوے، میرا سلام اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ وسلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا، صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا، تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔''

(اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 349 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 746 پر)

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تحریر میں تحریف

(245) ''امام ربانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں جو مکتوب پنجاہ و یکم ہے، اس میں صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی بھی مکالمات و مخاطبات حضرتِ احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے۔''

(براہین احمدیہ صفحہ 630 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 652 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 747 پر)

اس حوالے کو مرزا قادیانی اپنی کتاب ''تحفہ بغداد'' میں لکھتا ہے:

(246) "وقال المجدد الامام السرهندی الشیخ أحمد رضی اللّٰه عنه فی مکتوب یکتب فیه بعض الوصایا الی مریده محمد صدیق: اعلم أیها الصدیق! أن کلامه سبحانه مع البشر قد یکون شفاها و ذلک لأفراد من الانبیاء وقد یکون ذلک لبعض الکمل من متابعیهم، واذ اکثر هذا القسم من الکلام مع واحد منهم یسمی محدثا."

(تحفہ بغداد صفحہ 21 (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 28 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 748 پر)

لیکن جب مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات میں تحریف کرتے ہوئے یوں درج کیا:

(247) ''مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جائیں، وہ نبی کہلاتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 390 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 749 پر)

دیکھئے مجدد الف ثانی ؒ تحریر فرماتے ہیں کہ جسے کثرت مکالمہ ہو وہ ''محدث'' ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتب ''براہین احمدیہ'' اور ''تحفہ بغداد'' میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حوالہ سے بھی یہی تحریر کیا کہ کثرت مکالمہ والا ''محدث'' کہلاتا ہے لیکن جب خود دعویٰ نبوت کیا تو اپنی کتاب ''حقیقت الوحی'' میں مجدد صاحبؒ کے حوالہ سے لکھ دیا کہ کثرت مکالمہ والا ''نبی'' کہلاتا ہے۔

اب آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایک ہی حوالہ کو مرزا غلام احمد قادیانی تین جگہ لکھتا ہے۔ ''براہین احمدیہ'' اور ''تحفہ بغداد'' میں ''محدث'' لکھتا ہے جبکہ اسی حوالہ کو مرزا غلام احمد قادیانی ''حقیقت الوحی'' میں نبی لکھتا ہے۔ ''محدث'' کو ''نبی'' کرنا محض غلطی نہیں بلکہ صریح اور کھلی بددیانتی ہے۔

حضرت مولانا نور محمد خان صاحبؒ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے اپنی کتاب ''کذباتِ مرزا'' صفحہ 21 مطبوعہ خواجہ برقی پریس دہلی مئی 1933ء میں یہ حوالہ نقل کر کے دنیا کے تمام قادیانیوں کو چیلنج کیا تھا:

''حضرت مجدد صاحبؒ کی عبارت مذکورہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جس خیانتِ مجرمانہ چراغ داشتہ جرأت سے کام لیا ہے اس پر قیامت تک علمی دنیا لعنت ونفرت کا وظیفہ پڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کی روح کو لعنت کا ''ایصال ثواب'' کرے گی۔ کیا کوئی غلمدی جرأت کرسکتا ہے کہ خط کشیدہ عبارت مکتوباتِ امام ربانی ؒ میں دکھلا کر اپنے پیشوا کو کذابوں کی قطار سے علیحدہ کردے؟''

بقول حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ: ''آج سے سڑسٹھ سال قبل قادیانیوں کو جو چیلنج دیا گیا تھا وہ جوں کا توں برقرار ہے۔ قادیانی امت، آنجہانی مرزا قادیانی کی ذات سے اس خیانت و بددیانتی کے الزام کو دُور نہیں کرسکی اور نہ قیامت تک کرسکتی ہے۔ کیا جھوٹا اور بددیانت شخص نبی ہوسکتا ہے؟ یہ قادیانی امت کے لیے سوچنے کا مقام ہے۔

شیخ سعدیؒ کے کلام سے سرقہ

شیخ سعدی شیرازی (1184ء تا 1292ء) شہرہ آفاق فارسی ادیب، شاعر، صوفی

اور مصنف گلستان و بوستان ہیں۔ ان کا ایک مشہور شعر ہے:

مکن تکیہ بر عمر ناپائدار
مباش ایمن از بازئ روزگار

مرزا قادیانی نے کمال صفائی سے اس شعر کو اپنے الہامات میں شامل کر لیا۔

(248) 17 مئی 1908ء "مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار"
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 638 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 750 پر)

(249) 26 اپریل 1908ء "مباش ایمن از بازئ روزگار"
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 640 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 751 پر)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے فارسی کی مشہور ضرب الامثال کو اپنا الہام قرار دیا۔ مثلاً

(250) "رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت"
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 434 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 752 پر)

(251) "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔"
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 104 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 753 پر)

عقل حیران ہے کہ خالق نے مخلوق کے کلام کو اپنا کلام بتا کر کیسے نازل کر دیا؟ شاعری کی اصطلاح میں ایسے کلام کو دیا سرقہ کہتے ہیں۔ کیا قادیانیوں کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟ توقع ہے اس عمل کو توارد قرار دے کر وہ مزید علمی خیانت کے مرتکب نہیں ہوں گے کہ "عذرِ گناہ بدتر از گناہ" کی معنویت سے وہ بخوبی آگاہ ہیں۔

مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں میں تحریف

پہلی تحریر

(252) ''انبیا گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مُہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔''

(اربعین نمبر 2 صفحہ 23 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 755,754 پر)

دوسری تحریر

(253) ''اولیا گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مُہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔''

(اربعین نمبر 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 371 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 756 پر)

مرزا قادیانی نے کتاب کے پہلے ایڈیشن میں لفظ ''انبیا'' استعمال کیا، بعد میں اسے تبدیل کر کے ''اولیا'' کر دیا۔ علاوہ ازیں یہ انبیا کرام اور اولیا کرام پر صریح بہتان ہے کہ انھیں کشف ہوا کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور پنجاب میں ہوگا۔

پہلی تحریر

(254) "یا عبدالقادر انی معک اسمع واریٰ غرست لک بیدی رحمتی وقدرتی و نجیناک من الغم و فتناک فتونا. لیاتینکم منّی ھدی الا ان حزب اللّٰہ ھم الغالبون. وما کان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللّٰہ لیعذبھم وھم یستغفرون. (ترجمہ) اے عبدالقادر! میں تیرے ساتھ ہوں، سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ تیرے لیے میں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا، اور تجھ کو غم سے نجات دی اور تجھ کو خالص کیا، اور تم کو میری طرف سے مدد آئے گی۔ خبردار ہو لشکر خدا کا ہی غالب ہوتا ہے۔ اور خدا ایسا

نہیں جواُن کوعذاب پہنچاوے جب تک تُو ان کے درمیان ہے یا جب وہ استغفار کریں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 591، 592 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 613، 614 ازمرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 758,757 پر)

دوسری تحریر

(255) "یا عبدالقادر انی معک اسمع واریٰ غرست لک بیدی رحمتی و قدرتی. والقیت علیک محبة منی. ولتصنع علیٰ عینی. کزرع اخرج شطاه فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقه. دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 514 ترجمہ۔اے قادر کے بندے! میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں۔ میں نے اپنی محبت تیرے پر ڈال دی تا کہ تُو میری آنکھوں کے روبرو پرورش کیا جائے۔تُو ایک بیج کی طرح ہے یعنی اکیلا ہے جس کی ابھی کوئی شاخ نہیں نکلی۔صرف ایک سبزہ نکلا مگر بعد اس کے ایسا ہوگا کہ وہ سبزہ موٹا ہو جاوے گا اوراس کی شاخیں تنہ پر قائم ہوں گی اور وہ ایک بڑا درخت بن جاوے گا۔"

(نزول المسیح صفحہ 230 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 508 ازمرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 759 پر)

پہلی تحریر

(256) "وقالوا انّی لک هٰذا ان هٰذا الاّ سحر یوثر. لن نؤمن لک حتّٰی نری اللّٰه جهرة. لا یصدق السفیه الا سیفة الهلاک. عدولی و عدولک قل اتیٰ امر اللّٰه فلا تستعجلوه. اذا جاء نصر اللّٰه الست بربکم قالوا بلیٰ. اورکہیں گے یہ تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ یہ تو ایک سحر ہے جو اختیار کیا جاتا ہے۔ہم ہرگز نہیں مانیں گے جب تک خدا کو بچشم خود دیکھ نہ لیں۔سفیہ بجز ضربۂ ہلاکت کے کسی چیز کو باور نہیں کرتا۔میرا اور تیرا دشمن ہے۔کہہ خدا کا امر آیا ہے سوتم جلدی مت کرو۔جب خدا کی مدد آئے گی تو کہا جائے گا کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں۔کہیں گے کہ کیوں نہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 597، 598 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 619، 620 ازمرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 761,760 پر)

دوسری تحریر

(257) ''وقالوا انی لک ھٰذا ان ھٰذا الاّ سحر یوثر. لن نومن لک حتّٰی نری اللّٰہ جھرۃ لا یصدق السفیہ الا سیفۃ الھلاک عدوٌّلی و عدوٌّ لک. قل اتٰی امر اللّٰہ فلا تستعجلوہ. دیکھو صفحہ 518 و 519 براہین احمدیہ۔ ترجمہ: اور کہتے ہیں کہ یہ مقام تجھے کہاں سے ملا، یہ تو ایک فریب ہے۔ ہم تیرے پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک خدا کو نہ دیکھ لیں۔ یہ لوگ تو بجز موت کے نشان کے کبھی مانیں گے نہیں۔ ان کو کہہ دے کہ مری یعنی طاعون بھی چلی آتی ہے سو تم مجھ سے جلدی مت کرو۔''

(نزول المسیح صفحہ 132 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 510 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 762 پر)

پہلی تحریر

(258) ''پھر بعد اس کے فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قَرِیْبًا مِّنَ القادیان. وبالحق انزلناہ و بالحق نزل. صدق اللّٰہ ورسولہ و کاَن امر اللّٰہ مفعولا. یعنی ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے اور بضرورت حقہ اترا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔''

(براہینِ احمدیہ صفحہ 571 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 763 پر)

دوسری تحریر

(259) ''قریباً بیس برس ہوئے کہ میں نے اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو میری زبان پر جاری کیا گیا لکھا تھا، یعنی یہ کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان. وبالحق انزلناہ و بالحق نزل صدق اللّٰہ ورسولہ وکان امر اللّٰہ مفعولا. (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 498) یعنی ہم نے اس مسیح موعود کو قادیان میں اتارا ہے۔ اور وہ ضرورت

حقہ کے ساتھ اتارا گیا۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا۔ خدا نے قرآن میں اور رسول نے حدیث میں جو کچھ فرمایا تھا وہ اس کے آنے سے پورا ہوا۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 20 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 764 پر)

پہلی تحریر

(260) "وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَبَنَاتٍ بِغَیْرِ عِلْمٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اللّٰهُ الصَّمَد لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَد."

(نزول المسیح صفحہ 149 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 527 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 765 پر)

دوسری تحریر

(261) "ولن ترضٰی عنک الیهود ولا النصری وخرقوا له بنین و بنات بغیر علم. قل هو اللّٰه احد. اللّٰه الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لّهٗ کفوا احد."

(براہین احمدیہ صفحہ 256 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 266 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 766 پر)

پہلی تحریر

(262) "پھر بعد اس کے یہ الہام ہے: یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ (مُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا) وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ. اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی رفع درجات کروں گا یا دنیا سے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنی تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربوں کو حجت اور برہان اور برکات کے رُو سے دوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھوں گا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 557، 558 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 ص 664، 665 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 767،768 پر)

دوسری تحریر

(263) ”چنانچہ صفحہ 556 براہینِ احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے: یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الی و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الٰی یوم القیامۃ ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاخرین. یعنی اے عیسٰی! میں تجھے طبعی وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو ان لوگوں پر غلبہ بخشوں گا جو مخالف ہوں گے اور تیرے تابعین دو قسم کے ہوں گے پہلا گروہ اور پچھلا گروہ۔“

(سراج منیر صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 43 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 769 پر)

تحریفات کے سلسلہ میں مرزا قادیانی کا اپنا ایک الہام خود اس پر صادق آتا ہے۔

(264) ”مت ایھا الخوان.
(ترجمہ): اے بڑے خیانت کرنے والے، مرجا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 601 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 770 پر)

جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(265) ”(1) میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔
(2) میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔“

(ضرورۃ الامام صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 497,496 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 772,771 پر)

قرآنِ مجید میں تحریف کرنے والا ملحد، بے ایمان، یہودی، سور اور بندر

(266) ”قرآن کریم کی ظاہری ترکیب کو توڑ مروڑ کر اور آیات کے غیر منفک تعلقات کا

ایک دوسرے سے الگ کر کے اور بعض فقرے اپنی طرف سے زائد کر کے کوئی امر ثابت کرنا چاہے اگر اسی بات کا نام ثبوت ہے تو کونسا امر ہے جو ثابت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ہر یک ملحد اور بے ایمان اپنے مقاصد اسی طرح ثابت کرسکتا ہے۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ایک کتاب کے معنے اسی صورت میں اس کتاب کے معنے کہلاتے ہیں کہ جب اس کی ترتیب اور تعلقات فقرات اور سیاق وسباق محفوظ رکھ کر کیے جائیں۔ لیکن اگر اس کتاب کی ترکیب کو ہی زیر و زبر کیا جائے اور عبارت کے اعضا کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے اور نہایت دلیری کر کے بعض فقرات اپنی طرف سے ملا دیئے جائیں تو پھر ایسی خود ساختہ عبارت سے اگر کوئی مُدعا ثابت کرنا چاہیں تو کیا یہ وہی یہود یانہ تحریف نہیں ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم میں ایسے لوگ سؤر اور بندر کہلائے جنھوں نے اسی طرح توریت میں ملحدانہ کارروائیاں کی تھیں۔"

(اتمام الحجہ صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 773 پر)

قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا ملحد اور کافر ہے

(267) "ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کرسکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 774 پر)

کتابت کی غلطیاں

(268) "ان كتبي مبرءة مما زعمت. ومنزءة عما ظننت. الا سهو الكاتبين. اوزيغ القلم بتغافل منى لا كجهل الجاهلين. فان قدرت ان تثبت فيها عثارا فخذ منى بحذاء كل لفظ غلط دينارا. واجمع صريفا ونضارا. وكن من المتمولين."

(عربی سے ترجمہ) "میری کتابیں ایسی غلطیوں سے جیسا کہ تیرا خیال ہے، مبرا اور منزہ ہیں۔

ہاں سہو کاتب کی غلطیاں یا لغزش قلم سے جو بے خبری میں ایک مؤلف سے بعض وقت صادر ہو جاتی ہیں، ان میں پائی جا سکتی ہیں۔ لیکن وہ ایسی غلطیاں نہیں جو ایک جاہل زبان سے صادر ہوتی ہیں۔ اگر تم کوئی ایسی غلطی بتا سکو تو میں ہر لفظی غلطی پر ایک دینار دوں گا۔ اس طرح تم سونے چاندی جمع کر کے مالدار بن سکتے ہو۔"

(انجام آتھم صفحہ 241، 242، روحانی خزائن جلد 11، صفحہ 241، 242) (عکس صفحہ نمبر 776,775 پر)

(نوٹ: یہ ترجمہ قیوم شاہد قادیانی ایم اے کی کتاب "مہدی موعود کے علمی خزانے" مطبوعہ 1978ء کی کتاب سے لیا گیا ہے)

قارئین کرام: نہایت قابل غور بات یہ ہے کہ آنجہانی مرزا قادیانی نے تقریباً سو کے قریب کتب تصنیف کیں۔ 1880ء میں اس کی پہلی کتاب براہین احمدیہ شائع ہوئی جس میں اس نے ملہم اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت مختلف دعاوی کر کے بالآخر 1901ء میں اس نے اپنے نبی اور رسول ہونے کا اعلان کر دیا۔ 1908ء میں وہ مختلف عوارض کا شکار ہو کر نہایت عبرتناک موت سے ہمکنار ہوا۔ اس کی تمام تصانیف اس کی زندگی میں شائع ہوئیں اور اب تک مسلسل شائع ہو رہی ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے قرآن مجید کی آیات میں جو تحریفات کیں، وہ بھی مسلسل شائع ہو رہی ہیں۔ مسلمانوں کے شدید غم و غصہ اور مسلسل احتجاج کے نتیجہ میں قادیانی قیادت نے موجودہ ایڈیشنوں میں ان تحریف شدہ آیات میں تصحیح کر دی ہے۔ لیکن بعض جگہ اب بھی بدستور قرآنی تحریفات موجود ہیں جو ان کے خبث باطن کی بین دلیل ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے دور سے لے کر اس کے مرنے کے بعد (تقریباً 90 سال) تک اس کی کتب میں تحریف قرآن مسلسل ہوتی رہی۔ آنجہانی مرزا قادیانی سمیت اس کے کسی بیٹے، خلیفہ یا مرید نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کچھ کہتا ہے جو اُسے اللہ تعالیٰ وحی کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی نام نہاد وحی ملاحظہ فرمائیں:

☐ "وما ینطق عن الھوی. ان ھو الا وحی یوحی."

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات طبع چہارم، ص 321,309 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا مزید کہنا ہے:

- "انک باعیننا سمّیتک المتوکل و علمنٰہ من لدنا علمًا"

ترجمہ: تُو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، ہم نے تیرا نام متوکل رکھا، اپنی طرف سے علم سکھلایا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 698 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 476 از مرزا قادیانی)

- "وھب لی علومًا مقدسة نقیة ومعارف صافیة جلیة و علّمنی ما لم یعلم غیری من المعاصرین."

ترجمہ: "اللہ نے مجھے پاک مقدس علوم نیز صاف و روشن معارف عطا کیے۔ اور وہ کچھ سکھایا جو میرے سوا کسی اور انسان کو اس زمانے میں معلوم نہ تھا۔"

(انجام آتھم صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 75 از مرزا قادیانی)

- "عربی زبان میں باوجود میری کمی کوشش اور کوتاہی جستجو کے جو مجھے کمال حاصل ہے، وہ میرے رب کی طرف سے ایک کھلا نشان ہے تاکہ وہ لوگوں پر میرے علم اور میرے ادب کو ظاہر کرے...... مجھے یہ فخر بھی حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے چالیس ہزار مادہ عربی زبان کا سکھایا گیا ہے۔"

(انجام آتھم، صفحہ 234، مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 234 از مرزا قادیانی)

- "میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے، اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے، جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 563 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 از مرزا قادیانی)

- "امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں۔ طبابت کے رُو سے بھی، ہیئت کے رُو سے بھی، طبعی کے رو سے بھی، جغرافیہ کے رُو سے بھی اور کتب مسلمہ اسلام کے رُو سے بھی اور عقلی بنا پر بھی اور نقلی بنا پر بھی۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 480 از مرزا قادیانی)

- "میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔"

(پیغام صلح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی)

□ ''میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے کہ ایک خدا کی رُوح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 483 (طبع جدید) از مرزا قادیانی)

□ ''اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے، وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں۔ اور وہ حکمت جو میرے مُنہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مُردہ دلوں کے لیے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے، دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104 از مرزا قادیانی)

□ ''یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔''

(نزول المسیح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 از مرزا قادیانی)

□ ''میں اپنے نفس سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ میرے دل میں ڈالتا ہے۔''

(تذکرہ الشہادتین صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 79 از مرزا قادیانی)

□ ''وان اللہ لا یترکنی علی خطا طرفة عین و یعصمنی من کل مین و یحفظنی من سبل الشیاطین.''

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے خطا پر قائم نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے اور شیاطین کے راستوں سے میری حفاظت کرتا ہے۔''

(نور الحق صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 272 از مرزا قادیانی)

□ ''انا و اکتبنا فی کتاب شیئا یخالف النصوص القرانیه او الحدیثیه وما تفوهنا به یوما من الدهر.''

ترجمہ: ''میں نے کسی کتاب میں کبھی کوئی چیز قرآن و حدیث کی تصریحات کے

خلاف نہیں لکھی۔" (حمامۃ البشری صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 285)

□ "واللّٰہ یعلم انی ماقلت الا ما قال اللّٰہ تعالٰی ولم اقل کلمۃ قط مخالفہ وما مسھا قلمی فی عمری."

ترجمہ: "خدا جانتا ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں، وہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور میں نے کوئی کبھی ایسا کلمہ تک نہیں کہا جو خلاف خداوند تعالیٰ ہو اور مخالفت خداوندی میرے قلم سے کبھی سرزد نہیں ہوتی۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 186 از مرزا قادیانی)

□ "اور بباعث نہایت درجہ فنا فی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے، وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 18 از مرزا قادیانی)

□ "مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔"

(سراج منیر صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 41 از مرزا قادیانی)

□ "جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے، اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے۔ اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 197 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197 از مرزا قادیانی)

□ "اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 93 از مرزا قادیانی)

□ "یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا یعنی علوم لدنیہ و آیاتِ سماویہ کے ساتھ۔ اب بتلاویں کہ اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 179 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 179 از مرزا قادیانی)

□ ''جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں، وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انھیں اُن تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اوران کی باتیں از قبیلِ جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیلِ کوشیدن۔ اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اوران کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وہ بکلی مصفا کیے گئے اور تمام وکمال کھینچے گئے ہیں۔''

(فتحِ اسلام صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 7 از مرزا قادیانی)

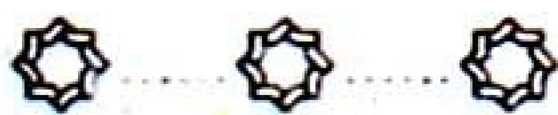
□ ''انی امر یکلمنی ربی...... و یعلمنی من لدنه و یحسن ادبی و یوحی الی رحمة منه فاتبع ما یوحی...... وما کان لی ان اترک سبیله و اختار طرقاشتی. وکلما قلت قلت من امره. وما فعلت شیئا عن امری. وما افتریت علی ربی الاعلیٰ وقد خاب من افتری.''

(ترجمہ) ''میں وہ مرد ہوں کہ خدا میرے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور خزانہ خاص سے تعلیم دیتا ہے۔ اپنے ادب سے مجھ کو ادب سکھاتا ہے۔ اپنی رحمت سے مجھ پر وحی بھیجتا ہے۔ پس میں اس وحی کی پیروی کرتا ہوں اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی راہ کو چھوڑ دوں اور دوسرے راستے کو اختیار کروں اور جو میں نے کہا ہے اس کے حکم سے کہا ہے۔ میں از خود کوئی کام نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھتا۔ ہلاک ہوا وہ جس نے افتراء کیا۔''

(مواہب الرحمٰن صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 221 از مرزا قادیانی)

□ ''ازاں جملہ ایک عصمت بھی ہے جس کو حفظ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور یہ عصمت بھی فرقان مجید کے کامل تابعین کو بطور خارقِ عادت عطا ہوتی ہے۔ اور اس جگہ عصمت سے مراد ہماری یہ ہے کہ وہ ایسی نالائق اور مذموم عادات اور خیالات اور اخلاق اور افعال سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جن میں دوسرے لوگ دن رات آلودہ اور ملوث نظر آتے ہیں۔ اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمتِ الٰہی جلد تر اُن کا تدارک کر لیتی ہے۔''

(براہین احمدیہ صفحہ 514 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 536 از مرزا قادیانی)



ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی

کی

پیش گوئیاں

(جو پوری نہ ہو سکیں)

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

فَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ مُخۡلِفَ وَعۡدِہٖ رُسُلَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ

(ابراہیم:47)

ترجمہ: خدا تعالیٰ کو اپنے رسولوں کے ساتھ وعدہ خلافی کرنے والا گمان نہ کر، بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

اسی طرح توریت میں یہ حکم ہے:

□ ''میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا، وہی وہ ان سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اس کو حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کچھ کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔''

(بائبل عہد نامہ قدیم، کتاب استثناء باب 18 فقرہ نمبر 18 تا 21)

جس طرح آگ کا کیڑا آگ مین خوش اور زندہ رہتا ہے۔ اس طرح قادیان کا جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی اپنے جھوٹ پر بہت خوش رہتا تھا۔ ''بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا!'' کے مصداق اسے ہر روز نت نئی پیش گویاں کرنے کا بہت شوق تھا۔ خواہ وہ پوری ہوں یا نہ ہوں۔ حالانکہ پیش گوئیوں کے سچا ہونے کے بارے میں خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

صدق یا کذب جانچنے کا معیار

(269) ''واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور

کوئی محکِ امتحان نہیں ہو سکتا۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 288 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 288 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 777 پر

اگر ایک بھی پیش گوئی جھوٹی نکلی

(270) "اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشگوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔"
(اربعین نمبر 4 صفحہ 119 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 461 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 778 پر

تمام رسوائیوں سے بڑھ کر

(271) "کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رُسوائیوں سے بڑھ کر رُسوائی ہے۔"
(تریاق القلوب صفحہ 254 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 382 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 779 پر

مدعی کاذب کی پیش گوئی

(272) "مدعی کاذب کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ یہی قرآن کی تعلیم ہے اور یہی توریت کی۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 326 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 326 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 780 پر

نبیوں کی پیشگوئیاں ٹلتی نہیں

(273) "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔"
(کشتی نوح صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 5 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 781 پر

توریت اور قرآن میں نبوت کا ثبوت

(274) ''توریت اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیشگوئی کو قرار دیا ہے۔''

(استفتاء صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 111 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 782 پر)

اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے

(275) ''اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا۔ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو، اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ مگر بے شرمی سے یا بیخبری سے جو چاہے کہے اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں۔''

(کشتی نوح صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 6 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 783 پر)

(276) پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا

''پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا
قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا
کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 281 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 281 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 784 پر)

غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں

(277) ''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بد ذات آدمیوں کا کام ہے۔''

(آریہ دھرم صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 13 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 785 پر)

کاذب کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی

(278) ''خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ ان اللّٰہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب. سوچ کر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں، جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو، اس کی پیشین گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 322، 323 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 322، 323 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 787,786 پر)

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ ذیل نتیجہ اخذ ہوتا ہے:

1- مرزا قادیانی کا صدق یا کذب جانچنے کے لیے اس کی پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی پیمانہ نہیں۔

2- مرزا قادیانی کی 100 پیش گوئیوں میں سے اگر کوئی ایک پیش گوئی بھی جھوٹ ثابت ہو جائے تو وہ جھوٹا اور کاذب ہے۔

3- مرزا قادیانی کے نزدیک کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔

4- جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو، اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ قرآن اور توریت کی یہی تعلیم ہے۔

5- نبیوں کی پیش گوئیاں ٹلتی نہیں بلکہ ہر حال میں پوری ہوتی ہیں۔

6- توریت اور قرآن نے نبوت کا سب سے بڑا ثبوت صرف پیش گوئی کے ہی ثابت ہونے کو قرار دیا ہے۔

7- مرزا قادیانی کی کوئی ایسی پیشگوئی نہیں ہے جو پوری نہیں ہوئی یا اس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہوا۔ اگر کوئی شخص اسے تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو اس کے منہ سے نکلی ہو، اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔

8- مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اس کی ہزارہا ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہوگئیں۔

قارئینِ کرام: آیئے دیکھتے ہیں، مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا ''فرمودات'' کی روشنی میں اس کی چند اہم پیش گوئیوں کا انجام۔

پہلی پیش گوئی

خواتینِ مبارکہ

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی پہلی شادی اس کے ماموں مرزا جمعیت بیگ کی بیٹی حرمت بی بی سے 1852ء میں ہوئی جس سے دو بیٹے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد پیدا ہوئے۔ جب مرزا قادیانی کا حرمت بی بی سے دل بھر گیا تو اس نے دہلی کی ایک آزاد خیال فیملی سے تعلق رکھنے والی نصرت جہاں سے 17 نومبر 1884ء کو دوسری شادی رچالی۔ قادیانی نصرت جہاں کو ''ام المومنین'' (نعوذ باللہ) کا درجہ دیتے ہیں جبکہ مرزا قادیانی کی پہلی بیوی کو حقارت سے اس کے بیٹے فضل احمد کے حوالہ سے ''پھجے دی ماں'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ نصرت جہاں کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے (جسے مرزا قادیانی نے ''قمر الانبیا'' کا خطاب دیا) نے اپنے والد مرزا قادیانی کے حالات زندگی پر مشتمل ایک کتاب ''سیرت المہدی'' لکھی۔ قادیانیوں کے نزدیک یہ کتاب بڑی اہم اور مستند ہے۔ اس کتاب میں مرزا بشیر احمد اپنی والدہ نصرت جہاں کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ایک دفعہ مجھے میری والدہ نے بتایا کہ تمھارے ابا (مرزا قادیانی) نے اپنی پہلی بیوی حرمت بی بی سے مباشرت ترک کر دی تھی اور اسے کہا تھا کہ اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے۔ اب تم طلاق لے لو یا مجھے وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے حقوق معاف کر دو۔ اس بے چاری نے بڑی سادگی سے جواب دیا کہ اب میں طلاق لے کر کیا کروں گی۔ البتہ میں آپ کو اپنے حقوق زوجیت معاف کرتی ہوں۔ مرزا بشیر احمد اپنی والدہ کے حوالہ سے مزید لکھتا ہے کہ پھر واقعی ایسا ہی ہوا۔ یعنی تمھارے ابا عمر بھر حرمت بی بی کے پاس مباشرت کے لیے نہیں گئے۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 33، از مرزا بشیر احمد)

قارئین کرام! ان ہوشربا واقعات پر بحث پھر کبھی سہی۔ ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ نصرت جہاں سے شادی کے بعد مرزا قادیانی نے مالک ارض وسما اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے مندرجہ ذیل الہام بیان کیا:

(279) ''پھر خدائے کریم جل شانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا، اور خواتینِ مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا، تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 111 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 788 پر)

مرزا قادیانی نے مزید کہا:

(280) ''اس عاجز نے 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 113 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 789 پر)

لیکن افسوس! مرزا قادیانی کے نکاح میں کوئی خواتین مبارکہ یا بابرکت عورتیں نہیں آئیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ اس سے مراد محمدی بیگم ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ پیش گوئی 1886ء کی ہے جبکہ محمدی بیگم کا مسئلہ کئی سال بعد شروع ہوا تھا اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا محمدی بیگم آخر تک مرزا قادیانی کے نکاح میں آئی؟ پھر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اکیلی محمدی بیگم، خواتین مبارکہ ہوسکتی ہے؟ سو مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی میں واضح طور پر کہا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔ آپ خود سوچیے! جو شخص اللہ تعالیٰ پر بہتان لگائے، وہ کتنا بڑا جھوٹا، کذاب اور دجال ہوگا۔

مرزا قادیانی نے کہا تھا:

(281) ''کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا، وہ پورا نہ ہوا۔''

(انجام آتھم صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 790 پر)

دوسری پیش گوئی

موت مکہ میں ہوگی یا مدینہ میں

مرزا قادیانی نے اپنے ایک خدائی الہام میں اپنی موت کی پیش گوئی کرتے ہوئے کہا:

(282) ''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 503 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 791 پر

ہر مسلمان اپنے دل میں یہ شدید خواہش رکھتا ہے کہ اسے زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ حج یا عمرہ کی صورت میں مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ کی زیارت نصیب ہو جائے اور پھر اس سے بڑھ کر اس کی یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ اسے ان مقدس شہروں میں موت کی سعادت حاصل ہو جائے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی یہ دعا بہت مشہور ہے کہ ''اے اللہ! مجھے اپنے راستہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے رسولؐ کے شہر میں موت عطا فرما۔'' حضرت ابن عمرؓ، حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ ''جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں مرے، اسے چاہیے کہ وہیں مرے، اس لیے کہ میں اس شخص کا سفارشی ہوں گا جو مدینہ میں مرے گا۔'' دوسری حدیث میں ہے کہ ''میں اس کا گواہ بنوں گا۔'' علمائے کرام نے لکھا ہے کہ اس شفاعت سے مراد خاص قسم کی شفاعت ہے۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں حضور خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''قیامت میں سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، میں اس میں سے نکلوں گا پھر ابوبکرؓ اپنی قبر سے نکلیں گے پھر عمرؓ۔ پھر میں جنت البقیع میں جاؤں گا اور وہاں جتنے مدفون ہیں، ان سب کو اپنے ساتھ لوں گا۔ پھر مکہ مکرمہ کے قبرستان والوں کا انتظار کروں گا، وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان آ کر مجھ سے ملیں گے۔''

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس نے پیش گوئی کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ اے مرزا قادیانی تُو مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں۔ یعنی (نعوذ باللہ) مرزا قادیانی کے خدا کو بھی صحیح طرح معلوم نہ تھا کہ مرزا قادیانی مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں؟ مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی سراسر غلط اور عبرتناک ثابت ہوئی۔ مرزا قادیانی برانڈرتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں 26 مئی 1908ء کو مرا اور لاش ریل گاڑی پر

قادیان بھجوائی گئی۔ جب مرزا قادیانی کی لاش لاہور ریلوے اسٹیشن لے جانے کے لیے احمدیہ بلڈنگ سے باہر نکالی گئی تو زندہ دلانِ لاہور نے اس کا بڑا ''شاندار استقبال'' کیا۔ یعنی راستے بھر مرزا قادیانی کے جنازے پر اس قدر غلاظتیں اور پاخانے پھینکے گئے کہ اس کی لاش بڑی مشکل سے ریلوے سٹیشن تک پہنچ سکی۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں موت تو درکنار مرزا قادیانی کو ساری زندگی ان مقدس مقامات میں قدم رکھنے کی توفیق تک نہ ہوئی۔ جب کبھی مرزا قادیانی سے پوچھا جاتا کہ آپ حج کرنے کیوں نہیں جاتے؟ تو مرزا قادیانی طرح طرح کی تاویلات کرتا۔ کبھی کہتا کہ صحت ٹھیک نہیں ہے (جبکہ محمدی بیگم سے شادی کرنے کے لیے آخر عمر تک سر توڑ کوشش کرتا رہا) کبھی کہا گیا کہ اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے (جبکہ مخالفین کو 10، 10 ہزار روپے کا چیلنج دیتا) کبھی کہتا کہ میری جان کو خطرہ ہے (درآں حالیکہ اس کا کہنا تھا خدا کے مرسلین کسی سے نہیں ڈرا کرتے) سچی بات یہ ہے اللہ تعالیٰ کو منظور ہی نہ تھا کہ مرزا قادیانی حرمین شریفین کی حدود میں داخل ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس شخص کے پاس اتنا خرچہ ہو اور سواری کا انتظام ہو کہ بیت اللہ شریف جا سکے اور پھر حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مر جائے یا نصرانی ہو کر۔'' اب اس کا فیصلہ قادیانی خود کریں کہ باوجود وسائل ہونے کے مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا، لہٰذا وہ کس حیثیت سے مرا؟

قادیانیوں کا اس پیش گوئی کے متعلق یہ کہنا کہ اس سے مراد مکی فتح یا مدنی فتح ہو گی، کائنات کا سب سے بڑا دجل اور جھوٹ ہے۔ دنیا کی کسی لغت میں موت کا معنی فتح نہیں ہے۔ اگر موت کا معنی فتح ہے تو سب قادیانی زہر کھا کر مر جائیں تاکہ سب کی فتح ہو جائے۔ بہر حال مرزا قادیانی کی پیش گوئی کے برعکس اس کی موت لاہور میں اور قبر قادیان میں...... اس کے جھوٹا ہونے کی ایک ایسی ناقابل تردید شہادت ہے جو ہمیشہ قادیانیوں کو ذلت و رسوائی سے دوچار کرتی رہے گی۔ باقی رہا قادیانیوں کا بے تکی تاویلات کرنا، تو اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(283) ''اگر ان تمام الفاظ کی تاویل کی جائے گی تو پھر پیشگوئی کچھ بھی نہ رہے گی بلکہ مخالف کے نزدیک ایک باعث تمسخر ہو گا کیونکہ پیشگوئی کی تمام شوکت اور اس کا اثر اپنے ظاہر

الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے اور پیشگوئی کرنے والے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان علامتوں کو یاد رکھیں اور انہی کو مدعی صادق کا معیار ٹھہرائیں۔ مگر تاویل میں تو وہ سارے نشان مقرر کردہ گم ہو جاتے ہیں اور یہ امر مقبول اور مسلم ہے کہ نصوص کو ہمیشہ ان کے ظاہر پر حمل کرنا چاہیے اور ہر ایک لفظ کی تاویل مخالف کو تسکین نہیں دے سکتی کیونکہ اس طرح تو کوئی مقدمہ فیصلہ ہی نہیں ہو سکتا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 161 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 792 پر)

قادیانی حضرات اپنے "مسیح موعود" کے مقرر کردہ صرف اس ایک نہایت معقول معیار ہی کو مدِ نظر رکھ لیں تو قبولِ اسلام کے سوا ان کے پاس کوئی آپشن نہیں رہے گی کہ مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کے "عظیم الشان" ڈھیر میں ایک بھی پیش گوئی ایسی نہیں ہے جسے تاویل کی سان پر نہ چڑھایا گیا ہو۔

تیسری پیش گوئی

مرزا قادیانی کی عمر

مرزا قادیانی کو اپنی عمر کے بارے میں الہام ہوا:

(284) "تَرٰی نَسْلاً بَعِیْدًا وَلَنُحْیِیَنَّکَ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً. ثَمَانِیْنَ حَوْلاً اَوْ قَرِیْبًا مِنْ ذَالِکَ اَوْ تَزِیْدُ عَلَیْہِ سِنِیْنًا. وَکَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلاً.

ترجمہ: تو دور کی نسل بھی دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گے۔ اسی سال یا اس کے قریب یا اس سے چند سال زیادہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 301 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 793 پر)

مرزا قادیانی نے مزید کہا:

(285) "خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 258 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 794 پر)

(286) ''خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گا اور اپنی طرف تیرا رفع کروں گا، جیسا کہ ابراہیمؑ اور دوسرے پاک نبیوں کا رفع ہوا۔ سو اس طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔''

(تحفہ گولڑویہ [ضمیمہ] صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 44 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 795 پر)

مرزا قادیانی اپنے خدائی الہام میں کہتا ہے:

(287) ''ہم تجھے ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے۔ اسی برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ۔ اور تو ایک دُور کی نسل دیکھے گا۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 33 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 69 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 796 پر)

مرزا قادیانی ایک سوال کے جواب میں کہتا ہے:

(288) ''مشیر اعلیٰ: کیا جناب کو یہ بھی اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی عمر کتنی ہوگی؟
حضرت اقدس: ہاں عمر کے متعلق مجھے الہاماً یہ بتایا گیا تھا کہ وہ اسی کے قریب ہوگی۔ اور حال میں ایک رؤیا کے ذریعہ یہ بھی معلوم ہوا کہ 15 سال اور بڑھانے کے واسطے دعا کی ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 537، 538 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 798,797 پر)

مرزا قادیانی کو محمدی بیگم کا وصل نصیب ہوا نہ عمر میں Extension ہی عطا ہوئی۔ بس Tension ہی اس کا مقدر رہی۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(289) ''اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لیے موجود ہوتا ہے اور ایسے مریضوں کے انجام کی نظیریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکر افترا پر جرأت کر سکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسے پر کہتا ہے کہ میری اسی برس

کی عمر ہوگی۔ حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے پنجہ میں ہر وقت پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسی مرضوں والے مدقوق کی طرح گداز ہو کر جلد مر جاتے ہیں یا کاربنکل یعنی سرطان سے ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔''

(اربعین نمبر 4 صفحہ 129 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 471 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 799 پر)

(290) ''اس جگہ یہ مسئلہ بھی حل ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو قرآن کی تکمیل تک جو تئیس برس کی مدت تھی، مہلت ملنا اور مخالفانہ کوششوں سے جو ہلاک کرنے کے لیے تھیں، محفوظ رہنا اور زندگی پوری کر کے خدا کے حکم کے ساتھ جانا جیسا کہ میرے لیے بھی اسی برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے جب تک میں سب کچھ پورا کرلوں۔''

(تحفۃ الندوہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 93 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 800 پر)

مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا الہامات اور وحیوں سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا اور الہاماً بتایا تھا کہ اس کی عمر 80 سال یا دو تین سال کم یا زیادہ ہوگی۔ اس بنا پر مرزا قادیانی نے پیش گوئی کر دی کہ اس کی عمر 80 سال کے قریب ہوگی۔ مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کو سچا یا جھوٹا جانچنے کے لیے بڑا آسان فارمولا ہے کہ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات دیکھ لی جائے۔ زیادہ لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں۔ مسلمانوں اور قادیانیوں میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو آنجہانی ہوا۔ اب صرف یہ معلوم کرنا باقی ہے کہ مرزا قادیانی کس سال میں پیدا ہوا؟ اس کا فیصلہ خود مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں سے کر لیتے ہیں۔ مرزا قادیانی اپنے سوانح میں لکھتا ہے:

(291) ''میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں 1857ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔''

(کتاب البریہ صفحہ 159 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 177 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 801 پر)

یہ مرزا قادیانی کی اپنی واضح تحریر ہے۔ اس میں کہیں بھی کوئی ایسی مشکل بات نہیں جس کی تاویل کی جا سکے۔ مرزا قادیانی نے صریح اور صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ اس کی پیدائش 1839ء یا 1840ء میں ہوئی۔ اس بات کی مزید تصدیق خود اس کے اپنے دوسرے بیان سے بھی ہوتی ہے کہ جب اس کا والد مرزا غلام مرتضیٰ فوت ہوا تو مرزا قادیانی کی عمر 34، 35 سال تھی۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(292) ''میری عمر قریباً چونتیس یا پینتیس برس کی ہوگی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔''

(کتاب البریہ صفحہ 174 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 192 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 802 پر)

مرزا غلام مرتضیٰ کا انتقال 1874ء میں ہوا۔ اس کا اقرار مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''نزول المسیح'' کے صفحہ 116 پر کیا ہے۔

(نزول المسیح صفحہ 116 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 494 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا سال ولادت 1839ء یا 1840ء تھا اور سال وفات 1908ء۔

قارئین کرام! آپ خود حساب کر لیں کہ مرزا قادیانی نے کتنی عمر پائی تھی؟ اگر سال ولادت 1839ء تسلیم کیا جائے تو کل عمر 69 سال بنتی ہے اور اگر 1840ء مان لیا جائے تو کل عمر 68 سال بنتی ہے۔ لہٰذا الہامی دعوؤں، خدائی وحیوں اور بشارتوں کے باوجود مرزا قادیانی کی عمر 80 سال کے قریب نہ ہوئی اور اس کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے اُسے الہام کیا ہے:

(293) ''بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ اِلْھَامِکَ وَوَحْیِکَ وَرُؤْیَاکَ.

(ترجمہ) برکت دی اللہ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری رؤیا میں۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات طبع چہارم صفحہ 569 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 803 پر)

اسی سلسلہ میں ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا:

(294) ''یعنی اُس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی کرے گا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوتِ حق کے لیے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے سو اِس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں سے دس برس کامل گزر بھی گئے۔''

(نشان آسمانی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 374 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 804 پر)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ اسے قدرت نے دعوت حق کے لیے خاص طور پر مامور کیا اور ایک خاص الہام کے ذریعے بشارت دی گئی کہ تیری عمر 80 سال یا اس کے قریب ہو گی۔ بقول مرزا قادیانی اس الہام سے 40 سال تک دعوت حق دینا بھی ثابت ہوتا ہے۔ دعوت کے 10 سال گزر گئے ہیں۔ باقی 30 سال رہ گئے ہیں۔ مرزا قادیانی نے 1892ء میں یہ کتاب تحریر کی۔ اس وقت اس کی عمر 50 سال تھی۔ گویا دعوت حق کے لیے اُسے مزید 30 سال زندہ رہنا تھا۔ اس لحاظ سے مرزا قادیانی کی وفات 1922ء کے قریب ہونی چاہیے تھی مگر وہ اپنی الہامی تحریر کے صرف 14 سال بعد ہی 1908ء میں جہنم واصل ہو گیا اور اس طرح اس کی عمر 80 سال پوری نہ ہوئی اور یہ پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

چوتھی پیش گوئی

9 نام والد لڑکا

جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کا ایک نام نہاد ''صحابی'' میاں منظور محمد، قادیان کی ایک مشہور و معروف شخصیت تھا۔ اس کی اہلیہ کا نام محمدی بیگم تھا۔ (یہ وہ محمدی بیگم نہیں تھی جس کے عشق میں مرزا قادیانی گرفتار ہوا تھا) اس کی دو لڑکیاں تھیں، حامدہ بیگم اور صالحہ بیگم۔ حامدہ بیگم کا نکاح سردار کرم داد خاں سے ہوا جبکہ صالحہ بیگم کا نکاح مرزا قادیانی کے سالے، مرزا بشیر الدین محمود کے ماموں اور نصرت بیگم کے بھائی میر محمد اسحاق سے ہوا۔ میاں منظور محمد کی اہلیہ

محمدی بیگم اپنی پہلی بیٹی حامدہ بیگم کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد 1906ء میں جب دوبارہ حاملہ ہوئی تو اس کی خبر مرزا قادیانی کو کسی طریقے سے ہو گئی۔ مرزا قادیانی کی یہ عادت تھی کہ خواہ اس کا اپنا گھر ہو یا کسی مرید کا، اگر اُسے یہ پتہ چل جاتا کہ کوئی خاتون حاملہ ہے تو وہ فوراً لڑکا ہونے کی پیش گوئی داغ دیتا۔ مگر جب لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہو جاتی تو مختلف تاویلات کا سہارا لے کر اپنی شرمندگی مٹانے کی کوشش کرتا۔ اس قسم کی پیش گوئی مرزا قادیانی نے اپنے مرید میاں منظور کے ہاں بیٹا پیدا ہونے کے متعلق کی۔ مرزا قادیانی نے اپنا الہام بیان کرتے ہوئے کہا:

(295) 19 فروری 1906ء ''دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے، اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا:

''بشیر الدولہ''

فرمایا: کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا، جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولتمندی ہو جائے۔ اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبال مند اور صاحب دولت ہو۔ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ ممکن ہے کہ جلد ہو، یا خدا اس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 510، 511 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 806,805 پر)

ساڑھے تین ماہ بعد ''الہام'' لڑکے کے دو نام

تقریباً ساڑھے تین ماہ بعد مرزا قادیانی نے منظور محمد اور ان کی اہلیہ محمدی بیگم کا نام لے کر کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ پیدا ہونے والے لڑکے کا ایک نام نہیں بلکہ دو نام ہوں گے۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(296) 7 جون 1906ء ''بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا، جس کے دو نام ہوں گے۔

(1) بشیر الدولہ (2) عالم کباب"

"یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور ان کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے:

(1) بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لیے بشارت دینے والا ہوگا۔ اس کے پیدا ہونے کے بعد یا اس کی ہوش سنبھالنے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی، اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا۔ اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔

(2) عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے، دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لیے ایک نشان ہوگا۔ بشیر الدولہ کہلائے گا اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لیے قیامت کا نمونہ ہوگا، عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 533، 534 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 808,807 پر)

اسی دن پھر "الہام" لڑکے کے چار نام

اسی دن اور اسی تاریخ کو مرزا قادیانی کو تازہ الہام ہوتا ہے کہ اس پیدا ہونے والے بچے کے دو نام نہیں بلکہ 4 نام ہوں گے۔ مزید یہ بھی کہا کہ جب تک ان چار ناموں والا لڑکا میاں منظور محمد کے نطفہ سے محمدی بیگم کے بطن سے حامدہ بیگم اور صالحہ بیگم کا بھائی پیدا نہیں ہوگا، اس وقت تک میاں منظور کی اہلیہ محمدی بیگم ضرور زندہ رہے گی۔

(297) 7 جون 1906ء "اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں۔ (1) ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لیے شادی کا موجب ہوگا۔ (2) دوسرے کلمۃ اللہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا۔ جو ابتدا سے مقرر تھا، اس زمانہ میں پورا ہو جائے گا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے، جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو اور گذشتہ الہام "اے ورڈ اینڈ ٹو گرلز" اسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنی ہیں، ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔ کیونکہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں

ہیں اور جب کلمتہ اللہ پیدا ہوگا، تب یہ بات پوری ہو جائے گی۔ ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔"
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 534 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 809 پر

گیارہ دن بعد پھر الہام کہ لڑکے کے 9 نام

صرف گیارہ دن بعد مرزا قادیانی پھر لکھتا ہے کہ اب الہام ہوا ہے کہ میاں منظور محمد کے ہاں پیدا ہونے والے لڑکے کے چار نام نہیں بلکہ 9 نام ہوں گے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

(298) 19 جون 1906ء "میاں منظور محمد صاحب کے اس بیٹے کا نام جو بطور نشان ہوگا، بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے:۔

(1) کلمتہ العزیز (2) کلمتہ اللہ خاں (3) ورڈ
(4) بشیر الدولہ (5) شادی خاں (6) عالم کباب
(7) ناصر الدین (8) فاتح الدین (9) ھذا یَوْمٌ مُّبَارَکٌ"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 537 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 810 پر

قارئین کرام! دِل پر ہاتھ رکھ کے بتایئے، کبھی ایسا لطف آپ کو کسی مزاحیہ تحریر سے بھی فراہم ہوا ہے؟

27 دن بعد لڑکے کے بجائے لڑکی پیدا ہوئی

(299) "وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور چونکہ زلزلہ نمونۂ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی، اس لیے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی۔ لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں 17 جولائی 1906ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی۔ مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونۂ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 557 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 811 پر

مرزا قادیانی کا یہ کہنا درست نہیں کہ اس نے لڑکی کی پیدائش سے چار ماہ پہلے بتا دیا

تھا کہ لڑکے کا آنا موخر ہو گیا ہے۔ لڑکی کی پیدائش 17 جولائی 1906ء ہے۔ اس حساب سے مرزا قادیانی کو 17 مارچ 1906ء کو یہ بات بتانی چاہیے تھی۔ جبکہ اس نے 7 جون 1906ء کو کہا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ اس لڑکے کے دو نام ہوں گے اور پھر 19 جون 1906ء کو اس لڑکے کے 9 نام بتائے۔ اس وقت کیوں نہ صاف صاف کہہ دیا کہ لڑکے کے بجائے لڑکی پیدا ہوگی؟

مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ لڑکی صالحہ بیگم کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد محمدی بیگم مر گئی۔ اور اس طرح 9 نام والا لڑکا آنا تھا نہ آیا۔ مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی بھی غلط اور جھوٹ ثابت ہوئی۔

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(300) ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''

(چشمۂ معرفت صفحہ 222 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 812 پر)

پانچویں پیش گوئی

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالہ (بھارت) کے سول ہسپتال میں اسسٹنٹ سرجن کے عہدے پر فائز تھے۔ وہ بڑی مشہور و معروف شخصیت کے مالک تھے۔ وہ تقریباً 25 برس تک مرزا غلام احمد قادیانی کے خاص الخاص اور جلیل القدر مریدین میں شمار ہوتے رہے۔ مرزا قادیانی کو آپ سے بڑی محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب پر اپنا فضل و کرم فرمایا کہ 25 سال بعد وہ مرزائیت سے تائب ہو کر دوبارہ مسلمان ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مرزائیت کے دور میں قرآن کریم کی ایک تفسیر بنام ''تفسیر القرآن بالقرآن'' لکھی۔ مرزا قادیانی کے نزدیک ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کا کیا مقام تھا؟ درج ذیل اقتباس قابل غور ہے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(301) ''چونکہ حدیث صحیح میں آ چکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا، اس لیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی...... اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلتِ صدق و صفار کھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض، بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔''

(انجام آتھم [ضمیمہ] صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 324، 325 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 814,813 پر)

(302) اس کے بعد مرزا قادیانی ان تین سو تیرہ (313) صاحبان کا نام درج کرتا ہے، جن میں 159 نمبر پر ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا نام درج ہے۔

(انجام آتھم [ضمیمہ] صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 327 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 815 پر)

مرزا قادیانی نے اپنی معروف کتاب ''ازالہ اوہام'' میں ڈاکٹر عبدالحکیم کا تعارف ان الفاظ میں کرایا:

(303) ''حبی فی اللہ عبدالحکیم خاں جوان صالح ہے۔ علامات رشد و سعادت اس کے چہرے سے نمایاں ہیں، زیرک اور فہیم آدمی ہے۔ انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کئی خدماتِ اسلام ان کے ہاتھ سے پوری کرے۔ وہ باوجود زمانہ طالب علمی اور تفرقہ کی حالت کے ایک روپیہ ماہواری بطور چندہ اس سلسلہ کے لیے دیتے ہیں اور ایسا ہی ان کا دوست خلیفہ رشید الدین صاحب جو ایک اہل آدمی اور انھیں کے ہمرنگ ہیں اسی قدر چندہ محض للہی محبت کے جوش سے ماہ بماہ ادا کرتے ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 809 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 537 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 816 پر)

ترک مرزائیت کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت تحدی کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ خداوند عالم نے بذریعہ الہام مجھے اطلاع دی ہے کہ میں صادق ہوں اور مرزا قادیانی کاذب، میں حق پر ہوں اور مرزا قادیانی باطل پر اور میرے صادق ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا قادیانی میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ:

(304) ''مرزا مسرف، کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر ہلاک ہوگا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 673، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 817 پر)

ڈاکٹر صاحب کا کیسا واضح اور صاف اعلان ہے کہ صادق کے سامنے شریر ہلاک ہوگا۔ اب اس میں کسی تاویل وغیرہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جو کاذب اور شریر ہوگا، وہ پہلے مرے گا۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''چشمہ معرفت'' میں اپنے اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے مابین اس تحریری مباہلے کو تفصیلاً بیان کیا ہے:

(305) ''ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام و نشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کے لیے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا۔ پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض للہ اس کو کی تھی، مرتد ہو گیا...... آخر میں نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے، خدا اس کی مدد کرے گا۔''

(چشمۂ معرفت صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 819,818 پر)

ڈاکٹر موصوف ایک طویل عرصہ تک مرزا قادیانی کے مرید رہے اور اس وقت تک منصب صدق وصفا پر فائز رہے جب تک وہ ان کے ہر دعوے پر آمنا وصدقنا کہتے رہے۔ مگر مرزا قادیانی نے ان کو جماعت سے خارج کر دیا اور حسب معمول ان کے خلاف پروپیگنڈے کی باقاعدہ مہم کا آغاز کر کے ان کی کردار کشی کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ یقیناً قادیانی حضرات ان ہتھکنڈوں سے بخوبی واقف ہیں۔ مگر حق چھپائے نہیں چھپتا۔ ان کا اصل قصور کیا تھا؟ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد، ڈاکٹر صاحب کے جماعت سے اخراج کے راز پر سے پردہ یوں اٹھاتا ہے:

(306) ''اول یہ کہ حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ اطلاع دی کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں اور نہ صرف یہ اطلاع دی بلکہ حکم دیا کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھ۔ دوسرے یہ کہ حضرت صاحب نے عبدالحکیم خان کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔ تیسرے یہ کہ مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے۔ چوتھے یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لیے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔''

(کلمتہ الفصل صفحہ 125 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 820 پر)

مرزا قادیانی نے ڈاکٹر عبدالحکیم کے بارے میں لکھا:

(307) ''اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے، چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب، مکار، شیطان، دجال، شریر، حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا قرار دیا ہے اور کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے، ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گزرا۔ اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کے بارہ میں لیکچر دیے اور لاہور اور امرت سر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات میں انواع واقسام کی بدیاں عام جلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لیے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر میں مجھ پر ہنسی اور ٹھٹھا اُڑایا۔ غرض ہم نے اس کے ہاتھ سے وہ دکھ اٹھایا جس

کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میاں عبدالحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ "یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائے گا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ کذاب اور مفتری ہے۔ میں نے اس کی ان پیشگوئیوں پر صبر کیا۔ مگر آج جو 14 اگست 1906ء ہے، پھر اس کا خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نورالدین صاحب کے نام آیا۔ اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ 12 جولائی 1906ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائے گا۔ جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور درحقیقت اس میں قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت مَیں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اس کی عظمت اور جلال سے بے خوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنہ سے نجات پاویں۔ اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خاں نے سمجھا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو ایسی ذلت کی موت نہیں دے گا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی۔ میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں۔ مجھے کون جانتا ہے مگر وہی۔ اس لیے میں اس وقت دونوں پیشگوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم خاں کی میری نسبت پیشگوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی

جو اخویم مولوی نورالدین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

"مرزا کے خلاف 12 جولائی 1906ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا

مسرف کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شر پر فنا ہو جائے گا
اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔'' ☆

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

''خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ فرشتوں کی کھینچی جھوٹی تلوار تیرے آگے ہے پر تُو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب. انت تریٰ کل مصلح و صادق۔ ☆☆

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 672 تا 674 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 821 تا 823 پر)

مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر مزید کہا:

(308) ''تب اس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو

☆ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔

☆☆ یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تُو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرۂ الہامیہ میں عبدالحکیم خاں کے اس قول کا رد ہو جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے۔ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 673، 674 طبع جدید (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

مخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔"
(چشمۂ معرفت صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 824 پر)

مرزا قادیانی اس سلسلہ میں اپنا ایک اور الہام بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(309) "اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔ اور پھر آخر میں اُردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی 1907ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں، ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 720 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 825 پر)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے ڈاکٹر عبدالحکیم کے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں اپنی جماعت کو ہدایات دیتے ہوئے کہا:

تمام جماعت احمدیہ کے لیے اعلان

(310) "چونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا، نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور اُن باتوں سے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیں، منہ پھیر لیا بلکہ اپنے خط میں وہ سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کیے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے، اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بے جا تہمتیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھ کو ایک حرام خور اور بندۂ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا قرار دیا اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پَیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ اور بہت سی ایسی گالیاں دیں جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں جو پورے جوشِ عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ پیشگوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے کچھ چیز نہیں۔ مجھ کو ہزار ہا ایسے الہام اور

خوابیں آتی ہیں جو پوری ہو جاتی ہیں۔

غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے، ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گوئیوں کے لکھنے کے لیے اس اشتہار میں گنجائش نہیں۔ علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے۔ مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگولوگوں کی کچھ پروا نہیں، کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اس نے دغا باز، حرام خور، مکار، فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرت ﷺ سے باہر مجھے کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لیے مضر ٹھہرایا ہے بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمنِ اسلام قرار دیا ہے۔ اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں خلافِ واقعہ ہیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا تعالیٰ ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا جو مرید ہو کر اور پھر مرتد ہو کر اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مُردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے، ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندۂ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔

اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا تعالیٰ کی شہادت کا منتظر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اس اشارہ پر ختم کرتا ہوں **انما اشکوا بثی و حزنی الی اللہ و اعلم من اللہ مالا تعلمون۔** اب چونکہ یہ شخص اس درجہ پر میرا دشمن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عمرو بن ہشام آنحضرت کی عزت اور جان کا دشمن تھا، اس لیے میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس سے بکلی قطع تعلق کر لیں۔ اس کے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا۔ **ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ امین۔ امین۔ امین۔**

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 667، 668 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 827,826 پر)

مرزا قادیانی نے اپنی موت سے سات دن پہلے ڈاکٹر عبدالحکیم کے بارے ایک

سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ ہم دونوں میں سے سچا کون اور جھوٹا کون ہے؟ مرزا قادیانی کہتا ہے:

راست باز کون

(311) ''19 مئی 1908ء

عبدالحکیم کی کتاب کا ذکر تھا کہ بہت سے اعتراض کیے ہیں۔ فرمایا:

ہم نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے۔ بحثیں ہو چکیں۔ کتابیں مفصل لکھی جا چکی ہیں۔ اب بحث میں پڑنا فضولیوں میں داخل ہے۔

فرمایا:

ہر ایک کی فطرت جدا ہوتی ہے۔ ہمیں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح کوئی شخص ایک آدمی کی 20 سال مریدی کرنے کے بعد اور اس کے ماتحت تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد پھر اس کے حق میں ایسی گندی گالیاں بول سکتا ہے۔ ہماری تو سمجھ میں نہیں آ سکتا مگر ہر ایک شخص کی فطرت جدا ہوتی ہے۔

عرب صاحب عبدالحی نے عرض کیا کہ میں پٹیالہ سے آیا ہوں۔ عبدالحکیم نے آپ کے متعلق پیشگوئی کی ہے کہ آنے والی 21 ساون کو آپ کی وفات ہو جائے گی۔ لیکن پٹیالہ کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ وہ ایک جھوٹا آدمی ہے۔

حضرت نے فرمایا:

کل یعمل علٰی شاکلتہ. اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ راستباز کون ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 679، 680 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 828,829 پر)

مرزا قادیانی اپنی دعا کے بارے میں اتنا پُر اعتماد تھا کہ لکھتا ہے:

(312) ''اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمھارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمھارے جوان اور تمھارے بوڑھے اور تمھارے چھوٹے اور تمھارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لیے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں، تب بھی خدا ہرگز

تمہاری دعانہیں سنے گا۔"

(تحفہ گولڑویہ [ضمیمہ] صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 830 پر)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ سے دوٹوک الفاظ میں بات کرتے ہوئے کہا:

(313) "اے میرے خدا اگر تُو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے ہیں اور مخلص ہیں پس تُو مجھے ہلاک کر جیسا کہ تُو جھوٹوں کو ہلاک کرتا ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 449 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 831 پر)

اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا دعا کو قبول کیا اور جھوٹا سچے کی زندگی میں مر گیا۔ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء صبح ساڑھے دس بجے عبرتناک موت کا شکار ہوا جبکہ ڈاکٹر عبدالحکیم، مرزا قادیانی کی موت سے 11 سال بعد 1919ء میں اپنی طبعی موت سے ہمکنار ہوئے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیش گوئی سچی نکلی اور مرزا قادیانی کی جھوٹی۔ قادیانیوں کے لیے مرزا قادیانی کی کتاب "چشمہ معرفت" کا صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 337 ذلت و رسوائی کا قیامت خیز زلزلہ بنا ہوا ہے۔

آخر میں قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا مرزا قادیانی کے الہامات رحمانی تھے یا شیطانی؟ وہ کون تھا جو خدا بن کر مرزا قادیانی کو ساری عمر دھوکہ دیتا رہا؟ اس کا جواب خود مرزا قادیانی اپنی زبانی دیتا ہے۔

(314) "واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے۔"

(ضرورت الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 832 پر)

چھٹی پیش گوئی

عبداللہ آتھم

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں نے ہندوستان پر سیاسی تسلط قائم کیا اور اپنے اقتدار کو استحکام اور طول دینے کے لیے مختلف منصوبے تیار کیے۔ ان میں ایک منصوبہ یہ بھی تھا کہ برطانیہ سے عیسائی مبلغین کی ایک بڑی کھیپ منگوا کر مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کیا جائے۔ لہٰذا عیسائی مشنریوں نے برصغیر پر یلغار کر دی اور تقریباً ہر علاقہ میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لیے اپنی سر توڑ کوششیں کر دیں۔ ''لِكُلِّ فِرْعَوْنَ مُوْسٰى'' کے مصداق اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کے لیے اپنے کئی مقبول بندوں کو پیدا کیا۔ جن میں مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انھوں نے نہ صرف عیسائی مبلغین کے ایک ایک اعتراض کا جواب دیا بلکہ انھیں مناظرہ و مباحثہ کے میدان میں شکست فاش سے دوچار کیا۔ مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ اپنی ان ناقابل فراموش اور مجاہدانہ خدمات کے نتیجہ میں دیکھتے ہی دیکھتے برصغیر کے مسلمانوں کی آنکھ کا تارا بن گئے۔ چنانچہ اس دور میں طالب شہرت جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی نے اعلان کر دیا کہ وہ اسلام کی حمایت میں 50 کتابیں لکھے گا جس میں 300 سے زائد دلائل ہوں گے اور کسی عیسائی کو اس کا جواب دینے کی جرأت نہ ہوگی۔ مرزا قادیانی نے اسلام کی حمایت کے نام پر لوگوں سے لاکھوں روپیہ اکٹھا کیا اور پھر ساری رقم ہضم کر گیا۔ مسلمان مبلغین عیسائیوں کے عقائد پر قرآن اور بائبل کی روشنی میں علمی بحث کرتے جبکہ مرزا قادیانی علمی بحث و مباحثہ کے بجائے پیش گوئیاں اور موت کی دھمکیاں دیتا۔ تاکہ اُسے سستی شہرت نصیب ہو۔ اسی طرح کا ایک واقعہ عیسائیوں کے ایک معروف عالم مسٹر عبداللہ آتھم کے ساتھ پیش آیا۔ مرزا قادیانی کا یہ اعترافی بیان موجود ہے کہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب عیسائیوں میں سے شریف اور سلیم المزاج ہیں۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ 260 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 310) مرزا قادیانی اور عیسائی مناظر عبداللہ آتھم کے درمیان امرتسر شہر میں ایک مناظرہ طے پایا۔ یہ مناظرہ ڈاکٹر مارٹن کلارک کی کوٹھی واقع امرتسر میں منعقد ہوا۔ مرزا قادیانی کے معاون حکیم نور الدین، مولوی احسن امروہی اور شیخ اللہ دتہ تھے

جبکہ پادری ٹھاکرداس، پادری ٹامس ہاؤل اور ڈاکٹر مارٹن کلارک عبداللہ آتھم کے مددگار تھے۔

مناظرہ کا موضوع تھا ''الوہیت مسیح'' دونوں فریق 22 مئی 1893ء سے لے کر 5 جون 1893ء تک تقریباً 15 دن بحث ومباحثہ کرتے رہے۔ مرزا قادیانی اس مناظرے میں بری طرح شکست کھا گیا۔ لہٰذا اپنی خفت مٹانے کے لیے مناظرہ کے آخری دن 5 جون 1893ء کو سب لوگوں کے سامنے ایک پیش گوئی کی اور اسے حسب معمول اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ پادری عبداللہ آتھم 5 جون 1893ء سے لے کر پندرہ ماہ کے اندر اندر ہاویہ میں گرا دیا جائے گا، جس کی آخری تاریخ 5 ستمبر 1894ء بنتی ہے اور صاف صاف الفاظ میں یہ اقرار کیا:

(315) ''آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تُو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں، تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے، وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی 15 ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشینگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کیے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔''

(جنگ مقدس صفحہ 209، 210 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 291، 292 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 834,833 پر)

مرزا قادیانی کے نزدیک ہاویہ میں گرنے سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(316) ''بشرنی ربی بعد دعوتی بموته الی خمسة عشرا شهر من یوم خاتمه البحث.''

ترجمہ: ''میری دعا کے بعد مجھے میرے رب نے خوشخبری دی ہے کہ آتھم خاتم بحث کے دن سے لے کر پندرہ ماہ کے اندر مر جائے گا۔''

(کرامات الصادقین صفحہ 121 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 163 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 835 پر)

اس کے بعد مرزا قادیانی اور مسٹر آتھم کے درمیان جاری مناظرہ ختم ہو گیا۔ دونوں فریق اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ کسی نے مرزا قادیانی سے اس کی پیش گوئی کے بارے میں پوچھا کہ کیا واقعی اسے اللہ نے یہ بات بتائی ہے کہ آتھم پندرہ ماہ میں مر جائے گا۔ کہیں تم نے اپنی طرف سے تو یہ بات نہیں کہہ دی۔ اس پر مرزا قادیانی نے مندرجہ ذیل جواب دیا:

(317) ''سو الحمدللہ والمنتہ کہ اگر یہ پیشینگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا اور جرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آ گیا۔ میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لیے تھا۔ میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے، وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لیے تیار ہوں، مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں، پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔''

(جنگ مقدس صفحہ 211 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 292، 293 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 837،836 پر)

مرزا قادیانی نے مزید کہا:

(318) ''اب اس سے زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہو۔اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سُولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔''

(جنگ مقدس صفحہ 211 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 293 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 838 پر)

مرزا قادیانی نے آتھم کے 5 ستمبر 1894ء تک مرنے کی جو پیش گوئی کی تھی، اس پر اس نے خدائی قسم بھی اٹھائی تھی۔ اور اس نے یہ بات بڑی تاکید اور اعتماد سے کہی تھی کہ ایسا ہو کر رہے گا، خدا کی بات ٹل نہیں سکتی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو یہ خبر دے دی کہ آتھم مقررہ مدت کے اندر مر جائے گا تو پھر مرزا قادیانی کو خود ڈرنے اور گھبرانے کی کیا ضرورت تھی۔ کہتے ہیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ جوں جوں دن گزرتے جاتے، مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کی پریشانی، گھبراہٹ اور بدحواسی میں اضافہ ہوتا جاتا۔ حتیٰ کہ معیاد کے پورا ہونے میں صرف ایک دن رہ گیا۔ مرزا قادیانی کے جاسوس اسے بتا رہے تھے کہ آتھم خیریت سے ہے اور تندرست وفربہ ہے۔ یہ خبر سن کر مرزا قادیانی کے پاؤں تلے زمین نکل گئی تو اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کے بجائے سفلی عملیات اور جادوٹونے کا سہارا لینا شروع کر دیا۔ تاکہ کسی بھی طرح آتھم مر جائے اور اس کی پیش گوئی پوری ہو جائے۔
اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کا اعترافی بیان ملاحظہ فرمائیں:

(319) ''بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ سے اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو (مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورۃ تھی جیسے الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الخ ہے۔ اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے

گئے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا یہ دانے کسی غیر آباد کنوئیں میں ڈالے جائیں گے، اور فرمایا کہ جب میں دانے کنوئیں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہیے، اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنوئیں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر سرعت کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ اور ہم بھی آپ کے ساتھ جلدی جلدی واپس چلے آئے اور کسی نے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 178 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 839 پر)

مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا محمود کا کہنا ہے کہ اس دن ہمارے گھر ماتم برپا تھا اور عورتیں چیخ چیخ کر واویلا کر رہی تھیں۔ اس کا کہنا تھا:

(320) "جب آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب واضطراب سے دعائیں کی گئیں۔ میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور مولوی عبدالکریم صاحب اور سلسلہ کے بعض اور بزرگ مسجد میں جمع ہو کر دعا کر رہے تھے اور تیسری طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں برا بھی منایا گیا) جہاں حضرت خلیفہ اول مطب کیا کرتے تھے اور آج کل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں، وہاں اکٹھے ہو گئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں، اس طرح انھوں نے بین ڈالنے شروع کر دیے۔ ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا جاری تھی کہ یا اللہ آتھم مر جائے، یا اللہ آتھم مر جائے، مگر اس کہرام اور آہ زاری کے نتیجہ میں آتھم تو نہ مرا۔"

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 20 جولائی 1940ء)

(عکس صفحہ نمبر 841,840 پر)

مرزا محمود مزید لکھتا ہے:

(321) ''حضرت مسیح موعود نے جب آتھم والی پیشگوئی کی اور میعاد کے ختم ہونے کا دن آیا تو مجھے وہ نظارہ اب تک یاد ہے کہ آج کل جہاں حکیم مولوی قطب الدین صاحب کا مطب ہے وہاں لوگ جمع ہوئے اور چیخیں مار مار کر دعائیں کرنے لگے کہ الٰہی یہ پیشگوئی ضرور پوری ہو جائے۔ ایک پٹھان عبدالعزیز ہوا کرتا تھا وہ تو دیوار کے ساتھ بے تحاشا اپنا سر مارتا اور کہتا خدایا اب یہ سورج نہ ڈوبے جب تک آتھم نہ مر جائے۔ حضرت مسیح موعود کو اس کا علم ہوا تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ چیخیں مار مار کر انھوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا ہے۔ اگر جھوٹے ہوں گے تو ہم ہوں گے ان کو کس بات کا فکر ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 432 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 842 پر)

قارئین کرام! اب آپ خود فیصلہ کریں کہ اس دن کس کے گھر ماتم برپا ہونا چاہیے تھا؟ مرزا قادیانی کے گھر یا آتھم کے گھر؟ مرزا قادیانی اور ان کے مریدین و اہل خانہ کو پورے اطمینان کے ساتھ آتھم کے مرنے کی خبر کا انتظار کرنا چاہیے تھا مگر یہاں معاملہ برعکس ہوا۔ خدا کی بشارتیں ملنے اور قسمیں اٹھانے کے باوجود مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کو پریشانی لاحق تھی اور ان کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ بالآخر 5 ستمبر 1894ء کا دن گزر گیا۔ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کو شرمندگی، ذلت اور رسوائی کی وجہ سے سر چھپانے کو جگہ نہ مل رہی تھی۔ ندامت اور پریشانی ہر قادیانی کے چہرے پر نمایاں تھی۔ 6 ستمبر کی صبح ہوتے ہی عیسائیوں نے مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کے غلط اور جھوٹا ہونے پر بڑا جلوس نکالا جس کی قیادت آتھم نے کی۔ انھوں نے بڑے بڑے پوسٹر شائع کیے۔ مرزا قادیانی کا پتلا بنا کر اس پر جوتے مارے اور اسے پھانسی دی۔ یوں مرزا قادیانی اور ان کی جماعت بے حد خجالت اور بدنامی سے دوچار ہوئی۔ بعض عیسائی رسی لے کر قادیان میں مرزا قادیانی کے گھر اُسے سولی دینے کے لیے ''حاضر'' ہو گئے تھے مگر مرزا قادیانی کو گھر سے باہر آنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

اس مناظرہ کا الٹ اثر یہ ہوا کہ:

1- منشی محمد اسماعیل جس نے مباحثہ کرایا تھا، عیسائی ہو گیا۔
2- محمد یوسف مرزائی جو مباحثہ کا سیکرٹری تھا، عیسائی ہو گیا۔
3- مرزا قادیانی کی بیوی کا خالہ زاد بھائی میر محمد سعید، عیسائی ہو گیا۔

اور لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو خود اس کے اپنے الفاظ میں ''تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ لعنتی سمجھنے پر مجبور ہوئے۔''

اب یہ فیصلہ قادیانیوں کے شعور و انصاف پر چھوڑا جاتا ہے کہ کیا مسلمان یہ کہنے میں حق بجانب نہیں ہیں، اگر مرزا قادیانی کا کچھ نام رہا تو ذلت اور رسوائی کے ساتھ رہے گا۔

بعدازاں مرزا قادیانی نے کہا کہ خدا نے اسے بتایا کہ اس نے آتھم کو مزید کچھ عرصہ کے لیے مہلت دے دی تھی، اس لیے وہ وقت معیاد میں نہیں مرا۔ مرزا قادیانی نے لکھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا:

(322) "اطلع اللّٰہ علیٰ همه و غمه.

خدا تعالیٰ نے اس کے ہم وغم پر اطلاع پائی اور اس کو مہلت دی۔''

(انوار الاسلام صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 2 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 843 پر)

مرزا قادیانی کی کتاب ''انوار الاسلام'' 27 اکتوبر 1894ء کی تصنیف ہے جبکہ پیش گوئی کی میعاد 5 ستمبر 1894ء تھی۔ جب یہ میعاد گزر گئی تو پھر خدا نے (ڈیڑھ ماہ بعد) مرزا قادیانی کو بتایا کہ ہم نے اسے مہلت دے دی ہے، اس لیے اب وہ نہیں مرے گا۔ کاش مرزا قادیانی کا خدا اسے وقت سے پہلے بتا دیتا تو چنے خراب ہوتے اور نہ مرزائیوں کے گھر ماتم برپا ہوتا۔ مرزا قادیانی کی اس بات میں کوئی وزن نہیں۔ یہ صرف اپنے آپ کو اور قادیانیوں کو سہارا دینے کی ایک جھوٹی اور نہایت بودی کوشش ہے۔ پھر تقریباً 8 سال بعد (1902ء میں) مرزا قادیانی نے اپنی ذلت و رسوائی پر پردہ ڈالنے کے لیے عجیب نکتہ اٹھایا کہ آتھم نے اسی مجلس (5 جون 1893ء) میں رجوع کر لیا تھا۔ (اعجاز احمدی صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 109 از مرزا قادیانی)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کر لیا تھا تو پھر مرزا قادیانی کو پیش گوئی کرنے، سفلی عملیات اپنانے، ماتم کرنے اور پریشان ہونے کی کیا ضرورت تھی؟

مزید یہاں پر مرزا قادیانی کے ایک خاص مرید ماسٹر قادر بخش کی مضحکہ خیز منطق کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس سے آپ قادیانی فہم و فراست کے معیار کا بخوبی اندازہ لگا لیں گے۔

(323) ''5 ستمبر 1894ء کو جس دن عبداللہ آتھم والی پیش گوئی کے پورا ہونے کا انتظار

تھا۔ آپ (یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب) قادیان میں تھے کہ آج سورج غروب نہیں ہوگا کہ آتھم مر جائے گا۔ مگر جب سورج غروب ہو گیا تو لوگوں کے دل ڈولنے لگے۔ آپ (یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب" فرماتے تھے کہ اس وقت مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں تھی، ہاں فکر اور حیرانی ضرور تھی لیکن جس وقت حضور نے تقریر فرمائی اور ابتلاؤں کی حقیقت بتلائی تو طبیعت بشاش اور انشراح صدر پیدا ہو گیا اور ایمان تازہ ہو گیا۔ (ماسٹر قادر بخش صاحب) فرماتے تھے کہ میں نے امرتسر جا کر عبداللہ آتھم کو خود دیکھا، عیسائی اسے گاڑی میں بٹھائے ہوئے بڑی دھوم دھام سے بازاروں میں لیے پھرتے تھے۔ لیکن اسے دیکھ کر یہ سمجھ گیا کہ واقع میں یہ مر گیا ہے۔ اور یہ صرف اس کا جنازہ ہے۔ جسے لیے پھرتے ہیں۔ آج نہیں تو کل مر جائے گا۔"

(''رحیم بخش صاحب۔ ایم۔ اے ولد ماسٹر قادر بخش صاحب'' کا مضمون مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد 25 نمبر 34 مورخہ 7 ستمبر 1923ء) (عکس صفحہ نمبر 844، 845 پر)

قارئین کرام: ایک دفعہ پھر مرزا قادیانی کی الہامی پیش گوئی کا جائزہ لیتے ہیں:۔

1- مرزا قادیانی نے 5 جون 1893ء کو کہا تھا کہ میں اور آتھم میں جو جھوٹا ہوگا، وہ 15 ماہ کے اندر ہاویہ میں گرے گا یعنی مر جائے گا۔

2- جب پیش گوئی پوری ہوگی تو بعض اندھے دیکھنے لگیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

3- مرزا قادیانی نے کہا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو

- مجھے ذلیل کیا جائے!
- مجھے روسیاہ کیا جائے!
- میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے!
- مجھ کو پھانسی دی جائے!

4- مرزا قادیانی نے کہا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔

5- پیش گوئی کی میعاد ختم ہونے کے ایک دن پہلے قادیان میں پریشانی اور گھبراہٹ کے بادل اُمڈ آئے۔ مرزا قادیانی اپنے مریدوں سے مل کر سفلی عملیات کرواتا رہا۔

بقول مرزا محمود گھروں میں ماتم ہو رہے تھے۔ لوگوں نے چیخ و پکار سے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔

جبکہ مرزا قادیانی کا خود کہنا ہے:

(324) ''ایک جھوٹا شخص جب کسی اپنی پیشگوئی میں دیکھتا ہے کہ میرا جھوٹ کھل جائے گا تو بے شک وہ ناجائز طریقوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس کی خبیث ذات سے کچھ بعید نہیں ہوتا کہ ایسی ایسی ناپاک حرکات اس سے صادر ہوں۔''

(کتاب البریہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 38 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 846 پر)

قارئین کرام: آتھم کے متعلق مرزا قادیانی کی پیش گوئی سو فیصد جھوٹی نکلی۔ اس طرح وہ بقلم خود جھوٹا نکلا اور لعنتیوں سے زیادہ لعنتی قرار پایا۔ یہ فیصلہ خود اس کا اپنا کیا ہوا ہے۔

ساتویں پیش گوئی

بکر و ثیب (کنواری یا بیوہ)

مرزا قادیانی کی پہلی شادی اس کے ماموں مرزا جمعیت بیگ کی بڑی بیٹی حرمت بی بی سے ہوئی۔ جبکہ دوسری شادی دہلی کے ایک آزاد خیال گھرانے کی خاتون نصرت جہاں سے ہوئی۔ دو بیویاں ہونے کے باوجود اُسے تیسری شادی کا شوق چرایا۔ اتفاق سے اس کی نظر خاندان کی ایک بچی محمدی بیگم پر پڑی تو ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گیا اور اعلان کر دیا کہ اس لڑکی سے میرا آسمان پر نکاح ہو گیا ہے۔ اگر کوئی شخص اس سے شادی کرے گا تو نہ صرف اس کا خاوند مر جائے گا بلکہ لڑکی کا والد بھی مر جائے گا۔ محمدی بیگم کے گھر والوں نے مرزا قادیانی کو پاگل سمجھ کر اس کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ کی اور اپنی بیٹی کا نکاح اپنے قریبی عزیز سلطان احمد سے کر کے اس کی رخصتی کر دی۔ اس پر مرزا قادیانی نے اپنے مریدوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ فکر نہ کرو، جلد ہی یہ لڑکی بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آئے گی۔ مرزا قادیانی کی خوش

گمانی تھی کہ شاید محمدی بیگم کا شوہر فوت ہو جائے تو محمدی بیگم اس کے نکاح میں آ جائے گی۔ پھر لوگوں کو بتایا جائے گا کہ بیوہ عورت کے ملنے سے یہ بشارت پوری ہوگئی۔ مگر افسوس محمدی بیگم کا شوہر فوت ہوا نہ وہ بیوہ ہوئی۔ اس طرح محمدی بیگم سمیت کسی بھی بیوہ کو مرزا قادیانی کی بیوی بننے کا شرف حاصل نہ ہو سکا اور مرزا قادیانی بیوہ کا انتظار کرتے کرتے قادیان کے قبرستان میں چلا گیا۔ اب آپ مرزا قادیانی کا الہام ملاحظہ فرمائیں:

(325) ''تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ بکرو ثیب جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کیے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔''

(تریاق القلوب صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 201 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 847 پر)

پیش گوئی بتا رہی ہے کہ مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی گئی اور اس سے وعدہ کیا گیا کہ ''اللہ تعالیٰ دو عورتیں تیرے نکاح میں لائے گا، ایک کنواری اور دوسری بیوہ۔'' بقول مرزا قادیانی کنواری کا الہام پورا ہو گیا۔ بیوہ کے نکاح کا انتظار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کا تا حیات کسی بیوہ سے نکاح نہیں ہوا اور وہ اس کی حسرت لیے دنیا سے کوچ کر گیا۔ یہ پیش گوئی ایک گپ اور جھوٹ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

قادیانی تنخواہ یافتہ مبلغین نے مرزا قادیانی کے اس ناکام الہام سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے الٹا اس کی غلط تاویلات کرنا شروع کر دیں۔ قادیانی مناظر جلال الدین شمس لکھتا ہے:

(326) ''یہ الہامِ الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المومنین کی ذات میں ہی پورا

ہوا ہے، جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیب یعنی بیوہ رہ گئیں۔"
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 31 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 848 پر)

اسے کہتے ہیں "شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار"! جلال الدین شمس کہتا ہے کہ یہ الہام ایک ہی خاتون (نصرت جہاں) کے بارے میں ہے۔ جب وہ مرزا قادیانی کے نکاح میں آئی تو کنواری تھی اور جب مرزا قادیانی مرگیا تو بیوہ ہوگئی۔ اس کے برعکس مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ کنواری نکاح میں آگئی ہے جبکہ بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔ یعنی بیوہ عورت سے شادی کا منتظر ہوں کہ کب وہ پیش گوئی پوری ہو؟ مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ الہام پورا نہیں ہوا جبکہ تنخواہ یافتہ ناخلف مرید کہہ رہا ہے کہ حضرت آپ بکواس کر رہے ہیں، الہام پورا ہو چکا ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(327) "ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے جو اس کے مخالف کہے۔"
(حقیقت الوحی [تتمہ] صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 438 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 849 پر)

جامعہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد (دکن) کے پروفیسر جناب محمد الیاس برنیؒ اس قادیانی تادیل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

- "یہ تادیل قادیانی تادیلات کا اچھا نمونہ ہے یعنی مرزا قادیانی کی بیوی بیوہ ہوگئیں تو گویا مرزا قادیانی کا بیوہ سے نکاح ہوگیا اور اس طرح پیش گوئی پوری ہوگئی۔ مرزا قادیانی کی اکثر پیش گوئیاں اس انداز سے پوری ہوئیں اور اس طرح کی تادیلات قادیانی جماعت کا ایمانی سرمایہ ہیں۔" (قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ صفحہ 485)

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ اپنے شہرہ آفاق مضمون "بکر و ثیب، مرزا قادیانی کی ایک پیشین گوئی" میں لکھتے ہیں:

"قارئین کرام! پھر ایک دفعہ مرزا قادیانی کے "الہام" اور اس کی تشریح توضیح کو

پڑھ لیجیے اور ساتھ ہی ''تذکرہ'' کے مرتب کی دجل آمیز عبارت پر غور کیجیے کہ کس قدر دھوکا اور فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ واللہ میں تو مرزائی مبلغین کی ایسی مکروہ چالبازیاں دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کے قلوب میں نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے، نہ ہی ان لوگوں کو شرم وحیا آتی ہے۔

مرزا قادیانی تو لکھتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک کنواری ہوگی اور دوسری بیوہ۔''

مرزا قادیانی کی اس تصریح کے خلاف مرزا کے چیلے لکھتے ہیں کہ ایک ہی نکاح سے ''الہام'' پورا ہوگیا۔ یعنی نصرت جہاں بیگم (مرزا محمود احمد کی والدہ) کا کنواری ہونے کی حالت میں مرزا قادیانی سے نکاح ہوا اور مرزا کی وفات کے بعد نصرت جہاں بیگم بیوہ رہ گئیں۔

مرزائیو! ''تریاق القلوب'' صفحہ 34 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 201) اور ''ضمیمہ انجام آتھم'' صفحہ 14 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 298) پر درج کردہ اپنے ''مسیح موعود'' کی عبارت پڑھو تو تم پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی یہ نہیں لکھتے کہ میری نکاح میں آنے والی کنواری بیوی، بیوہ رہ جائے گی بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک کنواری ہوگی اور دوسری بیوہ۔ پس تم بتاؤ کہ کس بیوہ عورت سے مرزا جی کا نکاح ہوا؟ جب کسی بیوہ سے مرزا قادیانی کا نکاح نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو تمہیں مرزا کو کاذب اور مفتری علی اللہ ماننے میں کون سا امر مانع ہے؟ کسی بیوہ عورت سے نکاح نہ ہونے کے باعث مرزا کا ثیب (نکاح بیوہ) کا ''الہام'' صریح جھوٹ اور کھلا ہوا افتراء ہوا۔ پس مرزا قادیانی کا ذب ثابت ہوا کیونکہ بقول مرزا قادیانی:

(328) ''خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب سوچ کر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں، جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو، اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 322، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 322، 323 از مرزا قادیانی)

آٹھویں پیش گوئی

چاند و سورج گرہن

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی عجیب و غریب نفسیات کا مالک تھا۔ ذخیرہ احادیث میں سے ضعیف سے ضعیف، من گھڑت اور موضوع روایت بھی اگر اس کے کسی دعویٰ یا موقف کو تقویت پہنچاتی تو وہ نہ صرف اسے قبول کر لیتا بلکہ اپنے موقف کی حمایت میں غوغا آرائی کا اس قدر طوفان برپا کر دیتا کہ اس حماقت پر صداقت کا گمان ہونے لگتا۔ اس کے برعکس اگر مرزا قادیانی کے کسی موقف کے رد میں صحیح ترین اور متفقہ علیہ احادیث بھی موجود ہوتیں تو مرزا قادیانی نہ صرف انھیں ماننے سے انکاری ہو جاتا بلکہ علی الاعلان کہتا کہ جو حدیثیں میری وحی کے مخالف ہیں، وہ ہم ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں (نعوذ باللہ)! چنانچہ رمضان المبارک میں چاند گرہن (خسوف) اور سورج گرہن (کسوف) کی لغو اور موضوع روایت اس کی روشن مثال ہے۔

سچے مہدی کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جب وہ تشریف لائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مل کر دجال کو قتل کریں گے اور پوری دنیا سے یہود و نصاریٰ کا صفایا کر دیں گے۔ مرزا قادیانی نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر اندر سے ڈرتا بھی رہا کہ اگر انگریز نے جہاد کے بارے پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا؟ لہٰذا وہ اس سلسلہ میں مختلف تاویلات کرتا رہا۔ کبھی کہا:

(329) ”محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 457 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 852 پر)

کبھی کہا:

(330) ”پہلے بھی کئی مہدی آئے اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی آویں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 519 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 379 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 853 پر)

کبھی کہا:

(331) ''میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں، ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔''

(حقیقۃ المہدی صفحہ 3 روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 430,429 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 855,854 پر)

مارچ 1894ء میں جب چاند گرہن اور سورج گرہن کا اجتماع رمضان المبارک میں ہوا تو مرزا قادیانی کی رگ خودغرضی پھر پھڑکی اور اس نے ایک غیر مستند اور انتہائی نا قابل اعتبار قول کا سہارا لے کر گوئبلز برانڈ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ میں ہی مہدی ہوں اور رمضان میں چاند اور سورج گرہن میری ہی مہدویت کا نشان ہے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(332) ''میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے...... مہدی معہود کے لیے قرآن شریف اور حدیث دارقطنی میں بطور نشان مندرج تھا۔''

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 63 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 856 پر)

مرزا قادیانی نے حسب روایت اپنی خودغرضی کے تحت نہایت بے باکی سے قرآن پاک پر جھوٹ بولا ہے۔ کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ قرآن مجید کی کونسی آیت، مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت کا نشان ہے؟

دارقطنی کی رمضان المبارک میں خسوف وکسوف کی وہ روایت جس سے مرزا قادیانی نے استدلال کر کے اپنے دعویٰ مہدویت کی تائید میں پیش کیا، مندرجہ ذیل ہے:

(333) "عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق الله السموات والارض تنکسف القمر لاول لیلة من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منه ولم تکونا منذ خلق اللّٰه السموات والارض."

(سنن دارقطنی از امام علی بن عمر الدارقطنی جلد اوّل صفحہ 65، بیروت)

(عکس صفحہ نمبر 857 پر)

(مفرد الفاظ کا ترجمہ) ''محمد بن علی کہتے ہیں، اِن (بیشک) لمهدينا (ہمارے مہدی کے لیے) آیتین (دو نشانیاں ہیں) لم تکونا (نہیں ہوئیں ظاہر) منذ (جب سے) خلق السمٰوٰت والارض (تخلیق ہوئی آسمان و زمین کی) تنکسف القمر (چاند گرہن ہوگا) لاول ليلة (پہلی رات) من رمضان (رمضان کی) و (اور) تنكسف الشمس (سورج گرہن ہوگا) فی النصف منه (اس رمضان کے نصف میں) لم تکونا (نہیں ہوئی ظاہر) منذ (جب سے) خلق الله السمٰوٰت والارض (پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو)''

اب آیئے مفرد الفاظ کے ترجمہ کی مدد سے پوری روایت کا ترجمہ کرتے ہیں۔

''بیشک ہمارے مہدی کی (کے لیے) دو نشانیاں ہیں، نہیں ہوئیں وہ (نشانیاں) جب سے تخلیق ہوئی آسمان و زمین کی۔ چاند گرہن ہوگا رمضان کی پہلی رات اور سورج گرہن ہوگا اس (رمضان) کے نصف میں، نہیں ہوئی (ظاہر) وہ نشانیاں جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو۔''

قارئین! دارقطنی کی روایت کے مفرد الفاظ کا ترجمہ اور پھر روایت کے مفرد الفاظ کی مدد سے پوری روایت کا ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے کیے ہوئے اس ترجمہ کے ساتھ عربی جاننے والا کوئی شخص قطعاً اختلاف نہیں کر سکتا البتہ اس روایت کا جو ترجمہ مرزا قادیانی نے کیا ہے، وہ ملاحظہ فرمائیں اور ان کی دیانت پر اُسے داد دیں۔

(334) (ترجمہ بقلم مرزا قادیانی) ''یعنی ہمارے مہدی کی تائید اور تصدیق کے لیے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کیے گئے وہ دو نشان کسی مدعی کے وقت ظہور میں نہیں آئے اور وہ یہ ہیں کہ مہدی کے ادعا کے وقت میں چاند کو اس پہلی رات میں گرہن ہوگا جو اس کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرھویں رات اور سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے اس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہے یعنی اٹھائیس تاریخ کو۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی کے لیے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ اُس کے دعویٰ کے وقت میں خسوف کسوف رمضان میں ان تاریخوں میں ہوا ہو۔''

(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 858 پر)

قارئین! مرزا قادیانی کے ترجمہ کو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کیا ہم قادیانی جماعت کے پڑھے لکھے مربی حضرات سے پوچھ سکتے ہیں کہ خط کشیدہ الفاظ ''کسی مدعی کے وقت، مہدی کے ادعا کے وقت، جو اس کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرھویں رات، اور سورج کو اس کے گرھن کے دنوں میں سے اس دن گرھن ہوگا جو درمیان کا دن ہے یعنی اٹھائیس تاریخ کو''، روایت دار قطنی کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟

قارئین! دار قطنی کی روایت کا جو ہم نے ترجمہ کیا ہے، اس کو اور مرزا قادیانی کے کیے ہوئے ترجمہ کو پرکھیں، کس کا ترجمہ درست ہے اور کس کا غلط؟ اور قابل غور بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے پورے علم اور تخیلاتی قوت صرف کر کے یہ ترجمہ کیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس ترجمہ میں کہیں روایت قطنی کا مفہوم باقی رہ سکتا ہے؟ لاول لیلۃ من رمضان کا ترجمہ تیرھویں رات کرنا اور فی النصف منہ کا ترجمہ اٹھائیس تاریخ کرنا کیسے ہوسکتا ہے؟ پھر ظلم یہ کہ اس واضح بددیانتی کے باوجود وہ اپنے دعویٰ اور اس پر غلط رنگ میں پیش کی جانے والی دلیل اور تاویل کے نہ ماننے والے کو ''ظالم، رئیس الدجال کے القابات اور ہزار ہزار لعنت!'' کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی)

اس مذکورہ روایت عبارت کے حوالہ سے ذیل میں چند اہم اور قابل غور نکات پیش خدمت ہیں۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ ان نکات کو خصوصی توجہ سے ملاحظہ فرمائیں:۔

-1 سب سے اہم بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جس روایت کو حدیث نبوی ﷺ بنا کر پیش کرتے ہیں، وہ حدیث نبوی ﷺ نہیں۔ اسے حدیث نبوی کہنا سراسر جھوٹ اور کذب ہے۔ نبی کریم ﷺ پر بہتان عظیم اور صریح دھوکہ ہے۔ یہ روایت نہ تو حدیث رسول ﷺ ہے اور نہ کسی صحابیؓ ہی کا قول ہے بلکہ یہ قول محمد بن علی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

-2 اس قول کے بیان کرنے والے محمد بن علی ہیں۔ اس نام کے بہت سے راوی ہیں۔ پھر یہ کیسے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ یہ کون سے محمد بن علی ہیں؟ لیکن مرزا قادیانی اور ان کی جماعت کا اصرار ہے کہ یہ محمد بن علی، جناب امام محمد باقر ہیں جو شہید کربلا حضرت امام حسینؓ کے پوتے ہیں۔

-3 حضرت امام محمد باقر کی طرف منسوب یہ قول کئی وجوہات کی بنا پر ناقابل اعتبار اور ناقابل حجت ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ساقط اور مردود ہے کیونکہ اس روایت کا

پہلا راوی عمرو بن شمر بڑا جھوٹا آدمی تھا۔ وہ اپنی طرف سے جھوٹی روایتیں بنا بنا کر بزرگوں کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔ دارقطنی اور نسائی نے اس کو متروک الحدیث کہا ہے۔ ابن حبان نے اس کی نسبت کہا کہ وہ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتا تھا اور موضوع روایات بیان کیا کرتا تھا۔ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ عمرو بن شمر منکر الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 262)

-4 اس روایت کا دوسرا راوی جابر جعفی ہے۔ یہ شخص بھی بڑا دجال تھا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ میں نے جابر جعفی سے بڑھ کر کسی کو جھوٹا نہیں دیکھا۔ نسائی نے کہا کہ وہ متروک الحدیث ہے۔ لیث بن ابوسلیم نے کہا کہ وہ کذاب تھا۔ سعید بن جبر نے کہا کہ وہ جھوٹا ہے۔ ابن حبان نے کہا کہ وہ سبائی یعنی عبداللہ بن سبا یہودی کا پیروکار تھا۔ (تہذیب التہذیب جلد 2 صفحہ 46 تا 50)

اس ضمن میں مولانا رفیق دلاوریؒ لکھتے ہیں:

''دارقطنی کی یہ روایت انتہا درجہ کی رذیل اور بے ہودہ ہے اور اس سے استدلال کرنا اسی شخص کا کام ہے جو علم حدیث سے بے بہرہ ہو یا قادیاں کے مسیح موعود کا سا مطلب پرست ہو۔ چونکہ مرزا قادیانی اس روایت کو کھینچ تان کر مفید مطلب بنا سکتے تھے، اس لیے یہ روایت ان کے نزدیک نہایت صحیح تھی، چنانچہ ضمیمہ، انجام آتھم (صفحہ 49) میں لکھا کہ ''پھر ایک اور اعتراض سادہ لوح عبدالحق کا یہ ہے کہ محدثین نے دارقطنی کی اس حدیث کے بعض راویوں پر جرح کی ہے، اس لیے یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ لیکن اس احمق کو سمجھنا چاہیے کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا ہے، کیونکہ اس کی پیش گوئی پوری ہوگئی، پس اس صورت میں جرح سے حدیث کا کچھ نقصان نہیں ہوا، بلکہ جنھوں نے جرح کیا ہے ان کی حماقت ظاہر ہوئی۔ فرض کیا کہ اس حدیث میں کوئی راوی کذاب ہے، مفتری ہے، مگر جبکہ یہ پیشین گوئی پوری ہوگئی تو حدیث کی صحت پر شہادت پیدا ہوگئی۔''

اس کے بعد مرزا قادیانی نے ضمیمہ ''انجام آتھم'' کے صفحہ 50 پر مولوی عبدالحق صاحب غزنوی مرحوم کو خطاب کرتے ہوئے لکھا: ''اے بدذات، خبیث، دشمن اللہ اور رسولؐ کے تو نے یہ یہودیانہ تحریف اسی لیے کی کہ تا یہ عظیم الشان معجزہ پیغمبر خدا ﷺ کا دنیا پر مخفی رہے۔ جابر اور عمرو بن شمر کا جھوٹ تو ہرگز ثابت نہیں ہوا، مگر تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا

گیا۔ جابر اور عمرو کا سچا ہونا کسوف خسوف سے ثابت ہو گیا اور رویت نے روایت کے ضعف کو دور کر دیا۔ اب جو شخص ان بزرگوں (جابر اور عمرو بن شمر) کو جھوٹا کہے وہ بدذات خود جھوٹا اور بے ایمان ہے۔"

مرزا قادیانی نے کتاب "حقیقتہ الوحی" صفحہ 197 میں لکھا، جبکہ یہ پیش گوئی اپنے معنوں کے رو سے کامل طور پر پوری ہو چکی تو اس حدیث سے بڑھ کر اور کون سی حدیث صحیح ہوگی جس کے سر پر محدثین کی تنقید کا بھی احسان نہیں، بلکہ اس نے اپنی صحت کو آپ ظاہر کر کے دکھلا دیا کہ وہ صحت کے اعلیٰ درجہ پر ہے۔ مرزا قادیانی نے کتاب "تحفہ گولڑویہ" صفحہ 45 میں اعلان کیا تھا کہ جو کوئی اس حدیث کو موضوع ثابت کرے گا، اس کو سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اس کے جواب میں علمائے اسلام نے عمرو بن شمر اور جابر جعفی کی از سر نو قلعی کھول کر قادیانی صاحب کی پیش کردہ روایت کی حقیقت ظاہر کر دی، مگر مرزا قادیانی نے جیسا کہ ان کا معمول تھا کہ انعام مشتہر کرتے تھے، لیکن اس کا ایفا نہیں کرتے تھے، کسی کو پھوٹی کوڑی بھی انعام نہ دی۔" (رئیس قادیان از مولانا رفیق دلاوری صفحہ 634)

5- فرض کیجیے اگر یہ روایت یا قول صحیح بھی ہو تو بھی یہ مرزا قادیانی کے حق میں نہیں جاتا۔ کیونکہ احادیث مبارکہ میں جس قدر علامتیں حضرت امام مہدیؓ کی بیان ہوئی ہیں، ان میں کوئی علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دنیا فنا نہ ہوگی جب تک کہ ایک شخص میرے اہل بیت سے عرب کا بادشاہ نہ ہو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا یعنی محمد۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کے والد کا نام میرے والد محترم کے نام کے مطابق ہوگا یعنی عبداللہ۔ مگر سب جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد قادیانی تھا۔ اس کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ مرزا قادیانی قوم کا سیّد نہ تھا بلکہ مغل قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ احادیث میں حضرت امام مہدی کی نسبت "من اهل بيتي من عترتي من ولد فاطمه" کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ چونکہ سچے امام مہدی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ اس بنا پر شہید کربلا حضرت امام حسینؓ کے پوتے امام محمد باقرؒ نے فرمایا کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں اور مرزا قادیانی فاطمی نہیں تھا چنانچہ مرزا قادیانی نے خود لکھا:

(335) ''میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق ''من ولد فاطمه و من عترتی'' وغیرہ ہے۔''

(براہین احمدیہ [ضمیمہ] حصہ پنجم صفحہ 186 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 859 پر)

-6 اس پیش گوئی میں لفظ ''آیتیں'' استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ آیت کی جمع ہے۔ آیت اس کھلی نشانی کو کہتے ہیں کہ جس کی مانند اس کے ظہور سے پہلے اس کی مثل کوئی چیز واقع نہ ہوئی ہو اور وہ بے نظیر ہو۔ سچا مہدی تب ہی پہچانا جائے گا۔ اگر روزمرہ معمولات کے مطابق کچھ چیزیں ظہور میں آ جائیں تو پھر سچے مہدی اور جھوٹے مہدی میں تمیز کرنی مشکل ہو جائے گی۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ 15,14,13 تاریخیں خسوف (چاند گرہن) کے لیے اور 29,28,27 کسوف (سورج گرہن) کے لیے مقرر ہیں اور یہ نظام کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ جبکہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں بھی حسب سابق ایسا ہی ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی سچا مہدی نہ تھا۔ اگر وہ سچا مہدی ہوتا تو اس کے لیے کوئی خاص نشان ظاہر ہوتا جو اس کو دوسرے جھوٹے مہدیوں سے ممتاز کرتا اور وہ فخر سے کہہ سکتا کہ مجھے ایسا نشان ملا ہے جو کسی کو نہیں ملا۔ لیکن 1894ء میں جب رمضان المبارک میں چاند گرہن اور سورج گرہن لگا اور مرزا قادیانی نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو اس وقت یہ گرہن ہندوستان کے علاوہ دنیا بھر میں ہوا۔ اس وقت امریکہ میں مسٹر ڈوئی نے اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہوا تھا اور سوڈان میں محمد احمد نے اپنے مہدی ہونے کا اور وہ دونوں زندہ موجود تھے۔

-7 اس پیش گوئی میں دو دفعہ یہ جملہ بطور خاص آیا ہے: ''لم تکونا منذ خلق الله السموات والارض'' مطلب اس کا یہ ہے کہ مہدی کی دو نشانیاں ایسی ہیں کہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں، ان دونوں نشانیوں کا ظہور آج تک ہوا ہی نہیں۔ یہ قول اسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ جب اسے ظاہری الفاظ کے مطابق رکھا جائے۔ یعنی رمضان المبارک کی پہلی تاریخ اور پندرہ تاریخ مراد لی جائے کیونکہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں، ان تاریخوں میں کبھی چاند اور سورج کا

گرہن نہیں لگا۔ جبکہ مرزا قادیانی کے دور میں 13 رمضان المبارک کو چاند گرہن اور 28 رمضان المبارک کو سورج گرہن لگا۔ اور ایسا مرزا قادیانی سے پہلے ہزاروں مرتبہ ہو چکا ہے۔

-8 اس قول میں مہدی کے دو نشانوں کے بے نظیر ہونے کے بعد پہلی علامت یہ بیان کی گئی کہ "تنکسف القمر لاول لیلة من رمضان" یعنی چاند گرہن رمضان المبارک کی پہلی رات میں ہوگا اور دوسری علامت یہ بیان کی گئی کہ: "وتنكسف الشمس فی النصف منه" یعنی سورج گرہن رمضان کی درمیانی تاریخ کو ہوگا۔ اس جملہ میں لفظ نصف اور منہ پر غور فرمائیں۔ منہ میں ضمیر مذکر ہے اور اس کا مرجع رمضان ہے۔ نصف سے مراد رمضان المبارک کی 14 یا 15 تاریخ ہے۔ سورج گرہن کا دوسرا نشان بھی بے نظیر، بے مثل اور بالکل منفرد و انوکھا ہوگا۔ جبکہ مرزا قادیانی کے وقت میں چاند گرہن رمضان کی 13 تاریخ کو جبکہ سورج گرہن رمضان کی 28 تاریخ کو لگا تھا۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے: "چاند گرہن 13 رمضان کو ہوا اور سورج گرہن 28 رمضان کو" (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 50 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334 از مرزا قادیانی) لیکن برا ہو خود غرضی کا کہ مرزا قادیانی کی سلطانی قلم نے ان تاریخوں کا ترجمہ اپنے مفاد کے تحت کر کے اپنے لیے جگ ہنسائی کا سامان پیدا کر لیا۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں اس قول کا ترجمہ یہ لکھا:

(336) "مہدی موعود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اس کی اوّل رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اس کے دنوں میں سے بیچ کے دنوں میں ہوگا یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 194 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 202 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 860 پر)

یعنی چاند کی اوّل تاریخ سے مراد تیرھویں تاریخ اور رمضان کے نصف سے مراد اٹھائیس تاریخ۔ اب ان عقل کے اندھوں کو کون سمجھائے کہ تیرہ رمضان کو کوئی اوّل

رمضان نہیں کہتا اور نہ اٹھائیس تاریخ کو کوئی رمضان کا نصف کہتا ہے۔ یہ ہیں قادیانی تادیلات جس پر پوری قادیانی عمارت کھڑی ہے۔ پھر اس کتاب میں مرزا قادیانی نے مزید لکھا:

(337) ”عرب کے محاورہ میں پہلی رات کا چاند قمر کبھی نہیں کہلاتا بلکہ تین دن تک اس کا نام ہلال ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سات دن کا ہلال کہلاتا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 196 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 861 پر)

مزید اس ضمن میں حضرت مولانا رفیق دلاوریؒ لکھتے ہیں:

”کیونکہ عربی میں چاند کو قمر کہتے ہیں اور وہ مختلف حالتوں میں ہلال یا بدر وغیرہ کہلاتا ہے، اس لیے ہلال اور بدر وغیرہ سب کو قمر کہہ سکتے ہیں، کیونکہ عربی میں چاند کا یہی اصلی نام ہے، چنانچہ رب جلیل نے فرمایا: هو الذى جعل الشمس ضياء والقمر نورا (وہ ذات پاک جس نے سورج کو چمک دار اور چاند کو نور بنایا) اور فرمایا: والقمر قدرناه منازل حتى عاد كالعرجون القديم (ہم نے چاند کے لیے منزلیں مقرر کی ہیں ان کے بموجب ترقی کرتا ہے پھر رو بہ زوال ہوتا ہے، یہاں تک کہ کھجور کی پرانی ٹہنی کی مانند رہ جاتا ہے) اور قاموس اور اس کی شرح تاج العروس میں ہے: الهلال غرة القمر وهى اول ليلته (ہلال قمر کی پہلی رات کا نام ہے) اور تاج العروس اور لسان العرب میں ہے: يسمى القمر لليلتين من اول شهر هلالا (مہینہ کی پہلی دو راتوں میں قمر کو ہلال کہتے ہیں) غرض چاند کی پہلی رات کو جس طرح ہلال کہتے ہیں، اسی طرح قمر بھی کہہ سکتے ہیں، کیونکہ قمر سب تاریخوں کے لیے مشترک نام ہے۔ ہر رات کا چاند قمر کہلاتا ہے، خواہ وہ پہلی رات کا ہو یا چودھویں کا یا کسی اور تاریخ کا۔

پس مرزا قادیانی کا ضمیمہ ”انجام آتھم“ صفحہ 47 میں نہایت دیدہ دلیری سے یہ لکھنا کہ احمقوں نے یہ معنے کس لفظ سے سمجھ لیے، اے نادانو، آنکھوں کے اندھو، مولویت کو بدنام کرنے والو، ذرا سوچو کہ حدیث میں قمر کا لفظ آیا ہے، اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا تو حدیث میں قمر کا لفظ نہ آتا بلکہ ہلال کا لفظ آتا۔“ اس بات کی بین دلیل ہے کہ مرزا قادیانی کو نہ تو قرآن پر عبور تھا نہ لغت ہی سے مس تھا، لیکن انھیں باایں ہمہ جہل و نادانی

علمائے امت کے خلاف دریدہ ذہنی کرتے ہوئے انھیں شرم نہیں آتی۔ مرزا قادیانی نے ضمیمہ "انجام آتھم" میں متذکرہ صدر الفاظ درج کرنے کے بعد از سر نو یوں گل افشانی کی: "سواب سوچنا چاہیے کہ یہ لوگ اس علمیت کے ساتھ مولوی کہلاتے ہیں۔ اب تک یہ بھی خبر نہیں کہ پہلی رات کے چاند کو عربی زبان میں کیا کہتے ہیں؟" اور ضمیمہ "انجام آتھم" صفحہ 47 میں یہ بھی لکھا کہ "اگر مہینہ کی پہلی رات مراد ہوتی تو روایت یوں ہونی چاہیے تھی: ینکسف الھلال لاول لیلۃ" لیکن بے چارے مرزے کی بلا جانے کہ عربی محاورہ تنکسف القمر ہی بولا جاتا ہے ینکسف الھلال خلاف محاورہ اور غلط ہے۔

یاد رہے کہ جب سے آفتاب اور ماہتاب پیدا ہوئے، کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ چاند کو رمضان کی پہلی اور سورج کو رمضان کی چودھویں یا پندرھویں تاریخ گہن لگا ہو، بلکہ چاند کو ہمیشہ قمری مہینہ کی تیرہویں، چودہویں یا پندرہویں رات اور سورج کو قمری مہینہ کی دو تاریخوں اٹھائیسویں یا انتیسویں تاریخ میں گہن لگتا ہے، لیکن روایت مسطورہ کے بموجب حضرت مہدی علیہ السلام کے زمن سعادت میں اسی طرح قاعدۂ نجوم کے خلاف چاند کو رمضان کی درمیانی تاریخ میں گہن لگے گا۔ جس طرح نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات کے دن 10 تاریخ کو لگا تھا، بعض علما نے لکھا ہے کہ آفتاب کو جو خلاف معمول 10 تاریخ کو گہن لگا تو اس سے خدائے قادر و توانا کو اہل نجوم کے اس قاعدہ کا ابطال منظور تھا، جن کے نزدیک کسوف 28 یا 29 کے سوا کسی اور تاریخ میں ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (رئیس قادیان از مولانا محمد رفیق دلاوریؒ)

•

اس ضمن میں معروف عالم دین حضرت مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب لکھتے ہیں:

☐ "علم الفلکیات کی رو سے یہ ایک طے شدہ اور مسلمہ قانون ہے کہ چاند گرہن ہمیشہ قمری مہینے کے وسط اور سورج گرہن ہمیشہ مہینے کے آخر میں ہی ممکن ہے۔ یہ مسئلہ فلکیات کا بالکل ابتدائی اور عام سا مسئلہ ہے۔ اس کی وجہ اس فن کے مبتدی بھی جانتے اور بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں چاند گرہن ہمیشہ اسلامی تاریخ کے حساب سے 13، 14، 15 اور سورج گرہن ہمیشہ 27، 28، 29 کو ہوگا۔ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ اللہ پاک نے فلکی نظام ہی کچھ ایسا رکھا ہے۔ البتہ حضرت مہدی کے ہاتھ پر جس سال کے محرم میں عاشورہ کی

رات کو حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت جہاد و خلافت ہوگی اور اس محرم سے پہلے ذی الحجہ میں منیٰ میں سخت خونریزی ہوگی، اس سال رمضان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے چاند گرہن 13، 14، 15 رمضان کے بجائے یکم رمضان المبارک کی رات کو ہوگا اور سورج گرہن 27، 28، 29 رمضان کے بجائے 15 رمضان المبارک کو ہوگا۔ یہ دونوں باتیں ناممکن ہیں اور نہ تخلیق کائنات سے آج تک ہوئی ہیں۔ لیکن قانون سے ہٹ کر پیش آنے والی چیزوں کی علامت بھی عام قوانین سے ہٹ کر ہوتی ہے۔"

(ہفت روزہ ضرب مومن کراچی 22 تا 28 اگست 2008ء جلد نمبر 12، شمارہ 36)

مرزا قادیانی "حقیقۃ الوحی" میں لکھتا ہے:

(338) "ہمارے مخالف سراسر تعصب سے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اوّل یہ کہ حدیث کے لفظ یہ ہیں چاند گرہن پہلی رات میں ہوگا اور سورج گرہن بیچ کے دن میں مگر ایسا نہیں ہوا یعنی ان کے زعم کے موافق "چاند گرہن شب ہلال کو ہونا چاہیے تھا جو قمری مہینہ کی پہلی رات ہے اور سورج گرہن قمری مہینہ کے پندرھویں دن کو ہونا چاہیے تھا جو مہینہ کا بیچواں دن ہے۔" مگر اس خیال میں سراسران لوگوں کی ناسمجھی ہے کیونکہ دنیا جب سے پیدا ہوئی ہے چاند گرہن کے لیے تین راتیں خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں اور چاند گرہن کی پہلی رات جو خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے مطابق ہے، وہ قمری مہینے کی تیرھویں رات ہے اور سورج کے گرہن کے لیے تین دن خدا کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی قمری مہینے کا ستائیسواں اٹھائیسواں اور انتیسواں دن۔ اور سورج کے تین دن گرہن میں سے قمری مہینہ کے رو سے اٹھائیسواں دن بیچ کا دن ہے۔ سو انہی تاریخوں میں عین حدیث کے منشا کے موافق سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوا۔ یعنی چاند گرہن رمضان کی تیرھویں رات میں ہوا اور سورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 195 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 862 پر)

لیکن مرزا قادیانی کا یہ ڈھکوسلہ بھی ناقابل التفات ہے، کیونکہ روایت کے الفاظ اس کو رد کرتے ہیں۔ اول تو تین دنوں میں سے درمیان کے دن کو نصف نہیں کہتے، بلکہ وسط

کہتے ہیں اور روایت میں ہے کہ سورج گہن اس کے نصف میں ہوگا۔ دوسرے سورج گہن کے وقت کی تشریح فی النصف منه میں موجود ہے، کیونکہ اگر نصف سے وسط مراد لے کر کہیں کہ سورج گہن اپنے معمولی ایام کے وسط میں ہوگا تو لفظ منه کا مرجع کوئی نہ رہے گا اور منه کی ضمیر کا مرجع بجز رمضان کے اور کسی طرف نہیں ہوسکتا۔ پس اس کے معنی لازمی طور پر یہی ہوں گے کہ وسط رمضان میں سورج گہن ہوگا۔

چونکہ رمضان کی پہلی رات خسوف اور نصف رمضان کو کسوف ہوگا اور یہ دونوں واقعات عادت مستمرہ کے خلاف ہوں گے اس لیے ان کو آیتین یعنی دو نشانیاں بتایا گیا اور ظاہر ہے کہ یہ نشان منجمین کے حساب کے سراسر خلاف اور ایسے بدیع ہیں کہ جن کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی، اسی بنا پر روایت میں مذکور ہے **لم تکونا منذ خلق السموات والارض** یعنی جب سے زمین آسمان بنائے گئے یہ بدیع نشان یعنی پہلی تاریخ کو خسوف اور پندرہویں کو کسوف کبھی ظاہر نہیں ہوئے، البتہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں گہن کا قاعدۂ مستمرہ ٹوٹ جائے گا، لیکن قادیاں کے مسیح موعود صاحب اس بدیہی چیز کے منکر ہیں اور اپنی عقل کے ناخن لینے کی بجائے مقتضائے طبیعت کی بنا پر الٹا علمائے امت کو گالیاں دیتے ہیں، چنانچہ ان کی مزید گوہر افشانی ملاحظہ ہو۔ ارشاد ہوتا ہے: ''انصاف کرنا چاہیے کہ کس قوت اور چمک سے کسوف اور خسوف کی پیش گوئی پوری ہوئی اور ہمارے دعوے پر آسمان نے گواہی دی، مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ **علیهم نعال لعن الله الف الف مرة** (خدا کی لعنت کے دس لاکھ جوتے علما پر پڑیں) اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیش گوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔ اے پلید دجال پیش گوئی تو پوری ہوگئی، لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 46) اگلے صفحہ پر یوں گوہر افشانی کرتا ہے: ''اور یہ خیال کہ اس حدیث میں جو یہ فقرہ ہے کہ **لم تکونا منذ خلق السموات والارض** اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ خسوف و کسوف بطور خارق ہوگا۔ نہ ایسا خسوف کسوف جو منجمین کے نزدیک معلوم و معروف ہے۔ یہ وہم بھی اس بات پر قطعی دلیل ہے کہ یہ لوگ (علمائے ملت) علم عربی اور عالمانہ تدبر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں۔ یہودیوں کے لیے خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے، جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں، مگر یہ (معاذ اللہ) خالی گدھے ہیں۔ یہ اس شرف سے بھی محروم ہیں

جو ان پر کوئی کتاب ہو۔"

اور آگے چل کر لکھتا ہے کہ "خدا نے قدیم سے چاند گرہن کے لیے 13-14-15 اور سورج گرہن کے لیے 27-28-29 تاریخیں مقرر کر رکھی ہیں۔ سو پیش گوئی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ یہ نظام اس روز ٹوٹ جائے گا۔ جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے، نہ انسان" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 47) لیکن جس صورت میں کہ 13-14-15 کو خسوف اور 27-28-29 کو کسوف ہر زمانہ میں ہوتے رہتے ہیں، اگر مہدی علیہ السلام کے زمن سعادت میں بھی انہی تاریخوں میں ہوں تو وہ کسی طرح نشان نہیں بن سکتے، کیونکہ وہ سچے مہدی اور جھوٹے مہدی میں فارق اور مابہ الامتیاز نہ بن سکیں گے اور قادیانی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ میرے زمانہ میں ماہتاب کو تیرہویں رات اور آفتاب کو اٹھائیسویں تاریخ کو گہن لگا تھا، جو ہمیشہ کا معمول اور مروج ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ قادیانی صاحب سچے مہدی نہ تھے، اگر سچے مہدی ہوتے تو ان کے لیے کوئی ایسا مخصوص نشان ظاہر ہوتا جو انھیں جھوٹے مہدیوں سے ممتاز کر دیتا۔ اب مرزائی صاحبان انصاف سے بتائیں کہ اس لقب (گدھے) کا حقیقی مستحق کون ہے، جو ان کے مقتدا نے علمائے اسلام کے لیے تجویز کیا ہے؟"

(رئیس قادیان از مولانا رفیق دلاوری صفحہ 636 تا 399)

مرزا قادیانی بڑے دعویٰ سے لکھتا ہے:

(339) "دوسرا نشان مہدی موعود کا یہ ہے کہ اس کے وقت میں ماہ رمضان میں خسوف کسوف ہوگا اور پہلے اس سے جیسا کہ منطوق حدیث صاف بتلا رہا ہے کبھی کسی رسول یا نبی یا محدث کے وقت میں خسوف کسوف کا اجتماع رمضان میں نہیں ہوا اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے، کسی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت کے وقت میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن اکٹھے نہیں ہوئے اور اگر کوئی کہے کہ اکٹھے ہوئے ہیں تو بار ثبوت اس کے ذمہ ہے۔"

(انوار الاسلام صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 48 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 863 پر)

(340) "یہ کبھی نہیں ہوا اور ہرگز نہیں ہوا کہ بجز ہمارے اس زمانہ کے دنیا کی ابتدا سے آج تک کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ میں ایسے طور سے اکٹھے ہو گئے ہوں کہ

اس وقت کوئی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت بھی موجود ہو۔"
(انوار الاسلام صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 864 پر)

(341) "کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ 196 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 865 پر)

(342) "چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کیے، اس لیے یہ نشانِ آسمانی میرے لیے متعین ہوا۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ 195 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 202 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 866 پر)

(343) "جب ہندوستان میں یہ نشان ظاہر ہوا تو مکہ معظمہ کی ہر ایک گلی اور کوچہ میں اس کا تذکرہ تھا کہ مہدی موعود پیدا ہو گیا...... وہ سب خوشی سے اچھلنے لگے کہ اب اسلام کی ترقی کا وقت آ گیا اور مہدی پیدا ہو گیا۔"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 154 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 867 پر)

(344) "سو پیشگوئی کا بھی مفہوم یہی ہے کہ یہ نشان کسی دوسرے مدعی کو نہیں دیا گیا خواہ صادق ہو یا کاذب۔ صرف مہدی موعود کو دیا گیا ہے۔ اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف کسوف کسی اور مدعی کے زمانہ میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں۔ اس سے بیشک میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔"
(انجام آتھم صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 868 پر)

مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں سے یہ نتائج اخذ ہوتے ہیں:۔

1- کسی مدعی نبوت و رسالت یا محدثیت کے وقت میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن اکٹھے نہیں ہوئے۔

2- اس گرہن کے وقت مہدی ہونے کا مدعی صرف مرزا قادیانی تھا۔ اس کے علاوہ اس روئے زمین پر اور کوئی دوسرا شخص نہ تھا جس نے اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دیا ہو۔

3- گرہن کا نشان کسی دوسرے مہدی کو خواہ وہ صادق ہو یا کاذب، نہیں دیا گیا۔ اگر کوئی شخص یہ بات ثابت کر دے کہ ایسا نشان (چاند گرہن + سورج گرہن) کسی دوسرے مدعی مہدی کے زمانہ میں پیش آیا تو بے شک میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نکات نہایت قابل توجہ اور اہم ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

1- قارئین کرام! ایک دفعہ پھر یاد رکھیں کہ دارقطنی کا یہ قول اسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ جب اسے ظاہری الفاظ کے مطابق رکھا جائے یعنی اول ''لیلۃ'' سے یکم رمضان اور ''نصف منہ'' سے پندرہ رمضان مراد لی جائے، کیونکہ جب سے آسمان و زمین بنے ہیں ان تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن نہیں لگا۔ تیرہ رمضان کو چاند گرہن اور اٹھائیس رمضان کو سورج گرہن مرزا قادیانی سے قبل ہزاروں مرتبہ لگ چکا ہے، مرزا قادیانی سے قبل 45 سال کے عرصہ میں تین مرتبہ رمضان کی انہی تاریخوں میں گرہن لگ چکا ہے۔

2- حضرت سیّد عبدالحفیظ شاہؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

''ڈاکٹر ڈیوڈ مکناٹن شمالی افریقہ سے تعلق رکھنے والے ایک مشہور و معروف عیسائی منجم ہیں جو کہ حکومت دبئی کے موسمیات کے شعبے سے منسلک ہیں۔ رمضان میں خسوف و کسوف کے اجتماع کے موضوع پر انھوں نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے۔ ان کی تحقیقات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

چاند گرہن

یہ اس وقت ہوتا ہے جب زمین، چاند اور سورج کے بیچ میں حائل ہو جاتی ہے۔

چاند کو گرہن صرف پورے چاند پر ہی لگ سکتا ہے۔

سورج گرہن

سورج کو گرہن اس وقت لگتا ہے جب چاند، زمین اور سورج کے درمیان آ جائے اور یہ صرف اور صرف نئے چاند پر ہی ہو سکتا ہے۔ ان دونوں قسم کے گہنوں کے لیے ضروری ہے تینوں اجسام ایک ہی سیدھ میں ہوں۔ چاند کا زمین کے گرد اپنا مدار ہے۔ اسی طرح زمین کا سورج کے گرد اپنا ایک الگ مدار ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ہر قمری ماہ کی پہلی اور 15 کو تینوں اس طرح ایک لائن میں ہوں کہ سورج اور چاند گرہن ہوں۔ البتہ سال میں کم از کم دو گرہن کے موسم ہوتے ہیں جن میں یہ تینوں اجسام فلکی ایک لائن میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ سورج اور چاند گرہن تقریباً ہر ساڑھے پانچ ماہ بعد لگ سکتا ہے۔

ڈاکٹر مکناٹن سے سوال کیا گیا کہ پچھلے 1400 سالوں میں رمضان میں چاند اور سورج گرہن کا اجتماع کتنی مرتبہ ہوا ہے؟

ڈاکٹر ڈیوڈ مکناٹن کہتے ہیں:

- ''اسٹرا نامی کی مختلف کتب اور کمپیوٹر کے پروگراموں کی مدد سے میں نے جو تحقیق کی تو پتہ چلا کسی بھی خاص قمری مہینے میں سورج اور چاند گرہن ہر بائیس سال کے بعد گھوم کر انہی تاریخوں میں واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ جب میں نے دنیا کے مختلف حصوں میں ہونے والے سورج اور چاند کے جزوی اور کامل گرہنوں کے رمضان میں اجتماع کے بارے میں تحقیق کی تو پتہ چلا کہ ہر بائیس سال کے بعد باقاعدگی سے کم از کم ایک بار اور کبھی کبھی دو بار سورج اور چاند کے گرہنوں کا رمضان میں اجتماع ہوتا چلا آیا ہے۔ البتہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور درمیانی تاریخ کو سورج گرہن کا ہونا جیسا کہ آپ نے دارقطنی نامی کتاب کے حوالے سے تذکرہ کیا ہے، یہ سائنسی نقطہ نگاہ سے ناممکنات میں سے ہے۔ کائنات کی تخلیق سے لے کر آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا۔'' (امام بے لگام کے منہ میں لگام از سید عبدالحفیظ شاہؒ)

-3 1829ء میں ایک مشہور انگریز مسٹر کیتھ نے انگریزی زبان میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ''وٰیوز آف دی گلوبس'' ہے۔ یہ کتاب لندن میں طبع ہوئی۔ مسٹر کیتھ نے اس کتاب میں 1801ء سے 1900ء تک کی پورے سو برس کے آئندہ گہنوں

کی فہرست درج کی ہے۔اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سو سال کے اندر پانچ مرتبہ خسوف وکسوف کا اجتماع رمضان المبارک میں ہوا ہے۔

-4 دوسری کتاب 1256ھ میں ''حدائق النجوم'' فارسی زبان میں مطبع محمدی لکھنؤ میں چھپی۔اس کتاب کی فہرست میں 63 برس کے اندر تین گرہنوں کا اجتماع رمضان المبارک میں لکھا ہے اور یہ تین اجتماع ایسے ہیں کہ مذکورہ دونوں کتابوں کے مصنف اس پر متفق ہیں۔

-5 ''حدائق النجوم'' صفحہ 702 تا 707 اور ''یوز آف دی گلوبس'' صفحہ 272 تا 276 اور مسٹر نارمن لوکیئر کی کتاب ''اسٹرونوی'' صفحہ 102 جدول خسوف وکسوف کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ تیرہ صدیوں میں 18ھ سے 1313ھ تک ساٹھ مرتبہ رمضان المبارک میں اجتماع خسوف وکسوف ہوا۔

-6 انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کی 27 ویں جلد میں گرہن کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو تریسٹھ برس پہلے سے 1901ء تک کا تجربہ لکھا ہے جس کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ ہر ثابت شدہ یا مانا ہوا گہن 223 برس قبل اور بعد اس قسم کا گہن ہوتا ہے یعنی وہ مانا ہوا گہن جس وقت اور جس مہینہ میں جس طور کا ہوگا، 223 برس سے قبل اور بعد بھی ان ہی خصوصیات کے ساتھ ویسا ہی دوسرا گہن ہوگا۔اب اس حساب کی روشنی میں آپ غور کریں! جب 1267ھ سے 1312ھ تک چھیالیس برس میں تین مرتبہ گرہنوں کا اجتماع رمضان کی تیرہ اور اٹھائیس کو ہوا، اس قاعدے کو جاری کر کے دیکھا جائے کہ اس سے پہلے کس وقت میں گرہنوں کا اجتماع رمضان کی تیرہ اور اٹھائیس کو ہوا ہے۔

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ اپنی کتاب ''شہادت آسمانی'' میں لکھتے ہیں:

''رمضان شریف کی 13 اور 28 کو گرہنوں کا اجتماع معمولی بات ہے۔جس طرح کے گرہن مرزا قادیانی کے دعوے کے بعد ہوئے، اسی طرح ان کے دعوے کے قبل بھی ہوئے ہیں۔جس طرح چاند گرہن کے لیے عادۃ اللہ یہ ہے کہ تاریخ 13-14-15 کو ہو اور سورج گرہن 27-28-29 کو ہو۔اسی طرح یہ بھی عادۃ اللہ ہے کہ دورہ مقررہ اور اوقات معینہ کے بعد دونوں کا اجتماع ایک ماہ میں ہو۔اب وہ مہینہ رمضان شریف کا ہو یا دوسرا مہینہ ہو۔اگر علم

کے ساتھ طلب تحقیق اور دل میں حق پسندی ہے تو علم ہیئت و نجوم کی کتابوں کو دیکھیے۔ اگر آپ بہ نظر تحقیق دیکھیں گے تو بالیقین میرے بیان کی تصدیق کریں گے۔

یہ امر ظاہر ہے کہ جس طرح علم و رمل اور نجوم وغیرہ سے گذشتہ اور آئندہ کی خبریں معلوم ہوتی ہیں اور بہت رمال و نجومی وہ خبریں شائع کیا کرتے ہیں، اسی طرح علم ہیئت اور نجوم کے ماہر گذشتہ اور آئندہ کے گرہنوں کو بیان کرتے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھا کرتے ہیں۔ اس وقت میرے پاس اس فن کی دو کتابیں موجود ہیں، مسٹر کیتھ کی کتاب یوز آف دی گلوبس اور حدائق النجوم۔ پہلی کتاب انگریزی میں ہے اور دوسری فارسی میں۔ ان دونوں کتابوں میں گرہنوں کی فہرست دی گئی ہے۔ مسٹر کیتھ نے پورے سو برس کی فہرست دی ہے یعنی 1801ء سے 1900ء تک کی۔ کیتھ کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ سو برس کے عرصہ میں پانچ مرتبہ سورج گرہن اور چاند گرہن کا اجتماع رمضان شریف میں لگا ہے۔ چونکہ یہ تین اجتماع ایسے ہیں کہ دونوں کتابوں کے مؤلف اس پر متفق ہیں اور ان تین گرہنوں کے دیکھنے والے بھی اس وقت تک موجود ہیں اور ان گرہنوں کا ظہور بھی بالاتفاق 13 رمضان شریف اور 28 رمضان شریف کو ہوا ہے۔ اس لیے میں صرف پینتالیس برس کے گرہنوں کی فہرست ان دونوں کتابوں سے نقل کرتا ہوں تا کہ معلوم ہو جائے کہ اس قلیل مدت میں تین مرتبہ ایسے گرہنوں کا اجتماع رمضان میں ہوا، پھر دنیا کی ابتدا سے اس کثیر مدت میں کس قدر ہوا ہوگا۔ ہر ایک ذی علم سمجھتا ہے کہ اگر اس اجتماع کو نشان قرار دیا جائے گا تو صرف ایک نشان ثابت ہوگا اور حدیث میں نہایت صاف طور پر دو نشانوں کی پیش گوئی کی ہے اور ہر ایک نشان کو بے نظیر کہا ہے۔ اس لیے اگر 13 تاریخ اور 28 رمضان کو گرہن ہونا نشان ہے تو روایت کے بموجب ہر ایک گرہن کو نشان ہونا چاہیے اور ہر ایک کو بے نظیر ہونا چاہیے مگر مذکورہ فہرست سے ظاہر ہے کہ نوے برس کے عرصے میں چاند گرہن رمضان کے 13 تاریخ کو پانچ مرتبہ ہوا یعنی 1263ھ اور 1267ھ اور 1291ھ اور 1310ء، 1311ء اور 1312ھ ہے اور سورج گرہن 28 رمضان کو 36 برس میں 6 مرتبہ ہوا اور دونوں کا اجتماع ان تاریخوں میں 3 مرتبہ ہوا۔ یعنی 46 برس میں 3 مرتبہ چاند گرہن اور سورج گرہن کا اجتماع رمضان المبارک کی 13 اور 28 تاریخ کو ہوا۔ پھر کیا ایسے ہی گرہن نشان و معجزہ ہو سکتے ہیں؟

45 سال میں چاند اور سورج گرہن کی فہرست ملاحظہ ہو

نمبر شمار	چاند گہن یا سورج گہن	کلی یا جزئی	سنہ عیسوی	سنہ ہجری	زمانہ اوسط چاند گہن یا سورج گہن				
					انگریزی مہینہ		عربی مہینہ		
					مہینہ	تاریخ	مہینہ	تاریخ	دوپہر دن یا آدھی رات
-1	چاند	جزئی	1851ء	1267ھ	جنوری	17	ربیع الاول	13	دوپہر کے بعد
-2	چاند	جزئی	1851ء	1267ھ	جولائی	13	رمضان	13	آدھی رات کے بعد
-3	سورج		1851ء	1267ھ	جولائی	28	رمضان	28	دوپہر کے بعد
-4	چاند	کلی	1852ء	1268ھ	جنوری	7	ربیع الاول	14	آدھی رات کے بعد
-5	چاند	کلی	1852ء	1268ھ	جولائی	1	رمضان	12	دوپہر کے بعد
-6	سورج		1852ء	1269ھ	دسمبر	11	صفر	28	آدھی رات کے بعد
-7	چاند	جزئی	1852ء	1269ھ	دسمبر	26	ربیع الاوّل	14	دوپہر کے بعد
-8	چاند	جزئی	1853ء	1269ھ	جون	21	رمضان	13	آدھی رات کے بعد
-9	چاند	جزئی	1854ء	1270ھ	مئی	12	شعبان	14	دوپہر کے بعد
-10	چاند	جزئی	1854ء	1271ھ	نومبر	4	صفر	12	دوپہر کے بعد
-11	چاند	کلی	1855ء	1271ھ	مئی	2	شعبان	14	آدھی رات کے بعد
-12	سورج		1855ء	1271ھ	مئی	16	شعبان	28	آدھی رات کے بعد
-13	چاند	کلی	1855ء	1272ھ	اکتوبر	25	صفر	13	آدھی رات کے بعد
-14	چاند	جزئی	1856ء	1272ھ	اپریل	20	شعبان	14	آدھی رات کے بعد

-15	سورج		1856ء	1273ھ	ستمبر	29	محرم	28	آدھی رات کے بعد
-16	چاند	جزئی	1856ء	1273ھ	اکتوبر	13	صفر	13	دوپہر کے بعد
-17	سورج		1857ء	1274ھ	ستمبر	18	محرم	28	آدھی رات کے بعد
-18	چاند	جزئی	1858ء	1274ھ	فروری	27	رجب	12	دوپہر کے بعد
-19	سورج		1858ء	1274ھ	مارچ	15	رجب	28	دوپہر کے بعد
-20	چاند	جزئی	1858ء	1275ھ	اگست	24	محرم	14	دوپہر کے بعد
-21	چاند	کلی	1859ء	1275ھ	فروری	17	رجب	13	آدھی رات کے بعد
-22	سورج		1859ء	1275ھ	جولائی	29	ذی الحجہ	28	دوپہر کے بعد
-23	چاند	کلی	1859ء	1276ھ	اگست	13	محرم	13	دوپہر کے بعد
-24	چاند	جزئی	1860ء	1276ھ	فروری	7	رجب	14	آدھی رات کے بعد
-25	سورج		1860ء	1276ھ	جولائی	18	ذی الحجہ	28	دوپہر کے بعد
-26	چاند	جزئی	1860ء	1277ھ	اگست	1	محرم	13	دوپہر کے بعد
-27	سورج		1861ء	1277ھ	جنوری	11	جمادی الثانی	28	آدھی رات کے بعد
-28	سورج		1861ء	1277ھ	جولائی	8	ذی الحجہ	29	آدھی رات کے بعد
-29	چاند	جزئی	1861ء	1278ھ	دسمبر	17	جمادی الثانی	14	آدھی رات کے بعد
-30	سورج		1861ء	1278ھ	دسمبر	31	جمادی الثانی	28	دوپہر کے بعد
-31	چاند	کلی	1862ء	1278ھ	جون	12	ذی الحجہ	13	آدھی رات کے بعد
-32	چاند	کلی	1862ء	1279ھ	دسمبر	6	جمادی الثانی	13	آدھی رات کے بعد
-33	سورج		1862ء	1279ھ	دسمبر	21	جمادی الثانی	28	آدھی رات کے بعد
-34	سورج		1863ء	1279ھ	مئی	17	ذیقعدہ	27	دوپہر کے بعد
-35	چاند	کلی	1863ء	1279ھ	جون	2	ذی الحجہ	13	آدھی رات کے بعد
-36	چاند	جزئی	1863ء	1280ھ	نومبر	25	جمادی الثانی	13	آدھی رات کے بعد

-37	سورج		1864ء	1280ھ	مئی	6	ذیقعدہ	29	آدھی رات کے بعد
-38	چاند	جزئی	1865ء	1281ھ	اپریل	11	ذیقعدہ	14	آدھی رات کے بعد
-39	چاند	جزئی	1865ء	1282ھ	اکتوبر	4	جمادی الاوّل	13	دوپہر کے بعد
-40	سورج		1865ء	1282ھ	اکتوبر	19	جمادی الاوّل	28	دوپہر کے بعد
-41	سورج		1866ء	1282ھ	مارچ	16	شوال	28	دوپہر کے بعد
-42	چاند	کلی	1866ء	1282ھ	مارچ	31	ذیقعدہ	13	آدھی رات کے بعد
-43	چاند	کلی	1866ء	1283ھ	ستمبر	24	جمادی الاوّل	14	دوپہر کے بعد
-44	سورج		1867ء	1283ھ	مارچ	6	شوال	28	آدھی رات کے بعد
-45	چاند	جزئی	1867ء	1283ھ	مارچ	20	ذیقعدہ	13	آدھی رات کے بعد
-46	چاند	جزئی	1867ء	1284ھ	ستمبر	14	جمادی الاوّل	15	آدھی رات کے بعد
-47	سورج		1868ء	1284ھ	اگست	18	ربیع الثانی	28	آدھی رات کے بعد
-48	چاند	جزئی	1869ء	1284ھ	جنوری	28	شوال	14	آدھی رات کے بعد
-49	چاند	جزئی	1869ء	1286ھ	جولائی	23	ربیع الثانی	13	دوپہر کے بعد
-50	سورج		1869ء	1286ھ	اگست	7	ربیع الثانی	28	دوپہر کے بعد
-51	چاند	کلی	1870ء	1286ھ	جنوری	17	شوال	14	دوپہر کے بعد
-52	چاند	کلی	1870ء	1287ھ	جولائی	12	ربیع الثانی	12	دوپہر کے بعد
-53	سورج		1870ء	1287ھ	دسمبر	22	رمضان	28	دوپہر کے بعد
-54	چاند	جزئی	1871ء	1287ھ	جنوری	6	شوال	14	دوپہر کے بعد
-55	سورج		1871ء	1288ھ	جون	18	ربیع الاوّل	28	آدھی رات کے بعد
-56	چاند	جزئی	1871ء	1288ھ	جولائی	2	ربیع الثانی	13	دوپہر دن کے بعد
-57	سورج		1871ء	1288ھ	دسمبر	12	رمضان	28	آدھی رات کے بعد
-58	چاند	جزئی	1872ء	1289ھ	مئی	22	ربیع الاوّل	13	دوپہر کے بعد

59-	سورج		1872ء	1289ھ	جون	6	ربیع الاوّل	28	آدھی رات کے بعد
60-	چاند		1872ء	1289ھ	نومبر	15	شعبان	13	آدھی رات کے بعد
61-	چاند	کلی	1873ء	1290ھ	مئی	12	ربیع الاوّل	14	آدھی رات کے بعد
62-	سورج		1873ء	1290ھ	مئی	26	ربیع الاوّل	28	آدھی رات کے بعد
63-	چاند	کلی	1873ء	1290ھ	نومبر	4	رمضان	12	دوپہر دن کے بعد
64-	چاند	جزئی	1874ء	1291ھ	مئی	1	ربیع الاوّل	14	دوپہر دن کے بعد
65-	سورج		1874ء	1291ھ	اکتوبر	10	شعبان	28	آدھی رات کے بعد
66-	چاند	جزئی	1874ء	1291ھ	اکتوبر	25	رمضان	13	آدھی رات کے بعد
67-	سورج		1875ء	1292ھ	اپریل	6	صفر	28	آدھی رات کے بعد
68-	سورج		1875ء	1292ھ	ستمبر	29	شعبان	28	دوپہر دن کے بعد
69-	چاند	جزئی	1876ء	1293ھ	مارچ	10	صفر	13	آدھی رات کے بعد
70-	چاند	جزئی	1876ء	1293ھ	ستمبر	3	شعبان	14	دوپہر دن کے بعد
71-	چاند	کلی	1877ء	1294ھ	فروری	27	صفر	13	آدھی رات کے بعد
72-	سورج		1877ء	1294ھ	مارچ	15	صفر	29	دوپہر دن کے بعد
73-	سورج		1877ء	1294ھ	اگست	9	رجب	28	دوپہر دن کے بعد
74-	چاند	کلی	1877ء	1294ھ	اگست	23	شعبان	13	آدھی رات کے بعد
75-	چاند	کلی	1878ء	1295ھ	فروری	17	صفر	14	آدھی رات کے بعد
76-	سورج		1878ء	1295ھ	جولائی	29	رجب	28	دوپہر دن کے بعد
77-	چاند	جزئی	1878ء	1295ھ	اگست	13	شعبان	13	آدھی رات کے بعد
78-	سورج		1879ء	1296ھ	جنوری	22	محرم	28	دوپہر کے بعد
79-	سورج		1879ء	1296ھ	جولائی	19	رجب	28	آدھی رات کے بعد
80-	چاند	جزئی	1879ء	1297ھ	دسمبر	28	محرم	14	دوپہر کے بعد

-81	سورج		1880ء	1297ھ	جنوری	11	محرم	14	دوپہر کے بعد
-82	چاند	کلی	1880ء	1297ھ	جون	22	رجب	13	دوپہر کے بعد
-83	چاند	کلی	1880ء	1298ھ	دسمبر	16	محرم	13	دوپہر کے بعد
-84	سورج		1880ء	1298ھ	دسمبر	31	محرم	28	دوپہر کے بعد
-85	سورج		1881ء	1298ھ	مئی	28	جمادی الثانی	29	آدھی رات کے بعد
-86	چاند	کلی	1881ء	1298ھ	جون	13	شعبان	14	آدھی رات کے بعد
-87	چاند	جزئی	1881ء	1299ھ	دسمبر	5	محرم	12	دوپہر کے بعد
-88	سورج		1882ء	1299ھ	مئی	17	جمادی الثانی	28	آدھی رات کے بعد
-89	سورج		1882ء	1299ھ	نومبر	11	ذی الحجہ	29	آدھی رات کے بعد
-90	چاند		1883ء	1300ھ	اپریل	22	جمادی الثانی	14	دوپہر کے بعد
-91	چاند	جزئی	1883ء	1300ھ	اکتوبر	16	ذی الحجہ	14	آدھی رات کے بعد
-92	سورج		1883ء	1300ھ	اکتوبر	31	ذی الحجہ	29	آدھی رات کے بعد
-93	سورج		1884ء	1301ھ	مارچ	27	جمادی الاوّل	28	آدھی رات کے بعد
-94	چاند	کلی	1884ء	1301ھ	اپریل	10	جمادی الثانی	13	دوپہر کے بعد
-95	چاند	کلی	1884ء	1301ھ	اکتوبر	4	ذی الحجہ	14	دوپہر کے بعد
-96	سورج		1884ء	1301ھ	اکتوبر	19	ذی الحجہ	29	آدھی رات کے بعد
-97	چاند	جزئی	1885ء	1302ھ	مارچ	30	جمادی الثانی	12	دوپہر کے بعد
-98	چاند	جزئی	1885ء	1302ھ	ستمبر	24	ذی الحجہ	14	آدھی رات کے بعد
-99	سورج		1886ء	1303ھ	اگست	29	ذیقعدہ	8	دوپہر کے بعد
-100	چاند	جزئی	1887ء	1304ھ	فروری	8	جمادی الاوّل	14	آدھی رات کے بعد
-101	چاند	جزئی	1887ء	1304ھ	اگست	2	ذیقعدہ	12	دوپہر کے بعد
-102	سورج		1887ء	1304ھ	اگست	19	ذیقعدہ	28	آدھی رات کے بعد

103-	چاند	کلی	1888ء	1305ھ	جنوری	28	جمادی الاوّل	14	دوپہر کے بعد
104-	چاند	کلی	1888ء	1305ھ	جولائی	23	ذیقعدہ	13	آدھی رات کے بعد
105-	چاند	جزئی	1889ء	1306ھ	جنوری	17	جمادی الاوّل	14	آدھی رات کے بعد
106-	چاند	جزئی	1889ء	1306ھ	جولائی	12	ذیقعدہ	13	دوپہر کے بعد
107-	سورج		1889ء	1307ھ	دسمبر	22	ربیع الثانی	28	دوپہر کے بعد
108-	چاند	جزئی	1890ء	1307ھ	جون	3	شوال	14	آدھی رات کے بعد
109-	سورج		1890ء	1307ھ	جون	17	شوال	28	آدھی رات کے بعد
110-	چاند	جزئی	1890ء	1308ھ	نومبر	26	جمادی الاوّل	13	دوپہر کے بعد
111-	چاند	کلی	1891ء	1308ھ	مئی	23	شوال	14	دوپہر کے بعد
112-	سورج		1891ء	1308ھ	جون	6	شوال	28	دوپہر کے بعد
113-	چاند	کلی	1891ء	1309ھ	نومبر	16	ربیع الثانی	13	آدھی رات کے بعد
114-	چاند	جزئی	1892ء	1309ھ	مئی	11	شوال	13	دوپہر کے بعد
115-	چاند	کلی	1892ء	1310ھ	نومبر	4	ربیع الثانی	13	دوپہر کے بعد
116-	سورج		1893ء	1310ھ	اپریل	16	رمضان	28	دوپہر کے بعد
117-	چاند	جزئی	1894ء	1311ھ	مارچ	21	رمضان	12	دوپہر کے بعد
118-	سورج		1894ء	1311ھ	اپریل	6	رمضان	28	آدھی رات کے بعد
119-	چاند	جزئی	1894ء	1312ھ	ستمبر	15	ربیع الاوّل	14	آدھی رات کے بعد
120-	سورج		1894ء	1312ھ	ستمبر	29	ربیع الاوّل	28	آدھی رات کے بعد
121-	چاند	کلی	1895ء	1312ھ	مارچ	11	رمضان	13	آدھی رات کے بعد
122-	سورج		1895ء	1312ھ	مارچ	26	رمضان	28	آدھی رات کے بعد
123-	سورج		1895ء	1313ھ	اگست	20	صفر	28	دوپہر کے بعد
124-	چاند	کلی	1895ء	1313ھ	ستمبر	4	ربیع الاوّل	14	آدھی رات کے بعد

گرہنوں کا پہلا اجتماع

چاند اور سورج گرہن کا پہلا اجتماع 1267ھ میں ہوا جو 1851ء کے مطابق ہے۔ یعنی پہلا چاند گرہن 13 رمضان 1267ھ مطابق 13 جولائی 1851ء اور سورج گرہن 28 جولائی 1851ء مطابق 28 رمضان 1267ھ کو لگا۔ اس گرہن کا ظہور ہندوستان میں ہوا اور اس کے دیکھنے والے اس وقت تک موجود ہیں۔ ان گرہنوں کی تاریخ وہی 13 اور 28 رمضان ہے جن تاریخوں کے گرہنوں کو مرزا قادیانی مہدی کا نشان کہتے ہیں۔ اس وقت مرزا قادیانی کی عمر گیارہ یا بارہ برس کی ہوگی کیونکہ اس نے کتاب البریہ صفحہ 159 خزائن جلد 13 صفحہ 177 میں اپنی پیدائش 1839ء یا 1840ء کی بتائی ہے غرضیکہ یہ گرہن اس کے دعوے سے بہت پہلے کا ہے۔ اس گرہن کا اجتماع رمضان کے 13-28 کو ایسا صحیح ہے کہ دو ماہر فن نجوم کے لکھنے کے علاوہ نہایت معتبر اہل کمال اور بعض دیگر سن رسیدہ حضرات اپنا معائنہ و مشاہدہ بیان کرتے ہیں۔ بعض نادان مرزائیوں کو دیکھا کہ وہ اس گرہن کو بھی مرزا قادیانی ہی کا نشان سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک نشان دعوے سے قبل ہوا اور ایک بعد ہوا۔ مگر یہ کہنا خود مرزا قادیانی کے قول کے خلاف ہے۔ قادیانیوں کو چونکہ راستی سے کچھ واسطہ نہیں ہے، اس لیے ناواقفوں کے روبرو جیسا موقع دیکھتے ہیں، ویسی بات بنا دیتے ہیں۔ اس کا جواب ملاحظہ ہو۔ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ 46 روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ وہ دونوں نشان مہدی کے وقت میں ہوں گے، 1267ھ کا گرہن مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدی کے وقت میں نہیں ہے بلکہ اس وقت میں ہے کہ اس دعوے کا اُسے خیال بھی نہ ہوگا۔ پھر انجام آتھم صفحہ 50 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334 میں لکھتا ہے کہ نشانوں کو ظاہر کرنے کے لیے سنت اللہ یہی ہے کہ وہ سچے مدعی کے دعویٰ کی تصدیق کے لیے ہوتے ہیں بلکہ ایسے وقت میں ہوتے ہیں، جب اس مدعی کی تکذیب سرگرمی سے کی جائے۔ اس کے بعد لکھتا ہے اس تحقیقات سے ثابت ہے کہ نشان کے لیے ضرور ہے کہ تکذیب کے بعد ظاہر ہو۔" اس آخر کے قول نے نہایت ہی وضاحت سے ثابت کر دیا کہ 1267ھ کا گرہن مرزا قادیانی کے لیے نشان نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اس کے دعوے اور اس کی تکذیب سے بہت پہلے ہے۔ البتہ مرزا قادیانی کے خیال کے موافق اگر اسے علامت کہا جائے تو علی محمد باب کے لیے ہوگا کیونکہ اس

کے دعویٰ نبوت و مہدویت اور اس کی تکذیب کے بعد یہ گرہن ہوا ہے جس وقت اس کا خلیفہ اس کے دعوے کو روشن کر رہا تھا۔ یہ (بابی) فرقہ اب تک موجود ہے۔ چنانچہ لندن، فرانس، امریکہ، کلکتہ اور ممبئی اور رنگون میں بھی اس کے پیرو ہیں اور اب چھپرے میں آ گئے ہیں اور ان کا سرگروہ عبدالبہا ہے۔ لندن کے معزز میمن اس کے مرید ہو گئے ہیں۔ اس فرقہ کو بہائیہ کہتے ہیں اور بابی بھی کہتے ہیں۔

گرہنوں کا دوسرا اجتماع

گرہنوں کا دوسرا اجتماع 1311ھ کے رمضان میں ہوا جو 1894ء کے مطابق ہے۔ یعنی چاند گرہن 21 مارچ 1894ء مطابق 13 رمضان 1311ھ اور سورج گرہن 6 اپریل 1894ء مطابق 28 رمضان 1311ھ۔ اس گرہن کا ظہور ہندوستان میں نہیں ہوا بلکہ امریکہ میں ہوا جس وقت مسٹر ڈوئی مدعی مسیحیت وہاں موجود تھا۔ ہندوستانی جنتریوں میں اس چاند گرہن کی تاریخ 12 ہے 13 نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے ہندوستان میں رہ کر اس کی تاریخ بھی 13 بتائی ہے اور اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں اس گرہن کو بھی اپنا نشان بتایا ہے اور محض غلط حوالہ دے دیا ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ مہدی کے وقت میں ایسے گرہن دو مرتبہ ہوں گے حالانکہ کسی حدیث میں یہ مضمون نہیں ہے۔ اس صریح جھوٹ کے علاوہ اس گرہن کا وجود ہندوستان میں نہیں ہوا جہاں مرزا قادیانی کا وجود ہے بلکہ اس ملک میں ہوا جہاں ان کی طرح ایک دوسرا مدعی رسالت موجود ہے۔ ان کی عقل پر افسوس ہے کہ جو چیز ایک جھوٹے مدعی کے ملک میں اس کے دعوے کے وقت میں پائی جائے، اسے مدعی صادق کی علامت کہتا ہے؟

گرہنوں کا تیسرا اجتماع

گرہنوں کا تیسرا اجتماع 1312ھ کے رمضان شریف کی 13 اور 28 تاریخ کے مطابق 11 مارچ اور 26 مارچ کو ہوا۔ یعنی چاند گرہن 11 مارچ 1895ء مطابق 13 رمضان 1312ھ اور سورج گرہن 26 مارچ 1895ء مطابق 28 رمضان 1312ھ۔ یہ وہی گرہن ہے جسے مرزا قادیانی نے اپنے لیے آسمانی شہادت ٹھہرایا ہے اور دارقطنی کی روایت کا مصداق قرار

دیا ہے مگر یہاں غور کرنا چاہیے کہ چھیالیس برس کے گرہنوں میں یہ تیسری مرتبہ رمضان کی 13 اور 28 تاریخ کو دونوں گرہنوں کا اجتماع ہوا ہے پھر یہ گرہن اس روایت کا مصداق کس طرح ہوسکتا ہے۔ جس میں نہایت صاف طور سے یہ ارشاد ہے۔ لم تکونا منذ خلق اللّٰہ السموات والارض۔ (سنن الدارقطنی جلد 2 صفحہ 65) یہ جملہ روایت کے شروع میں بھی ہے اور آخر میں بھی ہے۔ آخر میں لم تکونا کی ضمیر یقینی طور سے چاند گرہن اور سورج گرہن کی طرف پھرتی ہے۔ کوئی دوسرا مرجع اس ضمیر کا نہیں ہوسکتا۔ اس لیے اس جملہ کے یہی معنی ہیں کہ جب سے آسمان و زمین اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں، اس وقت سے لے کر اس مہدی کے وقت تک ایسا چاند گرہن اور سورج گرہن کبھی نہ ہوا ہوگا یعنی وہ دونوں گرہن ایسے بے مثل اور بے نظیر ہوں گے کہ اس سے پہلے کسی وقت ان کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اس پر خوب نظر رہے کہ روایت کے اس آخری جملہ میں خاص ان گرہنوں کو بے نظیر کہا ہے جن کا ذکر اس سے پہلے جملہ میں ہے اور اس سال کا گرہن تو ایسا ہے کہ جس کی ایک نظیر اس سے ایک سال پہلے یعنی 1311ھ میں موجود ہے پھر وہ بے نظیر کس طرح ہوسکتا ہے؟ اور جب وہ بے نظیر نہیں ہے تو دارقطنی کی روایت کا مصداق نہیں ہوسکتا اور لطف یہ ہے کہ پہلی نظیر جس وقت اور جس ملک میں پائی گئی، اس وقت اس ملک میں ایک مدعی رسالت یعنی مسٹر ڈوئی موجود ہے۔ اگرچہ وہ جھوٹا ہے مگر جس گرہن کو مرزا قادیانی سچے رسول کی علامت بیان کرتے ہیں وہ علامت جھوٹے مدعی کے وقت اسی کے ملک میں پائی گئی۔ پھر یہ کیسے عقل پر پردے پڑے ہیں کہ وہ علامت جو نہایت صاف طور سے جھوٹے کے وقت اور اس کے ملک میں پائی جائے، اسے سچے رسول کی نشانی کہا جاتا ہے افسوس! بلکہ واقعات کا معائنہ کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں گرہن یعنی 1311 اور 1312ھ کے جھوٹوں کی نشانی ہوئی۔ پہلے امریکہ میں مسٹر ڈوئی کی علامت ہوئی۔ اس کے ایک سال کے بعد ہندوستان میں مرزا قادیانی کی علامت کا ظہور ہوا۔ غرضیکہ دونوں جھوٹوں کے وقت میں یہ دونوں گرہن پائے گئے۔ جس سے اس طرف اشارہ ہوا کہ ان دونوں شخصوں سے ان ملکوں میں ایسی ہی تاریکی پھیل رہی ہے جیسے گرہن سے تاریکی ہو جاتی ہے مگر یہ گرہن صادق کی علامت کسی طرح نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کا مصداق تو وہی گرہن ہوسکتا ہے جو بے نظیر ہو اور اس گرہن کی ایک نظیر ایک ہی برس پہلے موجود ہے اور دوسری نظیر پینتالیس برس پہلے گزر چکی ہے غرضیکہ دو نظیریں چھیالیس برس کے عرصہ میں

بالیقین موجود ہیں اور اگر نظر کو وسیع کر کے دیکھا جائے تو علم نجوم کے قاعدے کے رو سے 117ھ سے 1312ھ تک اٹھارہ مرتبہ رمضان شریف کے انھیں تاریخوں میں گرہنوں کا اجتماع ہوا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کی جلد 27 میں گرہن کی حالت بیان کر کے 763 برس قبل مسیح سے 1901ء تک کا تجربہ اس کے مطابق بیان کیا ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ تحریر سابق سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ثابت شدہ یا مانے ہوئے گرہن کو (223) برس قبل اور بعد اسی قسم کا گرہن ہوتا ہے۔ یعنی وہ مانا ہوا اور معینہ گرہن جس وقت اور جس مہینہ میں جس طور کا ہوگا، 223 برس کے قبل اور بعد بھی ان ہی خصوصیات کے ساتھ ویسا ہی دوسرا ہوگا۔

8- جن تاریخوں میں چاند گرہن اور سورج گرہن دونوں کا اکٹھا اجتماع ہوا، اس دوران کئی لوگوں نے اپنے مہدی اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر اس نشان کی بدولت ایک عرصہ تک مخلوق خدا کو گمراہ کرتے رہے۔ مثلاً:۔

طریف

اس کے زمانہ میں رمضان المبارک 117ھ (736ء) میں چاند اور سورج گرہنوں کا اجتماع ہوا۔

صالح بن طریف برغواطی

- صالح نے 127ھ میں نبوت اور مہدی اکبر ہونے کا دعویٰ کیا۔
- اس کے زمانہ میں 162ھ (779ء) میں رمضان المبارک میں خسوف وکسوف ہوا۔
- مدت دعوائے نبوت 27 برس۔
- اس کے خاندان 330 برس بادشاہت رہی۔

ابو منصور عیسیٰ

- اس نے 341ھ میں دعوائے نبوت کیا۔
- رمضان المبارک 346ھ میں اس کے وقت میں خسوف وکسوف کا اجتماع ہوا۔
- مدت دعویٰ نبوت 23 برس کے بعد 48ھ میں مارا گیا۔

علی محمد باب

- علی محمد باب نے 1240ھ میں ایران میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔
- اس کے زمانہ میں 1247ھ مطابق 1851ء رمضان میں خسوف وکسوف کا اجتماع ہوا۔

مرزا قادیانی

مرزا قادیانی نے 1311ھ (1895ء) میں رمضان المبارک میں جس خسوف و کسوف کو اپنی صداقت کا نشان ظاہر کیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ 1311ھ کا خسوف وکسوف ہندوستان میں نہیں ہوا بلکہ امریکہ میں ہوا ہے۔ جہاں مسٹر ڈوئی نے مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا ہوا تھا اور سوڈان میں انہی دنوں میں محمد احمد نے بھی مہدویت کا جھوٹا دعویٰ کر رکھا تھا۔ اگر 1311ھ کا خسوف وکسوف مرزا قادیانی کے لیے نشان بن سکتا ہے تو پھر محمد احمد سوڈانی اور مسٹر ڈوئی کے لیے اس کو نشان کیوں نہیں قرار دیا جا سکتا؟ تین دعوے داروں میں سے دو کو تو جھوٹا قرار دیا جائے اور تیسرے کے لیے اس کی صداقت کی دلیل ٹھہرائی جائے اور پھر صالح بن طریف، ابو منصور عیسیٰ اور علی محمد باب کے رمضان المبارک میں خسوف وکسوف کا یہ اجتماع نشان کیوں نہیں بن سکتا؟

9- چاند اور سورج کے گرہنوں کا اجتماع ایک مقررہ قاعدہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور مسلمانوں نے اپنی قدیم وجدید کتابوں میں گذشتہ اور آئندہ ہونے والے گرہنوں کی فہرستیں شائع کی ہوئی ہیں اور یہ ہر دور میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اگر کوئی شخص ایسی ہی کوئی فہرست یا جنتری دیکھ کر اور دار قطنی کی روایت پڑھ کر اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کر دے اور اپنی مہدویت کے ثبوت میں اس نشان کو سچائی کے طور پر بطور معجزہ یا کرامت پیش کرے تو کیا ایسا شخص واقعی مہدی ہوسکتا ہے؟ ممکن ہے، آنجہانی مرزا قادیانی نے بھی یہی طریقہ واردات اختیار کیا ہو اور پھر پوری دنیا میں اپنے مہدی ہونے کا شور وغوغا مچا دیا ہو۔ مرزا قادیانی کہتا تھا کہ مجھ سے پہلے کسی مدعی نبوت کے وقت میں اس قسم کا گرہن نہیں ہوا مگر صالح نے مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کو غلط کر دیا کیونکہ اس کے وقت میں بھی اس قسم کا گرہن ہوا۔ اسی طرح اس کا یہ دعویٰ تھا کہ کوئی جھوٹا مدعی 20 برس کامیاب نہیں رہتا بلکہ ذلت سے مارا جاتا ہے۔ صالح باوجود

کاذب ہونے کے 47 برس خود بادشاہ رہا اور اس کی اولاد میں کئی سو برس تک سلطنت رہی۔

قادیانی جماعت کو ماننا پڑے گا کہ 1311ھ میں جو چاند گرہن اور سورج گرہن کا اجتماع رمضان شریف میں ہوا ہے۔ یہ مرزا قادیانی یا کسی دوسرے مدعی مہدویت کی صداقت کا نشان نہیں ہوسکتا۔ روایت کے وہ معنی نہیں ہیں جو مرزا قادیانی نے سمجھے ہیں۔ روایت میں جن گرہنوں کے اجتماع کو مہدی کا نشان بتایا ہے، وہ ایسا ہونا چاہیے جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوا ہو اور جو اجتماع حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے اس وقت تک سکڑوں مرتبہ ہوا ہو، وہ کسی کے صدق یا کذب کا نشان نہیں ہوسکتا۔ مگر جس کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہو، وہ آفتاب کو نہیں دیکھ سکتا جب تک پردہ آنکھوں سے نہ ہٹائے۔

-10 مرزا قادیانی کی بدبختی اور ناپاک جسارت ملاحظہ فرمائیں کہ اس ملعون نے اس نشان کو حضور نبی کریم ﷺ پر اپنی فضیلت قرار دیا اور کہا:

(345) ”له خسف القمر المنیر وان لیْ. غسا القمران المشرقان اتنکر.“
(اعجاز احمدی صفحہ 71 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 183 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 869 پر)

ترجمہ: ”اس (حضور نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا نشان ہوا۔ اب کیا تو انکار کرے گا؟“

یعنی رسول اللہ ﷺ کے لیے تو صرف چاند گرہن ہوا تھا اور مرزا قادیانی کے لیے چاند گرہن اور سورج گرہن دونوں ہوئے جو سچے مہدی کی نشانی ہے۔ یعنی اس نشان میں مرزا قادیانی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ گیا اور اس طرح اس کی فضیلت ثابت ہوئی۔ (نعوذ باللہ)

نویں پیش گوئی

مولانا ثناء اللہ امرتسری کی موت

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا شمار برصغیر پاک و ہند کے ان جید علمائے کرام

میں ہوتا ہے۔ جنھوں نے زندگی بھر فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے محاذ پر نمایاں کارنامے سرانجام دیے۔ وہ بیک وقت عیسائیوں، آریوں اور بالخصوص قادیانیوں سے مناظرے کرتے اور انھیں شکستِ فاش سے دوچار کرتے۔ انھوں نے قادیانیت کی تردید میں درجنوں کتب تحریر کیں جنھیں ہر مکتبۂ فکر نے بے حد سراہا۔ اُن کا اپنا پرچہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' امرتسر سے نکلتا تھا جس کے ابتدائی صفحات قادیانیت کی تردید کے لیے وقف تھے۔ اس کے علاوہ انھوں نے ملک بھر میں قادیانی کفریہ عقائد پر بے شمار تقریریں کیں اور مباحثے کیے۔ قادیانیوں سے ان کا ایک تاریخی مناظرہ جو موضع ''مُد'' ضلع امرتسر میں ہوا، بہت مشہور ہوا۔ اس سے پہلے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ''الہاماتِ مرزا'' کے نام سے ایک کتاب شائع کر چکے تھے جس میں انھوں نے مرزا قادیانی کے نام نہاد اور خودساختہ الہامات کا زبردست پوسٹ مارٹم کیا تھا۔ قادیانیوں کا ابھی یہ زخم ہرا ہی تھا کہ ان پر ایک اور بلائے ناگہانی آ پڑی جو خود ان کی اپنی لائی ہوئی تھی۔ موضع ''مُد'' ضلع امرتسر میں قادیانیوں نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت بڑے پیمانے پر اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ و تشہیر کا کام شروع کیا تو وہاں کے باشندگان نے فوراً مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو تار دیے اور آدمی بھیجے کہ حضرت فوراً موضع ''مُد'' پہنچیے ورنہ گاؤں کا گاؤں بلکہ اطراف کے لوگ بھی سب گمراہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ فوراً مولانا موضع ''مُد'' پہنچے۔ قادیانیوں سے مولانا کا یہ مناظرہ بڑے پیمانے اور دھوم دھام سے 29، 30 اکتوبر 1902ء کو منعقد ہوا۔ اس مناظرہ کے لیے آنجہانی مرزا قادیانی خود آنا چاہتا تھا مگر شکست سے ڈرتے ہوئے اپنے خاص مرید مولوی سرور شاہ اور مولوی عبداللہ کشمیری کو بھیجا اور انھیں مناظرہ کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دیں۔ مناظرے کا موضوع تھا: ''صداقتِ حضرت مسیحِ موعود'' یعنی مرزا قادیانی اپنے الہامی دعوؤں میں سچے ہیں یا جھوٹے؟ مولانا امرتسریؒ نے مرزا قادیانی کے مقرر کیے ہوئے معیار اور اصول کے مطابق اُسے قطعی طور پر جھوٹا اور فریب کار ثابت کیا، بالخصوص دلائل اور حوالہ جات سے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی کی تمام پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔ بیچارے سرور شاہ نے مرزا قادیانی کے جھوٹ بچانے کے لیے مولانا امرتسریؒ کے دلائل توڑنے اور ان کی علمی گرفت سے جان چھڑانے کے لیے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر

؎ کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

آخر قادیانی مبلغین، مولانا امرتسریؒ کے ہاتھوں شکست فاش کھا کر بڑی رسوائی اور ذلت کے

ساتھ اپنے رفقا سمیت میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ مرزا قادیانی کے ان فرستادوں نے یکم نومبر 1902ء کو قادیان پہنچ کر مناظرہ کے المناک انجام کی داستان اور اپنی خواری وخجالت کے احوال مرزا قادیانی کے گوش گزار کیے تو وہ غصہ سے لال پیلا ہو گیا۔ سخت طیش کی حالت میں پہلے موضع ''مُد'' کو بددعائیں دیں اور کہا:

(346) ''اری ارض مد قد ارید تبارھا
وغادرھم ربی کغصن تجذر''

(ترجمہ از مرزا قادیانی) ''میں مد کی زمین دیکھتا ہوں کہ اس کی تباہی نزدیک آ گئی اور میرے رب نے ان کو کٹی ٹہنی کی طرح کر دیا۔''

(اعجاز احمدی صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 156 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 870 پر)

پھر اسی قصیدہ میں مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو جوش غضب میں دل کھول کر گالیاں دیں۔ بطور نمونہ چند گالیاں ملاحظہ فرمائیں:

- ''تباہ کن، گمراہ اور گمراہ کن، جھوٹا، مفسد، بھیڑیے کی طرح بھونکنے والا، کتے کی طرح بھونکنے والا، بھیڑیا، متکبر، جہنم کا راہنما، احمق، اجڈ، ہذیان گو، فتنہ خیز، فساد انگیز، آتش فساد بھڑکانے والا، جاہل، بھوت، ابن الھویٰ، بچھوؤں کی طرح ڈنک مارنے والا، بے روح جسم، ہانڈی کی طرح جوش مارنے والا، نافہم، غدار الزماں، خاسر، فحش گو وغیرہ وغیرہ۔''

(اعجاز احمدی صفحہ 39 تا 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 150 تا 201 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو قادیان آ کر ان پیش گوئیوں کی تحقیق کی دعوت دی اور اس کے غلط ہونے پر اپنی طرف سے انعام دینے کا وعدہ کر دیا۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(347) ''ایسا ہی یہ لوگ عقل کے پورے میری بعض پیشگوئیوں کا جھوٹا نکلنا اپنے ہی دل سے فرض کر کے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ جب بعض پیشگوئیاں جھوٹی ہیں یا اجتہادی غلطی ہے تو پھر مسیحیت کے دعویٰ کا کیا اعتبار شاید وہ بھی غلط ہو۔ اس کا اوّل جواب تو یہی ہے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ

عَلَى الْکَاذِبِیْنَ اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مُدّ میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں، اس لیے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کے لیے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رُو سے جھوٹی ثابت ہو، ایک ایک سو روپیہ ان کی نذر کریں گے۔ ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا ان کے گلے میں رہے گا اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دیں گے اور کل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی، تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جاوے اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔"

(اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 131، 132 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 872,871 پر)

مرزا قادیانی نے مزید لکھا:

(348) "یہ لوگ چوروں کی طرح دُور دُور سے اعتراض کرتے ہیں اور صاف باطن لوگوں کی طرح بالمقابل آ کر اعتراض نہیں کرتے اور نہ جواب سننا چاہتے ہیں۔"

(حقیقت المہدی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 441 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 873 پر)

مرزا قادیانی کا کہنا تھا کہ ان کی پیش گوئیاں 150 کے قریب ہیں، اگر وہ سب کی سب جھوٹی ثابت ہوں تو وہ مولانا ثناء اللہ امرتسری کو فی پیش گوئی 100 روپے کے حساب سے 15 ہزار روپے دیں گے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(349) "یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیشگوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے اور در بدر گدائی کرنے سے نجات ہوگی۔ بلکہ ہم اور پیشگوئیاں بھی معہ ثبوت ان کے سامنے پیش کر دیں گے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سو روپیہ دیتے جائیں گے۔ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لیے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لوں گا، تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائے گا، وہ سب ان کی نذر ہوگا جس حالت

میں دو دو آنہ کے لیے وہ در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مُردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گزارہ ہے۔ ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا ان کے لیے ایک بہشت ہے لیکن اگر میرے اس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لیے بپابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں۔ قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اس لاف وگذاف پر جو انھوں نے موضع مُدّ میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔''

(اعجاز احمدی [نزول المسیح ضمیمہ] صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 132 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 874 پر)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی پیشگوئیوں کی تفتیش کے لیے مولانا موصوف کو قادیان آنے کا چیلنج دیا اور اس پر انعام کا وعدہ کیا اور اپنے اس چیلنج کو بار بار دُہرایا۔ مرزا قادیانی جانتا تھا کہ قادیان آ کر ڈیڑھ سو پیشگوئیوں کی تفتیش کرنا اور اتنا عرصہ قادیان میں رہنا کوئی آسان کام نہیں ہے اور ایک مصروف آدمی کے لیے اتنا وقت نکالنا ایک مشکل ترین مسئلہ ہے۔ پھر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ایک ایک پیشگوئی کی تاویل اور اس کی تردید وتفتیش میں خاصا عرصہ لگ جائے گا، آخرکار مولانا موصوف قادیان چھوڑ جائیں گے اور پھر وہ اپنی فتح کا اعلان کر دے گا۔ اسی یقین کی وجہ سے مرزا قادیانی نے کہا کہ اسے خدا نے بتا دیا ہے:

(350) ''واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے۔ (1) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لیے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لیے موت ہوگی۔ (2) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔ (3) اور سب سے پہلے اس اُردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی رُوسیاہی ثابت ہو جائے گی۔''

(اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 148 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 875 پر)

یاد رہے کہ مرزا قادیانی کی یہ کتاب ''اعجاز احمدی'' [ضمیمہ کتاب نزول المسیح] 15 نومبر 1902ء کو شائع ہوئی تھی۔ افسوس کہ مرزا قادیانی کے خدا کی یہ بات غلط نکلی اور مرزا قادیانی کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب قادیان آ دھمکے ہیں تو اس کے ہوش اڑ گئے۔ مرزا قادیانی تسلیم کرتا ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب اس سلسلے میں قادیان آئے۔

(351) ''ترجمة ماكتبنا الى ثناء الله الامرتسرى اذجاء قاديان وطلب رفع الشبهات بعطش فريبے و كان هذا عاشر شوال 1320ھ اذجاء هذا الدجال.''

(مواہب الرحمٰن صفحہ 113 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 329، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 876 پر)

ترجمہ: خطے کہ سوئے ثناء اللہ امرتسری نوشتم وقتے کہ بہ قادیان آمد و بہ تشنگی دروغ ازالہ شبہات خود بخواست و بود ایں تاریخ دہم شوال 1320ھ چوں ایں دجال بہ قادیان آمد۔

مرزا قادیانی کی یہ کتاب جس میں اس کا خط بھی شامل ہے جنوری 1903ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ مرزا قادیانی کی 15 نومبر کی یہ بات کہ وہ ہرگز قادیان نہیں آئیں گے، جنوری 1903ء میں ہی غلط ثابت ہوگئی۔

مرزا قادیانی کے ڈینگیں ہانکنے کے باوجود مولانا کے قادیان پہنچ جانے اور مقابلہ پر نہ آنے سے ان کا نام نہاد قصر نبوت پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ ظاہر ہے مرزا قادیانی ان معاملات کو منظر عام پر آنے سے روک نہ سکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی خرافات نے ارتداد کے لیے جو فضا ہموار کر رکھی تھی، وہ یکسر بدل گئی اور خود اس کے مریدوں کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ چنانچہ جو طالب ہدایت تھے، وہ قادیانیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ قادیان سے واپس آ کر مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں، عالمانہ گرفتوں اور فاضلانہ مواخذات کے ذریعے فتنہ قادیانیت کا قافیہ مزید تنگ کرنا شروع کر دیا جس پر مرزا قادیانی اور ان کے پیروکار بے حد پریشان ہوئے اور عاجز آ گئے، چنانچہ وہ اپنا اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا مقدمہ لے کر خود 15 اپریل 1907ء کو خدا کی عدالت میں جا پہنچا اور خدا تعالیٰ نے ان کے استغاثہ کے ٹھیک ساڑھے تیرہ ماہ بعد ایسا فیصلہ کیا جسے اہل اسلام اور قادیانیوں کی جنگ کی تاریخ کا یوم الفرقان کہنا صحیح ہوگا۔ یہ فیصلہ تاقیامت مرزا قادیانی کے صدق و کذب کا دو

ٹوک اور حتمی جواب ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

(352) ''مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان آنا.

10 جنوری 1903ء

عصر کے وقت خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کو یہ خبر ہوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری قادیان آئے ہوئے ہیں مگر آپ نے اس کے متعلق صرف یہی فرمایا کہ ہزاروں لوگ راہرو آتے ہیں، ہمیں اس سے کیا؟

مغرب کی نماز باجماعت ادا کر کے جب حضرت اقدس دولت سرا کو تشریف لے چلے تو ایک شخص نے ہاتھ میں قلم دوات لیے ہوئے حضرت اقدس کی خدمت میں کچھ کاغذات پیش کیے۔ اس قلم دوات سے اس کی یہ غرض تھی کہ حضرت سے رقعہ کی رسید لے مگر حضرت نے توجہ نہ کی اور اس کے وہ کاغذات لے کر تشریف لے گئے اور جب عشاء کی نماز کے واسطے تشریف لائے تو فرمایا کہ:

ایک ہی مضمون کے دو رقعے مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے پہنچے ہیں۔ نہ معلوم دو رقعوں کی کیا غرض تھی۔

اُس وقت یہ عقدہ حل ہوا کہ غالباً دوسرا رقعہ دستخط یعنی رسیدِ رقعہ لینے کی غرض سے تھا مگر قاصد کو رسید مانگنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ رقعہ اس وقت سید سرور شاہ صاحب کے حوالہ کیا گیا کہ وہ اسے پڑھ کر اہلِ مجلس کو سنا دیویں۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا:

ہم تیار ہیں۔ وہ ہفتہ عشرہ آرام سے سب باتیں سنے اور اگر اس کا منشا مباحثہ کا ہو تو یہ اس کی غلطی ہے کیونکہ اب مدت ہوئی کہ ہم مباحثات کو بند کر چکے ہیں۔ اگر اس کو طلب حق کی ضرورت ہے تو وہ رفق اور آہستگی سے اپنی غلطی دور کروائے۔ طالب حق کے لیے ہمارا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ہاں جو شخص ایک منٹ رہ کر چلا جانا چاہتا ہے اور اسے فتح اور شکست اور ہار اور جیت کا خیال ہے وہ مستفید نہیں ہو سکتا، بجز ایسے شخص کے جو نیک نیت بن کر آوے۔ ہم تو دوسرے کے ساتھ کلام کرنا بھی تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے کہ وہ کیوں گھمار کے ہاں جا کر اترے۔ چاہیے تھا کہ مستفیدوں کی طرح آتا اور ہمارے مہمان خانہ میں اترتا۔

پھر فرمایا: ہم اس رقعہ کا صبح کو جواب دیں گے۔

اس کے بعد حضرت اقدس نماز سے فارغ ہو کر تشریف لے چلے تو ثناء اللہ صاحب کے قاصد نے آواز دی کہ حضرت جی! مولوی ثناء اللہ صاحب کے رقعہ کا کیا جواب ہے؟
حضرت نے فرمایا کہ صبح کو دیا جائے گا۔

قاصد نے کہا کہ میں آ کر جواب لے جاؤں یا آپ بذریعہ ڈاک روانہ کریں گے؟

حضرت اقدس نے فرمایا: خواہ تم آ کر لے جاؤ، خواہ ثناء اللہ آ کر لے جاوے۔

پھر آپ نے قاصد کا نام پوچھا۔ اس نے کہا محمد صدیق۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 683، 684 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 878,877 پر)

(353) مولوی ثناء اللہ کے رقعہ کا جواب

"11 جنوری 1903ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز کو جب حضرت اقدس تشریف لائے تو قبل از نماز آپ نے وہ رقعہ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے رقعہ کے جواب میں تحریر فرمایا تھا، احباب کو سنایا۔ وہ رقعہ یہ تھا:

از طرف غلام احمد۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

آپ کا رقعہ پہنچا۔ اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک و شبہات پیشگوئیوں کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعویٰ سے تعلق رکھتے ہوں، رفع کراویں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی۔ اور اگرچہ میں کئی سال ہوئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہ کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور اوباشانہ کلمات سننے کے اور کچھ نہیں ہوا مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اگرچہ آپ نے اس رقعہ میں دعویٰ تو کر دیا ہے کہ طالب حق ہوں مگر مجھے تامل ہے کہ اس دعویٰ پر آپ قائم رہ سکیں کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ایک بات کو کشاں کشاں بے ہودہ اور مباحثات کی طرف لے آتے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کروں گا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کے لیے اوّل یہ اقرار

کریں کہ آپ منہاجِ نبوت سے باہر نہیں جائیں گے اور وہی اعتراض کریں گے جو آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یا حضرت یونس علیہ السلام پر عائد نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن شریف کی پیشگوئیوں پر زد نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے مجاز نہ ہوں گے۔ صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا یہ اعتراض ہے۔ پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا۔ اعتراض کے لیے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی آپ اعتراض پیش کریں گے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے، چوروں کی طرح آ گئے۔ اور ہم ان دنوں بباعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹہ سے زیادہ صرف نہیں کر سکتے۔ یاد رہے کہ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ واعظ کی طرح ہم سے گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا۔ جیسے صمٌ بکمٌ۔ یہ اس لیے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جاوے اور صرف ایک پیشگوئی کی نسبت سوال کریں۔ میں تین گھنٹہ تک اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جاوے گا کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سنا دیں، ہم خود پڑھ لیں گے۔ مگر چاہیے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ ہرج نہیں ہے کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں۔ یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں بآواز بلند لوگوں کو سنا دوں گا کہ اس پیشگوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اس طرح تمام وساوس دور کر دیے جائیں گے۔ لیکن اگر چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقعہ دیا جاوے تو ہرگز نہ ہوگا۔ 14 جنوری 1903ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں 15 جنوری کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤں گا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے۔ لیکن 14 جنوری تک آپ کے لیے تین گھنٹے تک خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیویں تو یہ ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے۔ خود خدا تعالیٰ فیصلہ کرے گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو سطر دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جاویں گے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤں گا۔ ایسے ہی صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسہ دور کرا لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند

کرے گا۔ اس کو وساوس دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ 684 تا 686 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 879 تا 881 پر)

(354) "فجر کی نماز ہوئی تو حضرت اقدس نے قلم دوات طلب فرمائی اور فرمایا کہ تھوڑا سا اور اس رقعہ پر لکھنا ہے۔

اتنے میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے قاصد پھر آ موجود ہوئے اور جواب طلب کیا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ابھی لکھ کر دیا جاتا ہے۔

پھر بقیہ حصہ آپ نے لکھ کر اپنے خدام کے حوالہ کیا کہ اس کی نقل کر کے روانہ کر دو۔ وہ حصہ رقعہ کا یہ ہے:

بالآخر اس غرض کے لیے اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں تو قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی نہ جاویں۔

دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں (1) اول چونکہ میں "انجام آتھم" میں خدا سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے قطعی بحث نہیں کروں گا۔ اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ صرف آپ کو یہ موقعہ دیا جاوے گا کہ آپ اول ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیشگوئی پر ہو ایک سطر یا دو سطر یا حد تین سطر تک لکھ کر پیش کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی اور منہاج نبوت کی رُو سے قابلِ اعتراض ہے اور پھر چپ رہیں اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دوں گا جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں۔ پھر دوسرے دن دوسری پیشگوئی اسی طرح لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤں گا اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ کوئی کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر آپ سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جاویں اور ناحق فتنہ و فساد میں عمر بسر نہ کریں۔ اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں سے جو شخص اعراض کرے گا، اس پر خدا کی لعنت ہو اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے۔ آمین! سو میں دیکھوں گا کہ آپ سنت نبویہؐ کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے

ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں؟ اور چاہیے کہ اوّل آپ اس عہد موکد قسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جائے گا اور آپ کو بتلایا جاوے گا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیے جاویں گے۔"

رقعہ دے کر آپ تشریف لے گئے اور اندر سے حضور نے کہلا بھیجا کہ رقعہ وہاں اُن کو جا کر سنا دیا جاوے اور پھر ان کے حوالہ کیا جاوے۔

چنانچہ یہ رقعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو پہنچا دیا گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے جواب الجواب آیا۔

یہ نامعقول اور اصل بحث سے بالکل دور جواب سن کر حضرت اقدس کو بہت رنج ہوا اور آپ نے فرمایا کہ:

ہم نے جو اسے خدا کی قسم دی تھی، اس سے فائدہ اٹھاتا یہ نظر نہیں آتا۔ اب خدا کی لعنت لے کر واپس جانا چاہتا ہے۔ جس بات کو ہم بار بار لکھتے ہیں کہ ہم مباحثہ نہیں کرتے جیسا کہ ہم "انجام آتھم" میں اپنا عہد دنیا میں شائع کر چکے ہیں، تو اب اس کا منشا ہے کہ ہم خدا کے اس عہد کو توڑ دیں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا اور پھر اس رقعہ میں کس قدر افترا سے کام لیا گیا ہے کیونکہ جب ہم اسے اجازت دیتے ہیں کہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد وہ دو تین سطریں ہماری تقریر پر اپنے شبہات کی لکھ دیوے تو اس طرح سے خواہ اس کی دن میں تیس سطور ہو جاویں ہم کب گریز کرتے ہیں اور خواہ ایک ہی پیشگوئی پر وہ ہم سے دس دن تک سنتا رہتا اور اپنے وساوس اس طرز سے پیش کرتا رہتا۔ اسے اختیار تھا۔ پھر ایک دوسرا جھوٹ یہ بولا ہے کہ لکھتا ہے کہ آپ مجمع پسند نہیں کرتے۔ بھلا ہم نے کب لکھا ہے کہ ہم مجمع پسند نہیں کرتے بلکہ ہم تو عام جلسہ چاہتے ہیں کہ تمام قادیان کے لوگ اور دوسرے بھی جس قدر ہوں جمع ہوں تا کہ ان لوگوں کی بے ایمانی کھلے کہ کس طرح یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔ اگر اسے حق کی طلب ہوتی تو اسے ہمارے شرائط ماننے میں کیا عذر تھا مگر یہ بدنصیب واپس جاتا نظر آتا ہے۔

پھر مولوی محمد احسن صاحب کو حضور انور نے فرمایا کہ

آپ اس کا جواب لکھ دیں، مجھے فرصت نہیں۔ میں کتاب لکھ رہا ہوں۔

یہ کہہ کر حضور تشریف لے گئے اور مولوی محمد احسن صاحب نے رقعہ کا جواب تحریر فرمایا۔ اس کے بعد کوئی جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے نہ آیا۔ اور وہ قادیان سے چلے گئے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 686 تا 688 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 882 تا 884 پر)

مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا:

(355) ”جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے رُوبہٴ زار و نزار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 101 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 131 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 885 پر)

پھر مرزا قادیانی نے اپنا الہام اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے کہا ہے:

(356) ”وما کان اللّٰہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب ط اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 76 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 79 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 886 پر)

مزید کہا:

(357) ”اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کے لیے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا۔ کیا کوئی ہے؟ کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 181، 182 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 888,887 پر)

مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

(358) ”کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو جبکہ تُو نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں تیری ہر ایک دعا کو قبول کروں گا مگر شرکا کے بارے میں نہیں۔ تبھی سے میری روح دعاؤں کی طرف دوڑتی ہے۔ اور میں نے اپنے لیے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری

یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ 384 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 512 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 889 پر)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(359) "میں نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لیے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جائے۔"

(اعجازِ احمدی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 890 پر)

مزید کہا:

(360) "یہ تو انھوں نے اچھی تجویز نکالی۔ اب اس پر قائم رہیں تو بات ہے۔"

(اعجازِ احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 122 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 891 پر)

مرزا قادیانی نے لکھا:

(361) "ابو جہل نے جب بدر کی لڑائی میں یہ دعا کی تھی کہ اللھم من کان منا کاذبا فاحنه فی ھذا الموطن. یعنی اے خدا ہم دونوں میں سے جو محمد مصطفی ﷺ اور میں ہوں جو شخص تیری نظر میں جھوٹا ہے، اس کو اسی موقع قتال میں ہلاک کر۔ تو کیا اس دعا کے وقت اس کو گمان تھا کہ میں جھوٹا ہوں۔"

(تحفہ گولڑویہ [ضمیمہ] صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 52 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 892 پر)

اس سے پہلے مرزا قادیانی مولانا امرتسریؒ کے ساتھ ہونے والی ایک بحث میں لکھ چکا تھا۔

(362) ''مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رُو سے واقع نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے ہو۔ مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کے لیے تشویش کا موجب نہ ٹھہرے اور ہم یہ بھی دعا کرتے رہیں گے کہ ایسی موتوں سے فریقین محفوظ رہیں۔ صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا۔''

(اعجازِ احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 122 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 893 پر)

مرزا قادیانی کا مندرجہ بالا اشتہار کسی حاشیہ یا شرح کا محتاج نہیں۔ اس اشتہار کے شائع ہونے کے 4 دن بعد یعنی 19 اپریل 1907ء کو اسے دوبارہ شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 580)

اس کے 6 دن بعد 25 اپریل 1907ء کو قادیانی اخبار بدر قادیان میں مرزا قادیانی کا ایک اور بیان شائع ہوا جس میں مرزا قادیانی نے کہا:

(قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے اس اشتہار کو توجہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ شکریہ)!

(363) ''مولوی ثناء اللہ صاحب (امرتسری) کے ساتھ آخری فیصلہ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ ''اہلحدیث'' میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور

مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیحِ موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں، محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیحِ موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین! مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراضِ مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے رو برو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین! یا رب العالمین! میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ وہ مجھے اُن چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انھوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لاتقف مالیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے

مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انھیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تُو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین!!

ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين. آمين.

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم

عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد

مرقوم 15 اپریل 1907ء"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 705، 706 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 895,894 پر)

اس اشتہار کے چند ماہ بعد 17 ستمبر 1907ء کو مرزا قادیانی کا نوجوان لڑکا مبارک احمد ایک پُراسرار بیماری سے ہلاک ہو گیا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے مرزا قادیانی پر اعتراض کیا کہ آپ نے اپنی دعا میں کہا تھا کہ جھوٹے کو موت آئے یا موت کے برابر کوئی تکلیف۔ لہٰذا جوان بیٹے کا مر جانا بھی آپ کی موت کے برابر ہے۔ مرزا قادیانی نے 5 نومبر 1907ء کو بذریعہ اشتہار یہ جواب دیا کہ ہمارا لڑکا اس مباہلہ میں شامل نہیں۔

مزید کہا:

(364) ''ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے، یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ

ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم طبع جدید صفحہ 206 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 896 پر)

مرزا قادیانی کے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے متعلق اشتہار اور بیانات سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:۔

1- مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ میں سے جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں فوت ہو جائے گا۔

2- ان دونوں میں جسے بھی موت آئے، وہ قتل کی رُو سے نہیں، بلکہ وہ کسی مہلک بیماری جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ میں ہلاک ہوگا۔

3- یہ دعا خدا کی تحریک پر کی گئی تھی اور اس کی مقبولیت کا مرزا قادیانی کو الہام بھی ہو گیا تھا۔

اب صرف یہ دیکھنا باقی ہے کہ:۔

- ☐ خدا نے کیا فیصلہ کیا؟
- ☐ کسے پہلے موت آئی؟
- ☐ اور کس بیماری سے وہ ہلاک ہوا؟

مرزا قادیانی کی تاریخ وفات 26 مئی 1908ء ہے۔ یعنی مرزا قادیانی اپنی دعا کے تقریباً 13 ماہ اور بارہ دن بعد ہیضہ کی بیماری سے آنجہانی ہو گیا جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اس دعا کے تقریباً چالیس سال بعد (پاکستان بننے کے بعد) 15 مارچ 1948ء میں اللہ کو پیارے ہوئے۔

کسی نے کیا خوب کہا تھا:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

مرزا قادیانی نے جھوٹے کے لیے خود ہیضہ کی بیماری تجویز کی تھی۔ اس طرح اسے منہ مانگی موت مل گئی۔ اس سلسلہ میں اگر ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ بہتر ہے کہ گھر کی شہادت پیش کی جائے تاکہ اعتراض و انکار کی کوئی گنجائش نہ رہے۔

مرزا قادیانی کہا کرتا تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔

(365) "انی احافظ کل من فی الدار"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 553,552 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 898,897 پر)

(یعنی اے مرزا! تیرے گھر کے ہر فرد کی میں (خدا) حفاظت کروں گا) اس خدائی الہام کے باوجود اپریل 1908ء میں مرزا قادیانی کو اپنے اہل و عیال سمیت بیماری کے سبب قادیان چھوڑ کر تبدیلی آب و ہوا کے لیے لاہور جانا پڑا۔ مگر جب لاہور وارد ہوا تو زندہ نہ پلٹ سکا۔ اس کی موت کیونکر واقع ہوئی؟ اس کی تفصیلات اس طرح ہیں:

25 مئی 1908ء کو شام کھانے کے بعد مرزا قادیانی کی حالت اچانک بگڑنے لگی۔ اسے مسلسل اسہال شروع ہو گئے۔ ایک دو دفعہ رفع حاجت کے لیے لیٹرین گیا، بعدازاں ضعف کی وجہ سے نڈھال ہو گیا۔ ان کے جسم کا پانی اور نمک ختم ہو گیا تھا۔ بلڈ پریشر کم ہونے سے ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔ آنکھیں اندر کو دھنس گئیں اور نبض اتنی کمزور ہو گئی کہ محسوس کرنا مشکل ہو گئی۔ پھر دست آیا تو چارپائی سے بڑی مشکل سے اٹھا تو گر گیا۔ ضعف اتنا تھا کہ وہ پشت کے بل چارپائی پر گر گیا اور ان کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ بعدازاں ایک اور دست آیا تو بستر پر ہی نکل گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے قے ہونا شروع ہو گئیں۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی والدہ نصرت جہاں کے حوالہ سے لکھتا ہے:

(366) "والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا، تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا۔ نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے تھے۔ اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور

میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا "اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے"! تو آپ نے فرمایا: "یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 11، 12 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 899,900 پر)

گویا یضربون وجوھھم وادبارھم کا نقشہ تھا۔

مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر نواب کا کہنا ہے:

(367) "حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے، اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا۔"

(حیات ناصر صفحہ 14 از شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 901 پر)

مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کے آرگن "پیغام صلح" نے 3 مارچ 1939ء کی اشاعت میں لکھا ہے:

☐ "بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی موت کے وقت ان کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا۔"

کیا اس سے زیادہ کسی اور شہادت کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ کیا گھر والوں کی یہ شہادت کافی نہیں کہ مرزا قادیانی نے جھوٹے کے لیے جس بیماری میں مرنے کی دعا کی تھی ویسی ہی موت مرزا قادیانی کو ملی۔ اور ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی یہ دعا قبول کی اور ان کی منہ مانگی مراد انھیں دے دی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار.

کسی زندہ دل شاعر نے مرزا قادیانی آنجہانی کی تاریخ وفات لکھی ہے ۔

یوں کہا کرتا تھا مر جائیں گے اور
اور تو زندہ ہیں خود ہی مر گیا

اس کے بیماروں کا ہو گا کیا علاج
کالرہ[1] سے خود مسیحا مر گیا

۱۔کالرہ (Cholera) سے مراد ہیضہ۔

ہمیں افسوس ہے کہ مرزا قادیانی کے جانشینوں نے مرزا قادیانی کی عبرتناک موت سے کچھ بھی سبق حاصل نہیں کیا۔ حق کے فیصلے کو سامنے دیکھتے ہوئے جھوٹ پر اُڑنا اور عام لوگوں کو گمراہ کرنا بڑی بدبختی کی بات ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی یہ کہہ چکا ہے کہ اس کی عبرتناک ہلاکت کی صورت میں قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ سچائی کا دامن تھام لیں اور غلط بات پر ہرگز نہ اُڑیں۔

مرزا قادیانی مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ ہونے والی بحث میں لکھتا ہے:

(368) ''میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہیے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دے کر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہوں گا اور ہر ایک کے لیے جائے عار و ننگ۔''

(اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 124 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 902 پر)

ہم قادیانیوں سے درخواست کریں گے کہ وہ خود غور کریں اور دیکھیں کہ مرزا قادیانی، مولانا ثناء اللہ مرحوم کے مقابل غالب ہوا یا مغلوب؟ مرزا قادیانی کا مغلوب ہونا اور وبائی ہیضہ سے ہلاک ہونا کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے، اس کے باوجود سرور دو عالم خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں نہ آنا بہت بڑی بدنصیبی اور شقاوت ہے۔

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

(369) ''اب بتلاؤ کہ کیا مقبولانِ الٰہی کا یہی نشان ہے کہ جو دعا وہ نہایت تضرع و ابتہال سے کریں، اس کا الٹا اثر ہو اور اثر بھی یہ کہ خود ہی ہلاک ہو کر اپنے کاذب ہونے پر مہر لگا جاویں۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 200 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 903 پر)

مزید مرزا قادیانی کا یہ الہام بھی پورا نہ ہوا بلکہ الٹ ثابت ہوا۔

(370) ”انی مھین من ارادا ھانتک.
جو تیری ذلت چاہے، میں اُسے ذلیل کروں گا۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 158 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 904 پر)

مزید لکھتا ہے:
(371) ”قانونِ قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں اور ان کی نظر سے وہ امور اس وقت تک مخفی رکھے جاتے ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی قضا و قدر نازل ہو جائے۔“
(استفتاء صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 116 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 905 پر)

دسویں پیش گوئی
محمدی بیگم

تاریخ میں جھوٹے نبیوں کے حالاتِ زندگی پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عیش و عشرت اور غایت درجہ بے لگام نفسانی خواہشات کے غلام تھے۔ ان کی سب سے بڑی کمزوری ان کی تعیش پسندی تھی۔ وہ اخلاقی قدروں کے سرے سے قائل نہ تھے۔ ان کے حلقۂ ارادت میں آنے والی خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں ایک ایک کر کے ان کی شیطانی ہوس کے گھاٹ اترتی رہیں، لیکن ان کے پیروکار یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی ان کی اندھی محبت اور عقیدت میں ان کی مدح کے گیت الاپتے رہے۔

جھوٹا مدعیِ نبوت آنجہانی مرزا قادیانی بھی اپنے پیش روؤں کی طرح اسی کردار کا مالک تھا۔ وہ دن کو غیر محرم عورتوں کے جھرمٹ میں بیٹھا خوشی سے پھولے نہ سماتا تو رات کو

خواب میں بھی ایسی ہی رنگینیوں اور سنگینیوں کا نظارہ کرتا۔ مرزا قادیانی کی پہلی شادی اس کے ماموں مرزا جمعیت بیگ کی لڑکی حرمت بی بی سے ہوئی جس سے دو لڑکے فضل احمد اور سلطان احمد پیدا ہوئے۔ بعدازاں انگریز کی حمایت اور جہاد کی مخالفت کے عوض انگریز سرکار اس پر بہت مہربان ہو گئی۔ اس کے دن پھر گئے اور وہ لاکھوں میں کھیلنے لگا۔ دولت کی فراوانی نے اسے شراب و کباب کا رسیا بنا دیا جس سے اس کی صحت خراب رہنے لگی۔ لیکن اس کے باوجود اس نے دہلی کے ایک آزاد خیال گھرانے کی ایک 16 سالہ الھڑ خاتون نصرت جہاں سے شادی رچائی۔ حالانکہ بقول مرزا قادیانی اُن دنوں اس کی حالت مردمی کالعدم تھی۔ حکیم نور الدین کے کشتوں نے اسے ازسرنو عارضی طور پر جوان کر دیا۔ نصرت جہاں سے اس کے کئی بچے پیدا ہوئے۔ دوسری شادی کے تقریباً 2، 4 سال بعد اس کی نظر خاندان کی ایک نوخیز اور نہایت خوبصورت لڑکی ''محمدی بیگم'' پر پڑی تو وہ دل پر قابو نہ رکھ سکا۔ ان کی جنسی ہوس کی رال ٹپکنے لگی۔ وہ اپنے خوابوں اور خیالات میں محمدی بیگم کا تصور لا کر تنہائی میں نجانے کیا کیا احمقانہ حرکات کرتا۔ انہی دنوں مرزا قادیانی کو الہام ہوا:

(372) ''بسترِ عیش۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 416 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 906 پر)

پھر اپنا ایک رنگین و سنگین خواب اس طرح بیان کرتا ہے:

(373) ''مطابق 30 ذی الحجہ روز شنبہ۔ آج میں نے بوقت صبح صادق چار بجے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے۔ اس میں میری بیوی والدۂ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے۔ تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی، یکا یک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے، پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے۔ شاید جالی کا کپڑا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لیے اشتہار دیے تھے۔ لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا، یا دل میں کہا کہ میں آ گئی ہوں۔ میں نے کہا یا اللہ آ جاوے۔ اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی۔ اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فالحمد

لله علیٰ ذالک۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 159 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 907 پر)

ایک اور خواب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(374) "رؤیا۔ دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں۔ میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں، منہ ان سے پھیر لیا، اور ان سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو؟ انھوں نے کہا ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں۔ پھر انھوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 535 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 908 پر)

ایک خواب میں دیکھتا ہے:

(375) "دیکھا کہ میں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس بتیس سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلا جانے کا تھا۔ مگر تمھارے لیے رہ گئی ہوں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 535 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 909 پر)

پھر مرزا قادیانی محمدی بیگم کے عشق میں گرفتار ہو کر عشقیہ اشعار کہنے لگا۔ ملاحظہ فرمائیں:

(376) "عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا مرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ اُلفت میں مزا ہوتا ہے
....
ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے
مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اس کے جانے سے صبر دل سے گیا
ہوش بھی ورطۂ عدم میں پڑے
....

سبب کوئی خداوندا بنا دے
کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ او میرے جانی
بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر
دلا اک بار شور و غل مچا دے

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 232 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 910 پر)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کو "پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ" کا خطاب دے کر درج ذیل خدائی الہام بیان کیا۔ مزید کہا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے ہاں طے ہو چکی ہے کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی۔ ملاحظہ فرمائیں:

(377) "شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین، کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جنابِ الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔ وہ صاحب اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیے گئے۔ تین ان میں سے تو آم کے تھے۔ مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں۔ مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے، وہی مبارک لڑکا ہے کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیے گئے، جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 112، 113 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 912,911 پر)

قارئین کرام! آگے بڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ یہ معلوم کرلیا جائے کہ محمدی

بیگم اور اس کے خاندان کی مرزا غلام احمد قادیانی سے کیا رشتے داری تھی؟

1- محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ، مرزا قادیانی کا ماموں زاد بھائی تھا۔
(قارئین خود غور فرمالیں کہ ماموں زاد بھائی کی بیٹی رشتے میں مرزا قادیانی کی کیا لگتی تھی؟)

2- محمدی بیگم کی والدہ عمر النساء، مرزا قادیانی کی چچا زاد بہن اور مرزا امام الدین کی حقیقی ہمشیرہ تھی۔

3- محمدی بیگم، مرزا قادیانی کی پہلی بیوی حرمت بی بی (پھجے دی ماں) کے چچا زاد بھائی کی بیٹی تھی۔

4- محمدی بیگم، مرزا قادیانی کے لڑکے فضل احمد کی بیوی کی ماموں زاد بہن تھی۔

5- مرزا امام الدین، مرزا قادیانی کا چچا زاد بھائی اور محمدی بیگم کا حقیقی ماموں تھا۔

6- سلطان احمد اور فضل احمد، مرزا قادیانی کی پہلی بیوی حرمت بی بی کے بطن سے تھے۔

7- عزت بی بی، مرزا قادیانی کے بیٹے فضل احمد کی اہلیہ اور مرزا احمد بیگ کی سگی بھانجی تھی۔

8- مرزا علی شیر بیگ، عزت بی بی کے والد اور مرزا قادیانی کا سمدھی تھا۔

9- عزت بی بی کی والدہ، مرزا احمد بیگ کی ہمشیرہ اور مرزا غلام احمد کی سمدھن تھی۔

10- عزت بی بی کی والدہ یعنی فضل احمد کی ساس، محمدی بیگم کی پھوپھی تھی۔

معروف عالم دین حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"کسی آدمی کا شادی کے لیے کسی لڑکی کا انتخاب کرنا اور اس کے لیے پیغام دینا کوئی بُری بات نہیں ہے۔ لیکن ایک پچاس سالہ بوڑھے کا ایک کم سن بچی پر نظر رکھنا اور اس کی طلب و ہوس میں دن رات تڑپنا اس کے شریف ہونے کا پتہ نہیں دیتا۔ پھر یہ مسئلہ اس وقت اور بھی شدید ہو جاتا ہے جب اس لڑکی کا والد اپنی کسی اور مجبوری میں اس شخص کے پاس آئے اور وہ اس شخص کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اس لڑکی کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور طرح طرح کے لالچ اور انعام کے وعدے کرے اور پھر موت کی دھمکیوں پر اُتر آئے۔ یہ پرلے درجے کی بداخلاقی اور غنڈہ گردی ہے اور معاشرہ ایسے شخص کو بے حیا اور بدمعاش کہتا ہے۔ پھر یہ بات اس وقت اور بھی سنگین ہو جاتی ہے جب اس قسم کی اوچھی حرکتیں کرنے والا شخص مامور

من اللہ ہونے کا مدعی ہو اور اس لڑکی کو پانے کی خدا کے نام سے خبر دے۔

خدا تعالیٰ کے محبوبین اور مقبولین، اخلاق و کردار کی اُس بلند دیوار پر کھڑے ہوتے ہیں جس پر خدا کے معصوم فرشتوں کو بھی رشک آتا ہے۔ مخالفین ان کے دعویٰ کی تکذیب تو کرتے ہیں لیکن کبھی ان کے اخلاق زیر بحث نہیں لاتے۔ شدید ترین مخالفین بھی اللہ کے ان محبوبین کے اعلیٰ اخلاق و کردار کو تسلیم کرتے ہیں اور انھیں امین و صادق اور عفیف مانے بغیر انھیں چارہ نہیں ہوتا۔ اس کے مقابل جو لوگ خدا کے نام پر جھوٹی آواز لگاتے ہیں، وہ افترا علی اللہ اور افتراء علی الرسول کے مجرم ہوتے ہیں۔ وہ اخلاق و کردار کے اعتبار سے اس قدر گرے ہوتے ہیں کہ کوئی مہذب معاشرہ ایسے آدمیوں کو شریف کہنا گوارا نہیں کرتا۔ وہ اول مرحلے پر ہی اپنے آپ کو اس قدر ننگا کر دیتے ہیں کہ ذرا سی سمجھ رکھنے والا انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جو شخص اس قدر بد اخلاق اور بدکردار ہے، وہ مامور من اللہ تو کجا ایک شریف انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں۔ جب ایک دھوکہ باز آدمی کو کوئی شخص صالح اور پرہیزگار نہیں کہہ سکتا تو ایسے بدکردار آدمی کو مامور من اللہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ مولانا روم نے ایسے ہی فراڈی قسم کے لوگوں کے بارے میں یہ کہا تھا ؎

کارِ شیطان مے کند نامش ولی

گر ولی ایں است لعنت بر ایں ولی

قادیانی، مرزا غلام احمد کو خدا کا نبی اور اس کا مامور مانتے ہیں اور مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ اس پر ایمان لاؤ گے تو جنت میں جاؤ گے اور اسے نہ ماننے والا حرام زادہ ہے۔ اہلِ اسلام تو سرے سے ہی اسے پرلے درجے کا جھوٹا سمجھتے ہیں اور اس کے دعویٰ کی بنا پر اسے اسلام سے باہر جانتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اُسے مانتے ہیں انھیں غور کرنا چاہیے کہ انھوں نے کس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے؟

ایک مرتبہ مرزا غلام احمد کی نظر ایک کمسن لڑکی پر پڑی جو اس کے دل کو بھا گئی۔ یہ اس کے اپنے ایک قریبی رشتہ دار کی بچی تھی۔ کچھ عرصہ بعد اس بچی کے والد کو اپنی زمین کے ہبہ نامہ کے سلسلہ میں مرزا غلام احمد کے پاس آنا پڑا۔ مرزا غلام احمد نے مختلف بہانوں کے ذریعہ اسے ٹالنے کا کھیل کھیلا مگر جب وہ کسی طرح بھی نہ ٹلا تو مرزا قادیانی نے کہا کہ میں ایک شرط پر تمہارا یہ کام کرنے کے لیے تیار ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ الہام ہوا کہ تمہارا

یہ کام اس شرط پر ہو سکتا ہے کہ تم اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دو۔ یہ شخص احمد بیگ تھا اور یہ بچی محمدی بیگم تھی۔ احمد بیگ نے جب مرزا غلام احمد کی یہ بات سنی تو اُس کے ہوش اُڑ گئے کہ ایک ایسا شخص جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس عمر میں ایک کام کے لیے میری کم سن بچی مانگ رہا ہے۔ چنانچہ اس نے مرزا غلام احمد کی یہ شرط ماننے سے انکار کر دیا اور بغیر کام کرائے واپس چلا آیا۔ مرزا غلام احمد نے احمد بیگ کو مختلف ذرائع سے سمجھانے اور منانے کی کوشش کی مگر غیرت مند باپ کسی طرح بھی اپنی بچی کا نکاح مرزا قادیانی سے کرنے کے لیے تیار نہ ہوا۔ مرزا قادیانی نے اس بچی کو پانے کے لیے خدا کی وحی آنے کی خبر دی اور احمد بیگ کے خاندان کو رحمتوں اور برکتوں کے ملنے کی خوشخبری دی۔"

(اہم پیشگوئیاں اور ان کا جائزہ از حافظ محمد اقبال رنگونی)

مرزا قادیانی لکھتا ہے: (قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی یہ عبارت توجہ سے پڑھیں، شکریہ)!

(378) "یہ لوگ جو مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے تھے اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لیے دعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لیے ہماری طرف ملتجی ہوا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبردہ (احمد بیگ) کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچا زاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے۔ ان کی زمین ملکیت جس کا ہمیں حق پہنچتا ہے، نامبردہ (احمد بیگ) کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپور میں جاری ہے، نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ (احمد بیگ) نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے، اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا، اس لیے مکتوب الیہ (احمد بیگ) نے بتمام تر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا، تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں۔ اور قریب تھا کہ

دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جنابِ الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا جس کو خدائے تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار 20 فروری 1888ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی، وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لیے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لیے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دخترِ کلاں (محمدی بیگم) کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے: **کذبوا بایتنا وکانوا بھا یستھزؤن فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید. انت معی وانا معک عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا.** یعنی انھوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لیے جو اس کام کو روک رہے ہیں، تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اُس کی اِس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تُو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی یعنی گو اوّل میں احمق اور نادان لوگ بدباطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر خدا تعالیٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی

کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 285 تا 287 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 285 تا 287 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 915,914,913 پر)

مگر کسی قدر افسوسناک بات ہے کہ مرزا قادیانی کے "خدا" نے اسے لکھ سے ہولا کردیا۔ ایک رشتہ دار عورت سے نکاح ایسی ناممکن بات نہیں ہوتی مگر ہر طرح کے پاپڑ بیلنے کے باجود مرزا قادیانی، محمدی بیگم کو حبالۂ عقد میں لانے سے قاصر رہا۔ جس "خدا" نے مرزا قادیانی کی ایسی جگ ہنسائی کرائی، اس پر بھروسہ کرنا پرلے درجے کی نادانی ہے یا نہیں؟ اے کاش! مرزا قادیانی کا سچے خدا سے زندہ تعلق ہوتا تو وہ یوں عالم میں رسوا نہ ہوتا۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنے والد کے مؤقف کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(379) "خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح کی حقیقی ہمشیرہ مراد بی بی، مرزا محمد بیگ ہوشیار پوری کے ساتھ بیاہی گئی تھیں۔ مگر مرزا محمد بیگ جلد فوت ہو گئے اور ہماری پھوپھی کو باقی ایام زندگی بیوگی کی حالت میں گزارنے پڑے۔ ہماری پھوپھی صاحب رویا وکشف تھیں۔ مرزا محمد بیگ مذکور کے چھوٹے بھائی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے چچیرے بھائیوں یعنی مرزا نظام الدین وغیرہ کی حقیقی بہن عمر النساء بیاہی گئی تھیں، ان کے بطن سے محمدی بیگم پیدا ہوئی۔ مرزا نظام الدین و مرزا امام الدین وغیرہ پرلے درجہ کے بے دین اور دہریہ طبع لوگ تھے اور مرزا احمد بیگ مذکور ان کے سخت زیر اثر تھا اور انھیں کے رنگ میں رنگین رہتا۔ یہ لوگ ایک عرصہ سے حضرت مسیح موعود سے نشانِ آسمانی کے طالب رہتے تھے کیونکہ اسلامی طریق سے انحراف اور عناد رکھتے تھے اور والدِ محمدی بیگم یعنی مرزا احمد بیگ ان کے اشارہ پر چلتا تھا۔ اب واقعہ یوں ہوا کہ حضرت مسیح موعود کا ایک اور چچا زاد بھائی مرزا غلام حسین تھا جو عرصہ سے مفقود الخبر ہو چکا تھا، اور اس کی جائداد اس کی بیوی امام بی بی کے نام ہو چکی تھی۔ یہ امام بی بی مرزا احمد بیگ مذکور کی بہن تھی۔ اب مرزا احمد بیگ کو یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مسمات امام بی بی اپنی جائداد اس کے لڑکے مرزا محمد بیگ برادر کلاں محمدی بیگم کے نام ہبہ کردے۔ لیکن قانوناً امام بی بی اس جائداد کا ہبہ بنام محمد بیگ مذکور بلا رضامندی حضرت مسیح موعود نہ کر

سکتی تھی۔ اس لیے مرزا احمد بیگ بتمام عجز و انکساری حضرت مسیح موعود کی طرف ملتجی ہوا کہ آپ ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں۔ چنانچہ حضرت صاحب قریباً تیار ہو گئے۔ لیکن پھر اس خیال سے رک گئے کہ دریں بارہ مسنون استخارہ کر لینا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ نے مرزا احمد بیگ کو یہی جواب دیا کہ میں استخارہ کرنے کے بعد، دستخط کرنے ہوں گے تو کر دوں گا۔ چنانچہ اس کے بعد مرزا احمد بیگ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا، گویا آسمانی نشان کے دکھانے کا وقت آن پہنچا تھا جس کو خدا تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔ چنانچہ استخارہ کے جواب میں خداوند تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے یہ فرمایا کہ ''اس شخص کی دخترِ کلاں کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمھارے لیے موجبِ برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا، اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار 20 فروری 1886ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا، اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی، اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لیے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔'' اس وحی الہامی کے ساتھ حضرت مسیح موعود نے نوٹ دیا کہ ''تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آئے بلکہ مکاشفات کے رُو سے مکتوب الیہ (یعنی مرزا احمد بیگ) کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں، نزدیک پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔'' جب استخارہ کے جواب میں یہ وحی ہوئی تو حضرت مسیح موعود نے اسے شائع نہیں فرمایا بلکہ صرف ایک پرائیویٹ خط کے ذریعہ سے والدِ محمدی بیگم کو اس سے اطلاع دے دی کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ وہ اس کی اشاعت سے رنجیدہ ہوگا۔ لہٰذا آپ نے اشاعت کے لیے مصلحتاً دوسرے وقت کی انتظار کی۔ لیکن جلد ہی خود لڑکی کے ماموں مرزا نظام الدین نے شدتِ غضب میں آ کر اس مضمون کو آپ ہی شائع کر دیا اور علاوہ زبانی اشاعت کے اخباروں میں بھی اس خط کی خوب اشاعت کی۔ تب پھر حضرت مسیح موعود کو بھی اظہار کا عمدہ موقعہ مل گیا۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 114، 115 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 916,917 پر)

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے نکاح کے سلسلہ میں "اللہ تعالیٰ سے بشارت پا کر" اپنے ایک اشتہار میں لکھا:

(380) "پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔ اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا، تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ [حاشیہ] یہ ایک پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو دہم جولائی 1888ء کے اشتہار میں شائع ہو چکی، جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام ہے، اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا اور وہ جو نکاح کرے گا وہ روزِ نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔ اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔ سو اس جگہ اجڑے ہوئے گھر سے وہ اجڑا ہوا گھر مراد ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 96 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 918 پر)

اس اشتہار پر تبصرہ مرزا قادیانی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:

(381) "عاجز نے 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔ اس پیشگوئی پر منشی صاحب فرماتے ہیں

کہ الہام کئی قسم کا ہوتا ہے نیکوں کو نیک باتوں کا اور زانیوں کو عورتوں کا۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 113 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 919 پر)

مرزا قادیانی اپنی اور محمدی بیگم کی عمر کے بارے میں لکھتا ہے:

(382) "كانت بنته هذه المخطوبة جارية حديثة السن عذراء وكنت حينئذٍ جاوزت الخمسين. (ترجمہ) محمدی بیگم ابھی نوخیز لڑکی ہے اور میری عمر پچاس سال سے زائد ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 574 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 574 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 920 پر)

قادیانیوں کو مرزا قادیانی کی باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ تذبذب کا شکار تھے کہ کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو محمدی بیگم سے نکاح کے سلسلہ میں یقین دہانیاں کرائی ہیں۔ اس پر مرزا قادیانی نے کہا:

(383) "یہ بھی الہام (ہوا) ہے ویستنبئونک احق هو قل ای وربی انه لحقّ وما انتم بمعجزين. زوجنا كها لا مبدل لكلماتي. وان يروا اية يعرضوا و يقولوا سحر مستمر. اور (لوگ) تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا (محمدی بیگم سے نکاح والی) یہ بات سچ ہے؟ کہہ ہاں! مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس (محمدی بیگم) سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 350 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 921 پر)

مرزا قادیانی نے مزید کہا:

(384) "خدائے تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد

مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 305 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 922 پر)

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے
رہے گی حسرت دیدار تا روزِ جزا باقی

مرزا قادیانی اپنے الہام کے حوالہ سے مزید لکھتا ہے:

(385) "اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی (جیسا کہ اب تک بھی جو 16 اپریل 1891ء ہے، پوری نہیں ہوئی) تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی۔ اس وقت گویا پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آ گئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا الحق مِن ربک فلا تکونن من الممترین یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تُو کیوں شک کرتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 306 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 306 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 923 پر)

اپنے نفس کو "خدا" بنا لیا جائے تو وہ اسی طرح فریب دیا کرتا ہے۔

(386) مرزا قادیانی محمدی بیگم سے نکاح کے سلسلہ میں اپنی وحی بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"فاوحی اللّٰہ الیّ ان اخطب صبیة الکبیرة لنفسک. وقل له لیصاھرک

اولاً ثم لیقتبس من قبسک. وقل انی امرت لاھبک ما طلبت من الارض وارضا اخری معھا واحسن الیک باحسانات اخری علی ان تنکحنی احدی بناتک التی ھی کبیرتھا و ذلک بینی و بینک فان قبلت فستجدنی من المتقبلین. وان لم تقبل فاعلم ان اللّٰہ قد اخبرنی ان انکاحھا رجلا اخر لا یبارک لھا ولا لک فان لم تزدجر فیصب علیک مصائب و آخر المصائب موتک فتموت بعد النکاح الٰی ثلث سنین. بل موتک قریب و یرد علیک و انت من الغافلین. وکذٰلک یموت بعلھا الذی یصیر زوجھا الٰی حولین و ستة اشھر. قضاءً من اللّٰہ فاصنع ما انت صانعه وانی لک لمن الناصحین. فعبس وتولّٰی وکان من المعرضین. ثم کتبت الیه مکتوباً بایماء منانی. واشارة رحمانی. و نمقت فیه."

(ترجمہ) "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص (احمد بیگ) کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لیے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے اور پھر تمھارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے، جس کے تم خواہش مند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کیے جائیں گے۔ بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔ میرے اور تمھارے درمیان یہی عہد ہے۔ تم مان لو گے تو میں بھی تسلیم کرلوں گا۔ اگر تم قبول نہ کرو گے تو خبردار رہو۔ مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ اس لڑکی کے لیے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمھارے لیے۔ ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے، جن کا نتیجہ موت ہوگا۔

پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور ایسا اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ یہ حکم اللہ ہے۔ پس جو کرنا ہے کر لو۔ میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔ پس وہ (مرزا احمد بیگ) تیوری چڑھا کر چلا گیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 572، 573 روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 572، 573 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 925,924 پر)

مرزا احمد بیگ کا بڑا لڑکا محمد بیگ (محمدی بیگم کا حقیقی بھائی) حکیم نورالدین کے پاس

ایک بیماری کے سلسلہ میں زیر علاج تھا۔ اس لڑکے نے مرزا قادیانی کو کئی خطوط لکھے کہ آپ حکیم نورالدین کو میری سفارش کر دیں کہ وہ مجھے محکمہ پولیس میں نوکر کروا دیں۔ اس پر مرزا قادیانی نے حکیم نورالدین کو حسب ذیل خط لکھا:

□ ''مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نوردین صاحب!

السلام علیکم! محمد بیگ لڑکا جو آپ کے پاس ہے۔ آنمکرم کو معلوم ہوگا کہ اس کا والد مرزا احمد بیگ بوجہ اپنی بے سمجھی اور حجاب کے اس عاجز سے سخت عداوت و کینہ رکھتا ہے اور ایسا ہی اس کی والدہ بھی، چونکہ خدا تعالیٰ نے بوجہ اپنے بعض مصالح کے اس لڑکے کی ہمشیرہ کی نسبت وہ الہام ظاہر فرمایا تھا کہ جو بذریعہ اشتہارات شائع ہو چکا ہے، اس وجہ سے ان لوگوں کے دلوں میں حد سے زیادہ جوشِ مخالفت ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ وہ امر جس کی نسبت مجھے اس شخص کی ہمشیرہ کی نسبت اطلاع دی گئی ہے، کیونکر اور کس راہ سے وقوع میں آئے گا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نرمی کارگر نہ ہوگی، یفعل اللہ مایشاء کرتا ہے جو اللہ چاہتا ہے، لیکن تاہم کچھ مضائقہ نہیں کہ ان لوگوں کی سختی کے عوض میں نرمی اختیار کر کے ادفع بالتی ھی احسن کا ثواب حاصل کیا جائے اس لڑکے محمد بیگ کے کتنے خطوط اس مضمون کے پہنچے کہ مولوی صاحب پولیس کے محکمہ میں مجھ کو نوکر کرا دیں۔

آپ براہ مہربانی اس کو بلا کر نرمی سے سمجھائیں کہ تیری نسبت انھوں (غلام احمد قادیانی) نے بہت سفارش لکھی ہے اور تیرے لیے جہاں تک گنجائش اور مناسب وقت ہو، کچھ فرق نہ ہوگا۔ (یہاں حکیم نوردین کو جھوٹ بولنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ مرتب) غرض آنمکرم میری طرف سے اس کے ذہن نشین کر دیں کہ وہ تیری نسبت بہت تاکید کرتے ہیں، اگر محمد بیگ آپ کے ساتھ آنا چاہے تو ساتھ لے آویں...... زیادہ خیریت ہے۔''

والسلام۔ خاکسار غلام احمد، لدھیانہ محلہ اقبال گنج 21 مارچ 1891ء

اس خط سے مرزا قادیانی کی ذہنیت کا اندازہ خود بخود ہو جاتا ہے کہ وہ کس طرح محمدی بیگم کے بھائی کو ملازمت کا لالچ دے کر اس کی برین واشنگ کر رہا ہے کہ مناسب وقت یعنی محمدی بیگم کا مرزا قادیانی سے پہلے نکاح ہو جائے، پھر ملازمت کی کوشش کی جائے گی لہٰذا پہلے تم مرزا قادیانی کے نکاح کے سلسلہ میں کوشش کرو۔

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے شادی کے سلسلہ میں اپنے رشتہ داروں کو بھی خطوط

لکھے اور انھیں مجبور کیا کہ لڑکی کے والد احمد بیگ کو اس نکاح کے لیے تیار کیا جائے اور خود احمد بیگ کو 20 فروری 1888ء کو ایک لالچ بھرا خط لکھا کہ اگر تم نے اپنی بچی کا نکاح میرے ساتھ کر دیا تو میں نہ صرف ان کاغذات پر دستخط کرنے کے لیے تیار ہوں بلکہ تمھیں جائیداد بھی ملے گی اور تمھارے لڑکے کو پولیس کی ملازمت بھی دلا دوں گا۔ مرزا قادیانی کا خط ملاحظہ فرمایئے:

□ ''مکرمی مخدومی اخویم مرزا احمد بیگ! السلام علیکم!

ابھی ابھی مراقبہ سے فارغ ہی ہوا تھا تو کچھ غنودگی سی ہوئی اور خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا کہ احمد بیگ کو مطلع کر دے کہ وہ بڑی لڑکی کا رشتہ منظور کرے، یہ اس کے حق میں ہماری جانب سے خیر و برکت ہوگا اور ہمارے انعام و اکرام بارش کی طرح اس پر نازل ہوں گے اور تنگی اور سختی اس سے دور کر دی جائے گی اور اگر انحراف کیا تو موردِ عتاب ہوگا اور ہمارے قہر سے نہ بچ سکے گا۔ اور میں نے اس کا حکم پہنچا دیا تا کہ اس کے رحم و کرم سے حصہ پاؤ اور اس کی بے بہا نعمتوں کے خزانے تم پر کھولے جائیں اور میں اپنی طرف سے تو صرف یہی عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کا ہمیشہ ادب و لحاظ ہی ملحوظ رکھتا ہوں اور آپ کو ایک دین دار اور ایمان دار بزرگ تصور کرتا ہوں اور آپ کے حکم کو اپنے لیے فخر سمجھتا ہوں اور ہبہ نامہ جب لکھو، حاضر ہو کر دستخط کر جاؤں اور اس کے علاوہ میری املاک خدا کی اور آپ کی ہے، اور میں نے عزیز محمد بیگ کے لیے پولیس میں بھرتی کرانے کی اور عہدہ دلانے کی خاص کوشش وسفارش کر لی ہے تا کہ وہ کام میں لگ جاوے اور اس کا رشتہ میں نے ایک بہت امیر آدمی جو میرے عقیدت مندوں میں ہے تقریباً کر دیا ہے اور اللہ کا فضل آپ کے شامل حال ہو! فقط

خاکسار غلام احمد عفی عنہ لدھیانہ اقبال گنج''

20 فروری 1888ء

مذکورہ بالا خط کا جواب نہ ملنے پر مرزا قادیانی نے درج ذیل دوسرا خط روانہ کیا۔ یاد رہے کہ بقول مرزا قادیانی انھوں نے یہ خط بھی اللہ تعالیٰ کے ایما اور اشارہ سے احمد بیگ کو لکھا:

(387) ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. امابعد فاسمع ایھا العزیز ما لک اتخذت جذّی عبثا. و حسبت تبری خبثا. وواللہ ما ارید ان اشق علیک و

ستجدنی انشاء اللّٰہ من المحسنین. وھا انا اکتب بعھد موثق فانک ان قبلت قولی علی رغم انف قبیلتی فافرض لک حصّۃ فی ارضی و خمیلتی و یرتفع الخلاف والنزاع بھذہ الوصلۃ من بیننا و یصلح اللّٰہ قلوب شعبی و عشیرتی. وفی کل منیتک اقتفی صغوک و ازیل قشفک فتکون من الفائزین. لامن الفائزین.

والحق والحق اقول انی اکتب ھذا المکتوب بخلوص قلبی و جنانی. فان قبلت قولی و بیانی. فقد صنعت لطفاً الیّ. وکان لک احسانًا علیّ. و معروفًا لدی. فاشکرک وادعو زیادۃ عمرک من ارحم الراحمین. وانی اقیم معک عھدی. انی اعطی بنتک ثلثا من ارضی ومن کل ما ملکتہ یدی. ولا تسئلنی خطۃ الا اعطیک ایاھا وانی من الصادقین. ولن تجد مثلی فی رعایۃ الصلۃ ومودۃ الاقارب و حقوق الوصلۃ و تجدنی ناصر نوائبک وحامل اثقالک فلا تضیع وقتک فی الاباء ولا تستنکر حبک ولا تکونن من الممترین. وھا انا کتبت مکتوبی ھذا من امر ربیّ لاعلن امری فاحفظ مکتوبی ھذا فی صندوقک فانہ من صدوق امین واللّٰہ یعلم اننی فیہ صادق و کل ما وعدت فھو من اللّٰہ تعالیٰ وما قلت اذ قلت ولکن انطقنی اللّٰہ تعالیٰ بالھامہ. وکانت ھذہ وصیۃ من ربی فقضبتھاما کان لی حاجۃ الیک و الیٰ بنتک وما ضیق اللّٰہ علیّ والنساء سواھا کثیرۃ واللّٰہ یتولی الصالحین. فلا تنظر الیٰ مکتوبی بعین الارتیاب. فانہ کتبتہ بامحاض النصح والتزام الصدق والصواب.ودع الجدال وانتظر الاجال. فان مضی الاجل وما حصحص الصدق فاجعل حبلاً فی جیدی و سلاسل فی ارجلی و عذبنی بعذاب لم یعذب بہ احد من العالمین. کنتم قد طلبتم آیۃ من ربّی فھذہ آیۃ لکم انہ یاخذ المنکرین من مکان قریب و یختارما کان اقرب التعذیبات فی حقھم وادنی من الھامھم واشد اثراً فی اعراضھم. و اجسامھم لیری المحتالین ضعفھم ویکسر کبر الضائمین. ھذا ما کتبت الیٰ احمد بیک فی سنۃ ۱۳۰۴ھ.

(ترجمہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اے عزیز سنیے! آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ میری سنجیدہ بات کو لغو سمجھتے ہیں اور میرے کھرے کو کھوٹا خیال کرتے ہیں۔ بخدا میرا یہ ارادہ نہیں کہ

میں آپ کو تکلیف دوں۔ انشاء اللہ آپ مجھے احسان کرنے والوں میں سے پائیں گے اور میں یہ عہدِ استوار کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ اگر آپ نے میرے خاندان کے خلاف مرضی میری بات کو مان لیا تو میں اپنی زمین اور باغ میں آپ کو حصہ دوں گا اور اس رشتہ کی وجہ سے آپس کی نزاع اور اختلاف رفع ہو جائے گا اور خدا میرے کنبہ اور خاندان کے قلوب کی اصلاح کر دے گا...... اگر آپ نے میرا قول اور بیان مان لیا تو مجھ پر مہربانی اور احسان اور میرے ساتھ نیکی ہوگی۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں اور آپ کی درازی عمر کے لیے ارحم الراحمین کے جناب میں دعا کروں گا اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی لڑکی کو اپنی زمین اور مملوکات کا ایک تہائی حصہ دوں گا اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں سے جو کچھ مانگیں گے، میں آپ کو دوں گا۔ صلہ رحم عزیزوں سے محبت اور رشتہ کے حقوق کے بارے میں آپ کو مجھ جیسا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ آپ مجھے مصیبتوں میں اپنا دستگیر اور بار اٹھانے والا پائیں گے۔ اس لیے انکار میں اپنا وقت ضائع نہ کیجیے اور شک وشبہ میں نہ پڑیے۔

میں اپنا یہ خط اپنے پروردگار کے حکم سے لکھ رہا ہوں۔ اپنی رائے سے نہیں۔ آپ میرے اس خط کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھیے۔ یہ خط بڑے سچے اور امین کی جانب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس میں سچا ہوں اور جو کچھ میں نے وعدہ کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں نے جو کہا ہے وہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اپنے الہام سے کہلوایا ہے اور یہ مجھے میرے پروردگار کی وصیت تھی۔ اس لیے میں نے اسے پورا کیا۔ ورنہ مجھے آپ کی یا آپ کی لڑکی کی کچھ حاجت نہیں تھی...... اگر میعاد گزر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو تو میرے گلے میں رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈالنا اور مجھے ایسی سزا دینا کہ تمام دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو۔ یہ خط میں نے احمد بیگ کو 1304ھ میں لکھا تھا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 573، 574 روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 573، 574 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 927,926 پر)

مرزا قادیانی کی ان تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ محمدی بیگم سے شادی کے سلسلہ میں کس قدر بے تاب تھا۔ وہ لڑکی کے باپ کو ہر قسم کا لالچ اور دھمکی بھی دے رہا ہے کہ آپ کو اپنی زمین اور باغ میں سے حصہ دوں گا۔ آپ کی لڑکی کو جائیداد میں سے حصہ ملے گا۔

آپ کے لیے لمبی عمر کی دعا کروں گا۔ اگر یہ سچ نہ ہوا تو میرے گلے میں رسی ڈال کر ایسی سزا دینا جو کسی کو نہ دی گئی ہو۔ بس تم جلدی محمدی بیگم کا نکاح مجھ سے کر دو۔ اگر ایسا نہ کیا تو لڑکی کا باپ مر جائے گا، لڑکی کا شوہر مر جائے گا۔ قارئین کرام! آپ خود بتائیں کیا یہ باتیں نبی تو کجا کسی شریف آدمی کو جس کے دل میں ذرا بھی شرم و حیا ہو، زیب دیتی ہیں؟

اس کے بعد مرزا قادیانی نے اپنے سمدھی مرزا علی شیر بیگ کو خط لکھا جو مرزا فضل احمد کی بیوی عزت بی بی کا والد تھا۔ اس خط میں بھی مرزا قادیانی نے رشتہ کے سلسلہ میں بے حد منت سماجتیں کی ہیں اور خود کو ذلت کی حد تک پستی میں گرایا۔ آیئے! مرزا قادیانی کا خط پڑھیے اور ان کی بے بسی کا اندازہ لگایئے!

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب

☐ السلام علیکم! اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج گزرے گا۔ مگر میں محض ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کے دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ رسولؐ کے دین کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے، اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے، ذلیل کیا جائے، رُوسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں، اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر میں اس کا ہوں گا تو ضرور مجھے بچائے گا۔ اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔ کیا میں چوہڑا یا چمار تھا، جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے اور اپنے بھائی کے لیے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لیے سب ایک ہو گئے۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض، کہیں جائے، مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کے لیے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو، وہ میری وارث ہو۔ وہی میرے خون کے پیاسے، وہی میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا رُوسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیاہ کرے مگر اب وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالیٰ سے خوف کرو۔ کسی نے جواب نہ دیا بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آ کر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے، صرف عزت بی بی نام کے لیے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بیشک وہ طلاق دے دے، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلافِ مرضی نہیں کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحب کے نام خط بھیجا۔ مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے، جو چاہے کرے۔ ہم اس کے لیے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہنچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں۔ مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں میری عزت ہے۔ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہٰذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں۔ پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے، میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا بلکہ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کروں گا اور اگر میرے لیے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جو اَب میرے قبضہ میں ہے، ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لیے کوشش کروں گا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ لہٰذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں۔

اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آ جائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے۔ ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لیے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دوں گا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی

حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا۔ ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔

راقم خاکسار غلام احمد۔ از لودھیانہ اقبال گنج 4 مئی 1891ء

اس خط کا جواب علی شیر بیگ صاحب نے دو روز بعد یوں لکھا اور اس میں جو ادبیت اور نہایت لطیف طنز ہے، وہ قابل ستائش ہے،

اخویم مرزا غلام احمد!

السلام علیکم! گرامی نامہ پہنچا غریب طبع یا نیک جو کچھ بھی آپ تصور کریں آپ کی مہربانی ہے۔ ہاں مسلمان ضرور ہوں، مگر آپ کی خود ساختہ نبوت کا قائل نہیں ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے سلف صالحین کے طریقے پر ہی رکھے اور اسی پر میرا خاتمہ بالخیر کرے...... باقی رہا تعلق چھوڑنے کا مسئلہ تو بہترین تعلق خدا کا ہے، وہ نہ چھوٹے اور باقی اس عاجز مخلوق کا ہوا تو پھر کیا، نہ ہوا تو پھر کیا اور احمد بیگ کے متعلق میں کر ہی کیا سکتا ہوں، وہ ایک سیدھا سادہ مسلمان آدمی ہے جو کچھ ہوا، آپ کی طرف ہی سے ہوا، نہ آپ فضول ایمان کو گنواتے اور الہام بانی کرتے اور نہ مرنے کی دھمکیاں دیتے اور نہ وہ کنارہ کش ہوتا...... یہ ٹھیک ہے کہ خویش ہونے کی حیثیت سے آپ نے رشتہ طلب کیا مگر آپ خیال فرمائیں کہ اگر آپ کی جگہ احمد بیگ ہو اور احمد بیگ کی جگہ آپ ہوں، تو خدا لگتی کہنا کہ تم کن کن باتوں کا خیال کر کے رشتہ دو گے؟ اگر احمد بیگ سوال کرتا اور وہ مجمع المرائض ہونے کے علاوہ پچاس سال سے زیادہ عمر کا ہوتا اور اس پر وہ مسیلمہ کذاب کے کان بھی کتر چکا ہوتا تو آپ رشتہ دیتے؟ آپ کو خط لکھتے وقت یوں آپے سے باہر نہیں ہونا چاہیے، لڑکیاں سبھی کے گھروں میں ہیں اور نظام عالم انہی باتوں سے قائم ہے، کچھ حرج نہیں اگر آپ طلاق دلوائیں گے تو یہ بھی ایک پیغمبری کی نئی سنت دنیا پر قائم کر کے بدنامی کا سیاہ داغ مول لیں گے۔ باقی روٹی تو خدا اس کو بھی کہیں سے دے ہی دے گا تر نہ سہی خشک، مگر خشک بہتر ہے جو پسینہ کی کمائی سے پیدا کی جاتی ہے۔ میں بھائی احمد بیگ کو لکھ رہا ہوں بلکہ آپ کا خط بھی اس کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے، مگر میں ان کی موجودگی میں کچھ نہیں کر سکتا اور بیوی کا کیا حق ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے بھائی

کی لڑکی کو ایک دائم المریض آدمی کو جو مراق سے خدائی تک پہنچ چکا ہو کس طرح لڑے...... ہاں اگر وہ خود مان لیں تو میں اور میری بیوی حارج نہ ہوں گے، آپ خود ان کو لکھیں مگر درشت اور سخت الفاظ آپ کا قلم گرانے کا عادی ہو چکا ہے، اس سے جہاں تک ہو سکے احتراز کریں اور منت سماجت سے کام لیں۔ خاکسار علی شیر بیگ از قادیان 4 مئی 1891ء۔

مرزا علی شیر کے اس خط میں مرزا قادیانی کے کردار کی صحیح تصویر کھینچی گئی ہے۔ اسے کہتے ہیں گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ خط میں لکھا گیا ہے کہ مرزا قادیانی کی نبوت خود ساختہ ہے اور وہ اپنے دعویٰ میں مسیلمہ کذاب سے بڑھ کر ہے۔ بلیک میلنگ میں بھی ان کا کوئی ثانی نہیں۔ وہ جسمانی بیماریوں کا مجموعہ اور مراقی ہے۔

جس روز علی شیر بیگ، مرزا قادیانی کو مذکورہ بالا خط لکھ رہے تھے، ٹھیک اسی دن مرزا قادیانی نے علی شیر بیگ کی اہلیہ کو درج ذیل خط تحریر کیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☐ والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک محمدی بیگم مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لیے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو، اس کو سمجھا دو۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد، عزت بی بی کے لیے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اس کو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آ جائے گا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی بیگم کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔ سو اس طرح پر لکھنے سے اِس طرف تو محمدی بیگم کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اُس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد

نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا اور پھر وہ میرے وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لیے بہتر ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لیے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا، اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔

راقم مرزا غلام احمد از لودھیانہ اقبال گنج 4 مئی 1891ء۔"

(کلمہ فضل رحمانی صفحہ 123 تا 128 مصنفہ جناب قاضی فضل احمد گورداسپوری)

مرزا امام الدین، مرزا قادیانی کا چچازاد بھائی اور محمدی بیگم کا ماموں تھا۔ مرزا بشیر احمد ایم اے کی ایک روایت کے مطابق احمد بیگ اس کے تابع تھا اور بالکل اس کے زیر اثر ہو کر اس کے اشارے پر چلتا تھا۔ مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے شادی کے بارے میں اس سے خط کتابت کی اور اسے لالچ دیا کہ اگر تم میرا یہ رشتہ کروا دو گے تو میں تمھیں دولت کی شکل میں انعام دوں گا۔ اس سلسلہ میں مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

(388) "بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری زندہ تھا، اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکے میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا۔ اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا، اس لیے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 192، 193 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 929,928 پر)

یہ گھر کی شہادت بآواز بلند اعلان کر رہی ہے کہ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کرانے کے لیے مرزا قادیانی، محمدی بیگم کے ماموں کو انعام یا رشوت دینے کے لیے تیار تھا۔ مرزائیو!

خدا کے لیے غور کرو کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے نام سے محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی شائع کرنا، پھر انعام، رشوت اور روپے کے لالچ سے نکاح کی کوشش کرنا کسی راستباز انسان کا کام ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔ "ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے، اپنے مکر سے، اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لیے کوشش کرے اور کرائے۔" (سراج منیر صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 27 از مرزا قادیانی)

خانہ بربادی

مرزا قادیانی کو شک تھا کہ ان کی پہلی بیوی کے دونوں بیٹے سلطان احمد اور فضل احمد محمدی بیگم سے نکاح کے بارے میں اپنے والد کی حمایت کرنے کے بجائے دوسرے فریق کا ساتھ دے رہے ہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی نے 2 مئی 1891ء کو ایک خاص اشتہار کے ذریعے انھیں دھمکی دی کہ اگر محمدی بیگم کا نکاح کسی اور جگہ ہوگیا تو نہ صرف وہ ہر قسم کی جائیداد وغیرہ سے عاق ہوں گے بلکہ ان کی والدہ کو بھی طلاق ہو جائے گی۔ ملاحظہ فرمائیں:

(389) "ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آ جانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آ جائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب باعثِ تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے اور اس کی تائی صاحبہ جنھوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے، وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے۔ اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔ امر ربی تھا اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار المہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور

بہت تاکیدی خط لکھے کہ تُو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں، ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا۔ مگر انھوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا۔ لیکن انھوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا۔ اوّل یہ کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے دین کی مخالفت کرنی چاہی، اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائیں گے اور دین کی ہتک ہو گی اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر وغیور اس دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ کو کبھی ضائع نہ کرے گا۔ اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو تھام لے گا، کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندھی اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انھوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا، اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں معصیت نہ ہو۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی 91ء ہے، عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا اور جس شخص کو انھوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہو گا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والدِ لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہو گا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق

میرے پر نہیں رہے گا اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقاتِ خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی، بدی، رنج راحت شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی کیونکہ انھوں نے آپ تعلق توڑ دیے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔

چوں نہ بود خویش را دیانت و تقویٰ
قطع رحم بہ از مودت قربیٰ

والسلام علٰی من اتبع الھدی.
المشتھر

مرزا غلام احمد لودیانہ
2 مئی 1891ء"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 186، 187 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 930,931 پر)

اس ضمن میں مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی والدہ کے حوالہ سے لکھتا ہے:

(390) "بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہو گئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت صاحب کی سخت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے اور سب نے احمد بیگ والدِ محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کر کے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرا دی تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں کو الگ الگ خط لکھا کہ ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے۔ اب ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا اور ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرو۔ اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے تو پھر اُن سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر اُن سے تعلق رکھنا ہے تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ میں اس صورت میں تم کو عاق کرتا ہوں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں۔ ان سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ مگر مرزا فضل احمد نے لکھا کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے، ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے مرزا فضل احمد کو جواب دیا کہ اگر یہ درست ہے تو اپنی بیوی بنتِ مرزا علی شیر کو (جو سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی

بھانجی تھی) طلاق دے دو۔ مرزا فضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھ کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ پھر فضل احمد باہر سے آ کر ہمارے پاس ہی ٹھہرتا تھا مگر اپنی دوسری بیوی کی فتنہ پردازی سے آخر پھر آہستہ آہستہ اُدھر جاملا۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 28، 29 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 933,932 پر)

مرزا بشیر احمد ایم اے مزید لکھتا ہے:

(391) "بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر "پھجے دی ماں" کہا کرتے تھے، بے تعلقی سی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔ اس لیے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی، ہاں آپ اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میری شادی کے بعد حضرت صاحب نے انہیں کہلا بھیجا کہ آج تک تو جس طرح ہوتا رہا ہوتا رہا، اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے، اس لیے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا تو میں گنہگار ہوں گا۔ اس لیے اب دو باتیں ہیں یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو اور یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو۔ میں تم کو خرچ دیے جاؤں گا۔ انھوں نے کہلا بھیجا کہ اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی۔ بس مجھے خرچ ملتا رہے۔ میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ چنانچہ پھر ایسا ہی ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ محمدی بیگم کا سوال اٹھا اور آپ کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کرا دیا اور فضل احمد کی والدہ نے ان سے قطع تعلق نہ کیا بلکہ ان کے ساتھ رہیں۔ تب حضرت صاحب نے ان کو طلاق دے دی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ طلاق دینا آپ کے اس اشتہار کے مطابق تھا جو آپ نے 2 مئی 1891ء کو شائع کیا تھا اور جس کی سرخی تھی "اشتہار نصرتِ دین و قطع تعلق از اقارب مخالفِ دین۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 33، 34 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 935,934 پر)

مرزا قادیانی نے اپنے مخالفوں کو "کنجریوں کی اولاد" کہا ہے:

(392) "تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبة والمودة و ینتفع من معارفھا و یقبلنی و یصدق دعوتی. الا ذریة البغایا الذین ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم فھم لا یقبلون."

ترجمہ "میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں (بدکارعورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 937,936 پر)

مذکورہ بالا عبارات سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کے بیٹوں مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد نے نہ صرف مرزا قادیانی کی مخالفت کی بلکہ اس کے مخالفین کی بھرپور حمایت کی۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا مذکورہ بالا عبارت کی موجودگی میں مرزا قادیانی کے بیٹوں کا شمار کنجریوں کی اولاد میں ہوتا ہے؟

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(393) "14 اگست 1892ء مطابق 20 محرم 1309ھ "آج خواب میں مَیں نے دیکھا کہ محمدی (بیگم) جس کی نسبت پیشگوئی ہے باہر کسی تکیہ میں معہ چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے اور سر اُس کا شاید مُنڈا ہوا ہے اور بدن سے ننگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے۔ میں نے اس کو تین مرتبہ کہا ہے کہ تیرے سر مُنڈی ہونے کی یہ تعبیر ہے کہ تیرا خاوند مر جائے گا اور میں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر اُتارے ہیں اور پھر خواب میں، مَیں نے یہی تعبیر کی ہے اور اسی رات والدۂ محمود نے خواب میں دیکھا کہ محمدی (بیگم) سے میرا نکاح ہو گیا ہے اور ایک کاغذ مہر ان کے ہاتھ میں ہے جس پر ہزار روپیہ مہر لکھا ہے اور شیرینی منگوائی گئی ہے۔ اور پھر میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 160 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 938 پر)

یہ خواب تو مرزا قادیانی نے سخت ردِ عمل میں جان بوجھ کر دیکھا ہے۔

مرزا قادیانی محمدی بیگم کے خاوند کی موت کی پیش گوئی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(394) ''مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو 21 ستمبر 1893ء ہے، قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لیے کافی ہیں۔''

(شہادۃ القرآن صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 375 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 939 پر)

مرزا قادیانی کی تمام تر کوششوں، دھمکیوں، ترغیبات، تحریصات اور جھوٹے الہامات کے باوجود احمد بیگ نے اپنی بیٹی محمدی بیگم کا نکاح مسمی سلطان محمد سے 7 اپریل 1892ء کو بڑی دھوم دھام سے کردیا۔ اُدھر شہنائی بج رہی تھی، اِدھر مرزا قادیانی کے گھر میں ماتم برپا تھا۔ مرزا قادیانی کے قریبی دوست تو بخوبی جانتے تھے کہ مرزا قادیانی نے خدا کے نام پر جتنی باتیں کہی ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں، یہ سب مرزا قادیانی کی اپنی اختراع ہے جو وہ خدا کے نام پر پیش کر رہا ہے لیکن نادان قادیانیوں کو کس طرح سمجھایا جائے کہ ان کے نبی کی آسمانی منکوحہ کسی اور کے نکاح میں دی جا چکی ہے اور ''خدا'' کے فیصلے پر انسانی فیصلے غالب آ چکے ہیں۔ مرزا قادیانی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ اپنی آسمانی منکوحہ کو سلطان محمد سے چھین سکے اور نہ اس کے کسی مرید میں یہ جرأت تھی کہ وہ اپنے نبی کی آسمانی بیوی کو کسی غیر کی منکوحہ ہونے سے روک سکے۔ مرزا قادیانی ذلت و حسرت کی تصویر بنا اپنی آسمانی منکوحہ کی رخصتی پر آنسو بہاتا رہا اور دانت پیستا رہا اور اس کے مریدوں کے منہ پر اس کی بے بسی اور شرمندگی کی گہری چھاپ صاف دکھائی دے رہی تھی۔

مرزا قادیانی نے اس نازک صورت حال کو دیکھتے ہوئے اعلان کیا کہ اسے خدا نے وحی کی ہے کہ اس بارے میں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ خدا نے اس کا نکاح آسمان پر تمھارے ساتھ ہی پڑھایا ہے۔ وہ تمھاری ہی منکوحہ ہے۔ اب اس دنیا میں اگر کوئی اسے اپنی منکوحہ بنا چکا ہے تو یہ اس کی عارضی منکوحہ ہوگی۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خدا اسے مرزا قادیانی کی منکوحہ بنائے اور کوئی دوسرا اسے لے اڑے۔ سو وقت آئے گا کہ اس آسمانی

منکوحہ کا عارضی شوہر مرے گا اور خدا پھر اسے تمھارے پاس ہی لے آئے گا۔ مرزا قادیانی نے پوری ڈھٹائی کے ساتھ یہ اعلان کیا اور اشتہاروں پر اشتہار لکھے تا کہ اس کی جماعت سے نکلنے والے قادیانی واپس آ جائیں اور اسے اپنی آمدنی سے حصہ دیتے رہیں۔ مرزا قادیانی نے خدا کے نام سے یہ اعلان کیا:

(395) ''دختر احمد بیگ مسمی سلطان محمد سے بیاہی گئی۔ اس کا والد اور اس کے اقارب اور عزیز بہت بے دین تھے اور تکذیب حق میں حد سے بڑھے ہوئے تھے...... اس لیے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ ان کو وہ نشان دکھلاوے جس سے وہ ذلیل ہوں۔ پس اس نے اس تمام ملحد گروہ کے حق میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ کذبوا بایاتنا وکانوا بھا یستھزؤن فسیکفیکھم اللّٰہ. ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللّٰہ ان ربک فعال لما یرید. یعنی ان لوگوں نے ہمارے نشانوں کی تکذیب کی اور ان سے ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کے شر دُور کرنے کے لیے تیرے لیے کافی ہوگا اور انھیں یہ نشان دکھلائے گا کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائے گی اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائے گا، یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئے گی۔ اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھا دے گا۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ تیرا رب ایسا قادر ہے کہ جس کام کا وہ ارادہ کرے اس کام کو وہ اپنے منشا کے موافق ضرور پورا کرتا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 397، 398 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 941,940 پر)

مرزا قادیانی نے پھر خدا کے نام پر اعلان کیا:

(396) ''نفسِ پیشگوئی یعنی اُس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لیے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لاتبدیل لکلمات اللّٰہ. یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے...... اس نے فرمایا کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 399 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 942 پر)

ناظرین! اس سے بڑھ کر بھی کوئی صاف گوئی ہو گی جو مرزا قادیانی نے اس عبارت میں کی ہے؟ بات بھی صحیح ہے کہ خدا جس امر کی بابت خبر دے، پھر اس کی تاکید کے لیے "لاتبدیل" فرمائے؟ پھر وہ تبدیل ہو جائے تو خدائی کلام کے جھوٹ ہونے میں کچھ شک رہتا ہے؟ اب سوال یہ ہے کیا یہ نکاح مرزا قادیانی سے ہو گیا؟ آہ! اس کا جواب بڑی حسرت اور افسوس کے ساتھ نفی میں دیا جاتا ہے کہ تاحیات مرزا قادیانی کا نکاح نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ 26 مئی 1908ء کے دن بے چارہ اس حسرت کو اپنے ساتھ قبر میں لے گیا۔

لے گئے خاک میں ہم داغ تمنائے نشاط
تو ہو اور آپ بہ صد رنگ گلستاں ہونا
(غالبؔ)

اب مرزا قادیانی نے محمدی بیگم اور اس کے خاندان کے لیے بددعائیں کرنا شروع کر دیں۔ اس نے خدا کے نام پر کہا:

(397) "فدعوت ربی بالتضرع والابتهال و مددت الیه ایدی السوال فالهمنی ربیّ وقال ساریهم ایةً من انفسهم واخبرنی وقال اننی ساجعل بنتاً من بناتهم ایة لهم. فسماها وقال انها سیجعل ثیبة ویموت بعلها و ابوها الی ثلث سنة من یوم النکاح ثم نردها الیک بعد موتهما ولا یکون احدهما من العاصمین وقال انارادوها الیک لا تبدیل لکلمات اللّٰه.

(ترجمہ) میں نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ میں ان (تیرے خاندان کے) لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤں گا۔ خدا تعالیٰ نے ایک لڑکی (محمدی بیگم) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ کی جاوے گی اور اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائیں گے اور پھر ہم اس لڑکی کو تیری طرف لائیں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا۔"

(مرزا قادیانی کا الہام، مندرجہ تالیف "کرامات الصادقین" سرورق آخر نمبر 1، مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 162) (عکس صفحہ نمبر 943 پر)

مرزا قادیانی نے مزید پیش گوئیاں کرتے ہوئے کہا:

(398) ''میں اشتہار 10 جولائی 1888ء میں شائع کر چکا ہوں جن کا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اس عورت کو بیوہ کر کے میری طرف رد کرے گا۔ اب انصاف سے دیکھیں کہ نہ کوئی انسان اپنی حیات پر اعتماد کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا۔ یا فلاں وقت تک مر جائے گا۔ مگر میری اس پیشگوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں۔ اوّل نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ دوم نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مر جانا۔ پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آ جانا۔ اب آپ ایماناً کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں اور ذرا اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیشگوئی سچ ہو جانے کی حالت میں انسان کا فعل ہو سکتی ہے؟''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 324، 325 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 324، 325 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 945,944 پر)

مرزا قادیانی اپنا ایک الہام بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

(399) ''اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا۔ بکر و ثیبٌ یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔''

(تریاق القلوب صفحہ 159 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 287 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 946 پر)

جناب حافظ محمد اقبال رنگونی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

''مرزا قادیانی کی مذکورہ تصریحات اور پھر اس کی تشریحات سے یہ بات واضح ہے کہ محترمہ محمدی بیگم کی شادی ہو جانے کے باوجود مرزا قادیانی نے اس خاتون کی آبرو کا کوئی خیال نہیں کیا اور سالہا سال تک ایک غیر محرم خاتون کی عزت کو اچھالنے کا مشغلہ جاری رکھا۔

آپ ہی بتائیں کہ کیا مرزا قادیانی کو اس کی اجازت تھی کہ وہ کسی دوسرے کی منکوحہ کے بارے میں بار بار یہ اشتہار شائع کرے کہ وہ میری بیوی بنے گی، میرے گھر آئے گی، اس کا شوہر مرے گا، وہ میری ہی منکوحہ ہے، کچھ ہی ہو جائے، اسے میرے ہی پاس آنا ہے۔ ہر شریف آدمی اس قسم کی باتیں کرنے والے شخص کو بڑا بے شرم آدمی کہتا ہے مگر افسوس کہ قادیانیوں نے اسے خدا کے نبی کا درجہ دے رکھا ہے۔ چہ نسبت ناپاک را بعالم پاک!

مرزا قادیانی کو اس بات کا تو حق تھا کہ وہ محمدی بیگم کے شوہر کے انتقال کر جانے کے بعد پھر سے اپنے رشتہ کی بات چلاتا اور وہ بھی عدت گزرنے کے بعد اور پھر اسے لالچ اور دھمکیوں کے ذریعے اپنی منکوحہ بناتا مگر اسے یہ حق ہرگز نہ تھا کہ وہ ایک شخص کی منکوحہ کے بارے میں مسلسل یہ دعویٰ کرے کہ یہ اسی کی بیوی ہے، اور اس کا شوہر مر جائے گا، یہ واپس میرے پاس آ جائے گی۔ یہ اندازِ گفتگو اور اشتہارات اس بات کے شاہد ہیں کہ مرزا قادیانی کو شریف آدمی کہنا بھی شرافت کے خلاف ہے۔ ہاں یہ بات اور ہے کہ قادیانیوں کے ہاں شرافت کا معیار مرزا قادیانی کا گھناؤنا کردار ہے، اور ایسے ہی لوگ ان کے ہاں سب سے بڑے شریف سمجھے جاتے ہیں۔ اسلام میں تو خاوند کے فوت ہونے کے بعد بھی عدت گزرنے سے پہلے بیوہ کو نکاح کا پیغام نہیں دیا جا سکتا چہ جائیکہ خاوند زندہ ہو، مرا بھی نہ ہو اور یہاں اس کے نکاحِ ثانی کے پیغام دیے جا رہے ہوں۔

اُن دنوں محمد بخش جعفر زٹلی نے اپنے رسالہ میں یہ اعلان شائع کیا کہ وہ عنقریب نصرت جہاں بیگم (مرزا قادیانی کی بیوی) سے بیاہ رچانے والا ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مرزا قادیانی کی موت کے بعد نصرت جہاں میرے نکاح میں آئے گی۔ پھر اس نے اپنے اعلان کی تائید میں چند خواب بھی سنائے اور بشارتیں بھی نقل کیں۔ مرزا قادیانی نے جب یہ اعلان پڑھا تو مارے غصے کے سرخ ہو گیا اور اس نے لکھا:

□ ”میری بیوی کی نسبت شیخ محمد حسین کے دوست جعفر زٹلی نے محض شرارت سے گندی خوابیں بنا کر سراسر بے حیائی کی راہ سے شائع کیں اور میری دشمنی سے اس میں وہ لحاظ و ادب بھی نہ رہا جو اہلِ بیتِ رسول کی پاک دامن خواتین سے رکھنا چاہیے۔ مولوی کہلانا اور یہ بے حیائی کی حرکات افسوس ہزار افسوس!! (تحفہ گولڑویہ صفحہ 56 حاشیہ جلد 17 صفحہ 199)

اگر جعفر زٹلی اس لیے بے حیا ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی بیوی کے بارے میں خواب

سناتا ہے اور کسی وقت اس کے نکاح میں آنے کی خبر دیتا ہے تو مرزا قادیانی اس سے زیادہ بے حیا۔ ہے کہ وہ مدعی نبوت ہو کر سلطان محمد کی بیوی محترمہ محمدی بیگم کے بارے میں الہامات سناتا ہے اور کسی دوسرے کی بیوی کو اپنے نکاح میں لانے کے بارے میں اشتہار شائع کرتا ہے۔ اگر جعفرزٹلی اس وجہ سے لائقِ نفرت ہیں تو مرزا قادیانی اس سے بدرجہ اولی لائق نفرین ٹھہرے۔ ہے کوئی قادیانی جو انصاف کا دامن تھامے اور مرزا قادیانی کو برسرعام بے حیا مانے؟ مرزا قادیانی نے جب خدا کے نام سے احمد بیگ کو اپنی لڑکی کا رشتہ دینے کے لیے کہا تو اسے یقین تھا کہ احمد بیگ اپنی مجبوری کے پیش نظر اس کی بات مان لے گا لیکن احمد بیگ نے غیرت کا مظاہرہ کیا۔ مرزا قادیانی نے دیگر ذرائع سے لالچ اور دھمکیاں دیں۔ وہ بھی بے اثر ثابت ہوئیں اب جبکہ لڑکی کا نکاح کسی اور جگہ ہو چکا اور وہ لڑکی کسی کی بیوی بن چکی، پھر بھی بار بار یہ بات دہرانا کہ اس کا شوہر مر جائے گا، ہمیں کسی اور بات کی خبر دیتا ہے۔ مرزا قادیانی کے خیال میں محمدی بیگم کس طرح بیوہ ہو سکتی تھی، اس وقت ہم اس پر بحث نہیں کر رہے، ہم صرف مرزا قادیانی کی غیر شریفانہ ذہنیت کی نشاندہی کر رہے ہیں تاکہ قادیانی عوام اس سے عبرت حاصل کریں اور وہ جان پائیں کہ مرزا قادیانی بداخلاقی کی کس سطح تک گر چکا تھا۔

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کو نہ صرف خدائی پیغام بتایا بلکہ اسے اپنے صدق و کذب کا اہم عنوان بھی بنا دیا۔ اپنے اس عنوانِ صدق کی لاج رکھنے اور اپنے عوام کو بے وقوف بنانے کے لیے کہ یہ خدائی معاملہ ہے، مرزا قادیانی نے اوچھی حرکتوں کے اختیار تک سے اجتناب نہ کیا۔ ایک ظالم اور لالچی شخص کوئی چیز حاصل کرنے کے لیے جتنا کچھ کر سکتا ہے، مرزا قادیانی نے وہ سب راہِ عمل اپنائے تاکہ وہ کسی طرح یہ کہنے میں کامیاب ہو جائے کہ یہ خدائی معاملہ ہے اور وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔ مرزا قادیانی نے اس رشتہ کو جو اہمیت دی ہے، اسے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے اس طرح بیان کیا ہے:

□ "اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ الہامات (جن کا تعلق محمدی بیگم سے ہے) پیشگوئی کا بنیادی پتھر ہیں۔" (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 195)

آیئے دیکھیں کہ یہ بنیادی پتھر کس طرح ٹوٹتا ہے۔ اس کی بنیادیں کس طرح ہلتی ہیں اور مرزا قادیانی کس طرح اپنی بات میں جھوٹا نظر آتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے صدق و کذب کا معیار محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کو ٹھہرایا اور کھلے طور پر اعلان کیا کہ اگر یہ پیش گوئی پوری ہو جائے تو وہ اپنے دعویٰ نبوت میں سچا ثابت ہوگا اور اگر محمدی بیگم اس کے نکاح میں نہ

آئے تو وہ جھوٹا ہے اور اس کے گلے اور پاؤں میں رسی ڈال کر اسے ذلیل کیا جائے۔"
(اہم پیش گوئیاں اور ان کا جائزہ از حافظ محمد اقبال رنگونی)

مرزا قادیانی نے ایک پیش گوئی مسلمانوں کے۔لیے خاص کی جس کے کئی ایک حصے ہیں۔مرزا قادیانی نے لکھا:

(400) "(1) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔(2) اور پھر داماد اُس کا جو اُس کی دختر کلاں کا شوہر ہے، اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔(3) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔(4) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔(5) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔(6) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔"
(شہادت القرآن صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 376 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 947 پر)

یعنی داماد مرزا احمد بیگ کی موت کے متعلق اسی حوالہ میں کہا ہے کہ اس کی میعاد 21 ستمبر 1893ء سے قریباً گیارہ مہینہ باقی رہ گئی ہے۔(شہادۃ القرآن صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 375)

یہ معیاد اگست 1894ء کو ختم ہوتی ہے یعنی مرزا قادیانی کے الہام کے مطابق مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ اگست 1894ء کے بعد بقید حیات نہیں رہ سکتا تھا۔ جب وہ اس مدت کے بعد بھی زندہ رہا تو مرزا قادیانی نے آخری اقرار نامہ ان لفظوں میں شائع کیا۔

(401) "میں بار بار کہتا ہوں کہ نفسِ پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی۔ اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسے ہی پوری کر دے گا۔"
(انجام آتھم صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 31 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 948 پر)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا سلطان محمد یعنی اس لڑکی کا خاوند جس سے

مرزا قادیانی نے الہامی نکاح کا دعویٰ کیا تھا، وہ اگر مرزا قادیانی کی زندگی میں نہ مرے تو مرزا قادیانی کے دعویٰ الہام و رسالت وغیرہ بقول ان کے جھوٹے ہوں گے۔ اس کا نام مرزا قادیانی نے تقدیر مبرم رکھا ہے یعنی اٹل فیصلہ الٰہی، (حوالہ انجام آتھم صفحہ 31) اسی کتاب کے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 54 پر اس دعویٰ کو دوسرے لفظوں میں یوں شائع کیا:

(402) ''یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے، وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔''

(انجام آتھم [ضمیمہ] صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 338 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 949 پر)

مزید کہا:

(403) ''جب تقدیر مبرم آ جاتی ہے تو ٹل نہیں سکتی۔''

(انوار الاسلام صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 80 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 950 پر)

سلطان محمد مذکورہ اگست 1894ء تک نہ مرا بلکہ وہ مرزا قادیانی کی موت کے بعد 40 سال تک زندہ رہا۔ حالانکہ اس اثنا میں وہ جنگ عظیم کے دوران فرانس بھی گیا جہاں اس کی گدی میں گولی لگ کر سر سے نکل گئی مگر زندہ رہا اور اس کی اولاد بھی بہ کثرت آج تک خدا کے فضل سے موجود ہے۔ شریعت اسلامیہ کی تعلیم کا مفہوم ہے۔ یوخذ المرء باقرارہ. یعنی انسان اپنے اقرار پر ماخوذ ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی نے نہ صرف اقرار کیا بلکہ شائع کیا کہ مرزا سلطان محمد کا مرنا میری زندگی میں اٹل فیصلہ الٰہی ہے۔ یہ بھی کہا اگر وہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔ بلکہ یہ بھی صاف اقرار کیا کہ میں اس صورت میں یعنی مرزا سلطان محمد کے نہ مرنے کی صورت میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ جس صورت میں مرزا قادیانی کا یہ اقرار ہے اور الہامی اعلان ہے۔ اب پبلک فیصلہ کر سکتی ہے کہ وہ اپنے دعوے میں کہاں تک سچا تھا؟

ملاحظہ فرمائیں، مرزا قادیانی کا اقرار

(404) ''اگر ہم سچے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو پورا کردے گا۔ اور اگر یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو ہمارا انجام نہایت بد ہوگا، اور ہرگز یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوں گی۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین. اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم! اگر آتھم کا عذابِ مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے۔ اور اگر اے خداوند! یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر، اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 452 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 951 پر)

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے اپنے نکاح کے بارے میں اپنی پیش گوئی کو نہایت جرأت کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کے ساتھ منسلک کرنے کی ناپاک جسارت کی۔

(405) ''اس پیشگوئی کی تصدیق کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج ویولد له. یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔''

(انجام آتھم صفحہ 337 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 952 پر)

اس تناظر میں ضروری تھا کہ ''مسیح موعود'' کی اس مطلوبہ یعنی محمدی بیگم ہی سے اولاد ہوتی، جب اس سے شادی ہی نہیں ہوئی تو اولاد کہاں سے ہوتی؟ لہٰذا ثابت ہوگیا کہ مرزا

قادیانی حضور نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مصداق بہر حال نہیں تھا۔

(406) ''براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ جو اس وقت میرے پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے جو براہین کے صفحہ 496 میں مذکورہ ہے۔ یاادم اسکن انت و زوجک الجنة. یامریم اسکن انت و زوجک الجنة. یا احمد اسکن انت و زوجک الجنة. اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم۔ یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا۔ پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس کو مسیح سے مشابہت ملی اور نیز اس وقت مریم کی طرح کئی ابتلا پیش آئے جیسا کہ مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت یہودیوں کی بدظنیوں کا ابتلا پیش آیا اور تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے۔ اُس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے۔ جس کا سر اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔''

(انجام آتھم صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 338 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 953 پر)

مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کی صورت میں اپنے مخالفین کے لیے کیا منصوبہ طے کیا تھا، ملاحظہ فرمائیں:

(407) ''سوچاہیے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی، تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔ اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کر دیں گے۔''

(انجام آتھم صفحہ 337 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 954 پر)

مزید گوہرافشانی کرتے ہوئے کہتا ہے:

(408) ''اب بہتیرے جاہل اس میعاد گزرنے کے بعد ہنسی کریں گے اور اپنی بدنصیبی سے صادق کا نام کاذب رکھیں گے۔ لیکن وہ دن جلد آتے جاتے ہیں کہ جب یہ لوگ شرمندہ ہوں گے اور حق ظاہر ہوگا اور سچائی کا نور چمکے گا اور خدا تعالیٰ کے غیر متبدل وعدے پورے ہو جائیں گے۔ کیا کوئی زمین پر ہے جو ان کو روک سکے؟ بد بخت انسان بدظنی کی طرف جلدی کرتا ہے، اور حلیم طبیعت اور عمیق فکر کے ساتھ نہیں سوچتا۔

اے بدفطرتو! اپنی فطرتیں دکھلاؤ۔ لعنتیں بھیجو، ٹھٹھے کرو اور صادقوں کا نام کاذب اور دروغ گو رکھو۔ لیکن عنقریب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 399 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 955 پر)

مرزا قادیانی نے مزید لکھا:

(409) ''اور میرے رب نے مجھے مبارک دی اور فرمایا: ہم اس کے خاوند کو (بھی) ہلاک کریں گے۔ جیسا کہ ہم نے اس کے باپ کو ہلاک کیا اور اس (لڑکی) کو تیری طرف لوٹائیں گے۔ تیرے رب کی طرف سے (یہ) سچ ہے۔ پس تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہم اسے صرف گنتی کی مدت کے لیے تاخیر کریں گے۔ کہہ اس عرصہ کی انتظار کرو۔ اور میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور جب خدا کا وعدہ آئے گا (تب کہا جائے گا) کیا یہ وہی ہے، جس کو تم نے جھٹلایا تھا، یا تم اندھے تھے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 181 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 956 پر)

(410) ''فَبُشْرٰی لَکَ فِی النِّکَاحِ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ اِنَّا زَوَّجْنَاکَھَا. لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ وَاِنَّا رَادُّوْھَا اِلَیْکَ.

(ترجمہ) پس تجھے نکاح کے متعلق بشارت ہو۔ یہ بات تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ پس تُو شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ ہم نے اس کو تیرے ساتھ ملا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ اور ہم اسے تیری طرف واپس لائیں گے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 198 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 957 پر)

مرزا قادیانی کی اس وحی میں کسی قسم کی کوئی شرط یہ نہیں لگائی بلکہ صاف صاف کہا گیا ہے کہ اے مرزا! ہم نے محمدی بیگم کو تیری زوجہ بنا دیا ہے۔

مرزا قادیانی نے مزید کہا:

(411) ''اگر ہم سچے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو پورا کر دے گا اور اگر یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو ہمارا انجام نہایت بد ہوگا اور ہرگز یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوں گی۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین. اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر وعلیم! اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا، یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور پر ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے اور اگر اے خداوند! یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے اور تیری وہ رحمت میرے ساتھ نہیں جو تیرے بندہ ابراہیمؑ کے ساتھ اور اسحاقؑ کے ساتھ اور اسمٰعیلؑ کے ساتھ اور یعقوبؑ کے ساتھ اور موسیٰؑ کے ساتھ اور داؤدؑ کے ساتھ اور مسیح ابن مریمؑ کے ساتھ اور خیر الانبیا محمد صلعم کے ساتھ اور اس امت کے اولیائے کرام کے ساتھ تھی، تو مجھے فنا کر ڈال اور ذلتوں کے ساتھ مجھے ہلاک کر دے اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا اور تمام دشمنوں کو خوش کر اور ان کی دعائیں قبول فرما لیکن اگر تیری رحمت میرے ساتھ ہے اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ یحمدک اللہ من عرشہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا یاعیسی الذی لا یضاع وقتہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا الیس اللہ بکاف عبدہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ قل انی امرت و انا اول المؤمنین اور تو ہی ہے جو غالباً مجھے ہر روز کہتا رہتا ہے۔ انت معی وانا معک تو میری مدد کر اور میری حمایت کے لیے کھڑا ہو جا۔ وانی مغلوب فانتصر.''

(انوار الاسلام صفحہ 28، 29 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 124، 125 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 958، 959 پر)

مرزا قادیانی ایک عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہتا ہے:

(412) ''احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیشگوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ وہ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے، وہ میرا ہے، اور سچ ہے۔ وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی۔ مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا، جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی، جیسا کہ پیشگوئی میں تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیشگوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیشگوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جائے گی۔ اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیشگوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی۔ اس لیے وہ بیاہ کے بعد چند مہینوں کے اندر مر گیا اور پیشگوئی کی دوسری جز پوری ہوگئی۔ اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصاً شوہر پر پڑا، جو پیشگوئی کا ایک جز تھا۔ انھوں نے توبہ کی۔ چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے اس کو مہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید کیسی یقینِ کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ ٹلتی نہیں، ہو کر رہیں گی...... مندرجہ بالا بیان دے چکنے کے بعد جب آپ کمرۂ عدالت سے باہر تشریف لائے تو فرمایا۔ ''معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ آگیا۔ اگر ہم ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے اور آرزو رکھتے کہ یہ عدالت کے کاغذات میں درج ہو جاوے اور اس طرح پر تین ڈپٹی گواہ ہو جائیں تو کبھی بھی نہ ہوتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور اس کی باتیں عجیب ہوتی ہیں۔ اب عدالت کے کاغذات سے کون اس کو مٹا سکے گا۔ جب یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ کیا ان ڈپٹیوں پر اس کا اثر نہ پڑے گا۔ ضرور ہی پڑے گا۔ جیسے لیکھرام کی پیشگوئی کی بہت شہرت ہوگئی تھی۔ اسی طرح اس کی شہرت ہو گئی ہے اور یہ بہت ہی اچھا ہوا کہ عدالت کے کاغذات میں درج ہوگئی۔''

(اخبار الحکم قادیان 10 اگست 1901ء صفحہ 14 کالم 3، کتاب منظور الٰہی صفحہ 244 تا 246 از محمد منظور الٰہی قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 960 تا 963 پر)

مرزا قادیانی نے فروری 1888ء میں محمدی بیگم سے اپنے نکاح کی پیش گوئی کی تھی جبکہ احمد بیگ نے اپنی بیٹی محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے 7 اپریل 1892ء کو کر دیا۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 280 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 280 از مرزا قادیانی) اس حساب سے 6 اکتوبر 1894ء کا دن مرزا سلطان محمد کی زندگی کا آخری روز ہوتا مگر وہ زندہ رہا اور 1948ء میں فوت ہوا۔ حالانکہ اس عرصہ میں وہ فرانس کی جنگ عظیم میں شریک ہوا جس میں اس کے سر میں گولی بھی لگی مگر وہ زندہ رہا۔ اس طرح مرزا قادیانی اپنی اس پیش گوئی میں دوسری پیش گوئیوں کی طرح جھوٹا نکلا۔ محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی جسے مرزا قادیانی نے اپنی صداقت کا نشان ٹھہرایا تھا، مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کا واضح اور کھلا نشان ثابت ہوا۔ اس پیش گوئی کے معاملے میں ایک اور حربہ جو مرزا قادیانی نے استعمال کیا، وہ یہ تھا کہ وہ ایک ایسے جھگڑے کو جس کا تعلق ذاتی خواہشات سے تھا، ایسے رنگ میں پیش کیا جیسے یہ ایک بڑا اہم دینی معاملہ ہے اور اصل مقابلہ مرزا قادیانی اور احمد بیگ میں نہیں بلکہ اسلام اور عیسائیت کے درمیان ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار اس پیش گوئی کے پورا نہ ہونے پر بے حد ذلیل و رسوا ہوئے، اور پریشانی کے عالم میں اس کی مختلف تاویلات کرتے رہے۔ اس پیش گوئی کے بارے میں مرزا قادیانی کا ایک بھی دعویٰ سچا ثابت نہ ہوا۔ مرزا سلطان محمد جس کو پیش گوئی کے مطابق اڑھائی سال کے اندر اندر مرنا تھا، وہ نکاح کے بعد 56 سال تک زندہ رہا اور 1948ء میں فوت ہوا اور محمدی بیگم جو مرزا قادیانی کے کذب کا کھلا نشان تھی، 19 نومبر 1966ء کو بحالتِ اسلام لاہور میں فوت ہوئیں۔ ان کی مرقد لاہور کے معروف اور تاریخی قبرستان میانی صاحب میں ہے۔ مرزا قادیانی کو خوش گمانی تھی کہ محمدی بیگم بیوہ ہو کر ان کے نکاح میں آجائے گی مگر اس کی یہ حسرت بھی پوری نہ ہو سکی۔ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو ہیضہ کے مرض سے آنجہانی ہوا جبکہ محمدی بیگم مرزا قادیانی کے مرنے کے چالیس سال بعد تک سلطان محمد کے نکاح میں رہی۔ اس پیش گوئی کے بارے میں مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی مجھے یہ خبر دی کہ اگر محمدی بیگم کا نکاح میرے ساتھ نہ ہوا تو اس گھر میں تفرقہ اور مصیبتیں آئیں گی جبکہ محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہوا۔ اب دیکھتے ہیں کہ تفرقہ اور مصیبتیں کس گھر میں آئیں؟

-1 مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا فضل احمد کا گھر برباد ہوا۔ یہاں تفرقہ پڑا۔ اس نے

اپنے باپ کے کہنے پر مجبوراً اپنی بیوی کو طلاق دی۔

-2 مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے سلطان احمد کو محروم الارث کیا اور اسے عاق کیا۔

-3 مرزا قادیانی نے فضل احمد اور سلطان احمد کی والدہ کو طلاق دی حالانکہ وہ پہلے سے ہی بے گھر بیٹھی ہوئی تھی اور جس کے کوئی حقوق پورے نہ ہو رہے تھے۔ یہ وہی خاتون ہے جسے مرزا بشیر احمد ایم اے ''پھجے دی ماں'' کہہ کر طنز کے تیر چلاتا ہے اور اس طرح اپنی سوتیلی والدہ کی توہین کرتا ہے۔

-4 فضل احمد کی وفاداری مرزا قادیانی کی نگاہ میں مشکوک رہی۔ انھیں ہمیشہ یہ شک رہا کہ فضل احمد کا تعلق مرزا احمد بیگ کے خاندان سے قائم ہے۔ اس ناراضی کی بنا پر مرزا قادیانی نے فضل احمد کو مرنے کے بعد بھی معاف نہ کیا بلکہ اس کی نماز جنازہ میں بھی شریک نہ ہوا۔

مذکورہ بالا تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی نے ایک کم سن بچی (محمدی بیگم) سے بیاہ رچانے کے لیے خدا پر افترا کیا اور گھر میں بیٹھے بیٹھے پیش گوئیاں بناتا رہا، اور اسے پورا کرنے کے لیے طرح طرح کے مکر اور فریب کے جال بنتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہی جال میں پھنستا چلا گیا۔ اگر یہ پیش گوئیاں خدا کی طرف سے ہوتیں تو ضرور اس کا اثر ہوتا اور محمدی بیگم آخر کار اس کے نکاح میں آتی۔ اب جو لوگ گھر بیٹھے اس قسم کی پیش گوئیاں کرتے جائیں، دوسروں کو ان کے بارے میں کیا سمجھنا چاہیے۔ اس باب میں ہم کچھ نہیں کہتے، مرزا قادیانی کی ہی ایک تحریر پیش کرتے ہیں تاکہ ہر قادیانی اپنے نبی کو اس کی اپنی تحریر میں بآسانی دیکھ سکے۔ مرزا قادیانی کا فیصلہ دیکھیے:

(413) ''ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیش گوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے، اپنے مکر سے، اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لیے کوشش کرے اور کراوے۔''

(سراج منیر صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 27 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 964 پر)

اب اس تحریر کی روشنی میں اگر کوئی شخص مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کو ایسا ہی

سمجھے تو اس پر قادیانیوں کو ناراض نہ ہونا چاہیے۔ واقعات خود اس کے اپنے تیار کردہ ہیں اور فیصلہ بھی اس کا اپنا ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد نے توبہ کر لی تھی۔ ہم انھیں مرزا قادیانی ہی کے الفاظ میں دکھاتے ہیں کہ توبہ کسے کہتے ہیں؟ مرزا قادیانی کا کہنا ہے: ''مثلاً اگر کافر ہے تو سچا مسلمان ہو جائے اور اگر ایک جرم کا مرتکب ہے تو سچ مچ اس جرم سے دست بردار ہو جائے۔'' (اشتہار 6 ستمبر 1894ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 401 از مرزا قادیانی)

اس کی رو سے سلطان محمد کی توبہ یہ تھی کہ نکاح کرنے کے بعد اور اپنے خسر کی موت سے متاثر ہو کر محمدی بیگم کو طلاق دے دیتا لیکن ایسا نہیں ہوا، کیونکہ نکاح سے پہلے نہ ڈرنا تو مرزا قادیانی کی تحریر مذکورہ بالا سے بھی ثابت ہے اور نکاح سے بعد نہ ڈرنا محتاج دلیل نہیں۔ یوم نکاح 7 اپریل 1892ء سے 1948ء تک تقریباً 60 سال وہ اس عورت پر قابض و متصرف رہا اور خدا نے اسے اسی محمدی بیگم کے بطن سے مرزا قادیانی کی تحریر کے خلاف ایک درجن کے قریب اولاد بھی بخشی۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ اس سے دوسرے شخص کا نکاح کرنا اس لڑکی کے لیے بابرکت نہ ہوگا۔ پس پیش گوئی کا یہ جزو بھی جھوٹا نکلا۔

محمدی بیگم کا خاوند ایک مرفہ الحال رئیس تھا۔ معقول پنشن لیتا تھا۔ اسے مرزا قادیانی کے خداوندان نعمت سے، باوجود ان کے رقیب ہونے کے، مربعے بھی عطا ہوئے۔ بعض فرزند بھی معقول روزگار پر تھے۔ غرض یہ نکاح اس کے لیے بہت بابرکت ہوا ہے اور مرزا سلطان محمد، مرزا قادیانی کے الہام ''بستر عیش'' کو غلط ثابت کر رہا تھا۔ لیکن قادیانی نہایت بھولے بن کر یا دنیا بھر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اور ان کو بے عقل جان کر یہی ہانکے جا رہے ہیں کہ مرزا سلطان محمد تائب ہو گیا۔ اس لیے وہ بچ گیا۔ جناب! اس کا گناہ کیا تھا اور اس کی توبہ کیا چاہیے تھی؟ کیا اس نے اس گناہ سے توبہ کی؟ اس کا قصور یہی تھا کہ وہ مرزا قادیانی کے ''بستر عیش'' کی خواہش و تمنا کے پورا ہونے میں حائل تھا۔ اگر مرزا قادیانی کی غایت تمنا نکاح نہ تھی تو الہام ''بستر عیش'' کے کیا معنی اور اس کا شان نزول اور محلِ وقوع بتایا جائے کہ کیا ہے؟

مرزا قادیانی کو 1888ء سے محمدی بیگم کی چاہت پیدا ہوئی اور اس نے اس قدر تکلیف و محنت، رنج و غم اور صدمے اٹھائے جن کا سلسلہ 19 برس تک چلتا رہا۔ انتھک کوششیں

اور لاتعداد الہامات، پیشگوئیاں، اشتہارات، خطوط، قاصد، ناصح، دھمکیاں، عنایات، ترغیبات، تحریصات، نوازشات، روانہ کرنے میں پیہم سعی کی اور چونکہ دل میں تسلی تھی اور اوائل میں یہ وہم و خیال بھی کبھی نہ گزرا تھا کہ یوں ناکامی ہوگی۔ اس لیے وہ قوت مردی کے لیے بیش قیمت مرکبات بھی نوش کرتا رہا جس کے نتیجہ میں اس کی طاقت پورے پچاس مردوں سے بھی بڑھ گئی۔ مگر افسوس! جس کے ارمان میں مرا تھا، وہ محبوب ہاتھ نہ آیا اور قسمت میں بات تک کرنا بھی نصیب نہ ہوا۔ دل کی امنگ کہ ظالم موت نے آ دبوچا اور آنکھیں دیدار کو ترستی ہوئی کھلی کی کھلی رہ گئیں اور وہ راہی ملک عدم ہوا۔

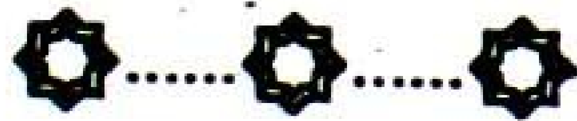
آنکھیں کھلی ہوئی ہیں پس مرگ اس لیے
جانے کوئی کہ طالب دیدار مر گیا

مرزا قادیانی کے دیرینہ ساتھی اور لاہوری قادیانی جماعت کا امیر مولوی محمد علی لاہوری اس پیشگوئی کی نسبت جو رائے رکھتا ہے، وہ قابل دید و شنید ہے۔ وہ لکھتا ہے:

□ ''یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔''

(اخبار پیغام صلح لاہور 21 جنوری 1912 صفحہ 5 کالم 3)

کوئی بھی بات مسیحا تیری پوری نہ ہوئی
نامرادی میں ہوا تیرا آنا جانا



ثبوت حاضر ہیں!

قادیانیوں سے 30 انعامی سوالات

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اس کی تمام وحیوں، الہامات، پیش گوئیوں، خوابوں، بشارتوں، کشفوں اور تحریروں کو تائید الٰہی حاصل ہے۔ وہ ان کی صداقت پر مسلسل اصرار کرتا اور مخالفین کو متواتر علی الاعلان چیلنج کرتا رہا کہ اگر وہ اس کی کسی ایک بات کو بھی غلط ثابت کر دیں تو انھیں بھاری انعام دیا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ہم مرزا قادیانی کی عبارتوں کو حق کے ترازو میں تولتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تمام وحیاں، الہامات، پیش گوئیاں، خواب اور تصنیفات سفید اور کالے جھوٹوں کا پلندہ ہیں۔ میں نے مختصر وقت میں مرزا قادیانی کی تحریروں سے صرف 30 انعامی سوالات تیار کیے ہیں۔ ہر سوال کے صحیح جواب پر مبلغ ایک ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ قادیانی، رہتی دنیا تک ان سوالات کے جوابات نہ دے سکیں گے۔ (ان شاء اللہ)! ۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

اللہ رب العزت نے توفیق اور ہمت دی تو اس طرز پر قادیانیوں سے 500 سوالات پر مشتمل ایک منفرد کتاب تیار کرنے کا پروگرام ہے جس کے مطالعہ سے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے کارکنان، کسی بھی قادیانی مبلغ سے مناظرہ میں اس کی بولتی بند کر دیں گے۔ (ان شاء اللہ)! قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں احقر کے لیے خصوصی دعا کریں! شکریہ

(1) پہلا سوال

جھوٹا کون؟؟؟

انبیائے کرام کو سب سے پہلے اپنی وحی پر ایمان ہوتا ہے۔ وہ اس بات کے پابند

ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی وحی بلا کم و کاست لوگوں تک پہنچا دیں خواہ انھیں اس ''جرم'' کی پاداش میں بھڑکتی ہوئی آگ یا تختہ دار سے ہمکنار ہونا پڑے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں مامور اور مرسل من اللہ ہوں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(414) ''ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔''
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 286 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 965 پر)

مرزا قادیانی کا یہ بیان سو فیصد درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیے گئے انبیائے کرام و مرسلین کو ہمہ وقت خدا کی نصرت و تائید ملتی رہتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا کی کسی طاقت سے کبھی مرعوب نہیں ہوتے اور ہمیشہ باطل قوتوں کے سامنے کلمۂ حق بلند کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جھوٹے مدعیِ نبوت مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات و واقعات پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ ایک بے حد موقع پرست ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ڈرپوک، بزدل اور پست ہمت انسان تھا۔ کلمۂ حق کہنا تو بڑی دور کی بات تھی، وہ تو اپنی کہی بات پر بھی قائم نہ رہتا تھا۔ استقامت سے تو گویا مرزا قادیانی کو عداوت تھی۔

مرزا قادیانی کی مجلس میں اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا۔ نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہے جاتے، دیگر مقدس شخصیات کے خلاف ہرزہ سرائی کی جاتی، بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں بازاری زبان استعمال کی جاتی۔ علمائے حق کی غیبت اور عیب جوئی کا ناپاک مشغلہ جاری رہتا۔ یہ ساری باتیں ''ملفوظات'' کے نام سے جو 5 جلدوں پر مشتمل ہے، موجود ہیں۔

مرزا قادیانی کی محفل میں انگریز کی وفاداری کا راگ بھی الاپا جاتا۔ مگر ایک دفعہ 1898ء کے زمانہ میں نہایت راز داری کی خاص نشست میں مرزا قادیانی نے اپنے خاص چیلوں سے گفتگو کرتے ہوئے بڑ ہانکی کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ سلطنت برطانیہ سات آٹھ سال تک کمزور ہو جائے گی۔ اس کے کل پرزے بگڑ جائیں گے اور ضعف و اختلال رونما ہوگا۔ قادیانی الہام کے اصل الفاظ یہ تھے:

(415) "سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال۔ بعدازاں ایام ضعف واختلال۔"
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 650 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 966 پر)

مرزا قادیانی نے چوروں کی طرح اپنے اس الہام کو ہر ممکن طریقے سے چھپا کر رکھا اور دوسرے الہاموں کی طرح اسے شائع کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ اتفاق سے ایک دفعہ اس کا مریدِ خاص حافظ حامد علی کسی مسئلہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی سے مناظرانہ چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا کہ دوران گفتگو اس الہام کا بھی تذکرہ کر بیٹھا، حالانکہ یہ ایک سربستہ راز تھا اور مرزا قادیانی نہیں چاہتا تھا کہ اس الہام کی بھنک غیروں کے کان میں پڑے۔ بعدازاں مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس الہامی قادیانی پیش گوئی کا قصہ اپنی ایک مجلس میں چھیڑ دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس الہام کا چرچا ہر جگہ ہونے لگا۔ مرزا قادیانی کو اس بات کا علم ہوا تو بہت پریشان ہوا۔ مارے خوف کے بدن پر لرزہ طاری ہونے لگا۔ آنکھوں میں اندھیرا نظر آنے لگا اور فرطِ غم میں حواس کھونے لگا۔ چونکہ یہ الہام کسی مطبوعہ تحریر میں نہ آیا تھا، اس لیے مرزا قادیانی نے فیصلہ کیا کہ میں اس الہام سے صاف مکر جاؤں گا، خواہ مجھے ہر طرح کا حلف ہی کیوں نہ دینا پڑے۔ اتنے میں مرزا قادیانی کے کسی مرید نے اسے بتایا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے اخبار "اشاعۃ السنہ" میں اس الہام کو شائع کر دیا ہے۔ بس پھر کیا تھا مرزا قادیانی کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ عالم اضطراب میں تلافی و معافی کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے لگا کہ کہیں انگریز بہادر ناراض ہو کر اس "خود کاشتہ پودا" کی جڑیں نہ اکھاڑ دے۔ لہٰذا فوری طور پر ایک رسالہ "کشف الغطاء" لکھ مارا جس کے ٹائٹل پیج پر موٹے قلم سے لکھا:

باادب گذارش!

(416) "اے قادر خدا!

اس گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے اور اس سے نیکی کر جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔ آمین!

کَشفُ الغِطَاء یعنی ایک اسلامی فرقہ کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے بحضور گورنمنٹ عالیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع اور

نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے مشن کے اصولوں اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان اور نیز ان لوگوں کی خلافِ واقعہ باتوں کا رد جو اس فرقہ کی نسبت غلط خیالات پھیلانا چاہتے ہیں اور یہ مؤلف تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے باادب گذارش کرتا ہے کہ براہِ غریب پروری و کرم گستری اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔"

(کشف الغطاء ٹائٹل پیج مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 177 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 967 پر)

اس کے بعد نہایت عاجزی اور انکساری بلکہ اپنے پسندیدہ الفاظ "فروتنی اور تذلل" سے اپنے الہام کا انکار کرتے ہوئے لکھا:

(417) "ضمیمہ رسالہ ہذا

قابلِ توجہ گورنمنٹ

مجھے اس رسالہ کے لکھنے کے بعد محمد حسین بٹالوی صاحب "اشاعت السنہ" کا انگریزی میں ایک رسالہ ملا جس کو اس نے مطبع وکٹوریہ پریس لاہور میں چھاپ کر بماہ 14 اکتوبر 1898ء میں شائع کیا ہے۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے مجھے بہت افسوس ہوا کیونکہ اس نے اس میں میری نسبت اور نیز اپنے اعتقاد مہدی کے آنے کی نسبت نہایت قابل شرم جھوٹ سے کام لیا ہے اور سراسر افترا سے کوشش کی ہے کہ مجھے گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں باغی ٹھیراوے۔ لیکن اس صحیح اور سچے مقولہ کے رُو سے کہ کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں جو آخر ظاہر نہ ہو۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری زیرک اور روشن دماغ گورنمنٹ جلد معلوم کر لے گی کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

اوّل امر جو محمد حسین نے خلاف واقعہ اپنے اس رسالہ میں میری نسبت گورنمنٹ میں پیش کیا ہے، یہ ہے کہ وہ گورنمنٹ عالیہ کو اطلاع دیتا ہے کہ یہ شخص گورنمنٹ عالیہ کے لیے خطرناک ہے یعنی بغاوت کے خیالات دل میں رکھتا ہے۔ لیکن میں زور سے کہتا ہوں کہ اگر میں ایسا ہی ہوں تو اس نمک حرامی اور بغاوت کی زندگی سے اپنے لیے موت کو ترجیح دیتا ہوں۔

میں ادب سے توجہ دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ میری نسبت اور میری تعلیم کی نسبت جہاں تک ممکن ہو کامل تحقیقات کرے اور میری جماعت کے ان معزز عہدہ داروں اور دیسی افسروں اور رئیسوں اور دوسرے معزز اور تعلیم یافتہ لوگوں سے جن کی کئی سو تک تعداد ہے حلفاً دریافت کرے کہ میں نے اس محسن گورنمنٹ کی نسبت کیا کیا ہدایتیں ان کو دی ہیں اور کس کس تاکید سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کے لیے وصیتیں کی ہیں اور نیز گورنمنٹ اس مولوی یعنی محمد حسین کی اس شہادت کو غور سے دیکھے جو اس نے اپنی ''اشاعت السنہ'' میں جس کا ذکر اس رسالہ میں ہو چکا ہے، میری کتاب ''براہین احمدیہ'' کے ریویو کی تقریب پر میرے خیالات اور میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ کے خیالات کی نسبت جو گورنمنٹ انگریزی کے متعلق ہیں، اپنے ہاتھ سے لکھی ہے۔ اور نیز میری ان تحریروں کو جو برابر انیس سال سے گورنمنٹ عالیہ کی تائید میں شائع ہو رہی ہیں غور سے ملاحظہ فرماوے اور ہر ایک پہلو سے میری نسبت تحقیقات کرے۔ پھر اگر میرے حالات گورنمنٹ کی نظر میں مشتبہ ہوں تو میں بدل چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ سخت سے سخت سزا مجھ کو دے دے لیکن اگر میرے اصل حالات کے برخلاف یہ تمام رپورٹیں گورنمنٹ میں محمد حسین مذکور نے پہنچائی ہیں تو میں ایک وفادار اور خیر خواہ جاں نثار رعیت ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ عالیہ میں بتمامتر ادب داد خواہ ہوں کہ محمد حسین سے مطالبہ ہو کہ کیوں اس نے ان صحیح واقعات کے برخلاف گورنمنٹ کو خبر دی، جن کو وہ اپنے ریویو براہین احمدیہ میں تسلیم کر چکا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے بارہ سال تک برابر اس پہلی رائے کے برخلاف کوئی رائے ظاہر نہ کی اور اب دشمنی کے ایام میں مجھے باغی قرار دیتا ہے حالانکہ میں نے اس محسن گورنمنٹ کی خیر خواہی میں انیس سال تک اپنے قلم سے وہ کام لیا ہے اور ایسے طور سے ممالکِ دور دراز تک گورنمنٹ کی انصاف منشی کی تعریفوں کو پہنچایا ہے کہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس کارروائی کی نظیر دوسروں کے کارناموں میں ہرگز نہیں ملے گی۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اپنی عاجزانہ عرض گورنمنٹ پر ظاہر کروں کہ مجھے اس شخص کے ان خلاف واقعہ کلمات سے کس قدر صدمہ پہنچا ہے اور کیسے درد رسان زخم لگے ہیں۔ افسوس کہ اس شخص نے عمداً اور دانستہ گورنمنٹ کی خدمت میں میری نسبت نہایت ظلم سے بھرا ہوا جھوٹ بولا ہے۔ اور میری تمام خدمات کو برباد کرنا چاہا ہے۔ اس دعوے کی میرے پاس پختہ وجوہات اور کامل شہادتیں اور گواہ موجود ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ بوجہ اس کے کہ میں ایک وفادار خاندان میں سے ہوں،

جنھوں نے اپنے مال سے اور جان سے گورنمنٹ پر اپنی اطاعت ثابت کی ہے۔ میری اس دردناک فریاد کو یہ محسن گورنمنٹ غور سے توجہ فرمائے گی اور جھوٹ بولنے والے کو تنبیہ کرے گی۔

دوسرا امر جو اسی رسالہ میں محمد حسین نے لکھا ہے، وہ یہ ہے کہ گویا میں نے کوئی الہام اس مضمون کا شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی سلطنت آٹھ سال کے عرصہ میں تباہ ہو جائے گی۔ میں اس بہتان کا جواب بجز اس کے کیا لکھوں کہ خدا جھوٹے کو تباہ کرے۔ میں نے ایسا الہام ہرگز شائع نہیں کیا۔ میری تمام کتابیں گورنمنٹ کے سامنے موجود ہیں۔ میں بادب گذارش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اس شخص سے مطالبہ کرے کہ کس کتاب یا خط یا اشتہار میں میں نے ایسا الہام شائع کیا ہے؟ اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ اس کے اس فریب سے خبردار رہے گی کہ یہ شخص اپنے اس جھوٹے بیان کی تائید کے لیے یہ تدبیر نہ کرے کہ اپنی جماعت اور اپنے گروہ میں سے ہی جو مجھ سے اختلاف مذہب کی وجہ سے دلی عناد رکھتے ہیں جھوٹے بیان بطور شہادت گورنمنٹ تک پہنچا وے۔ اس شخص اور اس کے ہم خیال لوگوں کی میرے ساتھ کچھ آمد و رفت اور ملاقات نہیں تا میں نے ان کو کچھ زبانی کہا ہو۔ میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں، اپنی کتابوں میں اور اشتہاروں میں شائع کرتا ہوں اور میرے خیالات اور میرے الہامات معلوم کرنے کے لیے میری کتابیں اور اشتہارات متکفل ہیں اور میری جماعت کے معززین گواہ ہیں۔ غرض میں بادب التماس کرتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ اس خلاف واقعہ مخبری کا اس شخص سے مطالبہ کرے۔ کپتان ڈگلس صاحب سابق ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور مقدمہ ڈاکٹر کلارک میں جو میرے پر دائر ہوا تھا لکھ چکے ہیں کہ یہ شخص مجھ سے عداوت رکھتا ہے اسی لیے جھوٹ بولنے سے کچھ بھی پرہیز نہیں کرتا۔"

(کشف الغطاء صفحہ 38 تا 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 214 تا 216 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 968 تا 970 پر)

ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

محترم قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مرزا قادیانی نے کس طرح حقیقت حال پر پردہ ڈال کر سچ کو جھوٹ بنانے کی کوشش کی۔ کیا کوئی نیک آدمی اس طرح حق پوشی کا ارتکاب کر سکتا ہے؟ چہ جائیکہ ایسا شخص جو مجدد وقت اور مسیح موعود کا دعوی دار ہو۔ مذکورہ بالا عبارت

میں مرزا قادیانی نے اپنے "ہشت سالہ الہام" سے نہ صرف انکار کیا بلکہ اس کے ناقل کو دروغ گو قرار دیا۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنی خاص مجلس میں اس الہام کا ذکر کیا تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے پاس کوئی تحریری شہادت موجود نہ تھی، اس لیے وہ بھی خاموش ہو گئے۔ شیطان کے کان کاٹنے والے مرزا قادیانی نے انگریز بہادر کے سامنے اپنے کان پکڑے اور یقین دلایا کہ وہ ایسا کہنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ دشمنوں نے مجھ پر افترا پردازی کی ہے۔ اس پر حکومت نے مرزا قادیانی کے بیان پر یقین کر لیا اور عام لوگوں کو محمد حسین بٹالوی کی غلط بیانی کا یقین ہو گیا۔

مرزا قادیانی کے اس تاریخی جھوٹ پر عرصہ 25 سال تک پردہ پڑا رہا۔ مگر صاحبانِ علم و دانش کا کہنا ہے کہ "کمان سے نکلا ہوا تیر اور زبان سے کہے ہوئے الفاظ واپس نہیں ہوتے۔" محفل میں کہی ہوئی بات کو چھپانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ مذکورہ الہام کے سلسلہ میں بھی ایسا ہی ہوا کہ مرزا قادیانی نے اس سے انکار کر دیا اور دعا کی کہ جھوٹے کو خدا تباہ کرے۔ مگر مرزا قادیانی کی موت کے بعد اس کے منجھلے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے تسلیم کیا کہ "حضرت صاحب" کو واقعی یہ الہام ہوا تھا۔ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

(418) "بیان کیا ہم سے حاجی عبدالمجید صاحب نے کہ ایک دفعہ جب "ازالہ اوہام" شائع ہوئی ہے، حضرت صاحب لدھیانہ میں باہر چہل قدمی کے لیے تشریف لے گئے۔ میں اور حافظ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ میں حافظ حامد علی نے مجھ سے کہا کہ آج رات یا کہا ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے کہ "سلطنت برطانیہ تا ہشت سال۔ بعد ازاں ایام ضعف و اختلال۔" خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس مجلس میں جس میں حاجی عبدالمجید صاحب نے یہ روایت بیان کی میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ میرے خیال میں یہ الہام اس زمانہ سے بھی پرانا ہے۔ حضرت صاحب نے خود مجھے اور حافظ حامد علی کو یہ الہام سنایا تھا اور مجھے الہام اس طرح پر یاد ہے۔ "سلطنت برطانیہ تا ہفت سال۔ بعد ازاں باشد خلاف و اختلال۔" میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ دوسرا مصرع تو مجھے پتھر کی لکیر کی طرح یاد ہے کہ یہی تھا اور ہفت کا لفظ بھی یاد ہے۔ جب یہ الہام ہمیں حضرت صاحب نے

سنایا تو اس وقت مولوی محمد حسین بٹالوی مخالف نہیں تھا۔ شیخ حامد علی نے اسے بھی جا سنایا۔ پھر جب وہ مخالف ہوا تو اس نے حضرت صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو بدظن کرنے کے لیے اپنے رسالہ میں شائع کیا کہ مرزا صاحب نے یہ الہام شائع کیا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبداللہ صاحب اور حاجی عبدالمجید صاحب کی روایت میں جو اختلاف ہے، وہ اگر کسی صاحب کے ضعفِ حافظہ پر مبنی نہیں تو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ الہام حضور کو دو وقتوں میں دو مختلف قرأتوں پر ہوا ہو۔ واللہ اعلم! نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس الہام کے مختلف معنی کیے گئے ہیں۔ بعضوں نے تاریخ الہام سے میعاد شمار کی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کی وفات کے بعد سے اس کی میعاد شمار ہوتی ہے کیونکہ ملکہ کے لیے حضور نے بہت دعائیں کی تھیں...... خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے نزدیک یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت صاحب کی وفات سے اس کی میعاد شمار کی جاوے۔ کیونکہ حضرت صاحب نے اپنی ذات کو گورنمنٹ برطانیہ کے لیے بطور حرز کے بیان کیا ہے۔ پس حرز کی موجودگی میں میعاد کا شمار کرنا میرے خیال میں درست نہیں۔ اس طرح جنگِ عظیم کی ابتدا اور ہفت یا ہشت سالہ میعاد کا اختتام آپس میں مل جاتے ہیں۔ واللہ اعلمؑ! خاکسار عرض کرتا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ہم لوگوں پر بڑے احسانات ہیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اسے فتنوں سے محفوظ رکھے۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 76,75 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 972,971 پر)

مرزا بشیر احمد کے علاوہ قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود نے بھی گواہی دی کہ اس کے باپ مرزا قادیانی کو سلطنت برطانیہ والا الہام ہوا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں:

☐ خلیفۃ المسیح الثانی نے خطبہ جمعہ میں فرمایا: "ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے خبر دے دی:

"سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال...... بعد ازاں ضعف و فساد و اختلال"

اور یہ آٹھ سال جا کر ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر پورے ہو گئے۔"

(الفضل جلد 16 نمبر 78 مورخہ 5 اپریل 1929ء صفحہ 5)

(تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات صفحہ 650 طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 975 پر)

(419) حافظ حامد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ......ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے:

"سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال...... بعدازاں ایام ضعف و اختلال"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 75 از مرزا بشیر احمد) (عکس صفحہ نمبر 973 پر)

میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ:

(420) "مجھے (یہ) الہام اِس طرح پر یاد ہے:

"سلطنت برطانیہ تا ہفت سال...... بعدازاں باشد خلاف و اختلال"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 75 از مرزا بشیر احمد) (عکس صفحہ نمبر 974 پر)

صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے بیان کیا:

(421) "میں نے حضرت سے یہ الہام اس طرح پر سنا ہے:

"قوتِ برطانیہ تا ہشت سال...... بعدازاں ایام ضعف و اختلال"

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 9 روایت نمبر 314)

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 651 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 976,975 پر)

مرزا قادیانی نے رسالہ "کشف الغطاء" میں مولوی محمد حسین بٹالوی کی نسبت یہ بھی لکھا تھا:

(422) "ایسے منافق پر کیوں اعتبار کیا جاتا ہے کہ جو گورنمنٹ کو کچھ کہتا ہے اور مسلمانوں کے کانوں میں کچھ پھونکتا ہے۔"

(کشف الغطاء صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 225 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 977 پر)

مزید لکھا:

(423) "جبکہ یہ فاش جھوٹ اس نے اختیار کیا ہے تو کیونکر اطمینان ہو کہ جو دوسری باتیں

گورنمنٹ تک پہنچاتا ہے، اس میں سچ بولتا ہے۔"

(کشف الغطاء صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 221 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 978 پر)

اپنی وحی پر یقین

(424) "ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے۔ اس قدر یقین اور علیٰ وجہ البصیرۃ یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دیدو بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا اِنکار کروں۔ یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 400 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 979 پر)

قارئین کرام! اب میرا قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ اس تحریر کی رو سے منافق اور جھوٹا مرزا قادیانی ہے یا مولانا محمد حسین بٹالوی؟؟؟ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ باپ اپنے الہام سے منکر ہے اور اس کا بیٹا کہتا ہے کہ الہام واقعی ہوا تھا۔ ذرا سوچ کر بتایئے کہ جھوٹا کون ہے؟ باپ یا بیٹا؟؟؟

(2) دوسرا سوال

قرآن نے میرا نام ابن مریم رکھا

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(425) "اگر میں صاحب معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہیں تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر حدیث معراج نے ابن مریم کو مردہ روحوں میں نہیں بٹھا دیا تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن نے سورۂ نور میں نہیں کہا کہ اس امت کے خلیفے اسی امت میں سے ہوں گے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔"

(تحفۃ الندوہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 97، 98 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 980، 981 پر)

مرزا قادیانی کے حالات زندگی پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی والدہ کا نام مریم نہیں بلکہ چراغ بی بی تھا۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ قرآن مجید کی اس آیت کی نشاندہی کریں جس میں اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو ابن مریم کہا ہو؟؟؟

مرزا قادیانی کا جھوٹ کے بارے میں کہنا ہے:

(426) ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''

(چشمہ معرفت صفحہ 222 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 982 پر)

(427) ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 983 پر)

(428) ''وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔''

(شحنۂ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 984 پر)

(429) ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 985 پر)

(3) تیسرا سوال

جہاد، خدا کے حکم سے بند

جہاد کی ممانعت کے بارے مرزا قادیانی نے کہا:

(430) ''آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔''
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 986 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ خدا کے اس حکم کی نشاندہی فرمادیں کہ جس سے وہ انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم سے بند ہو گیا؟؟؟

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

(4) چوتھا سوال

بیوہ کا نام

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(431) ''تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ ''اشاعۃ السنہ'' کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ بکرو ثیب جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کیے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا۔ اور اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔''
(تریاق القلوب صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 201 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 987 پر)

پیش گوئی بتا رہی ہے کہ مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی گئی اور

اس سے وعدہ کیا گیا کہ ”اللہ تعالیٰ دو عورتیں تیرے نکاح میں لائے گا، ایک کنواری اور دوسری بیوہ۔“ بقول مرزا قادیانی کنواری کا الہام نصرت جہاں بیگم سے پورا ہوگیا۔ بیوہ کے نکاح کا انتظار ہے۔“ لیکن مرزا قادیانی کا تاعمر کسی بیوہ سے نکاح نہیں ہوا اور وہ اس کی حسرت لیے دنیا سے کوچ کرگیا۔

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ اس بیوہ کا نام بتائیں جو مرزا قادیانی کے نکاح میں آئی؟؟؟

(5) پانچواں سوال

پچاس الماریاں

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(432) ”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنتِ انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155، 156 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 989,988 پر)

(433) ”میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعویٰ کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شائع کیے ہیں، وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ہیں۔“

(اربعین 3 صفحہ 35 صفحہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 418 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 990 پر)

مرزا قادیانی کی 100 کے قریب کتب ہیں۔ جس میں اس نے اپنی ذات اور اپنے آباؤ اجداد کی تعریف میں کم وبیش نصف سے زیادہ صفحات سیاہ کردیے ہیں اور بقیہ حصہ میں گورنمنٹ برطانیہ کی تعریف، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بازاری جملے، توہین انبیائے کرام، دجال کے من گھڑت قصے، بزرگانِ دین کے اقوال میں تحریف، مخالفین کو گالیاں، غیر مذاہب پر اوباشانہ حملے اور اپنی نام نہاد وحی و الہامات پر خرچ کیے۔ مرزا قادیانی کی ان تمام تصانیف کے لیے ایک عام الماری کا 1/4 حصہ کافی ہے۔ مگر ''سلطان القلم'' کا دعویٰ ہے کہ اس نے انگریز کی اطاعت اور ممانعت جہاد کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اس سے 50 الماریاں بھر سکتی ہیں۔ ہمارا دنیا کے تمام قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ وہ ہمیں مرزا قادیانی کی پچاس الماریوں پر مشتمل کتابوں کی فہرست فراہم کریں، ہم انہیں منہ بولا انعام دیں گے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی قادیانی ہمارا یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہ کرسکے گا۔ مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنا کسی قادیانی کے بس میں نہیں۔ قادیانیوں کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے!

(6) چھٹا سوال

قرآن شریف میں قادیان کا ذکر

مرزا قادیانی بڑے وثوق کے ساتھ کہتا ہے:

(434) ''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآوازِ بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنه قريباً من القاديان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انھوں نے کہا کہ یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔''

(ازالہ اوہام [حاشیہ] حصہ اوّل صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 991 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریر سے قرآن مجید میں اس آیت کی نشاندہی کریں جس میں قادیان کا لفظ آیا ہے؟؟؟

(7) ساتواں سوال

مسلمانوں کی جاسوسی

1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد مسلمانوں میں یہ بحث چھڑ گئی چونکہ مسلمانوں کی اسلامی حکومت ختم ہو گئی ہے اور ہندوستان پر انگریز قابض ہو گیا ہے، اب شرعی لحاظ سے ہندوستان کی حیثیت کیا ہے؟ دارالحرب یا دارالسلام۔ اگر دارالحرب ہے تو اب مسلمانوں پر (شرائطِ نماز جمعہ پوری نہ ہونے کی وجہ سے) نماز جمعہ فرض نہ رہا اور اگر دارالسلام ہے تو نماز جمعہ کی فرضیت بدستور قائم ہے۔ یہ بحث کچھ عرصہ چلتی رہی۔ بعدازاں یہ قرار پایا کہ نماز جمعہ بھی ادا کیا جائے اور نماز ظہر بھی پوری پڑھی جائے۔ بعض لوگوں نے جمعہ کے روز نماز ظہر کو ترک کر دیا تھا اور بعض لوگ صرف نماز ظہر پڑھتے تھے۔ جن لوگوں کی یہ رائے تھی کہ ہندوستان کے دارالحرب ہونے کی وجہ سے نماز جمعہ اب فرض نہیں رہی اور صرف نماز ظہر ہی پڑھنی چاہیے، انگریز بہادر کے نزدیک ایسے تمام مسلمان حکومت کے باغی تھے۔ انگریز کے محکمہ جاسوسی کا فرض تھا کہ ایسے لوگوں پر گہری نظر رکھے تاکہ مستقبل میں وہ اکٹھے اور منظم ہو کر حکومت کے لیے کوئی مشکلات پیدا نہ کریں۔ حکومت کے ایسے باغیوں کی نشاندہی کے لیے مرزا قادیانی نے یہ ڈیوٹی اپنے ذمہ لی۔ اس سلسلہ میں اس نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں گورنمنٹ برطانیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ مسلمان حکومت کے ساتھ باغیانہ رویہ رکھتے ہیں۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ جو لوگ نماز جمعہ نہیں پڑھتے، وہ سرکاری باغی اور ''دہشت گرد'' سمجھے جائیں۔ اس ''نیک'' کام کے لیے مرزا قادیانی نے باقاعدہ ایک گوشوارہ تیار کر کے ہندوستان بھر میں اپنے تمام مریدوں میں تقسیم کیا اور حکم دیا کہ وہ اس گوشوارہ میں ایسے تمام مسلمانوں کے کوائف درج کر کے قادیان بھجوائیں جو اپنے اپنے علاقوں میں نماز جمعہ کے لیے مسجد نہیں آتے تاکہ باغیوں کے یہ نام انگریز بہادر کی خدمت میں پیش کر کے وہ اس کی بارگاہ

میں سرخرو ہو سکے۔ اب آپ اس اشتہار کی عبارت ملاحظہ فرمائیں جو مسلمانوں کی جاسوسی کی غرض سے مرزا قادیانی نے شائع کر کے اپنے مریدوں میں تقسیم کیا۔

(435) ''قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ

میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

چونکہ قرینِ مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لیے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کیے جائیں جو درپردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں اور ایک چھپی ہوئی بغاوت کو اپنے دلوں میں رکھ کر اسی اندرونی بیماری کی وجہ سے فرضیتِ جمعہ سے منکر ہو کر اس کی تعطیل سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض کے لیے تجویز کیا گیا کہ تا اس میں اُن ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں کہ جو ایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں جو ایسے مفسدانہ عقیدہ کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھتے ہوں۔ لیکن چونکہ اس امتحان کے وقت بڑی آسانی سے ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں، جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں۔ اس لیے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کیے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ خالت کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ جمعہ کی تعطیل کی تقریر پر ان لوگوں کا شناخت کرنا ایسا آسان ہے کہ اس کی مانند ہمارے ہاتھ میں کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ وجہ یہ کہ جو ایک ایسا شخص ہو جو اپنی نادانی اور جہالت سے برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتا ہے، وہ جمعہ کی فرضیت سے ضرور منکر ہو گا اور اسی علامت سے شناخت کیا جائے گا کہ وہ درحقیقت اس عقیدہ کا آدمی ہے۔ لیکن ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اُس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی اور بالفعل یہ نقشے جن میں ایسے

لوگوں کے نام مندرج ہیں گورنمنٹ میں نہیں بھیجے جائیں گے۔ صرف اطلاع دہی کے طور پر ان میں سے ایک سادہ نقشہ چھپا ہوا جس پر کوئی نام درج نہیں فقط یہی مضمون درج ہے ہمراہِ درخواست بھیجا جاتا ہے اور ایسے لوگوں کے نام معہ پتہ ونشان یہ ہیں:''

نمبر شمار	نام معہ لقب وعہدہ	سکونت	ضلع	کیفیت

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 555 تا 557 طبع جدید از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 992 تا 994 پر)

آنجہانی مرزا قادیانی مسلمانوں کے خلاف انگریز کے لیے جاسوسی کا کام ''مفت'' نہیں کرتا تھا بلکہ وہ ان خدمات کے لیے بھاری معاوضہ حاصل کرتا تھا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب ''سیرۃ المہدی'' میں لکھتا ہے:

پُراسرار منی آرڈر

(436) ''مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے صبح کے قریب جگایا اور فرمایا کہ مجھے ایک خواب آیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا خواب ہے؟ فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چُنا ہوا ہے۔ میں نے تعبیر پوچھی تو کتاب دیکھ کر فرمایا کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا۔ اس کے بعد میں چار دن یہاں رہا۔ میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا، جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا۔ مجھے اصل رقم یاد نہیں۔ جب مجھے خواب سنائی تو ملاوامل اور شرن پت کو بھی بلا کر سنائی۔ جب منی آرڈر آیا تو ملاوامل وشرن پت کو بلایا اور فرمایا کہ لو بھئی یہ منی آرڈر آیا ہے، جا کر ڈاکخانہ سے لے آؤ۔ ہم نے دیکھا تو منی آرڈر بھیجنے والا کا پتہ اس پر درج نہیں تھا۔ حضرت صاحب کو بھی پتہ نہیں لگا کہ کس نے بھیجا ہے۔''

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 102,101 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 996,995 پر)

مرزا بشیر احمد کی مذکورہ روایت کے مطابق مرزا قادیانی کو ایک ہزار روپے سے زائد کا منی آرڈر موصول ہوا۔ اگر اسے ہزار روپے بھی سمجھ لیا جائے تو آج کے تقریباً 64 لاکھ روپے بنتے ہیں۔ میں نے یہ حساب اس طرح لگایا ہے کہ مرزا بشیر احمد ایم اے کے مطابق اس زمانے میں ایک روپیہ کا سولہ کلو گوشت آتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 182 از مرزا بشیر احمد ایم اے) آج کل گوشت 400 روپے فی کلو ہے۔ اس حساب سے سولہ کلو گوشت 6 ہزار 4 سو روپے مالیت کا بنتا ہے اور 6 ہزار 4 سو کو ایک ہزار سے ضرب دی جائے تو 64 لاکھ بنتا ہے۔ اس دور میں انگریز کے علاوہ ایسا کون سخی تھا جو مرزا قادیانی کو اس کی ''خصوصی خدمات'' کے عوض 64 لاکھ روپے دے اور اپنا نام بھی پوشیدہ رکھے؟

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ رقم بھیجنے والا کون تھا اور اس نے یہ رقم کس مقصد کے لیے بھیجی؟؟؟

(8) آٹھواں سوال

بخاری شریف میں

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(437) ''صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے، خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ھذا خلیفة الله المھدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔''

(شہادت القرآن صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 997 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ مذکورہ بالا حدیث بخاری شریف کی کونسی جلد کے کس صفحہ پر درج ہے؟؟؟

(9) نواں سوال

کنجریوں کی اولاد

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(438) **''تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة و ینتفع من معارفها و یقبلنی و یصدق دعوتی. الا ذریة البغایا الذین ختم الله علیٰ قلوبهم فهم لا یقبلون.''**

ترجمہ ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 998، 999 پر)

مرزا قادیانی کے پہلے دونوں بیٹوں مرزا فضل احمد اور مرزا سلطان احمد نے ہمیشہ اپنے باپ کی مخالفت کی۔ وہ جانتے تھے کہ ان کا باپ جعلی نبوت کا دھندا کرتا ہے اور نبوت کا دعویٰ کرنے کے باوجود اپنی پہلی بیوی حرمت بی بی کے شرعی حقوق پورے نہیں کرتا۔ مرزا قادیانی اور ان کے بیٹوں کی مخالفت کے بارے میں مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی والدہ کے حوالہ سے لکھتا ہے:

(439) ''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہوگئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت صاحب کی سخت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے اور سب نے احمد بیگ والدِ محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کر کے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرا دی تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں کو الگ الگ خط لکھا کہ ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے۔ اب ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں لہٰذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرو۔ اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ میں اس صورت میں تم کو عاق کرتا ہوں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں۔ ان سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ مگر مرزا فضل احمد نے لکھا کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے، ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے مرزا فضل احمد کو جواب دیا کہ اگر یہ درست ہے تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر کو (جو سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی) طلاق دے دو۔ مرزا فضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھ کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ پھر فضل احمد باہر سے آ کر ہمارے پاس ہی ٹھہرتا تھا مگر اپنی دوسری بیوی کی فتنہ پردازی سے آخر پھر آہستہ آہستہ اُدھر جا ملا۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 28، 29 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 1001,1000 پر)

اب مرزا قادیانی کا اپنے پہلے دونوں بیٹوں کے بارے میں اشتہار ملاحظہ فرمائیں:

(440) ''اشتہار نصرتِ دین و قطع تعلق

از اقارب مخالفِ دین

چوں بدندان تو کرے اوفتاد، آن نہ دندانی بکن ای اوستاد

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آ جانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دخترِ کلاں کی نسبت بحکم والہامِ الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آ جائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امورِ مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب باعثِ تحریر اشتہارِ ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے، اور اس کی تائی صاحبہ جنھوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے، وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں، اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے۔ اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔ امرِ ربی تھا اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار المہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے کہ تُو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا، اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا۔ مگر انھوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا۔ لیکن انھوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا، اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا کہ میں بیان نہیں کر سکتا، اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا۔ اوّل یہ کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائیں گے اور دین کی

ہتک ہوگی اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر و غیور اس دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ کو کبھی ضائع نہ کرے گا۔ اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو تھام لے گا، کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندھی، اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انھوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے۔ اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں معصیت نہ ہو۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی 91ء ہے۔ عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا اور جس شخص کو انھوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والدِ لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی اور کسی نیکی، بدی، رنج راحت، شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی کیونکہ انھوں نے آپ تعلق توڑ دیے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔ المشتہر مرزا غلام احمد لودیانہ۔ 2 مئی 1891ء۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 186، 187 طبع جدید از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1003,1002 پر)

قادیانیت کے معروف تجزیہ نگار جناب ابن فیض لکھتے ہیں:

''اس اشتہار سے یہ باتیں اخذ ہوتی ہیں کہ مرزا سلطان احمد نے:۔

(1) مرزا قادیانی کی مخالفت کی۔

(2) بلکہ اس نکاح کے مدار المہام بنے۔

(3) سمجھانے اور تاکیدی خطوط کی پروانہیں کی۔

(4) مرزا قادیانی کی ذات سے بیزاری ظاہر کی۔

(5) عمداً چاہا کہ مرزا قادیانی کی ذلت ہو۔

(6) مرزا قادیانی کو سخت ناچیز قرار دیا۔

(7) مرزا قادیانی نے ان کے ساتھ پیوند کو معصیت قرار دیا۔

(8) مرزا قادیانی نے عاق اور محروم الارث کر دیا۔

(9) مرزا قادیانی نے ہر قسم کے تعلقات ختم، نیکی، بدی، شادی، ماتم میں شراکت ختم کر دی۔

(10) مرزا قادیانی نے آخر میں کہا کہ ''سواب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔''

اب آپ سوچیے کہ ایک عام آدمی بھی اگر اس قسم کا اعلان کرتا ہے تو اس کے بیٹے، اس کی موت کے بعد بھی اس اعلان کا احترام کرتے ہیں، اور جب ایک نبی نے اپنی زندگی میں ایک انتہائی دکھے ہوئے دل کے ساتھ اس قسم کا اعلان کیا ہے تو کیا اس نبی کے ماننے والوں پر اس اعلان کی حرمت قائم رکھنا فرض نہیں؟؟؟ اور اس شخص پر تو اس اعلان کی پاسداری، عمل اور حفاظت کی بے انتہا ذمہ داری عائد ہوتی ہے، جو نہ صرف بیٹا ہے بلکہ اس نبی کے خلیفہ ہونے کا دعویدار بھی ہے اور ایسا خلیفہ جو کہ اسی نبی کی پیشگوئی کے تحت مصلح موعود ہونے کا دعویدار بھی ہے۔

میرے سوال یہ ہیں کہ مرزا محمود احمد نے مرزا سلطان احمد سے تعلق قائم کر کے:۔

(1) کیا مرزا قادیانی کی مخالفت نہیں کی؟

(2) کیا اس طرح مرزا قادیانی کی ذات سے بیزاری ظاہر نہیں کی؟

(3) کیا ایسا کر کے عمداً نہیں چاہا کہ مرزا قادیانی کی ذلت ہو؟

(4) کیا اس طرح مرزا قادیانی کو سخت ناچیز نہیں قرار دیا؟

(5) کیا معصیت کا ارتکاب نہیں کیا؟

(6) کیا عاق اور محروم الارث ہونے والا کام نہیں کیا؟

(7) مرزا قادیانی نے جو پابندیاں اور قطع تعلق مرنے تک قائم رکھا اور واپس نہیں لیا اور نہ اس تعلق کو موت کے بعد بھی جوڑنے ہی کی کسی قسم کی خواہش کی، کیا ان کو پس پشت نہیں ڈال دیا؟

(8) کیا اس طرح مرزا محمود احمد نے بقول مرزا قادیانی کے قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف کام نہیں کیا؟

(9) بقول مرزا قادیانی کیا دیوثی کا کام نہیں کیا؟

(10) کیا وہ خلیفہ تو درکنار ایک عام مومن بھی رہ گیا ہے؟ کہ مرزا قادیانی کا قول ہے ''مومن دیوث نہیں ہوتا۔''

قادیانیوں سے سوال ہے کہ بتائیں، مذکورہ بالا معاملہ میں وہ کس کو صحیح سمجھتے ہیں؟ مرزا قادیانی یا مرزا محمود کو؟؟؟

(10) دسواں سوال
کئی لاکھ پیش گوئیاں

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا:

(441) ''مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1004 پر)

(442) ''ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں، وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں

جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 72، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1005 پر)

مرزا قادیانی نے مزید لکھا:

(443) "یاد رہے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہے جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 407 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1006 پر)

نشان اور معجزہ ایک ہی ہے

(444) "امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 63 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1007 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی "کئی لاکھ پیش گوئیاں" اور "دس لاکھ معجزات" پر مشتمل کوئی کتاب یا فہرست دکھائیں؟؟؟

جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِل اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا
ظَفَرَ الْمُسلمُ هَرِبَ المبرزا اِنَّ الْمرزا كان كَذُوبا

(11) گیارہواں سوال

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہودی استاد

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(445) ''یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد سے ''سبقاً'' توریت پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا۔''

(نزول المسیح ص 60 مندرجہ روحانی خزائن ج 18 ص 438 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1008 پر

مزید لکھا:

(446) ''اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے انہوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا۔''

(اربعین نمبر 2 ص 14 مندرجہ روحانی خزائن ج 17 ص 358 از مرزا قادیانی

(عکس صفحہ نمبر 1009 پر

قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور احادیث صحیحہ نبویہ میں یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے توریت پڑھنا اور لکھنا سیکھا تھا۔

قادیانیوں سے سوال ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی صحیح حدیث نبوی ﷺ سے ثابت کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توریت ایک یہودی استاد سے پڑھی تھی یا کسی سے لکھنا سیکھا تھا؟؟؟

مشہور قادیانی مبلغ اللہ دتہ جالندھری نے اپنی کتاب (تفہیمات ربانیہ ص 671) پر لکھا ہے کہ یہود کی تاریخی روایت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک استاد سے سبقاً سبقاً تورات پڑھی تھی۔

جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

☐ ''جو بات دشمن کے منہ سے نکلے، وہ قابل اعتبار نہیں۔''

(اعجاز احمدی ص 25، مندرجہ روحانی خزائن، ج 19 ص 134 از مرزا قادیانی

(12) بارہواں سوال

شوخ وشنگ لڑکا

مئی 1904ء میں مرزا قادیانی کی بیوی حاملہ تھی تو اس نے یہ پیشگوئی شائع کی:

(447) ''شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 430 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1010 پر

اس الہام کے ایک ماہ بعد 25 جون 1904ء کو لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام اُمتہ الحفیظ رکھا۔ (حقیقت الوحی صفحہ 218 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 228 از مرزا قادیانی) مگر وہ شوخ وشنگ لڑکا نہ اس حمل سے اور نہ اس کے بعد پیدا ہوا۔ کیا قادیانی حضرات بتلا سکتے ہیں کہ وہ ''شوخ وشنگ'' لڑکا کہاں گیا؟

(13) تیرھواں سوال

گستاخِ رسولؐ حرامی ہے

آنجہانی مرزا قادیانی نے حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں توہین کرتے ہوئے اپنی کتاب میں خود کو ''محمد رسول اللہ'' کہا۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

(448) ''پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے **محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم** اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔'' (نعوذ باللہ)!

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1011 پر

شان رسالت ﷺ میں مزید ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھا:

(449) ''آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے اصحاب ...... عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور یہ تھا کہ سُور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔'' (نعوذ باللہ)!

(مرزا قادیانی کا مکتوب، اخبار الفضل قادیان 22 فروری 1924ء) (عکس صفحہ نمبر 1012 پر

مرزا قادیانی کے بیٹے اور قادیانی جماعت کے پہلے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے شان رسالت ﷺ میں توہین کرتے ہوئے لکھا:

(450) ”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔“ (نعوذ باللہ)!

(مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری، اخبار الفضل قادیان نمبر 5، جلد 10، 17 جولائی 1922ء)

(عکس صفحہ نمبر 1013 پر)

مرزا قادیانی کے دوسرے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کرتے ہوئے لکھا:

(451) ”پس مسیح موعودؑ خود محمد رسول اللہ ﷺ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“ (نعوذ باللہ)!

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1014 پر)

مرزا قادیانی کے ایک خاص مرید ملعون قاضی اکمل نے بھری محفل میں مرزا قادیانی کی موجودگی میں اُس کی شان میں ایک نظم پڑھی جس پر مرزا قادیانی سمیت تمام قادیانیوں نے اُسے داد دی اور پھر یہ نظم مرزا قادیانی اپنے ساتھ گھر لے گیا اور بعد ازاں قادیانی اخبار الفضل میں شائع ہوئی۔ اس نظم کے صرف دو اشعار ملاحظہ فرمائیں:

(452) ”محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں“

(روزنامہ بدر قادیان 25 اکتوبر 1906ء) (عکس صفحہ نمبر 1015 پر)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان تحریروں سے شان رسالت مآب ﷺ میں توہین کا

ارتکاب ہوتا ہے یا نہیں؟؟؟ اگر ہوتا ہے تو گستاخ رسول ﷺ کی حیثیت کے بارے میں خود مرزا قادیانی کا اعترافی بیان ملاحظہ فرمائیں:۔

(453) ''اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کو دیکھو۔ آپ کا دعویٰ کل جہان کے لیے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہؓ آپ کی زندگی میں موجود تھے۔ پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا۔ جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 208 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1016 پر)

قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کی اس مذکورہ بالا تحریر کی روشنی میں خود مرزا قادیانی، اُس کے بیٹے اور اُس کے چیلے حرامی ہیں یا نہیں؟ خدارا انصاف کیجیے گا!

(14) چودھواں سوال

مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش

آنجہانی مرزا قادیانی پنجاب میں ضلع گورداسپور کے ایک قصبے ''قادیان'' میں پیدا ہوا۔ یہ قصبہ امرتسر سے شمال مشرق کی طرف ریلوے لائن پر ایک قدیم شہر بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش کا تذکرہ کئی قادیانی کتابوں سے ملتا ہے، لیکن اُس کی تاریخ پیدائش کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی اپنی پیدائش کے بارے میں لکھتا ہے:

(454) ''میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں 1857ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا اور ابھی ریش و برودت کا آغاز نہیں تھا۔''

(''کتاب البریہ'' (حاشیہ) صفحہ 159 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 177 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1017 پر)

(455) ''لیکن بعد میں اُس کے خاندان کے افراد میں اس کے سال ولادت کے بارے

میں اختلاف پیدا ہوگیا، اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد، جو اس کا سوانح نگار اور ''سیرت المہدی'' کا مصنف ہے، کے پہلے نظریے کے مطابق سال ولادت 1836 یا 1837ء ہوسکتا ہے۔''
(سیرت المہدی، جلد دوم صفحہ 150 از مرزا بشیر احمد ایم اے)(عکس صفحہ نمبر 1018 پر)

(456) ''پس 13 فروری 1835ء عیسوی بمطابق 14 شوال 1250 ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے۔''
(سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 76 از مرزا بشیر احمد ایم اے)(عکس صفحہ نمبر 1019 پر)

(457) ''ایک تخمینہ کے مطابق سال ولادت 1831ء ہوسکتا ہے۔''
(سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 74 از مرزا بشیر احمد ایم اے)(عکس صفحہ نمبر 1020 پر)

(458) ''معراج دین نے تاریخ ولادت 17 فروری 1832ء مقرر کی ہے۔''
(سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 302 از مرزا بشیر احمد ایم اے)(عکس صفحہ نمبر 1021 پر)

(459) ''جبکہ دیگر 1833ء یا 1834ء کو سال ولادت قرار دیتے ہیں۔''
(سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 194 از مرزا بشیر احمد ایم اے)(عکس صفحہ نمبر 1022 پر)

(460) ''حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی سنہ ولادت کے متعلق کوئی تحریری یاداشت تو ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ اس لیے اس امر میں اختلاف ہونا لازمی امر تھا۔ مگر تحقیقات سے سنہ ولادت 1835ء صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ آپ نے کتاب البریہ میں اپنی پیدائش کا سنہ 1839ء یا 1840ء لکھا ہے لیکن ظاہر ہے کہ آپ نے یہ کسی تحریری یاداشت کی بنا پر نہیں لکھا، محض تخمینہ یا اندازہ سے قیاس کر کے ایسا لکھ دیا۔ اسی لیے کوئی سنہ متعین نہیں کیا۔''
(مجدد اعظم جلد اوّل صفحہ 16 از ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1023 پر)

قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کی اصل تاریخ پیدائش کے حوالہ سے یہ گورکھ دھندہ کیا ہے؟؟

(15) پندرھواں سوال

مرزا قادیانی کی ایک فحش اور شرمناک تحریر

(461) ''ایک معزز آریہ کے گھر میں اولاد نہیں ہوتی، دوسری شادی کر نہیں سکتا کہ وید کی رُو سے حرام ہے، آخر نیوگ کی ٹھہرتی ہے، یار دوست مشورہ دیتے ہیں کہ لالہ صاحب نیوگ کرائیے، اولاد بہت ہو جائے گی۔ ایک بول اٹھتا ہے کہ مہر سنگھ جو اسی محلہ میں رہتا ہے، اس کام کے بہت لائق ہے۔ لالہ بہاری لال نے اس سے نیوگ کرایا تھا، لڑکا پیدا ہو گیا۔ یہ لالہ لڑکا پیدا ہونے کا نام سن کر باغ باغ ہو گیا۔ بولا مہاراج آپ ہی نے سب کام کرنے ہیں، میں تو مہر سنگھ کا واقف بھی نہیں۔ مہاراج شریر النفس بولے کہ ہاں ہم سمجھا دیں گے، رات کو آجائے گا۔ مہر سنگھ کو خبر دی گئی، وہ محلہ میں ایک مشہور قمار باز، اول نمبر کا بدمعاش اور حرام کار تھا۔ سنتے ہی بہت خوش ہو گیا اور انہیں کاموں کو وہ چاہتا تھا پھر اس سے زیادہ اس کو کیا چاہیے تھا۔ ایک نوجوان عورت اور پھر خوبصورت، شام ہوتے ہی آموجود ہوا۔ لالہ صاحب نے پہلے ہی دلالہ عورتوں کی طرح ایک کوٹھری میں نرم بستر بچھوا رکھا تھا اور کچھ دودھ اور حلوا بھی دو برتنوں میں سرہانے کی طاق میں رکھوا دیا تھا تا اگر بیرج داتا کو ضعف ہو تو کھا پی لیں۔ پھر کیا تھا آتے ہی بیرج داتا نے لالہ دیوث کے نام و ناموس کا شیشہ توڑ دیا اور وہ بدبخت عورت تمام رات اس سے منہ کالا کراتی رہی اور اس پلید نے جو شہوت کا مارا تھا، نہایت قابل شرم اس عورت سے حرکتیں کیں اور لالہ باہر کے دالان میں سوئے اور تمام رات اپنے کانوں سے بے حیائی کی باتیں سنتے رہے بلکہ تختوں کی دراڑوں سے مشاہدہ بھی کرتے رہے۔ صبح وہ خبیث اچھی طرح لالہ کی ناک کاٹ کوٹھری سے باہر نکلا۔ لالہ تو منتظر ہی تھے، دیکھ کر اس کی طرف دوڑے اور بڑے ادب سے اس پلید بدمعاش کو کہا سردار صاحب رات کیا کیفیت گذری؟ اس نے مسکرا کر مبارک باد دی اور اشاروں میں جتا دیا کہ حمل ٹھہر گیا۔ لالہ دیوث سن کر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ مجھے تو اسی دن سے آپ پر یقین ہو گیا تھا جبکہ میں نے بہاری لالہ کے گھر کی کیفیت سنی تھی اور پھر کہا وید حقیقت میں ودیا سے بھرا ہوا ہے۔ کیا عمدہ تدبیر لکھی ہے جو خطا نہ گئی۔ مہر سنگھ نے کہا کہ ہاں لالہ صاحب، سب سچ ہے کیا وید کی آگیا کبھی خطا بھی ہو جاتی ہے

میں تو انہی باتوں کے خیال سے وید کو ست ودیاؤں کا پستک مانتا ہوں۔ اور دراصل مہر سنگھ ایک شہوت پرست آدمی تھا۔ اس کو کسی وید شاستر اور شرتی شلوک کی پروانہ تھی اور نہ ان پر کچھ اعتقاد رکھتا تھا۔ اس نے صرف لالہ دیوث کی حماقت کی باتیں سن کر اس کے خوش کرنے کے لیے ہاں میں ہاں ملا دی۔ مگر اپنے دل میں بہت ہنسا کہ اس دیوث کی پتر لینے کے لیے کہاں تک نوبت پہنچ گئی۔ پھر اس کے بعد مہر سنگھ تو رخصت ہوا اور لالہ گھر کی طرف خوش خوش آیا اور اسے یقین تھا کہ اس کی استری رام دئی بہت ہی خوشی کی حالت میں ہو گی کیونکہ مراد پوری ہوئی۔ لیکن اس نے اپنے گمان کے برخلاف اپنی عورت کو روتے پایا اور اس کو دیکھ کر تو وہ بہت ہی روئی، یہاں تک کہ چیخیں نکل گئیں، اور ہچکی آنی شروع ہوئی۔ لالہ نے حیران سا ہو کر عورت کو کہا کہ ''ہے بھاگوان آج تو خوشی کا دن ہے کہ دل کی مرادیں پوری ہوئیں اور بیج ٹھہر گیا پھر تو روتی کیوں ہے؟ وہ بولی میں کیوں نہ روؤں، تو نے سارے کنبے میں میری مٹی پلید کی اور اپنی ناک کاٹ ڈالی اور ساتھ ہی میری بھی۔ اس سے بہتر تھا کہ میں پہلے ہی مر جاتی۔ لالہ دیوث بولا کہ یہ سب کچھ ہوا مگر اب بچہ ہونے کی بھی کس قدر خوشی ہو گی، وہ خوشیاں بھی تو تو ہی کرے گی مگر رام دئی شاید کوئی نیک اصل کی تھی۔ اس نے ترت جواب دیا کہ حرام کے بچہ پر کوئی حرام کا ہی ہو تو خوشی منائے۔ لالہ تیز ہو کر بولا کہ ہے ہے کیا کہہ دیا۔ یہ تو وید آ گیا ہے۔ عورت کو یہ بات سن کر آگ لگ گئی، بولی میں نہیں سمجھ سکتی کہ یہ کیسا وید ہے جو بدکاری سکھلاتا اور زنا کاری کی تعلیم دیتا ہے۔ یوں تو دنیا کے مذاہب ہزاروں باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں مگر یہ کبھی نہیں سنا کہ کسی مذہب نے وید کے سوا یہ تعلیم بھی دی ہو کہ اپنی پاک دامن عورتوں کو دوسروں سے ہم بستر کراؤ۔ آخر مذہب پاکیزگی سکھلانے کے لیے ہوتا ہے نہ بدکاری اور حرام کاری میں ترقی دینے کے لیے۔ جب رام دئی سب باتیں کہہ چکی تو لالہ نے کہا کہ چپ رہو، اب جو ہوا سو ہوا۔ ایسا نہ ہو کہ شریک سنیں اور میرا ناک کاٹیں۔ رام دئی نے کہا کہ اے بے حیا کیا ابھی تک تیرا ناک تیرے منہ پر باقی ہے۔ ساری رات میرے شریک نے جو تیرا ہمسایہ اور تیرا اپکا دشمن ہے، تیری سہروں کی بیاہتا اور عزت کے خاندان والی سے تیرے ہی بستر پر چڑھ کر تیرے ہی گھر میں خرابی کی اور ہر ایک ناپاک حرکت کے وقت جتا بھی دیا کہ میں نے خوب بدلا لیا۔ سو کیا اس بے غیرتی کے بعد تو جیتا ہے۔ کاش تو اس سے پہلے ہی مرا ہوتا۔ اب وہ شریک اور پھر دشمن باتیں بنانے اور ٹھٹھا کرنے سے کب باز رہے گا بلکہ وہ تو کہہ گیا ہے کہ

میں اس فتح عظیم کو چھپا نہیں سکتا کہ جو آج وساوامل کے مقابل پر مجھے حاصل ہوئی۔ میں ضرور رام دائی کا سارا نقشہ محلہ کے لوگوں پر ظاہر کروں گا، سو یاد رکھ کہ وہ ہر ایک مجلس میں تیرا ناک کاٹے گا اور ہر ایک لڑائی میں یہ قصہ تجھے جتائے گا اور اس سے کچھ تعجب نہیں کہ وہ دعویٰ کر دے کہ رام دئی میری ہی عورت ہے کیونکہ وہ اشارہ سے یہ بھی کہہ گیا ہے کہ آئندہ بھی میں تجھے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ لالہ دیوث نے کہا کہ نکاح کا دعویٰ ثابت ہونا تو مشکل ہے البتہ یارانہ کا اظہار کرے تو کرے تا ہماری اور بھی رسوائی ہو، بہتر تو یہ ہے کہ ہم دیش ہی چھوڑ دیں۔ بیٹا ہونے کا خیال تھا، وہ تو ایشر نے دے ہی دیا۔ بیٹے کا نام سن کر عورت زہر خندہ ہنسی اور کہا کہ تجھے کس طرح اور کیونکر یقین ہوا کہ ضرور بیٹا ہو گا، اول تو پیٹ ہونے میں ہی شک ہے اور پھر اگر ہو بھی تو اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ لڑکا ہی ہو گا، کیا بیٹا ہونا کسی کے اختیار میں رکھا ہے۔ کیا ممکن نہیں کہ حمل ہی خطا جائے یا لڑکی پیدا ہو۔ لالہ دیوث بولے کہ اگر حمل خطا گیا تو میں کھڑک سنگھ کو جو اسی محلہ میں رہتا ہے، نیوگ کے لیے بلا لاؤں گا۔ عورت نہایت غصہ سے بولی کہ اگر کھڑک سنگھ بھی کچھ نہ کر سکا تو پھر کیا کرے گا؟ لالہ بولا کہ تو جانتی ہے کہ نرائن سنگھ بھی ان دونوں سے کم نہیں، اس کو بلا لاؤں گا۔ پھر اگر ضرورت پڑی تو جیمل سنگھ، لہنا سنگھ، بوڑ سنگھ، جیون سنگھ، صوبا سنگھ، خزان سنگھ، ارجن سنگھ، رام سنگھ، کشن سنگھ، دیال سنگھ سب اس محلہ میں رہتے ہیں اور زور اور قوت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں، میرے کہنے پر سب حاضر ہو سکتے ہیں۔ عورت بولی کہ میں اس سے بہتر تجھے صلاح دیتی ہوں کہ مجھے بازار میں ہی بٹھا دے، تب دس بیس کیا ہزاروں لاکھوں آ سکتے ہیں، منہ کالا جو ہونا تھا، وہ تو ہو چکا مگر یاد رکھ کہ بیٹا ہونا پھر بھی اپنے بس میں نہیں اور اگر ہوا بھی تو تجھے اس سے کیا جس کا وہ نطفہ ہے آخر وہ اسی کا ہوگا اور اسی کی خوبو، لائے گا کیونکہ درحقیقت وہ اسی کا بیٹا ہے، اس کے بعد رام دئی نے کچھ سوچ کر پھر رونا شروع کیا اور دور دور تک آواز گئی اور آواز سن کر ایک پنڈت نہال چند نام دوڑا آیا اور آتے ہی کہا کہ لالہ سکھ تو ہے، یہ کیسی رونے کی آواز آئی۔ لالہ ناک کٹا چاہتا تو نہیں تھا کہ نہال چند کے آگے قصہ بیان کرے مگر اس خوف سے کہ رام دئی اس وقت غصہ میں ہے، اگر میں بیان نہ کروں تو وہ ضرور بیان کر دے گی۔ کچھ کھسیانا سا ہو کر زبان دبا کر کہنے لگا کہ مہاراج آپ جانتے ہیں کہ وید میں وقت ضرورت نیوگ کے لیے آ گیا ہے۔ سو میں نے بہت دنوں سوچ کر رات کو نیوگ کرایا تھا، مجھ سے یہ غلطی ہوئی کہ میں نے نیوگ کے لیے مہر

سنگھ کو بلا لیا، پیچھے معلوم ہوا کہ وہ میرے دشمن کرم سنگھ کا بیٹا اور نہایت شریر آدمی ہے، وہ مجھے اور میری استری کو ضرور خراب کرے گا اور وہ وعدہ کر گیا ہے کہ میں یہ ساری کیفیت خوب شائع کروں گا۔ نہال چند بولا کہ درحقیقت بڑی غلطی ہوئی اور پھر بولا کہ وساوامل تیری سمجھ پر نہایت ہی افسوس ہے۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ نیوگ کے لیے پہلا حق برہمنوں کا ہے اور غالباً یہ بھی تجھ پر پوشیدہ نہیں ہوگا کہ اس محلّہ کی تمام کھترانی عورتیں مجھ سے ہی نیوگ کراتی ہیں اور میں دن رات اسی سیوا میں لگا ہوا ہوں پھر اگر تجھے نیوگ کی ضرورت تھی تو مجھے بلا لیا ہوتا۔ سب کام سدھ ہو جاتا اور کوئی بات نہ نکلتی۔ اس محلّہ میں اب تک تین ہزار کے قریب ہندو عورتوں نے نیوگ کرایا ہے مگر کیا کبھی تم نے اس کا ذکر بھی سنا، یہ پردہ کی باتیں ہیں، سب کچھ ہوتا ہے پھر ذکر نہیں کیا جاتا لیکن مہر سنگھ تو ایسا نہیں کرے گا۔ ذرہ دو چار گھنٹوں تک دیکھنا کہ سارے شہر میں رام دئی کے نیوگ کا شور وغوغا ہوگا۔ لالہ دیوث بولا کہ درحقیقت مجھ سے سخت غلطی ہوئی۔ اب کیا کروں؟ اس وقت شریر پنڈت نے جو بباعث نہ ہونے رسم پردہ کے رام دئی کو دیکھ چکا تھا کہ جوان اور خوش شکل ہے، نہایت بے حیائی کا جواب دیا کہ اگر اسی وقت رام دئی مجھ سے نیوگ کرے تو میں ذمہ دار ہوتا ہوں کہ مہر سنگھ کے فتنہ کو میں سنبھال لوں گا اور پہلا حمل ایک شکی بات ہے۔ اب بہر حال یقینی ہو جائے گا۔ تب وساوامل دیوث تو اس بات پر بھی راضی ہو گیا مگر رام دئی نے سن کر سخت گالیاں اس کو نکالیں۔ تب وساوامل نے پنڈت کو کہا کہ مہاراج اس کا یہی حال ہے، ہرگز نیوگ کرنا نہیں چاہتی۔ پہلے بھی مشکل سے کرایا تھا جس کو یاد کر کے اب تک رو رہی ہے کہ میرا منہ کالا کیا۔ اسی سے تو اس نے چیخیں ماری تھی جن کو آپ سن کر دوڑے آئے۔ تب وہ شہوت پرست پنڈت وساوامل کی یہ بات سن کر رام دئی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا نہیں بھاگوان نیوگ کو برا نہیں ماننا چاہیے۔ یہ وید آ گیا ہے مسلمان بھی تو عورتوں کو طلاق دیتے ہیں اور وہ عورتیں کسی دوسرے سے نکاح کر لیتی ہیں۔ سو جیسے طلاق جیسے نیوگ۔ بات ایک ہی ہے۔"

(آریہ دھرم صفحہ 31 تا 34 مندرجہ ذیل روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 31 تا 34 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1027,1026,1025,1024 پر)

کہتے ہیں کہ جو کچھ برتن کے اندر ہوتا ہے، وہی باہر ٹپکتا ہے۔ قادیانی جماعت کا

بانی آنجہانی مرزا قادیانی جس طرح ظاہری طور پر بدصورت تھا، اسی طرح باطنی طور پر بھی بد سیرت تھا۔ قادیانی امت اسے "سلطان القلم" کہتی ہے۔ اس پنجابی نبی کی تحریرات کو ملاحظہ کیا جائے تو جا بجا بدکلامی و بدگوئی کی نجاست و غلاظت بکھری ہوئی نظر آئے گی۔ اوپر غلاظت کے ڈھیر میں نمونہ کے طور پر "سلطان القلم" کی تحریروں میں سے صرف ایک اقتباس نقل کیا گیا ہے، وگرنہ مرزا قادیانی کی ساری کتابیں ایسی ہی تحریروں سے بھری ہوئی ہیں۔ اس فحش، مخرب اخلاق، حیا سوز، گندی اور بازاری تحریر سے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کسی شریف انسان کی تحریر نہیں ہوسکتی۔

ہے کوئی قادیانی جو اپنے "نبی" کی اس تحریر کو اپنی جوان بیٹیوں اور بہنوں کے سامنے باآواز بلند پڑھ سکے؟

جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کچھ کہتا ہے جو اُسے اللہ تعالیٰ وحی کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی نام نہاد وحی ملاحظہ فرمائیں:

(462) "وما ینطق عن الھوی. ان ھو الا وحی یوحی"

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات طبع چہارم، صفحہ 309 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1028 پر)

میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا

مرزا قادیانی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے مجھ سے وعدہ کیا:

(463) "واوحی الی ربی ووعدنی انه سینصرنی حتی یبلغ امری مشارق الارض ومغاربها. وتتموج بحور الحق حتی یعجب الناس حباب غواربها."

ترجمہ: "میرے رب نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا یہاں تک کہ میرا کلام مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آئیں گے یہاں تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے۔"

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 260، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1029 پر)

(16) سولہواں سوال

آخری مجدد کون؟

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں ایک حدیث نقل کرتا ہے:

(464) "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کُلّ مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا. (رواہ ابوداؤد) یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لیے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے دین کو تازہ کرے گا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 200 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1030 پر)

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں چودھویں صدی کا مجدد ہوں اور چونکہ آخری زمانہ جس میں آخری مجدد کو آنا تھا، یہی صدی ہے، اس لیے میں مسیح موعود بھی ہوں۔ لیکن اب چودھویں صدی ختم ہو کر پندرہویں صدی شروع ہو گئی ہے۔ اس لیے ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق اس صدی میں بھی کسی مجدد کا آنا ضروری ہے اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ چونکہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہے، اس لیے مسیح موعود بھی ہے، غلط ثابت ہوتا ہے کیونکہ مسیح موعود تو آخری مجدد ہوگا جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

اس سلسلہ میں مرزا قادیانی نے مزید لکھا:

(465) "یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 201 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1031 پر)

وہ تمام قادیانی جنہوں نے غلط فہمی سے مرزا قادیانی کو مسیح موعود مان لیا ہے، وہ آنحضرت ﷺ کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں بتائیں:

(1) آیا نئی صدی کے لیے کوئی مجدد آئے گا یا نہیں؟

(2) اگر آئے گا اور ضرور آئے گا تو مرزا قادیانی آخری مجدد نہ ہوا؟

اور جب زمانے نے ثابت کردیا کہ وہ آخری مجدد نہیں تو مسیح موعود بھی نہ ہوا۔

کیا قادیانیوں میں عقل سلیم کا حامل کوئی ایسا شخص ہے جو آنحضرت ﷺ کے اس فرمان پر غور کر کے اپنے عقیدے کی اصلاح کے لیے تیار ہو؟

(17) سترھواں سوال

خدا تعالیٰ کا الہام

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے لکھا:

(466) ''میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ پر بنا دیا ہے۔ (1) اول والد مرحوم کے اثر نے (2) دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے (3) تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 357 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1032 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ خدا تعالیٰ کا وہ الہام بتائیں جس میں مرزا قادیانی کو گورنمنٹ انگریزی کا خیر خواہ بننے کے لیے کہا گیا ہو؟

(18) اٹھارھواں سوال

کمینے آدمی کی عادت

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا:

(467) ''**واللہ قد کنت اعلم من ایّام مدیدة اننی جعلت المسیح ابن مریم وانی نازل فی منزله ولکن اخفیته نظراً الیٰ تاویله. بل ما بدلت عقیدتی و کنت علیها من المستمسکین وتوقفت فی الاظهار عشر سنین.**''

ترجمہ: خدا کی قسم! میں بہت دنوں سے جانتا تھا کہ میں مسیح ابن مریم بنایا گیا ہوں اور میں ہی مسیح کی بجائے نازل ہونے والا شخص ہوں۔ لیکن میں نے اس کو چھپائے رکھا، اس

کی تاویل کر کے، بلکہ میں نے اپنا عقیدہ بھی نہیں بدلا۔ میں اس پر مضبوطی سے قائم رہا ہوں اور میں نے اس کے ظاہر کرنے میں دس (10) سال توقف کیا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 551 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 551 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1033 پر)

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اُسے "مسیح ابن مریم" کا منصب عطا کیا۔ مگر مرزا قادیانی نے اُسے 10 سال تک چھپائے رکھا۔ اب قادیانی بتائیں کہ اللہ کے حکم کو چھپانے والا کون ہوتا ہے؟ خائن...... جھوٹا...... کمینہ...... یا مسیح موعود؟؟؟

جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(468) ترجمہ: "اخفا کرنا میرے نزدیک گناہ ہے اور کمینے آدمی کی عادت ہے۔"

(ترجمہ: الاستفتاء صفحہ 36 ملحقہ حقیقۃ الوحی ص 657 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 657 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1034 پر)

(19) انیسواں سوال

تھیٹر

آنجہانی مرزا قادیانی کا خاص مرید مفتی محمد صادق اپنی کتاب "ذکر حبیب" میں مرزا قادیانی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(469) "حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے امرتسر جانے کی خبر سے بعض اور احباب بھی مختلف شہروں سے وہاں آ گئے۔ چنانچہ کپورتھلہ سے محمد خاں صاحب اور منشی ظفر احمد صاحب بہت دنوں وہاں ٹھہرے رہے۔ گرمی کا موسم تھا۔ اور منشی صاحب اور میں ہر دو نحیف البدن اور چھوٹے قد کے آدمی ہونے کے سبب ایک ہی چارپائی پر دونوں لیٹ جاتے تھے۔ ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا، جو مکان کے قریب ہی تھا۔ اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے تاکہ معلوم ہو کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ اس کے سوا

اور کچھ نہیں فرمایا۔ منشی ظفر احمد صاحب نے خود ہی مجھ سے ذکر کیا کہ میں تو حضرت صاحب کے پاس آپ کی شکایت لے کر گیا تھا اور میرا خیال تھا کہ حضرت صاحب آپ کو بلا کر تنبیہ کریں گے مگر حضورؑ نے تو صرف یہی فرمایا کہ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔"
(ذکر حبیب صفحہ 18 از مفتی محمد صادق قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1035 پر)

تھیٹر اور سینما گھر ایک ہی برائی کے دو نام ہیں۔ سینما گھر میں پہلے سے تیار شدہ فلم دکھائی جاتی ہے جبکہ تھیٹر میں مختلف کردار سٹیج پر براہ راست اپنی پرفارمنس ادا کرتے ہیں۔ تھیٹر میں جو خرافات، فحاشی، لچرپن، بے ہودہ باتیں اور ناچ وغیرہ ہوتا ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ قدرت کی طرف سے ساری دنیا کو حکم ہے کہ وہ برائی کے پاس نہ جائے جبکہ برائی کو یہ حکم ہے کہ وہ نبی یا رسول کے پاس نہ جائے کیونکہ وہ معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا یہ اعتراف کہ ایک دفعہ وہ بھی تھیٹر دیکھنے گیا تھا، ان لوگوں کے منہ پر طمانچہ اور لمحہ فکریہ ہے جو اسے نبی، رسول، مسیح موعود، مہدی یا مجدد وغیرہ مانتے ہیں۔ قادیانی بتائیں کہ نبوت و رسالت کے دعویدار مرزا قادیانی کا تھیٹر دیکھنا ایک قبیح حرکت ہے یا نہیں؟

(20) بیسواں سوال

پانچ اور پچاس کا قادیانی فرق

مرزا قادیانی نے شروع شروع میں ایک عالم کا روپ دھارا اور اعلان کیا کہ وہ عیسائیت، ہندومت اور آریہ سماج کے عقائد کے خلاف کتاب لکھے گا جس میں ان مذکورہ مذاہب کا ابطال اور صداقت اسلام پر 300 مضبوط اور محکم عقلی دلائل ہوں گے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 38 از مرزا قادیانی) اور یہ کتاب پچاس جلدوں پر مشتمل ہوگی جس کے تقریباً 4800 صفحات ہوں گے۔ (برکات الدعا صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 41 از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ تمام مسلمان مخیّر حضرات اس کی طباعت وغیرہ کے لیے پیشگی رقوم ارسال کریں۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ اس کتاب کی فی جلد پر 25 روپے خرچ آیا ہے لیکن مسلمانوں میں یہ کتاب پھیلانے کے لیے اس کی رعایتی قیمت صرف 5 روپے رکھی ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ اوّل صفحہ 2 از مرزا قادیانی) بعدازاں اس نے فی جلد 5 روپے کے بجائے 10 روپے رکھ دی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 19، طبع جدید از مرزا قادیانی) یاد رہے

کہ ان دنوں ایک روپے کا سولہ کلو گوشت ملتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 182 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) آج کل گوشت کی قیمت 400 روپے ہے۔ اس طرح اس دور کے 10 روپے آج کے 64,000 روپے کے برابر ہیں۔ مرزا قادیانی کے مسلسل اور بھرپور پروپیگنڈے کے نتیجہ میں مخیّر حضرات جن میں نواب شاہ جہاں بیگم والی ریاست بھوپال اور خلیفہ سیّد محمد حسن خاں بہادر وزیراعظم و دستور معظم ریاست پٹیالہ وغیرہ شامل ہیں، نے اس دور میں اسلام کی خاطر ہزاروں روپے کی اعانت کی جس کی موجودہ قیمت کروڑوں روپے میں بنتی ہے۔

مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق لوگوں نے پچاس جلدوں کی اشاعت کی رقم پیشگی بھجوادی۔ مرزا قادیانی نے ''براہین احمدیہ'' کے نام سے اس کتاب کو لکھا۔ 5 جلدیں (1101 صفحات) مکمل ہونے پر اعلان کر دیا کہ چونکہ 5 اور 50 میں صرف صفر کا فرق ہے، اس لیے پانچویں جلد کے ساتھ ہی ان کا پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ پورا ہو گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے مرزا قادیانی کی مضحکہ خیز دلیل!

(470) ''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے، اس لیے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم دیباچہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 9 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1036 پر)

عجیب بات ہے کہ:

1- جس کتاب میں حقیقت اسلام ثابت کرنے کے لیے 300 دلائل ہونا تھے، اس میں صرف ایک ہی دلیل بیان ہوئی، اور وہ بھی نامکمل (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 111، 112 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

2- پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا گیا تھا مگر صرف 5 جلدیں تحریر کیں۔

3- 4800 صفحات لکھنے کا وعدہ کیا گیا تھا مگر صرف 1101 صفحات تحریر کیے۔

4- بعض قادیانی اس فراڈ کی توجیہہ اس طرح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی

کریم ﷺ سے فرمایا تھا کہ میں آپ کی امت کو 5 نمازوں کا ثواب 50 نمازوں کے برابر دوں گا۔ لہٰذا یہ اللہ کی سنت ہے۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے 5 کے بدلے 50 کا ثواب دینے کا وعدہ کیا لیکن مرزا قادیانی نے 50 جلدوں کی جگہ 5 دیں۔ اگر 5 جلدوں کی قیمت لے کر 50 جلدیں دی ہوتیں تو بات بھی بنتی یہاں تو اس نے صریح دھوکا کیا ہے۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ باقی جلدوں کی اشاعت خدا تعالیٰ کے حکم سے رُک گئی۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 111، 112 از مرزا قادیانی) سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ حکم لوگوں سے مال بٹورنے سے پہلے آنا چاہیے تھا، بعد میں کیوں آیا؟

قادیانی بتائیں کیا یہ فراڈ نہیں ہے؟ کیا یہ کاروبار اخلاقیات کے عین مطابق ہے؟ اگر یہ نوسربازی نہیں ہے تو کیا وہ یہ پسند کریں گے کہ وہ کسی کو 50 روپے دیں اور انھیں واپسی صرف 5 روپے کی ہو؟ اور جواباً کہا جائے کہ 5 اور 50 میں کوئی فرق نہیں۔

(21) اکیسواں سوال

نماز میں فارسی نظم

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب سیرت المہدی میں لکھتا ہے:

(471) ''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی۔ حضور (مرزا قادیانی) بھی اس نماز میں شامل تھے۔ تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور کی ایک فارسی نظم پڑھی، جس کا یہ مصرعہ ہے:

''اے خدا اے چارۂ آزار ما''

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی نظم نہایت اعلیٰ درجہ کی مناجات ہے جو روحانیت سے پُر ہے۔''

(سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 138 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1037 پر)

نماز اسلام کی اہم ترین عبادت ہے۔ اس میں پڑھی جانے والی دعائیں وغیرہ قرآن وسنت سے ثابت شدہ ہیں اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ قادیانی اپنی نمازوں میں مرزا قادیانی کی نظمیں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔

قادیانی بتائیں کہ کیا نمازوں میں فارسی نظمیں پڑھنا قرآن وسنت سے ثابت ہے اور کیا اس سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں؟؟

(22) بائیسواں سوال

بلاعنوان

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنی ذات کے متعلق ایک شعر ہے۔

(472) "کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار"

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ 97، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 127، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1038 پر)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ وہ خاک کا کیڑا مکوڑا ہے۔ وہ کسی انسان کی اولاد نہیں بلکہ وہ آدمی کی باعث شرم اور نفرت والی جگہ ہے۔ انسان کی جائے نفرت دو تین قسم کی ہوتی ہیں، نجانے مرزا قادیانی کس کی طرف اشارہ کر رہا ہے؟؟؟ ہمیں تو اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ اس شعر میں مرزا قادیانی نے اپنے عجز وانکسار کا اظہار کیا ہے۔ بھلا یہ کہاں کا عجز وانکسار ہے کہ ایک شخص اپنے انسان ہونے سے ہی انکار کر دے اور انسان کی قابل نفرت جگہ ہونے کا اقرار کرے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا وہ اپنے مکانوں، دکانوں اور عبادت گاہوں پر یہ شعر جلی حروف میں لکھوا سکتے ہیں تاکہ ان کا عجز وانکسار بلکہ ان کا باطنی تذلل دوسروں پر واضح ہو جائے؟

(23) تیئیسواں سوال

مسیح موعود اور اس کی توہین

(473) "لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں

لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علما کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لیے فتوے دیے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔"

(اربعین صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 404 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1039 پر)

قرآن وحدیث میں ایسا کوئی ذکر نہیں۔ یہ خالص جھوٹ ہے۔ ہے کوئی قادیانی جو ہمیں یہ بتا سکے کہ یہ پیشگوئیاں قرآن کریم کے کون سے پارہ، کون سی سورت اور کون سے رکوع میں لکھی ہیں یا حدیث کی کون سی کتاب کے کون سے باب میں درج ہیں؟؟

(24) چوبیسواں سوال

اِدھر اُدھر

(474) "بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے، باہر لے گیا اور اِدھر اُدھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے (بے شرمی کا کام نہ کرتے!) اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں، اس لیے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔" ....

.........."والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے ہماری (" خدمت خاص" کی) وجہ سے ہی اسے قید سے بچا لیا ورنہ خواہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا، ہمارے مخالف یہی کہتے کہ ان کا ایک چچازاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔"

(سیرت المہدی، جلد اوّل صفحہ 43، 44 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1040، 1041 پر)

یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ مرزا قادیانی کا چچازاد بھائی امام الدین نہ صرف بے دین اور دہریہ طبع بلکہ بھنگی چرسی تھا۔ مرزا قادیانی اِدھر اُدھر اس کے ساتھ پھرتا رہا تو اس سفر کی روشنی میں مرزا قادیانی کا کردار بھی واضح ہو گیا ہے۔

کند ہم جنس باہم جنس پرواز...... کبوتر با کبوتر باز با باز

اس وقت مرزا قادیانی کی عمر 24، 25 سال تھی۔ پنشن کی رقم معمولی رقم نہ تھی بلکہ 700 روپے تھی۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 131) ان دنوں ایک آنہ کا ایک کلو گوشت ملتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 182) آج کل گوشت 400 روپے کلو ہے۔ گویا اس دور کا ایک روپیہ (6400=16×400) آج کے 6 ہزار 4 سو روپے کے برابر ہے۔ سات سو روپے پنشن آج کل کی 44 لاکھ 40 ہزار روپے کی خطیر رقم بنتی ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر اور پنشن کی رقم ذہن میں رکھ کر بتائیں:

1- اتنی خطیر رقم کہاں خرچ ہوئی؟

2- اِدھر اُدھر پھرانے کا کیا مطلب ہے؟

3- مرزا قادیانی نے کون سا بے شرمی کا کام کیا تھا کہ شرمندگی کا مارا گھر واپس نہ آیا؟

4- کیا اتنی بھاری رقم صرف کھانے پینے میں صرف ہو سکتی ہے؟

(25) پچیسواں سوال

ٹیچی ٹیچی

(475) "5 مارچ 1905ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا، میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ (بلی کو خواب چھیچھڑوں کے) میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا، نام کچھ نہیں، میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہو گا۔ اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 332، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1042 پر)

مرزا قادیانی کے فرشتے کا نام ٹیچی ٹیچی ہے۔ جب قادیانیوں سے اس کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ ''ٹچ'' سے بنا ہے جس کا مطلب تیز رفتار ہے۔ یہ فرشتہ ٹچ کر کے مرزا قادیانی کا پیغام اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتا ہے اور ٹچ کر کے واپس آتا ہے۔ اب اگر کوئی مسلمان کسی قادیانی کو ازراہ مذاق ''ٹیچی ٹیچی'' کہتا ہے تو وہ غصہ سے آگ بگولا ہوجاتا ہے۔ کئی قادیانی اساتذہ نے طلبہ کی طرف سے بلیک بورڈ پر ''ٹیچی ٹیچی'' لکھنے یا کورس کے انداز میں باآواز بلند ٹیچی ٹیچی کہنے پر اپنے تبادلے کروا لیے ہیں۔ (آزمائش شرط ہے!) جس کی وجہ بظاہر ہمیں نظر نہیں آتی۔ حالانکہ انہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ مسلمان ان کے فرشتے کا نام لے رہے ہیں۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتے کبھی جھوٹ نہیں بولتے جبکہ مرزا قادیانی کا فرشتہ ٹیچی ٹیچی جھوٹ بولتا ہے۔ پہلے اس نے کہا کہ میرا نام کچھ نہیں پھر کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے۔

قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا وہ مرزا قادیانی کے فرشتے ٹیچی پر ایمان رکھتے ہیں؟ اگر وہ ایمان رکھتے ہیں تو پھر مسلمانوں کے ٹیچی ٹیچی کہنے پر وہ کیوں چڑتے ہیں؟؟

سچ کہا ہے کسی نے: جیسی روح ویسے فرشتے!

(26) چھبیسواں سوال

اسلام میں نیچی قومیں

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(476) ''ایک وہ جو دوسروں کی اصلاح کے لیے مامور نہیں ہوتے بلکہ ان کا کاروبار اپنے نفس تک ہی محدود ہوتا ہے اور ان کا کام صرف یہی ہوتا ہے کہ وہ ہر دم اپنے نفس کو ہی زہد اور تقویٰ اور اخلاص کا صیقل دیتے رہتے ہیں اور حتی الوسع خدا تعالیٰ کی ادق سے ادق رضامندی کی راہوں پر چلتے اور اُس کے باریک وصایا کے پابند رہتے ہیں اور ان کے لیے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ کسی ایسے عالی خاندان اور عالی قوم میں سے ہوں جو علو نسب اور شرافت اور نجابت اور امارت اور ریاست کا خاندان ہو بلکہ حسب آیۃ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم صرف ان کی تقویٰ دیکھی جاتی ہے گو وہ دراصل چوہڑوں میں سے ہوں یا چماروں میں سے۔

یا مثلاً کوئی ان میں سے ذات کا کنجر ہو جس نے اپنے پیشہ سے توبہ کر لی ہو یا ان قوموں میں سے ہو جو اسلام میں دوسری قوموں کے خادم اور نیچ قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ جیسے حجام، موچی، تیلی، ڈوم، میراسی، سقے، قصائی، جولاہے، کنجری، تنبولی، دھوبی، مچھوے، بھڑبھونجے، نانبائی وغیرہ یا مثلاً ایسا شخص ہو کہ اس کی ولادت میں ہی شک ہو کہ آیا حلال کا ہے یا حرام کا؟ یہ تمام لوگ توبہ نصوح سے اولیاء اللہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 149 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 277 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1043 پر)

اسلام اخوت اور مساوات کا دین ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔ آنجہانی مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ اسلام میں بعض قومیں نیچ سمجھی جاتی ہیں جو قطعاً جھوٹ اور بہتان ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ قرآن وحدیث میں کہاں لکھا ہے کہ اسلام میں بعض قومیں نیچ سمجھی جاتی ہیں؟؟

(27) ستائیسواں سوال

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور صلیب

(477) "حضرت مسیح علیہ السلام وہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لیے صلیب پر چڑھے۔ گو خدا کے رحم نے ان کو بچالیا اور مرہم عیسیٰ نے ان کے زخموں کو اچھا کر کے آخر کشمیر جنت نظیر میں ان کو پہنچا دیا۔ سو انھوں نے سچائی کے لیے صلیب سے پیار کیا اور اس طرح اُس پر چڑھ گئے جیسا کہ ایک بہادر سوار خوش عنان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ سو ایسا ہی میں بھی مخلوق کی بھلائی کے لیے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 370، 371 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 498، 499 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1045,1044 پر)

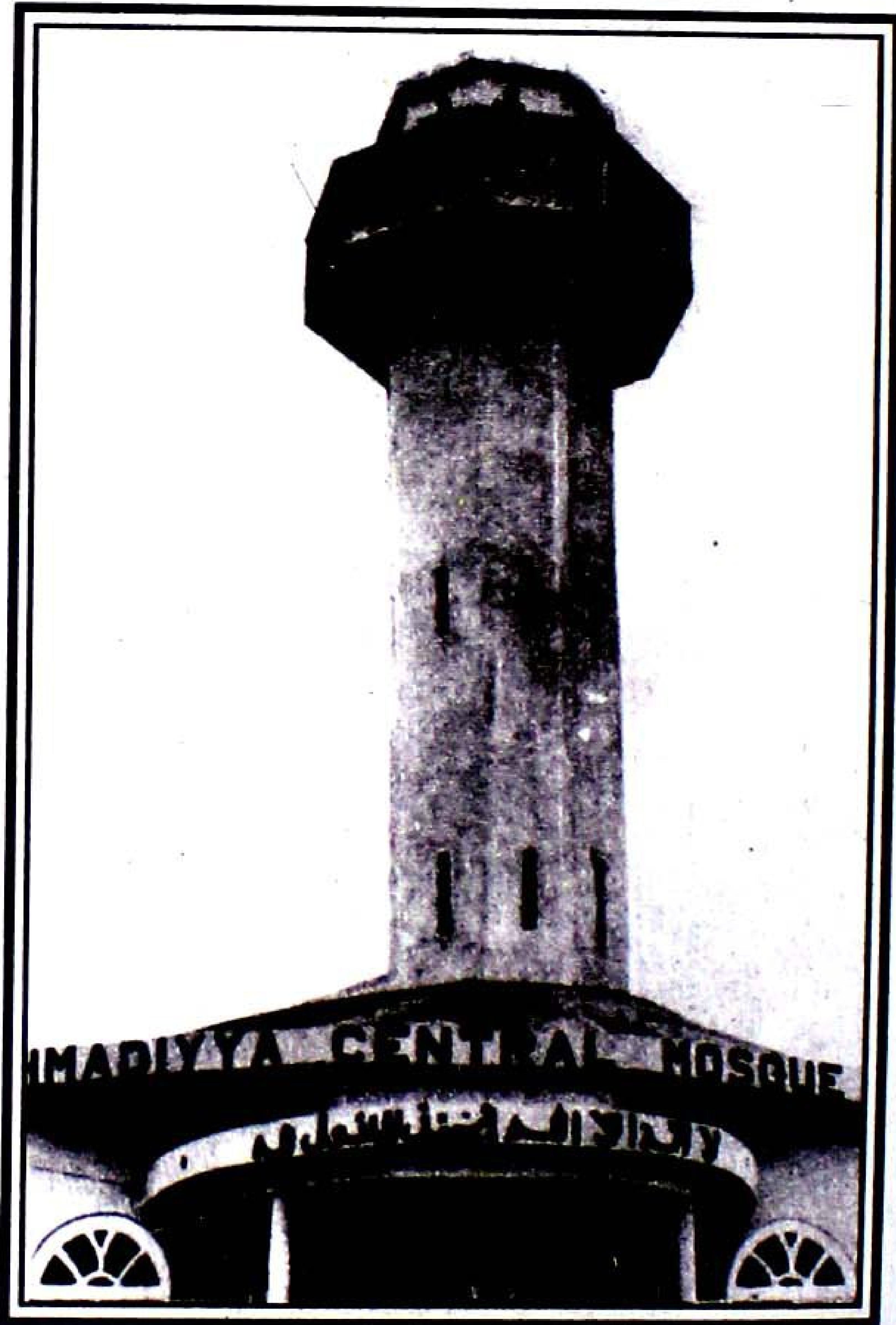
یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھے جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وما قتلوه وما صلبوه (النساء:157)
یعنی نہ انھیں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) قتل کیا گیا اور نہ انھیں صلیب دیا گیا۔
اس کے برعکس آنجہانی مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھے۔قادیانی بتائیں کہ کیا مرزا قادیانی کا مذکورہ بالا عقیدہ قرآن مجید کے خلاف ہے یا نہیں؟؟

(28) اٹھائیسواں سوال

قادیانی کلمہ کی حقیقت

یہ تصویر نائیجیریا (افریقہ) میں قادیانیوں کی بڑی عبادت گاہ ''احمدیہ سنٹرل ماسک'' کی ہے، جو قادیانی جماعت کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد کے دورۂ افریقہ پر تصویری کتاب



"AFRICA SPEAKS" سے لی گئی ہے۔ قادیانیوں کی اس عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لا اله الا الله محمد رسول الله کی بجائے لا اله الا الله احمد رسول الله لکھا ہوا ہے، جس کا ترجمہ ہے "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، احمد (مرزا غلام احمد قادیانی) اللہ کے رسول ہیں۔" قادیانی کلمہ کی مزید وضاحت مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ہو جاتی ہے۔

احمد سے مراد مرزا قادیانی

(478) "اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمدؐ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رُو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمدؐ بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، بھیجا گیا۔" (ازالہ اوہام صفحہ 673 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 463 از مرزا قادیانی)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمدؐ و احمدؐ کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔"
(انوارِ خلافت صفحہ 37 مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1046 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا انہوں نے کلمہ طیبہ تبدیل کر لیا ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو بتائیں کہ وہ اپنی دوسری عبادت گاہوں پر ایسا کلمہ تحریر کیوں نہیں کرتے؟ اور اگر جواب نہیں میں ہے تو بتائیں کہ انہوں نے افریقہ کی عبادت گاہ پر ایسا کلمہ تحریر کیوں کیا؟

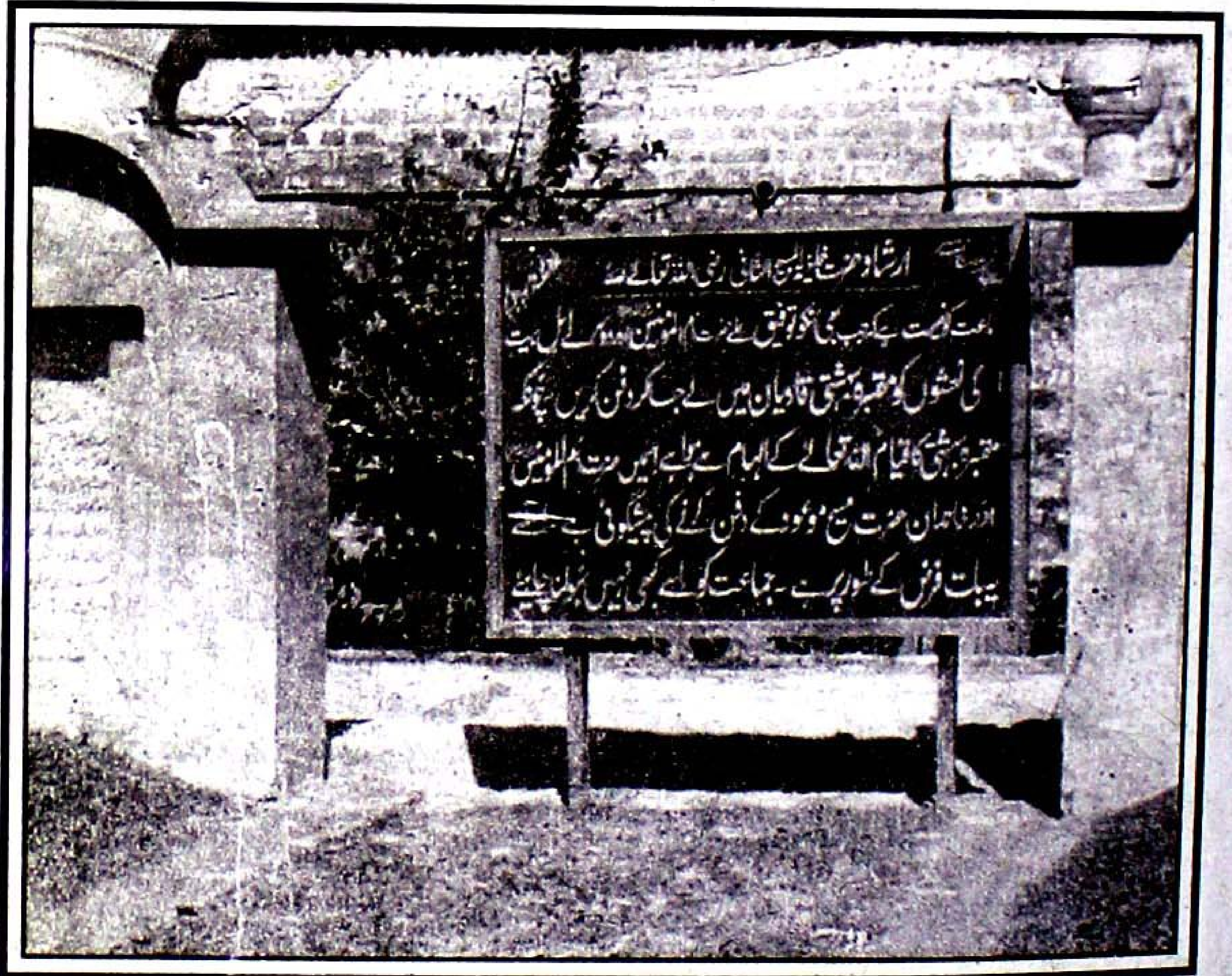
(29) انتیسواں سوال

اکھنڈ بھارت

یہ تصویر پاکستان میں قادیانیوں کے مرکز ربوہ ضلع جھنگ کے قادیانی قبرستان میں نصرت جہاں بیگم (مرزا قادیانی کی بیوی) اور مرزا بشیر الدین محمود کی بیوی کی قبروں کی ہے جن پر مرزا بشیر الدین محمود کے حسب ذیل فرمودات کا بورڈ آویزاں ہے۔

''ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ''

□ ''جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے، حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) اور دوسرے اہل بیت (مرزا قادیانی کے گھر والے) کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان میں لے کر جا کر دفن کریں، چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے، اس میں حضرت ام المومنین اور خاندانِ حضرت مسیح موعود کے دفن کرنے کی پیشگوئی ہے، اس لیے یہ بات فرض کے طور پر ہے، جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔''



ایک اور موقع پر مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا:

(479) ''ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے، اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لیے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک سٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تا ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ کام بہت مشکل ہے۔ مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تا احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے چنانچہ اس رویا میں اسی طرف اشارہ ہے، ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو، اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔''

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 5 اپریل 1947ء صفحہ 3)
(عکس صفحہ نمبر 1050,1049 پر)

(480) ''میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے، لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے، بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا بھی مشورہ دیتے ہیں لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اسی وقت جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لیے کوشش نہیں کرے گا۔ اس طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے، اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔''

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 16 مئی 1947ء صفحہ 2)
(عکس صفحہ نمبر 1048,1047 پر)

یہ ایک حقیقت ہے کہ قادیانی آزادی سے پہلے پاکستان کے کھلے دشمن تھے اور

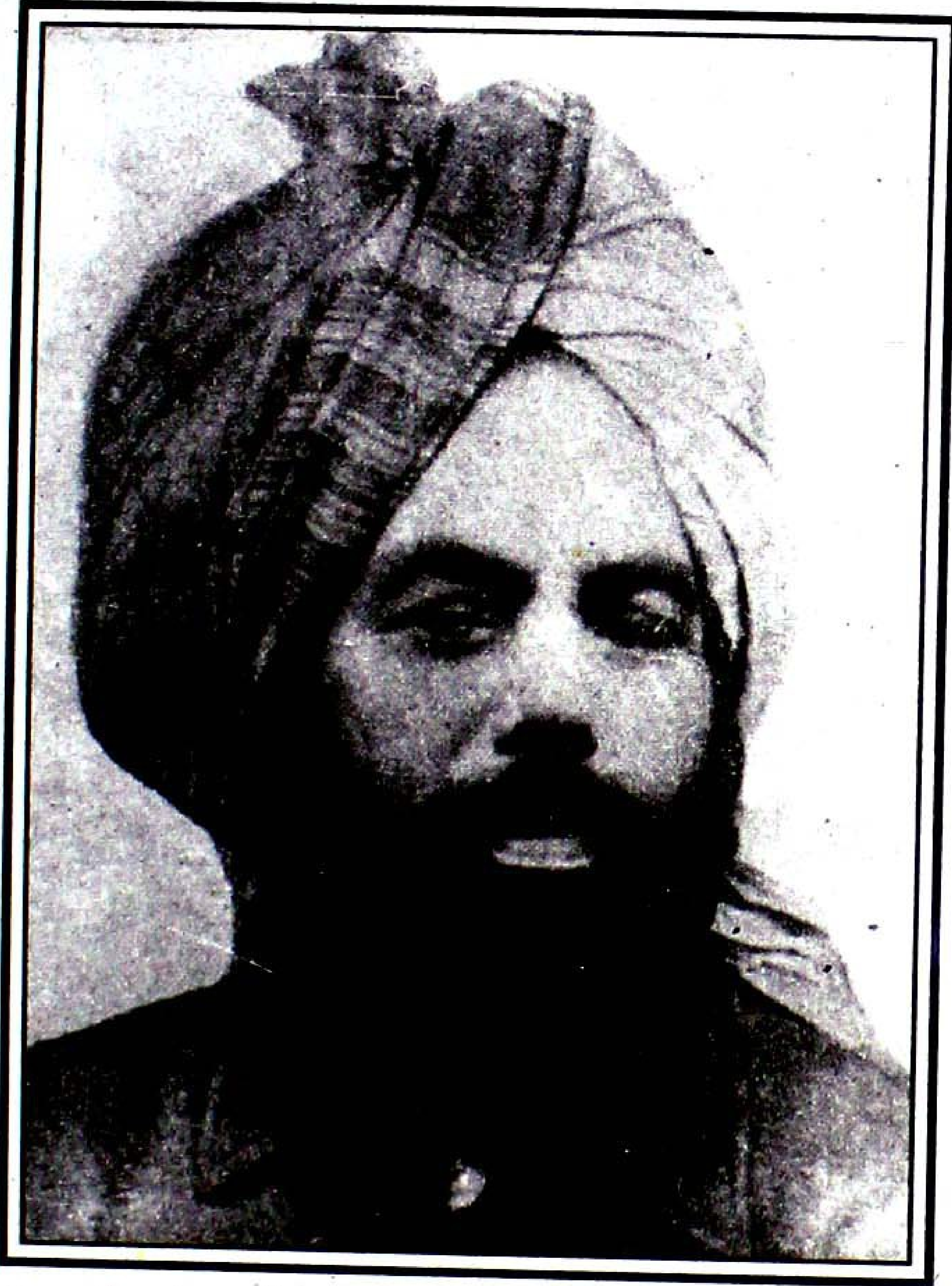
پاکستان بننے کے بعد بھی وہ اس کو نقصان پہنچانے سے باز نہیں آتے۔ مذکورہ بالا اقتباسات پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی بھیانک سازشوں کے بین ثبوت ہیں۔ اس سے بڑی غداری اور بغاوت اور کیا ہو سکتی ہے۔ انھیں پڑھنے کے بعد ہر محب وطن پاکستانی کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ ہر قادیانی سب سے پہلے اپنی جماعت اور خلیفہ کا وفادار ہے، بعد میں کسی اور کا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے خلیفہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پاکستان کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا کر اپنا فرض پورا کر رہے ہیں تاکہ یہ جلد ختم ہو کر اکھنڈ بھارت بن جائے یوں ان کے خلیفہ کا خواب پورا ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ ہے پاک فوج کو قادیانیوں سے پاک کیا جائے کیونکہ وہ جہاد کے منکر ہیں جبکہ جہاد ہماری فوج کا موٹو ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بھارت کے خلاف جنگ میں پاک فوج میں شامل قادیانی کیا کردار ادا کریں گے؟ اپنے کمانڈر کا حکم مانیں گے یا اپنے خلیفہ کا؟ قادیانی بتائیں کہ کیا مذکورہ بالا اقتباسات پاکستان سے غداری ہے یا حب الوطنی؟؟

(30) تیسواں سوال

مرزا قادیانی کی تصویر

یہ مرزا قادیانی کی تصویر ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی اور رسول ہے، تمام انبیا کرام کا مجموعہ ہے، بلکہ خود محمد رسول اللہ ہے (نعوذ باللہ)! اللہ کا نبی اپنے دور میں تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت اور

حسین وجمیل ہوتا ہے۔ وہ اپنے حسن کی زکوۃ تقسیم کرے تو پوری کائنات صاحب حیثیت ہو جائے۔



قادیانی بتائیں کہ کیا نبی اس شکل کے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خود مبعوث کیا ہو اوراُن کی موت بیت الخلا میں ہوئی ہو۔ (نعوذ باللہ)!۔ ہمیں تو یہ رنجیت سنگھ کی تصویر لگتی ہے؟؟ (مہاراجا رنجیت سنگھ سے معذرت کے ساتھ)!



ثبوت حاضر ہیں!

عکسی شہادتیں

مجھے ضرور پڑھیے!!!

مناظرہ کی کتاب

(481) ''اس پراگندہ وقت میں وہی مناظرہ کی کتاب روحانی جمعیت بخش سکتی ہے کہ جو بذریعہ تحقیق عمیق کے اصل ماہیت کے باریک دقیقہ کی تہہ کو کھولتی ہو اور اس حقیقت کے اصل قرارگاہ تک پہنچاتی ہو کہ جس کے جاننے پر دلوں کی تشفی موقوف ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 56 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1051 پر)

زبانی تبلیغ نہیں بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیے

(482) ''وہ لوگ جو اشاعت اور تبلیغ کے واسطے باہر جاویں۔ وہ ایسے نہ ہوں کہ اُلٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اُور کا اُور ہی بناتے رہیں اور بات تو کچھ اُور ہو سمجھانے کچھ اور لگ جاویں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعویٰ سے آگاہ کریں اور خود ہماری کتابوں کو کبھی پڑھا بھی نہ ہو۔ اس طرح سے ہی تحریف ہوا کرتی ہے۔ ایسے وقتوں میں صرف زبانی فیصلہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 328 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1052 پر)

غور و فکر کرنے کی نصیحت

(483) ''اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سُنتا، اس وقت تک پُرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کے لیے

تیار ہو جائے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 355 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1053 پر)

مسخ شدہ لوگوں کی علامت

(484) ''یہودی لوگ جو مورد لعنت ہو کر بندر اور سور ہو گئے تھے۔ ان کی نسبت بھی تو بعض تفسیروں میں یہی لکھا ہے کہ بظاہر وہ انسان ہی تھے لیکن ان کی باطنی حالت بندروں اور سوروں کی طرح ہو گئی تھی اور حق کے قبول کرنے کی توفیق بکلی اُن سے سلب ہو گئی تھی اور مسخ شدہ لوگوں کی یہی تو علامت ہے کہ اگر حق کھل بھی جائے تو اس کو قبول نہیں کر سکتے۔''

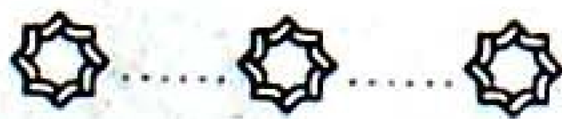
(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 325، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 1054 پر)

تعصب

(485) ''تعصب ایک ایسی بلا ہے جو غور کرنے نہیں دیتا''

(چشمہ معرفت ص 68 مندرجہ روحانی خزائن ج 23 ص 436، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1055 پر)

وہ شرم ہے، کہ ان کو ہے آئینے سے نفرت
خود دیکھنا اپنا بھی گوارا نہیں کرتے



سنن الدارقطني

تأليف

شيخ الإسلام حافظ عصره. الفذ في علم الحديث ومعرفة علله ورجاله

الإمام الكبير علي بن عمر الدارقطني

المولود سنة ٣٠٦ والمتوفى سنة ٣٨٥ هجرية

وبذيله

التعليق المغني على الدارقطني

تأليف

المحدث العلامة

أبي الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادي

الجزء الأول

عالم الكتب

بيروت

الطبعة الرابعة
١٤٠٦هـ - ١٩٨٦م



بيروت - المزرعة بناية الإيمان - الطابق الأول - ص.ب. ٨٧٢٣
تلفون: ٣٠٦١٦٦ - ٣١٥١٤٢ - ٣١٣٨٥٩ - برقياً: نابعلبكي - تلكس: ٢٣٣٩٠

تذکرہ

مجموعہ

الہامات، کشوف و رؤیا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

مکتوباتِ احمد

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے

خطوط اور مکاتیب

جلد اوّل

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

جلد دوم

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود
بانی جماعت احمدیہ

جلد سوم

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

آغاز مئی سنہ ۱۹۰۴ء تا اواخر سنہ ۱۹۰۵ء

جلد چہارم

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

جنوری ۱۹۰۶ء تا مئی ۱۹۰۸ء

جلد پنجم

مجموعہ

اشتہارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد اوّل

مجموعہ

اشتہارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد دوم



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون

الحمد للہ



حصہ اول

مرتبہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ

حسب فرمائش

مولانا المکرم معظم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس مدرسہ احمدیہ - قادیان

محمد فخر الدین احمدی (ملتانی) مہتمم احمدیہ کتاب گھر قادیان کو شائع کرنیکا فخر حاصل

۱۹۳۵ء

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

سیرۃ المہدی

(حصہ دوم)

تالیف لطیف حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جسے

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان دارالامان

نے

ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء میں شائع کیا

[illegible] پریس [illegible] میں باہتمام [illegible] کے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیرت المہدی

حصہ سوم

(مرتبہ فرمودہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جسے

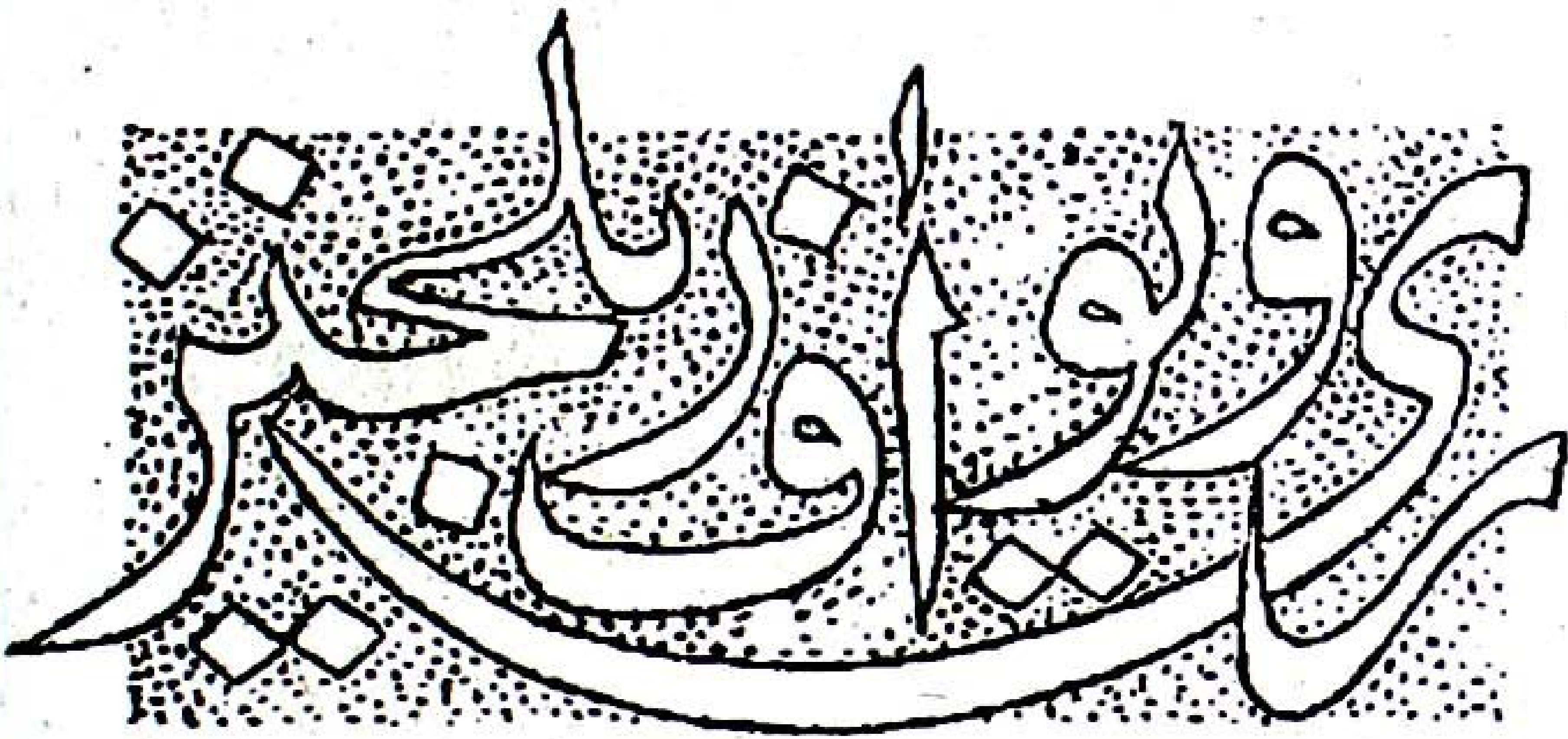
خاکسار

محمد اسمٰعیل مولوی فاضل و منشی فاضل نے قادیان دارالامان سے

شائع کیا

ایڈیشن اول صفر ۱۳۵۸ھ اپریل ۱۹۳۹ء

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ✤ لو تمھیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے



یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۴ بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۱۵ء نمبر ۳ و ۴

مطابق جمادی الاول و جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ

چندہ سالانہ [illegible]

محصول ڈاک علاوہ [illegible]

فہرست مضامین

ٹائیٹل پیج بار اوّل

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

بفضلہ تعالےٰ

یہ رسائل اربعہ جن کے نام بہ تفصیل ذیل ہیں

انجام آتھم

خدائی فیصلہ ۔ دعوت قوم

مکتوب عربی بنام علماء

مطبع ضیاء الاسلام میں طبع ہو کر عام فائدہ
کے لئے شائع کئے گئے

بمقام قادیان

قیمت فی جلد عہ

ٹائٹل طبع اوّل

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

کہ یہ رسالہ جس کا نام ہے

ضرورۃ الامام

صرف ڈیڑھ دن میں طیار ہو کر

مطبع

ضیاء الاسلام قادیان میں

قیمت ۲؍ محصول علاوہ جلد ۔۔ ۔

باہتمام حکیم فضل الدین صاحب بھیروی مالک و مہتمم مطبع کے چھپ کر

لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ؕ

قرآن شریف الجزو پنجم

یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ کافر مومنوں کو ملزم کرنے کے لئے راہ پاسکیں۔

کتاب لاجواب

شحنۂ حق

جس کا دوسرا نام یہ ہے

آریوں کی کسی قدر خدمت

اور

ان کے ویدوں اور نکتہ چینیوں کی کچھ ماہیّت

یہ رسالہ جو تالیفات مرزا غلام احمد صاحب مؤلف براہین احمدیہ میں سے ہے اُس پُر افترا رسالہ کا جواب ہے جو چند قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے بامداد و اعانت لیکھرام پشاوری چشمہ نور امرتسر میں چھپا تھا سو عام فائدہ کے لئے مرزا صاحب موصوف کی طرف سے

مطبع ریاض ہند امرتسر میں باہتمام شیخ نور احمد مالک مطبع طبع ہو کر شائع ہوا

ٹائیٹل طبع اوّل

هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ
یہ وہی ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے

میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اور اُنکے شاگرد بٹالوی کو جو مؤلف رسالہ ہذا صاحب کتاب
ازالۂ اوہام و توضیح مرام کو کافر اور دجال اور کذاب اور ملحد اور بے ایمان اور ملعون
اور دُور از رحمتِ رحمٰن ٹھہراتے ہیں اور ایسا ہی انکے تمام ہم خیال۔
مولویوں، صوفیوں، پیرزادوں، فقیروں، سجادہ نشینوں کو
آسمانی فیصلہ کیطرف دعوت اور نیز اُن کے
گزشتہ مباحثات کی کیفیت
والحمد للہ والمنۃ
کہ یہ رسالہ موسومہ بہ

آسمانی فیصلہ

مطبع ریاض ہند امرتسر میں چھپا
ایکہزار جلد فی سبیل اللہ تقسیم کیگئی ہے

ٹائیٹل طبع اول حصہ اول

جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

بفضلِ عظیم حضرت ہادی عالم و عالمیان و رحمت عمیم رہنمائے گمگشتگان کتاب لاجواب موسوم بہ

براہینِ احمدیہ

ملقب بہ

البراہین الاحمدیہ علی حقیت کتاب اللہ القرآن و النبوۃ المحمدیہ

جس کو فخر اہل اسلام پنجاب جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب دام اقبالہم نے کمال تحقیق اور تدقیق سے تالیف کر کے منکرین اسلام پر حجت اسلام پوری کرنے کیلئے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ شائع کیا

امرتسر پنجاب

سفیر ہند پریس میں در سنہ ۱۸۸۰ء طبع ہوئی

امیر علی دولہ پرنٹر

طبع بار اول

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ

جو شخص مظلوم ہو کے بدلہ لے اس پر کوئی الزام نہیں

ست بچن

آریہ دھرم

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں حکیم فضل دین مالک مطبع

کی اہتمام سے چھپے

ٹائیٹل طبع اول

ھٰذا الکتاب الّفتہ من تائید ربّی المنّان

وواللہ انّہٗ من قوۃ ربّی لا من قوۃ الانسان

وانہ لآیۃ عظیمۃ لمن تفکر وخاف الدّیان۔

وانی سمیتہٗ

مواھب الرحمٰن

وانا عبد اللہ الاحد غلام احمد عافاہ اللہ

وایّد وجعل قریتی ھٰذہٖ قادیان

دار الاسلام ومھبط الملئکۃ

الکرام

(آمین)

قد طبع فی مطبع ضیاء الاسلام قادیان باھتمام
الحکیم فضل الدین البھیروی لاربعۃ عشر خلون
من شوال سنۃ ۱۳۲۰ھ مطابقًا لاربعۃ عشر خلون من
شھر جنوری سنۃ ۱۹۰۳ء

التعداد ۲۰۰۰

نقل ٹائیٹل بار اول

حصہ اول

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

اِزالۂ اوہام

فِیهِ بَأسٌ شَدِیدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

الحمد والمنت کہ بماہ مبارک ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ کتاب
جامع معارف قرآنی و شارح اسرار کلام ربانی از
تالیفات مرسل یزدانی و مامور رحمانی
جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

مطبع ریاض ہند امرتسر باہتمام و سعی شیخ نور احمد مالک مطبع طبع گردید

تعداد جلد ۷۰۰ قیمت فی جلد عہ

ٹائٹل پیج بار اول

اصنع الفلک باعیننا و وحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم

رسالہ آسمانی ٹیکا جو طاعون کے بارے میں اپنی جماعت کیلئے تیار کیا گیا

کشتی نوح

اور دوسرا نام

دعوت الایمان

اور تیسرا نام

تقویۃ الایمان

ارکبوا فیھا بسم اللہ مجرٖیھا و مرسٰھا لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم

۵ر اکتوبر ۱۹۰۲ء

قادیان میں حکیم فضل دین صاحب بھیروی کے اہتمام سے مطبع ضیاء الاسلام میں چھپ کر شائع ہوا

تعداد جلد ۵۰۰



ٹائیٹل بار اوّل

الحمد للہ و المنّہ

کہ تمام مخالفوں پر الٰہی حجّت پوری کرنے کیلئے

یہ رسالہ

جس کا نام ہے

اربعین

لاتمام الحجّۃ علی المخالفین

بمقام قادیان مطبع ضیاء الاسلام میں باہتمام حکیم فضلدین صاحب
مالک مطبع چھپکر
شائع ہوا

جلد ۰۰ ۷ قیمت ۵ ر

۱۵- دسمبر ۱۹۰۰ء

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

آنانکہ بر دعاوئ ما حملہ ہا کنند | دز راہ جہل عربدہ ہا برملا کنند
گر یک نظر کنند دریں نسخۂ کتاب | ہست ایں یقیں کہ ترک ہمہ ادعا کنند
باور نمی کنم کہ نیایند عذر خواہ | ویں امر دیگر است کہ ترکِ حیا کنند

براہین احمدیہ

حصہ پنجم (۵)

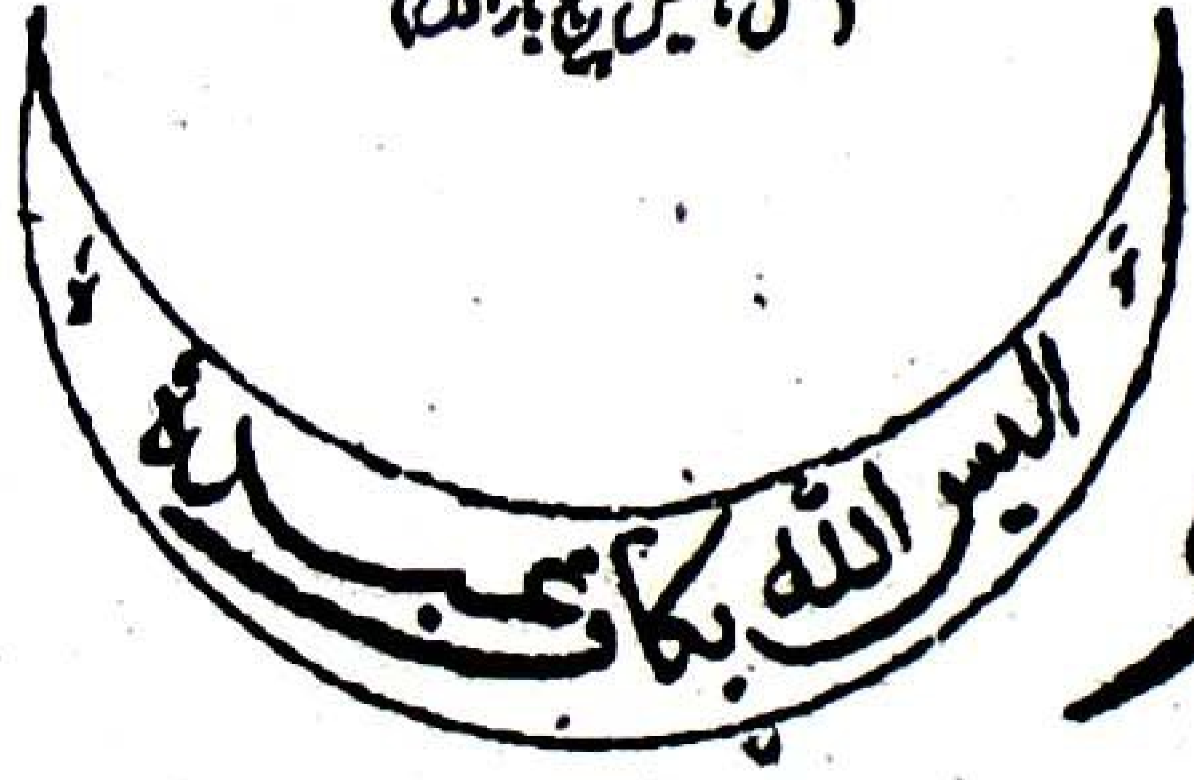
ملقب

بالبراھین الاحمدیۃ علی حقیقۃ کتاب اللّٰہ القرآن والنبوۃ المحمدیۃ

مؤلفہ

حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

(نقل ٹائیٹل پیج بار اول)



نجم الہدیٰ

در مطبع ضیاء الاسلام قادیان باہتمام حکیم فضل الدین صاحب طبع شد

تعداد ۱۴۰

ٹائٹل پیج بار اول

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

انوار الاسلام

[illegible]

تعداد اشاعت (۳۰۰۰)

ٹائیٹل طبع اول

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

خدائے تعالیٰ کے بے انتہا احسانوں میں سے یہ بھی ایک عظیم الشان فضل و احسان ہے۔
کہ کتاب مستطاب منبع ایقان و عرفان مسمّٰی بہ

صادقم و از طرف مولیٰ با نشانہا آمدم | صد در علم و ہدیٰ بر روئے من بکشادہ اند

نزول المسیح

فی آخر الزمان

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین | این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

خود مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے نکلی ہوئی جس کا نزول جمالی اور جلالی رنگوں میں حضرت ختم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق (جو آخری زمانہ کے متعلق تھیں) اسوقت کے اولوا الالباب و اولوا الابصار نے برأی العین مشاہدہ کیا

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر کمترین مہدی حسین مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر نگرانی شائع ہوئی۔ ٹائیٹل پیج مطبع میگزین قادیان میں چھپ کر طیار ہوا۔

بار اول تعداد اشاعت ۲۹۰۰

ماہ اگست ۱۹۰۹ء | شعبان المعظم ۱۳۲۷ھ

قیمت [illegible]

٭ ماشل نمبر ۱۲ بار اول

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ

الحمد لله الموفق انى كتبت هذه الرسالة والصحيفة الجمالة لعلاج مرض المتنصرين الذى امتد مَن اده وعرقتهم مُدداه واكلتهم نار انكار الفرقان. والعدول عن كتاب الله القرآن. واردنا ان ننجيهم من مخلب الحمام. ونريهم سوء داءهم ونهديهم الى دواء السقام. فالفنا هذا الكتاب مع انعام كثير لمن اجاب. وهو خمسة الاف من الدراهم لكل من اتى بمثله ؛ ارى العجائب. وهو بفضل الله حسن وطيب والطف وادق. وسميته الحصة الاولىٰ من

نور الحق

"عسى ربكم ان يرحمكم
وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم
للكافرين حصيرا ان هذا القران
يهدى للتى هى اقوم ويبشر المؤمنين
الذين يعملون الصالحات ان لهم
اجرا كبيرا ٥"

قد طبع فى المطبع المصطفائى پریس فى لاهور سنه ۱۳۱۱ هجرى

۱

بار اول جلد ۱۴۰۰

(نقل ٹائٹل طبع اول)

✦بغیر دستخط مہتمم کتب خانہ کے کتب مسروقہ سمجھی جاویگی✦

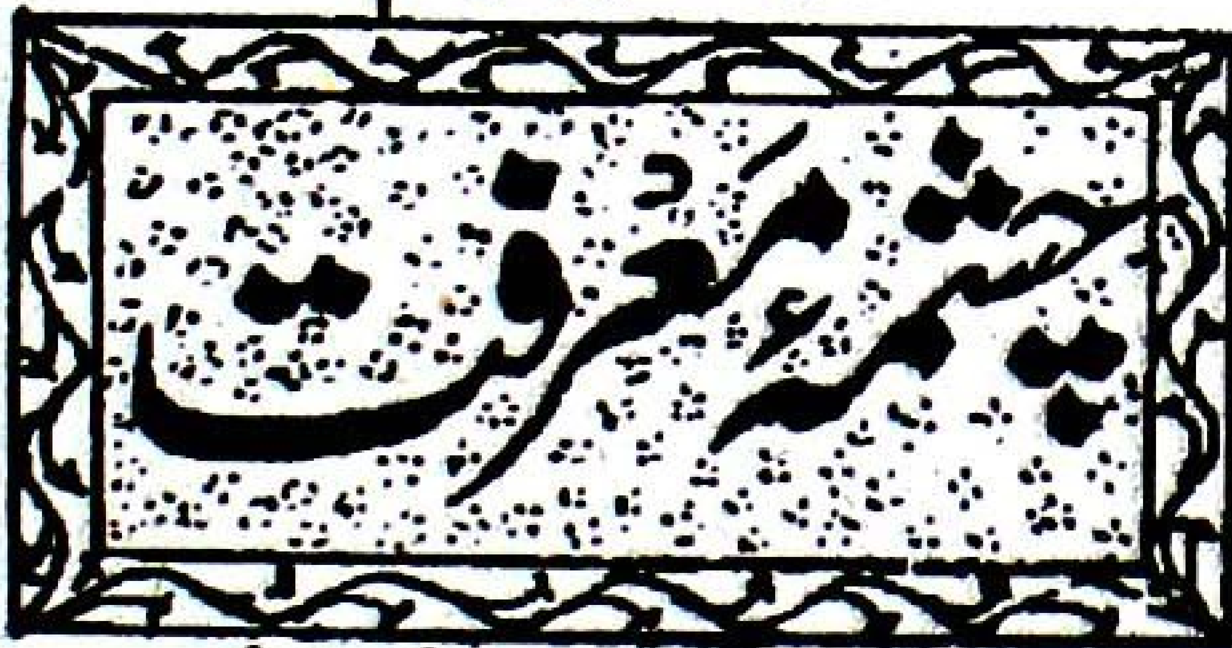
قد فرغنا من الرد علی قوم یسمّون آریہ فالحمد للہ رب العلمین

انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فسآء صباح المنذرین

(ترجمہ)

ہم آریوں کا رد لکھنے سے فراغت کر چکے سو اس خدا کو سب تعریف ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ ہم جب ایک قوم پر چڑھائی کرتے ہیں اور انکے صحن میں اترتے ہیں تو وہ صبح ان کی ایک بُری صبح ہوتی ہے جو تباہی کی خبر دیتی ہے

یہ کتاب آریہ صاحبوں کے اس مضمون کے جواب میں ہے جسکو انہوں نے اپنے مذہبی جلسہ میں دسمبر ۱۹۰۷ء میں بمواجہہ چار سو معزز ہماری جماعت کے مسلمانوں کے خود انکو اپنے گھر میں بلا کر سنایا تھا جو ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور دشنام دہی سے پُر تھا جس میں دین اسلام پر جا بجا توہین اور ہنسی اور ٹھٹھا کیا گیا تھا اور نہایت شوخی سے گندی گالیاں دے کر اور بے جا تہمتیں ہمارے مقدس ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا کر صدہا مسلمانوں کو خود مدعو کر کے نہایت دکھ دیا تھا اور اس کتاب کا نام ہے



از مؤلفات حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود

جو ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان ضلع گورداسپور میں طبع ہوئی

باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مینیجر

تعداد ہزار چار قیمت فی جلد ۸؍ اور قیمت مجلد تین روپے

ٹائیٹل پیج بار اول

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے - کافر جو کہتے تھے وُہ گرفتار ہو گئے

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ (سورۃ صافات)

وَكَفَانِي مِمَّا أُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْوَحْيُ الْمُبَشِّر

قال ربك انه نازل من السماء ما یرضیك وما نتنزل الا بامر ربك ما ارسل نبی الا اخزی به الله قوما لا یؤمنون۔ ان الله مع الذین اتقوا والذین هم محسنون۔ وبشر الذین آمنوا ان لهم الفتح۔ والله متم نوره ولو کره الکافرون۔ کتب الله لاغلبن انا ورسلی۔ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون۔

حقیقۃ الوحی

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ کتاب جامع جسمیں ہر ایک قسم کے حقائق اور معارف اور بہت سے آسمانی نشان درج ہیں محض اسی کے فضل اور کرم اور خاص اسکی توفیق اور تائید سے مرتب تالیف ہو کر

مطبع میگزین قادیان میں باہتمام مینیجر مطبع کے چھپی

تعداد ایک ہزار جلد — تاریخ اشاعت ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء

(ٹائیٹل طبع اوّل)

الحمد للہ والمنت کہ بتائید و توفیق آں نعم المولیٰ و نعم النصیر و عنایات
آں ذاتِ جلیل و عظیم و کبیر حصّہ اولیٰ کتاب لاجواب موسوم بہ

آئینہ کمالات اسلام

جس کا دوسرا نام دافع الوساوس بھی ہے

بماہ فروری سنہ ۱۸۹۳ء

مطبع ریاض ہند قادیان میں باہتمام شیخ نور احمد مہتمم
و مالک مطبع طبع ہو کر شائع ہوا

ٹائیٹل بار اوّل

الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ الیس اللہ بکاف عبدہ

الحمد للہ والمنۃ کہ ضمیمہ نزول المسیح جسکے ساتھ

دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے

حسب استدعا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے

محض پانچ دن میں ابتداء ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے

طیار ہو کر اس کا نام

اعجاز احمدی

رکھا گیا

اور اس رسالہ میں پیر مہر علیشاہ صاحب و مولوی اصغر علی صاحب

و مولوی علی حائری صاحب شیعہ وغیرہ بھی مخاطب ہیں جن کا نام

رسالہ میں مفصل درج ہے (تاریخ طبع ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء)

بمقام قادیان باہتمام حکیم فضل الدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام میں طبع ہوا

الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ الیس اللہ بکاف عبدہ

تعداد اشاعت ۲۵۰۰

باٹیٹل پیج بار اوّل

حجۃ اللہ

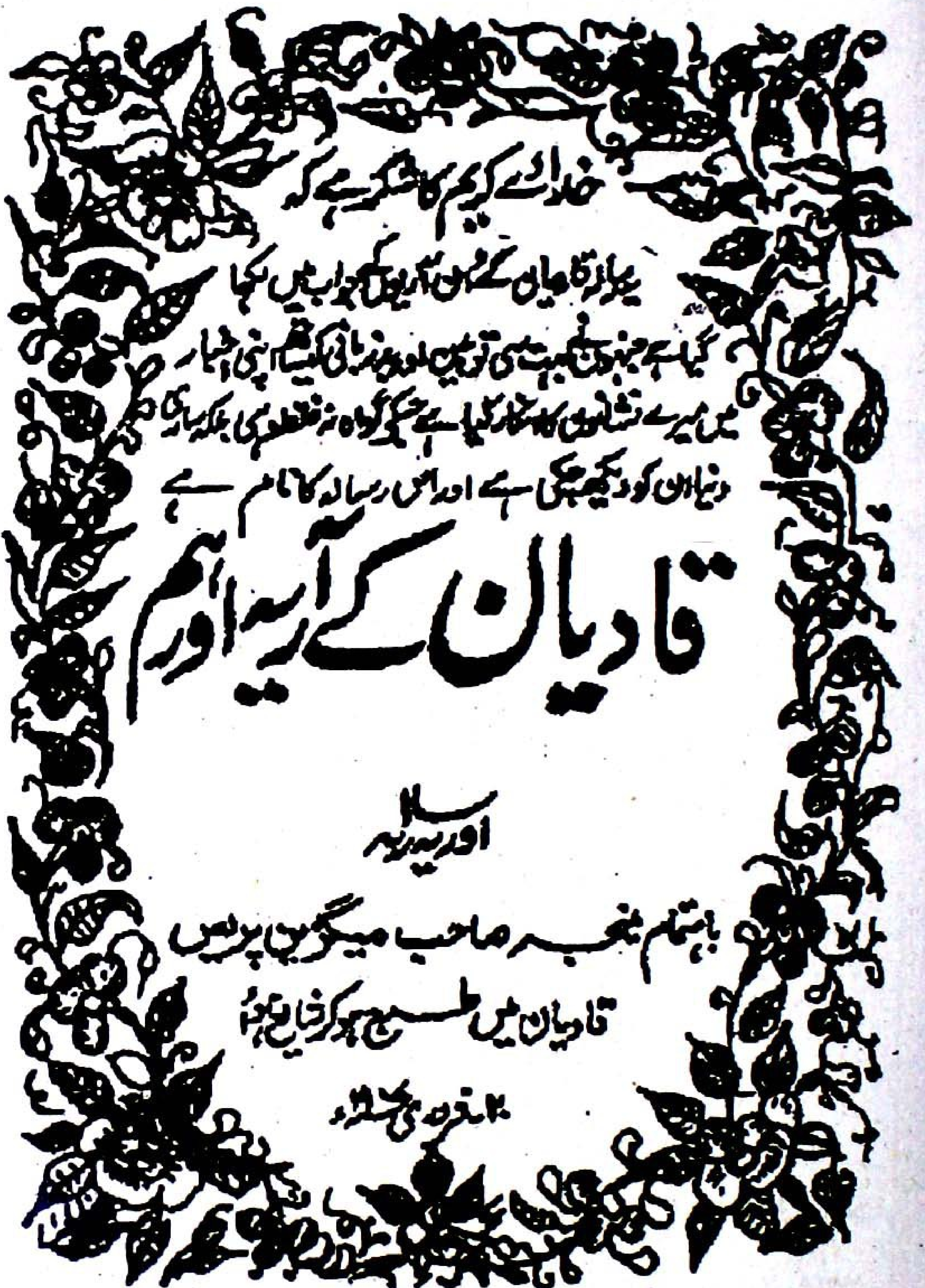
مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام

قادیان دار الامن والامان

۲۴ ذی الحجہ

سنہ ۱۳۱۴ھ

نمونہ ٹائیٹل بار اول



خدائے کریم کا شکر ہے کہ

یہ رسالہ قادیان کے مخالف آریوں کے جواب میں لکھا
گیا ہے جنہوں نے بہت سی توہین اور بدزبانی کر کے اپنی اخبار
میں میرے نشانوں کا انکار کیا ہے جن کے گواہ نہ فقط ہم ہی بلکہ ساری
دنیا ان کو دیکھ چکی ہے اور اس رسالہ کا نام ہے

قادیان کے آریہ اور ہم

اسلام
اور آریہ

باہتمام منیجر صاحب میگزین پریس
قادیان میں طبع ہو کر شائع ہوا

۲۰ فروری ۱۹۰۷ء

تعداد ایک ہزار جلد
قیمت فی جلد ۲/

القمر والشمس فی رمضان۔ لیکون ایتین لی من ربی الرحمٰن ثم انزل الطاعون لعلّ الناس یتفکرون۔ فما لکم لا تنظرون الی ای الله او تعاف عیونکم ما تنظرون۔ ایھا الناس عندی شھادات من الله فھل انتم تؤمنون۔ ایھا الناس عندی شھادات من الله فھل انتم تسلمون۔ وان تعدوا شھادات ربی لا تحصوھا فاتقوا الله ایھا المستعجلون۔ افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون انا نصرنا من ربنا ولا تنصرون من الله ایھا الخائنون۔ اقتلتمونی بفتاوی القتل او دعاوی رفعتموھا الی الحکام ثم لا تتندمون کتب الله لاغلبن انا ورسلی ولن تعجزوا الله ایھا المحاربون۔ ووالله انی صادق ولست من الذین یختلقون۔ انکرتمونی وقد تمت علیکم الحجة الا ترذون الی الله او انتم کمسیحکم خلدون۔ الا تتدبرون سورة النور والتحریم والفاتحة او تکرھون قراءتھا او علی انفسکم تحرمون۔ وھذہ رسالة منّی اھدیت لکم یا اھل الندوة لعلکم تفتحون عیونکم او تتم علیکم حجة الله فلا تعتذرون بعدھا ولا تختصمون وانی سمیتھا

تحفة النّدوة

وانی ارسل الیکم رسلی وانظر کیف یرجعون

وانی ادعو الله ان یجعلھا مبارکة لقوم لا یستکبرون۔ ربّ اشھد انی بلّغت ما امرت فاکتبنی فی الذین یبلغون رسالاتک ولا یخافون۔ آمین ثم آمین۔

ٹائیٹل طبع اوّل

الھدیٰ

والتبصرۃ لمن یریٰ

۱۲-جون سنہ ۱۹۰۲ء

التمن فی جلد	محصولڈاک	وی پی
۱۲/	۱/	۱/

طبع فی دار الامان قادیان المطبع ضیاء الاسلام

باہتمام الحکیم فضل دین البھیروی

تعداد اشاعت ۷۰۰

ٹائیٹل بار اوّل

هذا هو الكتاب الذي ألهمت حصة منه من رب العباد - في يوم عيد من الأعياد - لتقرأه على الحاضرين -
بإنطاق الروح الأمين - من غير مدد التروّي وإنه دين - فلا شك أنه آية من الآيات - وما كان لبشر أن
ينطق كمثلها مرتجلا مستعجلا في مثل هذه العبارات - وكان الناس يرقبون طبعه رقبة يوم العيد
ويستطلعون بعيون المشتاق المريد - فالحمد لله الذي أراهم مقصودهم بعد الانتظار -
ووجدوا مطلوبهم كبستان مذللة أغصانه من الثمار - وإنه صنيعة إحسان
الحضرة - ووسيلة تبليغ الناس إلى السعادة وإنه غيث من الله بعد ما
أمحلت البلاد وعم الفساد - ولن تجد هذه المعارف في الآثار المنقولة
المدوّنة من الثقات - بل هي حقائق أوحيت إليّ من رب
الكائنات - وإنه إظهار تام - وهل بعد المسيح كتم - وهل
بعد خاتم الخلفاء على السرّ ختم - وليس من العجب
أن تسمع من خاتم الأئمة - نكاتا ما سمعت من
قبل من علماء الملة - بل العجب كل العجب أن
يأتي المسيح الموعود والإمام المنتظر وحَكَم
الناس وخاتم الخلفاء - ثم لا يأتي بمعرفة
جديدة من حضرة الكبرياء - ويتكلم
كتكلم العامة من الطلباء - ولا
يُري فرقا بيّنا بين الظلمة
والضياء - وإني سمّيت
هذه الرسالة

خُطبَةً اِلهَامِيَّةً

وَإنّي عُلِّمتُهَا اِلهَامًا مِن رَبِّي فَكَانَتْ آيَةً

تعداد الاشاعة ۲۱۰۰

قيمت في نسخه [illegible]

وانها طبع في مطبع ضياء الاسلام قاديان باهتمام الحكيم فضل الدين
البهيروي في سنة ۱۳۱۹ من الهجرة المقدسة

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۱۸

اعجاز المسیح - ایک غلطی کا ازالہ - الھدٰی و التبصرۃ لمن یریٰ
دافع البلاء - نزول المسیح

(ڈیٹیل طبع اوّل)

الحمد للہ والمنۃ

کہ یہ رسالہ مبارکہ جس میں اخوندزادہ سرآمد علماء کابل اور شیخ اجل افغانستان اور رئیس اعظم خوست مولوی محمد عبد اللطیف صاحب مرحوم کی شہادت کا ذکر ہے اور نیز اُنکے شاگرد رشید میاں عبد الرحمٰن کے شہید ہونے کے حالات مذکور ہیں تالیف ہو کر

نام اس کا مندرجہ ذیل رکھا گیا یعنے

تذکرۃ الشہادتین

مع رسالہ عربی و علامات المقربین

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم مولوی فضل الدین صاحب مالک مطبع

اکتوبر کے مہینہ میں چھاپ کر شائع کیا گیا۔

تعداد جلد ۸۰۰ قیمت فی جلد ۷ر

حمامتنا تطير بريش شوق   وفي منقارها تحف السلام
الى وطن النبي حبيب ربي   وسيد رسله خير الانام

الرسالة

اللطيفة المشتملة على معارف القرآن ودقائقه المسماة

حمامة البشرى

الى

اهل مكة وصلحاء ام القرى

لحضرة احمد المسيح الموعود والمهدى المعهود

عليه وعلى مطاعه الصلوة والسلام

الطبعة الاولى فى رجب ١٣١١ سنة الهجرية

ٹائیٹل بار اوّل

As the Muslims of India entertain different beliefs with regard to "the coming Mehdi" and especially the nature of his appearance among the Muslims, according to some Muslims he will be a reformer and engenderer of new life, like a true lover of peace and tranquility and a person poor in heart, — the Muslims of his party considering his appearance as merely spiritual, while other Muslims, such as Maulvi Mohammad Husain of Batala, editor of Isha-at-ussunnah and leader and advocate of Ahl-i-hadis or Wahabis of his class, believe that the "coming Mehdi" will be Ghazi, general slaughterer and upsetter of the empires of the nations other than Muslims, especially the bitter opponent of the British Empire and speak of the terrible consequences resulting from the bloody deeds of this Mehdi, I have written this pamphlet to show which of these two Muslim parties is right in its beliefs with regard to "the coming Mehdi".

It will be better that our benign Government will get this pamphlet translated into English and hence make itself acquainted with these differences concerning "the coming Mehdi".

Haqiqat-ul-Mehdi

حقیقت المہدی

The true nature of Almehdi

بتاریخ ۲۱ فروری مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب بھیروی طبع ہوا

نمونہ ٹائٹل پیج طبع اول

الحمد للہ والمنۃ

کہ یہ رسالہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور ان کے مریدوں
اور ہمخیال لوگوں پر اتمام حجت کے لئے محض نصیحتاً للہ شائع کیا
گیا ہے اور بغرض اس کے کہ عام لوگوں پر حق واضح ہو جائے
اس رسالہ کے ساتھ پچاس روپیہ ۵۰ کے انعام کا اشتہار بھی
دیا گیا ہے جو اسی ٹائٹل پیج کے دوسرے صفحہ پر مندرج ہے اور
یہ رسالہ موسوم بہ

تحفۂ گولڑویہ

ہو کر

مطبع ضیاء الاسلام قادیان ضلع گورداسپور میں باہتمام
حکیم حافظ فضل الدین صاحب بھیروی مالک مطبع چھپکر یکم ستمبر ۱۹۰۲ء
کو شائع ہوا

قیمت ۱۰ / محصول ۲ / جلد ۰۰ ، دکھال ۱ / کل ۱۳ /

ٹائیٹل طبع اول

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ!

رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہماں مردم ‌ ‌ ‌ کہ او مجدد ایں دین و رہنما باشد
منم مسیح بیانگِ بلند مے گویم ‌ ‌ ‌ منم خلیفہ شاہے کہ بر سما باشد
چنیں زمانہ چنیں دور ایں چنیں برکات ‌ ‌ ‌ تو بے نصیب روی وہ چہ ایں شقا باشد
سیاہ باد رخِ بخت من اگر بہ قلم ‌ ‌ ‌ دگر غرض بجز از یار آشنا باشد

خدا کے مُرسل

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود

عالیجناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

کا لیکچر موسومہ بہ

اسلام

جو ۲ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء کو بمقام سیالکوٹ ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھا گیا

جسکو

چوہدری مولا بخش صاحب احمدی بھٹی نائب محافظ دفتر ضلع سیالکوٹ نے

مفید عام پریس سیالکوٹ میں چھپوا کر شائع کیا

ٹائیٹل طبع اوّل

اَلحمدُ للّٰہ و المنّۃ

کہ رسالہ شافیہ کافیہ جو مخالفوں پر حجت اللہ اور موافقوں کیلئے موجب زیادت وایمان و عرفان ہے

موسوم بہ

نشانِ آسمانی

جسکا دوسرا نام

شہادۃُ المُلہَمین

بھی ہے

اینست نشانِ آسمانی * بشنو ز کرامِ لامکانی

اے صوفیِ خوش بیان بپرس از اہلِ زمانِ عرفانی

از تالیفاتِ مہدیٔ زمان و مسیحِ دوران مجدد الوقت حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

جون ۱۸۹۲؁ء میں

بزیر نگرانی خاکسار غلام محمد کاتب

ریاض ہند امرتسر میں چھپا

ٹائٹل باراول

الحمد للہ والمنّہ کہ یہہ رسالہ

موسومہ

ایّام الصّلح

قیمت فی جلد عمہ

تعداد اشاعت ۷۰۰

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم حافظ فضل الدین صاحب
بھیروی مالک مطبع کے مطبوع ہوا

یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء

(ٹائٹل پیج طبع بار ثانی)

الحمدللہ والمنّت کہ رسالہ طیبہ مبارکہ

المسماۃ بہ

شہادۃ القرآن

علیٰ

نزول المسیح الموعود فی آخر الزّمان

مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ میں

باہتمام

منشی غلام قادر صاحب

فصیح کے چھپا

پیغامِ صلح

رقم فرمودہ

حضرت اقدس میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

تائیٹل طبع اول

هٰذه رسالة مبارکة المسمّاة

کرامات الصّادقین

ولمن یات برسالة مثلها فله انعام
الفٍ من الورق غیر مقلّدٍ
کان او من المقلّدین
وانها

قد طبعت بفضل الله ورحمته فی فنجاب فریس سیالکوت
باهتمام
المنشی غلام قادر الفصیح مالک المطبع فالحمد لله رب العالمین۔

ٹائیٹل طبع اوّل

مطبوعہ ضیاء الاسلام

سنہ ۱۳۱۴ھ

سراج منیر

مشتمل بر نشانہائے رب قدیر

قادیان دارالامن والامان

مئی ۱۸۹۷ء

اے قادر خدا!

اس گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے اور اس سے نیکی کر جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔

آمین۔

کَشفُ الغِطَاء

یعنی

ایک اسلامی فرقہ کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے

بحضور گورنمنٹ عالیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع اور نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے مشن کے اصولوں اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان اور نیز ان لوگوں کی خلاف واقعہ باتوں کا ردّ جو اس فرقہ کی نسبت غلط خیالات پھیلانا چاہتے ہیں

اور یہ مؤلف

تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکّام کے باادب گذارش کرتا ہے کہ براہ غریب پروری و کرم گستری اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک پڑھا جائے یا سُن لیا جائے۔

یہ رسالہ تالیف ہو کر ۲۷؍ دسمبر ۱۸۹۸ء کو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب مالک مطبع کے مطبوع ہوا۔

تعداد ۷۵۰

ان ھٰذا الکتاب یدفع وساوس الخناس۔ وفیہ
شفاءٌ للناس۔ وھو یھب السکینۃ
ویجلو الکروب۔ وسمیتہ۔

تریاق القلوب

تصنیف

امام ربانی حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی
مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام۔

٣٦٧

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ما علی الرسول الا البلاغ

البلاغ

جس کا دوسرا نام ہے

فریاد درد

تصنیف منیف حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جسے

باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے شائع کیا

۲۹ رجون سنہ ۱۹۲۲ء تعداد ۱۰۰۰ سنہ ۱۳۴۰ ہجری

الہام۔ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا واللہ موھن کید الکافرین۔ ولنجعلہم آیۃ

ملھم الا انتہد بہ الحکام۔ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد۔ انی مع الافواج آتیک

والا رحمن ہوں۔ میں مخالفوں میں پھوٹ ڈالوں گا۔ [illegible]

[illegible]

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

بماہ جنوری ۱۸۹۸ء

کتاب البریۃ

مع

آیات رب البریۃ

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپی

تعداد جلد ۷۰۰

[illegible]

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اِس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مُدّعا یہی ہے

"در کلامِ تو چیزیست کہ شعراء را در آں دخلے نیست"

دُرِّ ثمین

منظوم اُردو کلام مسیح موعود علیہ السلام

مرتبہ

شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی

ٹائیٹل طبع اول

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ

الحمد للہ کہ زمانہ کی ضرورت کے موافق بہتوں کو طاعون سے نجات دینے کے لئے یہ رسالہ تالیف کیا گیا اور اس کا نام

ہے

دَافِعُ الْبَلَاءِ وَمِعْيَارُ اَهْلِ الْاِصْطِفَاءِ

بمقام

قادیان دار الامان

باہتمام حکیم فضلدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام

میں چھپا

تعداد جلد ۵۰۰ — اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

ٹائیٹل پیج طبع اول

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا
الہام ۹۶

هذا كتاب يحكم بين الشيعة واهل السنة ويهدى
الى الحق فى امر الخلافة وانه يقطع معاذير المخالفين
ويبرئ دقارير المفترين ولا يستنكره الا من لبس
الصفاقة وخلع الصدق والصداقة واتبع الكاذبين

كتاب عزيز محكم يفحم العدا
فنحمد بارءنا على ما اسعدا

وسميته بسر الخلافة حجة

بما جاء فى تلك المقاصد ارشدا

هذا كتاب سر الخلافة لمن يبغى سبل الثقافة

وقد طبع فى المطبع رياض الهند امرتسر
فى الشهر المبارك محرم سنة ١٣١٢

یہ کتاب شیخ محمد حسین بٹالوی اور دوسرے علماء مکفرین کے الزام اور افحام اور انکی مولویت کی حقیقت کھولنے کے لئے بوعدہ انعام ستائیس روپیہ شائع ہوئی ہے۔ ستائیس ۲۷ دن بالمقابل رسالہ بنانے کیلئے مہلت دیگئی ہے اور یہ ستائیس دن روز اشاعت سے محسوب ہونگے۔

ٹائٹل پیج طبع اول

حصہ دوم رسالہ فتح اسلام از تالیفات مجدد دوران و مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان جس کا نام نامی ہے

الہامی

توضیح مرام

الہامی

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے ، جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا

الہامی

حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب ، خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

در مطبع ریاض ہند امرتسر باہتمام شیخ نور احمد مالک مطبع طبع ہوا

ایک غلطی کا ازالہ

از

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسالہ

تحفۂ بغداد

ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا ۔
وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولٰکن اللہ یجتبی
من رسلہ من یشاء فآمنوا باللہ ورسلہ وان تؤمنوا
وتتقوا فلکم اجر عظیم ۔

———— :o۵o: ————

فی شہر المحرم الحرام ۱۳۱۱ سنۃ ہجری
طبع فی مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ
باہتمام المنشی غلام قادر الفصیح
مالک المطبع

ٹائیٹل طبع اول

۱۰۶

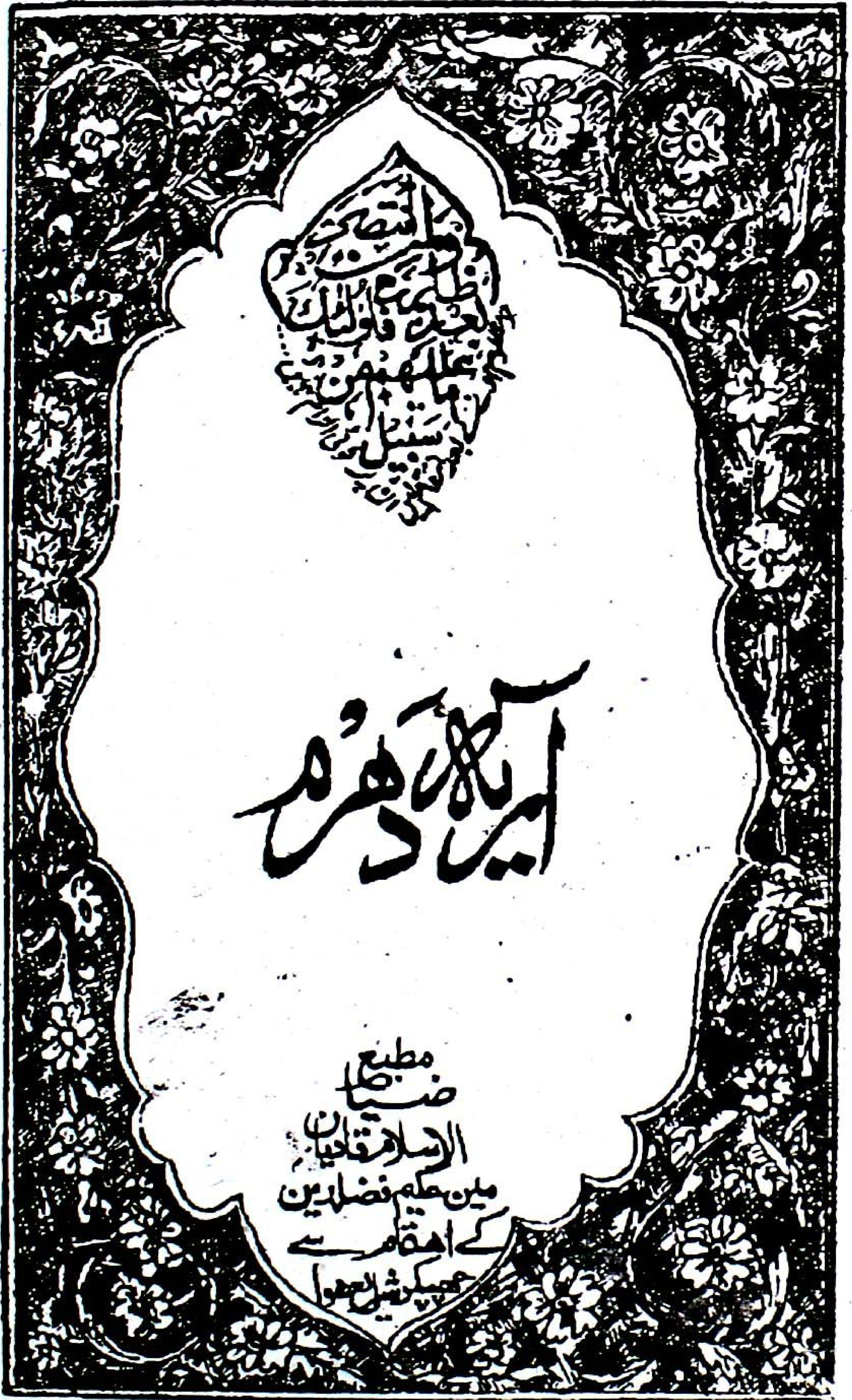
استفتاء

لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ
وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ○

گواہی کو مت چھپاؤ۔ اور جو شخص گواہی کو چھپائے اُس کا دِل گنہ گار ہے
اور خدا جو کام تم کرتے ہو جانتا ہے

مطبع ضیاء الاسلام قادیان دارالامان میں چھپا

۱۶ر مئی ۱۸۹۷ء


آیۃ الدہر
مطبع
ضیاء
الاسلام قادیان
میں حکیم فضل دین
کے اہتمام سے
چھپکر شائع ہوا

جنگ مقدس

یعنے

تحقیق حق کیواسطے اہلِ اسلام اور عیسائیان امرتسر میں بمقام امرت سر

مباحثہ

۲۲ مئی ۱۸۹۳ء سے شروع ہو کر ۵ جون ۱۸۹۳ء کو

ختم ہوا

اہلِ اسلام کی طرف سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بحث کیلئے قادیان سے امرتسر تشریف لائے اور عیسائی صاحبان کیطرف سے ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب پنشنر انتخاب ہو کر جلسہ مباحثہ میں پیش ہوئے۔ راقم کو مصدقہ تحریریں چھاپکر مشتہر کرنے کی جلسہ بحث میں ہر دو جانب سے اجازت دی گئی۔

جو

حرف بحرف مطابق روزانہ مصدقہ بحث ہر دو جانب چھپکر شائع ہوا کی اور وہ سب کاپیاں فروخت ہوگئیں۔ اب بار دوم اُسی حیثیت سے شائقین کیلئے چھاپی گئیں۔

راقم

شیخ نور احمد مالک و مہتمم ریاض ہند پریس امرتسر (پنجاب)

مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر

ٹائیٹل بار اوّل

الحمد للہ والمنۃ

کہ

یہ رسالہ مبارکہ جس میں حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ دام اقبالہا کی برکات کا ذکر ہے اور یہ بیان ہے کہ جناب ملکہ ممدوحہ کے عہد عدالتِ مہد میں اور اُن کے نہایت رَوشن ستارہ کی تاثیر سے انواع اقسام کی زمینی اور آسمانی برکتیں ظہور میں آئی ہیں منطبع ہوکر انہی وجوہ کی مناسبت سے نام اس کا

ستارہ قیصرہ

رکھا گیا

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل دین صاحب مالک مطبع کے چھپ کر ۲۴ر اگست ۱۸۹۹ء کو شائع ہوا

تعداد جلد ۲۵۰ قیمت ۲ر

انوارِ خلافت

(مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ 1915ء)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ (الحجر:۲۲)

تفسیرِ کبیر

مُصنّفہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود

رضی اللہ عنہ

جلد نہم

سورتہائے الشّمس، اللیل، الضحیٰ، الم نشرح، التین، العلق، القدر

البیّنۃ، الزلزال، العادیات، القارعۃ، التکاثر، العصر، الھمزۃ

***

نظارت نشر و اشاعت قادیان

اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ

تفسیرِ صغیر

قرآنِ مجید

کا

اُردو بامحاورہ ترجمہ مع مختصر تفسیر

از

الحاج حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

ناشر

ادارۃ المصنفین ربوہ ضلع جھنگ

حقیقۃ النبوّۃ

(مسئلہ نبوت پر سیر حاصل بحث)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حیاتِ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات

جلد دوم نمبر اوّل

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ و صحابہ کے

حالات زندگی

از زمانہ براہین احمدیہ تا آغاز بیعت ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۹ء تک

جسکو

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک خادم خاکسار یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم و مرتب تفسیر القرآن وغیرہ نے مرتب کیا

[illegible] کتاب خانہ محمد ابراہیم علی [illegible] دفتر مسیح موعود [illegible] پریس

امرتسر میں [illegible]

ماہ اگست ۱۹۳۱ء

وبابی ہیضہ کا ثبوت

حضرت مسیح موعودؑ کے اصحاب کی سوانح حیات و سیرۃ کا سلسلہ

(نمبر اول)

نام نیک رفتگاں ضایع مکن ٭ تا بماند نام نیکت برقرار

حیاتِ ناصرؓ

یعنے

حضرت میر ناصر نواب صاحب نبیرہ حضرت خواجہ میر درد
رضی اللہ عنہا کے سوانح حیات و سیرۃ
جسکو

حضرت والد صاحب قبلہ شیخ یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم و تادیب النساء نے مرتب کیا

اور

ابو الخیر محمود احمد (مجاہد مصری) ناظم انوار احمدیہ بک ڈپو نے انقلاب سٹیم پریس لاہور
میں چھپوا کر تراب منزل دارالامان قادیان سے شایع کیا۔

دسمبر ۱۹۲۷ء

باراول تعداد جلد ۵۰۰ - قیمت فی جلد ملاوہ محصول ۱۰/

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون (قرآن)

مجدّدِ اعظم

یعنی

سوانحعمری حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

مسیح موعود و مہدی معہود و مجدد صدچہاردہم

حصّۂ اوّل

از ابتدا تا جون سنہ ۱۹۰۰ء

مؤلفہ

جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

جسے

بماہ ذیقعد سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے

شائع کیا

تعداد اشاعت تین ہزار | بار اوّل | قیمت مجلد [illegible]

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کرے گا اگرچہ منکروں کو برا ہی لگے

منظورِ الٰہی

سیدنا و مرشدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود مجدد صدی چہاردہم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ملفوظات بہ ترتیب تاریخ

مرتبہ و شائع کردہ

خاکسار محمد منظور الٰہی ممبر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

احمدیہ بلڈنگس لاہور

تعداد جلد پانصد — سنہ ۱۳۴۲ھ — قیمت مجلد [illegible]

مطبوعہ مفید عام پریس لاہور باہتمام لالہ موتی رام مینیجر چھپی

AFRICA SPEAKS

Published by:
Majlis Nusrat Jahan Tahrik-i-Jadid,
Rabwah — West Pakistan

حوالہ نمبر 1

هم محسنون۔ قالوا ان هٰذا الّا اختلاق۔ قل ان افتریتہ فعلیّ اجرامی شدید۔ انک الیوم

اور ان کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ تمام افترا ہے کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو یہ سخت گناہ میری گردن پر

لدینا مکین امین۔ وان علیک رحمتی فی الدنیا والدین۔ وانک

آج تو ہمارے نزدیک بلند مرتبہ اور امین ہے۔ اور تیرے پر دین اور دنیا میں میری رحمت ہے۔ اور تو

من المنصورین۔ یحمدک اللّٰہ من عرشہ۔ یحمدک اللّٰہ ویمشی

مدد یا گیا ہے۔ خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے خدا تیری تعریف کرتا ہے۔ اور تیری

الیک۔ الا ان نصر اللّٰہ قریب۔ کمثلک دُرٌّ لا یُضاع۔ بشریٰ لک

طرف چلا آتا ہے۔ خبردار خدا کی مدد قریب ہے۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ تجھے

یا احمدی۔ انت مرادی ومعی۔ انی ناصرک۔ انی حافظک

خوشخبری ہو اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ میں تیرا مددگار ہوں۔ میں تیرا حافظ ہوں

انی جاعلک للناس اماما۔ اکان للناس عجبا۔ قل ھو اللّٰہ

میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا کیا لوگوں کو تعجب ہوا۔ کہہ وہ خدا عجیب ہے

عجیبٌ یجتبی من یشاء من عبادہٖ۔ لا یُسئل عما یفعل وھم

جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چن لیتا ہے۔ وہ اپنے کاموں میں پوچھا نہیں جاتا

یُسئلون۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس۔ وقالوا ان ھٰذا

اور دوسرے پوچھے جاتے ہیں۔ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو

الّا اختلاق۔ اذا نصر اللّٰہ المؤمن جعل لہ الحاسدین فی الارض

ضرور افترا ہے۔ خدا جب مومن کو مدد دیتا ہے تو زمین پر اس کے کئی حاسد بنا دیتا ہے

قل اللّٰہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔ لا تخاط اسرار الاولیاء

کہہ خدا ہے جس نے یہ الہام کیا پھر ان کو چھوڑ دے تا اپنی کج فکریوں میں بازی کریں۔ اولیاء کے اسرار پر

[تلطف بالناس وترحم علیھم۔ انت فیھم بمنزلۃ موسیٰ۔ واصبر

کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آ اور ان پر رحم کر۔ تو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اور ان کی]

علیٰ ما یقولون۔ وذرنی والمکذبین اولی النعمۃ۔ انت من مائنا

باتوں پر صبر کر اور منعم مکذبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے تو ہمارے پانی میں سے ہے

انجام آتھم صفحہ 55 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 55 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 56 پر درج ہے

نظر اللّٰہ الیک معطرا۔ وقالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا قال

خدا نے تیرے پر خوشبودار نظر کی — اور لوگوں نے دلوں میں کہا کہ اے خدا کیا تو ایسے مفسد کو اپنا خلیفہ بنائے گا

انی اعلم ما لا تعلمون۔ وقالوا کتاب ممتلیءٌ من الکفر و

خدا نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تمہیں معلوم نہیں۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب کفر اور کذب سے بھری ہوئی

الکذب۔ قل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و

ہے — ان کو کہدے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے

انفسنا و انفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔

ہوں — پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں

سلامٌ علی ابراھیم صافیناہ و نجیناہ من الغم۔ تفردنا بذالک

ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہم نے اس سے دلی دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ یہ ہمارا ہی کام تھا جو ہم نے

یا داؤد عامل بالناس رفقا و احسانا۔ تموت و انا راضٍ منک

کیا۔ اے داؤد لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر — تو اس حالت میں مریگا۔ کہ میں تجھ سے

واللّٰہ یعصمک من الناس۔ کذبوا بآیاتی وکانوا بھا یستھزءون۔

راضی ہونگا۔ اور خدا تجھ کو لوگوں کے شر سے بچائیگا۔ انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا

فسیکفیکھم اللّٰہ ویردھا الیک ✽ امر من لدنا انا کنا فاعلین۔

سو خدا ان کیلئے تجھے کفایت کریگا۔ اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائیگا۔ یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔

زوجنٰکھا۔ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین۔ لا تبدیل

بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا۔ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنے والوں سے مت ہو۔ خدا کے

✽ حاشیہ۔ شیخ محمد حسین بطالوی کا یہ اعتراض ہے کہ الہام کا یہ فقرہ کہ یردھا الیک خلاف محاورہ ہے۔ کیونکہ ردّ کا لفظ اس صورت میں آتا ہے کہ ایک چیز اپنے پاس ہو۔ پھر چلی جائے اور پھر واپس آوے۔ لیکن افسوس کہ اس کو باعث کمی واقفیت علم زبان کے معلوم نہیں کہ یہ لفظ ادنٰے تعلق کے ساتھ بھی استعمال ہو جاتا ہے۔ اس کی کلام عرب میں ہزارہا مثالیں ہیں جن کے لکھنے کا اس مقام میں موقعہ نہیں چونکہ اس جگہ قرابت قریبہ تھی اور نزدیک کے رشتہ کے تعلقات نے اپنے پاس کے حکم میں اس کو کیا ہوا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے ایسا لفظ استعمال کیا جو ان چیزوں کیلئے مستعمل ہوتا ہے جو اپنے پاس سے چلی جائیں اور پھر واپس آویں۔ اور اس جگہ یہ نہایت لطیف اشارہ تھا۔ کہ خدا نے یردھا کا لفظ استعمال کیا۔ تا معلوم ہو کہ اول اس کا اپنے پاس سے بے تعلق لوگوں میں چلے جانا ضروری ہے پھر واپس آنا تقدیر میں ہے فقط۔ منہ۔

انجام آتھم صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 55 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 57 پر درج ہے

حوالہ نمبر 3

کہ نعوذ باللہ آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے۔ کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھلاتے اور نرمی کی تاکید کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے مُنہ پر جاری رہتے تھے یہ غصہ کے جوش اور مجنونانہ طیش سے نہیں نکلتے تھے بلکہ نہایت آرام اور ٹھنڈے دل سے اپنے محل پر یہ الفاظ چسپاں کئے جاتے تھے۔ غرض اخلاقی حالت میں کمال رکھنا اماموں کیلئے لازمی ہے۔ اور اگر کوئی سخت لفظ سوختہ مزاجی اور مجنونانہ طیش سے نہ ہو۔ اور عین محل پر چسپاں اور عند الضرورت ہو۔ تو وہ اخلاقی حالت کے منافی نہیں ہے اور یہ بات بیان کر دینے کے لائق ہے کہ جن کو خدا تعالیٰ کا ہاتھ امام بناتا ہے اُن کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے۔ اور جس طرح الٰہی فطرت نے بموجب آیت کریمہ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ[1] ہر ایک چرند اور پرند میں پہلے سے وہ قوت رکھ دی ہے جسکے بارے میں خدا تعالیٰ کے علم میں یہ تھا کہ اس قوت سے اسکو کام لینا پڑیگا۔ اسی طرح ان نفوس میں جن کی نسبت خدا تعالیٰ کے ازلی علم میں یہ ہے کہ اُن سے امامت کا کام لیا جاویگا منصب امامت کے مناسب حال کئی رُوحانی ملکے پہلے سے رکھے جاتے ہیں۔ اور جن لیاقتوں کی آئندہ ضرورت پڑیگی۔ اُن تمام لیاقتوں کا بیج اُن کی پاک سرشت میں بویا جاتا ہے۔ اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اماموں میں بنی نوع کے فائدے اور فیض رسانی کے لئے مندرجہ ذیل قوتوں کا ہونا ضروری ہے :۔

اوّل۔ قوتِ اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اسلئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو۔ اور لوگ اُنکے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاقِ رزیلہ میں گرفتار ہو۔ اور درشت بات کا ذرہ بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں مُنہ میں جھاگ آتا ہے آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس پر آیت اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ[2] کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے۔

دوم۔ قوتِ امامت ہے جس کی وجہ سے اس کا نام امام رکھا گیا ہے۔ یعنی نیک باتوں

[1] طٰہٰ : ۵۱ [2] القلم : ۵

ضرورت الامام صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 478 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 57 پر درج ہے

امور ملکی و مدنی و منزلی اور خود فرد فرد کے ذاتی ہیں۔ ان میں سے کسی میں بھی یہ بات نہیں ہے کہ ہر وقت اور ہر جگہ اُن کے رازوں کا افشا کرنا مصلحت ہو یا عدم افشا کا نام مکر اور فریب رکھا جائے۔ خدا تعالےٰ نے دل و زبان وغیرہ قوی انسان کو عطا فرما کر اُن کے مناسب استعمال کے لئے اُسے ذمہ دار بنایا ہے اور ہر ایک بات کی عمدگی اور خوبی دکھلانے کے لئے جُدا جُدا مواقع اور محل اور وقت اُس بات کے مقرر کئے ہیں کوئی خلق خواہ کیسا ہی عمدہ ہو مگر جب وہ بے محل اور بے وقت صادر ہوگا تو ساری خوبی اور خوبصورتی اُس کی خاک میں مل جائے گی اور کوئی مفید چیز اپنے فواید ہرگز ظاہر نہیں کرے گی جب تک وہ ٹھیک ٹھیک اپنے وقت پر استعمال میں نہ لائی جائے۔ خدا تعالےٰ کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی وہی شخص بجا لا سکتا ہے جو وقت شناس ہو ورنہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص گو راست گو ہے مگر اپنی راستی کو حکمت کے ساتھ ملا کر استعمال نہیں کرتا بلکہ لاٹھی کی طرح مارتا ہے اور بے تمیزی سے ایک شریف خصلت کو بے محل کام میں لاتا ہے تو وہ ایک حکیم منش کے نزدیک ہرگز قابلِ تعریف نہیں ٹھہرتا۔ ایسے کو جاہل نیک بخت کہیں گے۔ نہ دانا نیک بخت اگر کوئی اندھے کو اندھا اندھا کر کے پکارے اور پھر کسی کے منع کرنے پر یہ کہے کہ میاں کیا میں جھوٹ بولتا ہوں تو اُسے یہی کہا جائے گا کہ بے شک تو راست گو ہے مگر احمق یا شریر کہ جس راستی کے اظہار کی تجھے ضرورت ہی نہیں اُس کو واجب الاظہار سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کے دل کو دُکھاتا ہے۔ اسی طرح اخلاقی امور کا تمام عقد جواہر اسی ایک ہی رشتہ سے

شحنۂ حق صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 366 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 57 پر درج ہے

کے مانگنے میں کچھ قصور نہیں ہے بلکہ حسب آیت تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ[1] ان کی طبیعت ہی اُن بدبخت کفار کے مشابہ واقع ہوئی ہے جو خدا تعالیٰ کے نشانوں کو قبول نہیں کرتے تھے اور اپنی طرف سے اختراع کرکے درخواستیں کرتے تھے کہ ایسے ایسے نشان دکھاؤ۔ لیکن اگر افسوس ہے تو صرف یہ ہے کہ ان لوگوں نے مولوی کہلا کر ہنسی ٹھٹھا اپنا شیوہ بنالیا ہے۔ جو شخص عبدالحق کے اشتہار کو غور سے پڑھے گا اس کو قبول کرنا پڑے گا کہ انہوں نے اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کا شرارت اور بے ادبی سے ذکر کرکے ان کی ٹانگ کی درستی یا آنکھ کی نظر کی نسبت جو نشان مانگا ہے یہ ایک اوباشانہ طریق پر ٹھٹھا کیا ہے جو کسی پرہیزگار اور نیک بخت کا کام نہیں ہے۔ پلید دل سے پلید باتیں نکلتی ہیں اور پاک دل سے پاک باتیں۔ انسان اپنی باتوں سے ایسا ہی پہچانا جاتا ہے جیسا کہ درخت اپنے پھلوں سے۔ جس حالت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرما دیا کہ لَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ[2]۔ یعنے لوگوں کے ایسے نام مت رکھو جو ان کو بُرے معلوم ہوں تو پھر برخلاف اس آیت کے کرنا کن لوگوں کا کام ہے۔ لیکن اب تو نہ ہم عبدالحق پر افسوس کرتے ہیں نہ اس کے دوسرے رفیقوں پر کیونکہ ان لوگوں کا ظلم اور ناانصافی اور دروغ گوئی اور افترا حد سے گذر گیا ہے اسی اشتہار کو پڑھ کر دیکھ لو کہ کس قدر جھوٹ سے کام لیا ہے کیا کسی جگہ بھی خدا تعالےٰ سے حیا کی۔ ہے چنانچہ ہم بطور نمونہ بطرز قول و اقوال اس ظالم شخص کے جھوٹوں کا ذخیرہ ذیل میں لکھ دیتے ہیں جو اسی اشتہار میں اس نے استعمال کئے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

قولہ مرزا بارہا متفرق مواضع کے مباحثات میں شرمندہ اور لاجواب ہوا اور ہر مجمع میں خائب اور خاسر اور نامراد رہا۔

ص ۱۱

[1] البقرۃ: ۱۱۹ [2] الحجرات: ۱۲

تحفہ غزنویہ صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 541 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 58 پر درج ہے

کرائی بھی اور بٹالوی کی کوئی بدگوئی میاں صاحب کو مکروہ معلوم نہ ہوئی اور میاں صاحب کے مکان میں بیٹھ کر ایک اور اشتہار تکبر کا بھرا ہوا بٹالوی نے لکھا جسمیں اس عاجز کی نسبت یہ فقرہ مندرج تھا کہ یہ میرا شکار ہے کہ بدقسمتی سے پھر دہلی میں میرے قبضہ میں آگیا اور مَیں خوش قسمت ہوں کہ بھاگا ہوا شکار پھر مجھے مل گیا۔ ناظرین!! انصافاً کہو کہ یہ کیسے سفلہ پن کی باتیں ہیں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس زمانہ کے مہذب ڈوم اور نقال بھی تھوڑا بہت حیا کو کام میں لاتے ہیں اور پُشتوں کے سفلے بھی ایسا کمینگی اور شیخی سے بھرا ہوا تکبر اپنے حقیقت شناس کے سامنے زبان پر نہیں لاتے۔ اگر مَیں بٹالوی صاحب کا شکار ہوتا تو اُسکے اُستاد کو دہلی میں کیوں جا پکڑتا۔ کیا شاگرد اُستاد سے بڑا ہے۔ جب اُستاد ہی چڑیا کی طرح میرے پنجہ میں گرفتار ہو گیا تو پھر ناظرین سمجھ لیں کہ کیا مَیں بٹالوی کا شکار ہوا یا بٹالوی میرے شکار کا شکار۔ بٹالوی کی شوخیاں انتہا کو پہنچ گئی ہیں اور اُسکی کھوپری میں ایک کیڑا ہے جسکو ضرور ایک دن خدائے تعالیٰ نکال دیگا افسوس کہ آجکل ہمارے مخالفوں کا جھوٹ اور بہتانوں پر ہی گذارہ ہے اور فرعونی رنگ کے تکبر سے اپنی عزت بنانی چاہتے ہیں۔ فرعون اس روز تک جو معہ اپنی لشکر کے غرق ہو گیا یہی سمجھتا رہا کہ مُوسےٰ اُس کا شکار ہے آخر رود نیل نے دکھا دیا کہ واقعی طور پر کون شکار تھا۔ مَیں نادم ہوں کہ نااہل حریف کے مقابلہ نے کسی قدر مجھے درشت الفاظ پر مجبور کیا ورنہ میری فطرت اِس سے دُور ہے کہ کوئی تلخ بات مُنہ پر لاؤں۔ مَیں کچھ بھی بولنا نہیں چاہتا تھا مگر بٹالوی اور اُسکے اُستاد نے مجھے بُلایا۔ اب بھی بٹالوی کیلئے بہتر ہے کہ اپنی پالیسی بدل لیوے اور مُنہ کو لگام دیوے ورنہ ان دنوں کو رو رو کے یاد کریگا۔ با درد کشاں ہر کہ در افتاد در افتاد وما علینا الا البلاغ المبین۔

۵۔ گندم از گندم بروید جو ز جو — از مکافاتِ عمل غافل مشو

جو لوگ اُن جھوٹے اشتہارات پر خوش ہو رہے ہیں جنہیں میاں نذیر حسین کی مصنوعی فتح کا ذکر ہے میں خالصاً للہ اُنکو نصیحت کرتا ہوں کہ اِس دروغگوئی میں ناحق کا گناہ اپنے ذمہ نہ لیں۔ مَیں ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء کے اشتہار میں مفصل بیان کر چکا ہوں کہ میاں صاحب ہی بحث کرنے سے گریز کر گئے یہ کیا شرارت اور بے حیائی کا بہتان ہے کہ میری نسبت اڑایا گیا ہے کہ گویا مَیں میاں نذیر حسین سے ڈر گیا نعوذ باللہ میں ہرگز اُن سے نہیں ڈرا اور کیونکر ڈرتا مَیں اُس بصیرت کے

آسمانی فیصلہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 320 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 58 پر درج ہے

حوالہ نمبر 7

٩٠

پس بخوبی یاد خاطر رہے کہ جو صاحب بغرض اثبات حقانیت اپنی کتاب اور اپنے اصُول کے کوئی ایسا دعویٰ یا دلیل پیش کریں گے کہ جس کو اُن کی الہامی کتاب نے پیش نہیں کیا تو یہ فعل اُن کا اِس امر پر شہادتِ قاطعہ ہوگا جو کتابِ مقبولہ ان کی کہ جس کو وہ الہامی خیال کر رہے ہیں۔ ایفاءِ مضمون اس شرط سے قاصر ہوگا۔

چہارم۔ بخدمت جملہ صاحبان یہ بھی عرض ہے کہ یہ کتاب کمال تہذیب اور رعایتِ آداب سے تصنیف کی گئی ہے اور اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فرقہ کی کسرِ شان لازم آوے۔ اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایتاً اختیار

کا دروازہ نہیں کھولتی۔ اور نہ اس کو عقل اور علم میں ترقی بخشتی ہے۔ بلکہ ترقیات سے روکتی ہے۔ اور مُردے کی طرح صرف تقلید کے گڑھے میں ڈالنا چاہتی ہے کہ جس میں وہ نہ دیکھے نہ سُنے نہ سمجھے۔ اور جو شخص ایسی کتابوں کا پیرو ہوتا ہے وہ عقل اور قیاس اور نظر اور فکر سے کچھ سروکار نہیں رکھتا۔ بلکہ محض تصوّر اور کہانیوں پر بھروسہ کر بیٹھتا ہے اور حقائقِ امور کی تہہ کو نہیں پہنچتا اور تدبّر اور تفکّر کی قوت کو بالکل بے کار چھوڑ کر اور ان تمام استعدادوں کو جو اس کے نفس میں مخزون اور مودع ہیں دانستہ تلف کر کے رفتہ رفتہ حیوانات لایعقل سے بھی پرلے پار ہو جاتا ہے اور بالآخر طریقۂ عقل اور قیاس اور فکر اور ادراک سے کہ جس سے انسان کی تمام انسانیت وابستہ ہے۔ بالکل بیگانہ اور ناآشنا ہو کر ایک ایسا مسلوب الحواس بن جاتا ہے۔ کہ پھر اس لائق ہی نہیں رہتا کہ اس کو انسان کہا جائے۔ اور اس میں یہ قابلیت ہی نہیں رہتی جو عقلی طور پر حق اور باطل میں تمیز کر سکے۔ اور اس پر وہ تمثیل خوب صادق آتی ہے جو فرقانِ مجید میں مذکور ہے۔ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ [1]

(سورۃ اعراف سیپارہ ۹) یعنے وہ لوگ جو صرف باپ دادے کی تقلید پر چلنے والے ہیں۔ وہ دِل تو رکھتے ہیں پر دِل سے سمجھنے کا کام نہیں لیتے۔ اور ان کی آنکھیں بھی ہیں پر

[1] اعراف : ۱۸۰

براہین احمدیہ صفحہ 101، 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 90، 91 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 58 پر درج ہے

حوالہ نمبر 7

91

کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجہ کا شریر النفس خیال کرتے ہیں۔ سو اسی طرح ہریک اپنے شریف مخاطب کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ان کی کوششیں بھی اس بارے میں مصروف رہنی چاہئیں کہ تمام تحریر ان کی بشرطیکہ کچھ تحریر کریں جیسا کہ مہذب اشخاص کے لائق ہے سراسر تہذیب پر مبنی ہو۔ اور اوباشانہ کلام اور ہجو اور ہتک مقدسین اور رسولوں اور نبیوں سے بکلی پاک ہو۔ یہ منصب تالیفات مذہبی کا بڑا نازک منصب ہے۔ اور اس میں عنانِ حکومت صرف ایک ہی شخص کے ہاتھ میں نہیں ہوتی بلکہ ہریک حُسن اور قبح میں فرق کرنے والے اور منصف اور متعصب اور مفسد اور حق گو کو

۱۰۲

حاشیہ نمبر ۵

آنکھوں کو دیکھنے سے معطل چھوڑا ہوا ہے اور کان بھی رکھتے ہیں پر وہ بھی بیکار پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی گئے گذرے۔ غرض کلام الٰہی کا یہ نہایت عمدہ کام ہے کہ جو جو طاقتیں اور قوتیں انسان کی فطرت میں ڈالی گئی ہیں کہ ان کو بطور اصلح اور انسب کے استعمال میں لانے کی تاکید کرے تا کوئی قوت اور طاقت جو عین حکمت اور مصلحت سے انسان کو عطا کی گئی تھی۔ ضائع نہ ہو جائے یا بطور افراط یا تفریط کے استعمال میں نہ لائی جائے اور منجملہ ان سب طاقتوں کے ایک عقل بھی طاقت ہے کہ جس کی تکمیل میں شرف انسان کا ہے۔ اور جس کے ٹھیک ٹھیک استعمال میں لانے سے انسان حقیقی طور پر انسان بنتا ہے۔ اور اپنے کمال مطلوب کو پہنچتا ہے۔ اور وہی ایک آلہ انسان کے ہاتھ میں ہے۔ جو بے انتہا ترقیات کے حاصل کرنے کے لئے عام طور پر اس کو دیا گیا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اگر الہامی کتاب اس آلہ کی مدد اور معاون اور محافظ نہ ہو۔ بلکہ یہ تعلیم دے جو اس آلہ کو بالکل معطل چھوڑ دینا چاہیئے۔ تو ایسی کتاب بجائے اس کے جو انسان کی فطرتی طاقتوں کو وضع استقامت پر چلاوے۔ خود ان طاقتوں کو وضع استقامت پر چلنے سے روکے گی اور بجائے اس کے جو کچھ یاری اور مددگاری کرے۔ خود رہزن اور مضل بن جائے گی اور جو کچھ اس کے ذریعہ سے سیکھا اور سمجھا جائے گا۔ وہ ایسی شے نہ ہوگی کہ جس کو علم اور حکمت کہا جاوے۔ بلکہ صرف خام طمع اور غیر معقول اعتقادوں اور بے جا ہوسوں

براہین احمدیہ صفحہ 101، 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 90، 91 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 58 پر درج ہے

بیزار نہ ہوجاتے تو کوئی بھی پنڈت اُن کو بُرا نہ کہتا۔ اب تو باوا صاحب اِن پنڈتوں کی نظر میں کچھ بھی نہیں وید کے مکذب جو ہوئے۔

قولہ - یہ کہا جاسکتا ہے کہ اُنہوں نے ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ کیا کریں جو سننے اور دیکھنے میں آوے تو بدھ مان لوگ جو کہ ہٹی درہ گرہے نہیں وے سب سمپرذای والے بیدمت میں آجاتے ہیں۔ یعنی نانک وغیرہ اس کے سکھوں نے نہ ویدوں کو سُنا نہ دیکھا کیا کریں جو سُننے یا دیکھنے میں آویں تو جو عقلمند متعصب نہیں وہ فوراً اپنی ٹھگ بدیا چھوڑ کر وید کی ہدایت میں آجاتے ہیں۔ **اقول** اس تمام تقریر سے پنڈت صاحب کا مطلب صرف اتنا ہے کہ باوا نانک صاحب اور اُن کے پیرو ٹھگ ہیں اُنہوں نے دنیا کے لئے دین کو بیچ دیا۔ مگر ہر چند یہ توسچ ہے کہ باوا نانک صاحب نے وید کو چھوڑ دیا اور اس کو گمراہ کرنے والا طومار سمجھا لیکن پنڈت صاحب پر لازم تھا کہ یوں ہی باوا صاحب کے گرد نہ ہوجاتے اور ٹھگ اور مکار اُن کا نام نہ رکھتے بلکہ اُن کے وہ تمام عقیدے جو گرنتھ میں درج ہیں اور مخالف وید ہیں اپنی کتاب کے کسی صفحہ کے ایک کالم میں لکھ کر دوسرے کالم میں اس کے مقابل پر وید کی تعلیمیں درج کرتے تا عقلمند خود مقابلہ کر کے دیکھ لیتے کہ ان دو تعلیموں سے سچی تعلیم کونسی معلوم ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ صرف گالیاں دینے سے کام نہیں نکلتا۔ ہر یک حقیقت مقابلہ کے وقت معلوم ہوتی ہے اور ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔

قولہ - نانک جی بڑے دھناڈ اور رئیس بھی نہ تھے۔ پرنتو اُن کے چیلوں نے نانک چندودے اور جنم ساکھی وغیرہ میں بڑے سدھ اور بڑے ایشرج والے لکھے ہیں۔ نانک جی برہما وی سے ملے بڑی بات چیت کی سب نے ان کا مان کیا۔ نانک جی کے وداہ میں گھوڑے۔ رتھ ہاتھی سونا چاندی موتی پنا ادی رتنوں سے جڑے ہوئے پار اوار تھا لکھا ہے۔ بھلا یہ گپوڑے نہیں تو کیا ہے۔ یعنے نانک جی کہیں کے مالدار اور رئیس نہیں تھے۔ مگر اُن کے چیلوں نے پوتھی نانک چندودی اور جنم ساکھی وغیرہ میں بڑے دولتمند اور بھگت کر کے لکھا ہے

ست بچن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 58 پر درج ہے

اخر من کتب اولیٰ۔ اتکفیك ھذہ الشواھد او ناتیك بامثال أخریٰ
ازکتاب ہائے نخستیں برآر آیا کفایت اند ترا ایں گواہان یا دیگر امثال ہا بیاریم

فان فکرت فیما تلوت علیك من الامثال ذکرا۔ فستعلم انك قد بلغت منی
پس اگر فکر کنی درانچہ بر تو خواندم از امثال برائے یادہا نیدن پس عنقریب بدانی کہ از ما عذر کامل

عذرا۔ ھذا وسأکشف علیك امرا لم تستطع علیه صبرا۔
شنیدی ایں است بطور مختصر و عنقریب مفصل بیان کن امری کنم کہ برو صبر نہ کردی۔

البیان الشافی فی ھذا الباب و تفصیل ما الجانی

بیان شافی دریں باب و تفصیل آں امر کہ چرا برائے

الیٰ ترك التعظیم والتوکل علی رب الارباب

ترک خال زدن مضطر گردیدم و بیان توکل بر خدائے خدا وندان۔

اعلم ان موضوع امرنا ھذا ھو الدعوی الذی عرضت علی الناس و قلت انی
بدانکہ موضوع ایں امر ما آں دعویٰ است کہ بر مردم پیش کردم و گفتم کہ من

انا المسیح الموعود والامام المنتظر المعھود۔ حکمنی الله لرفع اختلاف الامة
مسیح موعود ہستم و امام منتظر معہود ہستم خدا مراحکم مقرر کردہ است برائے دفع اختلاف اُمت

وعلمنی من لدنه لادعوا الناس علی البصیرة۔ فما کان جوابھم الا السب و
و از جناب خود مرا تعلیم داد تا مردم را بوجہ بصیرت بخوانم پس جواب اوشاں بجز ایں ہیچ نبود کہ دشنام ہا

الشتم والفحشاء۔ والتکفیر والتکذیب والایذاء۔ وقد سبونی بکل سبت
دادند و فحش ہا گفتند و کافر گفتن و دروغگو قرار دادن و ستم کردن و مرا از ہر گونہ سب و شتم یاد کردند

فما رددت علیھم جوابھم۔ وما عبأت بمقالھم وخطابھم۔ ولم یزل
پس بجواب آں دشنامہا نداوم و پروائے آں گفتگو و خطاب ایشاں نہ گفتم و دشنام دادن

مواہب الرحمٰن صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 236 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 59 پر درج ہے

حوالہ نمبر 10

وہ الفاظ بیان نہیں فرمائے جو اس عاجز نے بزعم اُن کے اپنی تالیفات میں استعمال کئے ہیں اور درحقیقت سبّ و شتم میں داخل ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔ بڑے دھوکہ کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت میں سمجھ لیتے ہیں اور ان دونوں مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے۔ بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اُس کی کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے دشنام ہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سبّ اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے۔ اور اگر ہر ایک سخت اور آزار دہ تقریر کو محض بوجہ اس کے کہ مرارت اور تلخی اور ایذا رسانی کے دشنام کے مفہوم میں داخل کر سکتے ہیں تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پُر ہے کیونکہ جو کچھ بتوں کی ذلت اور بت پرستوں کی حقارت اور ان کے بارہ میں لعنت ملامت کے سخت الفاظ قرآن شریف میں استعمال کئے گئے ہیں یہ ہرگز ایسے نہیں ہیں جن کے سننے سے بت پرستوں کے دل خوش ہوئے ہوں بلکہ بلاشبہ ان الفاظ نے اُن کے غصہ کی حالت کی بہت تحریک کی ہوگی۔ کیا خدائے تعالیٰ کا کفار مکہ کو مخاطب کر کے یہ فرمانا کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم[1] معترض کے من گھڑت قاعدہ کے موافق گالی میں داخل نہیں ہے کیا خدائے تعالیٰ کا قرآن شریف میں کفار کو شر البریہ قرار دینا اور تمام رذیل اور پلید مخلوقات سے انہیں بدتر ظاہر کرنا یہ معترض کے خیال کی رو سے دشنام دہی میں داخل نہیں ہوگا؟ کیا خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں واغلظ علیھم[2] نہیں فرمایا کیا مومنوں کی علامات میں اشداء علی الکفار[3] نہیں رکھا گیا۔ کیا حضرت مسیح کا یہودیوں کے معزز فقیہوں اور فریسیوں کو سؤر اور کتّے کے نام سے پکارنا اور گلیل کے عالی مرتبہ فرمانروا ہیرودیس کو لومڑی نام رکھنا اور معزز سردار کاہنوں اور فقیہوں کو

[1] انبیاء: ۹۹ [2] التوبہ: ۷۳ [3] الفتح: ۳۰

یہ حوالہ صفحہ 59 پر درج ہے	ازالہ اوہام صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 109 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر11

چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دُور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دُور ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے اُسکی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کیطرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اسکے لئے وہ ایک نیا خدا بنجاتا ہے۔ اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے۔ اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں۔ تو خدا کی ایک نئی تجلی سے اُس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑھ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اُسکو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اُس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دُنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اُسکو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُسکو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اُسکی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اُسمیں کچھ جُدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اُسکی مرضی اور تمہاری خواہشیں اُسکی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مُراد یابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اِس پر عمل کرے اور اُسکی رضا کا طالب ہو جائے اور اُسکی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھکر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اُسکی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُسکے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بنجاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے

کشتی نوح صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 59 پر درج ہے

ممن افترٰی علی اللّٰہ کذبا۔ تنزیل من اللّٰہ العزیز الرحیم۔ لتنذر قوماً ما انذر اباءھم ولتدعو قوماً اٰخرین۔ عسی اللّٰہ ان یجعل بینکم و بین الذین عادیتم مودۃً۔ یخرّون علی الاذقان سجدا ربنا اغفرلنا انا کنّا خاطئین۔ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللّٰہ لکم۔ و ھو ارحم الراحمین۔ انی انا اللّٰہ فاعبدنی ولا تنسنی واجتھد ان تصلنی واسئل ربک وکن سئولا۔ اللّٰہ ولیّ حنّان۔ علّم القراٰن۔ فبایّ حدیث بعدہٗ تحکمون۔ نزّلنا علٰی ھٰذا العبد رحمۃ۔ و ما ینطق عن الھوٰی۔ ان ھو الا وحی یوحٰی۔ دنٰی فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنٰی۔ ذرنی والمکذبین انی مع الرسول اقوم۔ ان یومی لفصل عظیم۔ و انک علی صراط مستقیم۔ و انا نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ وانی رافعک الیّ۔ و یاتیک نصرتی۔ انی انا اللّٰہ ذوالسلطان۔ ترجمہ:۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص دین کی بیخ کنی کرتا ہے۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ کہہ اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس کے لئے کوئی تائید نہ ملتی اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے مخالف ہوتی اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اس پر قائم نہ ہو سکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ نشان جمع ہو رہے ہیں ان میں سے کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور پھر فرمایا خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق ...... اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو

اربعین نمبر 3 صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 59 پر درج ہے

دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔ بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے کہ نماز کے لئے جب زینہ چڑھکر اوپر جاتا ہوں تو مجھے اپنے ظاہر حالت پر امید نہیں ہوتی کہ زینہ کی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھنے تک میں زندہ رہوں گا۔ اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لئے موجود ہوتا ہے اور ایسے مریضوں کے انجام کی نظیریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکر افترا پر جرأت کرسکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسے پر کہتا ہے کہ میری اسی برس کی عمر ہوگی۔ حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے پنجہ میں ہر وقت پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسی مرضوں والے مدقوق کی طرح گداز ہوکر جلد مرجاتے ہیں یا کاربنکل یعنی سرطان سے ان کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ تو پھر جس زور سے میں ایسی حالت پُرخطر میں تبلیغ میں مشغول ہوں کیا کسی مفتری کا کام ہے۔ جب میں بدن کے اوپر کے حصہ میں ایک بیماری۔ اور بدن کے نیچے کے حصہ میں ایک دوسری بیماری دیکھتا ہوں تو میرا دل محسوس کرتا ہے کہ یہ وہی دو چادریں ہیں جن کی خبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہمخیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہوکر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں

اربعین نمبر 4 صفحہ 129 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 471 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 60 پر درج ہے

رخنۂ آدم کہ تھا وہ ناتکمل اب تلک
وہ خدا جس نے نبی کو تھا زرِ خالص دیا
وہ دکھاتا ہے کہ دیں میں کچھ نہیں اکراہ و جبر
پس یہی ہے رمز جو اس نے کیا منع از جہاد
تا دکھاوے منکروں کو دیں کی ذاتی خوبیاں
کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے
روشنی میں مہرِ تاباں کی بھلا کیا فرق ہو
اے مرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
جس نے نفسِ دوں کو ہمت کر کے زیرِ پا کیا
گالیاں سنکر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھپ رہو تم دیکھ کر اُن کے رسالوں میں ستم
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
افترا اُن کی نگاہوں میں ہمارا کام ہے
خیر خواہی میں جہاں کی خوں کیا ہم نے جگر
پاک دل پر بدگمانی ہے یہ شقوت کا نشاں

میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار
زیورِ دیں کو بناتا ہے وہ اب مثلِ سنار
دیں تو خود کھینچے ہے دل مثلِ بتِ سیمیں عذار
تا اٹھا دے دیں کی رہ سے جو اٹھا تھا اک غبار
جن سے ہوں شرمندہ جو اسلام پر کرتے ہیں وار
وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار
قومِ وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار
گرچہ نکلے روم کی سرحد سے یا از زنگبار
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار
چیز کیا ہیں اُس کے آگے رستم و اسفندیار
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
چھوڑ دو اُن کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حال زار
شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار
یہ خیال اللہ اکبر کس قدر ہے نابکار
جنگ بھی تھی صلح کی نیت سے اور کیں سے فرار
اب تو آنکھیں بند ہیں دیکھیں گے پھر انجامِ کار

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 60 پر درج ہے

١٦١

١٥ر جنوری ١٩٠٢ء

مخالفانہ تحریروں کا جواب مخالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں۔ ہم کو اُن کا جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہیے۔ ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں، کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے۔ اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔ اُن کو تو مخاطب کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ لوگ بجائے خود واجب الرحم ہیں۔ ہاں فضول باتوں کو نکال کر اگر کسی معقول اعتراض کا جواب عوام کو دھوکہ سے بچانے کے لیے دیا جاوے تو نامناسب نہیں۔ اگر ہم ان کے مقابل پر سخت زبانی کا استعمال کریں۔ تو یہ تو اپنے مرتبہ کا بھی تنزل ہے۔ اگر کبھی کوئی سخت لفظ استعمال کیا گیا ہے تو وہ حق کی لازمی مرارت ہے جو دوا کے طور پر ہے جس کی نظیر انجیل اور نبیوں کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ ریس اور تقلید کرنا انبیاء کا کام نہیں۔ نام تو وہی ہوتا ہے جو آسمان پر رکھا جاتا ہے کسی کے ظالم۔ کافر کہنے سے کیا بنتا ہے۔ زمینی ناموں کا آخر خاتمہ ہو جاتا ہے اور آسمانی نام ہی رہ جاتے ہیں پس دُنیا کے کیڑوں کے ناموں کی کیا پرواہ اُس نام کی قدر کرو جو آسمان پر نیک لکھا جاوے۔

مسیح کے دو زرد چادروں میں نزول زرد چادروں سے مُراد اگر یہی ہو جو ہمارے مخالف بیان کرتے ہیں تو پھر عام ہندو جوگیوں اور مسیح میں مابہ الامتیاز کیا ہوگا۔ اصل میں خدا کی چادر اپنے الگ معنی رکھتی ہے اور وہ وہی ہیں جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھولے ہوتے ہیں کہ دو زرد چادروں سے مُراد دو بیماریاں ہیں جو مجھے لاحق حال ہیں۔

آدابِ تبلیغ دُنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ عوام۔ متوسط درجے کے۔ اُمراء۔ عام عموماً کم فہم ہوتے ہیں۔ اُن کی سمجھ موٹی ہوتی ہے۔ اس لیے اُن کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ اُمراء کے لیے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے، کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور اُنکا تکبر اور تعلّی اور بھی سدِّ راہ ہوتی ہے۔ اس لیے اُن کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اُن کے طرز کے موافق اُن سے کلام کرے یعنی مختصر مگر پورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو۔ تحقّق و دقّت مگر عوام کو تبلیغ کرنے کے لیے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہیے۔ رہے اوسط درجے کے لوگ۔ زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے کہ ان کو تبلیغ کی جاوے۔ وہ بات کو سمجھ سکتے ہیں اور اُن کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبر اور نزاکت بھی نہیں

ملفوظات جلد دوم صفحہ 161 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 60 پر درج ہے

رکھتی تھی کہ ان لوگوں کو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا غم کھانے لگتا۔ اور اس طرح ہراساں ہو کر رجوع الی الحق کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں کہ چشم دید تجربہ اس پر سخت اثر ڈالتا ہے۔ سو درحقیقت ایسا ہی ہوا۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے وارثوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ایسے غم میں ڈالا کہ گویا وہ مر گئے اور سخت خوف میں پڑ گئے اور دعاؤں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا۔ کہ خدا تعالیٰ اس جگہ بھی تاخیر ڈالتا۔ جیسا کہ آتھم کے متعلق کی پیشگوئی میں تاخیر ڈالی۔ ہم عربی مکتوب میں لکھ چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی مشروط بہ شرط تھی اور ہم یہ بھی بار بار بیان کر چکے ہیں کہ وعید کی پیشگوئی بغیر شرط کے بھی تخلف پذیر ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ یونس کی پیشگوئی میں ہوا۔ ☆

سو چاہیئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف **انجام** کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی۔ اور نہایت **صفائی سے ناک کٹ جائے گی**۔ اور ذلت کے سیاہ داغ اُن کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کر دیں گے۔ سنو! اور یاد رکھو! کہ میری پیشگوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں میں ان کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک یہ لوگ میری تکذیب کریں۔ بیشک گالیاں دیں۔ لیکن اگر میری پیشگوئیاں نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں کے نمونہ پر ہیں تو اُن کی تکذیب انہیں پر لعنت ہے۔ چاہیئے کہ اپنی جانوں پر رحم کریں اور رُوسیاہی کے ساتھ نہ مریں۔ کیا یونس کا قصہ انہیں یاد نہیں کہ کیونکر وہ عذاب ٹل گیا جس میں کوئی شرط بھی نہ تھی۔ اور اس جگہ تو شرطیں موجود ہیں۔ اور احمد بیگ کے اصل وارث جن کی تنبیہ کے لئے یہ نشان تھا اُس کے مرنے کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا نام لے لیکر روتے تھے اور پیشگوئی کی عظمت دیکھ کر اس گاؤں کے تمام مرد و عورت کانپ اُٹھے تھے۔ اور عورتیں چیخیں مار کر کہتی تھیں کہ ہائے وہ باتیں سچ نکلیں۔ چنانچہ وہ لوگ اُس دن تک غم اور خوف میں رہے جب تک اُن کے داماد سلطان محمد کی میعاد گذر گئی پس اس تاخیر کا یہی سبب تھا جو خدا کی قدیم سنت کے موافق ظہور میں آیا۔ خدا کے الہام میں جو توبی توبی

☆ اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد

انجام آتھم صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 61 پر درج ہے

مباہلہ کے بعد میری بد دُعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا تو میں اقرار کروں گا۔ کہ میں جھوٹا ہوں

واقعی ذلت نہ پہنچی یا ہمیں کوئی واقعی عزت حاصل نہ ہوئی جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کروں گا۔ سوا اس کے وہ مباہلہ درحقیقت میری درخواست سے نہیں تھا اور نہ میرا اس میں یہ مدعا تھا کہ عبدالحق پر بددعا کروں اور نہ میں نے بعد مباہلہ کبھی اس بات کی طرف توجہ کی۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں نے کبھی عبدالحق پر بددعا نہیں کی۔ اور اپنے دل کے جوش کو ہرگز اس طرف توجہ نہیں دیا۔ لیکن اب جو اہل مولویوں کا ظلم انتہا سے گزر گیا۔ اس لئے اب میں آسمانی فیصلہ کے لئے خود ہر ایک مکفر سے مباہلہ کی درخواست کرتا ہوں۔ اور اس لئے کہ بعد میں شبہات پیدا نہ ہوں میں نے یہ لازمی شرط ٹھہرا دی ہے کہ جو لوگ مباہلہ کے لئے بلائے گئے ہیں کم سے کم دس آدمی ان میں سے مباہلہ کی درخواست کریں تا خدا کی مدد صفائی سے ثابت ہو۔ اور کسی تاویل کی گنجائش نہ رہے اتنا کوئی بعد میں یہ نہ کہے کہ مقابل پر صرف ایک آدمی تھا۔ سو اتفاقاً اس پر کوئی مصیبت آگئی۔

بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ سچائی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ گزشتہ مباہلہ میں عبدالحق کو فتح ہوئی۔ کیونکہ آتھم کے متعلق جو پیشگوئی کی تھی اس میں آتھم نہیں مرا۔ مگر یہ دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے کہ کب اور کس وقت یہ الہام ظاہر کیا گیا تھا کہ آتھم ضرور میعاد کے اندر مرے گا اور کس اشتہار یا کتاب میں ہم نے لکھا تھا کہ اس عرصہ میں بغیر کسی شرط کے آتھم کی نسبت موت کا حکم ہے دنیا میں جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو۔ اور گندی روحو۔ تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لئے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو۔ تم سچائی کی تیز شعاعوں کو کیونکر چھپا سکتے ہو۔ کیا ضرور نہ تھا کہ خدا اس پیشگوئی میں اپنی شرط کا لحاظ رکھتا۔ اے ایمان اور انصاف سے دور بھاگنے والو سچ بولو کیا اس پیشگوئی میں کوئی ایسی شرط نہ تھی جس پر قدم مار کر آتھم کا اس کی موت میں تاخیر ڈال سکتا تھا۔ سو تم جھوٹ مت بولو اور وہ نجاست نہ کھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی۔

آنکھ کھول کر دیکھو کہ یہ پیشگوئی اپنی تمام چمکوں کے ساتھ پوری ہو گئی۔ اب اس پیشگوئی کو ایک پیشگوئی نہ سمجھو بلکہ دو پیشگوئیاں ہیں جو اپنے وقت پر ظہور میں آئیں۔

(۱) اوّل وہ پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں درج ہے۔ جس نے آج سے سترہ برس

انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 62 پر درج ہے

کہتے ہیں کہ مہر علیشاہ صاحب لاہور میں آئے اُن سے مقابلہ نہ کیا۔ جن دلوں پر خدا لعنت کرے میں اُن کا کیا علاج کروں۔ میرا دل فیصلہ کے لئے دردمند ہے۔ ایک زمانہ گذر گیا میری یہ خواہش اب تک پوری نہیں ہوئی کہ ان لوگوں میں سے کوئی راستی اور ایمانداری اور نیک نیتی سے فیصلہ کرنا چاہے مگر افسوس کہ یہ لوگ صدق دل سے میدان میں نہیں آتے۔ خدا فیصلہ کے لئے تیار ہے اور اُس اونٹنی کی طرح جو بچہ جننے کے لئے دم اُٹھاتی ہے زمانہ خود فیصلہ کا تقاضا کر رہا ہے۔ کاش ان میں سے کوئی فیصلہ کا طالب ہو۔ کاش ان میں سے کوئی رشید ہو۔ میں بصیرت سے دعوت کرتا ہوں اور یہ لوگ ظن پر بھروسہ کر کے میرا انکار کر رہے ہیں ۱۲۱

ان کی نکتہ چینیاں بھی اسی غرض سے ہیں کہ کسی جگہ ہاتھ پڑ جائے۔ اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔ بجز ان چند حدیثوں کے جو تہتر فرقوں نے بوٹی بوٹی کرکے باہم تقسیم کر رکھی ہیں رؤیت حق اور یقین کہاں ہے! اور ایک دوسرے کے مکذب ہو۔ کیا ضرور نہ تھا کہ خدا کا حکم یعنی فیصلہ کرنیوالا تم میں نازل ہو کر تمہاری حدیثوں کے انبار میں سے کچھ لیتا اور کچھ رد کر دیتا۔ سو یہی اس وقت ہوا۔ وہ شخص حَکَم کس بات کا ہے جو تمہاری سب باتیں مانتا جائے اور کوئی بات رد نہ کرے اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کیلئے پیدا ہوا۔ اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اُسکی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو کم سے کم یہ تو سوچو کہ شائد غلطی ہوگئی ہو اور شائد یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔ اور کیوں مجھ پر یہ الزام لگاتے ہو کہ براہین احمدیہ کا روپیہ کھا گیا ہے۔✝ اگر میرے پر تمہارا کچھ حق ہے

✝ منشی الٰہی بخش صاحب نے جھوٹے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی نجاست

اربعین نمبر 4 حاشیہ صفحہ 114،115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 457،456 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 62 پر درج ہے

ص۲۲ جس کا ایماناً تم مواخذہ کر سکتے ہو یا اب تک مَیں نے تمہارا کوئی قرضہ ادا نہیں کیا۔ یا تم نے اپنا حق مانگا اور میری طرف سے انکار ہوا تو ثبوت پیش کر کے وہ مطالبہ مجھ سے کرو۔ مثلاً اگر مَیں نے براہین احمدیہ کی قیمت کا روپیہ تم سے

اپنی کتاب عصائے موسیٰ کو ایسا بھر دیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدرو گندے کیچڑ سے بھری ہوتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے۔ اور خدا سے بےخوف ہو کر میری عزت پر افترا کے طور پر سخت دشمنوں کی طرح حملہ کیا ہے وہ یقیناً سمجھ لیں کہ یہ کام انہوں نے اچھا نہیں کیا۔ اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے ان گالیوں سے زیادہ نہیں جو حضرت موسیٰ کو دی گئیں اور حضرت مسیح کو دی گئیں۔ اور ہمارے سیّد صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں۔ افسوس انہوں نے آیت ویل لکل ھمزۃ لمزۃ[1] کے ویل کے وعید سے کچھ بھی اندیشہ نہیں کیا۔ اور نہ انہوں نے آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم[2] کی کچھ بھی پروا کی۔ وہ بار بار میری نسبت لکھتے ہیں کہ مَیں نے ان کو تسلی دیدی کہ مَیں آپ کے افترا کی وجہ سے کسی انسانی عدالت میں آپ پر نالش نہیں کرونگا۔ سو مَیں کہتا ہوں کہ مَیں نہ صرف انسانی عدالت میں نالش نہ کرونگا بلکہ مَیں خدا کی عدالت میں بھی نالش نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے محض جھوٹے اور قابل شرم الزام میرے پر لگائے ہیں اور مجھے ناکردہ گناہ دُکھ دیا ہے اس لئے میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ مَیں اسوقت سے پہلے مروں جب تک کہ میرا قادر خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بری کر کے آپ کا کاذب ہونا ثابت نہ کرے۔ الا ان لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ اسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ۶ ردسمبر ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا بر مقام فلک رسیدہ یارب۔ گر امیدے دہم مدار عجب۔ بعد اللہ تعالیٰ۔ مَیں نہیں جانتا کہ گیارہ دن ہیں یا گیارہ ہفتہ یا گیارہ مہینے یا گیارہ سال مگر بہرحال ایک نشان میری بریّت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا جو آپ کو سخت شرمندہ

[1] الھمزۃ: ۲ [2] بنی اسرائیل: ۳۷

اربعین نمبر 4 حاشیہ صفحہ 114،115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 456،457 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 62 پر درج ہے

حوالہ نمبر 19

اب دیکھو یہ تین سو تیرہ مخلص جو اس کتاب میں درج ہیں یہ اسی پیشگوئی کا مصداق ہے جو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے پیشگوئی میں کدعہ کا لفظ بھی ہے جو صریح قادیان کے نام کو بتلا رہا ہے پس تمام مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ مہدی موعود قادیان میں پیدا ہوگا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب چھپی ہوئی ہوگی جس میں تین سو تیرہ اس کے دوستوں کے نام درج ہونگے۔ سو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات میرے اختیار میں تو نہیں تھی کہ میں ان کتابوں میں جو اس زمانہ سے ہزار برس پہلے دنیا میں شائع ہو چکی ہیں اپنے گاؤں قادیان کا نام لکھ دیتا۔ اور نہ میں نے چھاپہ کی کل نکالی ہے تا یہ خیال کیا جائے کہ میں نے اس غرض سے مطبع کو اس زمانہ میں ایجاد کیا ہے۔ اور نہ تین سو تیرہ مخلص اصحاب کا پیدا کرنا میرے اختیار میں تھا بلکہ یہ تمام اسباب خود خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔ تا وہ اپنے رسول کریم کی پیشگوئی کو پورا کرے۔

مگر اس زمانہ کے مولویوں کی حالت پر سخت افسوس ہے۔ کہ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو۔ آتھم کی نسبت کیسی صفائی سے پیشگوئی پوری ہوئی خدا تعالیٰ کی الہامی شرط کے موافق اول آتھم سودائیوں کی طرح ڈرتا پھرا۔ بعد ہ باعث شدت خوف شرط سے فائدہ اٹھالیا اخفاء کی حالت میں خدا تعالیٰ کے قطعی الہام کے موافق واصل جہنم ہوا۔ اور یہی پیشگوئی تھی جس کی براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں بھی اب سے ستر برس پہلے خبر دی گئی تھی۔ سو جیسا کہ اس پیشگوئی کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی۔ عبد الحق اور عبد الجبار غزنویاں وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی۔ اور جیسا کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملہ کیا انہوں نے بھی اسلام پر حملہ کیا کیونکہ یہ نشان اسلام کی تائید میں تھا۔ سو ان لوگوں نے اسلام کی کچھ پرواہ نہ کی اور کچھ بھی حیا اور شرم اور تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اسی لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا نام یہودی رکھا۔ اگر یہ لوگ آتھم کے بارے میں کوئی بھی نکتہ چینی کرتے تو ہمیں کچھ افسوس نہ تھا مگر ان لوگوں نے تو اس کے سچائی پر تھوکا جو آفتاب کی طرح چمک رہی تھی۔ عبد الحق غزنوی بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بدذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا۔ اور ساتھ ہی تیرا بھی۔ اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہے۔ اے خبیث کب تک تو جئے گا۔ کیا تیرے لئے ایک دن موت کا مقرر نہیں۔

انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 62 پر درج ہے

ایسا ہی ذرہ انصاف کرنا چاہیئے کہ کس قوت اور چمک سے کسوف اور خسوف کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور ہمارے دعویٰ پر آسمان نے گواہی دی۔ مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ۔ اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔ اے پلید دجال! پیشگوئی تو پوری ہو گئی۔ لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔ پیشگوئی کے اصل لفظ جو امام محمد باقر سے دارقطنی میں مروی ہیں یہ ہیں۔ "ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ الخ۔ یعنی ہمارے مہدی کی تائید اور تصدیق کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور جب کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے وہ دو نشان کسی مدعی کے وقت ظہور میں نہیں آئے۔ اور وہ یہ ہیں کہ مہدی کے ادعا کے وقت میں چاند کو اس پہلی رات میں گرہن ہوگا جو اس کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرھویں رات۔ اور سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے اس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہے یعنی اٹھائیس تاریخ کو۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی کے لئے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ اس کے دعوی کے وقت میں خسوف کسوف رمضان میں ان تاریخوں میں ہوا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا **اس غرض سے نہیں تھا کہ وہ خسوف کسوف قانون قدرت کے** برخلاف ظہور میں آئے گا۔ اور نہ حدیث میں کوئی ایسا لفظ ہے۔ بلکہ صرف یہ مطلب تھا کہ اس مہدی سے پہلے کسی مدعی صادق یا کاذب کو یہ اتفاق نہیں ہوا ہو گا کہ اس نے مہدویت یا رسالت کا دعوی کیا ہو۔ اور اس کے وقت میں ان تاریخوں میں رمضان میں خسوف کسوف ہوا ہو۔ پس ان مولویوں کو چاہیئے تھا۔ کہ اگر اس پیشگوئی کی صحت میں شک تھا تو ایسی کوئی نظیر سابق زمانہ میں سے بحوالہ کسی کتاب کے پیش کرتے۔ جس میں لکھا ہوتا کہ پہلے ایسا دعوی ہو چکا ہے۔ اور اس کے وقت میں ایسا خسوف کسوف بھی ہو چکا ہے مگر اس طرف تو انہوں نے رخ بھی نہیں کیا۔ اور یہ احمقانہ عذر پیش کر دیا ہے کہ اس پیشگوئی کے یہ معنی ہیں کہ چاند کو رمضان کی پہلی رات میں گرہن لگیگا۔ اور پندرہ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ لاحول ولا قوۃ۔ ان احمقوں نے یہ معنی کس لفظ سے سمجھ لئے۔ اے نادانو! آنکھوں کے اندھو! مولویت کو بدنام کرنے والو! ذرہ سوچو!

انجام آتھم صفحہ 45،46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329،330 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 63 پر درج ہے

۵۳

اقوم لدعوة الانام ۔ وفعل ما شاء و
هو احكم الحاكمين ۔ والله يعلم ما في قلبي
ولا يعلم احد من العالمين ؎

حِبٌّ لنا فنحبه نتحبّبُ
وعن المنازل والمراتب نرغبُ
انّي ارى الدنيا وبلدة اهلها
جدبت وارض ودادنا لا تجدبُ
يتمايلون على النعيم وانّنا
ملنا الى وجه يسر ويطربُ
انا تعلقنا بنور حبيبنا
حتّى استنار لنا الذي لا يخشبُ
انّ العدا صاروا خنازير الفلا
ونساؤهم من دونهنّ الاكلبُ

کے لئے حکم کیا۔ اور جو چاہا کیا۔ اور وہ احکم الحاکمین ہے۔

ہمارا ایک دوست ہے، اور ہم اُس کی محبت سے پُر ہیں
اور مراتب اور منازل سے ہمیں بے رغبتی اور نفرت ہے۔
میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اُس کے طالبوں کی زمین قحط زدہ
ہوگئی ہے یعنی جلدی تباہ ہو جائیگی اور ہماری محبت کی زمین کبھی قحط زدہ نہیں ہوگی۔
لوگ دنیا کی نعمت پر جھکتے ہیں۔ مگر ہم اس مُنہ کی طرف
جُھک گئے ہیں جو خوشی پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے۔
ہم اپنے پیارے کے دامن سے آویختہ ہیں ایسے کہ جو صاف اور
شفاف نہیں ہو سکتا وہ بھی ہمارے لئے منوّر ہو گیا
دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور اُن کی
عورتیں کُتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔

آنچہ را خواست کرد کہ او احکم الحاکمین است و خدا می داند آنچہ در دل من است وغیر او ازاں آگاہ نہ۔

اشعار

مارا محبوبے است کہ از حب او پر می باشیم۔ و از مراتب و مناصب بکلّی فراغ داریم۔
می بینیم دنیا و زمین طالبانش را قحط برآں چیرہ شدہ ولے زمین دوستی ما ہمواره سرسبز خواہد بود۔
مردم بر نعمتہائے دنیا سر فرود آوردہ اند ولیکن ما میل سوئے روئے آوردہ ایم کہ شادی و خورمی بخشد۔
ما دست بدامان دوست خود زدہ ایم ازہمیں سبب است کہ آنچہ صاف بودنش دشوار بود بجہت ما صاف و روشن گردید۔
دشمنان ما خنزیر ہائے بیابان شدہ اند و زنان آنہا سگ ہا را در پس انداختہ اند۔

بلکہ برابر سخت دل اور دشمن اسلام رہا اور مسیح کو برابر خدا ہی کہتا رہا۔ پھر اگر ہم اسی وقت بلا توقف دو ہزار روپیہ ہندیں تو ہم پر لعنت اور ہم جھوٹے اور ہمارا الہام جھوٹا۔ اور اگر عبد اللہ آتھم قسم نہ کھاوے یا قسم کی سزا میعاد کے اندر دیکھ لے تو ہم سچے اور ہمارا الہام سچا۔ پھر بھی اگر کوئی تحکم سے ہماری تکذیب کرے اور اس معیار کی طرف متوجہ نہ ہو اور ناحق سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے تو بے شک وہ ولد الحلال اور نیک ذات نہیں ہوگا کہ خواہ نخواہ حق سے روگرداں ہوتا ہے اور اپنی شیطنت سے کوشش کرتا ہے کہ سچے جھوٹے ہو جائیں۔

ص۳۰ اب اس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہوگا کہ ہم دو کلموں کے مول میں خود دار یعنے سر میں جا کر دو ہزار روپیہ دیتے ہیں۔ مسٹر عبد اللہ آتھم اگر در حقیقت مجھے کاذب سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ ایک ذرہ بھی اس نے اسلامی عظمت کی طرف رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور بلا توقف جلسہ مذکورہ بالا کے موافق اقرار کر دے گا کیونکہ اب تو وہ اپنے تجربہ سے جان چکا کہ میں جھوٹا ہوں اور مسیح کی حفاظت کو اس نے مشاہدہ کر لیا پھر اس مقابلہ سے اس کو کیا خوف ہے کیا پہلے پندرہ مہینوں میں مسیح زندہ تھا اور مسٹر عبد اللہ آتھم کی حفاظت کر سکتا تھا اور اب مر گیا ہے اس لئے نہیں کر سکتا جبکہ عیسائیوں نے اپنے اشتہار میں بیدھڑک اعلان دیا ہے کہ خداوند مسیح نے مسٹر عبد اللہ آتھم کی جان بچائی تو پھر اب بھی خداوند مسیح جان بچائے گا کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اب مسیح کے خداوند قادر ہونے کی نسبت مسٹر عبد اللہ آتھم کو کچھ شک اور تردد پیدا ہو جائے اور پہلے وہ شک نہ ہو بلکہ اب تو بہت یقین چاہیئے کیونکہ اس کی خداوندی اور قدرت کا تجربہ ہو چکا اور نیز ہمارے جھوٹ کا تجربہ۔ لیکن یاد رکھو کہ مسٹر عبد اللہ آتھم اپنے دل میں خوب جانتا ہے کہ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں کہ اس کو مسیح نے بچایا جو خود مر چکا وہ کس کو بچا سکتا ہے اور جو مر گیا وہ قادر کیونکر اور خداوند کیسا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ سچے اور کامل خدا کے خوف نے اس کو بچایا اگر اب نادان عیسائیوں کی تحریک سے بیباک ہو جائے گا۔ تو پھر اس کامل خدا کی طرف سے بیباکی کا مزہ چکھے گا۔ غرض اب ہم نے فیصلہ کی صاف صاف راہ بتا دی اور جھوٹے سچے کے لئے ایک معیار پیش کر دیا۔ اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور اپنی شرارت سے بار بار کہے گا کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی اور کچھ شرم اور حیا کو کام نہیں لائے گا اور بغیر اس کے جو ہمارے اس فیصلہ کا انصاف کی رو سے جواب دے سکے انکار اور زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔ پس حلال زادہ بننے کے لئے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا ہے اور

انوار اسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 63 پر درج ہے

حوالہ نمبر 23

جس زمانہ میں ان مولویوں اور اُن کے چیلوں نے میرے پر تکذیب اور بدزبانی کے حملے شروع کئے اُس زمانہ میں میری بیعت میں ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ گو چند دوست جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے میرے ساتھ تھے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ستر ہزار کے

بقیہ حاشیہ ٹھیرایا ہے اور پھر دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شانِ نبوت کے ساتھ آوے تا اس نبوت عالیہ کی کسرِ شان نہ ہو۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلیت کے ساتھ پیدا کیا اور ظلی طور پر نبوت محمدی اس میں رکھ دی تا ایک معنے سے مجھ پر نبی اللہ کا لفظ صادق آوے اور دوسرے معنوں سے ختم نبوت محفوظ رہے۔

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ خدائے حکیم علیم نے وضع دنیا دوری رکھی ہے یعنی بعض نفوس بعض کے مشابہ ہوتے ہیں نیک نیکوں کے مشابہ اور بد بدوں کے مشابہ مگر بایں ہمہ یہ امر مخفی ہو سکتا ہے اور زور شور سے ظاہر نہیں ہوتا لیکن آخری زمانہ کے لئے خدا نے مقرر کیا ہوا تھا کہ وہ ایک عام رجعت کا زمانہ ہوگا تا یہ اُمت مرحومہ دوسری اُمتوں سے کسی بات میں کم نہ ہو۔ پس اُس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے اُس نے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھ دیا۔ چنانچہ آدمؑ ابراہیمؑ نوحؑ موسیٰؑ داؤدؑ سلیمانؑ یوسفؑ یحییٰؑ عیسیٰؑ وغیرہ یہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس اُمت میں دوبارہ پیدا ہو گئے یہاں تک کہ سب کے آخر مسیح پیدا ہو گیا اور جو میرے مخالف تھے اُنکا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا چنانچہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ کرتا ہوا فرماتا ہے

اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين[1]

پس یہ آیت صاف کہہ رہی ہے کہ اس اُمت کے بعض افراد کو گذشتہ نبیوں کا کمال دیا جائے گا اور نیز یہ کہ گذشتہ کفار کی عادات بھی بعض منکروں کو دی جائیں گی اور بڑی شد و مد سے

[1] الفاتحہ: ۶-۷

نزول المسیح (حاشیہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 63 پر درج ہے

بالمقابل ایک جگہ بیٹھ کر زبان عربی میں میرے مقابل میں سات آیت قرآنی کی تفسیر لکھیں اور یا ایک سال تک

ان تمام واقعات سے اطلاع پاوے تا اس کی بے خبری اس کی شفیع نہ ہو۔ پھر بعد اس کے قسم کھاوے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور جھوٹی ہے۔ پھر اگر وہ ایک سال تک اس قسم کے وبال سے تباہ نہ ہو جائے اور کوئی فوق العادت مصیبت اس پر نہ پڑے تو دیکھو کہ میں سب کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس صورت میں میں اقرار کروں گا کہ ہاں میں جھوٹا ہوں۔ اگر عبد الحق اس بات پر اصرار کرتا ہے تو وہی قسم کھاوے اور اگر محمد حسین بطالوی اس خیال پر زور دے رہا ہے تو وہی میدان میں آوے۔ اور اگر مولوی احمد اللہ امرتسری یا ثناء اللہ امرتسری ایسا ہی سمجھ رہا ہے۔ تو انہیں پر فرض ہے کہ قسم کھانے سے اپنا تقویٰ دکھلاویں اور یقیناً یاد رکھو کہ اگر ان میں سے کسی نے قسم کھائی کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور عیسائیوں کی فتح ہوئی۔ تو خدا اس کو ذلیل کرے گا۔ رُوسیاہ کرے گا۔ اور لعنت کی موت سے اس کو ہلاک کرے گا کیونکہ اس نے سچائی کو چھپانا چاہا۔ جو دین اسلام کے لئے خدا کے حکم اور ارادہ سے زمین پر ظاہر ہوئی۔

مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں۔ اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مُردار کھا رہے ہیں۔

اب اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اگرچہ عبد الحق کے مباہلہ میں اس طرف سے کسی بد دُعا کا ارادہ نہ کیا گیا۔ مگر جو صادق کے سامنے مباہلہ کے لئے آیا ہو۔ کسی قدر تو بعد مباہلہ ایسے امور کا پایا جانا چاہیئے۔ جن پر غور کرنے سے اس کی ذلت اور نامرادی پائی جائے اور اپنی عزت دکھلائی دے۔

سو جاننا چاہیئے کہ وہ امور یہ تفصیل ذیل ہیں جو بحکم العاقبۃ للمتقین[1] ہماری عزت کے موجب ہوئے۔ **اوّل**۔ آتھم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی۔ وہ اپنے واقعی معنوں کے رُو سے پوری ہو گئی۔ اور اُس دن وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جو پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں لکھی گئی تھی۔ آتھم اصل منشاء الہام کے مطابق مر گیا۔ اور تمام مخالفوں کا منہ کالا ہوا۔ اور اُن کی تمام جھوٹی خوشیاں خاک میں مل گئیں۔ اس پیشگوئی کے واقعات پر اطلاع پاکر سعادتوں کا کفر ٹوٹا اور ہزاروں خط اس کی تصدیق کے لئے پہنچے۔ اور مخالفوں اور مکذبوں پر وہ لعنت پڑی جو اب دم نہیں مار سکتے۔ **دوسرا** وہ امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہ اُن عربی رسالوں کا مجموعہ ہے جو مخالف مولویوں اور پادریوں کے ذلیل کرنے کے لئے لکھے

[1] ھود: ۵۰

انجام آتھم (ضمیمہ) صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 309 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 64 پر درج ہے

واشهد الاحرار و الاسارى انى اضع البركة واللعنة امام النصارى ۱۳۳
اور میں آزادوں اور قیدیوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں آج برکت اور لعنت نصاریٰ کے آگے رکھتا ہوں
اما البركة فيتالهم بركة الدنيا عند مقابلة الكتاب وينالون انعاما كثيرا
برکت سے مراد دنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کے وقت اُن کو حاصل ہوگی اور وہ بہت سا انعام
مع الفتح و الغلاب اوينالهم بركة الاخرة عند التوبة وترك توهين
مع فتح اور غلبہ کے پائیں گے یا برکت سے مراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ اور ترک توہین قرآن
القرآن وترك صفة السرحان و اما اللعنة فلا يرد عليهم الا عند
سے اُن کو ملے گی مگر لعنت اُن پر صرف اس حالت میں وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بنا سکیں
اعراضهم عن الجواب ومع ذالك عدم امتناعهم عن الشتم والسب
اور باوجود اس کے
والقدح فى كتاب رب الارباب رب العالمين۔
قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی باز نہ آویں۔
واعلم ان كل من هو من ولد الحلال وليس من ذرية البغايا
اور جاننا چاہیئے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں
ونسل الدجال فيفعل امرا من امرين اما كف اللسان بعد ترك
اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہو وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کریگا یا تو بعد اسکے دروغگوئی
الافتراء والمين و اما تاليف الرسالة كرسالتنا وترصيع المقالة كمقالتنا
اور افترا سے باز آجائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا
ولكن الذى ما ازدجر من القدح فى بلاغة القرآن وما امتنع من الانكار
مگر وہ شخص کہ جس نے نہ تو ہمارے رسالہ جیسا رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح و قدح سے باز آیا
من فصاحة الفرقان فعليه كلما قلنا وكتبنا فى هذا القرطاس وعليه
اور نہ فصاحت قرآنی پر حملہ بیجا کرنے سے اپنے تئیں روکا پس اُسپر وہ سب باتیں وارد ہونگی جو ہم اس رسالہ

نور الحق صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 64 پر درج ہے

۱۰۶ تو مناسب تھا کہ وہ اس بحث میں اپنے تئیں نہ ڈالتے اور چپ ہی رہتے اور خواہ نخواہ اپنے موجودہ وید کی پردہ دری نہ کراتے۔ جو کچھ وید نے اپنا فلسفہ اور علم طبعی ظاہر کیا ہے وہ یہی ہے کہ ہندوؤں کے پرمیشر کو ایک انسان کا فرزند قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اندر آریوں کا پرمیشر کشلیا کا بیٹا ہے۔

اور نیز یہ کہ عناصر اور اجرام سماویہ سب پرمیشر ہی ہیں اور نیز وہ تعلیم دیتا ہے کہ ان تمام چیزوں سے مرادیں مانگی جائیں اور نیز یہ تعلیم جو نہایت گندی اور قابل شرم تعلیم ہے یعنی یہ کہ پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں) ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی پہلے زمانہ میں یہی وید تھا۔ بلکہ ہماری رائے یہ ہے کہ یہ ایک محرف مبدل کتاب ہے کچھ تو باعتبار الفاظ کے اور کچھ باعتبار معنوں کے۔ اور ہمارے نزدیک ممکن اور اغلب ہے کہ کوئی اصل کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی پھر کچھ کم کی گئی ہے اور کچھ زیادہ کی گئی۔ اور صورت بدلائی گئی ہے اور موجودہ وید بلاشبہ ایک گمراہ کرنیوالی کتاب ہے۔ جس میں پرمیشر کا بھی پتہ نہیں لگتا اور اس قدر مخلوق چیزوں کی اس میں پرستش کی تعلیم ہے کہ گویا وہ مخلوق پرستی کی ایک دوکان ہے پس جس جگہ ہم وید پر کوئی حملہ کرتے ہیں یا اُس کی تکذیب کے دلائل پیش کرتے ہیں اُس جگہ یہی موجودہ وید مراد ہے جو سراسر محرف مبدل ہے نہ وہ اصل وید جو کسی زمانہ میں خدا کی طرف سے آیا تھا اور ہم خدا کی تمام کتابوں پر ایمان لاتے ہیں اور ایسا ہی اُس وید پر جو کسی زمانہ میں ملک ہند کے کسی نبی پر نازل ہوا ہوگا مگر موجودہ وید کی نسبت ہم اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کہ جس قدر گندے فرقے مخلوق پرستوں کے اس ملک میں پھیلے ہوئے ہیں یہ سب وید کی ہی مہربانی ہے اور انسانی پاکیزگی کی نسبت جو کچھ وید نے سکھایا ہے اس کا عمدہ نمونہ نیوگ ہے۔ یہ نیوگ کی ہی پاک کارروائیوں میں سے ہے کہ آریہ قوم میں اس بات کا ثبوت ملنا مشکل ہے کہ کون آریہ صاحب اصل باپ کے نطفہ میں سے ہے۔ اور کون آریہ

چشمہ معرفت صفحہ 106 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 114 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 64 پر درج ہے

حوالہ نمبر 27

ایک برس تک انتظار کریں۔ اور یا مباہلہ کرلیں۔ **ششم** ۔ اور اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی نہ کریں تو مجھ سے

بقیہ حاشیہ

کیا تم میں ایک بھی سوچنے والا نہیں جو اس بات کو سوچے۔ کیا تم میں ایک بھی دل نہیں جو اس بات کو سمجھے۔ زمین نے عزت دی۔ آسمان نے عزت دی اور قبولیت پھیل گئی۔

پانچواں وہ امر جو مباہلہ کے بعد میرے لئے عزت کا موجب ہوا۔ علم قرآن میں اتمام حجت ہے۔ میں نے یہ علم پاکر تمام مخالفوں کو کیا عبدالحق کا گروہ اور کیا بطالوی کا گروہ۔ غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لئے مدعو کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔ اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے انہوں نے مُہر لگا دی۔ سو یہ سب کچھ مباہلہ کے بعد ہوا۔ اور اسی زمانہ میں کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بھی نہ لکھ سکا۔ تو کیا اب تک عبدالحق اور اس کی جماعت ذلیل نہ ہوئی۔ اور کیا اب تک یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجھے دی۔

چھٹا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور عبدالحق کی ذلت کا موجب ہوا۔ یہ ہے کہ عبدالحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اُس کے گھر میں پیدا ہوگا۔ اور میں نے بھی خدا تعالیٰ سے الہام پاکر یہ اشتہار انوار الاسلام میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہوگیا۔ جس کا نام شریف احمد ہے اور قریباً پونے دو برس کی عمر رکھتا ہے۔ اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیئے۔ کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پاگیا یا پھر رجعت قہقری کرکے نطفہ بن گیا۔ کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔ اور جو کچھ میں نے خدا کے الہام سے کہا خدا نے اس کو پورا کر دیا۔ چنانچہ ضیاء الحق میں بھی اسی لڑکے کا ذکر لکھا گیا ہے۔

ساتواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستباز بندوں کا وہ مخلصانہ جوش ہے جو انہوں نے میری خدمت کے لئے دکھلایا۔ مجھے کبھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ میں خدا کے ان احسانات کا شکر ادا کرسکوں۔ جو روحانی اور جسمانی طور پر مباہلہ کے بعد میرے وارد حال ہوگئے۔ روحانی انعامات کا نمونہ میں لکھ چکا

انجام آتھم صفحہ 317،311 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 317،311 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 65 پر درج ہے

حوالہ نمبر 27

یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جن سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے

حاشیہ

کہ عبدالحق نے مباہلہ کے بعد کونسی عزت دنیا میں پائی۔ کونسی قبولیت اس کی لوگوں میں پھیلی۔ کونسے مالی فتوحات کے دروازے اس پر کھلے۔ کون سی علمی فضیلت کی پگڑی اس کو پہنائی گئی۔ صرف فضول گوئی کے طور سے ایک بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا تھا کہ تا یہی مباہلہ کا اثر سمجھا جائے۔ مگر اس کی بدبختی سے وہ دعوے بھی باطل نکلا۔ اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔ مگر اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے میرے الہام کو پورا کر کے مجھے لڑکا عطا کیا ✦

یہ دس برکتیں مباہلہ کی ہیں جو میں نے لکھی ہیں۔ پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجھتے ہیں۔ فعلیھم ان یتدبروا و یتفکروا فی ھذہ العشرۃ الکاملۃ۔

بالآخر ہم دوبارہ ہر ایک مخالف مکفر مکذب پر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مباہلہ کے میدان میں آویں اور یقیناً سمجھیں کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے عبدالحق کے مباہلہ کے بعد یہ دس قسم کا ہم پر انعام و اکرام کیا۔ اور اس کو ذلیل کیا۔ اور اس کا بیٹے کا دعویٰ بھی جھوٹا نکلا۔ اور کوئی عزت اس کو حاصل نہ ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے تمام دعاوی کو رد کیا۔ اس سے بڑھ کر اس مباہلہ میں ہوگا۔ میں نے اس روز بد دعا نہیں کی۔ کیونکہ وہ ناسمجھ اور غبی تھا اور اس کی جہالت اس کو قابل رحم ٹھہراتی تھی مگر اب میں بد دعا کروں گا۔ سو چاہیئے کہ ہر یک مباہلہ کی درخواست کرنے والا اپنی طرف سے چھپا ہوا اشتہار شائع کرے۔ اور یہ ضروری ہوگا کہ مباہلہ کرنے والا صرف ایک نہ ہو۔ بلکہ کم سے کم دس ہوں۔ اور چونکہ مباہلہ کے لئے ہر یک شخص بلایا گیا ہے خواہ پنجاب کا ہو یا ہندوستان کا۔ یا بلاد عرب کا یا بلاد فارس کا۔ اس لئے یہ مشقت مخالفوں پر جائز نہیں رکھی گئی کہ وہ دور دراز سفر کر کے پہنچیں بلکہ حسب منطوق وما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ یہ تجویز قرار پائی ہے کہ ہر ایک شخص اشتہارات کے ذریعہ سے مباہلہ کرے۔ مگر یہ شرط ضروری ہے کہ جو الہامات میں نے رسالہ انجام آتھم میں صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک لکھے ہیں۔ وہ کل الہامات اپنے اشتہار مباہلہ میں لکھے۔ اور محض حوالہ نہ دے بلکہ کل الہامات صفحات مذکورہ کے اشتہار میں درج کرے۔ اور پھر بعد اس کے عبارت ذیل کی دعا اس اشتہار میں لکھے۔ اور وہ یہ ہے

دُعا

اے خدائے علیم و خبیر میں جو فلاں ابن فلاں ساکن قصبہ فلاں ہوں اس شخص کو

✦ عبدالحق غزنوی نے ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ کو اس لعنت کی سیاہی کو دھونے کیلئے جو اس کے منہ پر جم گئی ہے ایک اشتہار دیا ہے اس اشتہار کا جواب من غیر ... کامل طور پر کیا ہے ... بہت خوب۔ یہی نشان دیکھے ......

انجام آتھم صفحہ 311، 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311، 317 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 65 پر درج ہے

نہ اُٹھایا مگر پادریوں کی اطاعت کا جُوا اُٹھالیا۔ پس اِن معنوں کے رُو سے بھی وہ اَبتر ٹھیرا پھر ص۱۳
جیساکہ بیان کرچکا ہوں اِن معنوں کے رُو سے بھی اَبتر ہؤا کہ اُسوقت سے جو اسکی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّ شَانِئَكَ ھُوَ الْاَبْتَر گویا اُسی دم سے خدا تعالیٰ نے اُسکی بیوی کے رحم پر مُہر لگادی اور اُسکو یہ الہام کُھلے کُھلے لفظوں میں سُنایا گیا تھا کہ اب موت کے دن تک تیرے گھر میں اولاد نہ ہوگی اور نہ آگے سلسلہ اولاد کا چلے گا اور یقیناً اُس نے اِس الہام کو توڑنے کے لئے اولاد حاصل کرنے کی غرض سے بہت کوشش کی ہوگی مگر وہ کوشش ضائع گئی۔ آخر نامُراد مرا۔ اور ابتر کے ہر ایک معنی اُس پر صادق آگئے۔ اور دُوسری طرف جو میری نسبت وہ بار بار بددُعائیں کرتا تھا کہ یہ شخص مفتری ہے ہلاک ہو جائیگا اور اولاد بھی مریگی اور جماعت متفرق ہو جائیگی۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ اِس الہام کے بعد یعنے الہام اِنَّ شَانِئَكَ ھُوَ الْاَبْتَر کے بعد تین لڑکے میرے گھر میں پیدا ہوئے اور تین لاکھ سے زیادہ جماعت ہوگئی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور کئی عیسائی اور ہندو میری دعوت سے مسلمان ہوئے۔ پس کیا یہ نشان نہیں اور کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور یہ کہنا کہ سعد اللہ کے لڑکے کی عبد الرحیم کی دختر سے نسبت ہوگئی ہے اور شادی ہو جائے گی اور اولاد بھی ہوگی یہ ایک خیالی پلاؤ ہے اور محض ایک گپ ہے٭ جو ہنسی کے لائق ہے اور اس کا جواب بھی یہی ہے کہ خدا کے وعدے ٹل نہیں سکتے۔ یہ بات تو اُس وقت پیش کرنی چاہیئے کہ جب شادی ہو جائے اور اولاد بھی ہو جائے۔ بالفعل تو ایمانداری کا یہ تقاضا ہے کہ اِس بات کو غور سے سوچیں کہ جیساکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ اِنَّ شَانِئَكَ ھُوَ الْاَبْتَر

٭ حاشیہ۔ یہ اسی طرح کی امید ہے جیساکہ عبد الحق غزنوی ثم امرتسری نے مباہلہ کے بعد اپنی نسبت مباہلہ کا اثر یہ ظاہر کیا تھا کہ میرا بھائی مرگیا ہے اور اسکی بیوی سے میں نے نکاح کیا ہے اور اسکو حمل ہو گیا ہے اور اب اسکو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ مباہلہ کا اثر سمجھا جائیگا مگر اُس حمل کا انجام یہ ہؤا کہ کچھ بھی پیدا نہ ہؤا اور اب تک وہ باوجود گذرنے چودہ برس کے نامرادی اور ذلت کی زندگی بھگت رہا ہے اور برخلاف اسکے مباہلہ کے بعد میرے گھر میں کئی لڑکے پیدا ہوئے اور کئی لاکھ انسان نے بیعت کی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دُنیا کے کناروں تک عزت کے ساتھ میری شہرت ہوگئی اور اکثر دشمن مباہلہ کے بعد مرگئے اور ہزارہا نشان آسمانی میرے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ منہ

حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 444 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 444 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 65 پر درج ہے

[illegible]

آنحضرت صلعم کے والدین کے نکاح کا نتیجہ

[illegible]

مولوی محمد حسین کے والد کو اگر معلوم ہوتا

[illegible]

ایک شخص قاضی القضاۃ بن جاتا

[illegible]

مسیح موعود کو ماننے والے

[illegible]

حضرت مسیح موعود کے والد کا نکاح

[illegible]

یہ حوالہ صفحہ 65 پر درج ہے	مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ نکاح۔ روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 2 نومبر 1922، جلد 10 شمارہ 35

لکھے گا۔ ورنہ خود یہ لڑکے کھیل کر بکا رہا ہے۔ سمجھ جاویں گے۔ کہ جھوٹا ہے۔ کون منصف اس عذر کو سُن سکتا ہے۔ کہ ایک آدمی کہتا ہے۔ کہ تمہارا وید ناقص ہے۔ تم یہ احکام وید سے نکال دو اگر ناقص نہیں تم یہ جواب دیتے ہو ہمیں فرصت نہیں۔ وید یہاں موجود نہیں۔ بھلا یہ کیا جواب ہے۔ اس جواب سے آخر تم جھوٹے ٹھیرتے ہو۔ جس حالت میں ہم پانسو روپیہ نقد دینا کرتے ہیں۔ ٹونون لکھ دیتے ہیں۔ رجسٹری کرا دیتے ہیں۔ تو پھر اگر تمہارا وید بھی کچھ چیز ہے۔ تو کس دن کے واسطے رکھا ہوا ہے۔ دس بیس روز کی ہم سے مہلت لے لو۔ پنڈت دیانند کا اپنا مدد گار بنالو ہم کو وہ احکام نکال دو جو ہم نیچے قرآن مجید سے نکال کر لکھیں گے۔ یا یہ اقرار کر دو۔ کہ یہ احکام ہمارے نزدیک ناجائز ہیں۔ تب پھر انکے ناجائز ہونیکا ثبوت اور وید سے حوالہ دو۔ غرض تم ہمارے ہاتھ سے کہاں بھاگ سکتے ہو۔ اور یہ جو تم محض شرارت سے بارادہ توہین حضرت خاتم الانبیاء کی نسبت بد زبانی کرتے ہو۔ یہ محض تمہاری بد اصلی ہے۔ اپنے پرچہ میں بھی تم نے اسلامی انبیاء سب پیغمبروں کی نسبت لکھی ہے۔

ہم کو خدا نے یہ شرف بخشا ہے کہ ہم سب پیغمبروں کی تعظیم کرتے ہیں

اور جیسا کہ خدا نے ہم کو فرمایا ہے۔ نجات سب مخلوقات کی اسلام میں سمجھتے ہیں۔ تم کو اگر حضرت خاتم الانبیاء پر کچھ اعتراض ہے۔ تو زبان تہذیب سے وہ اعتراض جو سب سے بھاری ہو تحریر کر کے پیش کرو۔ ہم تحریر کر دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ اعتراض تمہارا صحیح ہوا۔ تو ہزار روپیہ (۱۰۰۰) ہم تم کو دینگے۔ اور تم ایک ٹونون لکھ دو کہ اگر وہ اعتراض جھوٹا نکلا۔ تو سو روپیہ بطور جرمانہ تم ہم کو دو گے۔ اور اب اگر ہماری یہ تحریر سنکر چپ ہو جاؤ۔ اور اس شرط پر بحث شروع نہ کرو۔ تو ہر ایک منصف سمجھ جائیگا۔ کہ وہ سب توہین تم نے بے ایمانی سے کی تھی۔ اکثر لوگوں کا اکثر قاعدہ ہے کہ نافہم پر تھوکتے ہیں۔ اور بجھا ہوا چراغ لئے بیٹھے ہو۔ دنیا کو بڑی چیز سمجھ رکھا ہے۔ کہ موت سے ڈرتے نہیں۔ ورنہ ایسے آفتاب کی توہین کرنا جو لمعہ دنیا کا ہے نری حرمزدگی ہے۔ جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے۔ کہ جاہلوں کے روبرو آپ بہت لاف گزاف مارتے ہیں۔ مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دیکر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے۔ وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔ اب ہم نیچے وہ احکام فرقان مجید کے لکھتے ہیں۔ کہ جن میں ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وید میں یہ تمام احکام ضرور یہ ہرگز موجود نہیں۔ اسلئے وید ناقص تعلیم ہے۔ اور تم کہتے ہو کہ ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں

اور لعنت اس شخص پر کہ جھوٹا ہے۔

اوّل۔ خدا تعالیٰ کی نسبت جو احکام فرقان مجید کے ہیں۔ خلاصہ آیات کا نیچے لکھتا ہوں۔

(۱) تم خدا کو اپنے جسموں اور روحوں کا رب سمجھو۔ جس نے تمہارے جسموں کو بنایا۔ اُسی نے تمہاری روحوں کو پیدا کیا۔ وہی تم سب کا خالق ہے۔ اس بن کوئی چیز موجود نہیں ہوئی۔

(۲) آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور جتنی نعمتیں زمین آسمان میں نظر آتی ہیں۔ یہ کسی عمل کنندہ کے عمل کی پاداش

حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان	یہ حوالہ صفحہ 66 پر درج ہے

ومنح لی من النعم الظاهرة والباطنة وجعلنی من المجذوبین۔ وكنت شابًا وقد شخت وما استفتحت بابًا الا فتحت۔ وما سألت من نعمة الا اعطیت وما استكشفت من امرٍ الا كشفتُ۔ وما ابتهلت فی دعاءٍ الا اجیبتُ۔ وكل ذالك من حبّی بالقرآن وحب سیدی وامامی سید المرسلین۔ اللّٰهم صل وسلم علیه بعدد نجوم السمٰوٰت وذرات الارضین۔ ومن اجل هذا الحب الذی كان فی فطرتی كان اللّٰه معی من اول امری حین ولدت وحین كنت ضریعا عند ظئری وحین كنت اقرئ فی المتعلمین۔ وقد حبب الیّ منذ دنوت العشرین ان انصر الدین۔ واجادل البراهمة والقسیسین۔ وقد الفت فی هذه المناظرات مصنفات عدیدة۔ ومؤلفات مفیدة منها كتابی **البراهین**۔ كتاب نادر ما نسج علی منواله فی ایام خالیة فلیقرء من كان من المرتابین۔ قد سللت فیه صوارم الحجج القطعیة علی اقوال الملحدین۔ ورمیت بشهبها الشیاطین المبطلین۔ قد خفض هام كل معاند بذالك السیف المسلول۔ وتبینت فضیحتهم بین ارباب المنقول والمعقول۔ وبین المصنفین۔ فیه دقائق العلوم وشواردها والالهامات الطیبة الصحیحة والكشوف الجلیلة ومواردها۔ ومن كل ما یجلی دُرر معارف الدین المتین ولی كتب اخری تشابهه فی الكمال۔ منها الكحل والتوضیح والازالة وفتح الاسلام وكتاب آخر سبق كلها الفته فی هذه الایام اسمه دافع الوساوس هو نافع جدًا [للذین یریدون ان یروا حسن الاسلام ویكفون افواه المخالفین۔ تلك كتب ینظر الیها كل مسلم بعین المحبة والمودة وینتفع من معارفها ویقبلنی ویصدق]

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 66 پر درج ہے

دعوتی۔ الا ذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبھم فھم لا یقبلون۔ ولما
بلغت اشد عمری و بلغت اربعین سنۃ جاء تنی نسیم الوحی بریّا عنایات
ربی لیزید معرفتی و یقینی و یرتفع حجبی واکون من المستیقنین فاوّل ما
فتح علیّ بابہ ھو الرؤیا الصالحۃ فکنت لا اری رؤیا الا جاءت مثل فلق
الصبح و انی رایت فی تلک الایام رؤیا صالحۃ صادقۃ قریبًا من الفین او
اکثر من ذالک۔ منھا محفوظۃ فی حافظتی وکثیر منھا نسیتھا۔ ولعل
اللہ یکررھا فی وقت اٰخر ونحن من الآملین۔ ورایت فی غلواء شبابی
وعند دواعی التصابی کانی دخلت فی مکان وفیہ حفدتی وخدمی فقلت
طھروا فراشی فان وقتی قد جاء ثم استیقظتُ وخشیت علیٰ نفسی
وذھب وھلی الیٰ اننی من المائتین۔ ورایت ذات لیلۃ وانا غلام
حدیث السن کانی فی بیت لطیف نظیف یذکر فیھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقلت ایھا الناس این رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشاروا
الی حجرۃ فدخلتُ مع الداخلین۔ فبشّ بی حین وافیتہ۔ وحیانی باحسن
ما حییتہ وما انسی حسنہ وجمالہ وملاحتہ وتحننہ الی یومی ھذا۔ شغفنی
حبًّا وجذبنی بوجہ حسین قال ما ھذا بیمینک یا احمد فنظرت فاذا
کتاب بیدی الیمنی وخطر بقلبی انہ من مصنفاتی قلتُ یا رسول اللہ
کتاب من مصنفاتی قال ما اسم کتابک فنظرت الی الکتاب مرۃ اخری
وانا کالمتحیرین۔ فوجدتہ یشابہ کتابًا کان فی دار کتبی واسمہٗ
قطبی قلتُ یا رسول اللہ اسمہ قطبی قال ارنی کتابک القطبی فلما

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 66 پر درج ہے

کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا اوّل یہ کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس اُمید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائیں گے اور دین کی ہتک ہوگی۔ اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر و غیور اس دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ کو کبھی ضایع نہ کریگا۔ اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو تھام لے گا۔ کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندھی اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں معصیت نہ ہو۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے۔ عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا۔ اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اسکو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی۔ بدی۔ رنج راحت، شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیئے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔

بہ چوں نہ بود خویش را دیانت و تقوے ٭ قطع رحم بہ از مودت قربے

والسلام علےٰ من اتّبع الھدےٰ

المشتہر

مرزا غلام احمد لودیانہ

۲ مئی ۱۸۹۱ء

حقانی پریس لودیانہ

یہ حوالہ صفحہ 67 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 187 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 33

اتعصون بغیاً من اتی من ملیککم ۔ وقد تمت الاخبار والآی تبہر

کیا تم محض بغاوت کے رو سے اس شخص کا انکار کرتے ہو جو تمہارے بادشاہ کی طرف سے آیا ہے اور خبریں پوری ہو گئیں اور نشان چمک اٹھے

وقد قیل منکم یاتین امامکم ۔ وذٰلک فی القرآن نبأ مکرر

اور تم سن چکے ہو کہ تمہارا امام تم میں سے ہی آئے گا ۔ اور یہ خبر تو قرآن میں کئی مرتبہ آ چکی ہے۔

اتانی کتاب من کذوب یزور ۔ کتاب خبیث کالعقارب یابر

مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔

فقلت لک الویلات یا ارض جولر ۔ لعنت بملعون فانت تدمر

پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت ۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی

تکلم ھذا النکس کالزمع شاتما ۔ وکل امرء عند التخاصم یسبر

اس فرومایہ نے کمینہ لوگوں کی طرح گالی کے ساتھ باتیں کیں ۔ اور ہر ایک آدمی خصومت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔

اتزعم یا شیخ الضلالۃ اننی ۔ تقولت فاعلم ان ذیلی مطھر

کیا تو اے گمراہی کے شیخ یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے جھوٹ بنا لیا ہے پس جان کہ میرا دامن جھوٹ سے پاک ہے

اتنکر حقاً جاء من خالق السما ۔ سیبدی لک الرحمٰن ما انت تنکر

کیا تو اس حق سے انکار کرتا ہے جو آسمان سے آیا۔ خدا عنقریب تیرے پر ظاہر کرے گا جس چیز کا تو نے انکار کیا ہے

اذا ما رأینا ان قلبک قد غسا ۔ ففاضت دموع العین والقلب یضجر

جب ہم نے دیکھا کہ تیرا دل سیاہ ہو گیا۔ تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور دل بیقرار تھا۔

اخذتم طریق الشرک مرکز دینکم ۔ اھذا ھو الاسلام یا متکبر

تم نے شرک کے طریق کو اپنے دین کا مرکز بنا لیا۔ کیا یہی اسلام ہے اے متکبر۔

وما انا الا نائب اللہ فی الوریٰ ۔ ففروا الیّ وجانبوا البغی واحذروا

اور میں مخلوق کے لئے خدا کا نائب ہوں۔ پس میری طرف بھاگو اور نافرمانی چھوڑ دو اور ڈرو

وان قضاء اللہ یأتی من السما ۔ وما کان ان یطوی ویلغی ویھجر

اور خدا کی تقدیر آسمان سے آئے گی۔ اور یہ نہیں کہ موقوف رکھی جائے اور باطل کی جائے اور دور کی جائے۔

اعجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 68 پر درج ہے

علیٰ مثلہا لم نطلع فی مکلّم
اُن تمام مصیبتوں کیلئے دوسرے نبی میں نظیر نہیں پائی جاتی۔
ففکّر أہذا کلہ کان باطلاً
پس سوچ کیا یہ تمام کارروائی باطل تھی۔
الا لا ئمی عار النساء ابا الوفا
اے عورتوں کے عار ثناء اللہ
أردتَ الھوی من بعد ستّین حجّۃ
کیا تُو نے ساٹھ برس کی عمر کے بعد ہوا پرستی کو اختیار کیا
اریناک آیاتٍ فلا عذر بعدھا
ہم تجھے ایک نشان دکھلاتے ہیں اور اسکے بعد کوئی عذر باقی نہ رہیگا
اردتَ بمُدٍّ ذلّتی فرأیتھا
تو نے مقام مُدّ میں میری ذلّت کو چاہا پس خود ذلّت اٹھائی۔
وکائن من الآیات قد مرّ ذکرھا
اور بہت سے نشان ہیں جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔
فعنّ لنا بعد التجارب حیلۃ
پس ہمارے لئے بہت تجارب کے بعد ایک حیلہ ظاہر ہوا۔
فھذا ھو التبکیت من فاطر السما
پس اسکا ذریعہ سے تمہارا منہ خدا بند کرنا چاہتا ہے۔

وان کان عیسیٰ او من الرسل آخر
خواہ عیسیٰ ہو یا کوئی اور نبی ہو
وما کان شرک الناس شیئًا یُغیّر
اور شرک کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو بدلایا جائے
الامَ کفتیان الوغی تتنمّر
کب تک مردانِ جنگ کی طرح پلنگی دکھلائیگا
وذٰلک رأي لا یراہ المفکّر
یہ تو کسی عقلمند کی رائے نہ ہوگی۔
وان خلتھا تخفی علی الناس تظھر
اور اگر تو خیال کرے کہ وہ پوشیدہ ہے تو وہ ہرگز پوشیدہ نہ رہے گا
ومن لا یوقّر صادقًا لا یوقّر
اور جو شخص صادق کی بے عزتی کرتا ہے وہ خود بےعزت ہوجائیگا
رأیتم فاعرضتم وقلتم تزوّر
تم نے وہ نشان دیکھے اور انکار کیا اور کہا کہ جھوٹ بولتا ہے
لنکتب اشعارًا بھا الآی تُشعر
تاہم یہ چند شعر لکھیں جن سے تمہیں یہ نشان معلوم ہوجائیں
وھذا ھو الافحام منّی ففکّروا
اور یہی میری طرف سے اتمام حجت ہے۔

لے سہو کاتب سے کئی کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ اصل ترجمہ یوں ہوگا: "ہم تجھے کئی ایک نشان دکھلاتے ہیں۔" (شمس)

* یُستعمل لفظ کأین کما یُستعمل کایّن فی لسان العرب۔ منہ *

اعجاز احمدی صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 69 پر درج ہے

حوالہ نمبر 35

۲۴۱

ومن المعترضين المذكورين۔ شیخ ضال بٹالوی۔ وجار غوی۔ یقال له

و یکے از اعتراض کنندگان شیخ گمراہ ساکن بٹالہ است کہ ہمسایہ گمراہ است۔ او را

محمد حسین۔ وقد سبق الكل في الكذب والمين۔ وانه ابی

محمد حسین مے گویند۔ واز ہمہ در دروغ و ناراستی سبقت بردہ است۔ و او انکار کرد

واستکبر۔ واشاع الکبر واظهر۔ حتی قیل انه امام المستکبرین۔ ورئیس

و تکبر نمود۔ و تکبر را شائع کردہ و ظاہر ساخت تا آنکہ گفتہ شد کہ او امام متکبران است۔ و رئیس

المعتدين۔ ورأس الغاوين۔ هو الذی کفرنی قبل ان یکفر الاخرون۔ واعترض

تجاوز کنندگان۔ و سر گمراہان است۔ او ہماں شخص است کہ پیش از ہمہ مرا کافر گفت۔ و بر کتابہائے

علی کتبی واظهر جهله المکنون۔ فقال ان تلك الکتب مشحونة من الاغلاط

من اعتراض کرد۔ و جہل خود ظاہر نمود۔ پس گفت کہ ایں کتابہا از غلطی پُر ہستند و در گل

وساقطة فی وحل الانحطاط۔ ولیست کماء معین۔ وان هذا الرجل من

انحطاط فرو افتادہ اند۔ و ہمچو آب صافی نیست۔ و ایں شخص از جاہلاں است

الجاهلين۔ وکلما یوجد فی کتبه من لحنها وقیا فیها۔ فلیس قریحته حجر

و ہر چہ از کلمات نمکین و قافیہ ہا در کلام او یافتہ مے شود۔ پس آن طبعزاد او

اثافیها بل تلك کلم خرجت من اقلام الاخرین۔

و سنگ طبیعت او نیست بلکہ ایں کلمات از قلمہائے دیگران برآمدہ اند۔

فقلت یا شیخ النوکی۔ وعدو العقل والنهی۔ ان کتبی مبرءة مما

پس گفتم کہ اے شیخ احمقان و دشمن عقل و دانش۔ بہ تحقیق کتاب ہائے من آنچہ گمان کردی

زعمت۔ ومنزءة عما ظننت۔ الا سهو الکاتبین۔ او زیغ القلم بتغافل منی لا

بری ہستند۔ واز آنچہ زعم تست منزہ ہستند۔ مگر سہو کاتب یا کجی قلم از تغافل من نہ از جہل جاہلان

من سہو الکاتب والصواب "متنزهة" - شمس

انجام آتھم صفحہ 242,241 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241, 242 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 69 پر درج ہے

بجهل الجاهلين. فان تلدت ارتثيت فيها عثار افخذ منّي بحذاء كل لفظ غلط

پس اگر تو میدانی کہ دراں کتابہا لغزشہا ثابت کنی پس از من بمقابلہ ہر لفظ غلط دینارے بگیر

دينارا. واجمع هو يفاوا نضارا. وكن من المتمولين. وهذا صلة تلائم هواك. و

وسیم وزر را جمع کن۔ واز مالداران بشو۔ وایں آں انعام است کہ مناسب حال خواہش

تقربه عيناك. وتستريح به رجلاك. فتنجو من السفر الدائم. ولا تقية كالتهائد

تست۔ وبدو چشم تو خنک خواہد شد۔ وہر دو پائے تو ازاں آرام خواہند گرفت پس از سفر دائمی نجات خواہی یافت

الهائم. وتقعد كالمتنعمين. وتغنى به عن حيائل اخرى. ومكائد شتى. واشاعة

وہمچو سرگردان آوارہ نخواہی گردید۔ ومثل متنعمان خواہی نشست۔ وبدیں مال از مزعدی کہ دیگر وفریبہائے گوناگون

عدوّ السنة. ووعظ الدجل والغرية. وتعيش كالمستريحين.

واشاعۃ السنۃ کہ دراصل عدوّ السنہ است واز دجل وفریب بے نیاز خواہی شد وہمچو آرام یابان زندگی خواہی گذرانید۔

بيد اني اريد ان ارى قبله ريّا فصاحتك واشاهد ريح بلاغتك. لا فهم

مگر ایں است کہ می خواہم کہ قبل ازیں امر خوشبوئے فصاحت ترا بینم وبوئے بلاغت تو مشاہدہ کنم۔

انك من علماء هٰذه الصناعة. ومن اهل تلك المقولة. ولست

تا بہ بینم کہ تو از علمائے ایں صناعت ہستی۔ واز آنان ہستی کہ اہل ایں حملہ ہستند۔ واز

من الجاهلين المحجوبين العمين.

جاہلان ومحجوبان ونابینایان نیستی۔

فاتفق لوشل حظّه المنحوس. ونكد طالعه المنحوس. انه ما قبل

پس بباعث کم نصیبی وبدبختی طالع منحوس او ایں اتفاق افتاد کہ او ایں انعام را قبول نکرد

هٰذه الصلة. وماسخّى نفسه ليقبل هٰذه الشريطة. وخشي الذلة

وخویشتن را بر بلندی آمادگی نیاورد تا شرط ما را قبول کند۔ واز ذلت ورسوائی

یہ حوالہ صفحہ 69 پر درج ہے	انجام آتھم صفحہ 242,241 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241, 242 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 36

ثم اعلم ایها الشیخ الضال۔ والدجال البطال۔ ان الثمانیة الذین هم

باز اے شیخ گمراہ و دجال بطال بدانکہ آن ہشت کہ

ثمار عودك۔ ووقود وقودك۔ الذین اُدخلوا فی التسعة المخاطبین فمنهم

میوہ ہائے شاخ تو۔ و ہیزم آتش افروختہ تو ہستند۔ آنانکہ در نُہ مخاطبان داخل اند۔ پس یکے از آنہا

شیخك الضال الکاذب نذیر المبشرین ثم الدهلوی عبد الحق

شیخ گمراہ و دروغگو تست کہ نذیر حسین است کہ بشارت یافتگان را می ترساند۔ باز عبدالحق دہلوی کہ

رئیس المتصلفین۔ ثم عبد الله التونکی ثم احمد علی السهارنفوری من المقلدین

رئیس لاف زناں است۔ باز عبداللہ ٹونکی۔ باز مولوی احمد علی سہارنپوری از مقلدان

ثم سلطان المتکبرین۔ الذی اضاع دینه بالکبر والتوهین۔ ثم المحسن

باز مولوی سلطان الدین جیپوری است کہ از تکبر و توہین دین خود را ضائع کرد۔ باز محمد حسن

الامروهی الذی اقبل علی اقبال من لبس الصفاقة۔ وخلع الصداقة

امروہی کہ سوئے من ہمچو بے حیایاں متوجہ شد۔ و از راستی خود را دور افگند۔

+ الحاشیه۔ هذا الرجل لا یحسب العربیة المبارکة ام الالسنة۔ بل هی

ایں شخص عربی مبارک را ام الالسنہ نمی پندارد۔ بلکہ عربی

عنده مستخرجة من العبریة۔ التی هی لها کالفُضالة۔ ویستیقن ان اثبات

نزدیک او از عبرانی خارج کردہ شدہ است۔ حالانکہ عبرانی عربی را مثل فضلہ است۔ و ایں شخص یقین می کند

هذه الخطة عقدة مستصعبة الافتتاح۔ او کزندة مستحسرة الاقتداح۔ مع انا

کہ عربی را ام الالسنہ قرار دادن کارے مشکل است کہ نتواند شد۔ یا مثل سنگے است کہ از آن آتش بیروں نتواند شد

فرغنا من فتح هذا المیدان۔ فی کتابنا منن الرحمٰن۔ وسوف

حال آنکہ ما از فتح ایں میدان فراغت یافتیم۔ و ایں فراغت در کتاب

انجام آتھم صفحہ 251 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 251 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 69 پر درج ہے

ولعلقت اظفاره بعرضی کالذیاب ۔ ومخلبه بثوبی کالکلاب ۔ ونطق بکلم

ذاتی ایں شخص ہمچو گرگان بآبروئے من آویخت ۔ وپنجہ ہمچو سگان بجامہ من درآویخت ۔ وسخنانے بر زبان خود

لاینطق بمثلها الا شیطان لعین ۔ وآخرهم الشیطان الاعمیٰ ۔ والغول الاغویٰ ۔

آورد کہ بجز شیطان لعین ہیچکس بدان گونہ تکلم نکند ۔ واز ہمہ آخر شیطان کوراست ودیو گمراہ ۔

یقال له رشید الجنجوهی ۔ وهو شقی کالامروهی ۔ ومن الملعونین ۔

کہ او را رشید احمد گنگوہی مے گویند ۔ واو ہمچو محمد حسن امروہی بدبخت است وزیر لعنت خدا تعالیٰ است ۔

فهؤلاء تسعة رهط کفروا وسبّونا وکانوا مفسدین ۔ ونذکر معهم الشیخین

پس ایں نہ شخص اند کہ تکفیر ما کردند ودشنامہا دادند ۔ واز مفسدان ہستند ۔ وما با او شان دو مشہور شیخ را

المشهورین ۔ یعنی الشیخ الٰه بخش التونسوی والشیخ غلام نظام الدین

نیز ذکر می کنیم ۔ یعنی شیخ الٰہ بخش تونسوی وشیخ غلام نظام الدین بریلوی

الہام [illegible] الہام

یشاع فی الدیار والبلدان ۔ فیومئذ تسودّ وجوه المنکرین ۔ وانا نُصِرنا فی افکارنا ۔

ملہم الرحمٰن شدہ است ۔ وعنقریب این کتاب در شہرہا شائع کردہ خواہد شد ۔ پس دراں روز روئے منکران سیاہ

وایدنا فی انظارنا ۔ بید الله رب العالمین ۔ ودسنا فیه کل دَدَن ۔ الذین یقولون

خواہد گردید ۔ ودر فکرہائے خود ونظرہائے خود از خدا تعالیٰ تائید یافتیم ۔ وما آنانرا کہ میگویند کہ عربی

ان العربیة ما سبق غیرهٔ بطوس ۔ بل هی کاللباس المستبذل او الوعاء

درحسن خود بر غیر خود سبقت نبردہ است ۔ بلکہ آن مثل لباس کار آمدہ یعنی کہنہ وظرف مستعمل یعنی

المستعمل وکشیء هو سقط صلفة غیر معین ۔

بیکار است ومثل چیزے ردی بے سود است کہ ہیچ نفع نہ بخشد ۔ دراں کتاب بخوبی پامال کردیم ۔

وانا اثبتنا دعونا حق الاثبات ۔ وارینا الامر کالبدیهیات ۔ مصیبین غیر مُسقطین ۔

وما دعویٰ خود را چنانکہ حق ثابت کردن است ثابت کردیم ۔ وامر مقصود را مثل بدیہیات نمودیم ۔ د

انجام آتھم صفحہ 252 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 252 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 69 پر درج ہے

ویسا ہی یہ پیشگوئی بھی ظہور میں آگئی جو خدا تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ظاہر فرمائی کیونکہ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں اُسی روز سے جبکہ خدا تعالیٰ نے اسکی نسبت مجھے یہ خبر دی کہ اِنَّ شانئک ھو الابتر جس کو آجتک بارہ۱۲ برس گذر گئے اُسی وقت سے اولاد کا دروازہ سعد اللہ پر بند کیا گیا اور اُس کی بد دعاؤں کو اُسی کے مُنہ پر مار کر خدا تعالیٰ نے تین لڑکے بعد اس الہام کے مجھ کو دیئے اور کروڑ ہا انسانوں میں مجھے عزت کے ساتھ شہرت دی اور اس قدر مالی فتوحات
ص۱۴ اور آمدنی نقد اور جنس اور طرح طرح کے تحائف مجھ کو دیئے گئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے تو کئی کوٹھے اُن سے بھر سکتے تھے۔ سعد اللہ چاہتا تھا کہ میں اکیلا رہ جاؤں کوئی میرے ساتھ نہ ہو پس خدا تعالیٰ نے اِس آرزو میں اُسکو نامراد رکھکر کئی لاکھ انسان میرے ساتھ کر دیا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ لوگ میری مدد نہ کریں مگر خدا تعالیٰ نے اُسکی زندگی میں ہی اُسکو دکھلا دیا کہ ایک جہان میری مدد کیلئے میری طرف متوجہ ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے وہ میری مالی مدد کی کہ صد ہا برس میں کسی کی ایسی مدد نہیں ہوئی۔ اور وہ چاہتا تھا کہ مجھ کو کوئی عزت نہ ملے مگر خدا نے ہر ایک طبقہ کے ہزار ہا انسانوں کی گردنیں میری طرف جھکا دیں اور وہ چاہتا تھا کہ میں اُسکی زندگی میں ہی مر جاؤں اور میری اولاد بھی مر جائے مگر خدا تعالیٰ نے میری زندگی میں اُسکو ہلاک کیا اور الہام کے دن کے بعد تین لڑکے اور مجھ کو عطا کئے۔ پس یہ موت اُسکی بڑی نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہوئی۔ اور یہی پیشگوئی میں نے کی تھی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے پُوری ہو گئی۔

اور وہ پیشگوئی جس میں میں نے لکھا تھا کہ نامرادی اور ذلت کے ساتھ میرے رُوبرو وہ مرے گا۔ وہ انجام آتھم میں عربی شعروں میں ہے اور وہ یہ ہے:۔

وَمِنَ اللِّئَامِ اَرٰی رُجَیْلًا فَاسِقًا	غُولًا لَّعِیْنًا نُطْفَةَ السُّفَھَاءِ*
اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں	کہ ایک شیطان ملعون ہے سفیہوں کا نطفہ
شَکِسٌ خَبِیْثٌ مُفْسِدٌ وَّمُزَوِّرٌ	نَحْسٌ یُّسَمَّی السَّعْدَ فِی الْجُھَلَاءِ
بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کرکے دکھلانے والا	منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے

* میں لکھ چکا ہوں کہ یہ چند شعر اُس وقت صحت نیت سے لکھے گئے جبکہ بدقسمت سعد اللہ کی بدزبانی حد سے زیادہ گذر گئی تھی۔ منہ

حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 70 پر درج ہے

اس راہ میں اپنے قصے تم کو میں کیا سناؤں
دُکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے

دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ
دیوانہ مت کہو تم عقلِ رسا یہی ہے

اے میرے یارِ جانی کر خود ہی مہربانی
مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے رجا یہی ہے

فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جانکنی ہے
عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے

تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دُوری
طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے

تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے
ہم جا پڑے کنارے جائے بُکا یہی ہے

ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا
پر تُو ہے فضل والا ہم پر کھلا یہی ہے

اے میرے دل کے درماں ہجراں ہے تیرا سوزاں
کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے

اک دیں کی آفتوں کا غم کھا گیا ہے مجھ کو
سینہ پہ دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے

کیونکر تبہ وہ ہووے کیونکر فنا وہ ہووے
ظالم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے

ایسا زمانہ آیا جس نے غضب ہے ڈھایا
جو پیستی ہے دیں کو وہ آسیا یہی ہے

شادابی و لطافت اس دیں کی کیا کہوں میں
سب خشک ہو گئے ہیں میوہ پھلا یہی ہے

آنکھیں ہر ایک دیں کی بے نور ہم نے پائیں ص ۷۱
سُرمہ ہے معرفت کا اِک سرمہ سا یہی ہے

لعلِ یمن بھی دیکھے دُرِّ عدن بھی دیکھے
سب جوہروں کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے

انکار کر کے اس سے پچھتاؤ گے بہت تم
بنتا ہے جس سے سونا وہ کیمیا یہی ہے

پر آریوں کی آنکھیں اندھی ہوئیں ہیں ایسی
وہ گالیوں پہ اُترے دل میں پڑا یہی ہے

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زباں ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے

قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 61 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 458، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 71 پر درج ہے

حوالہ نمبر 40

اور کچھ نصائح (جو اللہ تعالیٰ سمجھائے) کروں۔ لیکن آخر کار میری توجہ اس طرف پھری کہ جہاں نصیحتوں اور دیگر باتوں کی ضرورت ہے۔ وہاں یہ بھی ضرورت ہے کہ احباب کو ان مسائل سے بھی واقف کیا جائے جن سے انہیں روز مرہ واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ ان کو بھی مختصراً بیان کر دوں۔

پیغامیوں کی بد زبانی

اس وقت جماعت احمدیہ میں اختلاف کی وجہ سے بہت جھگڑا پیدا ہو گیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ فریق ثانی نے تہذیب اور شرافت کو بالکل ترک کر دیا ہے اور ہمیں اس قدر گالیاں دی ہیں کہ غیر احمدی اخباروں نے بھی آج تک نہیں دی تھیں۔ میری نسبت اس وقت تک جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ تو ایک بہت بڑی فہرست ہے جس کا اس مختصر وقت میں بیان کرنا مشکل ہے لیکن اس میں سے کسی قدر میں بتاتا ہوں۔ وہ عام طور پر اور کثرت سے مجھے نوحؑ کا بیٹا کہتے ہیں یعنی وہ جو حضرت نوحؑ کے کشتی پر سوار ہونے کے وقت باوجود حضرت نوحؑ کے بلانے کے ان کے پاس نہ آیا اور ان کو اس نے قبول نہ کیا اور طوفان میں غرق ہو گیا اور وہ جو کافروں میں سے تھا بلکہ کفار کا سردار تھا اور جو شرارت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اپنے قول کی وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام چونکہ خدا تعالیٰ نے نوحؑ رکھا ہے اور تم ان کے بیٹے ہو پس تم نوحؑ کے بیٹے ہو۔ ہم کہتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ کو تو ابراہیمؑ بھی کہا گیا ہے جن کا بیٹا اسماعیلؑ تھا تو اگر تمہاری ہی دلیل درست ہے تو پھر مجھے اسماعیل کیوں نہیں کہتے پھر وہ میری نسبت کہتے ہیں کہ یہ دجال ہے' کذاب ہے' مفتری ہے' خائن ہے لوگوں کے مال کھا جاتا ہے' خدا سے دور ہے' پوپ ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے الفاظ ہیں جو میری نسبت وہ استعمال کرتے ہیں لیکن مجھے ان کے اس طرح کہنے سے کچھ گھبراہٹ نہیں اور میرا دل ذرا بھی ان کی باتوں سے متاثر نہیں ہوتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ [جب انسان دلائل سے شکست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی شکست کو ثابت کرتا ہے۔] آپ لوگوں نے کئی دفعہ دیکھا ہوگا کہ ایک کمزور شخص مار تو کھاتا جاتا ہے لیکن گالیاں بھی دے رہا ہوتا ہے تو اب چونکہ ہم ان کو شکست پر شکست دے رہے ہیں اور وہ ہار پر ہار کھاتے چلے جا رہے ہیں اس لئے وہ گالیوں پر اتر آئے ہیں ان کے آدمی ہم میں آکر مل رہے ہیں اور وہ دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ان کے

انوار خلافت صفحہ 20 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 80 پر درج ہے

یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات اُن کو دیئے گئے۔ وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں۔ امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔

اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ

امامُ الزّمان مَیں ہُوں

اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ جس میں سے پندرہ برس گذر بھی گئے۔ اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں کہ جب کہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔ اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تھا۔ ایسا ہی مسیح کے نزول کے بارے میں نہایت غلط خیال پھیل گئے تھے اور اس عقیدے میں بھی اختلاف کا یہ حال تھا کہ کوئی حضرت عیسٰی کی حیات کا قائل تھا اور کوئی موت کا۔ اور کوئی جسمانی نزول مانتا تھا اور کوئی بروزی نزول کا معتقد تھا۔ اور کوئی دمشق میں انکو اُتار رہا تھا اور کوئی مکہ میں۔ اور کوئی بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں اور کوئی خیال کرتا تھا کہ ہندوستان میں اُتریں گے۔ پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے

۲۵ حَکَم کو چاہتے تھے۔ سو وہ حَکَم میں ہوں۔ میں رُوحانی طور پر کسرِ صلیب کے لئے اور نیز اختلافات کے دُور کرنے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ ان ہی دونوں امروں نے تقاضا کیا کہ میں بھیجا جاؤں میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ میں اپنی حقیت کی کوئی اور دلیل پیش کروں کیونکہ ضرورت خود دلیل ہے۔ لیکن پھر بھی میری تائید میں خدا تعالیٰ نے کئی نشان ظاہر کئے ہیں۔ اور میں جیسا کہ اور اختلافات میں فیصلہ کرنے کے لئے حَکَم ہوں۔ ایسا ہی وفات حیات کے جھگڑے میں بھی حَکَم ہوں

ضرورۃ الامام صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 83 پر درج ہے

اب تم خوب سمجھ سکتے ہو کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب جہل اور بے ایمانی
اور ضلالت جو دوسری حدیثوں میں دخان کے ساتھ تعبیر کی گئی ہے دنیا میں پھیل
جائے گی اور زمین میں حقیقی ایمانداری ایسی کم ہو جائے گی کہ گویا وہ آسمان پر اٹھ گئی ہو گی
اور قرآن کریم ایسا متروک ہو جائے گا کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا ہو گا۔
تب ضرور ہے کہ فارس کی اصل سے ایک شخص پیدا ہو اور ایمان کو ثریا سے لے کر پھر
زمین پر نازل ہو۔ سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے عیسیٰ بن مریم ۴۵۶
کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب
ٹھہرتا۔ تب خدا تعالیٰ نے خود اس کا متولی ہوا۔ اور تربیت کی کنار میں لیا اور اس اپنے بندے
کا نام ابن مریم رکھا۔ کیونکہ اس نے مخلوق میں سے اپنی روحانی والدہ کا تو منہ دیکھا جس کے
ذریعہ سے اس نے قالب اسلام کا پایا لیکن حقیقت اسلام کی اس کو غیر انسانوں کے ذریعہ
کے حاصل ہوئی تب وہ وجود روحانی پا کر خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ
نے اپنے ماسوا سے اس کو موت دے کر اپنی طرف اٹھا لیا اور پھر ایمان اور عرفان کے
ذخیرہ کے ساتھ خلق اللہ کی طرف نازل کیا۔ سو وہ ایمان اور عرفان کا ثریا سے دنیا میں
تحفہ لایا اور زمین جو سنسان پڑی تھی اور تاریک تھی اس کے روشن اور آباد کرنے کے فکر
میں لگ گیا۔ پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسیٰ بن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا
کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے۔ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے
سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے۔ پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے؟ ۴۵۷

اور اگر اب بھی تمہیں شک ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ مسلمانوں کے ساتھ جزوی اختلافات کی
وجہ سے لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان نہیں ہوتا۔ لیکن ایک طریق بہت
آسان ہے اور وہ درحقیقت قائم مقام مباہلہ ہی ہے جس سے کاذب اور صادق اور مقبول
اور مردود کی تفریق ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے جو ذیل میں موٹی قلم سے لکھتا ہوں۔

ازالہ اوہام صفحہ 660 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 456 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 84 پر درج ہے

درج کراؤں گا۔ اور جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں۔ یہی میرا دعویٰ ہے کہ میں بدل و جان اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس پیاری کتاب قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہوں۔ اب اس نشانی سے آزمایا جائے گا کہ اپنے دعویٰ میں سچا کون ہے۔ اور جھوٹا کون ہے۔ اگر میں اُس علامت کی رو سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم نے قرار دی ہے، مغلوب رہا تو پھر آپ سچے رہیں گے اور میں بقول آپ کے کافر، دجال، بے ایمان، شیطان اور کذاب اور مفتری ٹھہروں گا اور اس صورت میں آپ کے وہ تمام ظنونِ فاسدہ درست اور برحق ہوں گے کہ گویا میں نے "براہین احمدیہ" میں فریب کیا اور لوگوں کا روپیہ کھایا اور دُعا کی قبولیت کے وعدہ پر لوگوں کا مال خورد برد کیا اور حرام خوری میں زندگی بسر کی۔ اگر خدا تعالیٰ کی اس عنایت نے، جو مومنوں اور صادقوں اور راستبازوں کے شامل حال ہوتی ہے، مجھ کو سچا کر دیا تو پھر آپ فرماویں کہ یہ نام اس وقت آپ کی مولویانہ شان کے سزاوار ٹھہریں گے یا اس وقت بھی کوئی کنارہ کشی کا راہ آپ کے لئے باقی رہے گا؟ آپ نے مجھ کو بہت دکھ دیا اور ستایا۔ میں صبر کرتا گیا مگر آپ نے ذرہ اس ذات قدیر کا خوف نہ کیا جو آپ کی تہہ سے واقف ہے۔ اس نے مجھے بطور پیشگوئی آپ کے حق میں اور پھر آپ کے ہم خیال لوگوں کے حق میں خبر دی کہ اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ[1] یعنی میں اس کو خوار کروں گا جو تیرے خوار کرنے کی فکر میں ہے۔

سو یقیناً سمجھو کہ اب وہ وقت نزدیک ہے جو خدا تعالیٰ ان تمام بہتانات میں آپ کا دروغگو ہونا ثابت کر دے گا اور جو بہتان تراش اور مفتری لوگوں کو ذلتیں اور ندامتیں پیش آتی ہیں اُن تمام ذلتوں کی مار آپ پر ڈالے گا۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں قرآن کریم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں۔ پس اگر آپ اس قول میں سچے ہیں تو آزمائش کے لئے میدان میں آویں تا خدا تعالیٰ ہمارا اور تمہارا خود فیصلہ کرے اور جو کاذب اور دجال ہے رُوسیاہ ہو جائے۔ اور میرے دل سے اس وقت حق کی تائید کے لئے ایک بات نکلتی ہے اور میں اس کو روک نہیں سکتا کیونکہ وہ میرے نفس سے نہیں بلکہ القاءِ رَبّی ہے جو بڑے زور سے جوش مار رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کہ آپ نے مجھے کافر ٹھہرایا اور جھوٹ بولنا میری سرشت کا خاصہ قرار دیا تو اب آپ کو اللہ جلّ شانہٗ کی قسم ہے کہ حسب طریق

[1] تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۲۷

مکتوباتِ احمد جلد اوّل صفحہ 341، 342، 352، 353 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 84 پر درج ہے

مذکورہ بالا میرے مقابلہ پر فی الفور آجاؤ، تادیکھا جائے کہ قرآن کریم اور فرمودہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُو سے کون کاذب اور دجال اور کافر ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر اس تبلیغ کے بعد ہم دونوں میں سے کوئی شخص مُتخلّف رہا اور باوجود اشدّ غلو اور تکفیر اور تکذیب اور تفسیق کے میدان میں نہ آیا اور شغال کی طرح دُم دبا کر بھاگ گیا تو وہ مندرجہ ذیل انعام کا مستحق ہوگا۔

(۱)	لعنت	(۶)	لعنت
(۲)	لعنت	(۷)	لعنت
(۳)	لعنت	(۸)	لعنت
(۴)	لعنت	(۹)	لعنت
(۵)	لعنت	(۱۰)	لعنت

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

یہ وہ فیصلہ ہے جو خدا تعالیٰ آپ کردے گا کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ مومن بہرحال غالب رہے گا چنانچہ وہ خود فرماتا ہے۔ لَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا [1] یعنی ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ کافر مومن پر راہ پاوے اور نیز فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا [2] یعنی اے مومنو! اگر تم متقی بن جاؤ تو تم میں اور تمہارے غیر میں خدا تعالیٰ ایک فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق کیا ہے کہ تمہیں ایک نور عطا کیا جائے گا جو تمہارے غیر میں ہرگز نہیں پایا جائے گا۔ یعنی نورِ الہام اور نورِ اجابتِ دُعا اور نورِ کراماتِ اصطفا۔

اب ظاہر ہے کہ جس نے جھوٹ کو بھی ترک نہیں کیا وہ کیونکر خدا تعالیٰ کے آگے متقی ٹھہر سکتا ہے اور کیونکر اس (سے) کرامات صادر ہوسکتی ہیں۔ غرض اس طریق سے ہم دونوں کی حقیقت مخفی کھل جائے گی اور لوگ دیکھ لیں گے کہ کون میدان میں آتا ہے اور کون بموجب آیت کریمہ لَهُمُ الْبُشْرٰى [3] اور حدیث نبوی اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا [4] کے صادق ثابت ہوتا ہے۔ مع ہذا ایک اور بات بھی ذریعہ آزمائش صادق ہوجاتی ہے جس کو خدا تعالیٰ آپ ہی پیدا کرتا ہے اور وہ یہ

[1] النساء: ۱۴۲ [2] الانفال: ۳۰ [3] یونس: ۶۵

[4] مسلم کتاب الرؤیا باب فی کون الرؤیا من اللہ وانہا جزء من النبوۃ حدیث نمبر ۵۹۰۵

مکتوباتِ احمد جلد اوّل صفحہ 341، 342، 352، 353 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 84 پر درج ہے

اقول: اے حضرت! آپ کو آنے سے کس نے منع کیا تھا؟ یا میری ڈیوڑھی پر دربان تھے جنہوں نے اندر آنے سے روک دیا؟ کیا پہلے اس سے آپ پوچھ پوچھ کر آیا کرتے تھے؟ آپ کے تو والد صاحب بھی بیماری اور تپ کی حالت میں بھی بٹالہ سے افتاں خیزاں میرے پاس آجاتے تھے پھر آپ کو نئی روک کونسی پیش آ گئی تھی؟ اور جب کہ آپ اپنے ذاتی بخل اور ذاتی حسد اور شیخ نجدی کے خصائل اور کبر اور نخوت کو کسی حالت میں چھوڑنے والے نہیں تھے تو میں آپ کو اپنے مکان پر بلا کر کیا ہمدردی اور رحمت کرتا؟ ہاں! میں نے آپ کے مکان پر بھی جانا خلاف مصلحت سمجھا کیونکہ میں نے آپ کے مزاج میں کبر اور نخوت کا مادہ معلوم کر لیا تھا اور میرے نزدیک یہ قرین مصلحت تھا کہ آپ کو ایک مسہل دیا جائے اور جہاں تک ہو سکے وہ مادہ آپ کے اندر سے باستیفا نکال دیا جائے۔ سو اب تک تو کچھ تخفیف معلوم نہیں ہوتی۔ خدا جانے کس غضب کا مادہ آپ کے پیٹ میں بھرا ہوا ہے۔ اور اللہ جلّ شانہٗ جانتا ہے کہ میں نے آپ کی بدزبانی پر بہت صبر کیا۔ بہت ستایا گیا اور آپ کو رو کے گیا اور اب بھی آپ کی بدگوئی اور تکفیر اور تفسیق پر بہر حال صبر کر سکتا ہوں لیکن بعض اوقات محض اس نیت سے پیرایہ درشتی آپ کی بدگوئی کے مقابلہ میں اختیار کرتا ہوں کہ تا وہ مادہ خبث کہ جو مولویت کے باطل تصور سے آپ کے دل میں جما ہوا ہے اور جن کی طرح آپ کو چمٹا ہوا ہے۔ وہ بکلی نکل جائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ میں علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھتا ہوں کہ آپ صرف استخوان فروش ہیں اور علم اور درایت اور تفقہ سے سخت بے بہرہ اور ایک غبی اور بلید آدمی ہیں جن کو حقائق اور معارف کے کوچہ کی طرف ذرہ بھی گزر نہیں اور ساتھ اس کے یہ بلا لگی ہوئی ہے کہ ناحق کے تکبر اور نخوت نے آپ کو ہلاک ہی کر دیا ہے۔ جب تک آپ کو اپنی اس جہالت پر اطلاع نہ ہو اور دماغ سے غرور کا کیڑا نہ نکلے تب تک آپ نہ کوئی دنیا کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں نہ دین کی۔ آپ کا بڑا دوست وہ ہوگا جو اس کوشش میں لگا رہے جو آپ کی جہالتیں اور نخوتیں آپ پر ثابت کرے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ کو کس بات پر ناز ہے۔

شرمناک فطرت کے ساتھ اور اس موٹی سمجھ اور سطحی خیال پر یہ تکبر اور یہ ناز نعوذ باللہ من هذه الجهالة والحمق و ترک الحياء والسخافة والضلالة۔

اور آپ کا یہ خیال کہ میں نے اب فساد کیلئے خط بھیجا ہے تا کہ بٹالہ کے مسلمانوں میں پھوٹ پڑے۔ عزیز من! یہ آپ کے فطرتی توہمات ہیں۔ میں نے پھوٹ کیلئے نہیں بلکہ آپ کی حالتِ زار پر

مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 341، 342، 352، 353 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 84 پر درج ہے

حوالہ نمبر 43

رحم کر کے خط بھیجا تھا تا آپ تحت الثریٰ میں نہ گر جائیں اور قبل از موت حق کو سمجھ لیں۔ مسلمانوں میں تفرقہ اور فتنہ ڈالنا تو آپ ہی کا شیوہ ہے یہی تو آپ کا مذہب اور طریق ہے۔ جس کی وجہ سے آپ نے ایک مسلمان کو کافر اور بے ایمان اور دجال قرار دیا اور علماء کو دھوکے دے کر تکفیر کے فتوے لکھوائے اور اپنے استاد نذیر حسین پر موت کے دنوں کے قریب یہ احسان کیا کہ اس کے مونہہ سے کلمہ تکفیر کہلوایا اور اس کی پیرانہ سالی کے تقویٰ پر خاک ڈالی۔ آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو! نذیر حسین تو اَرذلِ عمر میں مبتلا اور بچوں کی طرح ہوش وحواس سے فارغ تھا۔ یہ آپ ہی نے شاگردی کا حق ادا کیا کہ اس کے اخیر وقت اور لب بام ہونے کی حالت میں ایسی مکروہ سیاہی اس کے مونہہ پر مل دی کہ اب غالباً وہ گور میں ہی اُس سیاہی کو لے جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی درگاہ خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔ جو شخص مسلمان کو کافر کہتا ہے اس کو وہی نتائج بھگتنے پڑیں گے جن کا ناحق کے مکفرین کیلئے اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ دے رکھا ہے۔ جو ایسا عدل دوست تھا جس نے ایک چور کی سفارش کے وقت سخت ناراض ہو کر فرمایا تھا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر فاطمہ بنت محمدؐ چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

قولہ: (اس صورت میں قادیان پہنچ سکتا ہوں) کہ مسلمانوں پر آپ کا جھوٹ اور فریب کھولوں لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ آپ میری جان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

[اقول: اب آپ کسی حیلہ وبہانہ سے گریز نہیں کر سکتے۔ اب تو دس لعنتیں آپ کی خدمت میں نذر کر دی ہیں اور اللہ جلشانہٗ کی قسم بھی دی ہے کہ آپ آسمانی طریق سے میرے ساتھ صدق اور کذب کا فیصلہ کر لیں۔ اگر آپ مجھ کو جھوٹا سمجھنے میں سچے ہیں تو میری اس بات کو سنتے ہی مقابلہ کیلئے کھڑے ہو جائیں گے ورنہ ان تمام لعنتوں کو ہضم کر جائیں گے اور کچے اور بیہودہ عذرات سے ٹال دیں گے۔ اور میں آپ کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا۔ ایک ہی ہے جو آپ کو در حالت نہ باز آنے کے ہلاک کرے گا اور اپنے دین کو آپ کے اس فتنہ سے نجات دے گا اور آپ کے قادیان آنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ اگر آپ اللہ اور رسول کے نشان کے موافق آزمائش کیلئے مستعد ہوں تو میں خود بٹالہ اور امرتسر اور لاہور میں آ سکتا ہوں۔ تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد[1]]

[1] آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۰۲ تا ۳۱۰

مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 341، 342، 352، 353 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 84 پر درج ہے

المهلة منا ثلثة اشهر للمعارضين فان لم يبارزوا ولن يبارزوا فاعلموا
تین مہینہ مہلت ہے اور اگر مقابل پر نہ آویں اور ہرگز نہ آوینگے پس یقیناً جانو
انهم كانوا من الكاذبين۔
کہ وہ جھوٹے ہیں۔
واعلموا ان هذا الانعام فی صورة اذا اتوا برسالة كمثل رسالتنا وعجالة
اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ انعام اس صورت میں ہے کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہ ہمارے اس رسالہ کے
كمثل عجالتنا واثبتوا انفسهم كمماثلين ومشابهين۔ واما اذا ابوا وولوا
مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کریں۔ لیکن اگر بنانے سے انکار کریں
الدبر كالثعالب وما استطاعوا على هذه المطالب وما تركوا عادة توهين القرآن
اور لومڑیوں کی طرح پیٹھیں دکھلادیں اور ان مطالب پر قدرت نہ پاسکیں اور نہ توہین قرآن شریف کی
وما امتنعوا من قدح كتاب الله الفرقان وما تابوا من ان يسموا انفسهم مولويين
عادت کو چھوڑیں اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آویں
وما ازدجروا من سب رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين وما ازدجروا
اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشنام دہی سے رکیں اور نہ اس بیہودگی سے اپنے تئیں
من قولهم ان القرآن ليس بفصيح وما تركوا سبيل التحقير والتوهين فعليهم
روکیں کہ قرآن فصیح نہیں ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں پس اُن پر خدا تعالیٰ
من الله الف لعنة فليقل القوم كلهم آمين۔
کی طرف سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت
۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت ۱۱ لعنت ۱۲ لعنت
۱۳ لعنت ۱۴ لعنت ۱۵ لعنت ۱۶ لعنت ۱۷ لعنت ۱۸ لعنت
۱۹ لعنت ۲۰ لعنت ۲۱ لعنت ۲۲ لعنت ۲۳ لعنت ۲۴ لعنت

نورالحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 85 پر درج ہے

۱۱۹

۲۵ لعنت ۲۶ لعنت ۲۷ لعنت ۲۸ لعنت ۲۹ لعنت ۳۰ لعنت ۳۱ لعنت
۳۲ لعنت ۳۳ لعنت ۳۴ لعنت ۳۵ لعنت ۳۶ لعنت ۳۷ لعنت ۳۸ لعنت
۳۹ لعنت ۴۰ لعنت ۴۱ لعنت ۴۲ لعنت ۴۳ لعنت ۴۴ لعنت ۴۵ لعنت
۴۶ لعنت ۴۷ لعنت ۴۸ لعنت ۴۹ لعنت ۵۰ لعنت ۵۱ لعنت ۵۲ لعنت
۵۳ لعنت ۵۴ لعنت ۵۵ لعنت ۵۶ لعنت ۵۷ لعنت ۵۸ لعنت ۵۹ لعنت
۶۰ لعنت ۶۱ لعنت ۶۲ لعنت ۶۳ لعنت ۶۴ لعنت ۶۵ لعنت ۶۶ لعنت
۶۷ لعنت ۶۸ لعنت ۶۹ لعنت ۷۰ لعنت ۷۱ لعنت ۷۲ لعنت ۷۳ لعنت
۷۴ لعنت ۷۵ لعنت ۷۶ لعنت ۷۷ لعنت ۷۸ لعنت ۷۹ لعنت ۸۰ لعنت
۸۱ لعنت ۸۲ لعنت ۸۳ لعنت ۸۴ لعنت ۸۵ لعنت ۸۶ لعنت ۸۷ لعنت
۸۸ لعنت ۸۹ لعنت ۹۰ لعنت ۹۱ لعنت ۹۲ لعنت ۹۳ لعنت ۹۴ لعنت
۹۵ لعنت ۹۶ لعنت ۹۷ لعنت ۹۸ لعنت ۹۹ لعنت ۱۰۰ لعنت ۱۰۱ لعنت
۱۰۲ لعنت ۱۰۳ لعنت ۱۰۴ لعنت ۱۰۵ لعنت ۱۰۶ لعنت ۱۰۷ لعنت ۱۰۸ لعنت
۱۰۹ لعنت ۱۱۰ لعنت ۱۱۱ لعنت ۱۱۲ لعنت ۱۱۳ لعنت ۱۱۴ لعنت ۱۱۵ لعنت
۱۱۶ لعنت ۱۱۷ لعنت ۱۱۸ لعنت ۱۱۹ لعنت ۱۲۰ لعنت ۱۲۱ لعنت ۱۲۲ لعنت
۱۲۳ لعنت ۱۲۴ لعنت ۱۲۵ لعنت ۱۲۶ لعنت ۱۲۷ لعنت ۱۲۸ لعنت ۱۲۹ لعنت
۱۳۰ لعنت ۱۳۱ لعنت ۱۳۲ لعنت ۱۳۳ لعنت ۱۳۴ لعنت ۱۳۵ لعنت ۱۳۶ لعنت
۱۳۷ لعنت ۱۳۸ لعنت ۱۳۹ لعنت ۱۴۰ لعنت ۱۴۱ لعنت ۱۴۲ لعنت ۱۴۳ لعنت
۱۴۴ لعنت ۱۴۵ لعنت ۱۴۶ لعنت ۱۴۷ لعنت ۱۴۸ لعنت ۱۴۹ لعنت ۱۵۰ لعنت
۱۵۱ لعنت ۱۵۲ لعنت ۱۵۳ لعنت ۱۵۴ لعنت ۱۵۵ لعنت ۱۵۶ لعنت ۱۵۷ لعنت
۱۵۸ لعنت ۱۵۹ لعنت ۱۶۰ لعنت ۱۶۱ لعنت ۱۶۲ لعنت ۱۶۳ لعنت ۱۶۴ لعنت
۱۶۵ لعنت ۱۶۶ لعنت ۱۶۷ لعنت ۱۶۸ لعنت ۱۶۹ لعنت ۱۷۰ لعنت ۱۷۱ لعنت
۱۷۲ لعنت ۱۷۳ لعنت ۱۷۴ لعنت ۱۷۵ لعنت ۱۷۶ لعنت ۱۷۷ لعنت ۱۷۸ لعنت
۱۷۹ لعنت ۱۸۰ لعنت ۱۸۱ لعنت ۱۸۲ لعنت ۱۸۳ لعنت ۱۸۴ لعنت ۱۸۵ لعنت
۱۸۶ لعنت ۱۸۷ لعنت ۱۸۸ لعنت ۱۸۹ لعنت ۱۹۰ لعنت ۱۹۱ لعنت ۱۹۲ لعنت
۱۹۳ لعنت ۱۹۴ لعنت ۱۹۵ لعنت ۱۹۶ لعنت ۱۹۷ لعنت ۱۹۸ لعنت ۱۹۹ لعنت
۲۰۰ لعنت ۲۰۱ لعنت ۲۰۲ لعنت ۲۰۳ لعنت ۲۰۴ لعنت ۲۰۵ لعنت ۲۰۶ لعنت
۲۰۷ لعنت ۲۰۸ لعنت ۲۰۹ لعنت ۲۱۰ لعنت ۲۱۱ لعنت ۲۱۲ لعنت ۲۱۳ لعنت
۲۱۴ لعنت ۲۱۵ لعنت ۲۱۶ لعنت ۲۱۷ لعنت ۲۱۸ لعنت ۲۱۹ لعنت ۲۲۰ لعنت
۲۲۱ لعنت ۲۲۲ لعنت ۲۲۳ لعنت ۲۲۴ لعنت ۲۲۵ لعنت ۲۲۶ لعنت ۲۲۷ لعنت
۲۲۸ لعنت ۲۲۹ لعنت ۲۳۰ لعنت ۲۳۱ لعنت ۲۳۲ لعنت ۲۳۳ لعنت ۲۳۴ لعنت
۲۳۵ لعنت ۲۳۶ لعنت ۲۳۷ لعنت ۲۳۸ لعنت ۲۳۹ لعنت ۲۴۰ لعنت ۲۴۱ لعنت
۲۴۲ لعنت ۲۴۳ لعنت ۲۴۴ لعنت ۲۴۵ لعنت ۲۴۶ لعنت ۲۴۷ لعنت ۲۴۸ لعنت
۲۴۹ لعنت ۲۵۰ لعنت ۲۵۱ لعنت ۲۵۲ لعنت ۲۵۳ لعنت ۲۵۴ لعنت ۲۵۵ لعنت
۲۵۶ لعنت ۲۵۷ لعنت ۲۵۸ لعنت ۲۵۹ لعنت ۲۶۰ لعنت ۲۶۱ لعنت ۲۶۲ لعنت

نور الحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 85 پر درج ہے

ص ۱۳۰ ۲۶۳ لعنت ۲۶۴ لعنت ۲۶۵ لعنت ۲۶۶ لعنت ۲۶۷ لعنت ۲۶۸ لعنت ۲۶۹ لعنت
۲۷۰ لعنت ۲۷۱ لعنت ۲۷۲ لعنت ۲۷۳ لعنت ۲۷۴ لعنت ۲۷۵ لعنت ۲۷۶ لعنت
۲۷۷ لعنت ۲۷۸ لعنت ۲۷۹ لعنت ۲۸۰ لعنت ۲۸۱ لعنت ۲۸۲ لعنت ۲۸۳ لعنت
۲۸۴ لعنت ۲۸۵ لعنت ۲۸۶ لعنت ۲۸۷ لعنت ۲۸۸ لعنت ۲۸۹ لعنت ۲۹۰ لعنت
۲۹۱ لعنت ۲۹۲ لعنت ۲۹۳ لعنت ۲۹۴ لعنت ۲۹۵ لعنت ۲۹۶ لعنت ۲۹۷ لعنت
۲۹۸ لعنت ۲۹۹ لعنت ۳۰۰ لعنت ۳۰۱ لعنت ۳۰۲ لعنت ۳۰۳ لعنت ۳۰۴ لعنت
۳۰۵ اللعنة ۳۰۶ اللعنة ۳۰۷ اللعنة ۳۰۸ اللعنة ۳۰۹ اللعنة ۳۱۰ اللعنة ۳۱۱ اللعنة
۳۱۲ اللعنة ۳۱۳ اللعنة ۳۱۴ اللعنة ۳۱۵ اللعنة ۳۱۶ اللعنة ۳۱۷ اللعنة ۳۱۸ اللعنة
۳۱۹ اللعنة ۳۲۰ اللعنة ۳۲۱ اللعنة ۳۲۲ اللعنة ۳۲۳ اللعنة ۳۲۴ اللعنة ۳۲۵ اللعنة
۳۲۶ اللعنة ۳۲۷ اللعنة ۳۲۸ اللعنة ۳۲۹ اللعنة ۳۳۰ اللعنة ۳۳۱ اللعنة ۳۳۲ اللعنة
۳۳۳ اللعنة ۳۳۴ اللعنة ۳۳۵ اللعنة ۳۳۶ اللعنة ۳۳۷ اللعنة ۳۳۸ اللعنة ۳۳۹ اللعنة
۳۴۰ اللعنة ۳۴۱ اللعنة ۳۴۲ اللعنة ۳۴۳ اللعنة ۳۴۴ اللعنة ۳۴۵ اللعنة ۳۴۶ اللعنة
۳۴۷ اللعنة ۳۴۸ اللعنة ۳۴۹ اللعنة ۳۵۰ اللعنة ۳۵۱ اللعنة ۳۵۲ اللعنة ۳۵۳ اللعنة
۳۵۴ اللعنة ۳۵۵ اللعنة ۳۵۶ اللعنة ۳۵۷ اللعنة ۳۵۸ اللعنة ۳۵۹ اللعنة ۳۶۰ اللعنة
۳۶۱ اللعنة ۳۶۲ اللعنة ۳۶۳ اللعنة ۳۶۴ اللعنة ۳۶۵ اللعنة ۳۶۶ اللعنة ۳۶۷ اللعنة
۳۶۸ اللعنة ۳۶۹ اللعنة ۳۷۰ اللعنة ۳۷۱ اللعنة ۳۷۲ اللعنة ۳۷۳ اللعنة ۳۷۴ اللعنة
۳۷۵ اللعنة ۳۷۶ اللعنة ۳۷۷ اللعنة ۳۷۸ اللعنة ۳۷۹ اللعنة ۳۸۰ اللعنة ۳۸۱ اللعنة
۳۸۲ اللعنة ۳۸۳ اللعنة ۳۸۴ اللعنة ۳۸۵ اللعنة ۳۸۶ اللعنة ۳۸۷ اللعنة ۳۸۸ اللعنة
۳۸۹ اللعنة ۳۹۰ اللعنة ۳۹۱ اللعنة ۳۹۲ اللعنة ۳۹۳ اللعنة ۳۹۴ اللعنة ۳۹۵ اللعنة
۳۹۶ اللعنة ۳۹۷ اللعنة ۳۹۸ اللعنة ۳۹۹ اللعنة ۴۰۰ اللعنة ۴۰۱ اللعنة ۴۰۲ اللعنة
۴۰۳ اللعنة ۴۰۴ اللعنة ۴۰۵ اللعنة ۴۰۶ اللعنة ۴۰۷ اللعنة ۴۰۸ اللعنة ۴۰۹ اللعنة
۴۱۰ اللعنة ۴۱۱ اللعنة ۴۱۲ اللعنة ۴۱۳ اللعنة ۴۱۴ اللعنة ۴۱۵ اللعنة ۴۱۶ اللعنة
۴۱۷ اللعنة ۴۱۸ اللعنة ۴۱۹ اللعنة ۴۲۰ اللعنة ۴۲۱ اللعنة ۴۲۲ اللعنة ۴۲۳ اللعنة
۴۲۴ اللعنة ۴۲۵ اللعنة ۴۲۶ اللعنة ۴۲۷ اللعنة ۴۲۸ اللعنة ۴۲۹ اللعنة ۴۳۰ اللعنة
۴۳۱ اللعنة ۴۳۲ اللعنة ۴۳۳ اللعنة ۴۳۴ اللعنة ۴۳۵ اللعنة ۴۳۶ اللعنة ۴۳۷ اللعنة
۴۳۸ اللعنة ۴۳۹ اللعنة ۴۴۰ اللعنة ۴۴۱ اللعنة ۴۴۲ اللعنة ۴۴۳ اللعنة ۴۴۴ اللعنة
۴۴۵ اللعنة ۴۴۶ اللعنة ۴۴۷ اللعنة ۴۴۸ اللعنة ۴۴۹ اللعنة ۴۵۰ اللعنة ۴۵۱ اللعنة
۴۵۲ اللعنة ۴۵۳ اللعنة ۴۵۴ اللعنة ۴۵۵ اللعنة ۴۵۶ اللعنة ۴۵۷ اللعنة ۴۵۸ اللعنة
۴۵۹ اللعنة ۴۶۰ اللعنة ۴۶۱ اللعنة ۴۶۲ اللعنة ۴۶۳ اللعنة ۴۶۴ اللعنة ۴۶۵ اللعنة
۴۶۶ اللعنة ۴۶۷ اللعنة ۴۶۸ اللعنة ۴۶۹ اللعنة ۴۷۰ اللعنة ۴۷۱ اللعنة ۴۷۲ اللعنة
۴۷۳ اللعنة ۴۷۴ اللعنة ۴۷۵ اللعنة ۴۷۶ اللعنة ۴۷۷ اللعنة ۴۷۸ اللعنة ۴۷۹ اللعنة
۴۸۰ اللعنة ۴۸۱ اللعنة ۴۸۲ اللعنة ۴۸۳ اللعنة ۴۸۴ اللعنة ۴۸۵ اللعنة ۴۸۶ اللعنة
۴۸۷ اللعنة ۴۸۸ اللعنة ۴۸۹ اللعنة ۴۹۰ اللعنة ۴۹۱ اللعنة ۴۹۲ اللعنة ۴۹۳ اللعنة
۴۹۴ اللعنة ۴۹۵ اللعنة ۴۹۶ اللعنة ۴۹۷ اللعنة ۴۹۸ اللعنة ۴۹۹ اللعنة ۵۰۰ اللعنة

نور الحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 85 پر درج ہے

حوالہ نمبر 44

١٢١	اللعنة ٥٠١	اللعنة ٥٠٢	اللعنة ٥٠٣	اللعنة ٥٠٤	اللعنة ٥٠٥	اللعنة ٥٠٦	اللعنة ٥٠٧
	اللعنة ٥٠٨	اللعنة ٥٠٩	اللعنة ٥١٠	اللعنة ٥١١	اللعنة ٥١٢	اللعنة ٥١٣	اللعنة ٥١٤
	اللعنة ٥١٥	اللعنة ٥١٦	اللعنة ٥١٧	اللعنة ٥١٨	اللعنة ٥١٩	اللعنة ٥٢٠	اللعنة ٥٢١
	اللعنة ٥٢٢	اللعنة ٥٢٣	اللعنة ٥٢٤	اللعنة ٥٢٥	اللعنة ٥٢٦	اللعنة ٥٢٧	اللعنة ٥٢٨
	اللعنة ٥٢٩	اللعنة ٥٣٠	اللعنة ٥٣١	اللعنة ٥٣٢	اللعنة ٥٣٣	اللعنة ٥٣٤	اللعنة ٥٣٥
	اللعنة ٥٣٦	اللعنة ٥٣٧	اللعنة ٥٣٨	اللعنة ٥٣٩	اللعنة ٥٤٠	اللعنة ٥٤١	اللعنة ٥٤٢
	اللعنة ٥٤٣	اللعنة ٥٤٤	اللعنة ٥٤٥	اللعنة ٥٤٦	اللعنة ٥٤٧	اللعنة ٥٤٨	اللعنة ٥٤٩
	اللعنة ٥٥٠	اللعنة ٥٥١	اللعنة ٥٥٢	اللعنة ٥٥٣	اللعنة ٥٥٤	اللعنة ٥٥٥	اللعنة ٥٥٦
	اللعنة ٥٥٧	اللعنة ٥٥٨	اللعنة ٥٥٩	اللعنة ٥٦٠	اللعنة ٥٦١	اللعنة ٥٦٢	اللعنة ٥٦٣
	اللعنة ٥٦٤	اللعنة ٥٦٥	اللعنة ٥٦٦	اللعنة ٥٦٧	اللعنة ٥٦٨	اللعنة ٥٦٩	اللعنة ٥٧٠
	اللعنة ٥٧١	اللعنة ٥٧٢	اللعنة ٥٧٣	اللعنة ٥٧٤	اللعنة ٥٧٥	اللعنة ٥٧٦	اللعنة ٥٧٧
	اللعنة ٥٧٨	اللعنة ٥٧٩	اللعنة ٥٨٠	اللعنة ٥٨١	اللعنة ٥٨٢	اللعنة ٥٨٣	اللعنة ٥٨٤
	اللعنة ٥٨٥	اللعنة ٥٨٦	اللعنة ٥٨٧	اللعنة ٥٨٨	اللعنة ٥٨٩	اللعنة ٥٩٠	اللعنة ٥٩١
	اللعنة ٥٩٢	اللعنة ٥٩٣	اللعنة ٥٩٤	اللعنة ٥٩٥	اللعنة ٥٩٦	اللعنة ٥٩٧	اللعنة ٥٩٨
	اللعنة ٥٩٩	اللعنة ٦٠٠	اللعنة ٦٠١	اللعنة ٦٠٢	اللعنة ٦٠٣	اللعنة ٦٠٤	اللعنة ٦٠٥
	اللعنة ٦٠٦	اللعنة ٦٠٧	اللعنة ٦٠٨	اللعنة ٦٠٩	اللعنة ٦١٠	اللعنة ٦١١	اللعنة ٦١٢
	اللعنة ٦١٣	اللعنة ٦١٤	اللعنة ٦١٥	اللعنة ٦١٦	اللعنة ٦١٧	اللعنة ٦١٨	اللعنة ٦١٩
	اللعنة ٦٢٠	اللعنة ٦٢١	اللعنة ٦٢٢	اللعنة ٦٢٣	اللعنة ٦٢٤	اللعنة ٦٢٥	اللعنة ٦٢٦
	اللعنة ٦٢٧	اللعنة ٦٢٨	اللعنة ٦٢٩	اللعنة ٦٣٠	اللعنة ٦٣١	اللعنة ٦٣٢	اللعنة ٦٣٣
	اللعنة ٦٣٤	اللعنة ٦٣٥	اللعنة ٦٣٦	اللعنة ٦٣٧	اللعنة ٦٣٨	اللعنة ٦٣٩	اللعنة ٦٤٠
	اللعنة ٦٤١	اللعنة ٦٤٢	اللعنة ٦٤٣	اللعنة ٦٤٤	اللعنة ٦٤٥	اللعنة ٦٤٦	اللعنة ٦٤٧
	اللعنة ٦٤٨	اللعنة ٦٤٩	اللعنة ٦٥٠	اللعنة ٦٥١	اللعنة ٦٥٢	اللعنة ٦٥٣	اللعنة ٦٥٤
	اللعنة ٦٥٥	اللعنة ٦٥٦	اللعنة ٦٥٧	اللعنة ٦٥٨	اللعنة ٦٥٩	اللعنة ٦٦٠	اللعنة ٦٦١
	اللعنة ٦٦٢	اللعنة ٦٦٣	اللعنة ٦٦٤	اللعنة ٦٦٥	اللعنة ٦٦٦	اللعنة ٦٦٧	اللعنة ٦٦٨
	اللعنة ٦٦٩	اللعنة ٦٧٠	اللعنة ٦٧١	اللعنة ٦٧٢	اللعنة ٦٧٣	اللعنة ٦٧٤	اللعنة ٦٧٥
	اللعنة ٦٧٦	اللعنة ٦٧٧	اللعنة ٦٧٨	اللعنة ٦٧٩	اللعنة ٦٨٠	اللعنة ٦٨١	اللعنة ٦٨٢
	اللعنة ٦٨٣	اللعنة ٦٨٤	اللعنة ٦٨٥	اللعنة ٦٨٦	اللعنة ٦٨٧	اللعنة ٦٨٨	اللعنة ٦٨٩
	اللعنة ٦٩٠	اللعنة ٦٩١	اللعنة ٦٩٢	اللعنة ٦٩٣	اللعنة ٦٩٤	اللعنة ٦٩٥	اللعنة ٦٩٦
	اللعنة ٦٩٧	اللعنة ٦٩٨	اللعنة ٦٩٩	اللعنة ٧٠٠	اللعنة ٧٠١	اللعنة ٧٠٢	اللعنة ٧٠٣
	اللعنة ٧٠٤	اللعنة ٧٠٥	اللعنة ٧٠٦	اللعنة ٧٠٧	اللعنة ٧٠٨	اللعنة ٧٠٩	اللعنة ٧١٠
	اللعنة ٧١١	اللعنة ٧١٢	اللعنة ٧١٣	اللعنة ٧١٤	اللعنة ٧١٥	اللعنة ٧١٦	اللعنة ٧١٧
	اللعنة ٧١٨	اللعنة ٧١٩	اللعنة ٧٢٠	اللعنة ٧٢١	اللعنة ٧٢٢	اللعنة ٧٢٣	اللعنة ٧٢٤
١٢٢	اللعنة ٧٢٥	اللعنة ٧٢٦	اللعنة ٧٢٧	اللعنة ٧٢٨	اللعنة ٧٢٩	اللعنة ٧٣٠	اللعنة ٧٣١
	اللعنة ٧٣٢	اللعنة ٧٣٣	اللعنة ٧٣٤	اللعنة ٧٣٥	اللعنة ٧٣٦	اللعنة ٧٣٧	اللعنة ٧٣٨

نورالحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 85 پر درج ہے

۱۶۲

اللعنة ۷۳۹ اللعنة ۷۴۰ اللعنة ۷۴۱ اللعنة ۷۴۲ اللعنة ۷۴۳ اللعنة ۷۴۴ اللعنة ۷۴۵ اللعنة ۷۴۶
اللعنة ۷۴۷ اللعنة ۷۴۸ اللعنة ۷۴۹ اللعنة ۷۵۰ اللعنة ۷۵۱ اللعنة ۷۵۲ اللعنة ۷۵۳ اللعنة ۷۵۴
اللعنة ۷۵۵ اللعنة ۷۵۶ اللعنة ۷۵۷ اللعنة ۷۵۸ اللعنة ۷۵۹ اللعنة ۷۶۰ اللعنة ۷۶۱ اللعنة ۷۶۲
اللعنة ۷۶۳ اللعنة ۷۶۴ اللعنة ۷۶۵ اللعنة ۷۶۶ اللعنة ۷۶۷ اللعنة ۷۶۸ اللعنة ۷۶۹ اللعنة ۷۷۰
اللعنة ۷۷۱ اللعنة ۷۷۲ اللعنة ۷۷۳ اللعنة ۷۷۴ اللعنة ۷۷۵ اللعنة ۷۷۶ اللعنة ۷۷۷ اللعنة ۷۷۸
اللعنة ۷۷۹ اللعنة ۷۸۰ اللعنة ۷۸۱ اللعنة ۷۸۲ اللعنة ۷۸۳ اللعنة ۷۸۴ اللعنة ۷۸۵ اللعنة ۷۸۶
اللعنة ۷۸۷ اللعنة ۷۸۸ اللعنة ۷۸۹ اللعنة ۷۹۰ اللعنة ۷۹۱ اللعنة ۷۹۲ اللعنة ۷۹۳ اللعنة ۷۹۴
اللعنة ۷۹۵ اللعنة ۷۹۶ اللعنة ۷۹۷ اللعنة ۷۹۸ اللعنة ۷۹۹ اللعنة ۸۰۰ اللعنة ۸۰۱ اللعنة ۸۰۲
اللعنة ۸۰۳ اللعنة ۸۰۴ اللعنة ۸۰۵ اللعنة ۸۰۶ اللعنة ۸۰۷ اللعنة ۸۰۸ اللعنة ۸۰۹ اللعنة ۸۱۰
اللعنة ۸۱۱ اللعنة ۸۱۲ اللعنة ۸۱۳ اللعنة ۸۱۴ اللعنة ۸۱۵ اللعنة ۸۱۶ اللعنة ۸۱۷ اللعنة ۸۱۸
اللعنة ۸۱۹ اللعنة ۸۲۰ اللعنة ۸۲۱ اللعنة ۸۲۲ اللعنة ۸۲۳ اللعنة ۸۲۴ اللعنة ۸۲۵ اللعنة ۸۲۶
اللعنة ۸۲۷ اللعنة ۸۲۸ اللعنة ۸۲۹ اللعنة ۸۳۰ اللعنة ۸۳۱ اللعنة ۸۳۲ اللعنة ۸۳۳ اللعنة ۸۳۴
اللعنة ۸۳۵ اللعنة ۸۳۶ اللعنة ۸۳۷ اللعنة ۸۳۸ اللعنة ۸۳۹ اللعنة ۸۴۰ اللعنة ۸۴۱ اللعنة ۸۴۲
اللعنة ۸۴۳ اللعنة ۸۴۴ اللعنة ۸۴۵ اللعنة ۸۴۶ اللعنة ۸۴۷ اللعنة ۸۴۸ اللعنة ۸۴۹ اللعنة ۸۵۰
اللعنة ۸۵۱ اللعنة ۸۵۲ اللعنة ۸۵۳ اللعنة ۸۵۴ اللعنة ۸۵۵ اللعنة ۸۵۶ اللعنة ۸۵۷ اللعنة ۸۵۸
اللعنة ۸۵۹ اللعنة ۸۶۰ اللعنة ۸۶۱ اللعنة ۸۶۲ اللعنة ۸۶۳ اللعنة ۸۶۴ اللعنة ۸۶۵ اللعنة ۸۶۶
اللعنة ۸۶۷ اللعنة ۸۶۸ اللعنة ۸۶۹ اللعنة ۸۷۰ اللعنة ۸۷۱ اللعنة ۸۷۲ اللعنة ۸۷۳ اللعنة ۸۷۴
اللعنة ۸۷۵ اللعنة ۸۷۶ اللعنة ۸۷۷ اللعنة ۸۷۸ اللعنة ۸۷۹ اللعنة ۸۸۰ اللعنة ۸۸۱ اللعنة ۸۸۲
اللعنة ۸۸۳ اللعنة ۸۸۴ اللعنة ۸۸۵ اللعنة ۸۸۶ اللعنة ۸۸۷ اللعنة ۸۸۸ اللعنة ۸۸۹ اللعنة ۸۹۰
اللعنة ۸۹۱ اللعنة ۸۹۲ اللعنة ۸۹۳ اللعنة ۸۹۴ اللعنة ۸۹۵ اللعنة ۸۹۶ اللعنة ۸۹۷ اللعنة ۸۹۸
اللعنة ۸۹۹ اللعنة ۹۰۰ اللعنة ۹۰۱ اللعنة ۹۰۲ اللعنة ۹۰۳ اللعنة ۹۰۴ اللعنة ۹۰۵ اللعنة ۹۰۶
اللعنة ۹۰۷ اللعنة ۹۰۸ اللعنة ۹۰۹ اللعنة ۹۱۰ اللعنة ۹۱۱ اللعنة ۹۱۲ اللعنة ۹۱۳ اللعنة ۹۱۴
اللعنة ۹۱۵ اللعنة ۹۱۶ اللعنة ۹۱۷ اللعنة ۹۱۸ اللعنة ۹۱۹ اللعنة ۹۲۰ اللعنة ۹۲۱ اللعنة ۹۲۲
اللعنة ۹۲۳ اللعنة ۹۲۴ اللعنة ۹۲۵ اللعنة ۹۲۶ اللعنة ۹۲۷ اللعنة ۹۲۸ اللعنة ۹۲۹ اللعنة ۹۳۰
اللعنة ۹۳۱ اللعنة ۹۳۲ اللعنة ۹۳۳ اللعنة ۹۳۴ اللعنة ۹۳۵ اللعنة ۹۳۶ اللعنة ۹۳۷ اللعنة ۹۳۸
اللعنة ۹۳۹ اللعنة ۹۴۰ اللعنة ۹۴۱ اللعنة ۹۴۲ اللعنة ۹۴۳ اللعنة ۹۴۴ اللعنة ۹۴۵ اللعنة ۹۴۶
اللعنة ۹۴۷ اللعنة ۹۴۸ اللعنة ۹۴۹ اللعنة ۹۵۰ اللعنة ۹۵۱ اللعنة ۹۵۲ اللعنة ۹۵۳ اللعنة ۹۵۴
اللعنة ۹۵۵ اللعنة ۹۵۶ اللعنة ۹۵۷ اللعنة ۹۵۸ اللعنة ۹۵۹ اللعنة ۹۶۰ اللعنة ۹۶۱ اللعنة ۹۶۲
اللعنة ۹۶۳ اللعنة ۹۶۴ اللعنة ۹۶۵ اللعنة ۹۶۶ اللعنة ۹۶۷ اللعنة ۹۶۸ اللعنة ۹۶۹ اللعنة ۹۷۰
اللعنة ۹۷۱ اللعنة ۹۷۲ اللعنة ۹۷۳ اللعنة ۹۷۴ اللعنة ۹۷۵ اللعنة ۹۷۶ اللعنة ۹۷۷ اللعنة ۹۷۸
اللعنة ۹۷۹ اللعنة ۹۸۰ اللعنة ۹۸۱ اللعنة ۹۸۲ اللعنة ۹۸۳ اللعنة ۹۸۴ اللعنة ۹۸۵ اللعنة ۹۸۶
اللعنة ۹۸۷ اللعنة ۹۸۸ اللعنة ۹۸۹ اللعنة ۹۹۰ اللعنة ۹۹۱ اللعنة ۹۹۲ اللعنة ۹۹۳ اللعنة ۹۹۴
اللعنة ۹۹۵ اللعنة ۹۹۶ اللعنة ۹۹۷ اللعنة ۹۹۸ اللعنة ۹۹۹ اللعنة ۱۰۰۰

نور الحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 85 پر درج ہے

حوالہ نمبر 45

اب دیکھو یہ تین سو تیرہ مخلص جو اس کتاب میں درج ہیں یہ اسی پیشگوئی کا مصداق ہے جو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ پیشگوئی میں کدعہ کا لفظ بھی ہے جو صریح قادیان کے نام کو بتلا رہا ہے پس تمام مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ مہدی موعود قادیان میں پیدا ہوگا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب چھپی ہوئی ہوگی جس میں تین سو تیرہ اس کے دوستوں کے نام درج ہونگے۔ سو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات میرے اختیار میں تو نہیں تھی کہ میں ان کتابوں میں جو اس زمانہ سے ہزار برس پہلے دنیا میں شائع ہو چکی ہیں اپنے گاؤں قادیان کا نام لکھ دیتا۔ اور نہ میں نے چھاپہ کی کل نکالی ہے تا یہ خیال کیا جائے کہ میں نے اس غرض سے مطبع کو اس زمانہ میں ایجاد کیا ہے۔ اور نہ تین سو تیرہ مخلص اصحاب کا پیدا کرنا میرے اختیار میں تھا بلکہ یہ تمام اسباب خود خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔ تا وہ اپنے رسول کریم کی پیشگوئی کو پورا کرے۔

مگر اس زمانہ کے مولویوں کی حالت پر سخت افسوس ہے۔ کہ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو۔ آتھم کی نسبت کیسی صفائی سے پیشگوئی پوری ہوئی خدا تعالیٰ کی الہامی شرط کے موافق اول آتھم سودائیوں کی طرح ڈرتا پھرا۔ اور بباعث شدت خوف شرط سے فائدہ اٹھایا۔ آخر عیب کی حالت میں خدا تعالیٰ کے قطعی الہام کے موافق واصل جہنم ہوا۔ اور یہی پیشگوئی تھی جس کی براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں بھی اب سے سترہ برس پہلے خبر دی گئی تھی۔ سو جیسا کہ اس پیشگوئی کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی۔ عبدالحق اور عبدالجبار غزنویان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی اور جیسا کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملہ کیا۔ انہوں نے بھی اسلام پر حملہ کیا۔ کیونکہ یہ نشان اسلام کی تائید میں تھا۔ سو ان لوگوں نے اسلام کی کچھ پروا نہ کی اور کچھ بھی حیا اور شرم اور تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اسی لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا نام یہودی رکھا۔ اگر یہ لوگ آتھم کے بارے میں کوئی سچی نکتہ چینی کرتے تو ہمیں کچھ افسوس نہ تھا مگر ان لوگوں نے تو سچائی پر تھوکا جو آفتاب کی طرح چمک رہی تھی۔ عبدالحق غزنوی بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بد ذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا۔ اور ساتھ ہی تیرا بھی۔ اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہے۔ اے خبیث کب تک تو جیئے گا۔ کیا تیرے لئے ایک دن موت کا مقرر نہیں۔

انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329، 330 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 86 پر درج ہے

ایسا ہی ذرہ انصاف کرنا چاہیئے کہ کس قوت اور چمک سے کسوف اور خسوف کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور ہمارے دعوی پر آسمان نے گواہی دی۔ مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ۔ اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی بھی پوری نہیں ہوئی اے پلید دجال! پیشگوئی تو پوری ہو گئی لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔ پیشگوئی کے اصل لفظ جو امام محمد باقر سے دارقطنی میں مروی ہیں یہ ہیں۔ "ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ الخ۔ یعنی ہمارے مہدی کی تائید اور تصدیق کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے وہ دو نشان کسی مدعی کے وقت ظہور میں نہیں آئے۔ اور وہ یہ ہیں کہ مہدی کے دعوے کے وقت میں چاند کو اس پہلی رات میں گرہن ہوگا جو اس کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرھویں رات۔ اور سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے اس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہے یعنی اٹھائیس تاریخ کو اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی کے لئے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ اس کے دعوی کے وقت میں خسوف کسوف رمضان میں ان تاریخوں میں ہوا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا **اس غرض سے نہیں تھا** کہ وہ خسوف کسوف قانون قدرت کے برخلاف ظہور میں آئے گا۔ اور نہ یہ حدیث میں کوئی ایسا لفظ ہے۔ بلکہ صرف یہ مطلب تھا کہ اس مہدی سے پہلے کسی مدعی صادق یا کاذب کو یہ اتفاق نہیں ہوا ہو گا کہ اس نے مہدویت یا رسالت کا دعوی کیا ہو۔ اور اس کے وقت میں ان تاریخوں میں رمضان میں خسوف کسوف ہوا ہو۔ پس ان مولویوں کو چاہیئے تھا۔ کہ اگر اس پیشگوئی کی صحت میں شک تھا تو ایسی کوئی نظیر سابق زمانہ میں سے بحوالہ کسی کتاب کے پیش کرتے۔ جس میں لکھا ہوتا کہ پہلے ایسا دعوی ہو چکا ہے۔ اور اس کے وقت میں ایسا خسوف کسوف بھی ہو چکا ہے مگر اس طرف تو انہوں نے رخ بھی نہیں کیا۔ اور یہ احمقانہ عذر پیش کر دیا ہے کہ اس پیشگوئی کے یہ معنی ہیں کہ چاند کو رمضان کی پہلی رات میں گرہن لگیگا۔ اور پندرہ تاریخ کو سورج گرہن ہو گا۔ لاحول ولاقوۃ۔ ان احمقوں نے یہ معنی کس لفظ سے سمجھ لئے۔ اے نادانو! آنکھوں کے اندھو! مولویت کو بدنام کرنے والو! ذرہ سوچو!

انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329، 330 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 86 پر درج ہے

حوالہ نمبر 46

خشک کر دیتا ہے اور کاٹ دیتا ہے اور اُس کی جگہ اور ٹہنیاں پھلوں اور پھولوں سے لدی ہوئی پیدا کر دیتا ہے۔ بٹالوی صاحب یاد رکھیں کہ اگر اس جماعت سے ایک نکل جائیگا تو خدائے تعالیٰ اُس کی جگہ بیس لائیگا۔ اور اس آیت پر غور کریں فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؁

بالآخر ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ میر عباس علی صاحب نے ۱۲ دسمبر ۱۸۹۱ء میں مخالفانہ طور پر ایک اشتہار بھی شایع کیا ہے جو ترکِ ادب اور تحقیر کے الفاظ سے بھرا ہوا ہے سو ان الفاظ سے تو ہمیں کچھ غرض نہیں جب دِل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے لیکن اُس اشتہار کی تین باتوں کا جواب دینا ضروری ہے:-

اوّل یہ کہ میر صاحب کے دِل میں دہلی کے مباحثات کا حال خلاف واقعہ جم گیا ہے۔ سو اس وسوسہ کے دُور کرنے کے لئے میرا یہی اشتہار کافی ہے بشرطیکہ میر صاحب اس کو غور سے پڑھیں ؁

دوم یہ کہ میر صاحب کے دل میں سراسر فاش غلطی سے یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ گویا میں ایک نیچری آدمی ہوں معجزات کا منکر اور لیلۃ القدر سے انکاری اور نبوت کا مدعی اور انبیاء علیہم السلام کی اہانت کرنے والا اور عقاید اسلام سے منہ پھیرنے والا۔ سو ان اوہام کے دُور کرنے کیلئے مَیں وعدہ کر چکا ہوں کہ عنقریب میری طرف سے اس بارہ میں رسالہ مستقلہ شایع ہوگا۔ اگر میر صاحب توجہ سے اس رسالہ کو دیکھیں گے تو بشرطِ توفیقِ ازلی اپنی بے بنیاد اور بے اصل بدظنیوں سے سخت ندامت اُٹھائیں گے ؁

سوئم یہ کہ میر صاحب نے اپنے اُس اشتہار میں اپنے کمالات ظاہر فرما کر تحریر فرمایا ہے کہ گویا اُنکو رسول نمائی کی طاقت ہے۔ چنانچہ وہ اس اشتہار میں اس عاجز کی نسبت لکھتے ہیں کہ اس بارہ میں میرا مقابلہ نہیں کیا۔ مَیں نے کہا تھا کہ ہم دونوں کسی ایک مسجد میں بیٹھ جائیں اور پھر یا تو مجھ کو رسول کریمؐ کی زیارت کرا کر اپنے دعاوی کی تصدیق کرا دیجائے اور یا میں زیارت کرا کر اس بارہ میں فیصلہ کرا دوں گا۔ میر صاحب کی اس تحریر نے نہ صرف مجھے ہی تعجب میں ڈالا بلکہ ہر ایک واقفِ حال سخت متعجب ہو رہا ہے کہ اگر میر صاحب میں

؁ مائدہ : ۵۵

آسمانی فیصلہ صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 347 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 86 پر درج ہے

۹۵

خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ امر لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ[1] پر موقوف ہے۔ پھر میں اُن کا حکم ہونا کس وجہ سے منظور کروں۔ ہاں اگر چند منتخب مولوی ان میں سے بطور طالب حق قادیان میں آجاویں تو مَیں زبانی انکو تبلیغ کر سکتا ہوں۔ ورنہ خدا کا کام چل رہا ہے کوئی مخالف اسکو روک نہیں سکتا۔ مخالف سے فتویٰ لینا کیا معنے رکھتا ہے۔ ہاں البتہ ہم حافظ صاحب کے اس اشتہار سے ندوہ کیلئے ایک موقع تبلیغ کا نکالتے ہیں۔ حافظ صاحب یاد رکھیں کہ جو کچھ رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیان نبوت کی نسبت بے سرو پا حکایتیں لکھی گئی ہیں وہ حکایتیں اُسوقت تک ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعوے پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی۔ اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہو سکتا ہے جبتک اُس زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اسی افترا اور جھوٹے دعوئ نبوت پر مرے اور اُن کا کسی اُسوقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑھا۔ اور نہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ اور ایسا ہی یہ حکایتیں ہرگز ثابت نہیں ہو سکتیں جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ انکی تمام عمر کے مفتریات جنکو انہوں نے بطور افترا خدا کا کلام قرار دیا تھا وہ اب کہاں ہیں اور ایسی کتاب انکی وحی کی کس کس کے پاس ہے تا اس کتاب کو دیکھا جائے کہ کیا کبھی اُنہوں نے کسی قطعی یقینی وحی کا دعویٰ کیا اور اس بنا پر اپنے تئیں ظلی طور پر یا اصلی طور پر نبی اللہ ٹھہرایا ہے اور اپنی وحی کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی کے مقابل پر منجانب اللہ ہونے میں برابر سمجھا ہے تا تَقَوَّلَ کے معنے اس پر صادق آویں۔ حافظ صاحب کو معلوم نہیں کہ تَقَوَّلَ کا حکم قطع اور یقین کے متعلق ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو مَیں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔ اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے کیونکہ جس امر کو اُس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اُس کو رد کر دیا۔ مَیں صرف

[1] الواقعۃ: ۸۰

یہ حوالہ صفحہ 86 پر درج ہے	تحفۃ الندوہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 95 از مرزا قادیانی

۴۲۴ لیکن یہ بات صحیح بخاری سے بھی معلوم ہو چکی ہے کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام فوت شدہ جماعت میں داخل ہے اور یحیٰی بن زکریا کے ساتھ دوسرے آسمان میں موجود ہے۔ اور خدا تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ کوئی شخص میری طرف بغیر مرنے کے آ نہیں سکتا۔ لیکن کچھ شک نہیں کہ مسیح اس کی طرف اُٹھایا گیا سو وہ ضرور مر گیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں اس کو انی متوفیک ورافعک الیّ[1] سے پکارا ہے۔ سو لفظ متوفی جن عام معنوں سے تمام قرآن اور حدیثوں میں مستعمل ہے وہ یہی ہے کہ روح کو قبض کرنا اور جسم کو معطل چھوڑ دینا۔ یہ بڑے تعصب کی بات ہے کہ تمام جہان کے لئے تو توفی کے یہی معنے روح قبض کرنے کے ہوں لیکن مسیح ابن مریم کے لئے جسم قبض کرنے کے معنے لئے جاویں۔ کیا ہم خاص عیسیٰ کے لئے کوئی نئی لغت بنا سکتے ہیں جو کبھی اللہ اور رسول کے کلام میں مستعمل نہیں ہوئی اور نہ عرب کے شعراء اور زبان دان کبھی اس کو استعمال میں لائے۔ پھر جس حالت میں توفی کے یہی شائع متعارفہ معنے ہیں کہ روح قبض کی جائے خواہ بطور ناقص یا بطور تام۔ تو پھر رفع سے رفع جسد کیوں مراد لیا جاتا ہے۔ ظاہر
۴۲۵ ہے کہ جس چیز پر قبضہ کیا جائے گا رفع بھی اسی کا ہوگا۔ نہ یہ کہ قبض تو روح کا ہو اور جسم کا رفع کیا جائے۔ غرض برخلاف اس متبادر اور مسلسل معنوں کے جو قرآن شریف سے توفی کے لفظ کی نسبت اوّل سے آخر تک سمجھے جاتے ہیں ایک نئے معنے اپنی طرف سے گھڑنا یہی تو الحاد اور تحریف ہے۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچاوے اگر یہ کہا جائے کہ توفی کے معنے تفسیروں میں کئی طور سے کئے گئے ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ وہ مختلف اور متضاد اقوال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان سے نہیں لئے گئے ورنہ ممکن نہ تھا کہ وہ بیان جو چشمہ وحی سے نکلا ہے اس میں اختلاف اور تناقض راہ پا سکتا بلکہ وہ مفسرین کے صرف اپنے اپنے بیانات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کبھی اُن کا کسی خاص معنے پر اجماع نہیں ہوا۔ اگر ان میں سے کسی کو وہ بصیرت دی جاتی جو اس

[1] آل عمران: ۵۶

ازالہ اوہام صفحہ 745 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 3 صفحہ 501، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 89 پر درج ہے

اب دیکھو یہ تین سو تیرہ مخلص جو اس کتاب میں درج ہیں یہ اسی پیشگوئی کا مصداق ہے جو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ پیشگوئی میں کدعہ کا لفظ بھی ہے جو صریح قادیان کے نام کو بتلا رہا ہے پس تمام مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ مہدی موعود قادیان میں پیدا ہوگا اور اس کے پاس ایک کتاب چھپی ہوئی ہوگی جس میں تین سو تیرہ اس کے دوستوں کے نام درج ہوں گے۔ سو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات میرے اختیار میں تو نہیں تھی کہ میں ان کتابوں میں جو اس زمانہ سے ہزار برس پہلے دنیا میں شائع ہو چکی ہیں اپنے گاؤں قادیان کا نام لکھ دیتا۔ اور نہ میں نے چھاپہ کی کل نکالی ہے تا یہ خیال کیا جائے کہ میں نے اس غرض سے مطبع کو اس زمانہ میں ایجاد کیا ہے۔ اور نہ تین سو تیرہ مخلص اصحاب کا پیدا کرنا میرے اختیار میں تھا بلکہ یہ تمام اسباب خود خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔ تا وہ اپنے رسول کریم کی پیشگوئی کو پورا کرے۔

مگر اس زمانہ کے مولویوں کی حالت پر سخت افسوس ہے۔ کہ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو۔ آتھم کی نسبت کیسی صفائی سے پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا تعالیٰ کی الہامی شرط کے موافق اول آتھم سودائیوں کی طرح ڈرتا پھرا۔ پھر باعث شدت خوف شرط سے فائدہ اٹھایا۔ آخر بیباکی کی حالت میں خدا تعالیٰ کے قطعی الہام کے موافق واصل جہنم ہوا۔ اور یہی پیشگوئی تھی جس کی براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں بھی اب سے سترہ برس پہلے خبر دی گئی تھی۔ سو جیسا کہ اس پیشگوئی کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی۔ عبد الحق اور عبد الجبار غزنویان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی اور جیسا کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملہ کیا انہوں نے بھی اسلام پر حملہ کیا۔ کیونکہ یہ نشان اسلام کی تائید میں تھا۔ سو ان لوگوں نے اسلام کی کچھ پروا نہ کی اور کچھ بھی حیا اور شرم اور تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اسی لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا نام یہودی رکھا۔ اگر یہ لوگ آتھم کے بارے میں کوئی سچی نکتہ چینی کرتے تو ہمیں کچھ افسوس نہ تھا مگر ان لوگوں نے تو سچائی پر تھوکا جو آفتاب کی طرح چمک رہی تھی۔ عبد الحق غزنوی بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بد ذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا۔ اور ساتھ ہی تیرا بھی۔ اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہے۔ اے خبیث کب تک تو جئے گا۔ کیا تیرے لئے ایک دن موت کا مقرر نہیں۔

انجامِ آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 89 پر درج ہے

حوالہ نمبر 50

۶ جنوری ۱۸۹۱ء

(الف) "خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ اور کہتا ہوں کہ اَدْنَى الْاَرْضِ سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔"

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے میں سے)

(ب) "ایک دفعہ ہمیں یہ الہام ہوا کہ :۔

"غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۔ اور مجھے دکھایا گیا کہ اس وعدہ کی آخری آیت تک جس قدر حروف ہیں ان میں اکمل، ورا خلص موافقین کے نام بھی مخفی ہیں اور جو اشد انکار و عناد و مخالفت میں اپنی قوم میں سے ہیں ان کے نام بھی اس میں پوشیدہ ہیں۔"

پھر فرمایا۔ "اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے اَدْنَى الْاَرْضِ پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے۔"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۳ و مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ)

۲۷ فروری ۱۸۹۱ء

"فَجِيْٓءَ بِالْكِتَابِ فَهُزِمُوْا۔"[1]

مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ و البشریٰ[2] صفحہ ۵۵)

۱۸۹۱ء

خواجہ حسن نظامی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا اقتباس درج ذیل ہے :۔

"ہم نے آپ کی صحت کے لئے خدا سے دعا مانگی اور ہم کو الہام ہوا کہ خواجہ حسن نظامی ابھی بہت دن زندہ رہیں گے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے کام کریں گے۔"

(الفضل جلد ۴۰ نمبر ۲۳۸ مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۲ بحوالہ اخبار منادی دہلی بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۳)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) پھر کتاب لائی گئی تب انہیں شکست ہوئی۔ (نوٹ) پیر صاحب لکھتے ہیں۔ یہ الہام حضرت اقدس علیہ السلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے سے نقل کئے گئے۔

[2] البشریٰ مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر مطبوعہ۔ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 649 طبع چہارم از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 92 پر درج ہے

نگار ہے جب تک میں زندہ ہوں، جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۶-۱۸- روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱)

"یہ سب مضمون ابوطالب کے قصہ کا اگرچہ کتابوں میں درج ہے مگر یہ تمام عبارت الہامی ہے جو خدائے تعالیٰ نے اِس عاجز کے دل پر نازل کی۔ صرف کوئی کوئی فقرہ تشریح کے لئے اِس عاجز کی طرف سے ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸، ۱۹ حاشیہ- روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

"صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید شرقی کے پاس اُتریں گے.... دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں.... مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہے اور خدائے تعالیٰ نے مسیح کے اُترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رُو سے مسیح سے اور نیز امام حسینؓ سے بھی مشابہت رکھتا ہے کیونکہ دمشق پایۂ تخت یزید ہو چکا ہے اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ جس سے ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے وہ دمشق ہی ہے..... سو خدا تعالیٰ نے اُس دمشق کو جس سے ایسے پُرظلم احکام نکلتے تھے اور جس میں ایسے سنگ دل اور سیاہ دروں لوگ پیدا ہوگئے تھے اِس غرض سے نشانہ بنا کر لکھا کہ اب مثیل دمشق عدل اور ایمان پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر ہوگا کیونکہ اکثر نبی ظالموں کی بستی میں ہی آتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ لعنت کی جگہوں کو برکت کے مکانات بناتا رہا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۶۳ تا ۷۰ حاشیہ- روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۴-۱۳۶ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

"قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ

اُخْرِجَ مِنْهُ الْيَزِيْدِيُّوْنَ

یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۷۲ حاشیہ- روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

(۱) "ایک صاف اور صریح کشف میں مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث[1] آنے والا ہو

---

[1] حارث کے معنے زمیندار کے ہیں اور حراث سے مراد بڑا زمیندار ہے اور یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 141 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 93 پر درج ہے

يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ۔ وَقَالُوا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ عَلَيْهِمْ۔ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۔
وَلَوْ أَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ۔

کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں۔ جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائیگی اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے حالانکہ اُنکے دل اُن نشانوں پر یقین کر گئے ہیں اور دلوں میں اُنہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو ان پر نرم ہوا۔ اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آجاتے۔

یہ آیات اُن بعض لوگوں کے حق میں بطور انعام القا ہوئیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آویں جو اس قسم کی باتیں کریں اور بدرجۂ یقین کامل پہنچ کر پھر منکر رہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۹۷، ۴۹۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۲-۵۹۳)

•

۱۸۸۳ء

پھر بعد اس کے فرمایا:

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ۔ وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔

یعنی ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے۔ اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورتِ حقّہ اُترا ہے۔ خدا اور اُس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔ اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔

یہ آخری فقرات اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

---

۱ (ترجمہ از مرتب) اِس سے اعراض کرتے۔ اور

۲ "اِس الہام پر نظر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے اِس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیشگوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا..... اب جو ایک نئے الہام سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ گئی کہ قادیان کو خدائے تعالیٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے تو اُس پہلے الہام کے معنے بھی اِس سے کھل گئے..... اس کی تفسیر یہ ہے کہ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنْ دِمَشْقَ بِطَرَفٍ شَرْقِيٍّ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ۔

کیونکہ اِس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۷۳۔ ۷۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹)

۳ ازالہ اوہام میں یہ فقرہ یوں ہے وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۷۳)

یعنی طاعون پڑیگی اور بعد اس کے دوسرے عذاب بھی نازل ہونگے اسلئے ضروری تھا کہ مسیح اسلامی کی تائید میں بھی یہ باتیں ظہور میں آتیں۔ اور بھی دلائل اس بات پر بہت ہیں کہ یہی دابۃ الارض جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے طاعون ہے اور بلاشبہ یہ زمینی بیماری ہے اور زمین میں سے ہی نکلتی ہے اس سے محفوظ رہنے کیلئے بعد اسکے جو ایک شخص اس جماعت میں داخل ہو اور تقویٰ اختیار کرے تکرار سورۃ فاتحہ کا حضور دل سے اور اسکے معنوں پر قائم ہونے سے بہت مؤثر ہے جو شخص طاعون کی ناگہانی آفت سے بچنا چاہتا ہو اسکے لئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں جو خدائے قادر ذوالجلال پر سچا ایمان لائے اور اپنے تمام اعضاء کو معاصی سے بچائے اور دین کو اور دینی خدمات کو دنیا پر مقدم رکھ لے اور اس سلسلہ حقہ میں صدق اور اخلاص کے ساتھ داخل ہو جائے اور دلی جوش کے ساتھ دعا میں لگا رہے اور اپنی عورتوں کو جن کے شر کے بداثر میں وہ بھی شریک ہو سکتا ہے غافلانہ زندگی سے بچاوے اور کوشش کرے کہ اسکے گھر میں ذکر الٰہی ہو پھر اسکے ساتھ قرآن شریف کے جمیع احکام کا پابند ہو کر ظاہری پلیدیوں اور ناپاکیوں سے بھی اپنے گھر کو صاف رکھے جو شخص ظاہری پلیدیوں سے نفرت نہیں رکھتا اور اس کا گھر اور اس کے گھر کا صحن ناپاک رہتے ہیں وہ اندرونی پاکیزگی میں بھی سست ہو سکتا ہے سو تم کوشش کرو کہ تمہارے گھر کا کوئی بھی حصہ ناپاک نہ ہو اور نہ ناپاک پانی اور کیچڑ بدروؤں میں کھڑا رہے اور نہ کپڑے میلے کچیلے رہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے جو قرآن شریف میں آچکا ہے۔ ایسے احکام جو خدا تعالیٰ کی کتاب میں آئے ہیں وہ اسلئے آئے ہیں تا تم سمجھو کہ جسمانی سلسلہ

٭ ذکریا ۱۴ باب میں مذکور ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے عہد میں سخت طاعون پڑیگی۔ اس زمانہ میں تمام فرقے دنیا کے متفق ہونگے کہ یروشلم کو تباہ کریں۔ تب انہی دنوں میں طاعون پھوٹے گی اور اُسی دن یوں ہوگا کہ جیتا پانی یروشلم سے جاری ہوگا یعنی خدا کا مسیح ظاہر ہو جائے گا۔ اور اس جگہ یروشلم سے مراد بیت المقدس نہیں ہے بلکہ وہ مقام ہے جس سے دین کے زندہ کرنے کے لئے الٰہی تعلیم کا چشمہ جوش ماریگا اور وہ قادیان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر میں دارالامان ہے۔ خدا تعالیٰ نے جیسا کہ اس اُمت کے خاتم الخلفاء کا نام مسیح رکھا ایسا ہی اسکے خروج کی جگہ کا نام یروشلم رکھدیا اور اُس کے مخالفوں کا نام یہود رکھ دیا۔ منہ

نزول المسیح صفحہ 44 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 420 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 93 پر درج ہے

حوالہ نمبر 54

من الضربة* فلا تهنوا ولا تحزنوا وان الله معكم ان كنتم معه بالصدق والطاعة۔ ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة۔ والأن اعيد اليكم البدر فى المرة الثانية۔ وان الفتح قريب ولكن لا بالسيف والملحمة۔ بل بالتضرعات وعقد الهمة والادعية۔ فلا تظنوا ظن السوء واسعوا الى كالصحابة ولا تموتوا الا وانتم مسلمون وصلوا على محمد خير البرية۔ وان هذه مائة كليلة البدر عدة۔ وكليلة القدر مرتبة فابشروا ببدركم وانتظروا ايام النصرة۔ ص۹۲

فى ذكر اهل الجرائد والأخبار

لعلك تقول بعد ذالك ان أهل الجرائد والاخبار يستحقون ان يُصلحوا مفاسد البلدان والديار۔ فاقول رحمك الله انه خطاء فى الافكار۔ أتبرء من هؤلاء امراض النفوس۔ ووساوس القسوس۔ نعم لا شك ان هذه الصناعات تفيد قومنا لو رعوه حق المراعات۔ و تكون كهاد الى مجاهل۔ وتقود الى مناهل۔ وتكون كناصر للدينيات۔ وان الجرائد مرأة تُرى الغائب كالمشهود۔ والغابر كالموجود۔ وتكون الوصلة الى بعض الخفايا۔ بل قد تعين على فصل القضايا۔ وترى

* الحاشية۔ اقول بلدة باسمى الناس فيها اسمها لدهيانه۔ وهى اول ارض قامت الاشرار فيها للاهانة۔ فلما كانت بيعة المخلصين۔ حربة لقتل الدجال اللعين۔ باشاعة الحق المبين۔ اشير فى الحديث ان المسيح يقتل الدجال على باب اللد بالضربة الواحدة۔ فاللد ملخص من لفظ لدهيانه كما لا يخفى على ذوى الفطنة۔ منه

الہدیٰ صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 341 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 94 پر درج ہے

(۶) دجّال جب گدھے پر سوار ہوگا تو گدھا جس جلدی سے چلیگا اس کی یہ مثال ہے کہ جیسے بادل اس حالت میں چلتا ہے جبکہ پیچھے اس کے ہوا ہو۔ یہ ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ دجّال کا گدھا کوئی جاندار مخلوق نہیں ہوگا بلکہ وہ کسی ہوائی مادہ کے زور سے چلے گا۔

(۷) زمین اور آسمان دونوں دجّال کے فرمانبردار ہوں گے یعنی خدا تعالےٰ اس تدبیر کے ساتھ تقدیر موافق کر دے گا اور اس کے ہاتھ پر زمین کو اُنکی مرضی کے موافق آباد کریگا۔

(۸) دجّال مشرق کی طرف سے خروج کرے گا یعنی ملک ہند سے کیونکہ یہ ملک زمین حجاز سے مشرق کی طرف ہے۔ متفق علیہ۔

(۹) دجّال جس ویرانہ پر گذرے گا اُسے کہیگا تو اپنے خزانے باہر نکال۔ سو وہ تمام خزانے باہر نکل آئیں گے اور دجّال کے پیچھے پیچھے جائیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دجّال زمین سے بہت فائدہ اٹھائے گا۔ اور اپنی تدبیروں سے زمین کو آباد کرے گا اور ویرانے کو خزانے کر کے دکھلائے گا پھر آخر باب لُد پر قتل کیا جائیگا لُد اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہر　ﷺ

بسر کرنا انہوں نے کہاں سے سیکھ لیا ہے۔ کتاب الٰہی کی غلط تفسیروں نے انہیں بہت خراب کیا ہے اور انکے دلی اور دماغی قوٰی پر بہت برا اثر ان سے پڑا ہے۔ اس زمانہ میں بلاشبہ کتاب الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ایک نئی اور صحیح تفسیر کی جائے کیونکہ حال میں جن تفسیروں کی تعلیم دی جاتی ہے وہ نہ اخلاقی حالت کو درست کر سکتی ہیں اور نہ ایمانی حالت پر نیک اثر ڈالتی ہیں بلکہ فطرتی سعادت اور نیک روشنی کی مزاحم ہو رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ در اصل اپنے اکثر زوائد کی وجہ سے قرآن کریم کی تعلیم نہیں ہے قرآنی تعلیم ایسے لوگوں کے دلوں سے مٹ گئی ہے کہ گویا قرآن آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ وہ ایمان جو　ﷺ قرآن نے سکھلایا تھا اس سے لوگ بے خبر ہیں وہ عرفان جو قرآن نے بخشا تھا اس سے لوگ غافل ہوگئے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترتا انہیں معنوں سے

ازالہ اوہام صفحہ 730 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 492 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 94 پر درج ہے

الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ[۱]۔ اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اول دمشق سے شروع ہوئی ہے اور مسیح موعود کا نزول اس

قرآن شریف کی یہ آیت کہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ[۱] معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا۔ ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا ✻ پس اس پہلو کی رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے ۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ[۱] ۔ اس آیت کے ایک تو وہی معنے ہیں جو علماء میں مشہور ہیں۔ یعنی یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے۔ مگر

✻ شوکت اسلامی کا زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اس کا اثر غالب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کی طرح مومنوں کو کفار کے حملہ سے نجات دی۔ اس لئے بیت اللہ کا نام بھی بیت آمن رکھا گیا۔ لیکن زمانہ برکات کا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اس کا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے آرام زمین میں پیدا ہو جائیں اور نہ صرف امن بلکہ عیش رغد بھی حاصل ہو۔ منہ

[۱] بنی اسرائیل : ۲

خطبہ الہامیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 95 پر درج ہے

ص۱۴۵ پر جس نے میرا گناہ کیا ہے مَیں اُسکو گھسیٹوں گا اور اُس کو دوزخ دِکھلاؤں گا میرے نشان روشن ہو جائیں گے۔ میرا دشمن ہلاک ہو گیا۔ یعنی ہلاک ہو جائے گا۔ ہُن اُس دا لیکھا خدا نال جا پیا ہے۔

خدا نے اس جگہ میرا نام موسیٰ رکھا جیسا کہ آج سے چھبیس[۲۶] برس پہلے براہین احمدیہ کے کئی مقامات میں میرا نام موسیٰ رکھا گیا۔ خلاصہ الہام یہ ہے کہ اس زمانہ میں موسیٰ ایک ہی ہے دو نہیں ہیں۔ اور وہ جو دُوسرا موسیٰ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ کاذب ہے اور پھر فرمایا کہ وہ جو میری طرف سے موسیٰ ہے۔ وقت آگیا ہے کہ مَیں اُسکو ظاہر کروں اور لوگوں میں اُس کو عزت دُوں۔ پر جس نے میرا گناہ کیا ہے یعنی محض دروغگوئی کے طور پر موسیٰ بنا ہے مَیں اُس کو گھسیٹوں گا۔ یعنے ذلّت دکھلاؤں گا اور ذلّت کی موت دُوں گا۔ اور اُس کو دوزخ دِکھلاؤں گا۔ یعنے وہ طاعون میں مبتلا ہو کر مرے گا۔

یہ پیشگوئی پوری تصریح کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی کیونکہ اُس زمانہ میں میرے مقابل پر موسیٰ ہونے کا دعویٰ کرنیوالا صرف بابو الٰہی بخش تھا جس کو خدا نے طاعون سے ہلاک کیا اور ان کی بیماری اور موت سے پہلے عام طور پر اخبار بدر اور الحکم کے ذریعہ ہزاروں انسانوں میں یہ الہام الٰہی شائع کیا گیا۔ آخر ایسا ہی ظہور میں آیا۔ یاد رہے کہ میرے تمام الہامات میں جہنم سے مُراد طاعون ہے۔ پس یہ عظیم الشّان پیشگوئی تھی جس میں پیش از وقت بتلایا گیا تھا کہ بابو الٰہی بخش صاحب طاعون سے فوت ہوں گے۔ نمونہ کے طور پر ذکر کرتا ہوں کہ جہنم سے مُراد میرے الہامات میں طاعون ہے جیسا کہ ایک مدّت گذری کہ ایک الہام مجھے ہو چکا ہے اور وہ مع تشریح بدر اور الحکم میں شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے۔

یأتی علی جہنم زمان لیس فیہا احد اسکی تشریح یہ کی گئی ہے کہ ایک زمانہ طاعون پر ایسا آئے گا کہ اُس ملک میں ایک بھی نہ ہوگا کہ اس میں داخل ہو۔ یعنی عام طور پر خدا لوگوں کو اِس بلا سے نجات دیدے گا۔ اور پھر ایک اور الہام ہے جس میں آگ سے مُراد طاعون

حقیقۃ الوحی صفحہ 145 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 583 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 95 پر درج ہے

۹

"اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اسکی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تحریر منسوخ ہوئی۔ بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں رائج تعریف کے پیش نظر ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ نبی کے لفظ کو ظاہر سے پھیر کر معنی محدث لیتے تھے لیکن ۱۹۰۱ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت کا انکشاف کیا اسی پہلی چیز کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھا اور اس نئی تعریف کے ماتحت اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔

دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء

یہ رسالہ آپ نے اپریل ۱۹۰۲ء میں شائع فرمایا۔ جب کہ پنجاب میں طاعون کا بہت زور تھا اس رسالہ میں طاعون سے متعلق آپ نے ان الہامات کا ذکر فرمایا ہے جن میں طاعون کی وباء کے پھیلنے کے متعلق پیشگوئی تھی۔ اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ طاعون دنیا میں اس لئے آئی ہے کہ خدا کے مسیح کا نہ صرف انکار کیا گیا بلکہ اس کو دُکھ دیا گیا۔ اس کے قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے۔ اس کا نام کافر اور دجال رکھا گیا۔ اور پہلی کتابوں میں پیشگوئی پائی جاتی تھی کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت سخت طاعون پڑے گی۔ اور فرمایا کہ اس کا یقینی علاج تو یہی ہے کہ اس مسیح کو سچے دل اور اخلاص سے قبول کیا جائے اور اپنی زندگیوں میں ایک روحانی تبدیلی پیدا کی جائے۔ نیز وحی الٰہی

روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 9 دیباچہ از جلال الدین شمس قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 95 پر درج ہے

کیونکہ احمد نبی ہے۔ نبوت اس سے منفک نہیں ہو سکتی۔ اور ایک فقرہ یہ ذکر کیا کہ احادیث میں ہے کہ مسیح موعود دو زرد رنگ چادروں میں اُترے گا۔ ایک چادر بدن کے اُوپر کے حصّہ میں ہوگی اور دُوسری چادر بدن کے نیچے کے حصّہ میں۔ سو مَیں نے کہا کہ یہ اس طرف اشارہ تھا کہ مسیح موعود دو بیماریوں کے ساتھ ظاہر ہوگا کیونکہ تعبیر کے علم میں زرد کپڑے سے مُراد بیماری ہے۔ اور وہ دونوں بیماریاں مجھ میں ہیں یعنی ایک سر کی بیماری اور دوسری کثرتِ پیشاب اور دستوں کی بیماری۔ ابھی وہ اسی جگہ تھے کہ بہت سے یقین اور بھاری تبدیلی کی وجہ سے اُن پر الہام اور وحی کا دروازہ کھولا گیا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کھلے کھلے لفظوں میں میری تصدیق کے بارے میں اُنہوں نے شہادتیں پائیں جن کی وجہ سے آخر کار اُنہوں نے اس شہادت کا شربت اپنے لئے منظور کیا جس کے مفصّل لکھنے کیلئے اب وقت آگیا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جس طرز سے انہوں نے میری تصدیق کی راہ میں مرنا قبول کیا۔ اس قسم کی موت اسلام کے تیرہ سَو برس کے سلسلہ میں بجز نمونہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور کسی جگہ نہیں پاؤ گے۔ پس بلاشبہ اس طرح انکا مرنا اور میری تصدیق میں نقد جان خدا تعالیٰ کے حوالہ کرنا یہ میری سچائی پر ایک عظیم الشان نشان ہے مگر اُن کیلئے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ انسان شک و شبہ کی حالت میں کب چاہتا ہے کہ اپنی جان دیدے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بچّوں کو تباہی میں ڈالے۔ پھر عجیب تر یہ کہ یہ بزرگ معمولی انسان نہیں تھا۔ بلکہ ریاست کابل میں کئی لاکھ کی انکی اپنی جاگیر تھی اور انگریزی عملداری میں بھی بہت سی زمین تھی۔ اور طاقت علمی اس درجہ تک تھی کہ ریاست نے تمام مولویوں کا انکو سردار قرار دیا تھا۔ وہ سب سے زیادہ عالم علم قرآن اور حدیث اور فقہ میں سمجھے جاتے تھے اور نئے امیر کی دستار بندی کی رسم بھی انہیں کے ہاتھ سے ہوئی تھی۔ اور اگر امیر فوت ہو جائے تو اُسکے جنازہ پڑھنے کیلئے بھی وُہی مقرر تھے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں معتبر ذریعہ سے پہنچی ہیں۔ اور اُنکی خاص زبان سے مَیں نے سُنا تھا کہ ریاست کابل میں پچاس ہزار کے قریب اُنکے معتقد اور ارادتمند ہیں جن میں سے بعض ارکانِ ریاست بھی تھے۔ غرض یہ بزرگ ملک کابل میں ایک فرد تھا۔ اور کیا علم کے لحاظ سے اور کیا تقویٰ کے لحاظ سے اور کیا جاہ اور مرتبہ کے لحاظ سے اور کیا خاندان کے لحاظ سے اُس ملک میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ اور علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ اور اخوندزادہ اور شاہزادہ کے لقب سے اُس ملک میں مشہور تھے۔ اور شہید مرحوم ایک بڑا کتب خانہ حدیث اور

تذکرہ الشہادتین صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 96 پر درج ہے

حوالہ نمبر 60

کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسّر آگیا۔ ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اُوپر کے حصہ میں۔ اور دوسری بدن کے نیچے کے حصّہ میں۔ اُوپر کے حصہ میں دورانِ سر ہے اور نیچے کے حصّہ میں کثرتِ پیشاب ہے اور دونوں مرضیں اسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ میں نے ان کے لئے دُعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القاء کیا گیا کہ ابتداء سے مسیح موعود کیلئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُترے گا۔ سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں سے مُراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔ ۳۰۵

یاد رہے کہ مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ (۱) وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اُترے گا (۲) اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُتریگا (۳) اور نیز یہ کہ کافر اُسکے دم سے مریں گے (۴) اور نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دیگا کہ گویا غسل کر کے حمام میں سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اُس کے سر پر سے موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے (۵) اور نیز یہ کہ وہ دجّال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کریگا (۶) اور نیز یہ کہ وہ صلیب کو توڑیگا (۷) اور نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کریگا (۸) اور نیز یہ کہ وہ بیوی کریگا اور اُسکی اولاد ہوگی (۹) اور نیز یہ کہ وہی ہے جو دجال کا قاتل ہوگا (۱۰) اور نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائیگا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کیا جائیگا۔ وتلک عشرۃ کاملۃ۔

پس دو زرد چادروں کی نسبت ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ دو بیماریاں ہیں جو بطور

حقیقۃ الوحی صفحہ 320، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 320 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 96 پر درج ہے

(حوالہ نمبر 61)

دشمن ہو گئے مگر ہر ایک خدا کا فرستادہ جو بھیجا جاتا ہے ضرور ایک ابتلاء ساتھ لاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ جب آئے تو بد قسمت یہودیوں کو یہ ابتلاء پیش آیا کہ ایلیا دوبارہ آسمان سے نازل نہیں ہوا۔ اور ضرور تھا کہ پہلے ایلیا آسمان سے نازل ہوتا تب مسیح آتا۔ جیسا کہ ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہے۔ اور جب ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اہل کتاب کو یہ ابتلاء پیش آیا کہ یہ نبی بنی اسرائیل میں سے نہیں آیا۔ اب کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت بھی کوئی ابتلاء ہو۔ اور اگر مسیح موعود تمام باتیں اسلام کے تہتّر فرقہ کی مان لیتا تو پھر کن معنوں سے اس کا نام حَکَم رکھا جاتا۔ کیا وہ باتوں کو ماننے آیا تھا یا منوانے آیا تھا؟ تو اس صورت میں اسکا آنا بھی بے سود تھا۔ سو اے قوم! تم ضد نہ کرو۔ ہزاروں باتیں ہوتی ہیں جو قبل از وقت سمجھ نہیں آتیں۔ ایلیا کے دوبارہ آنے کی اصل حقیقت حضرت مسیح سے پہلے کوئی نبی سمجھا نہ سکا تا یہود حضرت مسیح کے ماننے کے لئے تیار ہو جاتے۔ ایسا ہی اسرائیلی خاندان میں سے خاتم الانبیاء آنے کا خیال جو یہود کے دل میں مرکوز تھا اس خیال کو بھی کوئی نبی پہلے نبیوں میں سے صفائی کے ساتھ دُور نہ کر سکا۔ اسی طرح مسیح موعود کا مسئلہ بھی مخفی چلا آیا تا سنت اللہ کے موافق اس میں بھی ابتلاء ہو۔ بہتر تھا کہ میرے مخالف اگر ان کو ماننے کی توفیق نہیں دی گئی تھی تو بارے کچھ مدت زبان بند رکھ کر اور کف لسان اختیار کرکے میرے انجام کو دیکھتے ۴ اب جس قدر عوام نے بھی گالیاں دیں یہ سب گناہ مولویوں کی گردن پر ہے۔ افسوس یہ لوگ فراست سے بھی کام نہیں لیتے۔ مَیں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کے رو سے دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور

(اربعین نمبر 3، 4 ضمیمہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 470، 471 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 97 پر درج ہے

حوالہ نمبر 61

دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔ بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے کہ نماز کے لئے جب زینہ چڑھکر اوپر جاتا ہوں تو مجھے اپنے ظاہر حالت پر امید نہیں ہوتی کہ زینہ کی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھنے تک میں زندہ رہوں گا۔ اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لئے موجود ہوتا ہے اور ایسے مریضوں کے انجام کی نظیریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکر افترا پر جرأت کرسکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسے پر کہتا ہے کہ میری اسی برس کی عمر ہوگی۔ حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے پنجہ میں ہر وقت پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسی مرضوں والے مدقوق کی طرح گداز ہوکر جلد مرجاتے ہیں یا کاربنکل یعنی سرطان سے ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر جس زندہ سے میں ایسی حالت پر خطر میں تبلیغ میں مشغول ہوں کیا کسی مفتری کا کام ہے۔ جب میں بدن کے اوپر کے حصہ میں ایک بیماری۔ اور بدن کے نیچے کے حصہ میں ایک دوسری بیماری دیکھتا ہوں تو میرا دل محسوس کرتا ہے کہ یہ وہی دو چادریں ہیں جن کی خبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہمخیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بد زبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بد دعائیں کریں

(اربعین نمبر3، 4 ضمیمہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 470، 471 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 97 پر درج ہے

السلام علیکم۔ الہام خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ بندہ کی الہام میں فضیلت نہیں۔ بلکہ اعمالِ صالحہ میں فضیلت ہے۔ اور اس میں کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتے۔ سو نیک کاموں میں کوشش چاہیے تاکہ موجبِ نجات ہو۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد

مسیح موعود کے لیے نمازیں جمع کی جائیں گی چونکہ کچھ مدت سے حضرت کی طبیعت دن کے دُوسرے حصّہ میں اکثر خراب ہو جاتی ہے۔ اس لیے نماز مغرب اور عشاء گھر میں با جماعت پڑھ لیتے ہیں۔ باہر تشریف نہیں لا سکتے۔ ایک دن نماز مغرب کے بعد چند عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا جو سُننے کے قابل ہے۔ (ایڈیٹر تشحیذ)

فرمایا:

کوئی یہ نہ دل میں گمان کرلے کہ یہ روز گھر میں جمع کر کے نماز پڑھا دیتے ہیں اور باہر نہیں جاتے۔ یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی کہ آنیوالا شخص نماز جمع کیا کرے گا۔ سو چھ مہینے تک تو باہر جمع کرواتا رہا ہوں اب میں نے کہا کہ عورتوں میں بھی اس پیشگوئی کو پورا کر دینا چاہیئے۔ چونکہ بغیر ضرورت کے نماز جمع کرنا ناجائز ہے اس لیے خدا تعالیٰ نے مجھ کو بیمار کر دیا اور اس طرح سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کرے۔ کیونکہ وہ پورا نہ ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔ اس لیے ہر ایک کو وہ بات جو اس کے اختیار میں ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کے موافق پوری کر دینی چاہیئے اور خدا تعالیٰ خود بھی سامان مہیا کر دیتا ہے جیسا کہ مجھ کو بیمار کر دیا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کر دے۔ جیسا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے سونے کے کڑے پہنائے جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب کسریٰ کا ملک فتح ہوا۔ تو حضرت عمرؓ نے اس کو سونے کے کڑے جو لُوٹ میں آئے تھے، پہنائے۔ حالانکہ سونے کے کڑے یا کوئی اور چیز سونے کی مردوں کے لیے ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اور حرام چیزیں۔ لیکن چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ بات نکل چکی تھی اس لیے پُوری کی گئی۔ اسی طرح ہر ایک دُوسرے انسان کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پُورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

دو زرد چادروں سے مُراد فرمایا کہ:

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ملفوظات جلد پنجم، صفحہ 32، 33 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 98 پر درج ہے

حوالہ نمبر 62

پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اُترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اُوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرتِ بول۔ ہمارے مخالف مولوی اس کے معنے یہ کرتے ہیں۔ کہ وہ سچ مچ جوگیوں کی طرح دو چادریں اوڑھے ہوئے آسمان سے نیچے اُتریں گے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ چونکہ معبّروں نے ہمیشہ زرد چادر کے معنے بیماری کے ہی لکھے ہیں۔ ہر ایک شخص جو زرد چادر دیکھے یا کوئی اور زرد چیز تو اس کے معنے بیماری کے ہی ہوں گے اور ہر ایک شخص جو ایسا دیکھے آزما سکتا ہے کہ اس کے معنے یہی ہیں۔

صلح پسندی کے ساتھ مذہب کی غیرت ضروری ہے

دو عورتوں کے جھگڑے پر فرمایا کہ:

قرآن شریف میں آیا ہے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ (النسآء: ۱۲۹) اس لیے اگر آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا ہو جائے تو صلح کر لینی چاہیئے کیونکہ اس میں خیر اور برکت ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ غیر مذاہب کے ساتھ بھی یہ بات رکھی جائے بلکہ اُن کے ساتھ سخت مذہبی عداوت رکھنا چاہیئے۔ جبتک مذہب کی غیرت نہ ہو انسان کا مذہب ٹھیک نہیں ہوتا۔ اب یہ جو ہندو عیسائی ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتے ہیں تو کیا ہم اُن کے ساتھ صُلح رکھ سکتے ہیں بلکہ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا اور ان کے ساتھ دوستی کرنا اور ان کے گھروں میں جانا تو معصیت میں داخل ہے

جھگڑوں کی بنیاد بدظنی ہوتی ہے

ہاں آپس میں جو ایک فرقہ میں ہوں تو لڑائی جھگڑا کی زیادہ تر بنیاد بدظنی ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ دوزخ میں دو تہائی آدمی بدظنی کی وجہ سے داخل ہوں گے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں لوگوں سے پُوچھوں گا کہ اگر تم مجھ پر بدظنی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالےٰ پر بدظنی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کرتے تو اس کے احکام پر کیوں نہ چلتے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ پر بدظنی کی اور کُفر اختیار کیا۔ اور بعض تو خدا کے وجُود تک کے منکر ہو گئے۔ تمام فسادوں اور لڑائیوں کی وجہ یہی بدظنی ہے۔

پیشگوئیوں کے مطابق زلزلوں کا وقوع

زلزلہ کی نسبت باتوں میں فرمایا کہ:

قرآن شریف میں زلزلہ آنے کی خبر دی گئی ہے کہ مسیح کے وقت ایسے زلزلے آئیں گے کہ شدت میں نہایت ہی سخت ہوں گے۔ اُبتک ان مولویوں نے

ملفوظات جلد پنجم، صفحہ 32، 33 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 98 پر درج ہے

تعلق کامل رکھتا ہے..... پس جاننا چاہیئے کہ اس جگہ ایک ہی دل میں ایک حالت اور نیت کے ساتھ دو قسم کا رجوع پایا گیا ایک خدائے تعالیٰ کی طرف جو وجود قدیم ہے اور ایک اُس کے بندوں کی طرف جو وجود محدث ہے اور دونوں قسم کا وجود یعنی قدیم اور حادث ایک دائرہ کی طرح ہے جس کی طرف اعلیٰ وجوب اور طرف اسفل امکان ہے۔ اب اُس دائرہ کے درمیان میں انسان کامل بوجہ دُنوّ اور تدلّی کے دونوں طرف سے اتصال محکم کر کے یوں مثالی طور پر صورت پیدا کر لیتا ہے جیسے ایک وتر دائرہ کے دو قوسوں میں ہوتا ہے یعنی حق اور خلق میں واسطہ ٹھہر جاتا ہے پہلے اس کو دُنوّ اور قربِ الٰہی کی خلعتِ خاص عطا کی جاتی ہے اور قرب کے اعلیٰ مقام تک صعود کرتا ہے اور پھر خلقت کی طرف اُس کو لایا جاتا ہے۔ پس اس کا وہ صعود اور نزول دو قوس کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے اور نفس جامع التعلقین انسان کامل اُن دونوں قوسوں میں قاب قوسین کی طرح ہوتا ہے اور قاب عرب کے محاورہ میں کمان کے چلّہ پر اطلاق پاتا ہے۔

پس آیت کے بطور تحت اللفظ یہ معنے ہوئے کہ نزدیک ہوا یعنی خدا سے پھر اُترا یعنی خلقت پر۔ پس اپنے اِس صعود اور نزول کی وجہ سے **دو قوسوں کے لئے ایک ہی وتر ہو گیا۔**

اور چونکہ اُس کا رُو بخلق ہونا چشمۂ صافیہ تخلّق باخلاق اللہ سے ہے اس لئے اُس کی توجہ بمخلوق توجہ بخالق کے عین ہے یا یوں سمجھو کہ چونکہ مالکِ حقیقی بہ نہایت شفقت علی العباد کی وجہ سے اِس قدر بندوں کی طرف رجوع رکھتا ہے کہ گویا وہ بندوں کے پاس ہی خیمہ زن ہے پس جبکہ سالک سیر الی اللہ کرتا کرتا اپنی کمال سیر کو پہنچ گیا تو جہاں خدا تھا وہیں اُس کو لوٹ کر آنا پڑا۔ پس اِس وجہ سے کمال دُنوّ یعنی قرب تام اُس کی تدلّی یعنی ہبوط کا موجب ہو گیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۹۳ تا ۴۹۶ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۸۶ تا ۵۹۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء

يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ

زندہ کرے گا دین کو اور قائم کرے گا شریعت کو

يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا مَرْيَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔

اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد تُو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی رُوح تجھ میں پھونک دی ہے۔

ل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الہامات کی تشریح فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "مریم سے مریم امِّ عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 55، 56 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 98 پر درج ہے

حوالہ نمبر 63

اِس آیت میں بھی روحانی آدم کا وجہ تسمیہ بیان کیا گیا یعنی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش بلا توسط اسباب ہے ایسا ہی روحانی آدم میں بلا توسط اسباب ظاہر یہ نفخ رُوح ہوتا ہے۔

اور یہ نفخ رُوح حقیقی طور پر انبیاء علیہم السلام سے خاص ہے اور پھر بطور تبعیت اور وراثت کے بعض افرادِ خاصہ اُمتِ محمدیہ کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶، ۴۹۷ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱)

۱۸۸۳ء

(الف) فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۔ (کشتی نوح صفحہ ۴۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(ب) " میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحیِ الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔ اسی کی نسبت میری گھبراہٹ ظاہر کرنے کے لئے یہ الہام ہوا تھا۔

بقیہ حاشیہ:۔ میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں اُن ناموں سے بھی وہ انبیاء مُراد نہیں ہے بلکہ ہر یک جگہ یہی عاجز مُراد ہے اب جبکہ اِس جگہ مریم کے لفظ سے کوئی مؤنث مراد نہیں ہے بلکہ مذکر مُراد ہے تو قاعدہ یہی ہے کہ اس کے لئے صیغہ مذکر ہی لایا جائے یعنی یَا مَرْیَمُ اسْکُنْ کہا جائے ...... اور زوج کے لفظ سے رفقاء اور قریباء مُراد ہیں زوج مراد نہیں ہے اور لُغت میں یہ لفظ دونوں طور پر اطلاق پاتا ہے اور جنّت کا لفظ اِس عاجز کے الہامات میں کبھی اُسی جنّت پر بولا جاتا ہے کہ جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے اور کبھی دُنیا کی خوشی اور فتحیابی اور سرور اور آرام پر بولا جاتا ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۸۲، ۸۳ مکتوب مورخہ ۲۱ فروری ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی شاہ صاحب)

۱؎ کشتی نوح میں جو ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں :۔ "اِس جگہ ایک اور الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں لیکن یہ یاد ہے کہ صدہا لوگوں کو میں نے سُنایا تھا اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے اور وہ اُس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخِ رُوح کا الہام کیا پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا یعنی پھر مریم کو جو مُراد اس عاجز سے ہے دردِ زِہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اِس سے پہلے مَر جاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا۔ یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتداء میں مولویوں کی طرف سے بہیئتِ مجموعی پڑا اور وہ اس دعوے کو برداشت نہ کر سکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہوں نے فنا کرنا چاہا تب اُس وقت جو کرب اور قلق نا سمجھوں کا شور و غوغا دیکھ کر میرے دل پر گذرا اُس کا اِس جگہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۴۷، ۴۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 55، 56 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 98 پر درج ہے

دعویٰ کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور معنے نہیں ہو سکتے بلکہ وہ تو مسنون طور پر تمثیل کو حوالہ بخدا کرتے رہے ہیں۔

پھر یہ بھی ہم بتفصیل ظاہر کر چکے ہیں کہ اس پیشگوئی کو صرف ظاہری الفاظ تک محدود رکھنے میں بڑی بڑی مشکلات ہیں قبل اس کے جو مسیح آسمان سے اُترے صدہا اعتراض پہلے ہی سے اُتر رہے ہیں ان مشکلات میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے اور ہمیں اس بات کی کیا حاجت ہے کہ ابن مریم کو آسمان سے اُتارا جائے اور اس کا نبوت سے الگ ہونا تجویز کیا جائے اور اس کی اس طرح پر تحقیر کی جائے کہ دوسرا شخص امامت کرے اور وہ پیچھے مقتدی بنے اور دوسرا شخص اس کے روبرو لوگوں سے بیعت امامت و خلافت لے اور وہ بدیدۂ حسرت دیکھتے رہیں اور احد المسلمین بن کر اپنی نبوت کا دم نہ مار سکیں اور ہم اس قریب الشرک بلکہ سراسر شرک سے بھرے ہوئے کلمے کو کیوں منہ سے بولیں کہ دجال یک چشم خدائے تعالیٰ کی طرح اپنے اختیار سے مُردوں کو زندہ کرے گا اور صریح صریح خدائی کی علامتیں دکھلاوے گا اور کوئی اُسے یہ نہیں کہے گا کہ اے یک چشم خدا پہلے تو اپنی آنکھ درست کر کیا وہ توحید جو اسلام نے ہمیں سکھائی ہے ایسی قدرتیں کسی مخلوق میں روا رکھتی ہے کیا اسلام نے ان واہیات باتوں کو اپنے پیروں کے نیچے کچل نہیں دیا۔ عجیب بات ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک خر دجال بھی گویا ایک حصہ خدائی کا رکھتا ہے اور کہتے ہیں کہ اُس خر کا پیدا کرنے والا دجال ہی ہے۔ پھر جبکہ وہ دجال محیی و ممیت اور خالق بھی ہے تو اس کے خدا ہونے میں کسر کیا رہ گئی! اور اس گدھے کی یہ تعریف کرتے ہیں کہ وہ مشرق و مغرب میں ایک روز میں سیر کر سکے گا مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا اُن کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزارہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔ پھر مسیح کے بارہ میں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں ہنسیں گے کہ جبکہ تیس یا چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ

ازالہ اوہام صفحہ 174 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 174 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 99 پر درج ہے

من عندہٖ یعصمک اللہ من عندہٖ وان لم یعصمک الناس۔ واذ یمکر بک الذی کفر۔ اوقد لی یا ھامان۔ لعلّی اطلع الی الٰہ موسیٰ وانی لاظنہ من الکاذبین تبت یدا ابی لھب وتب ما کان لہ ان یدخل فیھا الا خائفا۔ وما اصابک فمن اللہ۔ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم۔ الا انھا فتنۃ من اللہ لیحب حبا جما حبا من اللہ العزیز الاکرم۔ عطاءً غیر مجذوذ۔ شاتان تذبحان۔ وکل من علیھا فان۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا۔ الم تعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر۔ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ۔ فبرّاہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا۔

ترجمہ یعنی خدا تجھے بچائیگا۔ اگرچہ لوگ نہ بچائیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ خدا تجھے بچائیگا۔ اگرچہ لوگ نہ بچائیں۔ وہ زمانہ یاد کر کہ جب ایک شخص تجھ سے مکر کرے گا۔ اور اپنے رفیق ہامان کو کہے گا کہ فتنہ انگیزی کی آگ بھڑکا۔ اس جگہ فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بطالوی ہے اور ہامان سے مراد نومسلم سعد اللہ ہے اور پھر فرمایا کہ وہ کہیگا کہ میں اس کے خدا کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہوں اور میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں یعنی باخدا ہونے کا دعویٰ سراسر کذب ہے کوئی تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ فرعون ہلاک ہوگیا۔ اور دونوں ہاتھ اُس کے ہلاک ہوگئے یعنی یہ شخص ذلیل کیا جائیگا٭ اور ہاتھ جو کسب معاش کا ذریعہ ہیں۔ نکمے ہو جائیں گے

٭حاشیہ۔ محمد حسین بطالوی کی ذلت کا یہ بھی موجب ہے کہ اس نے ایک شیطانی پیشگوئی کی تھی کہ میں اس شخص کو یعنے اس عاجز کو ذلیل کر دوں گا۔ اور لوگوں کو رجوع سے بند کر دوں گا۔ مگر اُس کے برعکس ظہور میں آیا۔ اُس کی پیشگوئی کے وقت شاید سو کے قریب بھی ہماری جماعت نہیں تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ ہزار کے قریب ہیں۔ ابھی قریب عرصہ میں الہ آباد میں ایک بھاری جماعت پیدا ہوگئی ہے۔ جن کو ہمارے دلی دوست میرزا خدا بخش صاحب کے قیام الہ آباد سے بہت مدد ملی ہے۔ میرزا صاحب موصوف نے اس قدر اس سلسلہ کو اُس طرف پھیلایا ہے کہ گویا تمام مخالفین کی ناک کاٹ کر آئے ہیں۔ اس خوشی کے وقت میں اُن کی وہ مالی سو روپیہ کی مدد بھی قابل قدر ہے جو انہوں نے ۵۰ ایک دفعہ اور ۵۰ روپیہ اب قادیان میں آکر اس سلسلہ کی تائید کے لئے دیئے ہیں۔ جزاہم اللہ خیرا لجزاء۔ منہ ٭

انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 56 مندرجہ ... جلد 11، صفحہ 340 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 99 پر درج ہے

۱۸ ر اکتوبر ۱۸۹۹ء " بالفضل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے کہ بیعت کرنے والے دو قسم میں رکھے جائیں گے، ایک جو اعلیٰ اور صاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں۔" (اقتباس مکتوب نمبر ۴ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۱۸ ر اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۳،۲۴۴)

۱۸۹۹ء " حضرت اقدسؑ کو رؤیا ہوئی کہ حامد علی آ کر کہتا ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کے لئے درخواست کرتا ہے حضور اقدسؑ اسے کہتے ہیں کہ بے نذر لئے ہم دعا کرنے کے نہیں۔ پھر حامد علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بیگ اور دو چادریں ہیں اُن میں روپیہ بھر کر لاتا ہے۔ فرمایا ہندو سے مراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دنیا کے غم ہم میں مبتلا ہو اور چاہے کہ کسی طرح دنیوی ابتلاؤں سے نجات ہو۔"
(مکتوب[1] مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۳)

۵ ر جنوری ۱۹۰۰ء (الف) ۵ ر جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب میں التحیات کے لئے بیٹھا تو بجائے التحیات کے یہ دعا پڑھنے لگ گیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَی مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْکَ وَیُرَدُّ دُعَاءُ اَعْدَاءِکَ عَلَیْہِمْ[2] حضرت صاحبؑ فرماتے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں، تو معلوم ہوا کہ الہام ہے۔ (روایت منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۴ صفحہ ۴۰)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی نے بیان کیا کہ:۔
" ایک روز مغرب کی نماز پڑھی گئی اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا۔ جب نماز کا سلام پھیر گیا تو آپ نے بایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اس وقت میں التحیات پڑھتا تھا کہ میری زبان پر جاری ہوا کہ:۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی مُحَمَّدٍ ؕ
(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹/۲۰ مؤرخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۵)

---

[1] (نوٹ از مرتب) یہ مکتوب حضرت مولانا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا۔ اس میں یہ بھی لکھا کہ " آپ کا وعدہ ارسال روپیہ آنے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدسؑ کو رؤیا ہوئی ..... پھر جب آپ کا بنام خدمت چندہ پر مشتمل خط آیا تو دل و تصدیق واضح ہو گئی۔" (مکتوب مذکور)

[2] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجے اور تجھ پر بھی اور تیرے دشمنوں کی بددعا اُن پر لوٹا دی جائے گی۔

تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ 661 طبع چہارم، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 100 پر درج ہے

حوالہ نمبر 67

۱۳؍جنوری ۱۹۰۶ء (۱) لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ غَیْرِ التَّقْوٰی (۲) زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ وَنَهْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ (۳) عَفَتِ الدِّیَارُ کَذِکْرِیْ (۴) قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ۔[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۴)

۱۴؍جنوری ۱۹۰۶ء (۱) "کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (۲) سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (۳) ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

(ترجمہ) خدا نے ابتداء سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے (۲) خدائے رحیم کہتا ہے کہ سلامتی ہے یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں، اس کے یہ معنی ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔ فقرہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ مدینہ کی طرف۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۵؍جنوری ۱۹۰۶ء "تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"[2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) (۱) کوئی عمل تقویٰ کے بغیر ذرہ بھر قبول نہیں کیا جائے گا (۲) قیامت والا زلزلہ۔ اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے (۳) گھر مٹ جائیں گے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں (۴) کہہ دے کہ میرے رب کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے۔ اگر تم دعا نہیں کرو گے۔

[2] (ترجمہ از مرتب) شاہِ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔

(نوٹ از مرتب) چنانچہ اس الہام کے بعد بالکل خلافِ توقع ایران میں جلد ہی شورِ بغاوت برپا ہوا اور مرزا محمد علی شاہ ایران نے مجبوراً بتاریخ ۱۵؍جولائی ۱۹۰۹ء روس کے سفارت خانہ میں پناہ لی۔ آخر وہ تخت سے معزول کیا گیا اور پارلیمنٹ بنائی گئی۔ مفصل دیکھئے "دعوۃ الامیر" تصنیف حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اردو ایڈیشن نمبر ۹ صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵۔ فارسی ایڈیشن صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۹ میں دوسری پیشگوئی۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 503 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 100 پر درج ہے

نہایت نجیب اور شریف اور عالی نسب ..... بزرگوار خاندانِ سادات سے یہ تعلق قرابت اس عاجز کو پیدا ہوا اور اس نکاح کے تمام ضروری مصارف تیاری مکان وغیرہ تک ایسی آسانی سے خدا تعالیٰ نے بہم پہنچائے کہ ایک ذرہ بھی فکر کرنا نہ پڑا اور اب تک اسی اپنے وعدہ کو پورے کئے چلا جاتا ہے۔" (شحنۂ حق صفحہ ۴۳، ۴۴۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۴، ۳۸۶)

۱۸۸۱ء (تقریباً) "اِس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اَور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اُس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سُنائی گئی تھی ..... اور جیسا کہ لکھا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقاتِ قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندانِ سیادت میں میری شادی ہوگئی ..... سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بُنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی رُوح اپنے اندر رکھتا ہوگا اِس لئے اُس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دُنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اُس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶۴، ۶۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۳، ۲۷۵)

۱۸۸۱ء (تخمیناً) "تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنّۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اُس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ مَیں نے اُس کو یہ الہام سُنایا جس کو مَیں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سُنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ

بِکْرٌ وَّ ثَیِّبٌ

جس کے یہ معنے ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے مَیں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پُورا ہوگیا اور اِس وقت بفضلہٖ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔[1]"

(تریاق القلوب صفحہ ۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۱)

---

[1] خاکسار کی رائے میں یہ الہام الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت امّاں جان کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیّب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ واللّٰہ اعلم۔ (مرتّب)

حوالہ نمبر(۶۹)

ہے اور یہی وہ دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا۔ کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ[1] اور جب مسیح موعود کے بھیجنے سے خدا کی حجت اُن پر پوری ہو جائے گی تو ہم زمین میں سے ایک جانور نکال کر کھڑا کریں گے وہ لوگوں کو کاٹے گا اور زخمی کریگا اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لائے تھے۔ دیکھو سورۃ النمل الجزو نمبر ۲۰۔

اور پھر آگے فرمایا ہے وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ۔ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ۔ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ[2]۔ ترجمہ۔ اُس دن ہم ہر ایک اُمّت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے تھے اور اُن کو ہم جُدا جُدا جماعتیں بنا دیں گے یہاں تک کہ جب وہ عدالت میں حاضر کئے جائیں گے تو خدائے عزوجل اُن کو کہے گا کہ کیا تم نے میرے نشانوں کی بغیر تحقیق کے تکذیب کی یہ تم نے کیا کیا اور ان پر بوجہ اُن کے ظالم ہونے کے حجت پوری ہو جائے گی اور وہ بول نہ سکیں گے۔ سورۃ النمل الجزو نمبر ۲۰۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی دابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتدا سے مقرر ہے یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے ص۳۹
اور خدا تعالیٰ نے اس کا نام دابۃ الارض رکھا کیونکہ زمین کے کیڑوں میں سے ہی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اِسی لئے پہلے چوہوں پر اس کا اثر ہوتا ہے اور مختلف صورتوں

[1] النمل: ۸۳ [2] النمل: ۸۴-۸۶

نزول المسیح صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 416 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 101 پر درج ہے

میں ظاہر ہوتی ہے اور جیسا کہ انسان کو ایسا ہی ہر ایک جانور کو یہ بیماری ہو سکتی ہے اسی لئے کشفی عالم میں اسکی مختلف شکلیں نظر آئیں۔ اور اس بیان پر کہ دابۃ الارض درحقیقت مادہ طاعون کا نام ہے جس سے طاعون پیدا ہوتی ہے مفصلہ ذیل قرائن اور دلائل ہیں:-

(۱) اول یہ کہ دابۃ الارض کے ساتھ عذاب کا ذکر کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ[۱] یعنی جب اُن پر آسمانی نشانوں اور عقلی دلائل کے ساتھ حُجت پوری ہو جائیگی تب دابۃ الارض زمین میں سے نکالا جائے گا۔ اب ظاہر ہے کہ دابۃ الارض عذاب کے موقعہ پر زمین سے نکالا جائیگا نہ یہ کہ یُوں ہی بیہودہ طور پر ظاہر ہوگا جس کا نہ کچھ نفع نہ نقصان۔ اور اگر کہو کہ طاعون تو ایک مرض ہے مگر دابۃ الارض لغوی معنوں کے رُو سے ایک کیڑا ہونا چاہیئے جو زمین میں سے نکلے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حال کی تحقیقات سے یہی ثابت ہُوا ہے کہ طاعون کو پیدا کرنے والا وہی ایک کیڑا ہے جو زمین میں سے نکلتا ہے بلکہ ٹیکا لگانے کے لئے وُہی کیڑے جمع کئے جاتے ہیں اور اُن کا عرق نکالا جاتا ہے اور خوردبین سے ثابت ہوتا ہے کہ اُن کی شکل یُوں ہے (••) یعنی بہ شکل دو نقطہ۔ گویا آسمان پر بھی نشان کسوف خسوف دو کے رنگ میں ظاہر ہُوا اور ایسا ہی زمین میں۔

(۲) دُوسرا قرینہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے بعض مقامات بعض کی تفسیر ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف میں جہاں کہیں یہ مرکّب لفظ آیا ہے اس سے مُراد کیڑا لیا گیا ہے مثلاً یہ آیت فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ[۲] یعنی ہم نے سلیمان پر جب موت کا حکم جاری کیا تو جنّات کو کسی نے اُن کے مرنے کا پتہ نہ دیا۔ مگر گُھن کے کیڑے نے کہ جو سلیمان کے عصا کو کھاتا تھا۔ سورۃ السباء الجزو نمبر ۲۲۔ اب دیکھو اس جگہ بھی ایک کیڑے کا نام دابۃ الارض رکھا گیا بس اس سے زیادہ دابۃ الارض کے اصلی معنوں کی دریافت کیلئے اور کیا شہادت ہوگی

[۱] النمل: ۸۳ [۲] السباء: ۱۵

نزول المسیح صفحہ 40، 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 417، 418 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 102 پر درج ہے

کہ خود قرآن شریف نے اپنے دوسرے مقام میں دابۃ الارض کے معنے کیڑا کیا ہے۔ سو قرآن کے برخلاف اس کے معنی کرنا یہی تحریف اور الحاد اور دجل ہے۔

(۳) تیسرا قرینہ یہ ہے کہ آیت میں صریح معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے نشانوں کی تکذیب کے وقت میں کوئی امام الوقت موجود ہونا چاہیئے کیونکہ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْھِمْ کا فقرہ یہی ہے کہ اتمام حجت کے بعد یہ عذاب ہو اور یہ تو متفق علیہ عقیدہ ہے کہ خروج دابۃ الارض آخری زمانہ میں ہوگا جبکہ مسیح موعود ظاہر ہوگا تا کہ خدا کی حجت دنیا پر پوری کرے۔ پس ایک منصف کو یہ بات جلد تر سمجھ آسکتی ہے کہ جبکہ ایک شخص موجود ہے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور آسمان اور زمین میں بہت سے نشان اس کے ظاہر ہو چکے ہیں تو اب بلاشبہ دابۃ الارض یہی طاعون ہے جس کا مسیح کے زمانہ میں ظاہر ہونا ضروری تھا اور چونکہ یاجوج ماجوج موجود ہے اور مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ[1] کی پیشگوئی تمام دنیا میں پوری ہو رہی ہے اور دجالی فتنے بھی انتہا تک پہنچ گئے ہیں اور پیشگوئی یذرکن القلاص فلا یُسعٰی علیھا بھی بخوبی ظاہر ہو چکی ہے۔ اور شراب اور زنا اور جھوٹ کی بھی کثرت ہوگئی ہے اور مسلمانوں میں یہودیت کی فطرت بھی جوش مار رہی ہے تو صرف ایک بات باقی تھی جو دابۃ الارض زمین میں سے نکلے سو وہ بھی نکل آیا۔ اس بات پر جھگڑنا جہالت ہے کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں جگہ پھٹے گی اور دابۃ الارض وہاں ہی سر نکالے گا پھر تمام دنیا میں چکر مارے گا کیونکہ اکثر پیشگوئیوں پر استعارات کا رنگ غالب ہوتا ہے جب ایک بات کی حقیقت کھل جائے تو ایسے اوہام باطلہ کے ساتھ حقیقت کو چھوڑنا کمال جہالت ہے اسی عادت سے بدبخت یہودی قبول حق سے محروم رہ گئے۔ ۔ عاد

(۴) قرینہ چہارم دابۃ الارض کے طاعون ہونے پر یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ میں ایک رنگ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ کسی وقت بعض مسلمان بھی یہودی بنجائیں گے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

[1] الانبیاء: ۹۷

نزول المسیح صفحہ 41،40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 418،417 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 102 پر درج ہے

مراد ہے جو آسمانی روح اپنے اندر نہیں رکھتے لیکن زمینی علوم وفنون کے ذریعہ سے منکرین اسلام کو لاجواب کرتے ہیں اور اپنا علم کلام اور طریق مناظرہ تائید دین کی راہ میں خرچ کرکے بجان و دل خدمت شریعت غرا بجالاتے ہیں۔ سو وہ چونکہ درحقیقت زمینی ہیں آسمانی نہیں۔ اور آسمانی روح کامل طور پر اپنے اندر نہیں رکھتے اس لئے دابۃ الارض کہلاتے ہیں اور چونکہ کامل تزکیہ نہیں رکھتے اور نہ کامل وفاداری۔ اس لئے چہرہ اُن کا انسانوں کا ہے مگر بعض اعضاء اُن کے بعض دوسرے حیوانات سے مشابہ ہیں۔ اسی طرف اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْھِمْ اَخْرَجْنَا لَھُمْ دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُھُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ۔ یعنی جب ایسے دن آئیں گے جو کفار پر عذاب نازل ہو اور اُن کا وقت مقدر قریب آجائے گا تو ہم ایک گروہ دابۃ الارض کا زمین سے نکالیں گے وہ گروہ متکلمین کا ہوگا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا۔ یعنی وہ علماء ظاہر ہوں گے جن کو علم کلام اور فلسفہ میں یدطولیٰ ہوگا۔ وہ جابجا اسلام کی حمایت میں کھڑے ہو جائیں گے اور اسلام کی سچائیوں کو استدلالی طور پر مشارق مغارب میں پھیلائیں گے اور اس جگہ اخرجنا کا لفظ اس وجہ سے اختیار کیا کہ آخری زمانہ میں اُن کا خروج ہوگا نہ حدوث یعنی تخمی طور پر یا کم مقدار کے طور پر تو پہلے ہی سے تھوڑے بہت ہر یک زمانہ میں وہ پائے جائیں گے لیکن آخری زمانہ میں بکثرت اور نیز اپنے کمال لائق کے ساتھ پیدا ہوں گے اور حمایت اسلام میں جابجا واعظین کے منصب پر کھڑے ہو جائیں گے اور شمار میں بہت بڑھ جائیں گے۔

واضح ہو کہ یہ خروج کا لفظ قرآن شریف میں دوسرے پیرایہ میں یاجوج ماجوج کیلئے بھی آیا ہے اور دخان کے لئے بھی قرآن شریف میں ایسا ہی لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے معنوں کا ماحصل خروج ہی ہے اور دجّال کے لئے بھی حدیثوں میں یہی خروج کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ سو اس لفظ کے استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے تا اس بات کی طرف

ازالہ اوہام صفحہ 270 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 370 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 102 پر درج ہے

حوالہ نمبر 2

دجّال اسی دجّال کے رنگ میں قوت کے ساتھ خروج کر رہا ہے اور گویا مثالی وظلی وجود کے ساتھ وہی ہے اور جیسا کہ وہ اوّل زمانہ میں گرجا میں جکڑا ہوا نظر آیا تھا اب وہاں بند سے مخلصی پا کر عیسائیوں کے گرجا سے ہی نکلا ہے اور دنیا میں ایک آفت برپا کر رہا ہے۔

ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجئے۔ یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں اور ان کی حالت میں ضعف رہا لیکن خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی جیسا کہ سورۂ کہف میں فرماتا ہے وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی اور جس کو خدا تعالےٰ چاہے گا فتح دے گا۔ چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں اس لئے ہر یک سعادتمند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں۔ ۵۰۹ اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے۔ جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں۔ کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پا سکتے۔ ہرگز نہیں پا سکتے۔

ایسا ہی دابۃ الارض یعنی وہ علماء و واعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتداء سے چلے آتے ہیں۔ لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی اور ان کے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔

اور یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جیسی ان چیزوں کے بارے میں جو آسمانی قوت

ازالہ اوہام صفحہ 273 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 373 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 103 پر درج ہے

الکافرین ونشهد ان دین الاسلام حق حتی انها تقتل ابلیس وتمزقه وبعض الاحادیث یدل علی انها امرأة کافرة خادمة للشیطان و جساسة للدجال ولیس فیها خیر فلا یمکن التوفیق بینهما الا ان نقول ان المراد من دابة الارض علماء السوء الذین یشهدون باقوالهم ان الرسول حق و القرآن حق ثم یعملون الخبائث و یخدمون الدجال کأن وجودهم من الجزئین جزء مع الاسلام وجزء مع الکفر اقوالهم کاقوال المؤمنین و افعالهم کافعال الکافرین فاخبر رسول الله صلی الله علیه وسلم عن انهم یکثرون فی آخر الزمان وسموا دابة الارض لانهم اخلدوا الی الارض وما ارادوا ان یرفعوا الی السماء واطمئنوا بالدنیا وشهواتها وما بقی لهم قلب کالانسان و اجتمعت فیهم عادات السباع و الخنازیر و الکلاب تراهم مستکبرین متبخترین کانهم بلغوا السماء ومسّوها ولم تخرج ارجلهم من الارض من شدة انتکاسهم الی الدنیا فهم کالذی شناد اسره وکالمسجونین یکلمون الناس من الاست لا من الافواه یعنی ولا تجد فی کلماتهم طهارة و برکة واستقامة و نورانیة کلمات الصالحین ؑ۔

✽ قال قائل لو کان هذا هو الحق ان دابة الارض هی طائفة علماء هذا الزمان فیلزم ان یکون تکفیرهم حقا وصدقا فان من شان دابة الارض انها تسم المؤمن و الکافر ثم جعله الدابة کافرا (یشیر المعترض الینا) فعلیکم ان تقروا بکفره فان التکفیر بمنزلة التوسم من دابة الارض فیقال فی جواب هذا المعترض ان المراد من الوسم اظهار کفر کافر و ایمان مؤمن فهذا الاظهار علی نوعین قد یکون بالاقوال و قد یکون بالافعال ونتائجها وقد جرت سنت الله انه قد یجعل الکافرین و الفاسقین علة موجبة لظهور انوار ایمان انبیاءه و اولیاءه الا تری الی سیدنا و نبینا محمد المصطفی صلعم کیف کانت

حمامۃ البشریٰ صفحہ 142 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 308 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 103 پر درج ہے

حوالہ نمبر 74

دنوں میں پادریوں کے دروازہ پر گداگری اختیار نہ کرتا جو لوگ اپنے کالجوں اور سکولوں میں لازمی طور پر خلافِ اسلام تعلیم دیتے ہیں کسی سچے مسلمان کا طریق نہیں کہ اُنکی نوکری اختیار کرے۔

افسوس کہ یہ شخص سعد اللہ نام جو فوت ہو گیا ہے وہ بعض میری تقریری مباحثات بھی سُن چکا تھا اور اُس کو میری کتابیں دیکھنے کا بھی بہت موقعہ ملا تھا مگر تعصّب اور بغض ایک ایسی بلا ہے کہ وہ اُن سے کچھ فائدہ اُٹھا نہ سکا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا کوئی مشتبہ امر نہ تھا خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بیان کر چکا اور اُس کا رسول معراج کی رات میں وفات یافتہ نبیوں میں اُسکو دیکھ چکا تھا۔ دوسری طرف قرآن اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ سب خلیفے اسلام کے اِسی اُمّت میں سے آئینگے بلکہ حدیثوں میں یہ بھی آچکا ہے کہ نازل ہونیوالا عیسیٰ اِسی اُمّت میں سے ہے۔ پھر بھی وہ بدقسمت سمجھ نہ سکا اور پہلی کتابوں اور احادیث صحیحہ میں بڑا نشان آخری مسیح کا یہ دیا گیا تھا کہ وہ دجّال کے ظہور کے وقت آئے گا اور قرآن شریف نے ظاہر کر دیا کہ وہ دجّال[*] پادریوں کا فرقہ ہے جن کا دن رات کام تحریف و تبدیل ہے کیونکہ دجّال کے یہی معنے ہیں جو تحریف و تبدیل کر کے حق کو چھپانے والا ہو اور اسی کی طرف سورۃ فاتحہ اشارہ کرتی ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف کی اِس آیت سے کہ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ[1]۔ ثابت ہوتا ہے کہ دجّال عیسائیوں کے سوا کوئی علیحدہ گروہ نہیں ہوگا کیونکہ جب کہ غلبہ اور سلطنت قیامت تک عیسائیوں

[*] دجّال کے معنی بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرنیوالا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنیوالا ہو اُسکو دجّال کہتے ہیں۔ سو ظاہر ہے کہ پادری لوگ اِس کام میں سب سے بڑھ کر ہیں کیونکہ دوسروں کا دجل اور فریب تو کمتر درجہ پر ہو مگر ان لوگوں کا دجل اسقدر ہے کہ خواہ نخواہ انسان کو خدا بنانے کے لئے کروڑہا روپیہ خرچ کر رہے ہیں اور لاکھوں رسالے اور کتابیں دُنیا میں شائع کی ہیں اور اسی غرض سے زمین کے کناروں تک سفر کرتے ہیں۔ پس یہی وجہ ہے وہ دجّال اکبر ہیں اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق جو ہے کسی دجّال کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ ممکن نہیں ہو کہ دجّال گرجا سے نکلے گا اور جس قوم میں سے ہوگا وہ قوم تمام دُنیا میں سلطنت کرے گی اور قیامت تک انکی طاقت اور قوت رہیگی۔ پھر جبکہ یہ حال ہو تو کونسی زمین باقی رہی جس میں ہمارے مخالفوں کا فرضی دجّال ظہور کریگا۔ منہ

[1] اٰل عمران: ۵۶

حقیقت الوحی صفحہ 456 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 456 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 104 پر درج ہے

قابل اعتراض ٹھیریگا۔ ایسا ہی اُدباء کو یہ اتفاق بھی پیش آجاتا ہے کہ گو بیس۲۰ شخص ایک مضمون کے ہی لکھنے والے ہوں جو بیشک ہی ادیب اور بلیغ ہوں مگر بعض صورتوں کے اداۓ بیان میں ایک ہی الفاظ اور ترکیب کے فقرہ پر اُن کا توارد ہو جائیگا اور یہ باتیں ادباء کے نزدیک مسلمات میں سے ہیں جن میں کسی کو کلام نہیں۔ اور اگر غور کر کے دیکھو تو ہر ایک زبان کا یہی حال ہے اگر اُردو میں بھی مثلاً ایک فصیح شخص تقریر کرتا ہے اور اُس میں کہیں مثالیں لاتا ہے کہیں دلچسپ فقرے بیان کرتا ہے تو دُوسرا فصیح بھی اُسی رنگ میں کہدیتا ہے اور بجز ایک پاگل آدمی کے کوئی خیال نہیں کرتا کہ یہ سرقہ ہے انسان تو انسان خدا کے کلام میں بھی یہی پایا جاتا ہے۔ اگر بعض پُر فصاحت فقرے اور مثالیں جو قرآن شریف میں موجود ہیں شعرائے جاہلیت کے قصائد میں دیکھی جائیں تو ایک لمبی فہرست طیار ہوگی اور ان امور کو محققین نے جائے اعتراض نہیں سمجھا بلکہ اسی غرض سے ائمہ راشدین نے جاہلیت کے ہزارہا اشعار کو حفظ کر رکھا تھا اور قرآن شریف کی بلاغت فصاحت کے لئے انکو بطور سند لاتے تھے۔

[یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ مَیں خاص طور پر خدا تعالےٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب مَیں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو مَیں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے اور ہمیشہ میری تحریر گو عربی ہو یا اُردو یا فارسی دو حصہ پر منقسم ہوتی ہے (۱) ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور مَیں اُسکو لکھتا جاتا ہوں اور گو اُس تحریر میں مجھے کوئی مشقت اُٹھانی نہیں پڑتی مگر دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچھ زیادہ نہیں ہوتا یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی ایک خاص رنگ میں تائید نہ ہوتی تب بھی اسکے فضل کے ساتھ ممکن تھا کہ اسکی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمہ فطرت خواص انسانی ہے کسی قدر مشقت اُٹھا کر اور بہت سا وقت لیکر اُن مضامین کو مَیں لکھ سکتا۔ واللہ اعلم۔ (۲) دُوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے[1] اور وہ یہ ہے کہ جب مَیں مثلاً ایک عربی عبارت]

[1] جیسا کہ بارہا بعض امراض کے علاج کیلئے مجھے بعض ادویہ بذریعہ وحی معلوم ہوئی ہیں قطع نظر اس سے کہ وہ پہلے مجھ سے جالینوس کی کتاب میں لکھی گئی ہیں یا بقراط کی کتاب میں۔ ایسا ہی میری انشاء پردازی کا حال ہے۔ جو عبارتیں تائید کے طور پر مجھے خدا تعالیٰ سے معلوم ہوتی ہیں مجھے اُن میں کچھ بھی پروا نہیں کہ وہ کسی اور کتاب میں ہونگی بلکہ وہ میرے لئے اور ہر ایک کے لئے جو میرے حال سے ** واقف ہو معجزہ ہے لہٰذا اگر کسی کے نزدیک معجزہ نہ ہو تو اس پر پانی پینا حرام ہے جب تک بالمواجہ میرے کر پابندی شرائط مشتہرہ مقابلہ نہ کرے۔ منہ

نزول المسیح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 104 پر درج ہے

پھر ماسوا اس کے اگر اس وجہ سے انکار کیا جاتا ہے کہ یہ امر خارق عادت ہے۔ تو کیا بموجب اصول آریوں کے وید کے بعد الہام الٰہی ہونا یہ خارق عادت امر نہیں ہے پس جبکہ لیکھرام کی موت نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ قادر خدا اس زمانہ میں بھی برخلاف وید کے مقرر کردہ قانون قدرت کے الہام کرتا ہے تو وید کا سارا قانون قدرت دریا بُرد ہو گیا اس صورت میں وید کی بات کا کوئی بھی اعتبار نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اُس پر اعتبار نہیں رہتا اور اگر لیکھرام والی پیش گوئی سے تسلی نہیں ہوئی تو پھر درخواست کرنے سے اور کوئی ذریعہ تسلی کا پیدا ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی صدہا الہامی پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں تسلی دے سکتی ہیں۔ غرض وید کا قانون قدرت ایسا جھوٹا ثابت ہوا کہ ساتھ ہی وید کو بھی لے ڈوبا۔ پھر اسی بناء پر اعتراض کرنا سیاسے بعید ہے۔ ظاہر ہے کہ وید نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کے بعد خدا کی قوّتِ تکلم ہمیشہ کے لئے مسلوب رہے گی۔ مگر ہم نے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ ثابت کر دیا کہ وید نے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اور جو کچھ آئندہ کے لئے خدا کے الہام کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ محال اور قانون قدرت کے برخلاف ہے وہ سراسر جھوٹ اور خلاف حق ہے بلکہ خدا ہمیشہ اپنے بندوں کو الہام کرتا ہے تو پھر بتلاؤ کہ اس کے بعد بار بار اُسی وید کو پیش کرنا جس کے قانون قدرت کا نمونہ ہم دیکھ چکے ہیں۔ کس قدر خلاف حیا و شرم ہے۔

۲۲۳ غرض لیکھرام کی موت نے ثابت کر دیا کہ وید کی یہ تعلیم سراسر غلط ہے کہ اس کے بعد الہام نہیں ہے تو پھر وید کے مقرر کردہ قانون قدرت پر اعتبار کیا رہا۔ خدا تعالیٰ کے کروڑہا قانون قدرت ابھی مخفی ہیں اور آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں مگر افسوس ان لوگوں پر کہ دانستہ آنکھ بند کر لیتے ہیں اگر یورپ کا کوئی شخص یہ بات ظاہر کرے کہ میں پتھر میں سے پانی نکال سکتا ہوں یا تمام پتھر کو پانی بنا سکتا ہوں تو اُس کے مقابل پر یہ لوگ دم بھی نہ ماریں اور فی الفور آمنّا و صدّقنا کہنے لگیں مگر خدا کے کلام نے جو کچھ بیان کیا اُس کو نہیں مانتے۔

چشمۂ معرفت صفحہ 222 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 109 پر درج ہے

آتھم کے مقدمہ میں دیکھ چکے ہو کہ باوجود اُس کے بہت سے منصوبوں کے پھر آخر حق ظاہر ہو گیا۔ کیا تمہارے دل قبول نہیں کر گئے۔ کہ آتھم کا قسم سے انکار کرنا اور نالش سے انکار کرنا اور حملوں کا ثبوت دینے سے انکار کرنا صرف اسی وجہ سے تھا کہ اس نے ضرور الہامی شرط کے موافق حق کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ باوجود اس کے کہ ملامتی اشتہاروں کی بہت ہی اس کو مار پڑی مگر وہ الزام سے اپنے تئیں بری نہ کر سکا جو اس کے اقرار خوف اور بے ثبوت ہونے عذر حملوں سے اس پر وارد ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ اس موت نے اُس کو آپکڑا جس سے وہ ڈرتا رہا۔ اور ضرور تھا کہ وہ انکار کے بعد جلد مرتا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی پاک پیشگوئیوں کے رُو سے بھی سزا اس کے لئے ٹھہر چکی تھی۔ سو اُس خدا سے خوف کرو جس نے آتھم کو بڑی سرگردانیوں کے گرداب میں ڈال کر آخر اپنے وعید کے موافق ہلاک کر دیا۔ خدا کی کھلی کھلی پیشگوئیوں سے منہ پھیرنا یہ بدبختوں کا کام ہے۔ نہ نیک لوگوں کا۔ اور جھوٹ کے مُردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا۔ یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔ میاں حسام الدین عیسائی لکھتے ہیں کہ آتھم چار دن تک بیہوش رہا۔ مگر وہ اس کا سرنہیں بیان کرسکے کہ کیوں چار دن تک بیہوش رہا۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ یہ چار دن کی سخت جان کندن کے ان چار افتراؤں کی اسی دُنیا میں اس کو سزا دی گئی جو اُس نے زہر خورانی کے اقدام کا افترا کیا۔ سانپ چھوڑنے کا افترا کیا۔ لدھیانہ اور فیروزپور کے حملہ کا افترا کیا اور عیسائیوں کے خوش کرنے کے لئے اصل وجہ خوف کو چھپایا۔ سو عیسائیوں کے لئے اس سے زیادہ اور کوئی شرم کی جگہ نہیں کہ آتھم ان کے مذہب کے جھوٹا ہونے پر گواہی دے گیا۔ اب اگر آتھم کی گواہی پر اعتبار نہیں تو اُس نئے طریق سے دوبارہ حجت اللہ کو پورا کرا لینا چاہیئے۔ اور اس نئے طریق میں کوئی شرط بھی نہیں۔ سیدھی بات ہے کہ اگر باہم دُعا کرنے کے بعد جس کے ساتھ فریقین کی طرف سے آمین بھی ہوگی۔ میرے مقابل کا شخص ایک سال تک خدا تعالےٰ کی فوق العادت عذاب سے بچ گیا۔ تو جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں تاوان مذکورہ بالا ادا کرونگا۔

اور میں حضرات پادری صاحبان کو دوبارہ یاد دلاتا ہوں کہ اس طرح کا طریق دُعا اُن کے

انجام آتھم صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 43 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 110 پر درج ہے

خواب میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اُسکی تعبیر زیادت عمر ہوتی ہے یہی حال اُن مولویوں کا جو بڑے دیانتدار کہلاتے ہیں۔ جھوٹ بولنے سے بدتر دُنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں۔ ایسے جھوٹ کو خدا نے رجس کے ساتھ مشابہت دی ہے مگر یہ لوگ رجس سے پرہیز نہیں کرتے ہم نے اِس قدر وضاحت سے سعداللہ کا مرنا پیشگوئی کے مطابق ثابت کر کے لکھا ہے مگر کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مان لینگے؟ نہیں بلکہ کوشش کرینگے کہ کسی طرح رد کریں ان لوگوں کا خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ نہیں دیکھتے کہ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو یہ برکات اسکے شامل حال نہ ہوتیں کیا کوئی ایماندار خدائے عزّوجلّ کی نسبت ان افعال کو منسوب کر سکتا ہے کہ ایک شخص کو وہ دعوئے الہام کے بعد تیس بتیس برس کی مہلت دے اور دن بدن اسکے سلسلہ کو ترقی بخشے اور ایسے وقت میں جبکہ اسکے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا یہ بشارت اُسکو دی کہ لاکھوں انسان تیرے سلسلہ میں داخل کئے جائینگے اور کئی لاکھ روپیہ اور طرح طرح کے تحائف لوگ تجھے دینگے اور دُور دُور سے ہزارہا لوگ تیرے پاس آئینگے یہانتک کہ وہ راہ گہرے ہو جائینگے اور اُن میں گڑھے پڑجائینگے جن راہوں سے وہ آئیں گے۔ تجھے چاہیئے کہ اُنکی کثرت کی وجہ سے تو تھک نہ جائے اور اُن سے بداخلاقی نہ کرے خدا تجھے تمام دُنیا میں شہرت دیگا اور بڑے بڑے نشان تیرے لئے دکھلائیگا اور خدا تجھے نہیں چھوڑیگا جبتک وہ رُشد اور گمراہی میں فرق کر کے نہ دِکھلا دے اور دشمن زور لگائینگے اور طرح طرح کے مکر اور فریب اور منصوبے استعمال کرینگے مگر خدا انہیں نامراد رکھے گا۔ خدا ہر ایک قدم میں تیرے ساتھ ہوگا اور ہر ایک میدان میں تجھے فتح دے گا۔ اور تیرے ہاتھ پر اپنے نُور کو پُورا کریگا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ مَیں اپنی چمکار دِکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤنگا مَیں تجھے دشمنوں کے ہر ایک حملہ سے بچاؤں گا اگرچہ لوگ تجھے نہ بچاویں۔ اگرچہ لوگ تیرے بچانے کی کچھ پروانہ رکھیں مگر مَیں تجھے ضرور بچاؤں گا۔

یہ اُس زمانہ کے الہام ہیں جس پر تیس برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور یہ تمام الہام

ص۲۷

حقیقۃ الوحی صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 459 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 110 پر درج ہے

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی اعتقاد نہیں رکھتا کہ آپ بھی پھر آئیں گے۔ کیونکہ آنجناب نے اپنی زندگی میں ہی کافروں کو وہ ہاتھ دکھائے جواب تک یاد کرتے ہیں اور پوری کامیابی کے ساتھ آپ کا انتقال ہوا۔

اور معلوم ہوتا ہے کہ ابن العربی صاحب نے آخر عمر میں اپنے پہلے اقوال سے رجوع کر لیا تھا۔ اس لئے ان کا آخری بیان پہلے بیان سے متناقض ہے۔ ایسا ہی بعض اور فرقے صوفیوں کے کھلے طور پر حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ اور ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر اجماع ہو گیا تھا جو کہ انبیاء گذشتہ جن میں حضرت عیسیٰ بھی شامل ہیں فوت ہو چکے ہیں۔ اُن میں سے ایک بھی زندہ نہیں پھر جیسے ۱۲۶
مذہب اسلام میں جہالت اور بدعات پھیلی گئیں یہ بدعت بھی دین کا ایک جزو ہو گئی کہ حضرت عیسیٰ مُردہ ارواح کی جماعت میں سے نکل کر پھر دنیا میں واپس آئیں گے۔ اس عقیدہ نے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ کیونکہ تمام دنیا میں سے صرف ایک ہی انسان کو یہ خصوصیت دی ہے کہ وہ آسمان پر مع جسم چلا گیا اور کسی زمانہ میں مع جسم واپس آئیگا۔ یہ عقیدہ حضرت عیسیٰ کو خدا بنانے کی پہلی اینٹ ہے کیونکہ ان کو ایک خصوصیت دی گئی ہے جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ خدا جلد یہ داغ اسلام کے چہرہ سے دُور کرے۔ آمین

بالآخر میں مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو محض حسبۃً للہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ آخر عمر تک پہنچ گئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے مقابل پر بے ہودہ چالاکیوں کو چھوڑ دیں۔ آپ نے بہت زور لگایا ہر ایک قسم کا مکر کیا اور زور کے سمجھانے کے لئے قابل شرم منصوبوں سے کام لیا مگر انجام کار نامراد رہے۔ اگر میں مفتری ہوتا تو آپ کا کہیں نہ کہیں ہاتھ پڑ جاتا اور میں کبھی کا تباہ ہو جاتا۔ ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتّوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔ اگر یہ کاروبار

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 126 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 110 پر درج ہے

(حوالہ نمبر 80)

ہونے کا دعویٰ کر کے قوم کا مصلح قرار نہیں دیتا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے۔ اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتلانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی۔ اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔ ایسا خبیث اس لائق نہیں کہ خدا اس کو یہ عزت دے کہ تو نے اگر میرے پر افترا کیا تو میں تجھے ہلاک کر دوں گا بلکہ وہ بوجہ اپنی نہایت درجہ کی ذلت کے قابل التفات نہیں کوئی شخص اُس کی پیروی نہیں کرتا کوئی اُس کو نبی یا رسول یا مامور من اللہ نہیں سمجھتا۔ ماسوا اس کے یہ بھی ثابت کرنا چاہئے کہ اِس مفتریانہ عادت پر برابر تیئیس برس گذر گئے۔ ہمیں حافظ محمد یوسف صاحب کی بہت کچھ واقفیت نہیں مگر یہ بھی امید نہیں۔ خدا اُن کے اندرونی اعمال بہتر جانتا ہے۔ اُن کے دو قول تو ہمیں یاد ہیں۔ اور سُنا ہے کہ اب وہ ان سے انکار کرتے ہیں (۱) ایک یہ کہ چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ بڑے بڑے جلسوں میں انہوں نے بیان کیا تھا کہ مولوی عبد اللہ غزنوی نے میرے پاس بیان کیا کہ آسمان سے ایک نور قادیان پر گرا اور میری اولاد اس سے بے نصیب رہ گئی۔ (۲) دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے انسانی تمثّل کے طور پر ظاہر ہو کر اُن کو کہا کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے کیوں لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اب مجھے خیال آتا ہے کہ اگر حافظ صاحب ان دو واقعات سے اب انکار کرتے ہیں جن کو بار بار بہت سے لوگوں کے پاس بیان کر چکے ہیں تو نعوذ باللہ بے شک انہوں نے خدا تعالیٰ پر افترا کیا ہے* کیونکہ جو شخص سچ کہتا ہے اگر وہ مر بھی جائے تب بھی انکار نہیں کر سکتا

٭ میں ہرگز قبول نہیں کروں گا کہ حافظ صاحب ان ہر دو واقعات سے انکار کرتے ہیں۔ ان واقعات کا گواہ نہ صرف میں ہوں بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت گواہ ہے خود کتاب ازالہ اوہام میں ان کی زبانی مولوی عبد اللہ صاحب کا کشف درج ہو چکا ہے۔ میں تو یقیناً جانتا ہوں کہ حافظ صاحب ایسا کذب صریح ہرگز زبان پر نہیں لائیں گے گو قوم کی طرف سے ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔ اُن کے بھائی محمد یعقوب نے تو انکار نہیں کیا تو وہ کیونکر کریں گے۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ منہ

تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 110 پر درج ہے

ہونے کا دعویٰ کرکے قوم کا مصلح قرار نہیں دیتا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے۔ اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتلانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی۔ اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے۔ ایسا خبیث اس لائق نہیں کہ خدا اس کو یہ عزت دے کہ تو نے اگر میرے پر افترا کیا تو میں تجھے ہلاک کر دوں گا بلکہ وہ بوجہ اپنی نہایت درجہ کی ذلت کے قابل التفات نہیں کوئی شخص اُس کی پیروی نہیں کرتا کوئی اُس کو نبی یا رسول یا مامور من اللہ نہیں سمجھتا۔ ماسوا اس کے یہ بھی ثابت کرنا چاہیئے کہ اِس مفتریانہ عادت پر برابر تیئیس برس گذر گئے۔ ہمیں حافظ محمد یوسف صاحب کی بہت کچھ واقفیت نہیں مگر یہ بھی امید نہیں۔ خدا اُن کے اندرونی اعمال بہتر جانتا ہے۔ اُن کے دو قول تو ہمیں یاد ہیں۔ اور سُنا ہے کہ اب وہ ان سے انکار کرتے ہیں (۱) ایک یہ کہ چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ بڑے بڑے جلسوں میں انہوں نے بیان کیا تھا کہ مولوی عبد اللہ غزنوی نے میرے پاس بیان کیا کہ آسمان سے ایک نور قادیان پر گرا اور میری اولاد اس سے بے نصیب رہ گئی۔ (۲) دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے انسانی تمثل کے طور پر ظاہر ہو کر اُن کو کہا کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے کیوں لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اب مجھے خیال آتا ہے کہ اگر حافظ صاحب ان دو واقعات سے اب انکار کرتے ہیں جن کو بار بار بہت سے لوگوں کے پاس بیان کر چکے ہیں تو نعوذ باللہ بےشک انہوں نے خدا تعالیٰ پر افترا کیا ہے۔* کیونکہ جو شخص سچ کہتا ہے اگر وہ مر بھی جائے تب بھی انکار نہیں کر سکتا

* میں ہرگز قبول نہیں کرونگا کہ حافظ صاحب ان ہر دو واقعات سے انکار کرتے ہیں۔ ان واقعات کا گواہ نہ صرف میں ہوں بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت گواہ ہے اور کتاب ازالہ اوہام میں ان کی زبانی مولوی عبد اللہ صاحب کا کشف درج ہو چکا ہے۔ میں تو یقیناً جانتا ہوں کہ حافظ صاحب ایسا کذب صریح ہرگز زبان پر نہیں لائیں گے گو قوم کی طرف سے ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔ اُن کے بھائی محمد یعقوب نے تو انکار نہیں کیا تو وہ کیونکر کریں گے۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ منہ

تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 111 پر درج ہے

عجیب قدرت دکھلاتا ہے کہ جب امام مذکور بحالت زار نزار گھر واپس آیا تو اثر الہام برعکس پایا یعنے لڑکے کے آثار رُو بصحت دیکھے غرض کہ مونہہ منحوس سے یہ کلمہ نکلنا ہی تھا کہ دم بدم لڑکے کو آرام ہونے لگا۔ جب لوگوں نے مجیبُ الدّعوات صاحب (یہ دُہی لفظ ہندو کی لیاقت کا ہے) کی ہنسی اُڑائی تو جواب دیا کہ الہام غلط نہیں ہو سکتا۔ دایم یہ بچہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تمام ہوُا قصہ پُر افترا آریہ کا۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی جس قوم میں اس جنس کے شریف و امین لوگ ہیں وہ کیا کچھ ترقیاں نہیں کریں گے۔ اب اس نیک ذات آریہ پر فرض ہے کہ ایک جلسہ کرا کر ہمارے روبرو اس بہتان کی تصدیق کراوے تا اصل راوی کو حلف سے پوچھا جائے اور اُس بے اصل بہتان کے لئے نہ صرف ہم اس راوی کو حلف دیں گے بلکہ آپ بھی حلف اُٹھائیں گے فریقین کے حلف کا یہ مضمون ہو گا کہ اگر یہ سچ سچ اپنے حافظ کی پوری یادداشت سے بلا ذرہ کم و بیش میں نے بیان نہیں کیا تو اے خدائے قادر مطلق اور اے پرمیشر سرب شکتی مان ایک سال تک اپنے قہر عظیم سے ایسی میری بیخ کنی کر اور ایسا ہیبت ناک عذاب نازل فرما کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو اور پھر اگر ایک سال تک آسمانی عذاب سے اصل راوی محفوظ رہا تو ہم اپنے جھوٹا ہونے کا خود اشتہار دیدیں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ایسے بہتان صریح کو بے فیصلہ نہیں چھوڑے گا۔ یہ تو ہمارے لئے اور ایک ملہم من اللہ کے لئے ممکن بلکہ کثیر الوقوع ہے جو کوئی خواب یا الہام مشتبہ طور پر معلوم ہو جس کی احتمالی طور پر کئی معنے کئے جائیں مگر یہ افترا کہ قطعی طور پر یہی الہام ہو گیا کہ دین محمد جان محمد کا لڑکا اب مرے گا اس کی قبر کھودو

شحنہ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 111 پر درج۔

میں مفتری ہوں اُن کی نگاہ و خیال میں ‌ ‌ دنیا کی خیر ہے مری موت و زوال میں

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں ‌ ‌ عزت نہیں ہے ذرہ بھی اُس کی جناب میں

توریت میں بھی نیز کلام مجید میں ‌ ‌ لکھا گیا ہے رنگِ وعیدِ شدید میں

کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افترا ‌ ‌ ہوگا وہ قتل ہے یہی اِس جرم کی سزا

پھر یہ عجیب غفلتِ ربِّ قدیر ہے ‌ ‌ دیکھے ہے ایک کو کہ وہ ایسا شریر ہے

پچیس سال سے ہے وہ مشغولِ افترا ‌ ‌ ہر دن ہر ایک رات یہی کام ہے رہا

ہر روز اپنے دل سے بناتا ہے ایک بات ‌ ‌ کہتا ہے یہ خدا نے کہا مجھکو آج رات ۱۲

پھر بھی وہ ایسے شوخ کو دیتا نہیں سزا ‌ ‌ گویا نہیں ہے یاد جو پہلے سے کہہ چکا

پھر یہ عجیب تر ہے کہ جب حامیانِ دیں ‌ ‌ ایسے کے قتل کرنے کو فاعل ہوں یا معیں

کرتا نہیں ہے اُن کی مدد وقتِ انتقام ‌ ‌ تا مفتری کے قتل سے قصہ ہی ہو تمام

اپنا تو اُس کا وعدہ رہا سارا طاق پر ‌ ‌ اوروں کی سعی و جہد پہ بھی کچھ نہیں نظر

کیا وہ خدا نہیں ہے جو فرقاں کا ہے خدا ‌ ‌ پھر کیوں وہ مفتری سے کرے اسقدر وفا

آخر یہ بات کیا ہے کہ ہے ایک مفتری ‌ ‌ کرتا ہے ہر مقام میں اُس کو خدا بری

جب دشمن اُسکو پیچ میں کوشش سے لاتے ہیں ‌ ‌ کوشش بھی اسقدر کہ بس مر ہی جاتے ہیں

اِک اتفاق کرکے وہ باتیں بناتے ہیں ‌ ‌ سو جھوٹ اور فریب کی تہمت لگاتے ہیں

پھر بھی وہ نامراد مقاصد میں رہتے ہیں ‌ ‌ جاتا ہے بے اثر وہ جو سو بار کہتے ہیں

ذلت سے مرتے ہیں - یہاں اکرام ہوتا ہے ‌ ‌ کیا مفتری کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے

نصرۃ الحق، براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 21 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 111 پر درج ہے

زجر اور توبیخ کے ساتھ رد کی گئی۔ اور درحقیقت یہ سوال نہایت قابلِ شرم تھا کیونکہ سچ یہی ہے کہ نہ یہ شخص اور نہ اُس کا باپ رحیم بخش کبھی رئیسانِ کرسی نشین میں شمار کئے گئے اور اگر یہ یا اس کا باپ کرسی نشین تھے تو گویا سر لیپل گریفن نے بہت بڑی غلطی کی کہ جو اپنی کتاب تاریخ رئیسانِ پنجاب میں ان دونوں کا نام نہیں لکھا۔ غضب کی بات ہے کہ کہلانا مولوی اور اس قدر فاش دروغگوئی اور پھر آپ اپنے خطوط میں کرسی نہ ملنے کا مجھ سے ثبوت مانگتے ہیں۔ گویا اپنی ذلت کو کامل طور پر تمام لوگوں پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں اور اپنے خط میں وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ کاذب نکلیں تو اپنے تئیں شکست یافتہ تصور کریں گے اور پھر کبھی رد و قدح نہیں کریں گے۔ افسوس کہ اس شخص کو جھوٹ بولتے ذرہ شرم نہیں آتی۔ جھوٹ کہ اکبر الکبائر اور تمام گناہوں کی ماں ہے کس طرح دلیری سے اس شخص نے اس پر زور دیا ہے۔ یہی دیانت اور امانت ان لوگوں کی ہے جس سے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھہرایا اور دُنیا میں شور مچایا۔

واضح رہے کہ ہمارے بیان مذکورہ بالا کا گواہ کوئی ایک دو آدمی نہیں بلکہ اس وقت کچہری کے اردگرد صدہا آدمی موجود تھے جو کرسی کے معاملہ کی اطلاع رکھتے ہیں۔ صاحب ڈپٹی کمشنر ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب بہادر خود اس بات کے گواہ ہیں جنہوں نے بار بار کہا کہ تجھے کرسی نہیں ملے گی۔ بک بک مت کر اور پھر کپتان لیمار چند صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ اس بات کے گواہ ہیں کہ کرسی مانگنے پر محمد حسین کو کیا جواب ملا تھا اور کیسی عزت کی گئی تھی۔ پھر منشی غلام حیدر خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع جو اب تحصیلدار ہیں اور مولوی فضل دین صاحب پلیڈر اور لالہ رام بھج دت صاحب وکیل اور ڈاکٹر کلارک صاحب جن کی طرف سے یہ حضرت گواہ ہو کر گئے تھے اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے تمام اردلی یہ سب میرے بیان مذکورہ بالا کے گواہ ہیں اور اگر کوئی شخص اُن میں سے محمد حسین کی حالت پر رحم کر کے اس کی پردہ پوشی بھی چاہے، مگر میں خوب جانتا ہوں کہ کوئی شخص اس بات پر قسم نہیں کھا سکے گا کہ یہ واقعہ کرسی نہ ملنے اور جھڑکیاں دینے کا جھوٹ

؎ خلاصہ خط یہ ہے: "از مقام بٹالہ مورخہ ۲۸ ماہ فروری ۱۸۹۹ء ... میاں غلام احمد صاحب خدا آپ کو راہ راست پر لاوے اور ضلالت و الحاد سے نجات بخشے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ آپکا خط ۲۸ فروری ۱۸۹۹ء کو پہونچا ..... آپ نے کتاب البریۃ کے صفحہ ۱۱، ۱۴، ۱۵ میں تین دعوے کئے ہیں۔ اوّل یہ کہ محمد حسین نے صاحب ڈپٹی کمشنر سے کرسی طلب کی اور کہا کہ اس کو عدالت میں کرسی ملتی تھی اور اس کے باپ کو عدالت میں کرسی ملتی تھی جس پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس کو تین جھڑکیاں دیں اور کہا کہ تو جھوٹا ہے بک بک مت کر۔ دوسرا یہ دعویٰ کہ پھر وہ باہر کے کمرے میں ایک کرسی پر جا بیٹھا تو کپتان صاحب پولیس کی نظر اس پر جا پڑی اور اسی وقت کنسٹبل کی معرفت جھڑکی کیساتھ اس کو کرسی سے اُٹھا دیا گیا۔ تیسرا یہ دعویٰ کہ پھر وہ ایک شخص کی چادر پر کہ اس پر بیٹھ گیا تو اس شخص نے چادر نیچے سے کھینچ لی ..... میرے نزدیک یہ تینوں دعوے محض دروغ ہیں جن میں راستی کا شمہ دخل اور شائبہ بھی نہیں۔ الخ

کہ ہم دونوں فریق میں سے جو جھوٹا ہے وہ مر جائے۔ سو خدا نے اس کو بھی جلد تر اس جہان سے رخصت کر دیا۔ اور ان دنات یافتہ مولویوں کا ایسی دعاؤں کے بعد مرجانا ایک خدا ترس مسلمان کے لئے تو کافی ہے مگر ایک پلید دل سیہ دل دنیا پرست کے لئے ہرگز کافی نہیں۔ بھلا علیگڑھ تو بہت دُور ہے اور شاید پنجاب کے کئی لوگ مولوی اسمٰعیل کے نام سے بھی ناواقف ہونگے مگر قصور ضلع لاہور تو دُور نہیں اور ہزاروں اہل لاہور مولوی غلام دستگیر قصوری کو جانتے ہونگے اور اس کی یہ کتاب بھی انہوں نے پڑھی ہوگی تو کیوں خدا سے نہیں ڈرتے۔ کیا مرنا نہیں؟ کیا غلام دستگیر کی موت میں بھی لیکھرام کی موت کی طرح سازش کا الزام لگائیں گے؟ خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔ کیا دنیا کے کیڑے محض سازش اور منصوبہ سے خدا کے مقدس ماموروں کی طرح کوئی قطعی پیشگوئی کر سکتے ہیں؟ ایک چور جو چوری کے لئے جاتا ہے اس کو کیا خبر ہے کہ وہ چوری میں کامیاب ہو یا ماخوذ ہو کر جیلخانہ میں جائے۔ پھر وہ اپنی کامیابی کی زور شور سے تمام دنیا کے سامنے دشمنوں کے سامنے کیا پیشگوئی کرے گا؟ مثلاً دیکھو کہ ایسی پُر زور پیشگوئی جو لیکھرام کے قتل کئے جانے کے بارے میں تھی جس کے ساتھ دن تاریخ وقت بیان کیا گیا تھا کیا کسی شریر بدچلن خونی کا کام ہے؟ غرض ان مولویوں کی سمجھ پر کچھ ایسے پتھر پڑ گئے ہیں کہ کسی نشان سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ براہین احمدیہ میں قریباً سولہ برس پہلے بیان کیا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ میری تائید میں خسوف کسوف کا نشان ظاہر کرے گا۔ لیکن جب وہ نشان ظاہر ہو گیا اور حدیث کی کتابوں سے
۱۳ بھی کھل گیا کہ یہ ایک پیشگوئی تھی کہ مہدی کی شہادت کے لئے اس کے ظہور کے وقت میں رمضان میں خسوف کسوف ہوگا تو ان مولویوں نے اس نشان کو بھی گاؤ خورد کر دیا اور حدیث سے مُنہ پھیر لیا۔ یہ بھی احادیث میں آیا تھا کہ مسیح کے وقت میں

اربعین نمبر 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 398 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 111 پر درج ہے

حوالہ نمبر 86

شروع کر کے حرف یا تک پہنچا دیا تھا یعنی ابو بکر سے یزید تک۔ مگر یہ لوگ جو اہل حدیث اور حنفی کہلاتے ہیں انہوں نے اس کارروائی کو ناکامل سمجھ کر لعنت بازی کے دائرے کو اس طرح پر پورا کیا کہ جس شخص کو خدا نے آدم سے لیکر یسوع مسیح تک مظہر جمیع انبیاء قرار دیا تھا یعنی الف سے حرف یا تک اور پھر تکمیل دائرہ کی غرض سے الف آدم سے لیکر الف احمد تک صفت مظہریت کا خاتم بنایا تھا اُسی پر لعنتوں کی مشق کی۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1]

لیکن یاد رکھیں کہ یہ گالیاں جو اُن کے مُنہ سے نکلتی ہیں اور یہ تحقیر اور یہ توہین کی باتیں جو اُنکے ہونٹوں پر چڑھ رہی ہیں اور یہ گندے کاغذ جو حق کے مقابل پر وہ شائع کر رہے ہیں یہ اُن کے لئے ایک رُوحانی عذاب کا سامان ہے جس کو اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے طیار کیا ہے۔ دروغگوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے منصوبوں سے اور اپنے بے بنیاد جھوٹوں سے اور اپنے افتراؤں سے اور اپنی ہنسی ٹھٹھے سے خدا کے ارادے کو روک دیں گے یا دُنیا کو دھوکہ دیکر اس کام کو معرض التوا میں ڈال دیں گے جس کا خدا نے آسمان پر ارادہ کیا ہے۔ اگر کبھی پہلے بھی حق کے مخالفوں کو ان طریقوں سے کامیابی ہوئی ہے تو وہ بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اگر یہ ثابت شدہ امر ہے کہ خدا کے مخالف اور اُس کے ارادہ کے مخالف جو آسمان پر کیا گیا ہو ہمیشہ ذلّت اور شکست اُٹھاتے ہیں تو پھر ان لوگوں کے لئے بھی ایک دن ناکامی اور نامرادی اور رُسوائی در پیش ہے خدا کا فرمودہ کبھی خطا نہیں گیا اور نہ جائیگا۔ وہ فرماتا ہے:۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ[2]

یعنی خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سُنّت قرار دیدیا ہے کہ وُہ اور اُسکے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اُس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء

[1] الشعراء: ۲۲۸ [2] المجادلۃ: ۲۲

یہ حوالہ صفحہ 112 پر درج۔	نزول المسیح صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 380 از مرزا قادیانی

میں بیان کر رہا ہے اور پستکوں اور کتابوں کے حوالہ سے ہزاروں خوارق اُن کے بیان کئے جاتے ہیں لیکن سوال تو یہ ہے کہ ان قصوں کا ثبوت کیا ہے اور کس کو ہم جھوٹا کہیں اور کس کو ہم سچا سمجھیں؟ اور اگر یہ قصے صحیح تھے تو اب کیوں یہ مصیبت پیش آئی کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں صرف قصے ہی قصے رہ گئے؟ سچوں کا نور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ذرہ خود انصاف کرو کہ کیا گذشتہ باتوں کا فیصلہ صرف باتوں سے ہو سکتا ہے؟ کوئی بُرا مانے یا بھلا مگر مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان تمام مذہبوں میں سے سچ پر قائم وہی مذہب ہے جس پر خدا کا ہاتھ ہے اور وہی مقبول دین ہے جس کی قبولیت کے نور ہر ایک زمانہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ سو دیکھو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ روشن مذہب اسلام ہے جس کے ساتھ خدا کی تائیدیں ہر وقت شامل ہیں۔ کیا ہی بزرگ قدر وہ رسول ہے جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ روشنی پاتے ہیں اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی محبت سے رُوح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے تب ہماری دُعائیں قبول ہوتی ہیں اور عجائب کام ہم سے صادر ہوتے ہیں۔ زندہ خدا کا مزہ ہم اسی راہ میں دیکھتے ہیں۔ باقی سب مُردہ پرستیاں ہیں۔

کہاں ہیں مُردہ پرست کیا وہ بول سکتے ہیں؟ کہاں ہیں مخلوق پرست کیا وہ ہمارے آگے ٹھہر سکتے ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو شرارت سے کہتے تھے۔ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی نہیں ہوئی اور نہ کوئی نشان ظاہر ہوا؟ دیکھو! میں کہتا ہوں کہ وہ شرمندہ ہوں گے اور عنقریب وہ چھپتے پھریں گے؟ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ آگیا کہ اسلام کی سچائی کا نور منکروں کے مُنہ پر طمانچے مارے گا! اور انہیں نہیں دکھائی دے گا کہ کہاں چھپیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ مَیں نے دو مرتبہ باوا نانک صاحب کو کشفی حالت میں دیکھا ہے اور ان کو اس بات کا اقراری پایا ہے کہ انہوں نے اُسی نُور سے روشنی حاصل کی ہے۔ فضولیاں اور جھوٹ بولنا مُردار خواروں کا کام ہے۔ مَیں وہی کہتا ہوں کہ جو مَیں نے دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے مَیں باوا نانک صاحب کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ اس چشمہ سے پانی پیتے تھے جس سے ہم پیتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مَیں اس معرفت سے بات کر رہا ہوں کہ جو مجھے عطا کی گئی ہے۔

اب اگر آپ کو اس بات سے انکار ہے کہ باوا صاحب مسلمان تھے اور نیز آپ کو اس بات پر اصرار ہے کہ بقول آپ کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ بدکار آدمی تھے تو مَیں آپ پر صرف منقولی استدلال سے اتمام حجت کرنا نہیں چاہتا بلکہ ایک اور طریق سے آپ پر خُدا کی حجت پوری کرنا چاہتا ہوں جو آگے چل کر بیان کروں گا اور منقولی استدلال پر اس لیے حصر رکھنا پسند نہیں کرتا کہ بوجہ قلت استعداد یہ راہ آپ کے لیے نہایت مشکل ہے۔ آپ لوگ صرف نادان پادریوں اور

حوالہ نمبر 88

معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے ایام دعوت کا سلسلہ ہے اسلئے یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنیوالا اور جھوٹا ملہم بننے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اُس کی نصرت اور تائید کرسکتا ہے اور اسکی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اے بیباک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف وکرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اِس مُدّت دراز✠ میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا۔ اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو رسوا کیا۔ اگر اس مُدّت اور اُس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لو تقول علینا یہ نشان بھی ثابت ہوگیا اور تم اِس سے پُوچھے جاؤ گے۔

۱۹۔ انیسواں نشان یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُنکے دل میں ڈالدی اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات ہیں جابجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہلِ فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُنکو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتہ ملتا ہے اسپر ایمان لاتے ہیں۔ پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اسلئے خدا نے اُن پر میری سچائی کی حقیقت کھولدی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا مکذب بنانے کیلئے آپکے گاؤں میں پہنچے جیساکہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غزنویوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے

صفحہ ۲۰۷

✠ یہ یاد رہے کہ اگر میرے زمانہ الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے جب اوّل حصّہ براہین احمدیہ کا لکھا گیا تھا تب تو اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس۲۷ سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب براہین احمدیہ کے چہارم حصّہ سے شمار کیا جائے تو تب پچیس۲۵ سال گذر گئے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس۳۰ سال ہوتے ہیں۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 112 پر درج ہے

طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائیگی اُسکی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کردے نہیں آئیگی اِلّا کم اور شاذ و نادر۔ کاش اگر یہ لوگ دِلوں کے سیدھے ہوتے اور خدا سے ڈرتے تو بالکل بچائے جاتے۔ کیونکہ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دُنیا میں عذاب کسی پر نازل نہیں ہوتا۔ اس کا مواخذہ قیامت کو ہوگا۔ دُنیا میں محض شرارتوں اور شوخیوں اور کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں[1] میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑیگی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔ اور نیز یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں اس الٰہی وعدہ کے مقابل اس لئے انسانی تدبیروں سے پرہیز کرنا لازم ہے تا نشانِ الٰہی کو کوئی دشمن دُوسری طرف منسوب نہ کرے لیکن اگر ساتھ اس کے خدا تعالیٰ اپنی کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجھا دے یا کوئی دوا بتلا دے۔ تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان میں کچھ حارج نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ اُس خدا کی طرف سے ہے جسکی طرف سے وہ نشان ہے۔ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بذریعہ طاعون کوئی فوت ہو جائے تو نشان کے قدر و مرتبہ میں کوئی خلل آئیگا۔ کیونکہ پہلے زمانوں میں موسیٰ اور یشوع اور آخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں نے تلوار اُٹھائی اور صدہا انسانوں کے خون کئے انکو تلوار سے ہی قتل کیا جائے۔ اور یہ نبیوں کی طرف سے ایک نشان تھا جس کے بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجرموں کے اہل حق بھی اُنکی تلوار سے قتل ہوتے تھے مگر بہت کم۔ اور اسقدر نقصان سے نشان میں کچھ فرق نہیں آتا تھا۔ پس ایسا ہی اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بعض کو بباعث اسباب مذکورہ طاعون ہو جائے۔ تو ایسی طاعون نشانِ الٰہی میں کچھ بھی حرج انداز نہیں ہوگی۔ کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اِس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالبِ حق کو کوئی شک نہیں رہے گا اور وہ سمجھ جائے گا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاملہ کیا ہے۔ بلکہ بطور

[1] مسیح موعود کے وقت میں طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابوں میں موجود ہے۔ دیکھو۔ زکریا ۱۴:۱۲۔ انجیل متی ۲۴:۸۔ مکاشفات ۲۲:۸

کشتی نوح صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 5 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 113 پر درج ہے

حالانکہ وہ بجائے خود اپنے تئیں معذور سمجھتے تھے کیونکہ اُن کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔
افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت
یہودیوں کی طرح اُن کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم اُنہیں سچ مچ آسمان سے اُترتے
دیکھیں گے اور یہ اعجوبہ ہم بچشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے
آسمان سے اُترتے چلے آتے ہیں اور دائیں بائیں فرشتے اُن کے ساتھ ہیں اور تمام بازاری لوگ
اور دیہات کے آدمی ایک بڑے میلہ کی طرح اکٹھے ہو کر دُور سے اُن کو دیکھ رہے ہیں اور

فیہ اختلافاً کثیراً۔ قل لو اتبع اللہ اھواءکم لفسدت السموٰت والارض
ومن فیھنّ ولبطلت حکمتہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً۔ قل لو کان البحر
مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ
مدداً۔ قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ وکان اللہ غفوراً
رحیماً۔ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ
میں ان کے چولہے ہیں میری پرستش کی جگہ میں اُن کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور
چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں (ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستان
میں سکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے
بھرے ہوئے ہیں) اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا
ذکر ہے ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے
قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ
انا انزلناہ قریباً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف
میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ
فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود
ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا
کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا

ازالہ اوہام صفحہ 77 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 114 پر درج ہے

اطلاع

میں نے اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا تھا کہ اس رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار جُدا جُدا شائع کروں۔ اور میرا خیال تھا کہ میں صرف ایک ایک صفحہ کا اشتہار یا کبھی ڈیڑھ صفحہ یا غایت کار دو صفحہ کا اشتہار شائع کرونگا اور یا کبھی شاید تین یا چار صفحہ لکھنے کا اتفاق ہو جائیگا لیکن ایسے اتفاقات پیش آگئے کہ اس کے برخلاف ظہور میں آیا۔ اور نمبر دو اور تین اور چار رسالوں کی طرح ہو گئے۔ چنانچہ اس رسالہ کی قریباً ستر صفحہ تک نوبت پہنچ گئی اور درحقیقت وہ امر پورا ہو چکا جس کا میں نے ارادہ کیا تھا اس لئے میں نے ان رسائل کو صرف چار نمبر تک ختم کر دیا اور آئندہ شائع نہیں ہوگا۔ جس طرح ہمارے خدائے عزّوجلّ نے اوّل پچاس نمازیں فرض کیں پھر تخفیف کر کے پانچ کو بجائے پچاس کے قرار دے دیا۔ اسی طرح میں بھی اپنے ربّ کریم کی سنت پر ناظرین کے لئے تخفیف تصدیع کر کے نمبر چار کو بجائے نمبر چالیس کے قرار دے دیتا ہوں اور اپنی اس تحریر کو اپنی جماعت کے لئے چند نصیحتوں پر ختم کرتا ہوں۔

نصائح

[۱۱] اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اُس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔

دوستو! تم اس مسافرخانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اصلی گھر کو

اربعین نمبر 4 صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 114 پر درج ہے

روحانیت کی کیفیت اُن میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے۔ اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا۔ بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی ص۶
صلے اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی۔ اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کے تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ اور چونکہ آپ صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کی شریعت صفاتِ جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی۔ اور آپ کے دو نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں۔ اور آپ کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں۔ بلکہ وہ ابتداء سے تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور ایک اور دلیل آپ کے ثبوت نبوت پر یہ ہے کہ تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لیکر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دَور مقرر کئے ہیں۔ یعنی ایک وہ دَور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دَور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں یہ دونوں دَور ہزار ہزار برس پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ اوّل دَور ہدایت کے غلبہ کا تھا۔ اس میں بت پرستی کا نام و نشان نہ تھا۔ جب یہ ہزار سال ختم ہوا تب دوسرے دَور میں جو ہزار سال کا تھا طرح طرح کی بُت پرستیاں دنیا میں شروع ہو گئیں اور شرک ص۷
کا بازار گرم ہو گیا اور ہر ایک ملک میں بت پرستی نے جگہ لے لی۔ پھر تیسرا دَور جو ہزار سال کا تھا اس میں توحید کی بنیاد ڈالی گئی اور جس قدر خدا نے چاہا دنیا میں توحید پھیل گئی۔ پھر ہزار چہارم کے دَور میں ضلالت نمودار ہوئی۔ اور اسی ہزار چہارم میں سخت درجہ پر

لیکچر سیالکوٹ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 207 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 115 پر درج ہے

حوالہ نمبر 93

ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ سو برس کے عرصہ سے کوئی شخص زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی بنار پر اکثر علماء و فقراء اسی طرف گئے ہیں کہ خضر بھی فوت ہو گیا کیونکہ مخبر صادق کے کلام میں کذب جائز نہیں مگر افسوس کہ ہمارے علماء نے اس قیامت سے بھی مسیح کو باہر رکھ لیا تعجب کہ اور بنی اسرائیل کے انبیاء کی نسبت مسیح کو کیوں زیادہ عظمت دی جاتی ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
۲۵۳ چونکہ ہمارے بھائی مسلمان کسی ایسے زمانہ سے کہ جب سے بہت سے عیسائی دین اسلام میں داخل ہوئے ہوں گے اور کچھ کچھ حضرت مسیح کی نسبت اپنے مشرکانہ خیالات ساتھ لائے ہونگے اس بے جا عظمت دینے کے عادی ہو گئے ہیں جس کو قرآن شریف تسلیم نہیں کرتا اس لئے خاص طور پر مسیح کی تعریف کے بارہ میں اُن میں حد موزون سے زیادہ غلو پایا جاتا ہے انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالےٰ نے اس عاجز کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور کسی کو علماء میں سے اس بات پر ذرہ رنج دل میں نہیں گذرا اور پھر مثیل نوح قرار دیا اور کوئی رنجیدہ نہیں ہوا اور پھر مثیل یوسف علیہ السلام قرار دیا اور کسی مولوی صاحب کو اس سے غصہ نہیں آیا اور پھر مثیل حضرت داؤد بیان فرمایا اور کوئی علماء میں سے رنجیدہ خاطر نہیں ہوا۔ اور پھر مثیل موسےٰ کر کے بھی اس عاجز کو پکارا تو کوئی فقیہوں اور محدثوں میں سے مشتعل نہیں ہوا یہاں تک کہ پھر اللہ تعالےٰ نے اس عاجز کو مثیل ابراہیم بھی کہا تو کسی شخص نے ایک

حاشیہ۔ حدیث نبوی کا یہ فقرہ کہ کسی میں چالیس دن تک قبر میں نہیں رہ سکتا۔ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اول چند روز گو کیسا ہی مقدس آدمی ہو قبر سے اور اس عالم خاکی سے ایک بڑھا ہوا تعلق رکھتا ہے۔ کوئی دینی خدمات
۲۵۴ کی زیادہ پیاس کی وجہ سے اور کوئی اور وجوہ سے اور پھر وہ تعلق ایسا کم ہو جاتا ہے کہ گویا وہ صاحب قبر، قبر سے نکل جاتا ہے۔ مگر روح تو مرنے کے بعد اُسی وقت بلا توقف آسمان پر اپنے نفسی نقطہ پر جا ٹھیرتی ہے۔ منہ

ازالہ اوہام صفحہ 127 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 227 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 115 پر درج ہے

حوالہ نمبر 94

فمعناہ کل من کان فی صفتہما لقولہ تعالیٰ الا عبادک منہم المخلصین

یعنی علامہ زمخشری نے بخاری کی اس حدیث میں طعن کیا ہے اور اس کی صحت میں اسکو شک ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث معارض قرآنی ہے اور فقط اس صورت میں صحیح تصور ہو سکتی ہے کہ اس کے یہ معنے کئے جاویں کہ مریم اور ابن مریم سے مراد تمام ایسے لوگ ہیں جو اُن کی صفت پر ہوں۔ ماسوا اس کے حسب آیت کریمہ فبای حدیث بعدہ یؤمنون[1] اور بحسب آیت کریمہ فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون[2] ہر ایک حدیث جو صریح آیت کے معارض پڑے رد کرنے کے لائق ہے۔ اور آخری نصیحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ تم نے تمسک بکتاب اللہ کرنا۔ جیسا کہ بخاری کے صفحہ ۷۵۱ میں یہ حدیث درج ہے کہ اوصی بکتاب اللہ۔ اسی وصیت پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انتقال کر گئے پھر اسی بخاری کے صفحہ ۱۰۸۰ میں یہ حدیث ہے وھذا الکتب الذی ھدی اللہ بہ رسولکم فخذوا بہ تھتدوا یعنی اسی قرآن سے تمہارے رسول نے ہدایت پائی ہے سو تم بھی اسی کو اپنا رہنما پکڑو۔ تا تم ہدایت پاؤ۔ پھر بخاری کے صفحہ ۷۵۰ میں یہ حدیث ہے ما عندنا شیء الا کتاب اللہ یعنی کتاب اللہ کے سوا ہمارے پاس اور کوئی چیز نہیں جس سے باستقلال تمسک پکڑیں۔ پھر بخاری کے صفحہ ۱۰۸۳ میں یہ حدیث ہے حسبکم القرآن یعنی تمہیں قرآن کافی ہے۔ پھر بخاری میں یہ بھی حدیث ہے حسبنا کتٰب اللہ ما کان من شرط لیس فی کتٰب اللہ فھو باطل قضاء اللہ احق دیکھو صفحہ ۲۹۰ و ۳۷۷ و ۳۴۸ - اور یہی اصول محکم ائمہ کبار کا ہے۔ چنانچہ توضیح میں لکھا ہے انما یرد خبر الواحد من معارضۃ الکتٰب۔ پس جس صورت میں خبر احد جس میں احادیث بخاری و مسلم بھی داخل ہیں بحالت معارضہ کتاب اللہ رد کرنے کے لائق ہے۔ تو پھر کیا یہ ایمانداری ہے کہ اگر کسی آیت کا کسی حدیث سے تعارض معلوم ہو تو آیت کے زیر و زبر کرنے کی فکر میں ہو جائیں اور حدیث کی تاویل کی طرف رُخ بھی نہ کریں۔

[1] اعراف: ۱۸۶ [2] جاثیہ: ۷

ازالہ اوہام صفحہ 510 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 610 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 115 پر درج ہے

نے عظمت اور قبولیت اُنکی دنیا کے بعض حصوں میں پھیلادی ہے وہ درحقیقت خدا کی طرف سے ہیں اور اُن کی آسمانی کتابوں میں گو دُور دراز زمانہ کی وجہ سے کچھ تبدیل تغییر ہوگئی ہو۔ یا اُن کے معنی خلاف حقیقت سمجھے گئے ہوں۔ مگر دراصل وہ کتابیں منجانب اللہ اور عزت اور تعظیم کے لائق ہیں۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کہ کَانَ فِی الْھِنْدِ نَبِیًّا اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُہٗ کَاھِنًا یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اُس کا کاہن تھا یعنی کنھیّا جس کو کرشن کہتے ہیں۔ اور آپ سے پُوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے۔ تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اُترا ہے۔ جیسا کہ وہ اُس زبان میں فرماتا ہے۔ "ایں مُشتِ خاک را گرنہ بخشم چہ کنم"۔ اور خدا نے قرآن شریف میں یہ بھی فرمایا ہے مِنْھُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْکَ وَمِنْھُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَیْکَ[1] یعنی جس قدر دُنیا میں نبی گذرے ہیں بعض کا اُن میں سے ہم نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔ اس قول سے مطلب یہ ہے کہ تا مسلمان حسن ظن سے کام لیں اور دُنیا کے ہر ایک حصہ کے نبی کو جو گذر چکے ہیں عزت اور تعظیم سے دیکھیں اور بار بار قرآن شریف میں بھی ذکر کیا گیا ہے اس سے مقصود مسلمانوں کو یہ سبق دینا ہے کہ وہ دُنیا کے کسی حصہ کے ایسے نبی کی کسر شان نہ کریں جو ایک کثیر قوم نے اُس کو قبول کرلیا تھا۔ یہ اصول نہایت ہی پیارا اور دلکش اصول ہے اور مسلمان اسکے ساتھ جس قدر فخر کریں وہ بجا ہے کیونکہ دوسری قومیں بوجہ اس کے کہ اِس اصول کی پابند نہیں دُنیا کے اَور انبیاء کی نسبت جو گذر چکے ہیں جن کی قبولیت کروڑہا لوگوں میں پھیل چکی ہے ادنیٰ ادنیٰ اختلاف کی وجہ سے زبان درازی کے لئے

[1] المومن ۷۹۔

چشمہ معرفت صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 382 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 116 پر درج ہے

حوالہ نمبر 96

پیدا ہونے کی وجہ سے یہودا کا پوتا ہی تھا اس وجہ سے اس کا نام سیلا ہی رکھ دیا گیا۔ اسی توریت پیدائش باب ۴۸ آیت پندرہ میں حضرت یعقوب کی یہ دعا ذکر کی ہے کہ اُس نے یوسف کے لئے برکت چاہی اور یوسف کے لڑکوں کے لئے دعا کر کے کہا کہ وہ خدا جس نے ساری عمر آج کے دن تک میرے پاسبانی کی ان جوانوں کو برکت دیوے اور جو میرا اور میرے باپ دادوں ابراہام اور اسحاق کا نام ہے سو اُن کا رکھا جاوے۔ پس اللہ جلشانہٗ کی اس عادت قدیمہ سے انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ روحانی مناسبت کی وجہ سے جو ایک کا نام ہے وہ دوسرے کا رکھ دیتا ہے۔ ابراہیمی المشرب اس کے نزدیک ابراہیم ہے اور موسوی المشرب اس کے نزدیک موسیٰ ہے اور عیسوی المشرب اس کے نزدیک عیسیٰ ہے اور جو ان تمام مشربوں سے حصہ رکھتا ہے وہ اِن تمام ناموں کا مصداق ہے۔ ہاں اگر کوئی امر بحث کے لائق ہے تو یہ ہے کہ ابن مریم کے لفظ کو اس کے ظاہری اور متبادر معنوں سے کیوں پھیرا جاوے؟ تو اس کا یہ جواب ہے کہ بوجہ قیام قرینہ قویہ کے کیونکہ قرآن کریم اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوضاحت ناطق ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ جاں بحق ہوا اور خدا تعالےٰ کی طرف اُٹھایا گیا اور اپنے بھائیوں میں جا ملا۔ اور رسول مقبول نبی آخر الزمان نے اپنی معراج کی رات میں یحییٰ نبی شہید کے ساتھ دوسرے آسمان میں اُس کو دیکھا یعنی گذشتہ اور وفات یافتہ لوگوں کی جماعت میں اُس کو پایا۔ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ یہ امید و بشارت بتواتر دے رہی ہیں کہ مثیل ابن مریم اور دوسرے مثیل بھی آئیں گے مگر کسی جگہ یہ نہیں لکھا کہ کوئی گذشتہ اور وفات یافتہ نبی بھی پھر دنیا میں آجائے گا۔ لہٰذا یہ بات بہدایت ثابت ہے کہ ابن مریم سے وہ ابن مریم رسول اللہ مراد نہیں ہے جو فوت ہو چکا اور فوت شدہ جماعت میں جا ملا اور خدا تعالےٰ کی اس حکمت عجیبہ پر بھی نظر ڈالو کہ اُس نے آج سے قریباً دس برس پہلے اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھا اور بتوفیق و فضل خود براہین میں چھپوا کر ایک عالم میں اس نام کو مشہور کر دیا

ازالہ اوہام صفحہ 214 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 314 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 117 پر درج ہے

حوالہ نمبر 97

بھائیو! کیوں کھسیلے بن کر بیہودہ باتیں کرتے ہو اور ناحق اپنے ذمہ گناہ لیتے ہو۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں اُس مسیح ابن مریم کو مار چکا جو اسرائیلی نبی تھا جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ اب یہ نفظ اپنے گھر سے حدیثوں میں زیادہ مت کرو۔ کہ وہی مسیح فوت شدہ پھر آئیگا۔ اے خدا کے بندو کچھ تو خدا سے ڈرو۔ کیا خدا تعالےٰ آپ کے نزدیک اس بات پر قادر نہیں کہ وہ اپنے ایک بندہ میں ایک ایسی روح ڈال دیوے جس سے وہ ابن مریم کے رنگ میں ہی ہو جائے کیا اس کی مثالیں خدا تعالےٰ کی کتابوں میں نہیں کہ اس نے ایک نبی کا نام دوسرے پر رکھدیا کیا حدیثوں میں یہ مذکور نہیں کہ مثیل ابن مریم وغیرہ اس اُمت میں پیدا ہوں گے تو پھر جب قرآن مسیح ابن مریم کو مارتا ہے اور حدیثیں مثیل ابن مریم کے آنے کا وعدہ دیتی ہیں تو اس صورت میں کیا اشکال باقی رہا۔ کیا اس میں کچھ جھوٹ ہے کہ جو ابن مریم کی سیرت رکھتا ہے وہ ابن مریم ہی ہے۔

در آں ابن مریم خدائی نبود	زموت ضرز فوتش رہائی نبود
رہا کرد خود را ز شرک و دوئی	تو ہم کن چنیں ابن مریم توئی

اے مولوی صاحبان فضولی کو چھوڑ دو اور مجھے کوئی ایک ہی حدیث ایسی دکھلاؤ کہ جو صحیح ہو اور جو مسیح کا خاکی جسم کے ساتھ اٹھایا جانا اور اب تک آسمان پر زندہ ہونا ثابت کرتی ہو اور تواتر کی حد تک پہنچی ہو اور اس مقدار ثبوت تک پہنچ گئی ہو جو عند العقل مفید یقین قطعی ہو جائے اور صرف شک کی حد تک محدود نہ رہے آپ جانتے ہیں کہ قرآن کریم کی تمام آیات بیّنہ کیسی مفید یقین ہیں۔ اب جبکہ ہمارا دعویٰ مبنی بر نصوص بیّنہ قرآنیہ ہے اور اسکی تائید میں صحیح حدیثیں بھی ہمارے پاس ہیں اور ایسا ہی اقوال سلف و خلف بھی ہماری تائید میں کچھ تھوڑے نہیں اور الہامی شہادت اس سے الگ ہے انصاف کے ترازو لے کر بیٹھ جاؤ اور ایک پلہ میں اپنے خیالات رکھو اور دوسرے پلہ میں ہماری یہ سب وجوہات۔ اور آپ ہی انصاف کر لو۔ خوب سوچ لو کہ اگر ہمارے پاس صرف نصوص قرآن کریم ہی ہوتیں تو فقط وہی کافی تھیں۔ اب جس حالت میں بعض حدیثیں بھی ان

ازالہ اوہام صفحہ 536 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 388 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 117 پر درج ہے

حوالہ نمبر 98

اور مکر سوچو جسقدر چاہو پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے ۔ نادان کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ مَیں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دونگا۔ اگر خدا چاہتا تو ان مخالف مولویوں اور ان کے پیرووں کو آنکھیں بخشتا اور وہ ان وقتوں اور موسموں کو پہچان لیتے جن میں خدا کے مسیح کا آنا ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائیگی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی انہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔ افسوس یہ لوگ سوچتے نہیں کہ اگر یہ دعویٰ خدا کے امر اور ارادہ سے نہیں تھا تو کیوں اس مدعی میں پاک اور صادق نبیوں کی طرح بہت سے سچائی کے دلائل جمع ہو گئے؟ کیا وہ رات ان کیلئے ماتم کی رات نہیں تھی جس میں میرے دعوے کے وقت رمضان میں خسوف کسوف عین پیشگوئی کی تاریخوں میں وقوع میں آیا۔ کیا وہ دن ان پر مصیبت کا دن نہیں تھا جس میں لیکھرام کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا نے بارش کی طرح نشان برسائے مگر ان لوگوں نے آنکھیں بند کرلیں تا ایسا نہ ہو کہ دیکھیں اور ایمان لائیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ دعویٰ غیر وقت پر نہیں بلکہ عین صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا۔ ﴿۱۸﴾ اور یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ بنی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ میں داخل ہے کہ عظیم الشان مصلح صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے ہیں جیسا کہ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی کے سر پر جبکہ تمام دنیا تاریکی میں پڑی تھی ظہور فرما ہوئے اور جب سات کو دُگنا کیا جائے

اربعین صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 404 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 117 پر درج ہے

الحمد للہ والمنۃ

کہ تمام مخالفوں پر الٰہی حجت پوری کرنے کے لئے یہ رسالہ

جس کا نام

اربعین

لاتمام الحجۃ علی المخالفین

تالیف لطیف مرسل یزدانی مامور رحمانی مجدد دوران مسیح الزمان

اعلیحضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

باہتمام

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد سلمہ اللہ شائع ہوا

ٹائیٹل صفحہ کتاب اربعین از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 118 پر درج ہے

ہے جس کی ایک آیت سنکر ایک لاکھ صحابہ نے سر جھکا دیا تھا - اور بلا توقف مان لیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام نبی عیسےٰ وغیرہ فوت ہوچکے ہیں اور اب وہی قرآن ہے جو بار بار تمپ لوگوں کے روبرو پیش کیا جاتا ہے اور آپ لوگوں کو کچھ بھی اس کی پرواہ نہیں - آپ لوگ میری بڑی بڑی کتابوں کو تو نہیں دیکھتے اور فرصت کہاں ہے - لیکن اگر میرے رسالہ تحفہ گولڑویہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو جو پیر مہر علی شاہ اور غزنوی جماعت مولوی عبد الجبار و عبد الواحد و عبد الحق وغیرہ کی ہدایت کے لئے لکھی گئی ہیں جن کو آپ لوگ صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامل سے پڑھ سکتے ہیں - تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ مسیح کی نسبت قرآن کیا کہتا ہے - آپ یاد رکھیں کہ اس قدر حیات مسیح پر جو آپ زور دیتے ہیں یہ بر خلاف منشاء کلام الٰہی ہے - اے عزیزو ! یاد رکھو کہ جو شخص آنا تھا آ چکا اور صدی جس کے سر پر مسیح موعود آنا چاہیئے تھا اس میں سے بھی سترہ برس گذر گئے اور اس صدی میں جس پر امت کے اولیاء کی نظریں لگی ہوئی تھیں - اس میں بقول تمہارے ایک چھوٹا سا مجدد بھی پیدا نہ ہوا اور محض ایک دجال پیدا ہوا - کیا ان شوخیوں کا حضرت عزت کی درگاہ میں جواب دینا نہیں پڑیگا - گو کیسے ہی دل سخت ہوگئے ہیں آخر اس قدر تو خوف چاہیئے تھا کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا اور رمضان کے کسوف خسوف نے اس کی گواہی دی اور اسلام کے موجودہ ضعف اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اس کی ضرورت ثابت کی اور انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا ایسے شخص کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے - آخر ایک دن مرنا ہے اور

اربعین نمبر 2 صفحہ 23 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 118 پر درج ہے

کی درگاہ میں جواب دینا نہیں پڑے گا؟ گو کیسے ہی دل سخت ہو گئے ہیں آخر اس قدر تو خوف چاہیئے تھا کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہؤا اور رمضان کے کسوف خسوف نے اس کی گواہی دی اور اسلام کے موجودہ ضعف اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اُس کی ضرورت ثابت کی اور اولیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا ایسے شخص کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے۔ آخر ایک دن مرنا ہے اور سب کچھ اسی جگہ چھوڑ جانا ہے۔ دیکھو اگر مَیں خدا کی طرف سے ہؤا اور تم نے میری تکذیب کی اور مجھے کافر قرار دیا اور دجّال نام رکھا تو جناب الٰہی کو کیا جواب دو گے؟ کیا انہی کی مانند جواب ہیں جو یہودیوں اور عیسائیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکار کرنے کے وقت اپنی کتابوں میں لکھے ہیں کہ توریت کے تمام نشان قرار دادہ پورے نہیں ہوئے اور کچھ رہ گئے ہیں۔ سو مدت ہوئی کہ خدا تعالیٰ اُن کو جواب دے چکا کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ سب کچھ صحیح نہیں ہے اور نہ وہ تمام معنے صحیح ہیں جو تم کر رہے ہو۔ جو شخص حَکَم کر کے بھیجا گیا ہے اس کی بات کو سُنو۔ سو یہی جواب خدا تعالیٰ کی طرف سے اب ہے چاہو تو قبول کرو۔ آہ آپ لوگوں کو چاہیئے تھا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے قصّے سے عبرت پکڑتے ان لوگوں کی حضرت مسیح اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہی حجت تھی کہ ہم نہیں مانیں گے جب تک تمام علامتیں پوری نہ ہولیں اور بوجہ زمانہ دراز اور انواع تغیرات کے یہ غیر ممکن تھا اس لئے وہ کفر پر مرے۔ سو تم اُسی طرح ٹھوکر مت کھاؤ۔ جو یہودی اور نصرانی کھا چکے۔ اگر تمہارا ذخیرہ سب کا سب صحیح ہوتا تو پھر حَکَم مجدد کے آنے کی کیا ضرورت تھی؟ ہر ایک فرقہ کو یہی خیال ہے کہ جو کچھ میرے پاس ہے یہی صحیح ہے۔ اب یہ تمام فرقے تو سچ پر نہیں۔ اس لئے سچ وہی ہے جو حَکَم کے مُنہ سے نکلے۔ اگر ایمان ہو تو خدا کے مقرر کردہ حَکَم کے حکم سے بعض حدیثوں کا چھوڑنا یا

اربعین نمبر2 صفحہ 29 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 371 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 118 پر درج ہے

عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ سے چودھویں صدی میں پیدا ہوئے تھے۔ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے چودھویں صدی میں ظاہر ہوا ہوں اور اس آخری زمانہ کی نسبت خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ خبریں بھی دی تھیں کہ کتابیں اور رسالے بہت سے دنیا میں شائع ہو جائیں گے اور قوموں کی باہمی ملاقات کے لئے راہیں کھل جائیں گی۔ اور دریاؤں میں سے بکثرت نہریں نکلیں گی۔ اور بہت سی نئی کانیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور لوگوں میں مذہبی امور میں بہت سے تنازعات پیدا ہونگے۔ اور ایک قوم دوسری قوم پر حملہ کرے گی۔ اور اسی اثنا میں آسمان سے ایک صُور پھونکی جائیگی۔ یعنی خدا تعالیٰ مسیح موعود کو بھیجکر اشاعت دین کے لئے ایک تجلی فرمائیگا۔ تب دین اسلام کی طرف ہر ایک ملک میں سعید الفطرت لوگوں کو ایک رغبت پیدا ہو جائیگی۔ اور جس حد تک خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے تمام زمین کے سعید لوگوں کو اسلام پر جمع کریگا۔ تب آخر ہوگا۔ سو یہ تمام باتیں ظہور میں آگئیں۔ ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدّد ہوگا۔ سو یہ تمام علامات بھی اس زمانہ میں پوری ہوگئیں۔ اور لکھا تھا کہ وہ اپنی پیدائش کی رُو سے دو صدیوں میں اشتراک رکھے گا۔ اور دو نام پائے گا۔ اور اسکی

بقیہ حاشیہ در حاشیہ

ہوا تھا مگر یہ انہوں نے غلطی کی ہے۔ یہودیوں کی تاریخ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اور وہی قول صحیح ہے اگرچہ مشابہت کے ثابت کرنے کیلئے پوری مطابقت ضروری نہیں ہوا کرتی جیسا کہ اگر کسی کو کہیں کہ یہ شیر ہے تو یہ ضروری نہیں کہ شیر کی طرح اس کے پنجے اور کھال ہو اور دُم بھی ہو اور آواز بھی شیر کی طرح رکھتا ہو بلکہ ایک شخص کو دوسرے کا مثیل ٹھہرانے میں ایک حد تک مشابہت کافی ہوتی ہے پس اگر عیسائیوں کا قول قبول کریں کہ حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ سے پندرھویں صدی میں ہوئے تھے تاہم مضائقہ نہیں کیونکہ چودھویں اور پندرھویں صدی باہم ملحق ہیں اور اسقدر فرق زمانہ کا مشابہت میں کچھ حرج ذرا نہیں ڈالتا مگر ہم یہودیوں کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو کہتے ہیں کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہوا تھا کیونکہ انکی اصل تحریر عبرانی توریت کے بہ نسبت عیسائیوں کے تراجم کے صحیح ہے۔ منہ

براہین احمدیہ حصہ پنجم (ضمیمہ) صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 359 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 118 پر درج ہے

صہ۲۹ لوگوں کی غلطی ثابت ہوتی ہے جو خواہ نخواہ حضرت عیسیٰ کو دوبارہ دُنیا میں لاتے ہیں اور وہ حقیقت جو الیاس نبی کو دوبارہ آنے کی تھی جو خود حضرت عیسےٰ کے بیان سے کھل گئی تو اس سے کچھ عبرت نہیں پکڑتے بلکہ جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اُس کا اُنہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور اُمّتی بھی۔ مگر کیا مریم کا بیٹا اُمّتی ہو سکتا ہے؟ کون ثابت کریگا کہ اُس نے براہِ راست نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے درجۂ نبوت پایا تھا؟ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ ۔ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ۔ اور ہزار کوشش کی جائے اور تاویل کی جائے یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنیوالا ہے کہ جب لوگ نماز کیلئے مساجد کیطرف دوڑیں تو وہ کلیسیا کی طرف بھاگے گا۔ اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف مُنہ کرینگے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پیئے گا اور سؤر کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھیگا۔ کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن بھی باقی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی بھی آئے گا کہ جو مستقل نبوت کی وجہ سے آپ کی ختم نبوت کی مُہر کو توڑ دے گا۔ اور آپ کی فضیلت خاتم الانبیاء ہونے کی چھین لیگا۔

حاشیہ: حضرت عیسےٰ کے دوبارہ آنے کا مسئلہ عیسائیوں نے محض اپنے فائدہ کے لئے گھڑا تھا کیونکہ اُن کی پہلی آمد میں اُن کی خدائی کا کوئی نشان ظاہر نہ ہوا۔ ہر دفعہ مار کھاتے رہے۔ کمزوری دکھلاتے رہے۔ پس یہ عقیدہ پیش کیا گیا کہ آمد ثانی میں وہ خدائی کا جلوہ دکھائیں گے اور پہلی کسریں نکالیں گے۔ تا اس طرح پر پہلی آمد کے حالات کی پردہ پوشی کی جائے۔ مگر اب وہ زمانہ آتا جاتا ہے کہ خود عیسائی ایسے عقائد سے منحرف ہوتے جاتے ہیں۔ مَیں یقین کرتا ہوں کہ جب اُنکی عقلیں ترقی کرینگی تو وہ بہت آسانی سے اِس عقیدے کو چھوڑ دینگے۔ اور جیسا کہ بچہ پورا تیار ہو کر پھر رحم میں نہیں رہ سکتا اسی طرح وہ بھی مشیمۂ حجاب اور جہل سے باہر آجائیں گے۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 119 پر درج ہے	حقیقت الوحی صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 31 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 103

اسکے نور کو نابود نہ کر سکی۔ سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اِس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسٰی ابن مریم رکھا کیونکہ ضرور تھا کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھاؤں اور کافر اور ملعون اور دجّال کہلاؤں اور عدالتوں میں کھینچا جاؤں سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زینہ تھا مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسٰی ابن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا دیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدمؑ ہوں۔ میں نوحؑ ہوں۔ میں ابراہیمؑ ہوں

ص ۸۵ میں اسحاقؑ ہوں۔ میں یعقوبؑ ہوں۔ میں اسمٰعیلؑ ہوں۔ میں موسٰیؑ ہوں۔ میں داؤدؑ ہوں۔ میں عیسٰیؑ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا یعنے خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو مگر خدا نے یہی پسند کیا کہ سب سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب دُکھ اُٹھائے جو ابن مریم نے یہود سے اُٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اُٹھائے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر پھر خدا نے کسر صلیب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا اور اُسکو زخمی کیا تھا دوسرے وقت میں مسیح اُسکو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ۔ کیونکہ خدا کے نبی مغلوب نہیں رہ سکتے۔ سو سنہ عیسوی کی بیسویں ۲۰ صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب کو مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھے اور نام بھی دیئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے جس کو رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنے فنا کرنیوالا اور پرورش کرنیوالا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں

حقیقت الوحی صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521، 522 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 120 پر درج ہے

اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔ اور بادشاہت سے مُراد صرف آسمانی بادشاہت ہے۔ ایسے لفظ خدا کے کلام میں آجاتے ہیں مگر معنی رُوحانی ہوتے ہیں۔ سو میں اس تصدیق کے لئے کہ وُہی کرشن آریوں کا بادشاہ میں ہوں دہلی کے ایک اشتہار کو جو بالمکند نام ایک پنڈت نے اِن دنوں میں شایع کیا ہے معہ ترجمہ حاشیہ میں لکھتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ آریہ ورت کے محقق پنڈت بھی کرشن اوتار کا زمانہ یہی قرار دیتے ہیں ✲ اور اِس زمانہ میں ایک آنے کے منتظر ہیں گو وُہ لوگ ابھی مجھ کو شناخت نہیں کرتے مگر وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ

۸۶

✲ حاشیہ

شری نشکلنک بھگوان کا اوتار

(شری ہنومان جی کی جے)

سنساری پُرشوں کو ودت ہوکہ آجکل جیسے جیسے اوپدرو ہمارے دیش میں ہو رہے ہیں وہ سب کو معلوم ہی ہیں مثلاً استریوں کا بیوہ ہونا اور ساتھ ہی اُن بُری باتوں کا بھی ہونا جن کو بچہ بچہ جانتا ہو اور گھی اور غلہ وغیرہ کا اس قدر گراں ہونا اور علاوہ اسکے سینکڑوں قسم کی مصیبتیں ہمارے آریہ ورت پر آئی ہوئی ہیں کہ جن کا ذکر بیان سے باہر ہے یہ آپ لوگوں کو خوب روشن ہو کہ جو طاقت آپکے باپ دادا میں تھی وہ اب آپ میں کہاں۔ اور آپ میں جو حوصلہ طاقت و بُدھی ہے وہ آپ کی اولاد میں ہے یا کچھ آئندہ ہو جانے کی امید ہو۔ بس لے سمجھو! اگر آپ لوگوں کو اس مہاکشٹ سے چھٹنے کی خواہش ہو اور نیاکار دساکار کی ایکتا اور پرماتما میں پریم اور بھگتی بڑھانے کی خواہش ہو تو شری نشکلنک جی مہاراج کا ضرور سُمرن و دھیان کیجئے۔ کیونکہ ایشور پرماتما ہمیشہ بھگتوں کے بس میں ہوتے ہیں۔ اُن کو اپنے بھگتوں کو سُکھ دینے کی ہی اچھا یعنی خواہش رہتی ہے وہ ضرور پرگھٹ ہو کر حال میں ہی ان سب اُپدرووں اور دُشٹوں کو ناش کریں گے۔ اگر کسی سجن کو یہ خیال ہوئے کہ ابھی کلجگ کا پرتھم چرن ہی ہے اور مہاراج جی کا جنم کلجگ کے انت میں لکھا ہو تو آپ غور کیجئے کہ اس سے زیادہ اور کیا کلجگ پرتیت ہوگا کہ استریاں اپنے پتیوں کو چھوڑ کر دوسروں پر نگاہ رکھیں۔ اور اولاد اپنے والدین کی وفاداری میں نہ رہیں۔ اور والدین اپنی اولاد کو اولاد کی طرح نہ سمجھیں۔ یہاں تک کہ آجکل سب ہی چیزیں اپنے اپنے دھرموں سے پھری ہوئی ہیں۔ اب کوئی صاحب یہ فرماویں کہ ابھی شاستر دوارا

حقیقت الوحی صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521، 522 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 120 پر درج ہے

حوالہ نمبر 104

کی طرف چلا جا کہ یہ شریر یہودی تیری نسبت بد ارادے رکھتے ہیں۔ اور فرمایا کہ ایسا کر جو ان ملکوں سے دُور نکل جا تا تجھ کو شناخت کر کے یہ لوگ دُکھ نہ دیں۔ اب دیکھو۔ اس حدیث اور مرہم عیسیٰ کا نسخہ اور کشمیر کے قبر کے واقعہ کو باہم ملا کر کیسی صاف اصلیت اس مقولہ کی ظاہر ہو جاتی ہے۔ کتاب سوانح یوز آسف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہو گیا ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا۔ اور پھر اُسی کتاب میں اُس نبی کی تعلیم لکھی ہے۔ اور وہ تعلیم مسئلہ تثلیث کو الگ رکھ کر بعینہٖ انجیل کی تعلیم ہے۔ انجیل کی مثالیں اور بہت سی عبارتیں اُس میں بعینہٖ درج ہیں۔ چنانچہ پڑھنے والے کو کچھ بھی اس میں شک نہیں رہ سکتا کہ انجیل اور اس کتاب کا مؤلف ایک ہی ہے اور طرفہ تر یہ کہ اس کتاب کا نام بھی انجیل ہی ہے۔ اور استعارہ کے رنگ میں یہودیوں کو ایک ظالم باپ قرار دے کر ایک لطیف قصہ بیان کیا ہے جو عمدہ نصائح سے پُر ہے۔ اور مدت ہوئی کہ یہ کتاب یورپ کی تمام زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے اور یورپ کے ایک حصّہ میں یوز آسف کے نام پر ایک گرجا بھی طیار کیا گیا ہے۔ اور جب میں نے اس قصہ کی تصدیق کے لئے ایک معتبر مرید اپنا جو خلیفہ نور الدین کے نام سے مشہور ہیں کشمیر سری نگر میں بھیجا تو انہوں نے کئی مہینے رہ کر بڑی آہستگی اور تدبّر سے تحقیقات کی۔ آخر ثابت ہو گیا کہ فی الواقعہ صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔ یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے جس کے معنے ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا یا اکٹھے کرنے والا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کشمیر کے بعض باشندے اس قبر کا نام عیسیٰ صاحب کی قبر بھی کہتے ہیں۔ اور اُنکی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلادِ شام کی طرف سے آیا تھا جس کو قریباً انیس سو برس آنے ہوئے گذر گئے اور ساتھ اس کے بعض شاگرد تھے۔ اور وہ کوہ سلیمان پر عبادت کرتا رہا۔ اور اُس کی عبادت گاہ پر ایک کتبہ تھا جس کے یہ لفظ تھے کہ یہ ایک شہزادہ نبی ہے جو بلادِ شام

تحفہ گولڑویہ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 100 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 120 پر درج ہے

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى [1]۔ اِس کی تفصیل یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی اُستاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسٰے اور حضرت موسٰے مکتبوں میں بیٹھے تھے۔ اور حضرت عیسٰی نے ایک یہودی اُستاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔ غرض اسی لحاظ سے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی اُستاد سے نہیں پڑھا خدا آپ ہی اُستاد ہوا۔ اور پہلے پہل خدا نے ہی آپ کو اِقْرَءْ کہا۔ یعنی پڑھ۔ اَور کسی نے نہیں کہا۔ اِس لئے آپ نے خاص خدا کے زیر تربیت تمام دینی ہدایت پائی اور دوسرے نبیوں کے دینی معلومات انسانوں کے ذریعہ سے بھی ہوئے۔ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا۔ سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کریگا۔ اور قرآن اور حدیث میں کسی اُستاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ مَیں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔ یا کسی مفسّر یا محدّث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ پس یہی مہدویت ہے جو نبوّت محمدیّہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اور اسرارِ دین بلا واسطہ میرے پر کھولے گئے۔ اور جس طرح مذکورہ بالا وجہ سے آنے والا مہدی کہلائے گا اسی طرح وہ مسیح بھی کہلائیگا کیونکہ ۱۴۸
اس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی روحانیت بھی اثر کرے گی۔ لہٰذا وہ عیسٰی ابن مریم بھی کہلائیگا اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے اپنے خاصۂ مہدویت کو اس کے اندر پھونکا۔

[+] ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبد بھی ہے اور اس لئے خدا نے عبد نام رکھا کہ اصل عبودیت کا خضوع اور ذلّ ہے اور عبودیت کی حالت کاملہ وہ ہے جس میں کسی قسم کا غلوّ اور بلندی اور عُجب نہ رہے اور صاحب اس حالت کا اپنی عملی تکمیل محض خدا کی طرف سے دیکھے۔ اور کوئی ہاتھ درمیان نہ دیکھے۔ [*] عرب کا محاورہ ہے کہ وہ کہتے ہیں مور

[*] نوٹ:۔ یہ مرتبہ عبودیت کاملہ جو انسان اپنی عملی تکمیل محض خدا تعالیٰ کی طرف سے دیکھے بجز اس مہدیٔ کامل کی جس کی عملی تکمیل تمام و کمال محض خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہوئی ہو دوسرے کو میسّر نہیں آ سکتا کیونکہ اپنی جد وجہد اور کوشش کا اثر ضرور ایک ایسا خیال پیدا کرتا ہے کہ جو عبودیت تامہ کے منافی ہے۔ اس لئے مرتبہ عبودیت کاملہ بھی بوجہ اس کے جو مرتبہ مہدویت کاملہ کے تابع ہے بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوسرے کو بوجہ کمال حاصل نہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء فاشهدوا انّا نشهد انّ محمدًا عبد اللہ ورسولہ۔ منہ

[1] الضحیٰ: ۸

ایام الصلح صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 394 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 121 پر درج ہے

حوالہ نمبر 106

صـ۳۰۷

کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسّر آ گیا۔ ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اُوپر کے حصہ میں۔ اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اُوپر کے حصہ میں دورانِ سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرتِ پیشاب ہے اور دونوں مرضیں اسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے مَیں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ مَیں نے ان کے لئے دُعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القاء کیا گیا کہ ابتداء سے مسیح موعود کیلئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دوؔ زرد چادروں کے ساتھ دوؔ فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُتریگا۔ سو یہ وُہی دوؔ زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دوؔ زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں سے مُراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پُورا ہوتا۔

بادر ہے کہ مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ (۱) وہ دوؔ زرد چادروں کے ساتھ اُترے گا (۲) اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُتریگا (۳) اور نیز یہ کہ کافر اُسکے دم سے مریں گے (۴) اور نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دیگا کہ گویا غسل کر کے حمام میں سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اُس کے سر پر سے موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے (۵) اور نیز یہ کہ وہ دجّال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کریگا (۶) اور نیز یہ کہ وُہ صلیب کو توڑیگا (۷) اور نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کریگا (۸) اور نیز یہ کہ وہ بیوی کریگا اور اُسکی اولاد ہوگی (۹) اور نیز یہ کہ وُہی ہے جو دجّال کا قاتل ہوگا (۱۰) اور نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائیگا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کیا جائیگا۔ وتلك عشرة كاملة۔

پس دو زرد چادروں کی نسبت ہم بیان کر چکے ہیں کہ وُہ دوؔ بیماریاں ہیں جو بطور

حقیقۃ الوحی صفحہ 307 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 320 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 122 پر درج ہے

یہ چند احکام بطور نمونہ ہم نے لکھے ہیں اس میں ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی سوچ سکتا ہے کہ بظاہر یہ تمام خطاب صحابہ کیطرف ہی لیکن درحقیقت تمام مسلمان ان احکام پر عمل کرنے کے لئے مامور ہیں نہ یہ کہ صرف صحابہ مامور ہیں وبس۔ غرض قرآن کا اصلی اور حقیقی اسلوب جس سے سارا قرآن بھرا پڑا ہے یہ ہے کہ اسکے خطاب کے مورد حقیقی اور واقعی طور پر تمام وہ مسلمان ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے گو بظاہر صورت خطاب صحابہ کیطرف راجع معلوم ہوتا ہے پس جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ وعدہ یا وعید صحابہ تک ہی محدود ہے وہ قرآن کے عام محاورہ سے عدول کرتا ہے اور جب تک پورا ثبوت اس دعویٰ کا پیش نہ کرے تب تک وہ ایسے طریق کے اختیار کرنے میں ایک ملحد ہے۔ کیا قرآن صرف صحابہ کے واسطے ہی نازل ہوا تھا۔ اگر قرآن کے وعد اور وعید اور تمام احکام صحابہ تک ہی محدود ہیں تو گویا جو بعد میں پیدا ہوئے وہ قرآن سے بکلی بے تعلق ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ الْخُرَافَاتِ۔

اور یہ کہنا کہ حدیث میں آیا ہے کہ خلافت تیس سال تک ہوگی عجیب فہم ہے جس حالت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ[1] تو پھر اس کے مقابل پر کوئی حدیث پیش کرنا اور اسکے معنی مخالف قرآن قرار دینا معلوم نہیں کہ کس قسم کی سمجھ ہے اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے اُن حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اُسکی نسبت آواز آئیگی کہ ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے لیکن وہ حدیث جو معترض صاحب نے پیش کی ہے علماء کو اُس میں کئی طرح کا جرح ہے اور اسکی صحت میں کلام ہے کیا معترض نے غور نہیں کی جو آخری زمانہ کی نسبت بعض خلیفوں کے ظہور کی خبریں دی گئی ہیں کہ حارث آئیگا مہدی آئیگا۔ آسمانی خلیفہ آئیگا۔ یہ خبریں حدیثوں میں ہیں یا کسی اور کتاب میں۔ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ زمانے تین ہیں۔

[1] الواقعۃ: ۴۰-۴۱

شہادۃ القرآن صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 337 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 122 پر درج ہے

حوالہ نمبر 108

سے نظر آوے اور کوئی کسی کونہ سے۔ یہی حال اسلام کا ہے کہ اس کی آسمانی روشنی صرف ایک ہی طرف سے نظر نہیں آتی۔ بلکہ ہر ایک طرف سے اس کے ابدی چراغ نمایاں ہیں۔ اس کی تعلیم بجائے خود ایک چراغ ہے۔ اور اس کے ساتھ جو خدا کی نصرت کے نشان ہیں۔ وہ ہر ایک نشان چراغ ہے۔ اور جو شخص اس کی سچائی کے اظہار کے لئے خدا کی طرف سے آتا ہے۔ وہ بھی ایک چراغ ہوتا ہے۔ میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گذرا ہے۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزلی اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو۔ قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔ اور یہ قول میرا اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان شخص ہوں۔ بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں گواہی دوں۔ اور یہ میری گواہی بے وقت نہیں۔ بلکہ ایسے وقت میں جب کہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر اسلام کو فتح ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا۔ کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے۔ کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب دنیا پر حاوی ہو جائے۔ مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے۔ کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کریگا۔ اس مذہبی جنگ میں مجھے حکم ہے کہ میں حکم کے طالبوں کو ڈراؤں۔ اور میری مثال اس شخص کی ہے۔ کہ جو ایک خطرناک ڈاکوؤں کے گروہ کی خبر دیتا ہے۔ جو ایک گاؤں کی

i

پیغام صلح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 123 پر درج ہے

مرسل کی نافرمانی اور اس کے احکام کی ہتک کرنے والا کس طرح امن میں رہ سکتا ہے۔

صداقت مسیح موعود علیہ السلام

اگر میرے ساتھ خدا تعالیٰ کا کوئی نشان نہ ہوتا اور نہ اس کی تائید اور نصرت میرے شامل حال ہوتی اور میں نے قرآن سے الگ کوئی راہ نکالی ہوتی یا قرآنی احکام اور شریعت میں کچھ دخل و تصرف کیا ہوتا یا منسوخ کیا ہوتا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے باہر کوئی اور نئی راہ بتائی ہوتی تو البتہ حق تھا اور لوگوں کا عذر معقول اور قابل قبول ہوتا کہ واقعہ میں یہ شخص خدا اور خدا کے رسول کا دشمن اور قرآن شریف اور تعلیم قرآن کا منکر اور منسوخ کرنیوالا ہے۔ فاسق ہے۔ فاجر ہے۔ مرتد ہے۔ مگر جب میں نے نہ قرآن میں کوئی تغیر کیا اور نہ پہلی شریعت کا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے ایک شوشہ اور نقطہ میں نے بدلا بلکہ میں قرآن اور احکام قرآنی کی خدمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک مذہب کی خدمت کے واسطے کمربستہ ہوں اور جان تک میں نے اپنی اسی راہ میں لگا دی ہے۔ اور میرا یقین کامل ہے کہ قرآن کے سوا جو کامل اکمل اور مکمل کتاب ہے اور اسکی پوری اطاعت اور بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نجات ممکن ہی نہیں اور قرآن میں کمی بیشی کرنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اُتارنے والے کو کافر اور مرتد یقین کرتا ہوں تو پھر اس صورت میں اور باوجود میری صداقت کے ہزارہا نشان ظاہر ہو جانے کے جو کہ خدا تعالیٰ نے آج تک میری تائید میں آسمان اور زمین پر ظاہر کئے پھر مجھے جو شخص کاذب اور مفتری اور دجال کہنا سے پکارتا ہے یا جو میری پروا نہیں کرتا اور میری آواز کی طرف کان نہیں دھرتا یقیناً جانو کہ خدا تعالیٰ بغیر مواخذہ اسے ہرگز ہرگز نہ چھوڑے گا۔ اسلام کی کشتی غرق ہونے کو ہے۔ زمانہ شہادت دے رہا ہے اور وقت پکار پکار کر ضرورت کو محسوس کر رہا ہے۔ اندرونی حالت ایسی خطرناک ہے کہ اس سے ہرگز ہرگز کسی کا دل مطمئن اور خوش نہیں ہو سکتا۔ بیرونی حملے ایسے خطرناک ہیں کہ قریب ہے کہ اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں تو کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ کسی کو خدا تعالیٰ اسلام کی حمایت کے واسطے مبعوث فرماتا اور کوئی مجدد بھیجتا جو اسلام کی ڈوبتی ناؤ کو سنبھال لیتا۔ صدی کا سر بھی گذر گیا مگر کل وعدے جھوٹے ہی جھوٹے نکلے؟ تو پھر تم ہی بتاؤ کیا ابھی وہ وقت نہیں کہ خدا اسلام کی خبر گیری کرتا، یا کیا کوئی اس سے بھی زیادہ خطرناک اور نازک حالت ہوگی؟ کیا جب اسلام بالکل مر ہی جاویگا اور اس میں کوئی دم باقی نہ رہیگا اس وقت کوئی آویگا؟ پھر ایسے آنیوالے سے کیا فائدہ اور کیا حاصل؟ یاد رکھو کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اسلام بھی جھوٹا ہے اور اگر اسلام بھی دوسروں کی طرح ایک مُردہ مذہب ہے تو پھر اسلام میں کیا بڑائی ہے اور اس کی کیا خصوصیت ہے؟ توحید جس کا تم کو ناز ہے اس کے تو برہمو اور آریہ بھی دعویدار ہیں۔ ایک شخص نے اسی لاہور میں ایک دفعہ لیکچر دیا تھا کہ ہم لوگ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں پھر ہمیں

یہ حوالہ صفحہ 123 پر درج ہے	ملفوظات جلد پنجم صفحہ 586 طبع جدید از مرزا قادیانی

حضرت موسیٰ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مالِ حرام کھانیوالا تھا۔ یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ خلو الغنے کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا۔ یا حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اسکی وجہ انکی دروغگوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اسکی فطرت اُن پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اُس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔ سو حضرت بٹالوی صاحب یاد رکھیں کہ جسقدر آپ اس عاجز کی نسبت بباعث اپنی نادانی کے دروغگوئی کے الزام لگاتے ہیں وہ اسی قسم کے اعتراض ہیں جو پہلے اسے نابکار لوگوں نے انبیاء علیہم السلام پر کئے ہیں مگر آپ پر تکبر اور غرور اور خود پسندی کا اعتراض ہے جو اسی معلم الملکوت کا خاصہ ہے جو آپکا قرین دائمی ہے۔ اگر کوئی کذب حقیقت میں ہم سے ظہور میں آیا ہے تو ہم اسکی سزا پائینگے۔ اور اگر خلیل اللہ کے کلمات کی طرح ہمارا کوئی کلمہ کسی نادان کی نظر میں بصورت دروغ معلوم ہو تو یہ اُسکی نادانی ہوگی جو ایکدن ضرور اسکو رُسوا کریگی۔ خداتعالیٰ ایسے لوگوں سے پناہ میں رکھے جو ابلیس کی چادر پہنکر اپنی نفسانی پندار سے۔ ہمچو من دیگرے نیست کہتے پھریں اور اپنی کور باطنی سے دُوسروں کی نکتہ چینی کریں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رُسوا کرتی ہے۔ خداتعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اسکے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خداتعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا۔ جب اُس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اُسکی نکتہ چینی کی اسلئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اسکی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کیلئے ہلاک ہُوا تکبر ہی تھا۔ اب مَیں اللہ جلشانہ کی قسم کھاکر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو بدکار مفتری کو بے سزا نہیں چھوڑیگا کہ خداتعالیٰ نے جیسے مجھے مسیح ابن مریم قرار دیا ایسا ہی آدم بھی قرار دیا اور فرمایا کہ اردت ان استخلف فخلقت آدم۔ یعنے مَیں نے ارادہ کیا کہ دُنیا میں اپنا خلیفہ مقرر کروں سو مَیں نے آدم کو پیدا کیا یعنے اس عاجز کو۔ سو جبکہ مَیں آدم ٹھہرا تو میرے لئے ایک نکتہ چین بھی چاہیئے تھا۔ جو اوّل لوگوں کی نظر میں ملکوت میں داخل ہو اور پھر الی یوم الدین کا جامہ پہنے۔ سو اب معلوم ہُوا کہ وہ آپ ہی ہیں۔ اور پھر مَیں قسم کھاکر کہتا ہوں کہ یہ فقرہ جو مَیں اوپر لکھ آیا ہوں یہ اللہ جلشانہٗ کا کلام ہے۔ اور اگر یہ اللہ جلشانہ کا کلام نہیں تو مَیں دُعا کرتا ہوں کہ خداتعالیٰ ایک رات بھی مجھ کو مہلت نہ دے اور میرے پر وہ سزا نازل کرے جو کسی پر نہ کی ہو۔ اے میرے خدا۔ اے میرے ہادی۔ رہنما۔ اگر یہ تیرا کلام نہیں۔ اگر تو نے ہی مجھے خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ اگر تو نے ہی میرا نام عیسیٰ نہیں رکھا اور تو نے ہی میرا نام آدم نہیں رکھا تو مجھے

لازم ہے کیونکہ جو لوگ خدائے تعالےٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے اسی وجہ سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب تک خدائے تعالےٰ کی طرف سے بعض عبادات کے ادا کرنے کے بارہ میں وحی نازل نہیں ہوتی تھی تب تک اہل کتاب کی سُنن دینیہ پر قدم مارنا بہتر جانتے تھے اور بروقت نزول وحی اور دریافت اہل حقیقت کے اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ سو اسی لحاظ سے حضرت مسیح بن مریم کی نسبت اپنی طرف سے براہین میں کوئی بحث نہیں کی گئی تھی۔ اب جو خدا تعالےٰ نے حقیقت امر کو اس عاجز پر ظاہر فرمایا تو عام طور

۱۹۸ پر اس کا اعلان از بس ضروری تھا لیکن مجھے اگر کچھ افسوس ہے ۱۹۸ تو اس زمانہ کے ان مولوی صاحبان پر ہے کہ جنہوں نے قبل اس کے جو میری تحریر پر غور اور خوض کی نگاہ کریں ردّ لکھنے شروع کر دیئے ہیں مصنفین اور محققین خوب سمجھتے ہیں کہ جس قدر حال کے بعض مولوی صاحبوں نے مجھے اپنی دیرینہ رائے کا مخالف ٹھہرایا ہے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ در حقیقت اتنی بڑی مخالفت نہیں ہے جس پر اتنا شور مچایا گیا۔ میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں ہاں اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی انتظار بے سود ہے اور یہ بھی ظاہر رہے کہ یہ کچھ میرا ہی خیال نہیں کہ مثیل مسیح بہت ہو سکتے ہیں بلکہ احادیث نبویہ کا بھی یہی منشاء پایا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجّال پیدا ہوں گے۔ اب ظاہر ہے کہ جب تیس ۳۰ دجّال کا آنا ضروری ہے تو بحکم لِکُلِّ دَجَّالٍ عِیْسٰی تیس ۳۰ مسیح بھی آنے چاہئیں پس

۲۰۰ اس بیان کے رُو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں ۲۰۰ کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت

حوالہ نمبر 112

جهلاتهم في الجرائد۔ وكادوا كالصائد۔ وجاؤا بزور مبين۔ ولما رايتُ

ورا خبارہا شائع کردند۔ وہمچو شکاریاں مکرہا نمودند۔ ودروغے صریح آوردند۔ پس ہرگاہ کہ دیدم

انهم اخلوا كنانتهم۔ وقضوا من المفتريات لبانتهم۔ اشعتُ ما اشعتُ

کہ او شاں تیردان خود را خالی نمودند۔ واز مفتریات حاجت روائی خود کردند۔ شائع کردم آنچہ شائع کردم

كما هو فرض الصادقين۔ فاعرضوا عن نضالي۔ وفرّوا من عسّالي

چنانچہ فرض صادقین است۔ پس از مقابلہ من کنارہ جو شدند۔ واز نیزہ من بگریختند

وواروا وجوههم كالكاذبين۔

و روہائے خود را ہمچو کاذباں پوشانیدند۔

ايها الناس ارقبوا على ظلعكم ولا تظلموا۔ وانتهوا ولا تفرطوا

اے مردماں بر جا نہائے خود عی کنید وظلم مکنید۔ وباز ایستید و کار را بافراط

واحذروا ولا تجترؤا۔ واذكروا الموت ولا تغفلوا۔ واذكروا آباءكم الغابرين۔

مرسانید۔ وبترسید ودلیری مکنید۔ مرگ خود را یاد کنید وغافل مباشید۔ وپدران خود را کہ گذشتہ اند یاد کنید

أتظنون انكم تتركون في الدنيا ولذاتها۔ ولا تقادون الى الحاقة وجزاءاتها۔

آیا گمان می کنید کہ شما در دنیا ولذات آن گزاشتہ خواہید شد۔ وسوئے قیامت وپاداش آن کشیدہ نخواہید شد

ولا تساقون الى مالك يوم الدين۔ مالكم لا تنتهجون مهجة الاهتداء۔

وسوئے مالک یوم جزا ہمچو گرفتاراں روانہ نخواہید شد۔ چہ سبب است کہ راہ راست را نمی گیرید۔

ولا تعالجون داء الاعتداء۔ وتمرون بالحق محقرين۔

وبیماری تجاوز از حد را علاج نمی کنید۔ وبر حق چوں میگزرید بہ تحقیرے گزرید۔

اعلموا ان فضل الله معي۔ وان روح الله ينطق في نفسي

بدانید کہ فضل خدا با من است۔ و روح خدا در من سخن ہا میکند۔

یہ حوالہ صفحہ 128 پر درج ہے	انجام آتھم صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 176 از مرزا قادیانی

قتل کریں اور یہی ایک خدمت تھی جو اُن کے سپرد کی گئی تھی۔ اس سوال کا جواب ہم بجز اس صورت کے اور کسی طور سے دے نہیں سکتے کہ آخری زمانہ میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔ اب حاصل کلام یہ ہے کہ وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھیرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ نواس راوی نے اُس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکہ کھایا ہے یہ فرض صاحب مسلم کے سر پر تھا۔ کہ وہ اپنی ذکر کردہ حدیث کا تعارض اپنی قلم سے رفع کرتے مگر انہوں نے جو ایسے تعارض کا ذکر تک نہیں کیا تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ محمد بن المنکدر کی حدیث کو نہایت قطعی اور یقینی اور صاف اور صریح سمجھتے تھے اور نواس بن سمعان کی حدیث کو از قبیل استعارات وکنایات خیال کرتے تھے اور اُس کی حقیقت حوالہ بخدا کرتے تھے۔

غرض اے بھائیو! ان حدیثوں پر نظر ڈال کر ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ کبھی صدر اوّل کے لوگوں نے دجال معہود کے بارہ میں ہرگز اس بات پر اتفاق نہیں کیا کہ وہ آخری زمانہ میں آئے گا اور مسیح ابن مریم ظہور فرما کر اُس کو قتل کرے گا بلکہ وہ تو ابن صیاد کو ہی دجال معہود سمجھتے رہے اور یہ بات خود ظاہر ہے کہ جب انہوں نے ابن صیاد کو دجال معہود یقین کیا اور پھر یہ بھی اپنی زندگی میں دیکھ لیا کہ وہ مشرف باسلام ہو گیا اور پھر یہ بھی دیکھ لیا کہ وہ مدینہ منورہ میں فوت بھی ہو گیا اور مسلمانوں نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر ایسی صورت میں اُن بزرگوں کا اس بات پر کیونکر ایمان یا اعتقاد ہو سکتا تھا کہ مسیح ابن مریم آخری زمانہ میں دجال معہود کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے اُتریں گے کیونکہ وہ بزرگوار لوگ تو پہلے ہی دجال معہود کا فوت ہو جانا تسلیم کر چکے تھے پھر اس اعتقاد کے ساتھ یہ دوسرا اعتقاد کیونکر جوڑ کھا سکتا ہے کہ ان کو مسیح ابن مریم کے آسمان سے اُترنے اور دجال معہود کے قتل کرنے کی انتظار لگی ہوئی تھی یہ تو صریح اجتماع ضدین ہے اور کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔

ازالہ اوہام صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 220 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 128 پر درج ہے

حوالہ نمبر 114

گئی ہے درحقیقت میرے ہی قلم سے نکلی ہے۔ چنانچہ وہ عبارت جو آپ نے محض جعلسازی سے میری طرف منسوب کر دی ہے وہ یہ ہے۔ " براہین احمدیہ کی پیشگوئی سے مجھے بہت صفائی سے خدا کی طرف سے یہ خبر مل چکی تھی کہ اس سے زلزلہ مراد ہے تاہم میں نے قوم کی بدگوئی اور بدظنی کے خوف سے اُس کو چھپایا اور عربی کا ترجمہ اردو میں کر کے شائع نہ کیا۔ اور میں اس فعل سے خدا کے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا۔ اور پچیس برس تک اسی گناہ پر قائم اور مُصر رہا۔" اے مفتری نابکار! کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت جس نے آپ عبارت بنا کر میری طرف منسوب کر دی۔ اے سخت دل ظالم! تجھے مولوی کہلا کر شرم نہ آئی کہ تو نے ناحق اس قدر میرے پر جھوٹ بولا۔ کیا تو دکھلا سکتا ہے کہ میرے اشتہار ۱۱ر مئی ۱۹۰۵ء میں یا کسی اور اشتہار میں یا کسی رسالہ میں یہ عبارت موجود ہے جو تو نے لکھی؟ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔

اسجگہ ان لوگوں کو متنبہ رہنا چاہیئے کہ جو ایسے لوگوں کو مولوی اور دیانتدار سمجھ کر اُن کے قول پر عمل کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ یہ حال ہے ان لوگوں کی دیانت کا اور جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب موصوف کا یہ بیان بھی تناقض سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ اخبار مذکور کے صفحہ پانچ کالم تیسرے میں پندرھویں سطر د چوبیسویں سطر میں میرے اشتہار کی عبارت یہ لکھتے ہیں کہ " میں نے براہین احمدیہ میں اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور اگرچہ اُس وقت اس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہو سکا۔ لیکن اب ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ آنیوالے زلزلہ کی نسبت تھیں جو اُس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔"

اب ناظرین خود دیکھ لیں کہ اس عبارت مذکورہ بالا کا یہی مطلب ہے کہ اُس زمانہ میں کہ جب براہین احمدیہ کے لکھنے کا زمانہ تھا ذہن اس طرف منتقل نہ ہو سکا کہ زلزلہ سے مُراد درحقیقت زلزلہ ہے اور یہ امر اُس وقت نظر سے مخفی رہا اور اب پچیس برس

براہین احمدیہ ضمیمہ حصہ پنجم صفحہ 111 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 128 پر درج ہے

اب دیکھو کہ ایک طرف تو یہ شخص میرے مسیح موعود ہونے کا اقرار کرتا ہے اور نہ صرف اقرار بلکہ میری تصدیق کے بارہ میں ایک خواب بھی پیش کرتا ہے جو سچی نکلی۔

پھر اسی کتاب کے آخر میں اور نیز اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام دجال اور شیطان بھی رکھتا ہے اور مجھے خائن اور حرامخور اور کذاب ٹھیراتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ عبد الحکیم خان نے اپنے ان دونوں متناقض بیانوں میں چند روز کا بھی فرق نہیں رکھا۔ ایک طرف تو مجھے مسیح موعود کہا اور اپنے خواب کے ساتھ میری تصدیق کی اور پھر ساتھ ہی دجّال اور کذّاب بھی کہہ دیا۔ مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ ایسا کیوں کیا مگر ہر ایک کو سوچنا چاہیئے کہ اس شخص کی حالت ایک مختبطُ الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کُھلا کُھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔ ایک طرف تو مجھے سچا مسیح قرار دیتا ہے بلکہ میری تصدیق میں ایک سچی خواب پیش کرتا ہے جو پُوری ہو گئی۔ اور دُوسری طرف مجھے سب کافروں سے بدتر سمجھتا ہے کیا اس سے بڑھکر کوئی اور تناقض ہوگا۔ اور جن عیبوں کو وہ میری طرف منسوب کرتا ہے اُسکو خود سوچنا چاہیئے تھا کہ جب خواب کی رُو سے میری سچائی کی اُسکو تصدیق ہو چکی تھی بلکہ میری تصدیق کیلئے خدا نے محسن بیگ کو طاعون سے ہلاک بھی کر دیا تھا[1] تو کیا ایک دجّال کیلئے خدا نے اسکو مارا اور کیا خدا کو وہ عیب معلوم نہ تھے جو بیس[2] سال کے بعد اُسکو معلوم ہو گئے۔ اور یہ عذر اُس کا قابلِ قبول نہ ہوگا کہ مجھ کو شیطانی خوابیں آتی ہونگی اور یہ بھی ایک شیطانی خواب تھی۔ کیونکہ یہ تو ہم قبول کر سکتے ہیں کہ اُس کو بوجہ فطرتی مناسبت کے شیطانی خوابیں آتی ہوں گی اور شیطانی الہام

[1] اب عبد الحکیم کیلئے لازم ہے کہ محمد محسن بیگ کی قبر پر جاکر رووے کہ اے بھائی تو تکذیب میں سچا تھا اور میں جھوٹا۔ میرا گناہ معاف کر اور خدا سے معلوم کر کے مجھے بتلا کہ ایک کذّاب اور دجّال کیلئے کیوں اُس نے تجھے ہلاک کر دیا۔ منہ

[2] یہ بات بھی غور کے لائق ہے کہ جو شخص بیس سال تک تحریر اور تقریر میں میری تائید کرتا اور مخالفوں کے ساتھ جھگڑتا رہا۔ اب بیس سال کے بعد کونسی نئی بات اُسکو معلوم ہوئی۔ جو عیب اُس نے لکھے ہیں وہ تو وہی ہیں جن کا جواب وہ آپ دیا کرتا تھا۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 128 پر درج ہے

کرتے ہیں اور ہم تسلیم کرلیں گے کہ شاید کسی مسلمان نے موقع پا کر گرنتھ میں داخل کر دیئے ہیں لیکن اگر دلایل قاطعہ سے یہ ثابت ہوجائے کہ باوا صاحب نے اسلام کے عقاید قبول کر لئے تھے اور وید پر اُن کا ایمان نہیں رہا تھا تو پھر وہ چند اشعار جو باوا صاحب کے اکثر حصہ کلام سے مخالف پڑے ہیں جعلی اور الحاقی تسلیم کرنے پڑیں گے یا اُن کے ایسے معنے کرنے پڑیں گے جن سے تناقض دور ہوجائے اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔ پس بڑی بے ادبی ہوگی کہ متناقض باتوں کا مجموعہ باوا صاحب کی طرف منسوب کیا جائے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ باوا صاحب نے ایسے مسلمانوں اور قاضیوں مفتیوں کو بھی اپنے اشعار میں سرزنش کی ہو جنہوں نے اس حق اور حقیقت کو چھوڑ دیا جس کی طرف خدا تعالیٰ کا کلام بلاتا ہے اور محض رسم اور عادت کے پابند ہوگئے چنانچہ قرآن شریف اور حدیث میں بھی ہے کہ ایسے نمازیوں پر لعنتیں ہیں جن میں صدق اور اخلاص نہیں اور ایسے روزے نری فاقہ کشی ہے جن میں گناہ ترک کرنے کا روزہ نہیں۔ سو تعجب نہیں کہ غافل مسلمانوں کے سمجھانے کے لئے اور اس غرض سے کہ وہ رسم اور عادت سے آگے قدم بڑھاویں باوا صاحب نے بعض بے عمل مولویوں اور قاضیوں کو نصیحت کی ہو۔

اب ہم کھول کر لکھتے ہیں کہ ہماری رائے باوا نانک صاحب کی نسبت یہ ہے۔ کہ بلاشبہ وہ سچے مسلمان تھے اور یقیناً وہ وید سے بیزار ہوکر اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ سے مشرف ہوکر اُس نئی زندگی کو پاچکے تھے۔ جو بغیر خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی پیروی کے کسی کو نہیں مل سکتی۔ وہ

ہندوؤں کی آنکھوں سے پوشیدہ رہے

اور پوشیدہ ہی چلے گئے اور اس کے

دلایل ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

ست بچن صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 143 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 129 پر درج ہے

کے رنگ میں ہیں اس لئے انہوں نے باوا صاحب کے اشعار میں اپنی طرف سے اشعار ملا دیئے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان اشعار میں تناقض پیدا ہو گیا۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ کسی سمجھدار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو۔ اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔ رہا یہ فیصلہ کہ ہم کیونکر ان تمام اشعار میں سے کھرے کھوٹے میں فرق کر سکیں اور کیونکر سمجھیں کہ ان میں سے یہ یہ اشعار باوا صاحب کے مُنہ سے نکلے ہیں اور یہ یہ اشعار جو ان پہلے شعروں کی نقیض پڑے ہیں وہ کسی اور نے باوا صاحب کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔ تو واضح رہے کہ یہ فیصلہ نہایت آسان ہے چنانچہ طریق فیصلہ یہ ہے کہ ان تمام دلائل پر غور اور انصاف سے نظر ڈالی جاوے جو باوا صاحب کے مسلمان ہو جانے پر ناطق ہیں سو بعد غور اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دلائل صحیح نہیں ہیں اور دراصل باوا صاحب ہندو ہی تھے اور وید کو مانتے تھے۔ اور اپنی عملی صورت میں انہوں نے اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا بلکہ اسلام کی عداوت ظاہر کی تو اس صورت میں ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ جو کچھ باوا صاحب کی نسبت مسلمانوں کا یہ پورانا خیال چلا آتا ہے کہ درحقیقت وہ مسلمان ہی تھے اور پانچ وقت نماز بھی پڑھتے تھے اور حج بھی کیا تھا۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ اور اس صورت میں وہ تمام اشعار الحاقی مانے جائیں گے جو باوا صاحب کے اسلام پر دلالت

بقیہ حاشیہ یہ فیصلہ لکھا ہے چاہیئے کہ کوئی جلدی سے انکار نہ کرے یہی سچ ہے اور ماننا پڑے گا۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ صوفی لوگ اسی زندگی میں ایک قسم کے آواگون کے قائل ہیں۔ اور ہر یک آن کو وہ ایک عالم سمجھتے ہیں اور نیز کہتے ہیں کہ انسان جب تک کمال تک نہیں پہنچتا وہ طرح طرح کے حیوانوں سے مشابہ ہوتا ہے اسی لئے اہل کشف کبھی انسان کو کُتّے کی صورت میں دیکھتے ہیں اور پھر دوسرے وقت میں بیل کی صورت پر اس کو پاتے ہیں ایسا ہی صدہا صورتیں بدلتی رہتی ہیں اور مدت کے بعد انسان بنتا ہے تب جنموں کی پھانسی ٹوٹتی ہے۔ پس کیا تعجب کہ باوا صاحب کی بھی یہی مراد ہو ورنہ آریوں کے تناسخ سے باوا صاحب کو سخت منکر ہیں۔ منہ

ست بچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 129 پر درج ہے

کرنے کے بارہ میں سوچتے چلے جائیں تب بھی اُن کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا کہ جس قدر اُن میں خواص تھے اُنہوں نے معلوم کر لئے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کی عبارتیں صرف سطحی خیالات تک محدود ہیں جو ایک جاہل مُلّا اُنپر سرسری نظر ڈالکر دعویٰ کر سکتا ہے کہ جو کچھ قرآن میں تھا میں نے معلوم کر لیا۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا اور اُسکی مخلوقات میں سے ایک پتہ بھی ایسا نہیں جسکو چند معلومہ خواص میں محدود کہہ سکیں بلکہ اسکی ہر ایک مخلوق خواص غیر محدودہ اپنے اندر رکھتی ہے اور اسی وجہ سے ہر ایک مخلوق میں صفت بےنظیری پائی جاتی ہے اور اگر تمام دُنیا اسکی نظیر بنانا چاہے تو ہرگز اُنکے لئے میسر نہ ہو جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ فرما دیا ہے کہ مکھی بنانے پر بھی کوئی قادر نہیں ہو سکتا۔ کیوں قادر نہیں ہو سکتا اسکی یہی تو وجہ ہے کہ مکھی میں بھی اس قدر عجائبات صنعت صانع ہیں کہ انسانی طاقتوں بلکہ تمام مخلوق کی قوتوں سے بڑھ کر ہیں پھر خدا تعالیٰ کا کلام کیوں ایسا گرا ہوا اور ادنیٰ درجہ کا سمجھا جاوے کہ جو اپنے خواص اور حقائق کے رُو سے مکھی کے درجہ پر بھی نہیں۔ کیا یہ وہی کلام نہیں جسکے حق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علٰے ان یاتوا بمثل ھذا القراٰن لا یاتون بمثلہ و لو کان بعضھم لبعض ظھیرا[1]۔ یعنے اگر جن و انس اس بات پر اتفاق کر لیں کہ اس قرآن کی نظیر بناویں تو ہرگز بنا نہیں سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ بعض نادان مُلّا اخزاہم اللہ کہا کرتے ہیں کہ یہ بے نظیری صرف بلاغت کے متعلق ہے۔ لیکن ایسے لوگ سخت جاہل اور دِلوں کے اندھے ہیں۔ اس میں کیا کلام ہے کہ قرآن کریم اپنی بلاغت اور فصاحت کے رُو سے بھی بے نظیر ہے۔ لیکن قرآن کریم کا یہ منشاء نہیں ہے کہ اُس کی بے نظیری صرف اسی وجہ سے ہے بلکہ اُس پاک کلام کا یہ منشاء ہے کہ جن جن صفات سے وہ متصف کیا گیا ہے۔ اُن تمام

[1] بنی اسرائیل : ۸۹

کرامت الصادقین صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 50 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 130 پر درج ہے

۹۶ کوئی قوت پیدا کرسکے یا کوئی ذرہ اجسام بنا سکے یا کوئی علم غیب اپنی شناخت کیلئے اپنی کتاب میں بیان کرسکے یا دلوں کو تسلی دینے کیلئے اپنا کوئی معجزہ دکھلا سکے تو پھر یہ کہنا کہ اُس کا کوئی قانون قدرت ہے سراسر لغو اور بے معنی بات ہے۔ قانون کا مرتب کرنا قدرت کے بعد ہے اور جب قدرت ہی نہیں تو یہ کہنا چاہیئے کہ قانون عجز اور بے قدرتی نہ کہ قانون قدرت۔ وہ پرمیشر جو مکتی دائمی نہیں دے سکتا اور کسی کا گنہ نہیں بخش سکتا اور اپنی ہستی ثابت کرنے کیلئے کوئی قدرت کا نمونہ دکھلا نہیں سکتا اسکی نسبت قانون قدرت کو کیونکر منسوب کرسکتے ہیں۔

پھر مضمون خواں نے بیان کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا اپنے قانون کو بدل سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کیا وہ اپنے صفات کو بھی بدل سکتا ہے۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ یہ کیسا بیہودہ جواب ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ جیسا کہ خدا غیر متبدل ہے اسکے صفات بھی غیر متبدل ہیں۔ اِس سے کس کو انکار ہے مگر آج تک اُس کے کاموں کی حد بست کس نے کی ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اسکی عمیق در عمیق اور بے حد قدرتوں کی انتہاء تک پہنچ گیا ہے بلکہ اُس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اُسکے عجائب کام ناپیدا کنار ہیں اور وہ اپنے خاص بندوں کیلئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اُس کے قانون میں ہی داخل ہے جب ایک شخص اُس کے آستانہ پر ایک نئی روح لے کر حاضر ہوتا ہے اور اپنے اندر ایک خاص تبدیلی محض اُسکی رضامندی کیلئے پیدا کرتا ہے تب خدا بھی اُسکے لئے ایک تبدیلی پیدا کر لیتا ہے کہ گویا اس بندے پر جو خدا ظاہر ہوا ہے وہ اور ہی خدا ہے۔ نہ وہ خدا جس کو عام لوگ جانتے ہیں۔ وہ ایسے آدمی کے مقابل پر جس کا ایمان کمزور ہے کمزور کی طرح ظاہر ہوتا ہے لیکن جو اُسکی جناب میں ایک نہایت قوی ایمان کے ساتھ آتا ہے وہ اُسکو دکھلا دیتا ہے کہ تیری مدد کیلئے میں بھی قوی ہوں۔ اس طرح انسانی تبدیلیوں کے مقابل پر اُسکی صفات میں بھی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جو شخص ایمانی حالت میں ایسا مفقود الطاقت ہے کہ گویا میت ہے خدا بھی اُسکی تائید اور نصرت سے دستکش ہو کر ایسا خاموش ہو جاتا ہے کہ گویا نعوذ باللہ وہ مر گیا ہے۔ مگر یہ تمام تبدیلیاں وہ اپنے قانون کے اندر اپنے تقدس کے موافق

یہ حوالہ صفحہ 130 پر درج ہے	چشمہ معرفت صفحہ 96 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 104 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر (120)

نورافشاں مطبوعہ ۲۳ اپریل کا اعتراض

پرچہ نورافشاں میں مسیح کے صعود کی نسبت یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ مسیح کے صعود کی نسبت گیارہ شاگرد بچشم دید گواہ موجود ہیں جنہوں نے اُسے آسمان کو جہاں تک حد نظر ہے جاتے دیکھا چنانچہ معترض صاحب نے اپنے دعوے کی تائید میں رسولوں کے اعمال کی یہ آیتیں پیش کی ہیں

رسولوں ... کی اپنے گیارہ شاگردوں پر) اُس نے (یعنی مسیح نے) اپنے مرنے کے پیچھے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا کہ وہ چالیس دن تک انہیں نظر آتا رہا اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتا رہا۔ اور ان کے ساتھ ایک جا ہو کے حکم دیا کہ یرشلم سے باہر نہ جاؤ..... اور وہ یہ کہہ کے اُن کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھایا گیا اور بدلی نے ان کی نظروں سے چھپا لیا۔ اور اس کے جاتے ہوئے جب وے آسمان کی طرف تک رہے تھے دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ہوئے اُن کے پاس کھڑے تھے (۱۱) اور کہنے لگے اے جلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے اسی طرح جس طرح تم نے اسے آسمان کو جاتے دیکھا پھر آوے گا۔

اب پادری صاحب صرف اس عبارت پر خوش ہو کر سمجھ بیٹھے ہیں کہ درحقیقت اسی جسم خاکی کے ساتھ مسیح اپنے مرنے کے بعد آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ لیکن انہیں معلوم ہو کہ یہ بیان لوقا کا ہے جس نے نہ مسیح کو دیکھا اور نہ اس کے شاگردوں سے کچھ سنا۔ پھر ایسے شخص کا بیان کیونکر قابل اعتبار ہو سکتا ہے جو شہادت رویت نہیں اور نہ کسی دیکھنے والے کے نام کا اُس میں حوالہ ہے۔ ماسوا اس کے یہ بیان سراسر غلط فہمی سے بھرا ہوا ہے۔ [یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔] بلکہ اسی باب کی تیسری آیت ظاہر کر رہی ہے

ازالہ اوہام صفحہ 472 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 353 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 130 پر درج ہے

نوت ہوا۔ اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محلہ خان یار میں اُس کی قبر ہے۔ یہ سب پیلاطوس کی سعی کا نتیجہ تھا۔ لیکن تاہم اُس پہلے پیلاطوس کی کارروائی بُزدلی کی رنگ آمیزی سے خالی نہ تھی۔ اگر وہ اپنے اس قول کا پاس کر کے کہ میں اس شخص کا کوئی گناہ نہیں دیکھتا مسیح کو چھوڑ دیتا تو اُس پر کچھ مشکل نہ تھا۔ اور وہ چھوڑنے پر قادر تھا۔ مگر وہ قیصر کی دوہائی سُن کر ڈر گیا۔ لیکن یہ آخری پیلاطوس پادریوں کے ہجوم سے نہ ڈرا۔ حالانکہ اس جگہ بھی قیصرہ کی بادشاہی تھی۔ لیکن یہ قیصرہ اُس قیصر سے بدرجہا بہتر تھی۔ اِس لئے کسی کیلئے ممکن نہ تھا کہ حاکم پر دباؤ ڈالنے کے لئے اور انصاف چھوڑانے کیلئے قیصرہ سے ڈراوے۔ بہرحال پہلے مسیح کی نسبت آخری مسیح پر بہت شور اور منصوبہ اُٹھایا گیا تھا۔ اور میرے مخالف اور ساری قوموں کے سرگروہ جمع ہو گئے تھے۔ مگر آخری پیلاطوس نے سچائی سے پیار کیا اور اپنے اس قول کو پورا کر کے دکھلایا کہ جو اُس نے مجھے مخاطب کر کے کہا تھا کہ میں تم پر خون کا الزام نہیں لگاتا۔ سو اس نے مجھے بہت صفائی اور مردانگی سے بَری کیا اور پہلے پیلاطوس نے مسیح کے بچانے کیلئے حیلوں سے کام لیا۔ مگر اس پیلاطوس نے جو کچھ عدالت کا تقاضا تھا۔ اِس طور سے اس تقاضے کو پورا کیا جس میں بُزدلی کا رنگ نہ تھا۔ جس دن میں بَری ہوا اُس دن اس عدالت میں مُکتی فوج کا ایک چور بھی پیش ہوا۔ یہ اسلئے وقوع میں آیا کہ پہلے مسیح کے ساتھ بھی ایک چور تھا لیکن اس آخری مسیح کے ساتھ کے چور کو جو پکڑا گیا۔ تو اُس پہلے چور کی طرح جو پہلے مسیح کے ساتھ پکڑا گیا۔ صلیب پر نہیں چڑھایا۔ اور نہ اس کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ بلکہ صرف تین ماہ کی قید ہوئی۔

اب پھر ہم اپنے بیان کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں اس قدر حقائق و دقائق و معارف جمع ہیں کہ اگر ان سب کو لکھا جائے تو وہ باتیں ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں۔ اسی ایک حکیمانہ دُعا کو دیکھئے کہ جو اس سورۃ میں سکھائی گئی ہے یعنی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ یہ دُعا ایک ایسا مفہوم کلی اپنے اندر رکھتی ہے۔ جو تمام دین

کشتی نوح صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 58 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 131 پر درج ہے

اِن تمہیدات کے بعد دلائلِ حقیّت قرآن شریف کے لکھے جاتے ہیں۔ ونسئل ص ۵۱۲
اللہ التوفیق والنصرۃ ھو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱

زیادہ تر کریم ہے کہ پھر اُس کو یہ جلتا ہوا دوزخ دکھاوے۔ غرض یہ کامل استقامت وہ ص ۵۱۱
فنا ہے کہ جس سے کارخانہ وجود بندہ کو بکلّی شکست پہنچتی ہے اور ہوا اور شہوت اور
ارادت اور ہر یک خود روی کے فعل سے بیکبارگی دستکش ہونا پڑتا ہے اور یہ مرتبہ
سیر و سلوک کے مراتب میں سے وہ مرتبہ ہے جس میں انسانی کوششوں کا بہت کچھ
دخل ہے اور بشری مجاہدات کی بخوبی پیش رفت ہے اور اسی حد تک اولیاء اللہ کی
کوششیں اور سالکین کی محنتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور پھر بعد اس کے خاص مواہب سماوی ص ۵۱۱

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱

حُبًّا مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَکْرَمِ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ۔ اِس جگہ فتنہ ہے پس صبر کر
جیسے اولوالعزم لوگوں نے صبر کیا ہے۔ خبردار ہو۔ یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ ایسی
محبت کرے جو کامل محبت ہے۔ اُس خدا کی محبت جو نہایت عزت والا اور نہایت بزرگ ہے
وہ بخشش جس کا کبھی انقطاع نہیں۔ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ۔ وَکُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ۔ دو
بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائیگا۔ یعنے ہر یک
کے لئے قضا و قدر در پیش ہے اور موت سے کسی کو خلاصی نہیں۔ کوئی چار روز پہلے اس
دُنیا کو چھوڑ گیا اور کوئی پیچھے اُسے جا ملا۔

نہیں مرگ است کز یاران ہو شد روئے یاراں را ؛ بیکدم می کند وقتِ خزاں فصلِ بہاراں را

وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا۔
اور سُست مت ہو اور غم مت کرو۔ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے۔ کیا تو نہیں
جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور خدا اُن لوگوں پر تجھ کو گواہ لائے گا۔ اَوْفَی اللّٰہُ اَجْرَکَ
وَیَرْضٰی عَنْکَ رَبُّکَ وَیُتِمُّ اِسْمُکَ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّ
ھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاللّٰہُ

براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 610 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 610 [حاشیہ در حاشیہ] از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 131 پر درج ہے

عالم کا مرنا ہے۔ اگر چند چوہڑے اور چمار مر گئے تو اُن کی موت سے کوئی خلل دنیا کے انتظام میں نہیں آ سکتا۔ پس خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ جب اُس کے مرسلوں کے مقابل پر ایک اور فریق کھڑا ہو جاتا ہے۔ تو گو وہ اپنے خیال میں کیسے ہی اپنے تئیں نیک قرار دیویں انہیں کو خدا تعالیٰ تباہ کرتا ہے! اور انہیں کی ہلاکت کا وقت آجاتا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ جس غرض کیلئے اپنے کسی مرسل کو مبعوث فرماتا ہے اُسکو ضائع کرے کیونکہ اگر ایسا کرے تو پھر وہ خود اپنی غرض کا دشمن ہوگا۔ اور پھر زمین پر اُسکی کون عبادت کریگا۔ دنیا کثرت کو دیکھتی ہے اور خیال کرتی ہے۔ کہ یہ فریق بہت بڑا ہے۔ سو یہ اچھا ہے۔ اور نادان خیال کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ ہزاروں لاکھوں مساجد میں جمع ہوتے ہیں کیا یہ بُرے ہیں۔ مگر خدا کثرت کو نہیں دیکھتا۔ وہ دلوں کو دیکھتا ہے۔ خدا کے خاص بندوں میں محبت الٰہی اور صدق اور وفا کا ایک ایسا خاص نور ہوتا ہے کہ اگر میں بیان کرسکتا تو بیان کرتا۔ لیکن میں کیا بیان کروں جیسے دنیا ہوئی اس راز کو کوئی نبی یا رسول بیان نہیں کرسکا۔ خدا کے وفادار بندوں کی اس طور سے آستانہ الٰہی پر رُوح گرتی ہے۔ کہ کوئی لفظ ہمارے پاس نہیں کہ اس کیفیت کو دکھلا سکے۔

اب بعد اس کے بقیہ ترجمہ کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر چہ میں تجھے قتل سے بچاؤں گا۔ مگر تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا یعنے بیگناہ اور معصوم ہونے کی حالت میں قتل کی جائیں گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں محاورہ ہے۔ کہ بیگناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دیجاتی ہے اور کبھی گائیوں سے بھی تشبیہ دیجاتی ہے سو خدا تعالیٰ نے اسجگہ انسان کا لفظ چھوڑ کر بکری کا لفظ استعمال کیا۔ کیونکہ بکری میں دو ہنر ہیں وہ دودھ بھی دیتی ہے۔ اور پھر اُس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے۔ اور یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی محمد عبد اللطیف اور اُن کے شاگرد عبد الرحمٰن کے بارے میں ہے کہ جو براہین احمدیہ کے لکھے جانے کے بعد پورے تئیس برس بعد پوری ہوئی۔ اب تک لاکھوں کروڑوں انسانوں نے اس پیشگوئی کو میری کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ میں پڑھا ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ جیسا کہ ابھی میں نے لکھا ہے بکری کی صفتوں میں سے ایک دودھ دینا ہے۔ اور ایک اُس کا گوشت ہے جو کھایا جاتا ہے۔ یہ دونوں بکری کی صفتیں مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کی شہادت سے پوری ہوئیں۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف نے مباحثہ کے وقت انواع اقسام

تذکرۃ الشہادتین صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 72 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 131 پر درج ہے

حوالہ نمبر 124

یعنے اُس پر فقر و فاقہ کی مُصیبت نازل ہوگی۔ اور اپنے مقاصد میں ناکام رہے گا اور رُسوا ہو جائے گا۔ اور پھر فرمایا کہ اس شخص کے دعویٰ اسلام اور مولویت کے لائق نہیں تھا کہ تکفیر اور تکذیب پر جُرأت کرتا اور اس نازک مقدمہ میں چالاکی کے ساتھ دخل دیتا۔ ہاں یہ چاہیئے تھا کہ صحت نیّت اور خوف دل کے ساتھ اپنے شکوک رفع کراتا۔ اور پھر فرمایا کہ اس شخص کے منصوبوں سے جو کچھ تجھے ضرر پہنچے گا۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جب یہ تکفیر اور تکذیب کریگا تو اُس وقت ملک میں ایک بڑا فتنہ برپا ہوگا۔ وہ فتنہ انسان کی طرف سے نہیں بلکہ تیرے خدا نے یہی چاہا تا وہ تجھ سے نہایت درجہ کی محبت کرے کیونکہ ہر ایک اصطفاء ابتلاء کے بعد ہوتا ہے خدا کی محبت بڑے قدر کے لائق ہے کیونکہ وہ سب پر غالب اور سب سے زیادہ کریم ہے۔ پس جس سے وہ محبت کرے گا اس کی تمام امیدیں کامیابی کا انجام رکھتی ہیں۔ اور اُس کی یہ عطا غیر منقطع ہے۔ اس کے بعد یُوں ہوگا کہ دو بکریاں ذبح کی جائینگی پہلی بکری سے مراد میرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اُس کا داماد ہے اور پھر فرمایا۔ کہ تم سُست مت ہو اور غم مت کرو کیونکہ ایسا ہی ظہور میں آئیگا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور پھر فرمایا کہ ہم نے تجھے کُھلی کُھلی فتح دی ہے یعنی کُھلی کُھلی فتح دیگے تا کہ تیرا خدا تیرے اگلے پچھلے گناہ بخشدے یعنی کامل عزت اور قبولیت عطا کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کا تمام گناہ بخشدینا اس محاورہ پر استعمال پاتا ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ پر راضی ہو جائے اور پھر فرمایا کہ خدا اپنے بندہ کے لئے کافی ہے۔ وہ اُس کو اُن تمام الزاموں سے بَری کریگا جو اس پر لگائے جاتے ہیں۔ اور وہ بندہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔

ان پیشگوئیوں میں علاوہ اور پیشگوئیوں کے جو اُن کے ضمن میں بیان کی گئیں دو بکریوں کے ذبح ہونے کی پیشگوئی احمد بیگ اور اُس کے داماد کی طرف اشارہ ہے جو آج سے ستّو برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی ہے ایسا ہی محمد حسین کی تکفیر کا فتنہ جو صرف پانچ چار سال سے شائع ہوا ہے آج سے ستّو برس پہلے اس فتنہ کی براہین میں خبر دی گئی ہے چنانچہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ اب سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ انسان کا کام ہے۔ کیا انسان کو یہ قدرت حاصل ہے کہ آئندہ واقعات کی خبر سالہا سال پہلے ایسی صفائی سے بیان کر سکے۔ بڑے عظیم الشان فتنے میری نسبت دو وقوع میں آئے ہیں ایک پادریوں کا۔ ایک محمد حسین وغیرہ کی تکفیر کا۔ سو ان دونوں فتنوں کی تصریح کیساتھ براہین احمدیہ میں ستّو برس پہلے آج کے دن سے خبریں موجود ہیں کیا ہم ایسا کوئی اور شخص موجود ہے جس کی تحریروں میں یہ عظیم الشان سلسلہ پیشگوئیوں کا پایا جائے یقیناً کوئی سخت بیحیا ہوگا جو اس فوق العادۃ سلسلہ سے انکار کرے۔ اس جگہ الہام الٰہی بارش کیطرح برس رہا ہے آسمانوں کے دروازے کُھلے ہیں اب دیکھو کہ یہ شریر مولوی کبتک اور کہاں تک انکار کریں گے۔ میں خدا سے یقینی علم پا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مولوی اور ان کے سجادہ نشین اور اُن کے ملہم

انجام آتھم صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 341 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 132 پر درج ہے

یدِ بیضا کہ باو تابندہ		باز باذُوالفقار مے بینم

یعنی اُس کا وُہ روشن ہاتھ جو اتمام کے حُجت کی رُو سے تلوار کی طرح چمکتا ہے پھر مَیں اُس کو ذوالفقار کے ساتھ دیکھتا ہوں یعنے ایک زمانہ ذوالفقار کا تو وُہ گذر گیا کہ جب ذوالفقار علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ میں تھی مگر خدا تعالیٰ پھر ذوالفقار اُس امام کو دے دے گا۔ اس طرح پر کہ اُسکا چمکنے والا ہاتھ وُہ کام کریگا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی سو وُہ ہاتھ ایسا ہوگا کہ گویا وُہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجہہ ہے جو پھر ظاہر ہوگئی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وُہ امام سلطان القلم ہوگا اور اُسکی قلم ذوالفقار کا کام دیگی۔ یہ پیشگوئی بعینہٖ اِس عاجز کے اُس الہام کا ترجمہ ہے جو اِس وقت سے دس برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے اور وُہ یہ ہے **کتاب الولی ذوالفقار علی**۔ یعنی کتاب اِس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے یہ اِس عاجز کی طرف اشارہ ہے۔ اسی بناء پر بارہا اِس عاجز کا نام مکاشفات میں **غازی** رکھا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں اِسی کی طرف اشارہ ہے۔

غازیِ دوست دار دشمن کش		ہمدم و یارِ غار مے بینم

وُہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک غازی ہے دوستوں کو بچانے والا اور دشمنوں کو مارنے والا۔

صُورت و سیرتش چو پیغمبر		علم و حلمش شعار مے بینم

یعنی ظاہر و باطن اپنا نبی کی مانند رکھتا ہے اور شانِ نبوت اُس میں نمایاں ہے اور علم اور حلم اُسکا شعار ہے مُراد یہ کہ بباعث اپنی اتباع نبی کریم کے گویا وُہی صُورت اور وُہی سیرت اُسکو حاصل ہوگئی ہے یہ اُس الہام کے مطابق ہے جو اِس عاجز کے بارے میں براہین میں چھپ

نشان آسمانی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 375 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 132 پر درج ہے

حوالہ نمبر 126

کا نزول ہے وہ دمشق میں واقع ہے بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اُس مسجد اقصیٰ کا منارہ مراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی۔ اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشقی مفاسد کی اصلاح کرے اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارۃ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لیے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور مع سود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا مگر یہ فتح ان ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔ آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔ پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی وہ ہمارے سید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیئے گئے۔ لہٰذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے۔ جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک

یہ حوالہ صفحہ 132 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی

امور ملکی مدنی و منزلی اور خود فرد فرد کے ذاتی ہیں۔ ان میں سے کسی میں بھی یہ بات نہیں ہے کہ ہر وقت اور ہر جگہ اُن کے رازوں کا افشا کرنا مصلحت ہو یا عدم افشا کا نام مکر اور فریب رکھا جائے۔ خدا تعالیٰ نے دل و زبان وغیرہ قویٰ انسان کو عطا فرما کر اُن کے مناسب استعمال کے لئے اُسے فہم دار بنایا ہے اور ہر ایک بات کی عمدگی اور خوبی دکھلانے کے لئے جُدا جُدا مواقع اور محل اور وقت اُس بات کے مقرر کئے ہیں کوئی خلق خواہ کیسا ہی عمدہ ہو مگر جب وہ بے محل اور بے وقت صادر ہوگا تو ساری خوبی اور خوبصورتی اُس کی خاک میں مل جائے گی اور کوئی مفید چیز اپنے فواید ہرگز ظاہر نہیں کرے گی جب تک وہ ٹھیک ٹھیک اپنے وقت پر استعمال میں نہ لائی جائے۔ **خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی** وہی شخص بجا لاسکتا ہے جو وقت شناس ہو ورنہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص گو راست گو ہے مگر اپنی راستی کو حکمت کے ساتھ ملا کر استعمال نہیں کرتا بلکہ لاٹھی کی طرح مارتا ہے اور بے تمیزی سے ایک شریف خصلت کو بے محل کام میں لاتا ہے تو وہ ایک حکیم منش کے نزدیک ہرگز قابلِ تعریف نہیں ٹھہرتا۔ ایسے کو جاہل نیک بخت کہیں گے۔ نہ دانا نیک بخت اگر کوئی اندھے کو اندھا اندھا کرکے پکارے اور پھر کسی کے منع کرنے پر یہ کہے کہ میاں کیا میں جھوٹ بولتا ہوں تو اُسے یہی کہا جائے گا کہ بے شک تو راست گو ہے مگر احمق یا شریر کہ جس راستی کے اظہار کی تجھے ضرورت ہی نہیں اُس کو واجب الاظہار سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کے دل کو دُکھاتا ہے۔ اسی طرح اخلاقی امور کا تمام عقد جواہر اسی ایک ہی رشتہ سے

شحنہ حق صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 366 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 133 پر درج ہے

(۲۷۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور

۲ رمئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا وہ اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا۔ اس کے جواب میں پانچ مئی کے اشتہار میں مَیں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ بدیں شرط کہ لاہور، کلکتہ، مدراس اور بمبئی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہوں اور اس شمولیت کے واسطے ان کے لئے تکلیف سفر برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بھی شرط قرار نہیں دی۔ کیونکہ میرے نزدیک مُباہلہ تحریری بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ اوّل پر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۱ پر بھی شائع ہو چکا ہے اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی مہلت بھی دی گئی ہے۔ لیکن آج مجھے خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بھی سہولت دی جاوے تاکہ ان کا کوئی جھوٹا عذر بھی باقی نہ رہے۔ اس واسطے مَیں اعلان کرتا ہوں کہ مَیں مباہلہ کے واسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار ہوں۔ بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نہ کریں بلکہ اپنی تحریری سند دیگر بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے اخبار پائنیر یا سول میں صرف یہ شائع کر دیں کہ احمد مسیح کا مغلوب ہونا ہر چہار بشپ صاحبان کا مغلوب ہونا سمجھا جاویگا۔ یہ بات بھی ہم اس واسطے کہتے ہیں کہ احمد مسیح ایک گمنام آدمی ہے اور جب تک بشپ صاحبان اس کو اپنا قائمقام نہ بنا دیں قوم پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا لیکن اب معاملہ بہت صاف کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ بشپ صاحبان پورے غور و فکر کے بعد اس مباہلہ کو منظور کریں گے۔

مکرراً یہ کہ اگر ہر چہار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائے گی۔

والسّلام علےٰ من اتبع الھُدیٰ

خاکسار: میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیان　　۱۱ رمئی ۱۹۰۶ء

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 671 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 133 پر درج ہے

آنے کا وقت چودھویں صدی کا شروع سال بتلا گئے ہیں چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی قدس سرہٗ کی بھی یہی رائے ہے اور مولوی صدیق حسن صاحب مرحوم نے بھی
اپنے ایک رسالہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور اکثر محدثین اس حدیث کے معنے میں کہ الآیات
بعد المأتین ہے اسی طرف گئے ہیں۔ اگر یہ کہو کہ مسیح موعود کا آسمان سے دمشق کے
منارہ کے پاس اُترنا تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے تو اس کا جواب میں اسی رسالہ میں
لکھ چکا ہوں کہ اس بات پر ہرگز اجماع نہیں قرآن شریف میں اس کا کہاں بیان ہے وہاں تو
صرف موت کا ذکر ہے بخاری میں حضرت یحییٰ کی روح کے ساتھ حضرت عیسیٰ کی روح کو دوسرے
آسمان پر بیان کیا ہے اور دمشق میں اُترنے سے اعراض کیا ہے اور ابن ماجہ صاحب
بیت المقدس میں اُن کو نازل کر رہے ہیں اور ان سب میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا ۱۸۵
کہ یہ تمام الفاظ واسماء ظاہر پر ہی محمول ہیں بلکہ صرف صورت پیشگوئی پر ایمان لے آئے
ہیں پھر اجماع کس بات پر ہے۔ ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی
عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے
اُتار کر دکھلا دیں۔ صالحین کی اولاد ہو مسجد میں بیٹھ کر تضرع اور زاری کرو تا عیسیٰ ابن مریم
آسمان سے فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لاویں اور تم سچے ہو جاؤ ورنہ
کیوں ناحق بدظنی کرتے ہو اور زیر الزام آیت کریمہ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ[1]
آتے ہو خدائے تعالیٰ سے ڈرو۔

لطیفہ چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا
کا جو الآیات بعد المأتین ہے ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرھویں صدی کے
اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے
تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف دلائی گئی کہ دیکھ یہی
مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ

[1] بنی اسرائیل: ۳۷

ازالہ اوہام صفحہ 185 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 189 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 134 پر درج ہے

اس وقت مجھے اپنے ایک دوست کی بات یاد آئی ہے۔ خدا اس کو غریق رحمت کرے نام اس مرحوم کا حافظ ھدایت علی تھا اور یہ کسی زمانہ میں ضلع گورداسپور کے اکسٹرا اسسٹنٹ تھے اور مدت تک بٹالہ میں تحصیلدار بھی رہے۔ ایک جلسہ میں انہوں نے فرمایا کہ جس قدر بعض امور کے ظہور کا آخری زمانہ کے بارے میں وعدہ دیا گیا ہے اور بعض پیشگوئیاں فرمائی گئی ہیں ہمیں ان کی نسبت یہ اعتقاد نہیں رکھنا چاہیئے کہ وہ ضرور اپنی ظاہری صورت میں ہی ظہور پذیر ہوں گی۔ تا اگر ان کی حقیقت کسی اور طرح پر کھلے تو ہم ٹھوکر نہ کھاویں۔ اور ہمارا ایمان سلامت رہ جائے۔ اور کہا کہ چونکہ غالباً ہم اسی زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں جس کو آج سے کچھ کم تیرہ ۱۳ سو برس پہلے آخری زمانہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ ان میں سے بعض پیشگوئیاں ہماری ہی زندگی میں ظاہر ہو جائیں۔ سو ہمیں اجمالی ایمان کا اصول محکم پکڑنا چاہیئے اور کسی شق پر ایسا زور نہیں دینا چاہیئے جیسا کہ اس حالت میں دیا جاتا ہے کہ جب ایک حقیقت کی تہ تک ہم پہنچ جاتے ہیں۔ تمت کلامہٗ

اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ اُمت کے اجماع کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں اور ہمارے حال کے مولویوں کو یہ سخت دھوکا لگا ہوا ہے کہ پیشگوئیوں کو بھی جن کی اصل حقیقت ہنوز در پردۂ غیب ہے اجماع کے شکنجہ میں کھینچنا چاہتے ہیں۔

دراصل پیشگوئیاں حاملہ عورتوں سے مشابہت رکھتی ہیں اور مثلاً ہم ایک حاملہ عورت کی نسبت یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں کوئی بچہ ضرور ہے اور یقیناً وہ نو مہینے اور دس دن کے اندر اندر پیدا بھی ہو جائے گا مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیا شکل رکھتا ہے اور اس کی حالت جسمی کیسی ہے اور اس کے نقوش چہرہ کس طرز کے واقع ہیں اور لڑکا ہے یا بلاشبہ لڑکی ہے۔

شاید اس جگہ کسی کے دل میں یہ اعتراض خلجان کرے کہ اگر پیشگوئیوں کا ایسا ہی

اُن افعال سے کم رتبہ پر رہیگا جو خود خدا تعالیٰ علانیہ اور بالجہر اپنی قوت کاملہ سے ظہور میں لاتا ہے یعنی ایسا اقتداری معجزہ بہ نسبت دوسرے الٰہی کاموں کے جو بلاواسطہ اللہ جلشانہٗ سے ظہور میں آتے ہیں ضرور کچھ نقص اور کمزوری اپنے اندر موجود رکھتا ہوگا تا سرسری نگاہ والوں کی نظر میں **تشابہ فی الخلق** واقع نہ ہو۔ اسی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا باوجود اس کے کہ کئی دفعہ سانپ بنا لیکن آخر عصا کا عصا ہی رہا۔ اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر اُنکا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے۔ اور کہیں خدا تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہوگئیں۔ اور ہمارے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداری خوارق ہیں

چونکہ طاقت الٰہی سب سے زیادہ بھری ہوئی تھی کیونکہ وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تجلیات الٰہیہ کے لئے اتم و اعلیٰ و ارفع و اکمل نمونہ تھا اس لئے ہماری نظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداری خوارق کو کسی درجہ بشریت پر مقرر کرنے سے قاصر ہیں مگر تاہم ہمارا اسپر ایمان ہے کہ اس جگہ بھی اللہ جلشانہٗ اور اُسکے رسول کریمؐ کے فعل میں مخفی طور پر کچھ فرق ضرور ہوگا۔

اب ان تحریرات سے ہماری غرض اس قدر ہے کہ **لقا** کا مرتبہ جب کسی انسان کو میسر آتا ہے تو اُس مرتبہ کی تموّج کے اوقات میں الٰہی کام ضرور اُس سے صادر ہوتے ہیں اور ایسے شخص کی گہری صحبت میں جو شخص ایک حصہ عمر کا بسر کرے تو ضرور کچھ نہ کچھ یہ اقتداری خوارق مشاہدہ کریگا کیونکہ اس تموّج کی حالت میں کچھ الٰہی صفات کا رنگ ظلی طور پر انسان میں آجاتا ہے یہانتک کہ اُس کا رحم خدا تعالیٰ کا رحم اور اُس کا غضب خدا تعالیٰ کا غضب ہو جاتا ہے اور بسا اوقات وہ بغیر کسی دعا کے کہتا ہے کہ فلاں چیز پیدا ہو جائے تو وہ پیدا ہو جاتی ہے اور کسی پر غضب کی نظر سے دیکھتا ہے تو اُسپر کوئی

اقتداری معجزہ خدا کے بلاواسطہ کاموں سے کم درجہ پر ہوتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداری خوارق بھی ...

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 68 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 134 پر درج ہے

ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و ص ۳۰۶ حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ص ۳۰۷ ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق

ے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہے ڈال سکتی ہے۔ تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتی ہیں۔ راقم رسالہ ہذا نے اس علم کے بعض مشق کرنے والوں کو دیکھا ہے جنہوں نے ایک لکڑی کی تپائی پر ہاتھ رکھ کر ایسا اپنی حیوانی روح سے اُسے گرم کیا کہ اس نے چارپایوں کی طرح ص ۳۰۶ حرکت کرنا شروع کر دیا اور کتنے آدمی گھوڑے کی طرح اس پر سوار ہوئے اور اسکی تیزی اور حرکت میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ایک شخص اس فن میں کامل مشق رکھنے والا مٹی کا ایک پرندہ بنا کر اس کو پرواز کرتا ہوا بھی دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ نہیں کیا گیا کہ اس فن کے کمال کی کہاں تک انتہاء ہے۔ اور جبکہ ہم بچشم خود دیکھتے ہیں کہ اس فن کے ذریعہ سے ایک جماد میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جانداروں کی طرح چلنے لگتا ہے تو پھر اگر اس میں پرواز بھی ہو تو بعید کیا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جاوے اور عمل الترب سے اپنی روح کی گرمی اس کو پہنچائی جاوے وہ درحقیقت زندہ ص ۳۰۷ نہیں ہوتا بلکہ بدستور بے جان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کے روح کی گرمی بارود کی طرح اس کو جنبش میں لاتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے

ازالہ اوہام صفحہ 308 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 135 پر درج ہے

اپنے اندر رکھتا ہے جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے ومن لم یؤمن بذالک الا عجاز فواللہ ما قدر القرآن حق قدرہ وما عرف اللہ حق معرفتہ وما وقر الرسول حق توقیرہ۔

اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے کوئی شخص

برگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچا اور نہ درحقیقت ان کا زندہ ہوجانا ثابت ہوتا ہے۔ اس جگہ یہ بھی جاننا چاہیئے کہ سلب امراض کرنا یا اپنی روح کی گرمی جماد میں ڈال دینا درحقیقت یہ سب عمل الترب کی شاخیں ہیں۔ ہر یک زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس روحانی عمل کے ذریعہ سے سلب امراض کرتے رہے ہیں اور مفلوج مبروص مدقوق وغیرہ ان کی توجہ سے اچھے ہوتے رہے ہیں۔ جن لوگوں کے معلومات وسیع ہیں وہ میرے اس بیان پر شہادت دے سکتے ہیں کہ بعض فقراء نقشبندی و سہروردی وغیرہ نے بھی ان مشقوں کی طرف بہت توجہ کی تھی اور بعض ان میں یہاں تک مشاق گذرے ہیں کہ صدہا بیماروں کو اپنے یمین و یسار میں بٹھا کر صرف نظر سے اچھا کر دیتے تھے اور محی الدین ابن عربی صاحب کو بھی اس میں خاص درجہ کی مشق تھی۔ اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بنانے کی غرض سے یا کسی اور نیت سے ان مشغلوں میں مبتلا ہوگئے تھے۔ اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہوگیا مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں۔ جیسا کہ

ازالہ اوہام صفحہ 308 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 135 پر درج ہے

حوالہ نمبر 133

صفحہ ۱۹۰

علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ

اے برادران دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پا کر **براہین احمدیہ** کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادت اور
صفحہ ۱۹۱ اخلاق وغیرہ کے خدائے تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھی ہیں اور دوسرے کئی امور میں جن کی تصریح انہیں رسالوں میں کر چکا ہوں میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے اور یہ بھی میری طرف سے کوئی نئی بات ظہور میں نہیں آئی کہ میں نے ان رسالوں میں اپنے تئیں وہ موعود ٹھہرایا ہے جس کے آنے کا قرآن شریف میں اجمالاً اور احادیث میں تصریحاً بیان کیا گیا ہے کیونکہ میں تو پہلے بھی براہین احمدیہ میں بتصریح لکھ چکا ہوں کہ میں وہی مثیل موعود ہوں جس کے آنے کی خبر روحانی طور پر قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں پہلے سے وارد ہو چکی ہے۔ تعجب کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد سات میں جس میں براہین احمدیہ کا ریویو لکھا ہے ان تمام الہامات کی اگرچہ ایمانی طور پر نہیں مگر امکانی طور پر تصدیق کر چکے اور بدل و جان مان چکے ہیں مگر پھر بھی سنا جاتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب موصوف کو بھی اور لوگوں کا شور اور غوغا دیکھ کر

ازالہ اوہام صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 135 پر درج ہے

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ

ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ اپنے دعویٰ کے متعلق جسقدر ثبوت ہیں اجمالی طور پر انکو اسجگہ اکٹھا کر دیا جائے۔ سو اوّل تمہیدی طور پر اس بات کا لکھنا ضروری ہے کہ میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ ہمارے علماء کا یہ خیال ہے کہ وہی مسیح عیسیٰ ابن مریم جس پر انجیل نازل ہوئی تھی آخری زمانہ میں آسمان پر سے نازل ہوگا۔ لیکن ظاہر ہے کہ قرآن شریف اِس خیال کے مخالف ہے اور آیت فلمّا توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم[1] اور آیت کانا یاکلان الطعام[2] اور آیت ما محمد الّا رسول قد خلت من قبلہ الرسل[3] اور آیت فیھا تحیون وفیھا تموتون[4] اور دوسری تمام آیتیں جن کا ہم اپنی کتابوں میں ذکر کر چکے ہیں اس امر پر قطعیۃ الدلالت ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور انکی موت کا انکار قرآن سے انکار ہے اور پھر اس کے بعد اگرچہ اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہم احادیث سے حضرت مسیح کی وفات کی دلیل ڈھونڈیں لیکن پھر بھی جب ہم حدیثوں پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس عمر لکھی ہے اور جن میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر عیسیٰ اور موسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔ اور جن میں لکھا گیا ہے کہ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات یافتہ روحوں میں داخل ہیں۔ چنانچہ معراج کی تمام حدیثیں جو صحیح بخاری میں ہیں وہ اِس بات پر گواہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام معراج کی رات میں وفات شدہ روحوں میں دیکھے گئے۔ لہٰذا سب سے بڑھکر حدیثوں کے رو سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ تمام صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ گذشتہ تمام نبی جن میں حضرت عیسیٰ بھی داخل ہیں سب کے سب فوت ہو چکے ہیں۔ اِس

[1] المائدۃ: ۱۱۸ [2] المائدۃ: ۷۶ [3] آل عمران: ۱۴۵ [4] الاعراف: ۲۶

تحفہ گولڑویہ (ضمیمہ) صفحہ 118 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 295 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 135 پر درج ہے

حوالہ نمبر 135

حضرت عزیر اور حضرت مسیح ہیں اور اُن کا بہشت میں داخل ہو جانا اس سے ثابت ہوتا ہے جس سے اُن کی موت بھی بپایہ ثبوت پہنچتی ہے۔

(۲۸) اٹھائیسویں آیت اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ۔ (الجزو نمبر ۵) یعنی جس جگہ تم ہو اُسی جگہ موت تمہیں پکڑے گی اگرچہ تم بڑے مرتفع بُرجوں میں بودوباش اختیار کرو۔ اس آیت سے بھی صریح ثابت ہوتا ہے کہ موت اور لوازم موت ہر یک جگہ جسم خاکی پر وارد ہو جاتے ہیں۔ یہی سُنّت اللہ ہے اور اس جگہ بھی استثنار کے طور پر کوئی ایسی عبارت بلکہ ایک ایسا کلمہ بھی نہیں لکھا گیا ہے جس سے مسیح باہر رہ جاتا۔ پس بلاشبہ یہ اشارۃ النص بھی مسیح ابن مریم کی موت پر دلالت کر رہے ہیں۔ موت کے تعاقب سے مراد زمانہ کا اثر ہے جو ضعف اور پیری یا امراض و آفات منجر الی الموت تک پہنچاتا ہے۔ اس سے کوئی نفس مخلوق خالی نہیں۔ ۶۲۳

(۲۹) انتیسویں آیت مآ اٰتٰکم الرسول فخذوہ و ما نھٰکم عنہ فانتھوا۔ یعنی رسول جو کچھ تمہیں علم و معرفت عطا کرے وہ لے لو اور جس سے منع کرے وہ چھوڑ دو۔ لہٰذا اب ہم اس طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں کیا فرمایا ہے۔ سو پہلے وہ حدیث سُنو جو مشکوٰۃ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ یہ ہے۔

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین و اقلھم من یجوز ذالک رواہ الترمذی و ابن ماجۃ۔ یعنی اکثر عمریں میری اُمت کی ساٹھ سے ستر برس تک ہوں گی۔ اور ایسے لوگ کمتر ہوں گے جو ان سے تجاوز کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس اُمت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں۔ پھر اتنا فرق کیونکر ممکن ہے کہ اَور لوگ ستر برس تک مشکل سے پہنچیں اور اُن کا یہ حال ہو کہ دو ہزار کے قریب اُن کی زندگی کے برس گذر گئے اور اب تک مرتے نہیں ۶۲۴

ازالہ اوہام صفحہ 623 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 436 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 136 پر درج ہے

لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے باپ کے لحاظ سے فارسی النسل قرار دیا ہے اور ماں کے لحاظ سے مجھے فاطمی ٹھیراتا ہے اور وہی حق ہے جو وہ کہتا ہے۔ اور چوتھا امر جو مجھے دو پر مشتمل کرتا ہے وہ یہ ہے کہ میں جوڑا پیدا ہوا تھا۔ ایک میرے ساتھ لڑکی تھی جو مجھ سے پہلے پیدا ہوئی تھی۔

پھر ہم اپنے پہلے مقصد کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ یہ بالکل غلط اور دھوکا کھانا ہے کہ حدیثوں میں مسیح موعود کے بارے میں نبی کا نام دیکھ کر یہ سمجھا جائے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ کیونکہ انہیں حدیثوں میں اگرچہ آنے والے عیسیٰ کا نام نبی رکھا گیا ہے مگر اس کے ساتھ ایک ایسی شرط لگا دی گئی ہے کہ اس شرط کے لحاظ سے ممکن ہی نہیں کہ اس نبی سے مراد حضرت عیسیٰ اسرائیلی ہوں کیونکہ باوجود نبی نام رکھنے کے اس عیسیٰ کو انہی حدیثوں میں امتی بھی قرار دیا ہے۔ اور جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالیگا وہ ببداہت سمجھ لیگا کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے۔ کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے ہی کم ہوں مگر نہیں کہہ سکتے کہ جب تک وہ دوبارہ دنیا میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل نہ ہوں تب تک نعوذ باللہ وہ گمراہ اور بے دین ہیں یا وہ ناقص ہیں اور ان کی معرفت ناتمام ہے۔ پس میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ امتی ہرگز نہیں ہیں۔ گو وہ بلکہ تمام انبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ایمان رکھتے تھے مگر وہ ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو اُن پر نازل ہوئی تھیں۔ اور براہِ راست خدا نے اُن پر تجلّی فرمائی تھی یہ ہرگز نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی تعلیم سے وہ نبی بنے تھے تا وہ امتی کہلاتے۔ اُن کو خدا تعالیٰ نے الگ کتابیں دی تھیں۔ اور ان کو ہدایت تھی کہ اُن کتابوں ۱۹۲
پر عمل کریں اور کرادیں۔ جیسا کہ قرآن شریف اس پر گواہ ہے۔ پس اس بدیہی شہادت کی رو سے

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 192 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 364 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 136 پر درج ہے

جماعت اور ضالین یعنی عیسائیوں کے زمانہ ترقی کی خبر ہے۔ سو کس قدر خوشی کی بات ہے کہ وہ باتیں آج پوری ہوئیں ؛

بالآخر میں ایک اور رؤیا لکھتا ہوں جو طاعون کی نسبت مجھے ہوئی اور وہ یہ کہ میں نے ایک جانور دیکھا جس کا قد ہاتھی کے قد کے برابر تھا مگر مُنہ آدمی کے مُنہ سے ملتا تھا اور بعض اعضاء دُوسرے جانوروں سے مشابہ تھے اور میں نے دیکھا کہ وُہ یُوں ہی قدرت کے ہاتھ سے پیدا ہو گیا اور میں ایک ایسی جگہ پر بیٹھا ہوں جہاں چاروں طرف بن ہیں جن میں بیل گدھے گھوڑے کتے سور بھیڑیے اونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ سب انسان ہیں جو بدعملوں سے ان صُورتوں میں ہیں۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ وُہ ہاتھی کی ضخامت کا جانور جو مختلف شکلوں کا مجموعہ ہے جو محض قدرت سے زمین میں سے پیدا ہو گیا ہے وہ میرے پاس آ بیٹھا ہے اور قطب کی طرف اُس کا موُنہہ ہے خاموش صورت ہے آنکھوں میں بہت حیا ہے اور بار بار چند منٹ کے بعد اُن بنوں میں سے کسی بن کی طرف دَوڑتا ہے اور جب بن میں داخل ہوتا ہے تو اُس کے داخل ہونے کے ساتھ ہی شور قیامت اُٹھتا ہے اور ان جانوروں کو کھانا شروع کرتا ہے اور ہڈیوں کے چابنے کی آواز آتی ہے۔ تب وُہ فراغت کر کے پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے اور شاید دس منٹ کے قریب بیٹھا رہتا ہے اور پھر دُوسرے بن کی طرف جاتا ہے اور وُہی صورت پیش آتی ہے جو پہلے آئی تھی اور پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے۔ آنکھیں اُس کی بہت لمبی ہیں اور میں اس کو ہر ایک دفعہ جو میرے پاس آتا ہے خوب نظر لگا کر دیکھتا ہوں۔

۳۸ اور وہ اپنے چہرہ کے اندازہ سے مجھے یہ بتلاتا ہے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے میں مامور ہوں اور نہایت شریف اور پرہیز گار جانور معلوم ہوتا ہے اور کچھ اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ وُہی کرتا ہے جو اسکو حکم ہوتا ہے۔ تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون

نزول المسیح صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 416،415 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 136 پر درج ہے

[ہے اور یہی وہ **دابۃ الارض** ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں **وعدہ**]
تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا۔ کہ وہ
ہمارے نشانوں پر **ایمان** نہیں لاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ
اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ[1] اور جب **مسیح موعود** کے بھیجنے
سے خدا کی حجت اُن پر پوری ہو جائے گی تو ہم زمین میں سے ایک جانور نکال کر کھڑا
کریں گے وہ لوگوں کو کاٹے گا اور زخمی کریگا اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان
نہیں لائے تھے۔ دیکھو سورۃ النمل الجزو نمبر ۲۰۔
اور پھر آگے فرمایا ہے وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ
بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۔ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا
بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ
لَا يَنْطِقُوْنَ[2]۔ ترجمہ۔ اُس دن ہم ہر ایک اُمت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے
جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے تھے اور اُن کو ہم جدا جدا جماعتیں بنا دیں گے یہاں تک کہ
جب وہ عدالت میں حاضر کئے جائیں گے تو خدائے عزوجل اُن کو کہے گا کہ کیا تم نے
میرے نشانوں کی بغیر تحقیق کے تکذیب کی یہ تم نے کیا کیا اور ان پر بوجہ اُن کے ظالم
ہونے کے حجت پوری ہو جائے گی اور وہ بول نہ سکیں گے۔ سورۃ النمل الجزو نمبر ۲۰۔
اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی دابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود
کے زمانہ میں **ظاہر ہونا ابتدا سے مقرر ہے** یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور
۳۶ ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ **طاعون کا کیڑا ہے**
اور خدا تعالےٰ نے اس کا نام دابۃ الارض رکھا کیونکہ زمین کے کیڑوں میں سے ہی یہ
بیماری پیدا ہوتی ہے اسی لئے پہلے چوہوں پر اس کا اثر ہوتا ہے اور مختلف صورتوں

[1] النمل: ۸۳ [2] النمل: ۸۴-۸۶ ۴۰

نزول المسیح صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 415، 416 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 136 پر درج ہے

الكافرين ونشهد ان دين الاسلام حق حتى انها تقتل ابليس وتمزقه وبعض الاحاديث يدل على انها امرأة كافرة خادمة للشيطان و جساسة للدجال وليس فيها خير فلا يمكن التوفيق بينهما الا ان نقول ان المراد من دابة الارض علماء السوء الذين يشهدون باقوالهم ان الرسول حق والقرآن حق ثم يعملون الخبائث ويخدمون الدجال كأن وجودهم من الجزئين جزء مع الاسلام وجزء مع الكفر اقوالهم كاقوال المؤمنين وافعالهم كافعال الكافرين فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن انهم يكثرون فى آخر الزمان وسموا دابة الارض لانهم اخلدوا الى الارض وما ارادوا ان يرفعوا الى السماء واطمئنوا بالدنيا وشهواتها وما بقى لهم قلب كالانسان واجتمعت فيهم عادات السباع و الخنازير والكلاب تراهم مستكبرين متبخترين كانهم بلغوا السماء ومسوها ولم تخرج ارجلهم من الارض من شدة انتكاسهم الى الدنيا فهم كالذى شدد اسره وكالمسجونين يكلمون الناس من الاست لا من الافواه يعنى ولا تجد فى كلماتهم طهارة وبركة واستقامة و نورانية كلمات الصالحين[*]۔

* قال قائل لوكان هذا هو الحق ان دابة الارض هى طائفة علماء هذا الزمان فيلزم ان يكون تكفيرهم حقا وصدقا فان من شأن دابة الارض انها تسم المؤمن والكافر فمن جعله الدابة كافرا يشير المعترض الينا فعليكم ان تقروا بكفره فان التكفير بمنزلة الوسم من دابة الارض فيقال فى جواب هذا المعترض ان المراد من الوسم اظهار كفر كافر وايمان مؤمن فهذا الاظهار على نوعين قد يكون بالاقوال وقد يكون بالافعال ونتائجها وقد جرت سنت الله انه قد يجعل الكافرين والفاسقين علة موجبة لظهور انوار ايمان انبياءه واولياءه الاترى الى سيدنا ونبينا محمد المصطفى صلعم كيف كانت

یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

حمامۃ البشریٰ صفحہ 142 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 208 از مرزا قادیانی

افسوس کہ ہماری قوم کے لوگ استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے سخت پیچوں میں پھنس گئے ہیں اور ایسی مشکلات کا سامنا انہیں پیش آگیا ہے کہ اب اُن سے بآسانی نکلنا ان لوگوں کیلئے سخت دشوار ہے اور جو نکلنے کی راہیں ہیں وہ اُنہیں قبول نہیں کرتے۔ مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اُتریں گے تو اُن کا لباس زرد رنگ کا ہوگا اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیسا لغو خیال ہے زرد رنگ پہننے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی لیکن اگر اس لفظ کو ایک کشفی استعارہ قرار دے کر معبرین کے مذاق اور تجارب کے موافق اسکی تعبیر کرنا چاہیں

ایک یہ کہ جب وہ مسیح آئے گا تو مسلمانوں کی اندرونی حالت کو جو اُس وقت بغایت درجہ بگڑی ہوئی ہوگی اپنی صحیح تعلیم سے درست کر دے گا اور اُن کے روحانی افلاس اور باطنی ناداری کو بکلی دور فرما کر جواہرات علوم و حقائق و معارف اُن کے سامنے رکھ دے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اس دولت کو لیتے لیتے تھک جائیں گے اور اُن میں سے کوئی طالب حق روحانی طور پر مفلس اور نادار نہیں رہے گا بلکہ جس قدر سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں ان کو بکثرت طیب غذا صداقت کی اور شربت شیریں معرفت کا پلایا جائے گا اور علوم حقہ کے موتیوں سے اُن کی جھولیاں پُر کر دی جائیں گی اور جو مغز اور لب لباب قرآن شریف کا ہے اس عطر کے بھرے ہوئے شیشے اُن کو دیئے جائیں گے۔

دوسری علامت خاصہ یہ ہے کہ جب وہ مسیح موعود آئے گا تو صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کریگا اور دجال یک چشم کو قتل کر ڈالے گا اور جس کافر تک اس کے دم کی ہوا پہنچے گی وہ فی الفور مر جائیگا سو اس علامت کی اصل حقیقت جو روحانی طور پر مراد رکھی گئی ہے یہ ہے کہ مسیح دنیا میں آکر صلیبی مذہب کی شان و شوکت کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالے گا اور اُن لوگوں کو جن میں خنزیروں کی بے حیائی اور نجاست خواری ہے اُن پر دلائل قاطعہ کا ہتھیار چلا کر ان سب کا کام تمام کریگا اور وہ لوگ جو صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں مگر دین کی آنکھ بکلی ندارد۔ بلکہ ایک بدنما ٹینٹ اس میں نکلا ہوا ہے انکو بین حجتوں کی سیف قاطعہ سے ملزم کر کے اُن کی منکرانہ ہستی کا خاتمہ کر دے گا اور نہ صرف ایسے یک چشم لوگ بلکہ ہر ایک کافر جو دینِ محمدی کو بنظر استحقار دیکھتا ہے مسیحی دلائل کے جلالی دم سے روحانی طور پر مارا جائے گا۔ غرض یہ سب عبارتیں استعارہ کے طور پر واقع ہیں جو اس عاجز پر

ازالہ اوہام صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

نحن مناظرون فی امر نزول المسیح من السماء ، ولا نسلم انه ثابت من الکتاب و السنة ؛ و ان کان ثابتاً فلا ینبغی لنا ولا لاحد ان یأبی و یتمعض من قبوله ، فانه لا یفر من قبول الحق الا ظالم معتد لا یحب الصدق اوضال جاهل لا یعرف قدرها ؛ و اما ان کان غیر ثابت فلا ینبغی لصالح ان یختاره لنفسه ، فکیف یدعو الیه رجلاً یمشی علی صراط مستقیم وکیف یحسبه من الکافرین ؟ دان امر الدین امر جلیل الخطب عظیم القدر لا ینبغی لاحد ان یستعجل فیه بل اللازم الواجب علی کل مسلم مؤمن ان یطرح من بینه البخل و الشحناء و یدعو الله و یسأله بالتضرعات والابتهالات هدایة من لدنه ، ومن یهدی الا الله وهو أحسن الهادین - ومن نظر فی القرآن وفکر فی الفرقان بالتدبر والامعان فیظهر علیه کل ما سولت للعلماء أنفسهم وقد عتوا عتواً کبیرا ، وعاندوا الحق و أشاعوا کذباً و زوراً ، وان الحق

مبذولة فی تنقیدها و تمیزها ، و أنفدوا أعمارهم فیها و أضلوا أنفسهم فی سککها و ما التفتوا الی صحف الله و استنباط مسائلها ، فبقی الفرقان کالمستتر من أعینهم وبقیت أسراره کالدرر المکنونة او الخزائن المدفونة ، ما عرفوها وما رعوها حق رعایتها و أکبوا علی کتب أخری کالمعرضین - ولو أنهم توجهوا الی القرآن لکشف الله علیهم سر کل حقیقة و نجاهم من براری الشبهات ، و لکنهم ما شاؤا ان ینوروا و اختاروا العمی وعادوا قوماً منورین ، فمن اعظم خطیئاتهم انهم لم یفهموا حقیقة المسیح الموعود الذی أخبروا عنه وقالوا ان عیسی بن مریم علیه السلام ینزل من السماء وقد کانوا یقرؤن فی القرآن انه توفی ولحق باخوانه الذین خلوا من قبله ، فنسوا ما کانوا یعلمون و اتبعوا ما قیل بعد المأتین ، و نبذوا آیات الله وراء ظهورهم کأنهم ما وجدوا فی القرآن أثرا من أخبار وفاة المسیح وکأنهم کانوا من الغافلین - و اذا قیل لهم ان الله قد أخبر عن وفاة المسیح فی آیاته المحکمات و قال :

حمامۃ البشریٰ صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 206 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

اپنی تحریروں اور چھپی ہوئی کتابوں کے ذریعہ سے مخالفوں اور موافقوں میں پیش از وقت شائع کر دیا ہو اور اپنی عظمت میں میری پیشگوئیوں کے مساوی ہوں اس زمانہ میں دکھاویں۔ جن میں الٰہی قوت محسوس ہو تب بھی میں جھوٹا ہو جاؤں گا + اور قسم کیلئے ضروری ہوگا کہ جو صاحب قسم کھانے پر آمادہ ہوں وہ قادیان میں آکر میرے رُو برو قسم کھاویں میں کسی کے پاس نہیں جاؤں گا۔ یہ دین کا کام ہے پس جو لوگ باوجود مولویت کی لاف کے اس میں سستی کریں تو خود کاذب ٹھہرینگے۔ اگر میرے جیسے شخص کو جس کا نام دجّال رکھتے ہیں مغلوب کرلیں تو گویا تمام دُنیا کو بدی سے چھڑا دینگے۔ اور قسم کے وقت یہ شرط نہایت ضروری ہوگی کہ میں اُنکی قسم سے پہلے پُورے دو گھنٹے تک عام جلسہ میں ان پیشگوئیوں کی سچائی کے دلائل انکے سامنے بیان کرونگا تا وہ جلدی کر کے ہلاک نہ ہو جائیں اور نیز اُنپر حجت پُوری ہو اور اُن کا حق نہیں ہوگا کہ بجز قسم کھانے کے ایک کلمہ بھی مُنہ پر لائیں خاموشی سے دو گھنٹے تک میرے بیان کو سُنیں گے پھر حسب نمونہ مذکورہ قسم کھا کر اپنے گھروں میں جائینگے اور یاد رہے کہ میں نے سید احمد خان صاحب کا نام منکرین کی مد میں اسلئے لکھا ہے کہ اُنکو خدا کے اُس الہام بلکہ وحی سے بھی انکار ہے جو خدا سے نازل ہوتی اور علم غیب کی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے چونکہ وہ بھی اب عمر کی منزل کو طے کر چکے ہیں میں نہیں چاہتا کہ وہ یورپ کے کورانہ خیالات کی پیروی کر کے اس غلطی کو قبر میں لیجائیں۔ اب گو وہ متوجہ نہ ہوں اور اس بات کو ٹھٹھے میں اڑائیں مگر میں نے تو جو تبلیغ کرنی تھی وہ کر چکا ہوں میں ڈرتا ہوں کہ میں پوچھا نہ جاؤں کہ ایک بندہ گم شدہ کو تم نے کیوں تبلیغ نہ کی +

بعض نادان کہتے ہیں کہ ہر دفعہ عذاب اور موت کی پیشگوئیاں کیوں کی جاتی ہیں۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ ہر ایک نبیؑ انذاری پیشگوئیاں کرتا رہا ہے اگر یہ روا نہیں ہے تو اسکے کیا معنے ہیں کہ مسیح موعود کے دم سے مخالف مرینگے +

غرض یہ نو صاحب ہیں جو قسم کھانے کیلئے منتخب کئے گئے ہیں کیونکہ ہر ایک ان میں سے ایک جماعت اپنے ساتھ رکھتا ہے پس کس کے ساتھ فیصلہ کرنے سے جماعت کا فیصلہ خود ضمناً ہو جائیگا۔ قسم کا یہی مضمون ہوگا کہ یہ پیشگوئیاں پُوری نہیں ہوئیں اور یہ پہلے

سراج منیر صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 58 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 138 پر درج ہے

حوالہ نمبر 142

کچھ تور ہوں۔ پس کیا نیک دل اور دانشمند انسان ایک دم کے لئے بھی ایسے شریر کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ گورنمنٹ کے لئے یہ بات نہایت اطمینان بخش ہے کہ میری جماعت کے لوگ جاہل۔ وحشی۔ اوباش۔ بدمعاش اور بدرویہ لوگ نہیں ہیں بلکہ وہ ایسے نیک منش اور نیک چلنی میں شہرت یافتہ ہیں۔ جو کوئی ان میں سے گورنمنٹ کی نظر میں نیک چلنی اور نیک مزاجی اور پاک دلی اور خیر خواہی سرکار میں مسلّم ہیں۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے معزز عہدوں پر سرفراز ہیں۔ سر سید احمد خاں صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی نے جو اپنے آخری وقت میں یعنی موت سے تھوڑے دن پہلے میری نسبت ایک شہادت شائع کی ہے۔ اس سے گورنمنٹ عالیہ سمجھ سکتی ہے کہ اس دانا اور مردم شناس شخص نے میرے طریق اور رویہ کو بدل پسند کیا ہے۔ چنانچہ حاشیہ میں ان کے کلمات کو درج کرتا ہوں+۔

حاشیہ:۔ "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی"

9 + مرزا صاحب نے جو اشتہار ۲۵؍ جون ۱۸۹۷ء کو جاری کیا ہے اس اشتہار میں مرزا صاحب نے ایک نہایت لطیف عمدہ فقرہ گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور وفاداری کی نسبت لکھا ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک مسلمان کو جو گورنمنٹ انگریزی کی رعیت ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے جیسا مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ اس لئے ہم اس فقرہ کو اپنے اخبار میں چھاپتے ہیں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ "گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی کی نسبت جو میرے پر حملہ کیا گیا ہے۔ یہ حملہ بھی محض شرارت ہے۔ سلطان روم کے حقائق بجائے خود ہیں مگر اس گورنمنٹ کے حقوق بھی ہمارے سر پر ثابت شدہ ہیں۔ اور ناشکر گذاری ایک بے ایمانی کی قسم ہے۔

10 اے نادانو! گورنمنٹ انگریزی کی تعریف تمہاری طرح میری قلم سے منافقانہ نہیں نکلتی بلکہ میں اپنے اعتقاد اور یقین سے جانتا ہوں کہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گورنمنٹ کی پرامن سلطنت ہونے کا اور کیا میرے نزدیک ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے

* [illegible]

کشف الغطاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 189 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 138 پر درج ہے

اور ثابت قدمی اور رُوحانی زندگی اور استقامت اور اخلاق نبوّت عطا کرتا ہے۔ اسلئے وہ معمولی دُنیا داروں کی طرح اس مالی صدمہ کی برداشت نہ کر سکے اور اسی غم کے دن بدن کوفتہ ہو کر انکی رُوح تحلیل ہوتی گئی۔ یہانتک کہ یہ مُردار دُنیا جسکو وہ بڑا مدعا سمجھتے تھے۔ ایک دم میں ان سے جُدا ہو گیا۔ گویا وہ کبھی دُنیا میں نہیں آئے تھے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ جیسا کہ غموم اور صدمۂ مالی کے وقت میں دلی کمزوری ان سے ظہور میں آئی۔ اور اس مصیبت سے غشی بھی ہوگئی اور آخر اسی میں انتقال فرما گئے۔ ایسا ہی دُوسرے پہلو کی وجہ سے یعنے جب انکو دُنیا کی عزت اور مرتبت اور عروج اور ناموری حاصل ہوئی۔ تو ان ایام میں بھی اُن سے اس دوسرے رنگ میں سخت کمزوری ظہور میں آئی۔ انکے وقت میں خدا نے یہ آسمانی سلسلہ پیدا کیا۔ مگر انھوں نے اپنی دُنیوی عزّت کی وجہ سے اِس سلسلہ کو ایک ذرہ عظمت کی نظر سے نہیں دیکھا۔ بلکہ اپنے ایک خط میں کسی اپنے دوست آشنا کو لکھا کہ یہ شخص جو ایسا دعویٰ کرتا ہے۔ بالکل ہیچ ہے اور اسکی تمام کتابیں لغو اور بے سود اور باطل ہیں۔ اور اس کی تمام باتیں ناراستی سے بھری ہوئی ہیں۔ حالانکہ سر سیّد صاحب اِس بات سے بکلی محروم رہے کہ کبھی میرے کسی چھوٹے سے رسالہ کو بھی اوّل سے آخر تک دیکھیں۔ وُہ غصے کے وقت میں دُنیوی رعونت سے ایسے مدہوش تھے کہ ہر ایک کو اپنے پیروں کے نیچے کچلتے تھے اور یہ دکھلاتے تھے کہ گویا انکو دُنیوی حیثیت کے رُو سے ایسا عروج ہے کہ انکا کوئی بھی ثانی نہیں۔ ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اکثر انکا شیوہ تھا۔ جب میں ایکدفعہ علیگڈھ میں گیا۔ تو مجھ سے بھی اِسی رعونت کی وجہ سے جس کا تخم تو وہ انکے دِل میں مستحکم ہو چکا تھا ہنسی ٹھٹھا کیا۔ اور یہ کہا کہ آؤ میں مُرید بنتا ہوں اور آپ مُرشد بنیں اور حیدر آباد میں چلیں اور کچھ جھوٹی کرامات

تریاق القلوب صفحہ 340 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 468 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 138 پر درج ہے

حوالہ نمبر 143

دکھائیں اور میں تعریف کرتا پھروں گا۔ تب ریاست اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ایک لاکھ روپیہ دے دیگی۔ اس میں دو حصّے میرے اور ایک حصّہ آپ کا ہوا۔" گویا اس تقریر میں وہ ٹھگ جو سادھو کہلاتے ہیں مجھے قرار دیا۔ ایسا ہی اور کئی باتیں تھیں جن کا اب اُنکی وفات کے بعد لکھنا بے فائدہ ہے۔ اس قدر تحریر سے غرض یہ ہے کہ اس پہلو کی کمزوری بھی ان میں موجود تھی جو دولت اور عزت اور ناموری تک پہنچکر تکبّر اور نخوت اور رعونت اور خود پسندی کے رنگ میں ظہور میں آتی ہے۔ اور یہ اُن کا قصور نہیں ہے بلکہ ہر ایک دنیادار کا یہی حال ہے کہ وُہ دو قسم کی کمزوری اپنے اندر رکھتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جو مولوی کے خطاب سے مشہور ہے۔ وُہ اپنے تئیں مولوی کہلا کر نہیں چاہتا کہ دُوسرے کا عزّت سے نام بھی لے۔ بلکہ اسکی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر وُہ دُوسرے کو منشی بھی کہدے۔ بہت سے دولتمند رئیس یا مسلمان حکام ہیں۔ وہ اِس بات کو اپنے لئے سخت عار سمجھتے ہیں کہ کسی کو السلام علیکم کا جواب دیں اور اگر کوئی السلام علیکم کہے تو بہت بُرا مانتے ہیں۔ اور اگر ممکن ہو تو سزا دیدیں۔ یہ تمام کمزوری کے طریق ہیں۔ اور اس کو چراغ نبوّت سے روشنی لینے والے اخلاقی کمزوری سے نامزد کرتے ہیں۔ غرض سید احمد خاں صاحب کی موت بھی آخر کمزوری کی وجہ سے ہوئی۔ خدا اُن پر رحم کرے۔ [۱۵۱]

اب ہم اس اشتہار مورخہ ۱۲۔ مارچ ۱۸۹۷ء کو جس میں سید احمد خاں صاحب کی موت کی نسبت پیشگوئی ہے۔ بعینہٖ اِس جگہ درج کر دیتے ہیں۔ اور یہ اشتہار لاکھوں انسانوں میں مشتہر ہو چکا ہے۔ اور ہم بہت سے لوگوں کو قبل از وقت زبانی کہہ چکے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے معلوم کرا دیا ہے۔ کہ اب عنقریب سید صاحب فوت ہو جائیں گے۔ اور اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء

تریاق القلوب صفحہ 340 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 468 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 138 پر درج ہے

اَب انجمن نے جواب سے مُنہ پھیر کر اور ایک دوسرا پہلو اختیار کر کے دکھا دیا کہ یہ گمان اُن کا ٹھیک ہے اور انجمن کے حامی جیسا کہ پیسہ اخبار اور ابزرور زور سے کہتے ہیں کہ ردّ کی کچھ بھی ضرورت نہیں تھی پہلی کتابیں بہت ہیں۔ اب وہی بات ہوئی جو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولقد صدّق علیھم ابلیس ظنّہ۔[1]

اب کیا انجمن اُس صورت میں جو میموریل کا نشانہ خالی جائے یا ادھورا رہے اُس دوسرے پہلو کو اختیار کر سکتی ہے کہ ردّ لکھا جائے اور ایسے ارادے کو پیسہ اخبار یا ابزرور وغیرہ اخباروں میں شائع کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اب اہل اسلام دیکھ لیں کہ اس انجمن کی شتاب کاری سے کس قدر اسلام کی حقیقی کارروائی کو ضرر پہنچا ہے اور کیسے اسلام کے مدافعت میں حرج واقع ہوا ہے۔ سر سید احمد خان بالقابہ کیسا بہادر اور زیرک اور ان کاموں میں فراست رکھنے والا آدمی تھا انہوں نے آخری وقت میں بھی اس کتاب کا ردّ لکھنا بہت ضروری سمجھا اور میموریل بھیجنے کی طرف ہرگز التفات نہ کیا۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو آج وہ میری رائے کی ایسی ہی تائید کرتے جیسا کہ انہوں نے سلطان روم کے بارے میں صرف میری ہی رائے کی تائید کی تھی اور مخالفانہ راؤں کو بہت ناپسند اور قابل اعتراض قرار دیا تھا۔ اب ہم اس بزرگ پولیٹیکل مصالح شناس کو کہاں سے پیدا کریں تا وہ بھی ہم سے ملکر اس انجمن کی شتاب کاری پر رو ویں۔ سچ ہے "قدر مرداں بعد از مُردن"۔

اگر اس انجمن کی طرف سے یہ عذر پیش ہو کہ ہم اسلئے ردّ لکھنے کے مخالف ہیں کہ یہ لوگ گو کیسی ہی دیدہ دہنی سے کام لیتے ہیں مگر پھر بھی شاہی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہذا اُن کا ردّ لکھنا ادب کے مخالف ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ کیا مواخذہ کرنے کے لئے اور سزا دلانے کے لئے میموریل بھیجنا یہ ادب میں داخل ہے۔ ہماری گورنمنٹ عالیہ نے نہایت عقلمندی اور بلند ہمتی سے یہ قانون ہر ایک کیلئے کھولا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے مذہب پر اختلاف رائے کی بنا پر حملہ کرے تو اُس دوسرے شخص کا بھی اختیار ہے کہ وہ اُس حملہ کی

[1] سبا: ۲۱

حوالہ نمبر 145

۱۵۵

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس حد تک میں مشرف کیا گیا ہوں اُسی حد تک میں نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں میری تائید میں بیان فرمائیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۴۳	آج سے نو برس پہلے	اسی طرح اس زمانہ میں جبکہ بمبئی میں بھی طاعون کا نام و نشان نہ تھا طاعون کے آنے کیلئے دعا کی گئی اور وہ دعا منظور ہو گئی چنانچہ ۱۳۱۱؁ہجری میں جس کو نو برس ہو گئے یہ دعائیہ شعر حمامۃ البشریٰ میں موجود ہے۔ فَلَمَّا طَغَى الْفِسْقُ الْمُبِيْدُ بِسَيْلِهٖ ۞ تَمَنَّيْتُ لَوْ كَانَ الْوَبَاءُ الْمُتَبِّرُ دیکھو صفحہ اوّل قصیدہ حمامۃ البشریٰ یعنی جب فسق کا طوفان برپا ہوا تو میں نے خدا سے چاہا کہ طاعون آوے۔	چند سال کے بعد اول بمبئی میں طاعون پھوٹ پڑی
پیشگوئی نمبر ۴۴	۱۸۹۶ء	ایسا ہی طاعون کے بارے میں رسالہ سراج منیر صفحہ ۵۹ میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ جن لوگوں نے لیکھرام کے متعلق کی پیشگوئی کو قبول نہیں کیا تھا اُن پر بھی طاعون کی بلا نازل ہو گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا[1] یعنی جنہوں نے گوسالہ کو عزت دی اور اسکی پرستش کی اُن پر غضب آئیگا اور ذلت کی مار اُن پر پڑیگی سو دنیا میں غضب نازل ہونے سے مراد طاعون ہے اور اسی کتاب کے صفحہ ۶۰ میں طاعون کی نسبت یہ الہام بھی لکھا تھا یا مسیح الخلق عدوانا یعنے طاعون کے غلبہ کے وقت لوگ کہیں گے کہ اے مسیح ہماری شفاعت کر۔ اور اس کتاب کے شائع کرنے پر آج سے جو ۱۰ جولائی ۱۹۰۲؁ء ہے پانچ برس گذر گئے	اس پیشگوئی کے چند سال بعد پنجاب میں طاعون پھیل گئی۔
ثبوت پیشگوئی نمبر ۴۳ و ۴۴		ان دونوں پیشگوئیوں نمبر ۴۳ و ۴۴ کے ثبوت میں سرکاری نقشجات کافی ہیں۔ جن کا ہم صفحہ ۱۵۲ و ۱۵۴ میں ذکر کر آئے ہیں۔	

[1] الاعراف: ۱۵۳

یہ حوالہ صفحہ 140 پر درج ہے	نزول المسیح صفحہ 157 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 533 از مرزا قادیانی

(الرعد : ۴۲) یعنی ہم دور دور سے زمین کو گھٹاتے چلے آتے ہیں یہ عادت اللہ ہے کہ اول عذاب ایسے لوگوں سے شروع ہوتا ہے جو دور دور ہوتے ہیں اور ضعیف اور کمزور ہوتے ہیں۔ بیوقوف یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ صرف انہیں کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں مگر عذاب لپک کران تک پہنچتا ہے جن کو خبر نہیں ہوتی اور بے پروا ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی اس میں حکمتیں ہوتی ہیں وہ چاہتا ہے کہ یہ لوگ اور شوخی کرلیں لوگوں کو اس طاعون کی خبر نہیں ہے وہ مجھے لکھتے ہیں اور اشتہاروں میں شائع کرتے ہیں کہ یہ بھی ایک مرض ہے جس کا علاج ہو سکتا ہے اب ان پر لازم ہے کہ ڈاکٹروں سے علاج کروائیں۔ آخر سول (C.T.V.I) نے لکھ دیا کہ ہم کہاں تک اس پر پردہ ڈالیں خود گورنمنٹ کو بھی اس ٹیکہ سے تکلیف پہنچی ہے۔

طاعون کی اقسام

فرمایا:۔

طاعون تین قسم کی ہے ایک خفیف جس میں صرف گلٹی نکلتی ہے اور تپ نہیں ہوتا۔ دوسری اس سے تیز کہ اس میں گلٹی کے ساتھ تپ بھی ہوتا ہے تیسری سب سے تیز اس میں تپ نہ گلٹی۔ بس آدمی سویا اور مرگیا ہندوستان کے بعض دیہات میں ایسا ہی ہوا ہے کہ دس آدمی رات کو سوئے تو صبح کو مرے ہوئے پائے گئے۔ اس کا اصل باعث طعن ہے یہ لوگ ٹھٹھہ کرتے ہیں مگران کو پتہ لگ جائے گا جو مخالف بکواس کیا کرتے ہیں ان پر یک لخت پتھر نہیں پڑا کرتے اول ان کو دور سے آگ دکھائی جاتی ہے تاکہ وہ توبہ کریں۔

خدا تعالیٰ اِس وقت اپنا چہرہ دکھلانا چاہتا ہے

شیخ نور احمد صاحب نے عرض کی حضور اب بھی مخالف کہتے ہیں کہ ہمیں طاعون کیوں نہیں ہوتی۔ فرمایا :۔

[قرآن میں بھی یہی لکھا ہے کہ وہ لوگ خود عذاب طلب کرتے تھے کمبخت یہ نہیں کہتے کہ دعا کرو کہ ہمیں ہدایت ہو جائے طاعون ہی مانگتے ہیں دراصل یہ لوگ دہریہ ہیں خدا پر ان لوگوں کو ایمان نہیں ہے خدا تعالیٰ اس وقت اپنا چہرہ دکھلانا چاہتا ہے۔] اس وقت جس قدر عیاشی فسق و فجور۔ حقوق العباد میں غصب وغیرہ ہو رہے ہیں کیا اس کی کوئی حد ہے۔ ہمیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ دکانداروں کی طرح ایک دکاندار ہے مگر عنقریب خدا تعالیٰ ان کو بتلا دے گا کہ دکان تو ہے مگر خدا تعالیٰ کی دکان ہے ایک صریح کشش آسمان سے ہے اور صریح خدا تعالیٰ کے ارادے معلوم ہیں کہ

ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ 449 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 140 پر درج ہے

حوالہ نمبر 147

اخر من كتب اولى۔ اتكفيك هذه الشواهد او ناتيك بامثال أخرى۔
ازکتاب ہائے نخستیں برآر آیا کفایت اند ترا ایں گواہان یا دیگر امثال ہا بیاریم
فان فكرت فيما تلوت عليك من الامثال ذكرا۔ فستعلم انك قد بلغت منى ۱۸
پس اگر فکر کنی در آنچہ بر تو خواندم از امثال برائے یاد ہا نیدن پس عنقریب بدانی کہ از ما عذر کامل
عذرا۔ هذا وساكشف عليك امرا لم تستطع عليه صبرا۔
شنیدی ایں است بطور مختصر و عنقریب مفصل بیان آں امر می کنم کہ برو صبر نہ کردی۔

البيانُ الشافي في هذا البابِ وتفصيلُ ما الجأني

بیان شافی دریں باب وتفصیل آں امر کہ چرا برائے

الى تركِ التطعيمِ والتوكل على ربِّ الارباب

ترک خال زدن مضطر گردیدم و بیان توکل بر خدائے خداوندان۔

اعلم ان موضوع امرنا هذا هو الدعوى الذى عرضت على الناس وقلت انى
بدانکہ موضوع ایں امرِ ما آں دعویٰ است کہ بر مردم پیش کردم و گفتم کہ من
انا المسيح الموعود والامام المنتظر المعهود۔ حكمنى الله لرفع اختلاف الامة
مسیح موعود ہستم و امام منتظر معہود ہستم خدا مرا حکم مقرر کردہ است برائے دفع اختلاف اُمت
وعلمنى من لدنه لادعو الناس على البصيرة۔ فما كان جوابهم الا السب و
و از جناب خود مرا تعلیم داد تا مردم را بوجہ بصیرت بخوانم پس جواب او شاں بجز ایں ہیچ نبود کہ دشنام ہا
الشتم والفحشاء۔ والتكفير والتكذيب والايذاء۔ وقد سبّونى بكل سبّ
دادند و فحش ہا گفتند و کافر گفتن و دروغگو قرار دادن و ستم کردن و مرا از ہر گونہ سبّ و شتم یاد کردند
فما رددت عليهم جوابهم۔ وما عبأت بمقالهم وخطابهم۔ ولم يزل
پس جواب آں دشنامہا ندادم و پروائے آں گفتگو و خطاب ایشاں نداشتم و دشنام دادن

٢٠

مواہب الرحمٰن صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 236 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 140 پر درج ہے

حوالہ نمبر 148

11

میں پسند نہیں کرتا کہ ایسی درخواستوں پر کوئی انذاری پیشگوئی کی جائے بلکہ آئندہ ہماری طرف سے یہ اصول رہے گا کہ اگر کوئی ایسی انذاری پیشگوئیوں کے لئے درخواست کرے تو اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں کی جائے گی جب تک وہ ایک تحریری حکم اجازت صاحب مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے پیش نہ کرے۔ یہ ایک ایسا طریق ہے جس میں کسی محک کی گنجائش نہیں رہے گی۔

یہ بات بھی میں تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔ لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں۔ مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دُشنام دہی کے رنگ میں تھے جن کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھی۔ اِس کا ثبوت اُس مقابلہ سے ہوتا ہے جو میں نے اپنی کتابوں اور مخالفوں کی کتابوں کے سخت الفاظ اکٹھے کرکے کتاب مثل مقدمہ مطبوعہ کے ساتھ شامل کئے ہیں جس کا نام میں نے **کتاب البریّت** رکھا ہے اور باایں ہمہ مَیں نے ابھی بیان کیا ہے کہ میرے سخت الفاظ **جوابی** طور پر ہیں **ابتدا** سختی کی مخالفوں کی طرف سے ہے۔

اور میں مخالفوں کے سخت الفاظ پر بھی صبر کر سکتا تھا۔ لیکن دو مصلحت کے سبب سے میں نے جواب دینا مناسب سمجھا تھا۔ **اوّل** یہ کہ تا مخالف لوگ اپنے سخت الفاظ کا سختی میں جواب پاکر اپنی روش بدلالیں اور آئندہ تہذیب سے گفتگو کریں۔ **دوم** یہ کہ تا مخالفوں کی نہایت ہتک آمیز اور غصہ دلانے والی تحریروں سے عام مسلمان جوش میں نہ آویں اور سخت الفاظ کا جواب بھی کسی قدر سخت پاکر اپنی پُرجوش طبیعتوں کو اس طرح سمجھالیں کہ اگر اُس طرف سے سخت الفاظ استعمال ہوئے تو ہماری طرف سے بھی کسی قدر سختی کے ساتھ اُن کو جواب مل گیا اور اس طرح وہ وحشیانہ انتقاموں سے دستکش رہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ ایسی مذہبی تحریروں سے جیسا کہ **لیکھرام** اور **اندرمن**

کتاب البریہ [دیباچہ] صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 11 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 140 پر درج ہے

حوالہ نمبر 149

کے راستباز بندوں میں سے تھے لیکن ایسے بندے تو کروڑہا دنیا میں گذر چکے ہیں اور خدا جانے آگے کسقدر ہونگے۔ پس بلا وجہ انکو تمام انبیاء کا سردار بنا دینا خدا کے پاک رسولوں کی سخت ہتک کرنا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اُسکے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اسکی تعریف کی ہے اور اسکو تمام انبیاء کے صفات کاملہ کا **مظہر** ٹھیرایا ہے۔

بقیہ حاشیہ کی طرف رجوع کیا ہو تاکہ وہ کیا کہتے ہیں جہانتک میں اپنی تفسیروں کو دیکھتا ہوں انکے ہاں بھی اس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں ایک شخص بیہقی اور حاکم اور ابو نعیم کا حوالہ دیتا ہے اور ایک روایت یا واقعہ بیان کرتا ہے۔ دوسرا اسکے بالمقابل قرآن مجید سے نکال کر خدا کا کلام پیش کرتا ہے اور اپنے دعوٰی کے واسطے سنت صحیحہ اور حدیث پیش کرتا ہے ہم کس کو مانیں اور کس کو جانیں کہ وہ عالم اور عامل بالقرآن ہے۔ اسکے آگے آپ فرماتے ہیں ثابت ہے کہ حسین اور اسکے آباء اطہار کو انبیاء و اوصیاء نے سخت تکلیف کے وقت خدا اور اپنے درمیان وسیلہ قرار دیا ہے جسکی وجہ سے انکی حاجتیں پوری ہوئیں۔ آپ اپنے زعم کی بنیاد مجاہد اور طبرانی اور حاکم وغیرہ کا قول قرار دیتے ہیں اور آیت فتلقی آدم من ربہ کلمٰت کو اپنے زعم کی تفسیر قرار دیتے ہیں گویا آپکا قول محمل تھا جو پہلے سے کسی کتاب آسمانی میں درج چلا آتا تھا قرآن نے اسکی تصریح کر دی ہے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ اسی فہم لطیف کے بھروسہ پر اپنے مخالف پر طعن کرتے ہیں ذرا انصاف کریں اور اپنی ہی کتابوں کو دیکھیں کہ کیا علماء اور مفسرین امامیہ نے کلمات کی تفسیر میں صرف انہی ناموں ہائے مبارک پر حصر تفسیر رکھا ہے میرے پاس اسوقت تین تفسیریں امامیہ کی موجود ہیں۔ تفسیر عمدۃ البیان۔ خلاصۃ المنہج۔ مجمع البیان۔ ان میں بہت سے مختلف اقوال درج ہیں۔ پھر حیات القلوب نکال کر جلد اول صفحہ ۵۶ و ۵۷ میں روایات مختلفہ کا سال

✖ مل حائری صاحب نے اپنے رسالہ تبصرۃ العقلاء میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ اہل بیت کے برابر غیر اہلبیت نہیں ہو سکتا اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ سادات کی جڑھ یہی ہے کہ وہ بنی فاطمہ ہیں۔ سو میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔ ہمارے خاندان میں یہ طریق جاری رہا ہے کہ کبھی سادات کی لڑکیاں ہمارے خاندان میں آئیں اور کبھی ہمارے خاندان کی لڑکیاں اُن کے گئیں۔ باسوا اسکے یہ مرتبہ فضیلت جو ہمارے خاندان کو حاصل ہے صرف انسانی ذاتیوں تک محدود نہیں بلکہ خدا نے اپنی پاک وحی سے اسکی تصدیق کی ہے۔ چنانچہ وہ عزوجل ایک اپنی وحی میں جو حکایتاً عن الرسول ہے میرا نام سلمان رکھتا ہے اور فرماتا ہے۔ سلمان منا اہل البیت علی مشرب الحسن یعنی اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سلمان جو دو سلم کا موجب ہوگا یعنی دو صلح کا موجب ہوگا یہی شخص ہے اور یہ اہل بیت میں سے ہے حسن کے مشرب پر۔ اور پھر ایک اور وحی میں فرماتا ہے الحمد للہ الذی جعل لکم الصہر والنسب اُس خدا کو تعریف ہے جس نے تمہیں سادات کا داماد بنایا اور نیز نسب عالی بھی عطا کی جسمیں خون فاطمی ملا ہوا ہے اور پھر ایک کشف میں جو براہین احمدیہ میں مندرج ہے میرے پر ظاہر کیا گیا کہ میرا سر بیٹوں کی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہے علاوہ اسکے جس شخص کو خدا نے مسیح موعود بنایا اور صدہا نشان دیئے اور اسکو رسول اللہ صلعم نے ائمہ اہلبیت میں سے قرار دیا اور اسکو مظہر صفات جمیع انبیاء ٹھہرایا اسکی نسبت یہ زبان درازیاں کرنا خدا اور رسول پر حملہ کرنا ہے۔ منہ

نزول المسیح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 426 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 141 پر درج۔

مقرر تھا۔ کیونکہ مسیح موعود خاتم الخلفاء ہے اور آخر کو اوّل سے مناسبت چاہیئے۔ اور چونکہ حضرت آدم بھی چھٹے دن کے آخر میں پیدا کئے گئے ہیں اس لئے بلحاظ مناسبت ضروری تھا کہ آخری خلیفہ جو آخری آدم ہے وہ بھی چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہو۔ وجہ یہ کہ خدا کے سات دنوں میں سے ہر ایک دن ہزار برس کے برابر ہے جیسا کہ خود وہ فرماتا ہے۔ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ[1]۔ اور احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا۔ اِسی لئے تمام اہلِ کشف مسیح موعود کا زمانہ قرار دینے میں چھٹے ہزار برس سے باہر نہیں گئے اور زیادہ سے زیادہ اُسکے ظہور کا وقت چودھویں صدی ہجری لکھا ہے✣۔ اور اہلِ اسلام کے اہلِ کشف نے مسیح موعود کو جو آخری خلیفہ اور خاتم الخلفاء ہے صرف اِس بات میں ہی آدم سے مشابہ قرار نہیں دیا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں پیدا ہوا اور مسیح موعود چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوگا بلکہ اس بات میں بھی مشابہ قرار دیا ہے کہ آدم کی طرح وہ بھی جمعہ کے دن پیدا ہوگا اور اسکی پیدائش بھی توأم کے طور پر ہوگی یعنے جیسا کہ آدم توأم کے طور پر پیدا ہوا تھا پہلے آدم اور بعد میں حوّا۔ ایسا ہی مسیح موعود بھی توأم کے طور پر پیدا ہوگا۔ سو الحمد للہ والمنۃ کہ متصوفین کی اس پیشگوئی کا میں مصداق ہوں میں بھی جمعہ کے روز بوقت صبح توأم پیدا ہوا تھا صرف یہ فرق ہوا کہ پہلے لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنّت تھا۔ وہ چند روز کے بعد جنّت میں چلی گئی اور بعد اس کے میں پیدا ہوا۔ اور اس پیشگوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب فصوص میں لکھا ہے اور لکھا ہے کہ وہ صینی الاصل ہوگا۔[2] بہرحال

✣ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر فرمایا ہے کہ سورۃ العصر کے حروف حساب جمل کے رُو سے ابتدائے آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر برس گذرے ہیں انکی تعداد ظاہر کرتے ہیں سورۃ ممدوحہ کی رُو سے جب اس زمانہ تک حساب لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ اب ساتواں ہزار لگ گیا ہے اور اسی حساب کے رُو سے میری پیدائش چھٹے ہزار میں ہوئی ہے کیونکہ میری عمر اس وقت قریباً ۶۸ سال کی ہے۔ منہ

[2] اس سے مطلب یہ ہے کہ اسکے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہے کیونکہ اگرچہ سچ وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہود و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ صینی الاصل ہیں یعنی چین کے رہنے والی۔ منہ

✣ دیکھو حجج الکرامۃ تالیف نواب صدیق حسن خان صاحب (بھوپالی) منہ

[1] الحج: ۴۸

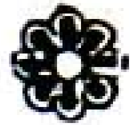
حوالہ نمبر 151

ہجومِ مشکلات سے نجات حاصل کرنیکا طریق

ذیل میں جو نظم درج کی جاتی ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک صاحب شیخ محمد بخش ساکن کڑیانوالہ ضلع گجرات کو لکھ کر عطا فرمائی تھی جبکہ وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا تھے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے طفیل اُن کی تکالیف دور کر دیں۔

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے — چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دُنیائے فانی ایکدن — ہر کوئی مجبور ہے حُکم خدا کے سامنے
مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھکو سدا — رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
بارگاہِ ایزدی سے تُو نہ یُوں مایُوس ہو — مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پُوری کریں گے کیا تری عاجز بشر — کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دُوئی — سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے
چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار — ایکدن جانا ہے تجھکو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے



اخبار "الفضل" ۱۴ جنوری ۱۹۲۸ء

درثمین صفحہ 157 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 142 پر درج ہے

میرے اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہیں۔ سب کی سب ضائع اور برباد نہ جائیں اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار اور خیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدّر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اِس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا مُنہ بند کیا جائے جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بُغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر کمربستہ ہو جاتے ہیں صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جسکو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جسکی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکّام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکّے خیر خواہ اور خدمت گذار ہیں۔ اِس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکّام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اِس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھکر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبرو ریزی کے لئے دلیری نہ کرسکے۔ اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں:۔

۱	خانصاحب جناب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ جن کے خاندان کی خدمات گورنمنٹ عالیہ کو معلوم ہیں۔	۳	مرزا خدا بخش صاحب ایچ پی سابق مترجم چیف کورٹ پنجاب حال تحصیلدار علاقہ نواب محمد علی خان صاحب ریاست مالیر کوٹلہ
۲	مولوی سید محمد عسکری خانصاحب رئیس کڑا ضلع الہ آباد پنشنر ڈپٹی کلکٹر و نائب مدار المہام ریاست بھوپال جنکی نمایاں خدمات پر سرکار سے لقب عطا ہوا۔ اور چٹھیات خوشنودی ملیں۔	۴	منشی نبی بخش صاحب ہیڈ دفتر اگزیمنر ریلوے لاہور
		۵	بابو عبد الرحمٰن صاحب کلرک دفتر لوکو محکمہ ریلوے لاہور
		۶	مولوی سید تفضل حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر علی گڈہ ضلع فرخ آباد
		۷	میاں چراغ الدین صاحب پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ پنجاب رئیس لاہور

کتاب البریہ صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 350 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 142 پر درج ہے

حوالہ نمبر 153

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مَیں مشرف کیا گیا ہوں اس کی خارق عادت پیشگوئیاں جو ظہور میں آ چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
[illegible] نمبر ۱۹		تھے کہ یہ تمام کام ہو جائینگے اور ایک جماعت بھی ہو جائیگی چنانچہ منجملہ انکے بعض انگریزی الہامات ہیں اور میں انگریزی نہیں جانتا۔ اس کچھ سے بالکل ناواقف ہوں ایک فقرہ تک مجھے معلوم نہیں مگر خارق عادت طور پر مندرجہ ذیل الہامات ہوئے۔ آئی لو یو۔ آئی ایم وِدْ یو۔ آئی شل ہیلپ یو۔ آئی کین وہٹ آئی وِل ڈو۔ وی کین وہٹ وی وِل ڈو۔ صفحہ ۴۸۰ و ۴۸۱۔ گاڈ از کمنگ بائی ہز آرمی صفحہ ۴۸۴۔ ہی از وِدْ یو ٹو کِل انیمی صفحہ ۴۸۴۔ دی ڈیز شل کم وین گاڈ شیل ہیلپ یو گلوری بی ٹو دس لارڈ۔ گارڈ میکر اوف ارتھ اینڈ ہیون۔ صفحہ ۵۲۲۔ وِدہ آئی مین شُڈ بی اینگری بٹ گاڈ از وِدْ یو ہی شل ہیلپ یو۔ وارڈس آف گاڈ کین ناٹ ایکس چینج صفحہ ۵۵۴۔ آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ صفحہ ۵۵۶ دیکھو صفحات مذکورہ براہین احمدیہ ترجمہ۔ میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ مَیں تمہاری مدد کروں گا۔ مَیں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔ خدا ایک لشکر لیکر چلا آتا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ ہے تا تمہارے دشمن کو ہلاک کرے۔ یعنی اُس کو مغلوب و مخذول کرے	
[illegible] نمبر ۱۹		اور براہین کے زمانہ کو پیش نظر رکھ کر ہر ایک عاقل سوچ سکتا ہے کہ براہین کے وقت میں کیا حالت تھی اور بعد میں کیا حالت ہوئی اور جیسا کہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں۔ یہ پیشگوئیاں جن میں یہ ذکر ہے کہ مَیں اِس سلسلہ کو ایک بڑی قوم بناؤنگا۔ انکا سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۲ء میں پورا ہو جانا اظہر من الشمس ہے اوّل یہ بات ظاہر ہے کہ جس زمانہ میں براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کہ یہ ایک بڑی جماعت بنائی جائیگی۔ اُس	

نزول المسیح صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 516 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 142 پر درج ہے

کر سکتے تھے۔ اسواسطے مرزا صاحب کو بُلا کر حکم دیا۔ کہ جو جو بات ہم کہیں۔ عرب صاحب سے پُوچھو اور جو جواب وُہ دیں اُردو میں ہمیں لکھواتے جاؤ۔ مرزا صاحب نے اس کام کو کماحقہ ادا کیا اور آپ کی لیاقت لوگوں پر منکشف ہوئی۔

[اس زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے۔ (اب اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کے لیئے ایک مدرسہ قائم ہوا۔ کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اسوقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔]

مرزا صاحب کو اس زمانہ میں بھی مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا چنانچہ پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ پادری الائشہ صاحب جو دیسی عیسائی پادری تھے اور حاجی پورہ سے جانب جنوب کی کوٹھیوں میں سے ایک کوٹھی میں رہا کرتے تھے۔ مباحثہ ہوا پادری صاحب نے کہا کہ عیسوی مذہب قبول کرنیکے بغیر نجات نہیں ہو سکتی مرزا صاحب نے فرمایا نجات کی تعریف کیا ہے؟ اور نجات سے آپ کیا مراد رکھتے ہیں؟ مفصل بیان کیجیئے۔ پادری صاحب نے کچھ مفصل تقریر نہ کی اور مباحثہ ختم کر بیٹھے اور کہا میں اس قسم کی منطق نہیں پڑھا۔

پادری بٹلر صاحب ایم۔ اے سے جو بڑے فاضل اور محقق تھے۔ مرزا صاحب کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا۔ یہ صاحب موضع گوہد پور کے قریب رہتے تھے۔ ایک دفعہ پادری صاحب فرماتے تھے۔ کہ مسیح کو بے باپ پیدا کرنے میں یہ سر تھا۔ کہ وُہ کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور آدم کی شرکت سے جو گنہگار تھا بری رہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا۔ کہ مریم بھی تو آدم کی نسل سے ہے۔ پھر آدم کی شرکت سے بریت کیسے۔ اور علاوہ ازیں عورت ہی نے تو آدم کو ترغیب دی جس سے آدم نے درختِ ممنوع کا پھل کھایا اور گنہگار ہوا۔ پس چاہیئے تھا کہ مسیح عورت کی شرکت سے بھی بری رہتے۔ اس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے۔

پادری بٹلر صاحب مرزا صاحب کی بہت عزت کرتے تھے اور بڑے ادب سے ان سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ پادری صاحب کو مرزا صاحب سے بہت محبت تھی چنانچہ جب پادری صاحب ولایت جانے لگے تو مرزا صاحب کی ملاقات کے لیئے کچہری تشریف لائے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 155 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 143 پر درج ہے

عبدالمجید بتلایا اور کہا کہ میں جنم کا برہمن ہوں اور کہ میرا ہندو نام رلیا رام ہے اور والد کا نام رام چند ہے اور مجوری دروازہ بٹالہ کا رہنے والا ہوں ۱۵ سال کی عمر میں مرزا نے مجھے مسلمان کیا تھا جس کو سات سال گذرے ہیں۔ وہ ایک ہندو دوست کی ترغیب سے مسلمان ہوا تھا۔ اور وہ دوست بھی اسی وقت مسلمان ہو گیا تھا۔ میرا دوست اروڑہ قوم کا تھا اور کرپا رام اُس کا نام تھا۔ اب اس کا نام عبدالعزیز ہے اور بٹالہ میں کپوری دروازہ کے اندر تمباکو فروشی کرتا ہے سات سال کے عرصہ میں مرزا صاحب کے یہاں طالب علم رہا اور قرآن کی تعلیم پاتا رہا۔ حال میں جو مرزا صاحب کے دعاوی کی نسبت الہامات باطل ثابت ہوئے تو اس کو یقین ہوا کہ مرزا صاحب نبی نہیں ہیں۔ اور اس نے خیال کیا کہ مرزا صاحب اچھے آدمی نہیں ہیں اور شرانگیز ہیں۔ میں سیدھا قادیان سے آیا ہوں۔ اور عام طور پر علانیہ میں نے مرزا صاحب کو گالیاں دی تھیں۔ جب میں وہاں سے چلا تھا میں اپنے ساتھ کچھ نہیں لایا۔ خداوند مسیح کا قول ہے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ پیچھے چلو۔ میں اور کچھ نہیں چاہتا صرف بپتسمہ لینا چاہتا ہوں۔ اپنی معاش نوکری اٹھا کر قلی گری کر کے بسر کروں گا۔ ہم کو کوئی کافی وجہ اس نے نہ بتلائی کہ وہ امرتسر کیوں آیا ہے

اور ملک دہلی کی لپیٹی گئی اور وہ سلسلہ ہمارے وقت میں آکر بالکل ختم ہو گیا اور ایسا ہوا تاکہ خدا تعالیٰ نیا سلسلہ قائم کرے جیسا کہ براہین احمدیہ میں اس سُبحانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہے سبحان اللّٰہ تبارک وتعالیٰ زاد مجدک ینقطع آباءک ویُبدء منک یعنے خدا جو بہت برکتوں والا اور بلند اور پاک ہے اس نے تیری بزرگی کو تیرے خاندان کی نسبت زیادہ کیا۔ اب سے تیرے آبا کا ذکر قطع کیا جائے گا اور خدا تجھ سے شروع کرے گا۔ اور ایسا ہی اس نے مجھے بشارت دی کہ میں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ [پھر میں پہلے سلسلہ کی طرف عود کر کے لکھتا ہوں کہ بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم]	حاشیہ ۱ ۔ حاشیہ ۱

کتاب البریہ صفحہ 161 تا 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 تا 181 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 143 پر درج ہے

کیونکہ بٹالہ اور گورداسپور میں مشنری صاحب موجود ہیں اور نہ اس نے کوئی خاص وجہ بتلائی کہ وہ کیوں خاص کر میرے پاس آیا ہے۔ جب کہ اور بھی مشنری صاحب موجود ہیں۔ اس نے صرف یہ کہا کہ اتفاقیہ ایک شخص کے آپ کی کوٹھی بتلانے پر آیا ہوں جب ہم نے اُس سے پوچھا کہ تم نے کرایہ ریل کا کہاں سے لیا تو وہ بتلا نہ سکا۔ ان باتوں پر ہماری خاص توجہ غور کے واسطے ہوئی اور غور طلب معاملہ ہم نے سمجھا اور یہ میرے دل میں گذرا کہ اس کے بیانات لیکھرام کے قاتل کے بیانات سے عجیب تشبیہ رکھتے ہیں۔ پس ہم نے اس کی طرف خاص دھیان رکھا۔ پس اس سے گفتگو کر کے ہم نے قصد مذکور کیا۔ اس شخص نے واقفیت دین عیسوی سے ظاہر کی ہم نے پوچھا کہاں سے یہ واقفیت حاصل کی۔ اس نے کہا کہ قادیان میں ایک عیسائی بٹالہ کا رہتا ہے جو مسلمان ہو کر مرزا صاحب کے یہاں رہتا ہے نام اس کا سائیاں ہے۔ اس کے پاس انجیل مقدس تھی اور مطالعہ کیا کرتا تھا جہاں سے مجھے شوق و رغبت ہوئی۔ میں نے اس نوجوان کو مہاں سنگھ گمیٹے والے شفاخانہ میں بھیج دیا۔ کہ وہاں طالب علموں کے پاس رہے اور تعلیم پائے۔ اور ہم نے اس کو بوتلوں کے صاف کرنے وغیرہ کا کام دیا۔ قریباً پانچ چھ یوم تک وہ اس جگہ رہا۔ اول اس میں قابل توجہ یہ بات تھی کہ وہ مرزا صاحب

اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے۔ وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو اُن سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا

کتاب البریہ صفحہ 161 تا 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 تا 181 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 143 پر درج ہے

حوالہ نمبر 155

کے حق میں بہت ہی برا بکتا تھا۔ دوم وہ بپتسمہ لینے کی ازحد خواہش رکھتا تھا۔ اور سوم وہ بلاوجہ اور بلاطلبی ہمارے کوٹھی پر آکر گشت اور سیر اور ملاقات چاہتا تھا۔ اور باوجودیکہ ۲۰ سال کی عمر میں وہ محمدی ہوا تھا۔ اپنی گوت (برہمن) سے ناواقف تھا اور ناتکوں سے ناواقف تھا اور مختلف اشخاص سے مختلف قسم کی اپنی نسبت کہانی بیان کی۔ مثلاً ایک شخص سے اُس نے اپنے دوست ایسرز اس نام کو بجائے کرپارام کے بتلایا۔ بعد انقضائے پانچ روز ہم نے اپنے ہسپتال واقع بیاس پر اُسے بھیج دیا۔ وہاں بھی میرے طالب علم پڑھتے ہیں جاتے ہی اس نے ایک خط مولوی نورالدین کے نام جو میرزا صاحب کا داہنے ہاتھ کا فرشتہ ہے لکھا۔ یہ اسی شخص کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ خط اُس نے لکھا ہے۔ مطلب اس خط کا یہ تھا کہ میں عیسائی ہونے لگا ہوں آپ روک سکتے ہیں تو روک لیں۔ یہ مطلب بھی اُس کی زبانی ہی معلوم ہوا تھا اور دیگر شہادت بھی ہے۔ باعث خط لکھنے کا یہ تھا کہ ہم نے اس کو کہا تھا۔ کہ یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم مرزا صاحب کو لکھیں کہ یہ شخص عیسائی ہونا چاہتا ہے۔ کل کو یہ نہ کہیں کہ تم اُن کے چور ہو۔ اس نے کہا کہ نہیں میں خود ہی خط لکھتا ہوں۔ اور اس نے خط لکھ کر بیرنگ ڈاک میں ڈالا۔ اور مجھے خط کے ذریعہ سے خط لکھنے سے منع کیا تھا جب تک میرے بپتسمہ کا وقت ہو۔ وہ خط

اتفاق ہوا۔ اِن کا نام گُل علی شاہ تھا۔ اِن کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالےٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے اور ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا۔ میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوے اور نیز اُن کا یہ بھی مطلب تھا کہ میں اس شغل سے الگ

کتاب البریہ صفحہ 161 تا 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 تا 181 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 143 پر درج ہے

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى[1] - اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی اُستاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسٰے اور حضرت موسٰے مکتبوں میں بیٹھے تھے۔ اور حضرت عیسٰی نے ایک یہودی اُستاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔ غرض اسی لحاظ سے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی اُستاد سے نہیں پڑھا خدا آپ ہی اُستاد ہوا۔ اور پہلے پہل خدا نے ہی آپ کو اِقْرَءْ کہا۔ یعنی پڑھ۔ اَور کسی نے نہیں کہا۔ اس لئے آپ نے خاص خدا کے زیر تربیت تمام دینی ہدایت پائی اور دوسرے نبیوں کے دینی معلومات انسانوں کے ذریعہ سے بھی ہوئے۔ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا۔ سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کریگا۔ اور قرآن اور حدیث میں کسی اُستاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ مَیں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔ یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اور اسرارِ دین بلا واسطہ میرے پر کھولے گئے۔ اور جس طرح مذکورہ بالا وجہ سے آنے والا مہدی کہلائے گا اسی طرح وہ مسیح بھی کہلائیگا کیونکہ ۱۴۲ح اس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی روحانیت بھی اثر کرے گی۔ لہذا وہ عیسیٰ ابن مریم بھی کہلائیگا اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے اپنے خاصۂ مہدیت کو اس کے اندر پھونکا۔

* ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبد بھی ہے اور اس لئے خدا نے عبد نام رکھا کہ اصل عبودیت کا خضوع اور ذلّ ہے اور عبودیت کی حالت کاملہ وہ ہے جس میں کسی قسم کا غلو اور بلندی اور عجب نہ رہے اور صاحب اس حالت کا اپنی عملی تکمیل محض خدا کی طرف سے دیکھے۔ اور کوئی ہاتھ درمیان نہ دیکھے*۔ عرب کا محاورہ ہے کہ وہ کہتے ہیں مور

* نوٹ :- یہ مرتبہ عبودیت کاملہ جو انسان اپنی عملی تکمیل محض خدا تعالیٰ کی طرف سے دیکھے بجز اس مہدی کامل کی جس کی عملی تکمیل تمام و کمال محض خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہوئی ہو دوسرے کو میسّر نہیں آسکتا کیونکہ اپنی جد وجہد اور کوشش کا اثر خود ایک ایسا خیال پیدا کرتا ہے کہ جو عبودیت تامہ کے منافی ہے۔ اس لئے مرتبہ عبودیت کاملہ بھی بوجہ اس کے جو مرتبہ مہدیت کاملہ کے تابع ہے بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوسرے کو بوجہ کمال حاصل نہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء فاشھدوا انا نشھد ان محمدا عبد اللہ ورسولہ - منہ

[1] الضحیٰ : ۸

ایام الصلح صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 394 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 144 پر درج ہے

ان دنوں میں پنجاب یونیورسٹی نئی نئی قائم ہوئی تھی۔ اس میں عربی اُستاد کی ضرورت تھی۔ جسکی تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار تھی۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی کہ آپ درخواست بھیجدیں۔ چونکہ آپکی لیاقت عربی زباندانی کی نہایت کامل ہے آپ ضرور اس عہدہ پر مقرر ہو جائینگے۔ فرمایا۔

"میں مدرسی کو پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اکثر لوگ پڑھکر بعد ازاں بہت شرارت کے کام کرتے ہیں۔ اور علم کو ذریعہ اور آلہ ناجائز کاموں کا بناتے ہیں۔ میں اس آیت کے وعیدسے بہت ڈرتا ہوں۔ احشروا الذین ظلموا وازواجھم۔"

اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسے نیک باطن تھے۔

ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا۔ کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے اسواسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔

ایک مرتبہ لباس کے بارہ میں ذکر ہو رہا تھا۔ ایک کہتا کہ بہت کھلی اور وسیع موہری کا پاجامہ اچھا ہوتا ہے۔ جیسا ہندوستانی اکثر پہنتے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا ہوتا ہے مرزا صاحب نے فرمایا کہ۔

"بلحاظ ستر عورت تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا اور افضل ہے اور اس میں پردہ زیادہ ہے۔ کیونکہ اسکی تنگ موہری کے باعث زمین سے بھی ستر عورت ہو جاتا ہے۔"

سب نے اس کو پسند کیا۔

آخر مرزا صاحب نوکری سے دل برداشتہ ہوکر استعفاء دیکر ۱۸۶۸ء میں یہاں سے تشریف لیگئے۔ ایک دفعہ ۱۸۷۷ء میں آپ تشریف لائے اور لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر قیام کیا۔ اور بتقریب دعوت حکیم میر حسام الدین صاحب کے مکان پر بھی تشریف لائے۔

اسی سال سرسید احمد خاں صاحب غفرلہ نے قرآن شریف کی تفسیر شروع کی تھی تین کوس کی تفسیر یہاں میرے پاس آچکی تھی۔ جب میں اور شیخ الٰہ داد صاحب مرزا صاحب کی ملاقات کیلئے لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر گئے۔ تو اثنا گفتگو میں سرسید کا تذ

۸۴۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب متوطن کشمیر نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر میں جب رفع حاجت کے لئے پاخانہ میں جاتے تھے تو پانی کا لوٹا لازماً ساتھ لے جاتے تھے اور اندر طہارت کرنے کے علاوہ پاخانہ سے باہر آکر بھی ہاتھ صاف کرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا طریق تھا کہ طہارت سے فارغ ہو کر ایک دفعہ سادہ پانی سے ہاتھ دھوتے تھے۔ اور پھر مٹی مل کر دوبارہ صاف کرتے تھے۔

۸۴۲ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک شخص پہلے سکھ ریاست جموں کے تھے۔ وہ قادیان آکر مسلمان ہو گئے۔ نام ان کا شیخ عبدالعزیز رکھا گیا۔ ان کو لوگ اکثر کہتے تھے کہ ختنہ کرا لو۔ وہ بیچارے چونکہ بڑی عمر کے ہو گئے تھے۔ اس لئے ہچکچاتے تھے۔ اور تکلیف سے بھی ڈرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ذکر کیا گیا۔ کہ آیا ختنہ ضروری ہے فرمایا بڑی عمر کے آدمی کے لئے ستر عورت فرض ہے مگر ختنہ صرف سنت ہے۔ اس لئے ان کے لئے ضروری نہیں کہ ختنہ کروائیں۔

۸۴۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا جب میں نے یہ روایت سُنی تو بہت تعجب ہوا۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔ پھر بعد فکر کرنے کے اور طبی طور پر اس مسئلہ پر غور کرنے کے میں اس نتیجہ پر پہونچا۔ کہ احتلام تین قسم کا ہوتا ہے ایک فطرتی۔ دوسرا شیطانی خواہشات اور خیالات کا نتیجہ اور تیسرا مرض کی وجہ سے۔ انبیاء کو فطرتی اور بیماری والا احتلام ہو سکتا ہے۔ مگر شیطانی نہیں ہوتا۔ لوگوں نے سب قسم کے احتلام کو شیطانی سمجھ رکھا ہے جو غلط ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میر صاحب مکرم کا یہ خیال درست ہے کہ انبیاء کو بھی بعض اقسام کا
٩ احتلام ہو سکتا ہے اور میرا ہمیشہ سے یہی خیال رہا ہے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ جب میں نے بچپن میں اس حدیث کو پڑھا تھا کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔ تو اس وقت بھی میں نے دل میں یہی کہا تھا کہ اس سے شیطانی نظارہ والا احتلام مراد ہے نہ کہ ہر قسم کا احتلام۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ میر صاحب نے جو فطرتی احتلام اور بیماری کے احتلام کی اصطلاح لکھی ہے یہ غالباً ایک ہی قسم ہے جس میں صرف

سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 242 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 146 پر درج ہے

میں تغیرات ڈالتا ہے اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یُطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے پس جب کہ بموجب اصول آریہ سماج کے وید کے رشیوں کی زبان وید کی سنسکرت نہیں تھی اور نہ وہ اُس کے بولنے اور سمجھنے پر قادر تھے اور پھر خدا کا ایسی بیگانہ زبان میں اُن کو الہام کرنا گویا دیدہ دانستہ اُن کو اپنی تعلیم سے محروم رکھنا تھا۔ اور اگر کہو کہ خدا اُن کو اُن کی زبان میں سمجھا دیتا تھا کہ ان عبارتوں کے یہ معنی ہیں تو اس صورت میں پرمیشر کا یہ عہد بحال نہیں رہے گا کہ انسانی زبان میں اُس کو بولنا حرام ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ ان نہایت کچی اور خام باتوں کے پیش کرنے سے آریوں کو فائدہ کیا ہے کیا جو کچھ انسان کا ہے وہ سب کچھ پرمیشر کا نہیں ہے تو پھر کونسی پرمیشر کی ہتک عزت ہے کہ انسان کو اُسی کی زبان میں سمجھا دے۔ کیا ہمارا خدا ہماری دعائیں ہماری زبان میں ہی نہیں سُنتا۔ پس جب کہ ہماری زبان میں ہی ہماری دعا سُننے سے اُس کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا تو پھر ہماری زبان میں ہی ہمیں کوئی راہ راست سمجھانے سے کیوں اُس کی شان میں فرق آئے گا۔

پس یاد رکھنا چاہیئے کہ قدیم سُنت اللہ کے موافق تو یہی عادت الٰہی ہے کہ وہ ہر ایک ص۲۱۰
قوم کے لئے اُسی زبان میں ہدایت کرتا ہے لیکن اگر کوئی زبان ایسی ہو کہ ملہم کو خوب یاد ہو اور گویا اُس کی زبان کے حکم میں ہو تو بسا اوقات مُلہم کو اس زبان میں الہام ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کے بعض الفاظ سے یہ سند ملتی ہے کیونکہ اوّل قرآن شریف قریش کی زبان میں ہی نازل ہونا شروع ہوا تھا کیونکہ اوّل مخاطب قریش ہی تھے مگر بعد اس کے قرآن شریف میں عرب کی اور اور زبانوں کے بھی الفاظ آ گئے ہیں اور ہم لوگ جو قرآن شریف کے پیرو ہیں اور ہماری شریعت کی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن شریف ہے۔ اس لئے ہم خدا تعالیٰ سے اکثر عربی میں الہام پاتے ہیں تا وہ اس بات کا نشان ہو کہ جو کچھ ہمیں ملتا ہے وہ آنحضرت

چشمہ معرفت صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 146 پر درج۔

لکھتا ہوں اور سلسلہ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں تب اُن کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح رُوح القدس میرے دل میں ڈالتا ہے اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت میں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں۔ مثلاً عربی ۵۷
عبارت کے سلسلہ تحریر میں مجھے ایک لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹھیک ٹھیک **بسیاری عیال** کا ترجمہ ہے اور وہ مجھے معلوم نہیں اور سلسلہ عبارت اُس کا محتاج ہے تو فی الفور دل میں وحی متلو کی طرح لفظ **ضفف** ڈالا گیا جس کے معنے ہیں بسیاری عیال۔ یا مثلاً سلسلہ تحریر میں مجھے ایسے لفظ کی ضرورت ہوئی جس کے معنی ہیں غم و غصہ سے چپ ہو جانا اور مجھے وہ لفظ معلوم نہیں تو فی الفور دل پر وحی ہوئی کہ **وجوم**۔ ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ عربی تحریروں کے وقت میں صدہا بنے بنائے فقرات وحی متلو کی طرح دل پر وارد ہوتے ہیں اور یا یہ کہ کوئی **فرشتہ** ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات دکھا دیتا ہے اور بعض فقرات آیات قرآنی ہوتے ہیں یا اُن کے مشابہ کچھ تھوڑے تصرف سے۔ اور بعض اوقات کچھ مدت کے بعد پتہ لگتا ہے کہ فلاں عربی فقرہ جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے بر رنگ وحی متلو القا ہوا تھا وہ فلاں کتاب میں موجود ہے چونکہ ہر ایک چیز کا خدا مالک ہے اس لئے وہ یہ بھی اختیار رکھتا ہے کہ کوئی عمدہ فقرہ کسی کتاب کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا بطور وحی میرے دل پر نازل کرے۔ یہ تو زبان عربی کے متعلق بیان ہے مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے اُن زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ اُن کا لکھا گیا ہے اور مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی عادت اللہ میرے ساتھ ہے اور یہ نشانوں کی قسم میں سے ایک نشان ہے جو مجھے دیا گیا ہے جو مختلف پیرایوں میں امور غیبیہ میرے پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور میرے خدا کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کہ کوئی کلمہ جو میرے پر بطور وحی القا ہو وہ کسی عربی یا انگریزی یا سنسکرت کی کتاب میں درج ہو کیونکہ میرے لئے وہ غیب محض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بہت سے توریت کے قصے بیان کر کے اُن کو علم غیب میں داخل کیا ہے کیونکہ وہ قصے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علم غیب تھا گو یہودیوں کیلئے وہ غیب نہ تھا پس یہی راز ہے جس کی وجہ سے میں ایک دنیا کو

نزول المسیح صفحہ 59 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 435 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 146 پر درج ہے

حوالہ نمبر 161

مشرق سے مغرب کو اور مغرب سے مشرقی بلاد کو آتی ہے اور اس پیشگوئی کے ساتھ قرآن شریف میں ایک اور بھی پیشگوئی ہے جو جسمانی اجتماع کے بعد رُوحانی اجتماع پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج فی بعضٍ ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعًا* یعنی اُن آخری دنوں میں جو یاجوج ماجوج کا زمانہ ہوگا دُنیا کے لوگ مذہبی جھگڑوں اور لڑائیوں میں مشغول ہو جائیں گے اور ایک قوم دوسری قوم پر مذہبی رنگ میں ایسے حملے کریگی جیسے ایک موج دریا دوسری موج پر پڑتی ہے اور دُوسری لڑائیاں بھی ہوں گی اور اس طرح پر دنیا میں

*حاشیہ۔ یہ آیت سورۃ کہف میں یاجوج ماجوج کے ذکر میں ہے۔ کتب سابقہ میں جو بنی اسرائیل نبیوں پر نازل ہوئی تھیں صاف اور صریح طور پر معلوم ہوتا ہے بلکہ نام لے کر بیان کیا ہے کہ یاجوج ماجوج سے مُراد یورپ کی عیسائی قومیں ہیں اور یہ بیان ایسی صراحت سے ان کتابوں میں موجود ہے کہ کسی طرح اس سے انکار نہیں ہوسکتا۔ اور یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرّف مبدّل ہیں۔ ان کا بیان قابل اعتبار نہیں۔ ایسی بات وُہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے کیونکہ اللہ جلشانہٗ مومنوں کو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون[۲]۔ یعنی فلاں فلاں باتیں اہل کتاب سے پُوچھ لو اگر تم بے خبر ہو۔ پس ظاہر ہے کہ اگر ہر ایک بات میں پہلی کتابوں کی گواہی ناجائز ہوتی تو خداتعالیٰ کیوں مومنوں کو فرماتا کہ اگر تمہیں معلوم نہیں تو اہل کتاب سے پوچھ لو بلکہ اگر نبیوں کی کتابوں سے کچھ فائدہ اُٹھانا حرام ہے تو اس صورت میں یہ بھی ناجائز ہوگا کہ ان کتابوں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بطور استدلال پیشگوئیاں پیش کریں۔ حالانکہ خود صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد اُن کے تابعین بھی اُن پیشگوئیوں کو بطور حجت پیش کرتے رہے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ کتب سابقہ کے بیان تین قسم کے ہیں۔

(۱) ایک تو وہ باتیں ہیں جو واجب التصدیق ہیں۔ جیساکہ خدا کی توحید اور ملائک کا ذکر اور بہشت و دوزخ کے وجود کی نسبت بیان۔ اگر ان کا انکار کریں تو ایمان جائے۔

(۲) دوسری وہ باتیں ہیں جو رد کرنے کے لائق ہیں جیساکہ وہ تمام امور جو قرآن شریف کے مخالف ہیں

[۱] الکہف: ۱۰۰ [۲] النحل: ۴۴

چشمہ معرفت صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 83 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 146 پر درج ہے

ص۱۹

ایک شخص ساکن جموں چراغ دین نام کی نسبت اپنی تمام جماعت کو ایک عام اطلاع

چونکہ اس شخص نے ہمارے سلسلہ کی تائید کا دعویٰ کر کے اور اس بات کا اظہار کر کے کہ مَیں فرقہ احمدیہ میں سے ہوں جو بیعت کرچکا ہوں طاعون کے بارے میں شاید ایک یا دو اشتہار شائع کئے ہیں اور مَیں نے سرسری طور پر کچھ حصہ انکا سُنا تھا اور قابل اعتراض حصہ ابھی سُنا نہیں گیا تھا اِس لئے مَیں نے اجازت دی تھی کہ اسکے چھپنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر افسوس کہ بعض خطرناک لفظ اور بیہودہ دعوے جو اسکے حاشیے میں تھے اس کو مَیں کثرت لوگوں اور دُوسرے خیالات کی وجہ سے سُن نہ سکا اور محض نیک ظنی سے ان کے چھپنے کے لئے اجازت دی گئی۔ اب جو رات اِسی شخص چراغدین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلا اور اسلام کے لئے مُضر ہے اور سر سے پَیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ مَیں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم۔ اور اپنا کام یہ لکھا ہے کہ تا عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرا دے اور قرآن اور انجیل کا تفرقہ باہمی دُور کر دے اور ابن مریم کا ایک حواری بنکر یہ خدمت کرے اور رسول کہلاوے۔ اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کریگا بلکہ ان کتابوں کو محرّف مبدّل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے اور تاج خاص اکملت لکم دینکم کا اپنے لئے رکھا ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ سب کتابیں انجیل توریت قرآن شریف کے مقابل پر کچھ بھی نہیں اور ناقص اور محرف اور مبدّل ہیں اور تمام بھلائی قرآن میں ہے جیسا کہ آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم اله واحد والخیر کله فی القرآن لایمسه الا المطھرون۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۱ یعنے اُنکو کہدے کہ مَیں تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں مجھ پر یہ وحی ہوتی ہے کہ خدا ایک ہے اُس کا کوئی ثانی نہیں اور تمام بھلائی قرآن میں ہے۔ پاک دل لوگ اُس کی حقیقت

۱؎ المائدۃ: ۴

دافع البلاء صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 239 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 147 پر درج ہے

حوالہ نمبر 163

صفحہ ۱۰۴

ہیں کہ جنہوں نے دلی انصاف سے عظمتِ شانِ اسلام کو قبول کر لیا ہے اور تثلیث کے مسئلہ کا غلط ہونا اور بہت سی بدعتوں کا عیسائی مذہب میں مخلوط ہو جانا اپنی تصنیفات میں بڑی شد و مد سے بیان کیا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ انصاف ہمارے ہموطنوں آریہ قوم سے مٹا جاتا ہے۔ اس قوم کو تعصب نے اس قدر گھیرا ہے کہ انبیاء کا ادب سے نام لینا بھی ایک پاپ سمجھتے ہیں۔ اور تمام انبیاء کی کسرِ شان کر کے اور سب کو مفتری اور جعلساز ٹھہرا کر یہ دعویٰ بلا دلیل پیش کرتے ہیں کہ ایک وید ہی خدا کی کلام ہے۔

نے ان کو بہت خراب کر رکھا ہے کہ جیسے یہ لکھا گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے جتنے پہلے نبی آئے۔ وہ سب چور اور ڈاکو تھے۔ مگر یہ متکبرانہ الفاظ کسی حالت میں کسی نیک پاک آدمی کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بےنفس بندے تھے جو انہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا۔ جو کوئی ان کو نیک آدمی بھی کہے۔ پھر کیونکر ان کی طرف کوئی غرور آمیز لفظ کہ جس میں اپنی شیخی اور دوسرے کی توہین پائی جاتی ہے۔ منسوب کیا جائے۔ بے شک اگر ہم خدا کے پاک نبیوں کو چور اور ڈاکو کہیں۔ تو ہم چوروں اور ڈاکوؤں سے ہزار درجہ بدتر ہیں۔ جن دلوں پر خدا کی کلام مقدس نازل ہوتی رہی ہے۔ اگر وہ دل مقدس نہیں تھے۔ تو ناپاک کو پاک سے کیا نسبت تھی۔ یہ نہایت چالاکی ہے۔ جو خدا کے ستودہ بندوں کی شان میں بے جا الفاظ بولے جائیں۔ کیا افسوس کا مقام ہے۔ کہ جو لوگ اپنی خودی سے ایک دم باہر نہیں نکلتے۔ اور جنہوں نے دنیا سے ایسی ربط بڑھائی اور تعلق پیدا کئے۔ کہ اُن کے دلوں میں ہردم دُنیا ہی دُنیا ہے۔ وہ خدا کے مقدس لوگوں کو تحقیر سے یاد کریں۔ اے بھائیو! نبیوں کا پاک اور کامل اور راستباز ہونا تسلیم کرو۔ تا وہ کتابیں بھی پاک ٹھہریں جو نبیوں پر نازل ہوئیں۔ ورنہ جن دلوں سے وہ کتابیں نکلی ہیں۔ اگر وہ دل ہی پاک نہیں تو پھر کتابیں کیونکر پاک ہو سکتی ہیں۔ کیا ممکن ہے جو دھاتورے کے درخت کو انگور کا پھل لگے۔ یا آک کو انجیر۔ جب چشمہ کا پانی صاف ہے تو چشمہ بھی صاف ہی سمجھو۔ اگر وہ لوگ چیدہ اور برگزیدہ اور خدا کے کامل وفادار بندے نہیں تھے۔

براہین احمدیہ صفحہ 104 (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 94 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 147 پر درج ہے

کو ایک خط مستقیم میں باہم رکھدیا جاوے تو شاید ایک مسافر کی دو منزل طے کرنے تک بھی وہ دوکانیں ختم نہ ہوں۔ عبادات سے فراغت ہے لہٰذا دن رات سوا عیاشی اور دنیا پرستی کے کام نہیں پس اس تمام تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یسوع کے مصلوب ہونے سے اس پر ایمان لانیوالے گناہ سے رک نہیں سکے* بلکہ جیسا کہ بند ٹوٹنے سے ایک تیز دھار دریا کا پانی ارد گرد کے دیہات کو تباہ کر جاتا ہے ایسا ہی کفارہ پر ایمان لانے والوں کا حال ہو رہا ہے اور میں جانتا ہوں کہ عیسائی لوگ اس پر زیادہ بحث نہیں کریں گے کیونکہ جس حالت میں ان نبیوں کو جن کے پاس خدا کا فرشتہ آتا تھا۔ یسوع کا کفارہ بدکاریوں سے روک نہ سکا تو پھر کیونکر تاجروں اور پیشہ وروں اور خشک پادریوں کو ناپاک کاموں سے روک سکتا ہے۔ غرض عیسائیوں کے خدا کی کیفیت یہ ہے جو ہم بیان کر چکے۔

تیسرا مذہب ان دو مذہبوں کے مقابل پر جن کا ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں **اسلام** ہے اس مذہب کی خداشناسی نہایت صاف صاف اور انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اگر تمام مذہبوں کی کتابیں نابود ہو کر ان کے سارے تعلیمی خیالات اور تصورات بھی محو ہو جائیں تب بھی وہ خدا جس کی طرف قرآن رہنمائی کرتا ہے۔ آئینہ **قانون قدرت** میں صاف صاف نظر آئیگا اور اس کی قدرت اور حکمت سے بھری ہوئی صورت ہر یک **ذرہ** میں چمکتی ہوئی دکھائی دے گی غرض وہ خدا جس کا پتہ **قرآن شریف** بتلاتا ہے اپنی موجودات پر فقط قہری حکومت نہیں رکھتا بلکہ موافق آیۃ کریمہ **الست بربکم قالوا بلیٰ** کے ہر یک ذرہ ذرہ اپنی طبیعت اور روحانیت سے اس کا حکم بردار ہے۔ اس کی طرف جھکنے کے لئے ہر یک طبیعت میں ایک کشش پائی جاتی ہے۔ اس کشش سے ایک ذرہ بھی خالی نہیں اور یہ ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ وہ ہر یک چیز کا خالق ہے کیونکہ نور قلب اس بات کو مانتا ہے کہ وہ کشش جو اس کی طرف جھکنے کیلئے تمام چیزوں میں پائی جاتی ہے وہ بلاشبہ اسی کی طرف سے ہے جیسا کہ قرآن شریف نے اس آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ان من شیءٍ الا یسبح بحمدہٖ یعنی ہر یک چیز اس کی پاکی اور اس کے محامد بیان کر رہی ہے اگر خدا ان چیزوں کا خالق نہیں تھا تو ان چیزوں میں خدا کی طرف کشش کیوں پائی جاتی ہے۔

* [illegible] کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بد نتیجہ ہے۔ منہ

۱۷۲

ست بچن صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 148 پر درج ہے

تب وہ شخص زندہ ہو کر ایک روشن اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ اس کے سامنے آجائیگا اور اس کی الوہیت سے انکار کرے گا سو دجال اسی قسم کی گمراہ کرنے کی کوششوں میں لگا ہوا ہوگا کہ ناگہاں مسیح ابن مریم ظاہر ہو جائے گا اور وہ ایک منارہ سفید کے پاس دمشق کے شرقی طرف اُترے گا مگر ابن ماجہ کا قول ہے کہ بیت المقدس میں اُترے گا اور بعض
۲۱۹ کہتے ہیں کہ نہ بیت المقدس اور نہ دمشق بلکہ مسلمانوں کے لشکر میں اتریگا جہاں حضرت مہدی ہونگے۔
اور پھر فرمایا کہ جس وقت وہ اُترے گا اُس وقت اس کی زرد پوشاک ہوگی۔ یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اُس نے پہنے ہوئے ہوں گے (یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت اُس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی) اور دونوں ہتھیلی اُس کی دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہوں گی۔ مگر بخاری کی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مریم کو بجائے دو فرشتوں کے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر طواف کرتے دیکھا۔ پس اس حدیث سے نہایت صفائی سے یہ بات کھلتی ہے کہ دمشقی حدیث میں جو دو فرشتے لکھے ہیں وہ دراصل وہی دو آدمی ہیں کہ دوسری حدیث میں بیان کئے گئے ہیں اور اُن کے کندھوں پر ہاتھ رکھنے سے مطلب یہ ہے کہ وہ مسیح کے مددگار اور انصار ہو جائیں گے۔

اور پھر فرمایا کہ جس وقت مسیح اپنا سر جھکائے گا تو اُس کے پسینہ کے قطرات مترشح ہوں گے اور جب اُوپر کو اُٹھائے گا تو بالوں سے قطرے پسینہ کے چاندی کے دانوں کی طرح گریں گے جیسے موتی ہوتے ہیں اور کسی کافر کے لئے ممکن نہیں ہوگا کہ اُن کے دم کی ہوا پا کر
۲۲۰ جیتا رہے بلکہ فی الفور مر جائے گا اور دم اُن کا اُن کی حدِ نظر تک پہنچیگا۔ پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لُد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔ تمت ترجمة الحدیث۔
یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین

(۶) دجال جب گدھے پر سوار ہوگا تو گدھا جس جلدی سے چلیگا اس کی یہ مثال ہے کہ جیسے بادل اس حالت میں چلتا ہے جبکہ پیچھے اس کے ہوا ہو۔ یہ ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ دجال کا گدھا کوئی جاندار مخلوق نہیں ہوگا بلکہ کسی ہوائی مادہ کے زور سے چلے گا۔

(۷) زمین اور آسمان دونوں دجال کے فرمانبردار ہوں گے یعنی خدا تعالیٰ اس تدبیر کے ساتھ تقدیر موافق کر دے گا اور اس کے ہاتھ پر زمین کو اُسکی مرضی کے موافق آباد کریگا۔

(۸) دجال مشرق کی طرف سے خروج کرے گا یعنی ملک ہند سے کیونکہ یہ ملک زمین حجاز سے مشرق کی طرف ہے۔ متفق علیہ۔

(۹) دجال جس ویرانہ پر گذرے گا اُسے کہیگا تو اپنے خزانے باہر نکال۔ سو وہ تمام خزانے باہر نکل آئیں گے اور دجال کے پیچھے پیچھے جائیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دجال زمین سے بہت فائدہ اٹھائے گا۔ اور اپنی تدبیروں سے زمین
۴۲ کو آباد کرے گا اور ویرانے کو خزانے کرکے دکھلائے گا پھر آخر باب لُد پر قتل کیا جائیگا لُد اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے

بسر کرنا انہوں نے کہاں سے سیکھ لیا ہے۔ کتاب الٰہی کی غلط تفسیروں نے انہیں بہت خراب کیا ہے اور انکے دلی اور دماغی قوٰی پر بہت بُرا اثر ان سے پڑا ہے۔ اس زمانہ میں بلاشبہ کتاب الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ایک نئی اور صحیح تفسیر کی جائے کیونکہ حال میں جن تفسیروں کی تعلیم دی جاتی ہے وہ نہ اخلاقی حالت کو درست کر سکتی ہیں اور نہ ایمانی حالت پر نیک اثر ڈالتی ہیں بلکہ فطرتی سعادت اور نیک روشنی کی مزاحم ہو رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ در اصل اپنے اکثر زوائد کی وجہ سے قرآن کریم کی تعلیم نہیں ہے
۲۷ قرآنی تعلیم ایسے لوگوں کے دلوں سے مٹ گئی ہے کہ گویا قرآن آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ وہ ایمان جو قرآن نے سکھلایا تھا اس سے لوگ بے خبر ہیں وہ عرفان جو قرآن نے بخشا تھا اس سے لوگ غافل ہو گئے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترتا انہیں معنوں سے

ازالہ اوہام صفحہ 730 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 492، 493 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 148 پر درج ہے

حوالہ نمبر 166

کہ جب دجّال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔

(۱۰) دجّال خدا نہیں کہلائے گا بلکہ خدا تعالیٰ کا قائل ہوگا بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔ مسلم۔

اِن دسوں علامتوں میں سے ایک بھاری علامت دجّال معہود کی یہ لکھی ہے کہ اُس کا فتنہ تمام اُن فتنوں سے بڑھ کر ہوگا کہ جو ربّانی دین کے مٹانے کے لئے ابتدا سے لوگ کرتے آئے ہیں اور ہم اسی رسالہ میں ثابت کر چکے ہیں کہ یہ علامت عیسائی مشنوں میں بخوبی ظاہر و ہویدا ہے۔

ازانجملہ ایک بڑی بھاری علامت دجّال کی اُس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ دخان کے زور سے چلتی ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جن کا امام و مقتدا یہی دجّالی گروہ ہے اس لئے ان گاڑیوں کو دجّال کا گدھا قرار دیا گیا۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ علامات خاصہ دجّال کے انہیں لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ انہیں لوگوں نے مکروں اور فریبوں کا اپنے وجود پر خاتمہ کر دیا ہے اور دین اسلام کو وہ ضرر پہنچایا ہے جس کی نظیر دنیا کے ابتدا سے نہیں پائی جاتی اور انہیں لوگوں کے متبعین کے پاس وہ گدھا بھی ہے جو دخان کے زور سے چلتا ہے جیسے بادل ہوا کے زور سے۔ اور انہیں لوگوں کے متبعین زمین کو

حاشیہ: کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اُٹھایا جائے گا۔ پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا جیسا کہ فرمایا لو کان الایمان معلقا عند الثریا لنالہ رجل من فارس۔ یہ حدیث درحقیقت اسی زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو آیت انا علیٰ ذھاب بہ لقٰدرون میں اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔ منہ

ازالہ اوہام صفحہ 730 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 492، 493 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 148 پر درج ہے

ومنح بی من النعم الظاهرة والباطنة وجعلنی من المجذوبین۔ وکنت شابًا وقد شخت وما استفتحت بابًا الا فتحت۔ وما سألت من نعمة الا اعطیت وما استکشفت من امرٍ الا کشفت۔ وما ابتهلت فی دعاءٍ الا اجیبت۔ وکل ذالک من حبّی بالقرآن وحبّ سیّدی وامامی سیّد المرسلین۔ اللّٰھم صلّ وسلّم علیه بعدد نجوم السمٰوٰت وذرّات الارضین۔ ومن اجل هذا الحب الذی کان فی فطرتی کان الله معی من اوّل امری حین ولدت و حین کنت ضریعا عند ظئری وحین کنت اقرئ فی المتعلمین۔ وقد حبب الیّ منذ دنوت العشرین ان انصر الدین۔ واجادل البراهمة والقسیسین۔ وقد الفت فی هذه المناظرات مصنفات عدیدة۔ ومؤلفات مفیدة منها کتابی البراهین۔ کتاب نادر ما نسج علی منواله فی ایام خالیة فلیقرءه من کان من المرتابین۔ قد سللت فیه صوارم الحجج القطعیة علی اقوال الملحدین۔ ورمیت بشهبها الشیاطین المبطلین۔ قد خفض هام کل معاند بهذا السیف المسلول۔ و تبیّنت فضیحتهم بین ارباب المنقول والمعقول۔ وبین المصنفین۔ فیه دقائق العلوم وشواردها والالهامات الطیبة الصحیحة و الکشوف الجلیلة ومواردها۔ ومن کل ما یجلّی دُرر معارف الدین المتین ولی کتب اخری تشابهه فی الکمال۔ منها الکحل والتوضیح والازالة وفتح الاسلام وکتاب آخر سبق کلها الفته فی هذه الایام اسمه دافع الوساوس هو نافع جدًا للذین یریدون ان یروا حسن الاسلام ویکفّون افواه المخالفین۔ تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة وینتفع من معارفها ویقبلنی ویصدق

یہ حوالہ صفحہ 153 پر درج ہے	آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی

دعوتی۔ الا ذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علیٰ قلوبھم فھم لا یقبلون۔ ولما
بلغت اشد عمری و بلغت اربعین سنۃ جاء تنی نسیم الوحی بریّا عنایات
ربّی لیزید معرفتی و یقینی و یرتفع حجبی واکون من المستیقنین فاوّل ما
فتح علیّ بابہ ھوالرؤیا الصالحۃ فکنت لا اری رؤیا الا جاءت مثل فلق
الصبح و انی رایت فی تلک الایام رؤیا صالحۃ صادقۃ قریبًا من الفین او
اکثر من ذالک۔ منھا محفوظۃ فی حافظتی وکثیر منھا نسیتھا۔ ولعل
اللہ یکررھا فی وقت اٰخر ونحن من الآملین۔ ورایت فی غلواء شبابی
وعند دواعی التصابی کانی دخلت فی مکان وفیہ حفدتی وخدمی فقلت
طھروا فراشی فان وقتی قد جاء ثم استیقظت و خشیت علیٰ نفسی
وذھب وھلی الی اننی من المائتین۔ ورایت ذات لیلۃ و انا غلام
حدیث السن کانی فی بیت لطیف نظیف یذکر فیھا رسول اللہ صلّی اللہ
علیہ وسلّم فقلت ایھا الناس این رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فاشاروا
الی حجرۃ فدخلت مع الداخلین۔ فبشّ بی حین وافیتہ۔ وحیّانی باحسن
ما حییتہ وما انسی حسنہ وجمالہ وملاحتہ وتحننہ الی یومی ھذا۔ شغفنی
حبًا وجذبنی بوجہ حسین قال ما ھذا بیمینک یا احمد فنظرت فاذا
کتاب بیدی الیمنیٰ وخطر بقلبی انہ من مصنفاتی قلت یا رسول اللہ
کتاب من مصنفاتی قال ما اسم کتابک فنظرت الی الکتاب مرۃ اخریٰ
وانا کالمتحیّرین۔ فوجدتہ یشابہ کتابًا کان فی دار کتبی و اسمہ
قطبی قلت یا رسول اللہ اسمہ قطبی قال ارنی کتابک القطبی فلما

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 153 پر درج ہے

کردے کہ فرشتوں کا نزول اسی طرح ہوتا ہے کہ وہ اپنے وجود کو آسمان سے خالی کردیں تو ہم بشوق اس ثبوت کو سنیں گے۔ اور اگر درحقیقت ثبوت ہوگا۔ تو ہم اس کو قبول کرلیں گے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے فرشتوں کا وجود ایمانیات میں داخل ہے خدا تعالیٰ کا نزول سماء الدنیا کی طرف اور فرشتوں کا نزول دونوں ایسی حقیقتیں ہیں جو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ ہاں کتاب اللہ سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ خلق جدید کے طور پر زمین پر فرشتوں کا ظہور ہوجاتا ہے دحیہ کلبی کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا خلق جدید تھا یا کچھ اور تھا۔ پھر کیا یہ ضرور ہے کہ پہلی خلق کو نابود کرلیں پھر خلق جدید کے قائل ہوں بلکہ پہلا خلق بجائے خود آسمان پر ثابت اور قائم ہے اور دوسرا خلق خدا تعالیٰ کی وسیع قدرت کا ایک نتیجہ ہے کیا خدا تعالیٰ کی قدرت سے بعید ہے کہ ایک وجود دو جگہ دو جسموں سے دکھادے۔ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ صفحہ ۸۲

پھر شیخ بطالوی صاحب نے اپنی دانست میں ہماری کتاب تبلیغ کی کچھ غلطیاں نکالی ہیں۔ اور ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ تعصب کے جوش سے یا نادانی کی وجہ سے صحیح اور باقاعدہ ترکیبوں اور لفظوں کو بھی غلطی میں داخل کردیا۔ اگر اس امر کے لئے کوئی خاص مجلس مقرر ہو تو ہم ان کو سمجھادیں کہ ایسی شتابکاری سے کیا کیا ندامتیں اٹھانی پڑتی ہیں قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوگئیں یہ علم اور نام مولوی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ وہ غلطیاں جو انہوں نے بڑی جانکاہی سے نکالی ہیں۔ اگر وہ تمام اکٹھی کرکے لکھی جائیں تو دو یا ڈیڑھ سطر کے قریب ہونگی۔ اور ان میں اکثر تو سہو کاتب ہیں اور تین ایسی غلطیاں جو بوجہ نہ میسر آنے نظر ثانی یا طفرہ نظر کے رہ گئی ہیں۔ اور باقی شیخ صاحب کی اپنی عقل کی کوتاہی اور سمجھ کا گھاٹا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیخ صاحب نے کبھی لسان عرب کی طرف توجہ نہیں کی۔ بہتر تھا کہ چپ رہتے اور اور بھی اپنی پردہ دری نہ کراتے۔ ہمیں شوق ہی رہا کہ شیخ صاحب ہماری کتابوں کے مقابل پر کوئی فصیح بلیغ رسالہ نظم اور نثر میں نکالیں اور ہم سے انعام لیں اور ہم سے اقرار کرالیں کہ درحقیقت وہ مولوی اور عربی دان ہیں۔

مَیں کئی دفعہ بیان کرچکا ہوں کہ یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔

سرالخلافہ صفحہ 101، 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 415، 416 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 153 پر درج ہے

حوالہ نمبر 168

میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا۔ مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ شائع کیا کہ اگر شیخ صاحب موصوف جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے کہ وہ خذلان میں پڑے ہوئے ہیں اور علم عربیت سے کسی اتفاق سے محروم رہ گئے ہیں مقابلہ کر کے دکھلادیں تو وہ اس مقابلہ سے میرے ان تمام دعاوی کو نابود کردیں گے۔ مگر شیخ صاحب کیوں اس طرف متوجہ نہیں ہوتے کونسی مصیبت ہے جو انکو مانع ہے۔ بس یہی مصیبت ہے کہ وہ لسان عرب سے بے بہرہ اور آجکل خذلان کی حالت میں مبتلا ہیں۔ انکے لئے ہرگز ممکن نہ ہوگا کہ مقابلہ کرسکیں۔ یہ وہی الہام ہے جو ظہور کررہا ہے کہ انی مھین من اراد اھانتك یہ وہی محمد حسین ہے جو اس عاجز کی نسبت جا بجا کہتا پھرتا تھا کہ یہ شخص سخت جاہل ہے۔ عربی کیا ایک صیغہ تک اسکو نہیں آتا۔ اور وہ اعلیٰ درجہ کے فاضل جو میرے ساتھ ہیں ان کو کہتا تھا کہ یہ لوگ صرف منشی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اس کی پردہ دری کرے اور اس کے تکبر کو توڑے اور اسکو دکھلاوے کہ خود پسندی اور عجب کے یہ ثمرات ہیں۔ سو اس سے زیادہ اور کیا اہانت ہوگی کہ جس شخص کو جاہل سمجھتا تھا اور منبر پر چڑھ کر اور مجلسوں میں بیٹھ کر بار بار کہتا تھا کہ زبان عرب سے یہ شخص بالکل ناآشنا ہے اور اجہل ہے اسی کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے اس کو شرمندہ اور ذلیل کیا۔ اگر یہ نشان نہیں تو چاہیئے تھا کہ محمد حسین اپنے تمام دوستوں سے مدد لیتا اور نور الحق اور کرامات الصادقین کا جواب لکھتا۔ اس شخص کو بڑے بڑے انعاموں کے وعدے دیئے گئے۔ ہزار لعنت کا ذخیرہ آگے رکھا گیا۔ مگر اس طرف توجہ نہ کی یہ بہ نتیجہ مخالفت حق کا ہے۔ فاتقوا اللّٰہ یا اولی الابصار۔

اور یاد رہے کہ یہ عذر شیخ صاحب موصوف کا کہ نور الحق میں پادری بھی مخاطب ہیں اسلئے رسالہ بالمقابل لکھنے سے پہلو تہی کیا گیا نہایت مکارانہ عذر ہے۔ گویا ایک بہانہ ڈھونڈھا ہے کہ کسی طرح جان بچ جائے۔ لیکن دانا سمجھتے ہیں کہ یہ بہانہ نہایت کچا اور فضول اور ایک

سر الخلافہ صفحہ 101، 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 415، 416 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 153 پر درج ہے

اور حق پوشی میں حد سے گذر گئے ہیں۔ ہائے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عمداً صحیح واقعات سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے ملک میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے ظہور فرما نہیں ہوئے تھے۔ تا یہ گمان کیا جاتا۔ کہ چونکہ وہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے ساتھ رکھتے تھے اسلئے لوگ جان بچانے کے لئے اُن کے جھنڈے کے نیچے آگئے تھے ؛

پس سوال تو یہ ہے کہ جب کہ آپ کے لئے اپنی غریبی اور مسکینی اور تنہائی کی حالت میں خدا کی توحید اور اپنی نبوت کے بارے میں منادی شروع کی تھی، تو اُسوقت کس تلوار کے خوف سے لوگ آپ پر ایمان لے آئے تھے۔ اور اگر ایمان نہیں لائے تھے تو پھر جبر کرنے کے لئے کس بادشاہ سے کوئی لشکر مانگا گیا تھا۔ اور مدد طلب کی گئی تھی۔ اے حق کے طالبو! تم یقیناً سمجھو کہ یہ سب باتیں اُن لوگوں کی افترا ہیں۔ جو اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ تاریخ کو دیکھو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔ تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا۔ بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا۔ اور اس مصیبت اور یتیمی کے ایام میں بعض لوگوں کی بکریاں بھی چرائیں۔ اور بجز خدا کے کوئی متکفل نہ تھا اور پچیس برس تک پہنچ کر بھی کسی چچا نے بھی آپ کو اپنی لڑکی نہ دی۔ کیونکہ جیسا کہ بظاہر نظر آتا تھا۔ آپ اس لائق نہ تھے کہ خانہ داری کے اخراجات کے متحمل ہو سکیں اور نیز محض اُمّی تھے۔ اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہیں جانتے تھے۔ پھر جب آپ چالیس برس کے سن تک پہنچے تو یک دفعہ آپ کا دل خدا کی طرف کھینچا گیا۔ ایک غار مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ جس کا نام حرا ہے۔ آپ اکیلے وہاں جاتے اور غار کے اندر چھپ جاتے۔ اور اپنے خدا کو یاد کرتے۔ ایک دن اُسی غار میں آپ

یہ حوالہ صفحہ 154 پر درج ہے | پیغام صلح صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465 از مرزا قادیانی

شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ تو محض باتیں ہوئیں ہم کس طرح مان سکتے ہیں کہ ایسا ہو جائے گا یوں تو ہر شخص دوسروں کو تسلی دے سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ یوں ہو جائے گا، وُوں ہو جائے گا۔ اس قسم کی باتوں سے کیا بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ جن کے دلوں میں یہ شبہ پایا جاتا ہے وہ تیرا ماضی دیکھ لیں تو بھی دیکھ اور دنیا بھی دیکھے کہ کیا ہم نے تجھے یتیم نہیں پایا تھا اور کیا یہ واقعہ ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے تجھے پناہ دی اور تجھے ہر قسم کے نقصان سے بچایا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ابھی رحم مادر میں ہی تھے کہ آپ کے والد فوت ہو گئے جب آپ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا عبد المطلب کے دل میں آپ کی غیر معمولی طور پر محبت پیدا کر دی۔ عام طور پر ایسے حالات میں انسان کی توجہ پوتوں کی بجائے اپنے دوسرے بیٹوں کی طرف ہوتی ہے مگر عبد المطلب کی حالت یہ تھی کہ وہ اپنے بیٹوں کو تو ڈانٹ ڈپٹ لیتے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ محبت اور پیار رکھتے حالانکہ ان کے لڑکے جوان تھے اور وہ ان کی خدمت بھی کرتے رہتے تھے مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی محبت پیدا کر دی کہ آپ اگر تھوڑی دیر کے لئے بھی ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے تو وہ بے چین ہو جاتے تھے۔ آپ کو ہر وقت گود میں اٹھائے رکھتے تھے۔ آپ کی محبت میں اشعار پڑھتے رہتے تھے اور اپنے بیٹوں کو ڈانٹتے رہتے تھے کہ اس کی قدر کیوں نہیں کرتے۔ پھر عربوں میں یہ رواج تھا کہ وہ بچے پالنے کے لئے دائیاں رکھا کرتے تھے آپ کی والدہ نے چاہا کہ انہیں بھی کوئی دائی مل جائے مگر غربت کی وجہ سے کوئی دائی نہ ملی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے حلیمہ کو اس عظیم الشان خدمت کے لئے منتخب فرمایا۔ حلیمہ وہ تھی جسے ہر دروازے سے محض اس لئے رد کیا گیا تھا کہ وہ ایک غریب عورت تھی اگر اُسے بچہ دیا گیا تو وہ اُسے کھلائے گی کہاں سے۔ بالآخر وہ جس کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پرورش کا سامان کرنا تھا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مکہ کے تمام بچے حرام کر دئے۔ وہ جس گھر میں بھی گئی اُسے یہی کہا گیا کہ ہم تمہیں اپنا بچہ نہیں دے سکتے۔ تم بچے لے گئیں تو اُسے کھلاؤ گی کہاں سے۔ گویا سارے مکہ میں اُس روز ایک بچہ ایسا تھا جسے کوئی دایہ نہ ملی اور ایک دایہ ایسی تھی جسے کوئی بچہ نہ ملا جب شام ہو گئی اور اُدھر حلیمہ کسی بچہ کے ملنے سے مایوس ہو گئی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ کسی دایہ کے ملنے سے مایوس ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے حلیمہ کے دل میں ڈالا کہ گو یہ بچہ غریب گھرانے کا ہے اور اس کا والد فوت شدہ ہے مگر میرا خالی جانا دوسرے لوگوں کی ہنسی کا موجب ہو گا چلو میں اسی کو لے چلوں۔ چنانچہ وہ آئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گئی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی محبت ڈال دی کہ آپ کا دم بھر کے لئے آنکھوں سے اوجھل ہونا اُس پر سخت گراں گزرتا اور وہ آپ کی محبت میں بے تاب ہو جاتی۔ تاریخوں میں آتا ہے کہ آپ ذرا بھی اُس کی آنکھ سے اوجھل ہوتے تو وہ اپنے بچوں کو ڈانٹنے لگ جاتی کہ تم اُسے چھوڑ کر کہاں آ گئے ہو اور پھر آپ کو لانے کیلئے وہ دوڑ پڑتی۔ غرض باپ کے بعد آپ کو پرورش کے لئے حلیمہ جیسی دائی ملی، عبد المطلب جیسا محبت کرنے والا دادا ملا اور پھر جب عبد المطلب فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا ابو طالب کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی۔ ابو طالب کو بھی آپ سے بے انتہا محبت تھی ایسی محبت کہ میرے نزدیک دنیا میں بہت کم چچا ہوں گے جنہوں نے اپنے کسی بھتیجے کو اس محبت کے ساتھ پالا ہو۔ جوان ہوئے تو خدا تعالیٰ نے ایک مالدار عورت کے دل میں آپ کی محبت پیدا کر دی اور خود اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں ان سے شادی کر لوں کیونکہ یہ بہت ہی بلند اخلاق کے مالک ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے گھر بار کا سامان پیدا کر دیا۔ پھر یتیم کے لئے ساتھیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماں باپ زندہ ہوتے ہیں تو اُن کی خوشنودی کے لئے لوگ دوستیاں اختیار کرتے ہیں لیکن جب مر جاتے ہیں تو اُن کے تمام تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اور دوستی کا خیال تک بھی اُن کے دل میں کبھی نہیں آتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین چونکہ فوت ہو چکے تھے اس لئے طبعی طور پر آپ کو بھی ساتھیوں اور دوستوں کی ضرورت محسوس ہوتی تھی اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ اور حکیم بن حزام جیسے دوست

۲۶۱

تفسیر کبیر صفحہ 97 جلد 9 از مرزا بشیر الدین محمود

یہ حوالہ صفحہ 155 پر درج ہے

۴۱۱

یہ تو ہم نے قرآن شریف کی اُس زبردست طاقت کا بیان کیا ہے جو اپنے پیروی کرنے والوں پر اثر ڈالتی ہے لیکن وہ دُوسرے معجزات سے بھی بھرا ہوا ہے۔ اُس نے اسلام کی ترقی اور شوکت اور فتح کی اُس وقت خبر دی تھی جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کے جنگلوں میں اکیلے پھرا کرتے تھے اور اُن کے ساتھ بجز چند غریب اور ضعیف مسلمانوں کے اور کوئی نہ تھا اور جب قیصر روم ایرانیوں کی لڑائی سے مغلوب ہو گیا اور ایران کے کسریٰ نے اُس کے ملک کا ایک بڑا حصہ دبا لیا تب بھی قرآن شریف نے بطور پیشگوئی کے یہ خبر دی کہ نو برس کے اندر پھر قیصر روم فتحیاب ہو جائے گا اور ایران کو شکست دے گا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا ایسا ہی شق القمر کا عالیشان معجزہ جو خدائی ہاتھ کو دکھلا رہا ہے قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ[1] یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا اب ظاہر ہے کہ یہ نرا دعویٰ نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے اور کفر پر ہی مرے تھے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیونکر خاموش بیٹھ سکتے تھے وہ بلا شبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افترا خیال کر کے پھر بھی چپ رہتے۔ بالخصوص جب کہ ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا تھا تو اس حالت میں اُن کا فرض تھا کہ اگر یہ واقعہ صحیح نہیں تھا تو اس کا رد کرتے نہ یہ کہ خاموش رہ کر اس واقعہ کی صحت پر مُہر لگا دیتے پس یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ضرور ظہور میں آیا تھا اور اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ یہ قواعد

[1] القمر: ۲-۳

یہ حوالہ صفحہ 155 پر درج ہے

چشمہ معرفت صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 411 از مرزا قادیانی

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ قمر۔ یہ سورۃ مکی ہے۔ اور بسم اللہ سمیت اس کی چھپن آیات ہیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ① — (میں) اللہ کا نام لیکر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ② — (عرب کی) تباہی کی گھڑی آگئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔[1]

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ③ — اور اگر وہ کوئی نشان دیکھیں گے تو ضرور اعراض کر جائیں گے اور کہدیں گے کہ یہ محض ایک دھوکا ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ④ — اور انھوں نے جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑے اور ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ⑤ — اور ان کے پاس ایسے حالات پہنچ چکے ہیں جن میں تنبیہ کا سامان موجود تھا۔

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ⑥ — نیز ایسی حکمت کی باتیں بھی تھیں جو اثر کرنے والی تھیں۔ مگر افسوس کہ ڈرانے والے[2] نے ان کو کوئی فائدہ نہیں دیا۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ⑦ — پس تو ان سے منہ پھیر لے اور اس وقت کا انتظار کر کہ پکارنے والا ایک ناپسندیدہ چیز (یعنی عذاب) کی طرف ان کو پکارے گا۔

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ — ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ وہ قبروں سے نکلیں گے اس طرح کہ

---

[1] عربوں کے نزدیک چاند عرب حکومت کا نشان تھا۔ چنانچہ یہود بھی یہی یقین رکھتے تھے حضرت صفیہؓ جو ایک یہودی سردار کی بیٹی تھیں اور بعد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔ انھوں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ ان کی گود میں چاند آ گرا ہے۔ ان کی والدہ نے اس خواب سے یہی استدلال کیا کہ تو بادشاہ وقت سے شادی کرنا چاہتی ہے (اصابہ) پس چاند پھٹنے اور عرب کی تباہی آجانے کے ایک معنے یہ ہیں کہ ساعۃ یعنی عرب کی تباہی کی ساعت آگئی ہے اور چاند یعنی عرب کی حکومت کا عروج پاش پاش ہو گیا ہے مفسرین نے غلطی سے اس کے یہ معنے کیے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ معجزہ دکھایا تھا۔ کہ چاند کی طرف اشارہ کیا تو وہ حقیقتہً جسمانی طور پر پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا (فتح البیان) حالانکہ یہ غلط ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو عرب کے سب حصوں میں اور دنیا کے سب حصوں میں ایسا نظر آتا بلکہ نظام شمسی کے لیے مہلک ثابت ہوتا۔ کیونکہ وہ اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے جبکہ اس کے سب سیارے اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں پھر کسی صحابیؓ نے بھی جو اس وقت اس مجلس میں ہو یا مکہ یا عرب کے کسی اور مقام پر ہو اس کی شہادت نہیں دی کہ چاند جسمانی طور پر پھٹ گیا تھا۔ علاوہ ازیں چاند کے جسمانی طور پر پھٹنے کا قیامت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ [2] مطلب یہ ہے کہ یہ فریب کی بات ہمیشہ ہی نبوت کے مدعی کہتے چلے آئے ہیں۔ [3] قرآن مجید نے "ڈرانے والوں" کہا ہے۔ حالانکہ صرف ایک ڈرانے والا ہی تھا۔ یہ جمع یا تو عظمت کے لیے ہے یا اس لیے کہ آپ کی ذات میں سب رسول جمع ہیں۔

یہ حوالہ صفحہ 156 پر درج ہے	تفسیر صغیر صفحہ 706 از مرزا بشیر الدین محمود

مسیحؑ اپنے خواص میں عام انسانوں کے خواص بلکہ تمام انبیاء کے خواص سے مستثنیٰ اور نرالا ہے کیونکہ جبکہ ایک افضل البشر جو مسیحؑ سے چھ سو برس پیچھے آیا تھوڑی سی عمر پاکر فوت ہوگیا اور تیرہ سو برس اُس نبی کریمؐ کے فوت ہونے پر گذر بھی گئے مگر مسیح اب تک فوت ہونے میں نہیں آیا۔ تو کیا اس سے یہی ثابت ہوا یا کچھ اور کہ مسیحؑ کی حالت لوازم بشریت سے بڑھی ہوئی ہے۔ پس حال کے علماء اگرچہ بظاہر صورتِ شرک سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں مگر مشرکوں کو مدد دینے میں کوئی دقیقہ اُنہوں نے اُٹھا نہیں رکھا۔ غضب کی بات ہے کہ اللہ جلّشانہ تو اپنی پاک کلام میں حضرت مسیحؑ کی وفات ظاہر کرے اور یہ لوگ ابتک اُسکو زندہ سمجھکر ہزارہا اور بیشمار فتنے اسلام کے لئے برپا کردیں اور مسیحؑ کو آسمان کا حیّ و قیّوم اور سیّد الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کا مُردہ ٹھہراویں حالانکہ مسیحؑ کی گواہی قرآنِ کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّأْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ[1] یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اُس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گذر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کھُلے کھُلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیحؑ اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔ وجہ یہ کہ آیت میں آنے کے مقابل پر جانا بیان کیا گیا ہے اور ضرور ہے کہ آنا اور جانا دونوں ایک ہی رنگ کے ہوں۔ یعنی ایک اُس عالم کی طرف چلا گیا اور ایک اُس عالم کی طرف سے آیا۔ پھر دوسری گواہی حضرت مسیحؑ کی اُن کی وفات کے بارے میں آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ میں صریح صریح درج ہے جس کی آنکھیں

[1] الصّف : ۷

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 42 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 156 پر درج ہے

حوالہ نمبر 174

ذریعہ سے یہ نام بتایا گیا ہوتا تو قرآن کریم میں جو وحی الٰہی ہے اول تو احمد نام ہی آتا اور اگر محمدؐ بھی آتا تو احمد بعض مقامات پر ضرور آتا۔ وہ عجیب الہامی نام تھا کہ قرآن کریم اس نام سے ایک دفعہ بھی آنحضرت ﷺ کو نہیں پکارتا۔ دوسری دلیل آپ کا نام احمد نہ ہونے کی یہ ہے کہ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آپ کا نام احمد تھا۔ کلمہ شہادت جس پر اسلام کا دارومدار ہے اس میں بھی محمد رسول اللہ کہا جاتا ہے کبھی احمد رسول اللہ نہیں کہا جاتا حالانکہ اگر آپ کا نام احمد ہوتا تو کلمہ شہادت کی کوئی روایت تو یہ بھی ہوتی کہ اَشْھَدُ اَنَّ اَحْمَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ پنجوقتہ اذان میں بھی بہ بانگ بلند مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کبھی احمد رسول اللہ نہیں کہا جاتا۔ تکبیر میں بھی محمدؐ ہی آنحضرت کا نام آتا ہے اور درود میں بھی آنحضورؐ کو محمدؐ نام لے کر ہی یاد کیا جاتا ہے اور اسی نام کے رسول پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں بھیجی جاتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے خطوط کی نقلیں موجود ہیں ان سب میں آپ نے اپنے دستخط کی جگہ محمدؐ نام کی ہی مہر لگائی ہے۔ ایک خط میں بھی احمد اپنا نام تحریر نہیں فرمایا۔ پھر صحابہ کرامؓ کی گفتگو احادیث میں مذکور ہے لیکن ایک دفعہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ کسی صحابی نے آنحضرت ﷺ کو احمد کہہ کر پکارا ہو اور نہ ان کی آپس کی گفتگو میں ہی یہ نام آتا ہے نہ تاریخ سے ثابت ہے کہ آپ کا نام احمد رکھا گیا تھا۔ بلکہ تاریخ سے بھی یہی ثابت ہے کہ آپ کا نام محمدؐ رکھا گیا تھا۔ آپ کے مخالف جس قدر تھے جن میں خود آپ کے رشتہ دار اور چچا بھی شامل تھے سب آپ کو محمد ﷺ نام سے پکارتے تھے یا شرارت سے مذمم کہہ کر پکارتے تھے کہ وہ بھی محمدؐ کے وزن پر ہے۔ غرض جس قدر بھی غور کریں اور فکر کریں آپ کا نام قرآن کریم سے' احادیث سے' کلمہ سے' اذان سے' تکبیر سے' درود سے' آپ کے خطوط سے' معاہدات سے' تاریخ سے' صحابہؓ کے اقوال سے محمدؐ ہی معلوم ہوتا ہے نہ کہ احمد۔ پھر اس قدر دلائل کے ہوتے ہوئے کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا نام احمد تھا۔ اگر احمد بھی آپ کا نام ہوتا تو مذکورہ بالا مقامات میں محمدؐ نام کے ساتھ آپ کا نام احمد بھی آتا اور کچھ نہیں تو ایک ہی جگہ احمد نام سے آپ کو پکارا جاتا یا کلمہ شہادت میں بجائے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے احمد رسول اللہ بھی پڑھنا جائز ہوتا مگر ایسا نہیں ہے نہ یہ بات رسول کریمؐ سے ثابت ہے اور نہ صحابہؓ سے۔

اب ان واقعات کے ہوتے ہوئے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ آپ کا نام احمد نہ تھا۔

[پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں]

انوار خلافت صفحہ 23 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 87، 88 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 157 پر درج ہے

ہو سکتے ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں تب بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے کیونکہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہوگئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے لیکن یہ بات بھی نہیں جیسا کہ میں آگے چل کر ثابت کروں گا۔

دوسری صورت یہ تھی کہ اِسْمُہٗٓ اَحْمَدُ والی پیشگوئی میں کوئی ایسا لفظ ہوتا جس کی وجہ سے ہم کسی غیر پر اسے چسپاں نہ کر سکتے مثلاً یہ لکھا جاتا کہ وہ خاتم النبیین ہوگا اور چونکہ خاتم النبیین صرف رسول کریمؐ ہی ہیں اور ایک ہی شخص خاتم النبیین ہو سکتا ہے اس لئے ہم کہہ سکتے تھے کہ گو بعض نشانات آپ کے وقت میں اپنے ظاہر الفاظ میں پورے نہیں ہوئے لیکن جبکہ ایک ایسی صریح علامت موجود ہے جو آپ کے سوا کسی اور میں پائی ہی نہیں جا سکتی تو ان باتوں کی کوئی اور تاویل ہوگی اور بہرحال یہ پیشگوئی آپ پر ہی چسپاں ہوتی ہے لیکن یہ بات بھی نہیں۔ اس پیشگوئی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ پیشگوئی خاتم النبیین کے متعلق ہے۔ نہ کوئی اور ایسا لفظ ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ پیشگوئی ضرور آنحضرت ﷺ پر چسپاں کرنی پڑے۔ سوم باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیشگوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہو سکتی تھی کہ آپ نے خود فرما دیا ہوتا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا نہ سچی نہ جھوٹی نہ وضعی نہ قوی نہ ضعیف نہ مرفوع نہ مرسل کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔ پس جب یہ بھی بات نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم خلاف مضمون آیت کے اس پیشگوئی کو آنحضرت ﷺ پر چسپاں کریں۔ ایک چوتھی مجبوری بھی ہو سکتی تھی جس کی وجہ سے ہم یہ آیت رسول کریم ﷺ پر چسپاں کرنے کے لئے مجبور تھے اور وہ یہ کہ انجیل میں صرف ایک ہی نبی احمد کی خبر دی گئی ہوتی۔ اس صورت میں واقعہ میں مشکل تھی کہ اگر اس پیشگوئی کو ہم کسی اور شخص پر چسپاں کر دیتے تو رسول کریمؐ مسیحؑ کے موعودؑ نہ رہتے حالانکہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ آپ حضرت مسیحؑ ناصری کے موعودؑ ہیں۔ لیکن انجیل میں ہم دو نبیوں کے آنے کی خبر پاتے ہیں۔ ایک وہ نبی جو تمام نبیوں کا موعودؑ ہے اور جس کا آنا گویا خدا تعالیٰ کا آنا قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسرے مسیحؑ کی دوبارہ آمد۔ اور بتایا گیا ہے کہ پہلے "وہ نبی" آئے گا۔ پھر مسیح دوبارہ آئے گا اور ان دونوں پیشگوئیوں میں

یہ حوالہ صفحہ 157 پر درج ہے	انوار خلافت صفحہ 23 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 87، 88 از مرزا بشیر الدین محمود

ط ۵۶۹ پھر صفحہ ۵۶۹ ۵۷۴ میں فرماتے ہیں کہ اِس بات پر تمام سلف و خلف کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عیسیٰ جب نازل ہوگا تو اُمّتِ محمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ اور فرماتے ہیں قسطلانی نے بھی مواہب لدنیہ میں یہی لکھا ہے اور عجیب تر یہ کہ وہ اُمّتی بھی ہوگا اور پھر نبی بھی۔ لیکن افسوس کہ مولوی صاحب مرحوم کو یہ سمجھ نہ آیا کہ صاحب نبوت تامہ ہرگز اُمّتی نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور اُمّتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رو سے بکلّی ممتنع ہے اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ[1] یعنی ہر یک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔ ہاں محدّث جو مرسلین میں سے ہے اُمّتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی اُمّتی وہ اس وجہ سے کہ وہ بکلّی تابع شریعت رسول اللہ اور مشکوٰۃ رسالت سے فیض پانے والا ہوتا ہے اور نبی اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نبیوں کا سا معاملہ اس سے کرتا ہے اور محدّث

منـ۵۷۰ کا وجود انبیاء اور اُمم میں بطور برزخ کے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ اگرچہ کامل طور پر اُمّتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے اور محدّث کے لئے ضرور ہے کہ وہ کسی نبی کا مثیل ہو اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی نام پاوے جو اس نبی کا نام ہے۔

اب سمجھنا چاہیئے کہ چونکہ مقدر تھا کہ آخری زمانہ میں نصاریٰ اور یہود کے خیالاتِ باطلہ زہرِ ہلاہل کی طرح تمام دنیا میں سرایت کر جائیں گے اور نہ ایک راہ سے بلکہ ہزاروں راہوں سے اُن کا بد اثر لوگوں پر پہنچے گا اور اس زمانہ کے لئے پہلے سے احادیث میں خبر دی گئی تھی کہ عیسائیت اور یہودیت کی بُری خصلتیں یہاں تک غلبہ کریں گی کہ مسلمانوں پر بھی اس کا سخت اثر ہوگا۔ مسلمانوں کا طریقہ مسلمانوں کا شعار، مسلمانوں کی وضع بکلّی یہود و نصاریٰ سے مشابہ ہو جائے گی اور جو عادتیں یہود اور نصاریٰ کو پہلے ہلاک کر چکی ہیں وہی عادتیں اسباب ناشئہ کے پیدا ہو جانے کی وجہ سے مسلمانوں میں آجائیں گی

[1] النساء: ۶۵

ازالہ اوہام صفحہ 569 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 407 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 157 پر درج ہے

اظہار علی الغیب کا درجہ یعنی جس درجہ محبت کو حاصل کر کے انسان کو غیب الٰہی پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے جس کے معنی کثرت کے ہیں اسی کا نام رسالت اور نبوت ہے اور کہہ سکتے ہیں کہ نبوت اظہار علی الغیب کے مقام کا نام ہے جس کا اردو میں ترجمہ رازدار ہوگا جس طرح کہہ سکتے ہیں کہ نبی کے سوا کسی کو اظہار علی الغیب کا رتبہ نہیں مل سکتا۔

خلاصہ کلام یہ کہ نبوت کی تعریف اور اس کے حصول کا طریق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف طور پر بیان کر دیا ہے اور بتا دیا ہے کہ یہ ایک انسانی کمال کا رتبہ ہے جس پر پہنچ کر انسان غیب الٰہی سے واقف کیا جاتا ہے اور اس سے پہلے مراتب صالح شہید اور صدیق کے ہیں اور رسول اس درجہ کے پانے والے کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جاتا ہے اور نبی اس لئے کہ وہ غیب کی اخبار لوگوں کو بتاتا ہے اور چونکہ قوت ایمانی اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتی جب تک دلائل و براہین ساتھ نہ ہوں اس لئے بھی اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندوں کو جن کو رسول کرتا ہے اظہار علی الغیب کا رتبہ دیتا ہے تا جس طرح ان کے اپنے ایمان تازہ ہیں وہ لوگوں کے ایمان بھی تازہ کر سکیں۔

یہ باتیں میں نے بطور اختصار اس لئے بتائی ہیں تا معلوم ہو جائے کہ قرآن کریم ایک کامل کتاب ہے اور اس نے ہر ایک ضروری بات بیان کر دی ہے۔ اور یہ بات غلط ہے کہ اس نے نبی کی تعریف نہیں کی اس نے خود نبی کی تعریف اور اس کے شرائط اور اس کا درجہ بیان کر دیا ہے اور جو کچھ اس نے بیان فرمایا تھا اس کے رو سے حضرت مسیح موعود کی نبوت ثابت ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہرگز شریعت لانے یا نہ لانے کی شرط نہیں لگائی اور میں خیال کرتا ہوں کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے منکر ہیں انہوں نے آج تک اس بات پر غور ہی نہیں کیا کہ نبوت چیز کیا ہے اور نبی کون ہوتا ہے؟ ورنہ اگر وہ قرآن کریم پر تدبر کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ حضرت مسیح موعود نبی تھے اور ان کے نبی ہونے میں کوئی شک نہیں۔

[بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ (النساء:۶۵) اور اس سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب سبب قلت تدبر ہیں جب اللہ تعالیٰ خود دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ (المائدہ:۴۵) یعنی ہم نے توریت اتاری ہے جس میں ہدایت و نور ہے اس]

حقیقت النبوۃ حصہ اوّل مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 472 از مرزا بشیر الدین محمود | یہ حوالہ صفحہ 158 پر درج ہے

حوالہ نمبر 177

نشان ظاہر ہوئے تب اُنہوں نے کہا کہ اب قبول کرنے سے مرنا بہتر ہے۔ غرض نظر دقیق سے صادق کے صدق کو شناخت کرنا سعیدوں کا کام ہے اور نشان طلب کرنا نہایت منحوس طریق اور اشقیا کا شیوہ ہے جس کی وجہ سے کروڑہا منکر ہیزم جہنّم ہو چکے ہیں خدائے تعالیٰ اپنی سُنّت کو نہیں بدلتا۔ وہ جیسا کہ اُس نے فرمادیا ہے اُنہی کے ایمان کو ایمان سمجھتا ہے جو زیادہ ضد نہیں کرتے۔ اور قرائن مرجحہ کو دیکھ کر اور علامات صدق پا کر صادق کو قبول کر لیتے ہیں اور صادق کا کلام صادق کی راستبازی صادق کی استقامت اور خود صادق کا مُنہ اُن کے نزدیک اس کے صدق پر گواہ ہوتا ہے۔ مبارک وہ جن کو مردم شناسی کی عقل دیجاتی ہے۔

ماسوا اِسکے جو شخص ایک نبی متبوع علیہ السّلام کا متبع ہے اور اُسکے فرمودہ پر اور کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہے اُسکی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی ناسمجھی ہے کیونکہ انبیاء اسلئے آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دُوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دُوسرا قبلہ مقرر کراویں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لاویں۔ لیکن اِسجگہ تو ایسے انقلاب کا دعویٰ نہیں ہے وُہی اسلام ہے جو پہلے تھا۔ وُہی نمازیں ہیں جو پہلے تھیں۔ وُہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو پہلے تھا اور وُہی کتاب کریم ہے جو پہلے تھی۔ اصل دین میں سے کوئی ایسی بات چھوڑنی نہیں پڑی جس سے اِسقدر حیرانی ہو۔ **مسیح موعود** کا دعویٰ اس حالت میں گراں اور قابل احتیاط ہوتا کہ جبکہ اِس دعویٰ کے ساتھ نعوذ باللہ کچھ دین کے احکام کی کمی بیشی ہوتی اور ہماری عملی حالت دُوسرے مسلمانوں سے کچھ فرق رکھتی۔ اَب جبکہ ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ صرف مابہ النزاع حیات مسیح اور وفات مسیح ہے اور مسیح موعود کا دعویٰ اِس مسئلہ کی درحقیقت ایک فرع ہے اور اس دعویٰ سے مراد کوئی عملی انقلاب نہیں اور نہ اسلامی اعتقادات پر اس کا کچھ مخالفانہ اثر ہے تو کیا اس دعویٰ کے تسلیم کرنے کیلئے کسی بڑے معجزہ یا کرامت کی حاجت ہے؟ جس کا مانگنا رسالت کے دعویٰ میں عوام کا قدیم شیوہ ہے ایک مسلمان جسے تائید اسلام کیلئے خدائے تعالیٰ نے بھیجا۔ جس کے مقاصد یہ ہیں کہ تا دین اسلام کی خوبیاں لوگوں پر ظاہر کرے اور آجکل کے فلسفی وغیرہ الزاموں سے اِسلام کا پاک ہونا ثابت کر دیوے اور مسلمانوں کو اللہ اور رسول کی محبت کی طرف رجوع دلاوے کیا اِس کا قبول کرنا ایک منصف مزاج اور خدا ترس آدمی پہ کوئی مشکل امر ہے؟؟

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 339 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 339 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 158 پر درج ہے

کی ایک تعریف کردی ہے تو نہایت نادان ہے وہ جو اب بھی ٹھوکر کھاتا ہے جب سورج چڑھ گیا تو پھر ٹھوکریں کھانا آنکھوں والوں کا کام نہیں۔ پس اپنی آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ سورج نصف النہار میں آگیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی عظمت کا اظہار کر رہا ہے اور اپنی طاقت کا جلوہ دکھاتا ہے اس کے جلال کا اقبال کرو اور اس کی قرنا کا جواب دو جو اس کا نبی مسیح موعودؑ ہے جس نے اپنے سب کمالات آنحضرت ﷺ کے طفیل سے اور آپؐ کے واسطہ سے پائے۔ پس کیا ہی مبارک ہے وہ جس نے اس قدر فیضان کا دریا بہادیا۔ اور کیا ہی مبارک ہے وہ جس نے اس فیضان کو اپنے اندر لے لیا۔ اور اس قدر وسیع ہوا کہ ظلی طور پر کل کمالات محمدیہ کو پالیا۔

آہ! کیا ہی قابل افسوس اور جائے تعجب و حیرت ہے یہ امر کہ وہ غلطی جو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کی معرفت دور کروائی تھی اور وہ حقیقت جو اس کے ذریعے دنیا پر روشن کی تھی اسی غلطی کا مرتکب احمدی جماعت کا ایک حصہ ہو رہا ہے اور اسی حقیقت کا منکر اس کے پیروؤں کا ایک گروہ ہو رہا ہے۔ نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلاواسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے ذریعہ اس غلطی کو دور کروایا اور بتایا کہ یہ تعریف قرآن کریم میں تو نہیں۔ قرآن کریم تو یہ فرماتا ہے کہ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ پھر تم کیوں نبی کے لئے ایسی شرائط مقرر کرتے ہو جو اس کے لئے خدائے تعالیٰ نے مقرر نہیں کیں اس نے قرآن کریم سے ثابت کیا کہ نبوت کی وہی تعریف ہے جو وہ کرتا ہے اس نے اعلان کیا کہ خدا کے حکم کے ماتحت میں یہ تعریف کرتا ہوں اس نے اس تعریف کے قبول نہ کرنے والوں کو ڈانٹا اور زجر کیا اور کہا کہ تم اپنی نادانی اور جہالت سے نبی کی غلط تعریف کر رہے ہو نبی کے لئے شریعت لانا ضروری نہیں نبوت تو ایک موہبت ہے جس میں شریعت لانے نہ لانے کا کوئی دخل نہیں اور لکھا کہ:

"نبی اس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۹)

لیکن افسوس کہ باوجود اس کے مسیح موعودؑ نے اس باطل اور بلا دلیل عقیدہ کی تردید کردی جس میں اس وقت کے مسلمانوں کا ایک کثیر حصہ مبتلاء تھا لیکن خود مسیح موعود کی جماعت میں سے

یہ حوالہ صفحہ 158 پر درج ہے	حقیقت النبوۃ (حصہ اوّل) مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 454 از مرزا بشیر الدین محمود

حوالہ نمبر 179

نشان آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور اُن ہدایتوں کے بھیجنے والے کے مُنہ پر ہمیشہ کے لئے مُہر لگ گئی ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ ہر ایک انسان جو سچّی بھوک اور پیاس خدا تعالیٰ کی طلب میں رکھتا ہے وُہ ایسا خیال ہرگز نہیں کریگا۔ اِس لئے ضروری ہے کہ سچے مذہب کی یہی نشانی ہو کہ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور اُس کے نشانوں کے چمکتے ہوئے نُور اُس مذہب میں تازہ بتازہ موجود ہوں۔ اگر ہماری گورنمنٹ عالیہ ایسا جلسہ کرے تو یہ نہایت مبارک ارادہ ہے۔ اور اِس سے ثابت ہوگا کہ یہ گورنمنٹ سچائی کی حامی ہے۔ اور اگر ایسا جلسہ ہو تو ہر ایک شخص اپنے اختیار سے اور ہنسی خوشی سے اس جلسہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ قوموں کے پیشوا جنھوں نے مقدس کہلا کر کروڑہا روپیہ قوموں کا کھالیا ہے۔ ان کے تقدس کو آزمانے کے لئے اِس سے بڑھ کر اور کوئی عمدہ طریق نہیں کہ ان کا یا اُن کے مذہب کا خدا کے ساتھ رشتہ ہے اس رشتہ کا زندہ ثبوت مانگا جائے۔ یہ عاجز اپنے دِلی جوش سے جو ایک پاک جوش ہے یہی چاہتا ہے کہ ہماری محسن گورنمنٹ کے ہاتھ سے یہ فیصلہ ہو۔ خدایا اِس عالی مرتبہ گورنمنٹ کو یہ الہام کر۔ تا وُہ اِس قسم کے جلسوں میں سب سے پیچھے اگر سب سے پہلے ہو جائے۔ اور مَیں چونکہ مسیح موعود ہوں۔ اِس لئے حضرت مسیح کی عادت کا رنگ مجھ میں پایا جانا ضروری ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام وُہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب پر چڑھے۔ گو خدا کے رحم نے اُن کو بچالیا۔ اور مرہم عیسیٰ[*] نے اُن کے زخموں کو اچھا کر کے آخر

[*] مرہم عیسیٰ ایک نہایت مبارک مرہم ہے جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زخم اچھے ہوئے تھے جبکہ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے سُولی سے نجات پائی تو صلیب کی کیلوں کے جو زخم تھے جن کو آپ نے حواریوں کو بھی دکھلایا تھا وُہ اسی مرہم سے اچھے ہوئے تھے۔ یہ مرہم طب کی ہزار کتاب میں درج ہے اور قانون بوعلی سینا میں بھی مندرج ہے اور رومیوں اور یونانیوں اور عیسائیوں اور یہودیوں اور مسلمانوں غرض تمام فرقوں کے طبیبوں نے اِس مرہم کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ منہ

تریاق القلوب صفحہ 371 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 498، 499 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 159 پر درج ہے

کشمیر جنت نظیر میں اُن کو پہنچادیا۔ سو انہوں نے سچائی کے لئے صلیب سے پیار کیا۔ اور اس طرح اُسپر چڑھ گئے جیساکہ ایک بہادر سوار خوش عنان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ سو ایساہی مَیں بھی مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم نے حضرت مسیح کو صلیب سے بچالیا۔ اور انکی تمام رات کی دُعا جو باغ میں کی گئی تھی قبول کرکے اُنکو صلیب اور صلیب کے نتیجوں سے نجات دی۔ ایساہی مجھے بھی بچائے گا۔ اور حضرت مسیح صلیب سے نجات پاکر نصیبین کی طرف آئے اور پھر افغانستان کے مُلک میں ہوتے ہُوئے کوہ نعمان میں پہنچے۔ اور جیساکہ اُس جگہ شہزادہ نبی کا چبوترہ ابتک گواہی دے رہا ہے۔ وُہ ایک مُدت تک کوہ نعمان میں رہے۔ اور پھر اس کے بعد پنجاب کی طرف آئے۔ آخر کشمیر میں گئے اور کوہ سلیمان پر ایک مُدت تک عبادت کرتے رہے۔ اور سکھوں کے زمانہ تک اُن کی یادگار کا کوہ سلیمان پر کتبہ موجود تھا آخر سرینگر میں ایک سو پچیس برس کی عمر میں وفات پائی اور خان یار کے محلّہ کے قریب آپ کا مُقدس مزار ہے۔ غرض جیساکہ اس نبی نے سچائی کے لئے صلیب کو قبول کیا ایساہی مَیں بھی قبول کرتا ہُوں۔ اگر اس جلسہ کے بعد جس کی گورنمنٹ محسنہ کو ترغیب دیتا ہوں ایک سال کے اندر میرے نشان تمام دُنیا پر غالب نہ ہوں تو مَیں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ مَیں راضی ہوں کہ اس جُرم کی سزا میں سُولی دیا جاؤں اور میری ہڈیاں توڑی جائیں۔ لیکن وُہ خدا جو آسمان پر ہے جو دِل کے خیالات کو جانتا ہے جس کے الہام سے مَیں نے اس عریضہ کو لکھا ہے۔ وُہ میرے ساتھ ہوگا۔ اور میرے ساتھ ہے۔ وُہ مجھے اس گورنمنٹ عالیہ اور قوموں کے سامنے شرمندہ نہیں کریگا۔ اُسی کی رُوح ہے جو میرے اندر بولی ہے۔ مَیں نہ اپنی طرف سے بلکہ اُس کی طرف سے یہ پیغام پہنچا رہا ہوں تا سب کچھ جو اتمام حجت کیلئے چاہیئے

تریاق القلوب صفحہ 371 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 498،499 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 159 پر درج ہے

حوالہ نمبر 180

یہ بات غلط ہے کہ لوگوں نے اُسے قتل کر دیا تھا یا صلیب پر لٹکا کر اُسے لعنتی ثابت کر دیا تھا۔ وہ قتل سے بھی محفوظ رہا تھا اور صلیب سے بھی محفوظ رہا تھا۔ بیشک دوست دشمن نے اُسے لعنتی ثابت کرنا چاہا مگر خدا نے اُسے عزت دی اور دشمن کو اُسکے ارادوں میں ناکام کر دیا۔

آخر میں حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ یہ اس لئے ہوگا۔ کہ " وہ میری چیزوں سے پا دے گی۔ اور تمہیں دکھا دیگی۔" میری چیزوں سے پانے کا یہ مفہوم نہیں کہ وہ مسیح کا متبع ہوگا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُسے وہ تعلیم ملے گی جس میں تمام انبیاء کی تعلیمیں شامل ہونگی۔ نوحؑ کی تعلیم بھی اُس میں موجود ہوگی۔ ابراہیمؑ کی تعلیم بھی اُس میں موجود ہوگی۔ موسیٰؑ کی تعلیم بھی اُس میں موجود ہوگی اور میری یعنی عیسیٰؑ کی تعلیم بھی اُس میں موجود ہوگی' اور اس طرح اُس کی تعلیم جامع ہوگی تمام سابق انبیاء کی تعلیمات کی اور پھر وہ کتاب ایسی ہوگی جو " تمہیں دکھا دیگی " یعنی اُس میں صرف زبانی باتیں نہیں ہونگی بلکہ عملی طور پر وہ تمام سچائیوں کو روشن کرکے دنیا پر اُن کو واضح کر دیگی۔ یہ پیشگوئیاں صاف طور پر بتاتی ہیں کہ حضرت مسیحؑ کے بعد ایک ایسے وجود نے ابھی آنا تھا جو مسیحؑ سے زیادہ کامل ہوتا۔ اور پھر مقدر یہ تھا کہ وہ ایک ایسی جامع اور بے مثل کتاب اپنے ساتھ لاتا جس میں تمام سچائیاں جمع ہوتیں۔ جس میں شروع سے لیکر آخر تک اللہ تعالیٰ کا کلام ہوتا اور پھر عملی طور پر وہ کتاب تمام سچائیوں کو روشن کرنے والی ہوتی۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیحؑ نے واقعہ میں ساری دنیا کے گناہ اُٹھانے تھے اگر دنیا کی نجات کے نشان پر ایمان لانا کافی تھا اور اگر انسانی نجات کا آخری نقطہ وہی تھے تو ساری سچائیاں انہیں بتانی چاہئیں تھیں مگر وہ تو کہتے ہیں میں سب سچائیاں نہیں بتا سکتا اُن کو میرے بعد آنے والا بتائیگا۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری کے نزدیک اُن کا اپنا وجود پیدائش عالم کا آخری نقطہ نہیں تھا بلکہ بعد میں آنیوالا ایک اور وجود اس شرف اور عظمت کا مستحق تھا۔

پانچویں اگر حضرت مسیحؑ کفارہ ہوتے ہیں تو اُن کا کفارہ ہونا اُسی صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے جب وہ خوشی اور انتہائی بشاشت کے ساتھ کفارہ ہوئے ہوں جس شخص کو جبراً صلیب پر لٹکا دیا جائے اُس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنی خوشی سے لوگوں کے لئے قربان ہوا ہے۔ اگر حضرت مسیح واقعہ میں کفارہ ہونے کے لئے دنیا میں تشریف لائے تھے تو چاہیئے تھا کہ وہ دوڑ کر صلیب پر چڑھتے اور خوش ہوتے کہ جس غرض کے لئے میں آیا تھا وہ آج پوری ہو رہی ہے۔ مگر بائیبل میں لکھا ہے جب انہیں پتہ لگا کہ صبح مجھے صلیب پر لٹکایا جانے والا ہے تو انہوں نے ساری رات دعائیں کرتے ہوئے گذار دی اور اپنے حواریوں سے بھی بار بار کہا کہ " جاگو اور دعا مانگو تاکہ امتحان میں نہ پڑو۔" حضرت مسیحؑ ایک پہاڑی پر دعائیں کر رہے تھے اور اُن کے حواری نیچے تھے وہ گھبراہٹ کی حالت میں بار بار نیچے آتے اور دیکھتے کہ حواری دعائیں کر رہے ہیں یا نہیں۔ مگر جب بھی آتے دیکھتے کہ وہ سو رہے ہیں حضرت مسیحؑ پھر اُن کو جگاتے اور چلے جاتے۔ پھر نیچے آتے اور دیکھتے کہ حواریوں کی کیا حالت ہے مگر پھر اُن کو سوتا پاتے۔ آخر حضرت مسیحؑ اُن پر ناراض ہوئے اور کہا کہ " کیا تم میرے ساتھ ایک گھنٹہ نہیں جاگ سکے "۔ مگر شاگردوں پر پھر بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ اس دوران میں حضرت مسیحؑ نے جس بیقراری اور اضطراب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں اُن کا ذکر انجیل میں اس طرح آتا ہے:۔

" پھر یسوع اُن کے ساتھ گتسمنی نامی ایک مقام میں آیا اور شاگردوں سے کہا یہاں بیٹھے رہنا جب تک میں وہاں جا کر دعا مانگوں۔ تب اُس نے پطرس اور زبدی کے دو بیٹے ساتھ لئے اور غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا۔ تب اُس نے اُن سے کہا کہ میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میری موت کی سی حالت ہے تم یہاں ٹھیرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو اور کچھ آگے بڑھ کے مونہہ کے بل گرا اور دعا مانگتے ہوئے کہا کہ اے میرے باپ! اگر ہو سکے

تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 194 از مرزا بشیر الدین محمود

یہ حوالہ صفحہ 159 پر درج ہے

وہ جسمانی یا رُوحانی حاجتوں کے وقت مدد فرماتا ہے یعنی جسمانی صعوبتوں کے وقت بارش وغیرہ سے اور رُوحانی صعوبتوں کے وقت اپنا شفابخش کلام نازل کرنے سے عاجز بندوں کی دستگیری کرتا ہے۔

سو یہ مقدمہ بدیہی الصداقت ہے کیونکہ کسی عاقل کو اِس سے انکار نہیں کہ یہ دونوں سلسلے رُوحانی اور جسمانی اِسی وجہ سے ابتک صحیح و سالم چلے آتے ہیں کہ خداوند کریم نیست و نابود ہونے سے اُنکو محفوظ رکھتا ہے مثلاً اگر خدائے تعالیٰ جسمانی سلسلہ کی حفاظت نہ کرتا اور سخت سخت قحطوں کے وقت میں بارانِ رحمت سے دستگیری نہ فرماتا تو بالآخر نتیجہ اِس کا یہی ہوتا کہ لوگ پہلی فصلوں کی جس قدر پیداوار تھی سب کی سب کھالیتے اور پھر آگے اناج کے نہ ہونے سے تڑپ تڑپ کر مرجاتے اور نوعِ انسان کا ۵۵۵

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱

قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی حکمتوں اپنی صداقتوں اپنی بلاغتوں اپنے لطائف و نکات اپنے انوارِ رُوحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرمادیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اُس کی خوبیوں کو قرار دیدیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور ۵۵۶

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

آبَاءُهُمْ فَهُمْ غَافِلُوْنَ۔ اور اسی طرح ہم نے یوسف پر احسان کیا۔ تا ہم اُس سے بدی اور فحش کو روک دیں اور تا تو اُن لوگوں کو ڈراوے۔ جن کے باپ دادوں کو کسی نے نہیں ڈرایا۔ سو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اِس جگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز مراد ہے کہ جو باعتبار کسی رُوحانی مناسبت کے اطلاق پایا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ بعد اِس کے فرمایا۔ قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ رَبَّنَا عَاجٌ۔ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ۔ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنْ غَمِّیْ۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ کرمہائے تو مارا کرد گستاخ۔

حوالہ نمبر 181

منصب اُسی کو پہنچتا ہے کیونکہ امراضِ رُوحانی پر اُسی کو اطلاع ہے اور ازالۂ مرض اور استرداد ۵۵۴
صحت پر وُہی قادر ہے۔ پھر بعد اسکے بطور استدلال کے فرمایا کہ اللہ وُہ ذات کامل الرحمت
ہے کہ اُس کا قدیم سے یہی قانونِ قُدرت ہے کہ اُس تنگ حالت میں وہ ضرور مینہ برساتا ہے
کہ جب لوگ نا امید ہو چکتے ہیں۔ پھر زمین پر اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وُہی کارسازِ حقیقی
اور ظاہراً و باطناً قابلِ تعریف ہے یعنے جب سختی اپنی نہایت کو پہنچ جاتی ہے اور کوئی صُورت مخلصی
کی نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اُس کا یہی قانونِ قدیم ہے کہ وہ ضرور عاجز بندوں

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱

نہیں جو اُس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اُس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی
نور نہیں جو اُس کی متابعت سے نہ ملتا ہو۔ اور یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں ۵۵۶
جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ متحقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو
تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے اور ہم نے بھی اس صداقت کو
اپنی اس کتاب میں نہایت تفصیل سے لکھا ہے اور دقائق اور معارفِ قرآنی کو اس قدر
بیان کیا ہے کہ جو ایک طالب صادق کی تسلی اور تشفی کے لئے بحرِ عظیم کی طرح ۵۵۷

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔ یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپاں ہیں
جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے پھر بعد اسکے فرمایا ھو شعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے
شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اسکے دو فقرے
انگریزی میں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وُہ یہ ہیں
آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ چونکہ اس وقت
یعنے آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اسکے پُورے پُورے معنے کھلے ہیں
اسلئے بغیر معنوں کے لکھا گیا ہے۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہے۔ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ
رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۱؎ وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ اے عیسٰی میں تجھے ۵۵۷

۱؎ یہ فقرہ سہو کاتب سے براہین میں رہ گیا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۷ حاشیہ)

براہین احمدیہ صفحہ 557،554 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664،662 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 160 پر درج ہے

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۴ | نمبر ۵۸ | ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۵ ہجری

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت کچھ ناساز رہی ہے۔ حضور کے سر پر دائیں طرف زیادہ درد تھا۔ احباب کل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندانوں میں خیریت ہے۔

ہفتہ گذشتہ میں احباب ذیل قادیان میں تشریف لائے۔ [illegible] صاحب [illegible]۔ میاں غلام قادر صاحب [illegible]۔ میاں نظام الدین صاحب فیروز والہ۔ میاں [illegible] صاحب [illegible]۔ میاں [illegible]۔ میاں [illegible] صاحب طالب علم منگور۔

اخبار احمدیہ

سکرٹری انجمن احمدیہ کولمبو کا خط

پیارے بھائی امیر [illegible] سے اللہ مہربانی سے گو [illegible] کی بہن کا [illegible] کی صبح کو بروز [illegible] انتقال ہوگیا۔ وہ کئی ہفتوں سے بیمار تھی۔ [illegible] ہوگیا۔ وہ [illegible] سال کی [illegible] بجائے [illegible] ہمارے مخالفین [illegible] کیونکہ [illegible] دکھانا کہ احمدیوں کو عزت سے پھیر دے [illegible] نہیں ہوئیں۔ [illegible] جاکر قبرستان کے [illegible] میں دفن کریں۔ ہم نے اپنے [illegible] کے بھیجنے سے [illegible] اور اللہ کا شکر ہے کہ ہم کامیاب ہوئے۔ انہوں نے ہمیں [illegible]

میت کے اٹھانے کا صندوق نہیں دینگے۔ پس ہم پہلے سے اپنے لئے علیحدہ صندوق کا انتظام کرلیا۔ اور [illegible] روپے خرچ کرکے ایک صندوق بنالیا۔ یہ لوگ بڑے فسادی ہیں یہ دنیا پر ظاہر کر رہے ہیں کہ احمدیوں کو ایک علیحدہ کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ ہم روزانہ تبلیغ نہیں [illegible] نہیں کرنے دیں گے۔ وغیرہ وغیرہ [illegible] جنازہ کی [illegible] کے شایع شدہ خبر نے بیان کی تردید کافی [illegible] تھا۔ جنازہ نماز میں صرف احمدی ہی شریک ہوئے۔ غیر احمدی لوگ [illegible] دیکھتے رہے۔ [illegible] ایک [illegible] جلد [illegible] ضروری ہے [illegible] ہم [illegible]

[illegible] لیکن [illegible] سمجھتے ہیں۔ [illegible] کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر [illegible] سلام پریس قادیان میں چھپا)

روزنامہ الفضل 23 جنوری 1917ء صفحہ 13

یہ حوالہ صفحہ 160 پر درج ہے

اخبار الفضل قادیان دارالامان - ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء | نمبر ۵۸ جلد ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

خدا کے فضلوں کو دیکھ کر زیادہ شکرگزار بنو

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

فرمودہ ۵ جنوری ۱۹۱۷ء

اللہ تعالیٰ کے احسانات کو جو اس نے اپنے فضل سے ہم پر کئے ہیں کون گن سکے۔ وہ ہمارا خدا عجیب محبت رکھتا ہے اگر ہماری جماعت کے لوگ ان احسانات کو گنیں۔ جو بہت ہیں۔ تو کوئی شخص ان کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی جماعت ان احسانات کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری جماعت پر جو ہوئے ہیں سب ہی لوگوں پر فرض ہے۔ کہ خدا کے احسانات پر شکر کریں۔ مگر ہماری [illegible] پر تو [illegible] پر فرض ہے کہ وہ الحمد للہ کہے۔

اللہ تعالیٰ کس کس رنگ میں ہماری نصرت فرماتا اور کس کس طرح ہمارے دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے کہ بے اختیار الحمد للہ منہ سے نکل جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان ہے۔ مخلوق بھی اگر کسی شخص پر احسان کرے۔ تو وہ کس طرح اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اپنی حیثیت سے بڑھ کر اس کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تا کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا [illegible] ہم شکریہ کے اظہار کے متعلق بھی بہت ہی سست ہیں۔ اور وہ یہ کہ انسان زبان سے خدا تعالیٰ کے احسانات کا اقرار کرے یعنی صرف زبانی اقرار ہی شکر ہے۔

یہ بھی خدا تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس کے احسانات تو اس قدر ہیں کہ انسان گن بھی نہیں سکتا۔ مگر ان کا شکریہ نہایت آسان ہے۔ [illegible] بہت سے انسان ہیں جو زبان اور دل سے بھی خدا کے احسانوں کا شکر ادا نہیں کرتے۔

یوں تو ہر سال ہی ہماری جماعت کو مشکلات پیش آتی ہیں۔ مگر جو لوگ ہماری جماعت سے الگ ہو گئے ہیں۔ خواہ وہ احمدی کہلائیں۔ مگر ہماری جماعت میں نہیں ہیں ان کی طرف سے ہمارے خلاف بہت زیادہ کوشش ہو رہی ہے اور وہ ہر طرح نقصان پہنچانے میں لگے رہتے ہیں۔ مگر جب وقت سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ اس پر معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کی کوششیں ہمارے خلاف کس حد تک کامیاب ہوئی ہیں۔ انہوں نے ہماری جماعت کو کچھ نقصان پہنچایا ہے۔ [illegible] کے سالانہ جلسہ پر جو ان لوگوں کے الگ ہونے کے بعد پہلا جلسہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بتا دیا کہ اس جلسہ پر پہلے سالوں کی نسبت زیادہ لوگ آئے اور نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔

اس کے بعد خواجہ صاحب نے ولایت سے آ کر تمام ہندوستان کا دورہ کیا۔ اور ہمارے خلاف لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا کرنے اور بُرے خیالات پھیلانے میں جس قدر زور لگا سکتے تھے لگایا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۱۵ء کا جلسہ پہلے کی نسبت بھی زیادہ کامیاب ہوا۔ اس سال انہوں نے مولوی محمد علی کو بہت بنایا۔ اور کوشش کی کہ جماعت کو توڑ دیں۔ مگر ۱۹۱۶ء کا جلسہ خدا کے فضل سے تمام پہلے جلسوں کی نسبت بہت زیادہ کامیاب ہوا۔ اور ہر طرح کامیاب رہا۔ اس میں بہت زیادہ لوگ آئے۔ اور ان کے جوش اور اخلاص پہلے کی نسبت بڑھے ہوئے تھے۔ ہم میں سے کون انسان ہے جس نے لوگوں کے دلوں پر قبضہ کیا ہو۔ یہ تو خدا ہی کا کام ہے [illegible] خدا تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے [illegible] خدا تعالیٰ ہی ہے جو دلوں کو کھینچ کر لے آتا ہے [illegible] ایک قوم سے مقابلہ ہے۔ [illegible] دوسری [illegible] عیسائی اور ہندوؤں [illegible] ہر ایک قوم ہمارے مقابلہ پر [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] ہمارے شامل حال [illegible]

شکریہ ادا کیا جاوے۔ کم ہے۔

شکریہ کے معنے یہ نہیں ہیں کہ اب ہم بیٹھ جائیں اور عمل میں کوشش نہ کریں۔ بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ عمل میں ترقی کرے۔ صحابہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور عمل میں کوشش اس قدر کرتے ہیں کہ پاؤں سوج جاتے ہیں حالانکہ آپ کے تو خدا نے سب اگلے پچھلے گناہ معاف کر دئیے ہیں۔ آپ کیوں اس قدر کوشش کرتے ہیں۔ یہ سن کر آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور فرمایا۔ کیا میں تم سے زیادہ اتقا نہیں ہوں۔ پھر فرمایا کیا میں عبد شکور نہ بنوں۔ [illegible] پس جس قدر زیادہ فضل ہو اسی قدر زیادہ مستحق ہے کہ دوسروں سے بہت زیادہ عبادت اور شکرگزاری کرے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا نتیجہ سستی نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ عبادت اور شکرگزاری میں اور بڑھنا چاہئے۔

یہاں پہنچنے والے دوست خوب سن لیں اور باہر کے دوستوں کو اخبار کے ذریعہ یہ بات پہنچ جانی چاہئے کہ ہماری جماعت کے لوگ شکرگزاری میں اور بڑھیں۔ اور اپنی کوششوں میں اور زیادہ ترقی ہو۔ [illegible] جلسہ کے دنوں میں جو جوش اخلاص آپ لوگوں نے دکھایا ہے [illegible] زیادہ [illegible] کیونکہ یہ سب خدا کے فضل کے نظارے ہیں جو آپ نے دیکھے ہیں۔ پس اب لوگوں کو چاہئے کہ خدا کی حمد و ثنا میں اور بڑھیں اور اپنی کوشش میں [illegible] زیادہ [illegible] کریں۔

[illegible]

کرم ہائے تو ما را کرد گستاخ

کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کیا کرتے۔ بلکہ اور زیادہ شکرگزار اور فرمانبردار بناتے ہیں [illegible] پہلے کی نسبت زیادہ شکرگزار [illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو [illegible] کی نسبت زیادہ [illegible]

[illegible]

روزنامہ الفضل 23 جنوری 1917ء صفحہ 13

یہ حوالہ صفحہ 160 پر درج ہے

مسیح اوّل اور مسیح ثانی میں مابہ الامتیاز قائم کرنے کے لئے صرف یہی نہیں فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم وصلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور اُن کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اوّل اور مسیح ثانی کے حلیہ میں بھی فرق بیّن ہوگا۔ چنانچہ مسیح اوّل کا حُلیہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ اور گھنگر والے بال اور سینہ کشادہ ہے (دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹) لیکن اسی کتاب میں مسیح ثانی کا حُلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گندم گون ہے اور اس کے بال گھنگر والے نہیں ہیں اور کانوں تک لٹکتے ہیں۔ اب ہم سوچتے ہیں کہ کیا یہ دونوں ممیز علامتیں جو مسیح اوّل اور ثانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں کافی طور پر یقین نہیں دلاتیں کہ مسیح اوّل اور ہے اور مسیح ثانی اور۔ ۱۷
ان دونوں کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کے مشابہت کے رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہوسکتے ہیں اور ایسا ہی دو بد آدمی بھی ایک ہی بدمادہ میں شریک مساوی ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے قائم مقام کہلا سکتے ہیں مسلمان لوگ جو اپنے بچوں کے نام احمد اور موسیٰ اور عیسیٰ اور سلیمان اور داؤد وغیرہ رکھتے ہیں تو درحقیقت اسی تفاؤل کا خیال اُنہیں ہوتا ہے جس سے نیک فال کے طور پر یہ ارادہ کیا جاتا ہے کہ یہ بچے بھی اُن بزرگوں کی روحانی شکل اور خاصیت ایسی اتم اور اکمل طور سے پیدا کرلیں کہ گویا اُنہیں کا رُوپ ہو جائیں۔ اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیئے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اوّل جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے مسیح کے لئے ہمارے سیّد و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے

حوالہ نمبر 184

جگہ تو صاف مسیح کا ذکر ہے اور ایک جگہ انجیل کا ذکر ہے۔ پس قرآن کریم سے ثابت ہے کہ اس آیت کا مسیح سے تعلق ہے اور چونکہ یہ آیت اپنے پہلے مظہر آنحضرت ﷺ کی رسالت کا ثبوت ہے۔ اس لئے اس کے دوسرے مظہر مسیح موعود کی رسالت کا بھی اس سے ثبوت نکلتا ہے دوسری آیت جس میں مسیح موعود کو رسول قرار دیا ہے۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ:۴) کی آیت ہے۔ جس میں آنحضرت ﷺ کے دو بعث بتائے گئے ہیں۔ پس ضرور ہے کہ دوسرا بعث بھی رسالت کے ساتھ ہو۔ غرض کہ یہ چاروں آیات قرآن کریم کی مسیح موعود کی نبوت پر ایک گواہ کے طور پر ہیں جن کا انکار کوئی نہیں کر سکتا۔

[(۲) دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ نے نبی کے نام سے یاد فرمایا۔ اور نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کہہ کے آپ کو پکارا گیا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ شاہد ہیں اس امر کے کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔ اب ہم آنحضرت ﷺ کی شہادت کو کس طرح چھوڑ دیں۔ جسے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں رسول کہتا ہے۔ اور هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى میں اس کی نسبت پیشگوئی کرتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس کے نبی ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ اس کی نبوت کا انکار کرنا کسی مؤمن کے لئے جائز نہیں ہو سکتا۔ وہ شخص جو آنحضرت ﷺ کے قول کی عزت نہیں کرتا۔ اور اسے سن کر منہ پھیر لیتا ہے۔ اور اس کا سینہ نہیں کھل جاتا ہے۔ وہ اپنی روحانیت کا علاج کرے۔ کہ کوئی ایسا شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (النساء:۶۶)]

پس آنحضرت ﷺ کے فیصلہ کے قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اگر آپؐ نے لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ فرمایا ہے تو مسیح کو نبی اللہ بھی فرمایا ہے۔ پس ان دونوں اقوال کو ملا کر یہ معنی کرنے پڑیں گے کہ ایک قسم کے نبی آپ کے بعد نہیں ہوں گے اور ایک اور قسم کے ہوں گے۔ اور آنے والا مسیح نبی ہوگا۔ جو شخص آنحضرت ﷺ کے اقوال میں سے ان کو چن لیتا ہے جو اس کی خواہشات کے مطابق ہوں۔ اور دوسروں کو چھوڑ دیتا ہے وہ آپ کا مطیع نہیں کہلا سکتا۔ حضرت عائشہؓ نے ایسے ہی لوگوں سے ڈر کر شائد یہ فرمایا تھا کہ قُوْلُوْا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ (الدر المنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴) خاتم الانبیاء تو کہو لیکن لا نبی بعدہ نہ کہو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں خیال پیدا ہوا ہوگا۔ کہ کچھ دن کے بعد بعض لوگ نبوت کا دروازہ بالکل مسدود نہ سمجھ لیں۔ اور وقت پر خدا

حقیقۃ النبوۃ (حصہ اول) صفحہ 189 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 504 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 160 پر درج ہے

لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے باپ کے لحاظ سے فارسی الاصل قرار دیا ہے اور ماں کے لحاظ سے مجھے فاطمی ٹھیراتا ہے اور وہی حق ہے جو وہ کہتا ہے۔ اور چوتھا امر جو مجھے دو پر مشتمل کرتا ہے وہ یہ ہے کہ میں جوڑا پیدا ہوا تھا۔ ایک میرے ساتھ لڑکی تھی جو مجھ سے پہلے پیدا ہوئی تھی۔

پھر ہم اپنے پہلے مقصد کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ یہ بالکل غلط اور دھوکا کھانا ہے کہ حدیثوں میں مسیح موعود کے بارے میں نبی کا نام دیکھ کر یہ سمجھا جائے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ کیونکہ انہیں حدیثوں میں اگرچہ آنے والے عیسیٰ کا نام نبی رکھا گیا ہے مگر اُس کے ساتھ ایک ایسی شرط لگا دی گئی ہے کہ اس شرط کے لحاظ سے ممکن ہی نہیں کہ اس نبی سے مراد حضرت عیسیٰ اسرائیلی ہوں کیونکہ باوجود نبی نام رکھنے کے اس عیسیٰ کو انہی حدیثوں میں امتی بھی قرار دیا ہے۔ اور جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالیگا وہ بداہت سمجھ لیگا کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اُس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے۔ کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے ہی کم ہوں مگر نہیں کہہ سکتے کہ جب تک وہ دوبارہ دنیا میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل نہ ہوں تب تک نعوذ باللہ وہ گمراہ اور بے دین ہیں یا وہ ناقص ہیں اور ان کی معرفت ناتمام ہے۔ پس میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ امتی ہرگز نہیں ہیں۔ گو وہ بلکہ تمام انبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ایمان رکھتے تھے مگر وہ ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو اُن پر نازل ہوئی تھیں۔ اور براہ راست خدا نے اُن پر تجلی فرمائی تھی یہ ہرگز نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی تعلیم سے وہ نبی بنے تھے تا وہ امتی کہلاتے۔ اُن کو خدا تعالیٰ نے الگ کتابیں دی تھیں۔ اور ان کو ہدایت تھی کہ اُن کتابوں پر عمل کریں اور کرائیں۔ جیسا کہ قرآن شریف اس پر گواہ ہے۔ پس اس بدیہی شہادت کی رو سے ۱۹۲

"ضمیمہ براہین احمدیہ" حصہ پنجم صفحہ 188، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 364، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 161 پر درج ہے

حوالہ نمبر 186

ماہواری

رسالہ

تشحیذ الاذہان

مرتبہ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

جلد ۱۲	بابت ماہ اگست ۱۹۱۷ء مطابق شوال المعظم ۱۳۳۵ھ	نمبر ۸

فہرست مضامین

قیمت سالانہ

عوام سے ۲ طلباء سے ۲ غیر ممالک سے ۳

"تشحیذ الاذہان" قادیان شمارہ نمبر 8، جلد 12، صفحہ 28، اگست 1917ء	یہ حوالہ صفحہ 161 پر درج ہے

واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلعم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا یعنے اس کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہونگے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً .... الخ

حوالہ نمبر ۵۴ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸

کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملیگا کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جو امتی نہیں یعنی آپکی پیروی سے فیضیاب نہیں

حوالہ نمبر ۵۵ ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۲

قرآن سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت صلعم کی امت میں داخل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پس اسطرح تمام انبیا علیہم السلام آنحضرت صلعم کی امت ہوئے

نوٹ :- وہ لوگ غور کریں جو کہا کرتے ہیں کہ نبی کسی کی امت نہیں ہو سکتا حالانکہ تمام انبیاء حضرت نبی کریم صلعم کی نص قرآنی کی رو سے امت ہیں پھر باوجود امت ہونیکے وہ نبی بھی ہیں اور ظاہر ہے کہ تمام انبیا کا آنحضرت صلعم کی امت ہونا اصالتاً اور بالفعل طور سے نہیں پس لتؤمنن ولتنصرنہ کو گذشتہ نبیوں کی نسبت دیکھا جائے تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ تمام انبیا گذشتہ بالفعل آنحضرت صلعم کی امت ہونیکے لئے من حیث الظل دوبارہ مبعوث ہونگے اور اسی طرح اپنا امتی ہونا ثابت کرینگے اور وہ تمام انبیاء کا مظہر ہوکر مسیح موعود ہے جو ایک طرف آنحضرت کا امتی بالفعل بنکر آنحضرت صلعم کو نبی الانبیاء ثابت کرتا ہے اور دوسری طرف نص صریح کے رو سے وہ رسل اور انبیاء کا

حوالہ نمبر ۵۶ (نزول المسیح صفحہ ۴)

انجگہ یہ بھی یاد رہے کہ خدا نے حکیم و علیم نے وضع دنیا ہی ایسی رکھی ہے یعنے بعض نفوس بعض کے مشابہ ہوتے ہیں نیک نیکوں کے مشابہ اور بدعمل بدعمل کے مشابہ مگر یہ امر مخفی ہوتا ہے اور زور شور سے ظاہر نہیں ہوتا لیکن آخری زمانہ کیلئے خدا نے مقرر کیا ہوا تھا کہ وہ ایک عام رجعت کا زمانہ ہوگا تا یہ امت مرحومہ دوسری امتوں سے کسی بات میں کم نہ ہو پس اسنے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھدیا چنانچہ آدم ابراہیم - نوح موسیٰ داؤد - سلیمان یوسف یحییٰ عیسے وغیرہ یہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس

"تشحیذ الاذہان" قادیان شمارہ نمبر 8، جلد 12، صفحہ 28، اگست 1917ء	یہ حوالہ صفحہ 161 پر درج ہے

حوالہ نمبر 187

۲۹۷

کوئی کسی کے لئے اپنا ایمان ضائع نہیں کرسکتا۔ ان سے حلفاً پوچھو کہ کیا جیسا کہ لکھا گیا ایسا ہی پیشگوئی ظہور میں آئی تھی یا نہیں؟ اب برائے خدا یہ بھی ذرہ سوچو کہ کیا اس کثرت اور صفائی سے غیب کا علم اور وُہ علم جو بموجب توریت اور قرآن کے سچے نبیوں اور مامورین کی نشانی ہے وُہ کسی مُفتری اور کاذب کو مل سکتا ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جس کثرت اور صفائی سے غیب کا علم حضرت جلّ شانہ نے اپنے ارادہ خاص سے مجھے عنایت فرمایا ہے اگر دنیا میں اس کثرتِ تعداد اور انکشافِ تام کے لحاظ سے کوئی اَور بھی میرے ساتھ شریک ہے، تو مَیں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر اس کثرت اور انکشاف تام کے رُو سے کوئی اَور میرے ساتھ شریک ثابت نہیں ہو سکتا۔ تو پھر میرے دعوے سے انکار کرنا سخت ظلم ہے۔

۵۷ عرصہ قریباً بیس برس کا گذرا ہے کہ ایک دفعہ کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ ایک شخص مسلمانوں میں سے یہ فتنہ برپا کرے گا کہ میری تکفیر کا فتویٰ لکھا کر ملک میں پھیلائیگا۔ اور قریباً اس مُلک کے تمام مولویوں کو اس خطا سے آلودہ کرے گا اور یہ تمام بوجھ اسکی گردن پر ہوگا۔ چنانچہ وُہ الہام جو اس بارے میں ہوا۔ وہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ اَور ۵۱۱ میں اس طرح پر مندرج ہے:۔

اذ یمکر بك الّذي کفّر۔ اوقد لي یا ھامان لعلّي اطّلع علیٰ إلٰہ موسٰی و انّي لاظنّہٗ من الکاذبین۔ تبّت یدا ابی لھب وتبّ۔ ما کان لہٗ ان یدخل فیھا الّا خائفا۔ وما اصابك فمن اللّٰہ۔ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم۔ الا انّھا فتنۃ من اللّٰہ لیحبّ حبّا جمّا۔ حبّا من اللّٰہ العزیز الاکرم۔ عطاءً غیر مجذوذ۔

ترجمہ۔ اس شخص کے مکر کو یاد کر جو تیرے ایمان کا منکر ہوا۔ اور تجھے

تریاق القلوب صفحہ 169 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 297 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 161 پر درج ہے

حوالہ نمبر 188

مفتی محمد صادق صاحب و مولوی صدر الدین صاحب یکے از رفقائے مولوی محمد علی ایک تبلیغی دورہ پر بھیجے گئے تھے۔ اس دورہ کے دوران میں مولوی شبلی صاحب نعمانی بانی ندوہ سے بھی ان کو ملاقات کا موقع ملا۔ سلسلہ گفتگو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا بھی ذکر آیا۔ اور جناب مولوی شبلی صاحب کے سوال پر ان صاحبان نے جواب دیا کہ ہم مرزا صاحب کو لغوی معنوں میں نبی مانتے ہیں۔ گو یہ جواب درست تھا۔ کیونکہ لغوی معنے اور شرعی اصطلاح ایک ہی ہے۔ مگر چونکہ یہ جواب ایک رنگ اخفاء کا رکھتا تھا۔ اور اس طرف اشارہ ہوتا تھا کہ گویا خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی کے کچھ اور معنے ہیں۔ مجھے ناپسند ہوا اور مجھے خوف ہوا کہ یہ طریق جماعت میں عام نہ ہو جائے خصوصاً جبکہ میں نے دیکھا کہ اس سال چند دنیاوی تحریکوں (مثلاً مسلم یونیورسٹی) کی رو میں بہہ کر بعض احمدی اپنے مرکز سے ہٹ رہے ہیں۔ تو میں اس جواب سے اور بھی ڈرا۔ اور میں نے چاہا کہ سالانہ جلسہ کے موقع پر خاص طور پر اپنی جماعت کو توجہ دلاؤں۔ حضرت خلیفہ اول اس تقریر کے موقع پر موجود نہ تھے۔ مگر خواجہ صاحب، مولوی محمد علی صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب موجود تھے۔ ان لوگوں کی موجودگی میں تمام جماعت کے روبرو میں نے اس موضوع پر تقریر کی۔ اور میری یہ تقریر اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ میں ہمیشہ حضرت مسیح موعودؑ کو نبی سمجھتا رہا ہوں۔ چند فقرات اس تقریر کے جو ۱۹ / جنوری ۱۹۱۱ء کے پرچہ بدر میں شائع ہو چکی ہے میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔ "وہی خدا ہے جس نے اپنے فضل سے تمہیں توفیق دی کہ تم ایک نبی کی اتباع کرو۔" (بدر جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۶ کالم ۳)

پھر احمدیوں اور غیر احمدیوں کے متعلق لکھا ہے:-

"سوداگروں کے درمیان بھی میں دیکھتا ہوں کہ اگرچہ ایک جنس ہی ہے تو بھی وہ کہتا ہے نہیں جی ہمارا غلہ خاص قسم کا ہے اور تم تو دونوں فریقوں میں بیّن فرق دیکھتے ہو اور پھر تم میں سے بعض ہیں جو کہہ دیتے ہیں کچھ فرق نہیں۔ کیا یہ فرق نہیں کہ تم ایک نبی کے متبع ہو اور دوسری قوم ایک نبی کی مکذب ہے۔" ٭

یہ بھی یاد رکھو کہ مرزا صاحبؑ نبی ہیں اور بحیثیت رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کے آپ کی اتباع سے آپ کو نبوت کا درجہ ملا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اور کتنے لوگ یہی درجہ پائیں گے۔ ہم انہیں کیوں نبی نہ کہیں۔ جب خدا نے انہیں نبی کہا ہے۔ چنانچہ آخری عمر کا الہام ہے کہ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ ٥

"جو مسیح موعودؑ کے ایک لفظ کو بھی جھوٹا سمجھتا ہے وہ خدا کی درگاہ سے مردود ہے کیونکہ خدا اپنے نبی کو وفات تک غلطی میں نہیں رکھتا۔"

(بدر ۱۹ / جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۷)

٭ بدر ۱۹ / جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۶ ٥ تذکرہ صفحہ ۷۴۶ ایڈیشن چہارم

بدر 19 جنوری 1911 صفحہ 7، آئینہ صداقت صفحہ 40 مندرجہ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 124 از مرزا بشیر الدین محمود | یہ حوالہ صفحہ 162 پر درج ہے

حوالہ نمبر 189

پیدا ہوتا ہے جاتا رہے اور ایک بھاری شکست اور ناحق کی سُبکی اور ناکامی کے ساتھ واپس ہوں۔ سو میری صلاح یہ ہے کہ بجائے ان واعظوں کے عمدہ عمدہ تالیفیں ان ملکوں میں بھیجی جائیں۔ اگر قوم بدل و جان میری مدد میں مصروف ہو تو میں چاہتا ہوں کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر اُن کے پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے۔ ہاں اس قدر میں پسند کرتا ہوں کہ ان کتابوں کے تقسیم کرنے کے لئے یا اُن لوگوں کے خیالات اور اعتراضات کو ہم تک پہنچانے کی غرض سے چند آدمی ان ملکوں میں بھیجے جائیں جو امامت اور مولویت کا دعویٰ نہ کریں بلکہ ظاہر کر دیں کہ ہم اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ تا کتابوں کو تقسیم کریں اور اپنے معلومات کی حد تک سمجھا دیں اور مشکلات اور مباحث دقیقہ کا حل ان اماموں سے چاہیں جو اس کام کے لئے ملک ہند میں موجود ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ اسلام میں اس قدر صداقت کی روشنی چمک رہی ہے اور اس قدر اس کی سچائی پر نورانی دلائل موجود ہیں کہ اگر وہ اہل تحقیق کے زیر توجہ لائی جاویں تو یقیناً وہ ہر یک سلیم العقل کے دل میں گھر کر جاویں لیکن افسوس کہ ابھی وہ دلائل اندرونی طور پر بھی اپنی قوم میں شائع نہیں چہ جائیکہ مخالفوں کے مختلف فرقوں میں شائع ہوں۔ سو انہیں براہین اور دلائل اور حقائق اور معارف کے شائع کرنے کے لئے قوم کی مالی امداد کی حاجت ہے کیا قوم میں کوئی ہے جو اس بات کو سُنے؟

جب سے میں نے رسالہ فتح اسلام کو تالیف کیا ہے ہمیشہ میرا اسی طرف خیال لگا رہا کہ میری اس تجویز کے موافق جو میں نے دینی چندہ کے لئے رسالہ مذکور میں لکھی ہے دلوں میں حرکت پیدا ہوگی۔ اسی خیال سے میں نے چار سو کے قریب

ازالہ اوہام صفحہ 774 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 518 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 166 پر درج ہے

خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ تمام
پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا
ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی
ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں
ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا
جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا
خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور
ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز
اقتدا اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت
اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں
سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے
ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر
تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں ان کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل
ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور ان میں بعض ایسے جزئی فضائل ہیں جو اب ہمیں کسی طرح سے
حاصل نہیں ہو سکتے۔ غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں
اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور
بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں مگر افسوس ۱۷۱
کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور معارف قرآنیہ اور دقائق آثار نبویہ
کو جو اپنے وقت پر بذریعہ کشف و الہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں محدثات اور بدعات میں
ہی داخل کر لیتے ہیں حالانکہ معارف مخفیہ قرآن و حدیث ہمیشہ اہل کشف پر کھلتے رہے ہیں

ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 166 پر درج ہے

اے اندر! اور اگنی بجر گھمانے والو شہروں کے غارت کرنے والو ہمیں دولت عطا کرو۔

لڑائیوں میں ہماری مدد کرو یعنی بہت سا لوٹ کا مال ہمیں دو۔ اے اندر جو سب دیوتاؤں میں

اول درجہ کا دیوتا ہے ہم تجھے بلاتے ہیں تو نے لڑائیوں میں بہت سا لوٹ کا مال حاصل کیا ہے

اے اجیت اندر ایسی لڑائیوں میں ہماری حفاظت کر جہاں سے بہت لوٹ ہمارے ہاتھ آوے

ہم اندر کو جو ہمارے دشمنوں کے مقابل پر بجر گھماتا ہے اور جو ہمارا مددگار ہے بے شمار دولت

۱۹۵ حاصل کرنے کے لئے بلاتے ہیں۔ (دید کی تعلیم کی رُو سے لُوٹ کا مال اکثر اندر ہی دیا کرتا ہے) اے

اگنی ہم نے تجھے کبھی کا ہوم کر کے بُلایا ہے ہمارے دشمنوں کو جلا دے۔

اب کوئی آریہ صاحب بتلا دیں کہ یہ شرتیاں وید میں ہیں یا قرآن شریف میں۔ قرآن شریف میں تو کہیں نہیں لکھا کہ اپنے دشمنوں کو آگ سے جلا دو اور اُن کا مال لُوٹ لو۔ یہ ایک سخت بدذاتی ہے جو خدا تعالےٰ کی پاک کلام پر ناحق تہمت لگائی جاتی ہے۔ قرآن شریف میں صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ جن لوگوں نے مسلمانوں کو قتل کیا اور اُن کا مال لُوٹا اور اُن کو وطن سے نکالا تم بھی بعوض اس نقصان کے اُن کا مال لُوٹ لو۔ اور جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے ہمیشہ لڑائیوں کی وضع اسی طرح چلی آئی ہے کہ فتح کرنے والے مغلوب فریق کا مال لوٹ لیتے ہیں بلکہ اُن کے ملک پر بھی قبضہ کر لیتے ہیں۔ آج کل بھی فتح پانے والے بادشاہوں میں یہی رسم جاری ہے مگر قرآن شریف نے ظلم اور زیادتی کی تعلیم نہیں دی اور صرف مظلوموں کی نسبت لڑائی کرنا جائز رکھا ہے اور نیز یہ کہ جس طرح دشمن نے اُن کا مال لُوٹ لیا ہے وہ بھی لُوٹ لیں زیادتی نہ کریں۔ پس کس قدر بےحیائی بے شرمی۔ بے ایمانی ہے کہ ناحق قرآن شریف پر یہ تہمت تھاپ دی جاتی ہے کہ گویا اُس نے آتے ہی بغیر اس کے کہ فریق ثانی سے مجرمانہ حرکتیں صادر ہوں لُوٹ اور قتل کرنے کا حکم دیدیا تھا ہمیں ایسی کوئی آیت سارے قرآن شریف میں نہیں ملتی اگر آریوں نے کوئی ایسی آیت دیکھی ہے جس سے یہ پایا جاتا ہو کہ بغیر فریق ثانی کے ظلم اور مجرمانہ حرکات کے اُن کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم ہو تو ان پر کھانا حرام ہے جب تک وہ آیت پیش نہ کریں۔ یوں ہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اور

چشمہ معرفت صفحہ 195 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 203، 204 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 167 پر درج ہے

اپنے مطلب کے موافق بناکر پیش کر دینا یہ تو اُن لوگوں کا کام ہے جو سخت شریر اور بدمعاش اور گنڈے کہلاتے ہیں۔ خدا تو قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے اذن للذین یقاتلون بانھم ظُلِمُوْا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔[1] یعنی جن مسلمانوں پر ناحق قتل کرنے کے لئے چڑھائی کی جاتی ہے۔ خدا نے دیکھا کہ وہ مظلوم ہیں اس لئے خدا بھی اُن کو مقابلہ کرنے کے لئے اجازت دیتا ہے۔

مضمون پڑھنے والے نے ایک نشانی الہامی کتاب کی یہ بیان کی کہ پیدائش اور فنا کے بارہ میں اس میں صحیح صحیح حالات درج ہوں۔ واضح ہو کہ اس نشانی کی حقیقت بیان کرنے کے بارے میں ہم چنداں ضرورت نہیں دیکھتے۔ کیونکہ پہلے بھی وضاحت کے ساتھ ہم لکھ چکے ہیں کہ ان دونوں نشانیوں میں وید نے بڑی بھاری غلطی کھائی ہے کیونکہ بموجب قول آریہ سماج کے وید کی یہ تعلیم ہے کہ ارواح اور ذرات اجسام انادی اور غیر مخلوق اور قدیم سے پرمیشر کی طرح خود بخود ہیں اور اُن کی تمام طاقتیں اور قوتیں بھی خود بخود ہیں۔ اور انسان کے مرنے کے وقت میں اُس کی رُوح آسمان کی فضا میں چلی جاتی ہے اور پھر شبنم کی طرح رات کے وقت کسی گھاس پات پر پڑتی ہے اور وہ گھاس کوئی کھا لیتا ہے اور اس طرح پر نطفہ کے اندر ہو کر وہ رُوح کسی عورت کے پیٹ میں چلی جاتی ہے۔ یہ ہے وید کی فلاسفی جو پیدائش اور فنا کے متعلق ہے اور ہم اسی رسالہ میں ثابت کر چکے ہیں کہ یہ ایسا بدیہی البطلان عقیدہ ہے کہ ایک بچہ بھی اُس پر ہنسے گا اگر رُوحیں خود بخود ہیں اور اُن کی طاقتیں خود بخود ہیں تو پھر پرمیشر پرمیشر نہیں رہ سکتا اور نہ پرستش کرانے کے لئے اس کا کوئی حق ٹھہر تا ہے اور اس کا رُوحوں پر حکومت کرنا صرف قبضہ جابرانہ ہوگا اور ہم کوئی دوسرا نام اس قبضہ کا نہیں رکھ سکتے۔ ایسا ہی اس عقیدہ سے اس کی توحید تمام درہم برہم ہو جاتی ہے اور قدامت میں ذرہ ذرہ اُس کے وجود کے ساتھ برابر ہو جاتا ہے۔ اور نیز بڑی خرابی یہ ہے کہ اس صورت میں وہ منبع فیوض نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ جب کہ رُوحیں خود بخود ہیں اور اُن کی طاقتیں خود بخود ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ اُن کے ادراک مجہولات ۱۹۶

[1] الحج : ۴۰

چشمہ معرفت صفحہ 195 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 203، 204 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 167 پر درج ہے

دتیں میں پادریوں کے دروازہ پر گداگری اختیار نہ کرتا جو لوگ اپنے کالجوں اور سکولوں میں لازمی طور پر خلافِ اسلام تعلیم دیتے ہیں کسی سچے مسلمان کا طریق نہیں کہ اُنکی نوکری اختیار کرے۔

افسوس کہ یہ شخص سعد اللہ نام جو فوت ہوگیا ہے وہ بعض میری تقریری مباحثات بھی سُن چکا تھا اور اُس کو میری کتابیں دیکھنے کا بھی بہت موقعہ ملا تھا مگر تعصب اور بغض ایک ایسی بلا ہے کہ وہ اُن سے کچھ فائدہ اُٹھا نہ سکا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا کوئی مشتبہ امر نہ تھا خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بیان کر چکا اور اُس کا رسول معراج کی رات میں وفات یافتہ نبیوں میں اُسکو دیکھ چکا تھا۔ دُوسری طرف قرآن اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ سب خلیفے اسلام کے اِسی اُمت میں سے آئینگے بلکہ حدیثوں میں یہ بھی آچکا ہے کہ نازل ہونیوالا عیسیٰ اِسی اُمت میں سے ہے۔ پھر بھی وُہ بدقسمت سمجھ نہ سکا اور پہلی کتابوں اور احادیث صحیحہ میں بڑا نشان آخری مسیح کا یہ دیا گیا تھا کہ وہ دجّال کے ظہور کے وقت آئے گا اور قرآن شریف نے ظاہر کر دیا کہ وہ دجّال[*] پادریوں کا فرقہ ہے جن کا دن رات کام تحریف و تبدیل ہے کیونکہ دجّال کے یہی معنے ہیں جو تحریف و تبدیل کر کے حق کو چُھپانے والا ہو اور اسی کی طرف سورۃ فاتحہ اشارہ کرتی ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف کی اِس آیت سے کہ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ[1] ثابت ہوتا ہے کہ دجّال عیسائیوں کے سوا کوئی علیحدہ گروہ نہیں ہوگا کیونکہ جب کہ غلبہ اور سلطنت قیامت تک عیسائیوں

[*] دجّال کے معنی بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرنیوالا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنیوالا ہو اُسکو دجّال کہتے ہیں۔ سو ظاہر ہے کہ پادری لوگ اِس کام میں سب سے بڑھ کر ہیں کیونکہ دُوسروں کا دجل اور فریب تو کمتر درجہ پر ہے مگر ان لوگوں کا دجل اسقدر ہے کہ خواہ نخواہ انسان کو خدا بنانے کے لئے کروڑ ہا روپیہ خرچ کر رہے ہیں اور لاکھوں رسالے اور کتابیں دُنیا میں شائع کی ہیں اور اسی غرض سے زمین کے کناروں تک سفر کرتے ہیں۔ پس اسی وجہ سے وہ دجّال اکبر ہیں اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق دُوسرے کسی دجّال کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ لکھا ہے کہ دجّال گرجا سے نکلے گا اور جس قوم میں سے ہوگا وہ قوم تمام دُنیا میں سلطنت کرے گی اور قیامت تک انکی طاقت اور قوت رہیگی۔ پھر جبکہ یہ حال ہو تو کونسی زمین باقی رہی جس میں ہمارے مخالفوں کا فرضی دجّال ظہور کریگا۔ منہ

[1] اٰلِ عمران: ۵۶

حقیقت الوحی صفحہ 456 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 456 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 167 پر درج ہے

لهذه المناضلة ان كانوا من الصادقين و علمت من ربي انهم من المغلوبين - و
والله انى لست من العلماء ولا من اهل الفضل والدهاء وكلما اقول من انواع
حسن البيان او من تفسير القرآن فهو من الله الرحمان وكلما اخطأت فيه فهو
منى وكلما هو حق فهو من ربي وان ربي ارواني من كاس العرفان ومعذلك ما
ابرء نفسي من السهو والنسيان وان الله لا يتركني على خطأ طرفة عين و
يعصمني من كل مين ويحفظني من سبل الشياطين - فيا اهل الاهواء و
الدعاوى والرياء ان كنتم تحسبون انفسكم من اولى العلم والفضل والدهاء
او من الصلحاء والاولياء والاتقياء او من الذين يسمع دعائهم كالاحباء
فأتوا بمثل ذلك الكتاب فى جميع الانحاء وادرونى علمكم وقدركم فى حضرة
الكبرياء وان لم تفعلوا ولن تفعلوا ايا معشر السفهاء فتادبوا مع اهل الحق والنور
والضياء ولا تعتدوا كل الاعتداء وما هذا الا صنيعة الرب القوى لا فعل المغرورين
والضعفاء وان الكرامات تظهر فى وقت توهين الاعداء وان عباد الله ينصرون
عند انتهاء الجور من اهل الجفاء واذا ابلغ الظلم غايته فيدركهم رب السماء
فتوبوا من المعائب والعثرات وبادروا الى الحسنات والصالحات وان الحزامة
كل الحزامة فى قبول الكرامة فاقبلوها قبل الندامة واتقوا اسواد الخزى و
الملامة ونكال القيامة فطوبى لكم ان جئتم كالتائبين المتندمين هذا خاتمة
النصيحة وخاتمة افحام العدا واتمام الحجة والسلام على من قبلنا قبل المذلة و ترك
سبيل المجرمين - و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ؁

الراقـــــــــــم الحقير

المفتقر الى الله الصمد غلام احمد عافاه الله و ايد

وكان هذا مكتوبا فى ذى القعدة سنه ۱۳۱۱

من هجرة نبى العهد مقبول الاحد صلى الله عليه وسلم

من الازل الى الابد

نور الحق صفحہ 86 حصہ دوئم مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 272 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 167 پر درج ہے

حوالہ نمبر 194

کے لئے ہمیشہ اور ہر دم کے لئے اُس کا قرین اور مصاحب مقرر کرے تا وہ اُس کے ایمان
کی بیخکنی کے فکر میں رہیں اور ہر وقت اُس کے خون اور اُس کے دل اور دماغ اور رگ و
ریشہ میں اور آنکھوں اور کانوں میں گھس کر طرح طرح کے وساوس ڈالتے رہیں۔
اور ہدایت کرنے کا ایسا قرین جو ہر دم انسان کے ساتھ رہ سکے
ایک بھی انسان کو نہ دیا جائے۔ یہ اعتراض درحقیقت اُن کے عقیدہ
مذکورہ بالا سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ ایک طرف تو یہ لوگ بموجب آیت وَمَا مِنَّا
اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت جبرائیل اور عزرائیل یعنی
ملک الموت کا مقام آسمان پر مقرر ہے جس مقام سے وہ نہ ایک بالشت نیچے اُتر
سکتے ہیں نہ ایک بالشت اوپر چڑھ سکتے ہیں اور پھر باوجود اس کے اُن کا زمین پر

ان دونوں حضرتوں کے نزدیک قابل اعتبار نہیں ہوں گی کیونکہ وحی کی روشنی سے خالی ہیں
اور ان کے نزدیک اُن دنوں میں خوابوں کا سلسلہ بھی بکلّی بند تھا۔
اب منصفو! دیکھو کہ کیا ان دونوں شیخوں کی بے ادبی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت انتہا کو پہنچ گئی یا نہیں۔ وہ آفتاب صداقت
جس کا کوئی دل کا خطرہ بھی بغیر وحی کی تحریک کے نہیں اُس کے بارے میں اِن لوگوں کا
یہ عقیدہ ہے کہ گویا وہ نعوذ باللہ مدتوں ظلمت میں بھی پڑا رہتا تھا اور اُس کے ساتھ
کوئی روشنی نہ تھی۔ اِس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ
رُوح القدس کی قدسیّت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے
تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے اور وہ بغیر رُوح القدس اور اُس کی تاثیر قدسیّت
کے ایک دم بھی اپنے تئیں ناپاکی سے بچا نہیں سکتا۔ اور انوار دائمی اور استقامت دائمی
اور محبت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا بھی سبب ہوتا ہے کہ رُوح القدس

[redacted] هلوی نے آنحضرت صلعم کی جناب میں سخت بے ادبی کی ہے کہ آنحضرت صلعم کا روح القدس سے بعض اوقات میں
بکلی علیحدہ ہونا تجویز کیا ہے مگر حضرت عیسیٰ کی نسبت یہ تجویز نہیں کیا یہ ان کے علم اور معرفت کا ایک نمونہ ہے۔

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 93 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 167 پر درج ہے

میں نے اس کتاب میں نہایت زبردست ثبوتوں سے مسیح کا فوت ہو جانا اور اموات میں داخل ہونا ثابت کر دیا ہے اور میں نے بداہت کی حد تک اس بات کو پہنچا دیا ہے کہ مسیح زندہ ہو کر جسم عنصری کے ساتھ ہرگز آسمان کی طرف اٹھایا نہیں گیا بلکہ اور نبیوں کی موت کی طرح اس پر بھی موت آئی اور دائمی طور پر وہ اس جہان سے رخصت ہوا۔ اگر کوئی مسیح کا ہی پرستار ہے تو سمجھ لے کہ وہ مر گیا اور مرنے والوں کی جماعت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو گیا۔ سو تم تائید حق کے لئے اس کتاب سے فائدہ اٹھاؤ اور سرگرمی کے ساتھ پادریوں کے مقابل پر کھڑے ہو جاؤ۔ چاہیئے کہ یہی ایک مسئلہ ہمیشہ تمہارے زیر توجہ اور پورا بھروسہ کرنیکے لائق ہو جو در حقیقت مسیح ابن مریم فوت شدہ گروہ میں داخل ہے۔ میں نے
٥٦٣ اس بحث کو اس کتاب میں بڑی دلچسپی کے ساتھ کامل اور قوی دلائل سے انجام تک پہنچایا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس تالیف میں میری وہ مدد کی ہے جو میں بیان نہیں کر سکتا۔ اور میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے۔ اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں ۔

ازالہ اوہام صفحہ 563 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 168 پر درج ہے

حوالہ نمبر 196

لازم ہے کیونکہ جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے اسی وجہ سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب تک خدائے تعالیٰ کی طرف سے بعض عبادات کے ادا کرنے کے بارہ میں وحی نازل نہیں ہوتی تھی تب تک اہل کتاب کی سُنن دینیہ پر قدم مارنا بہتر جانتے تھے اور بروقت نزول وحی اور دریافت اصل حقیقت کے اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ سو اسی لحاظ سے حضرت مسیح بن مریم کی نسبت اپنی طرف سے براہین میں کوئی بحث نہیں کی گئی تھی۔ اب جو خدا تعالیٰ نے حقیقت امر کو اس عاجز پر ظاہر فرمایا تو عام طور

۱۹۷ پر اس کا اعلان از بس ضروری تھا لیکن مجھے اگر کچھ افسوس ۱۹۹ ہے تو اس زمانہ کے ان مولوی صاحبان پر ہے کہ جنھوں نے قبل اس کے جو میری تحریر پر غور اور خوض کی نگاہ کریں ردّ لکھنے شروع کر دیئے ہیں مصنفین اور محققین خوب سمجھتے ہیں کہ جس قدر حال کے بعض مولوی صاحبوں نے مجھے اپنی دیرینہ رائے کا مخالف ٹھہرایا ہے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ درحقیقت اتنی بڑی مخالفت نہیں ہے جس پر اتنا شور مچایا گیا۔ میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہوگیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں ہاں اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی انتظار بے سُود ہے اور یہ بھی ظاہر رہے کہ یہ کچھ میرا ہی خیال نہیں کہ مثیل مسیح بہت ہو سکتے ہیں بلکہ احادیث نبویہ کا بھی یہی منشاء پایا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجّال پیدا ہوں گے اب ظاہر ہے کہ جب تیس دجّال کا آنا ضروری ہے تو بحکم لِکُلِّ دَجَّالٍ عِیْسٰی تیس مسیح بھی آنے چاہئیں پس

ننننننن اس بیان کے رُو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت

یہ حوالہ صفحہ 168 پر درج ہے	ازالہ اوہام صفحہ 199 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197 از مرزا قادیانی

کہ جب دجّال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔

(۱۰) دجّال خدا نہیں کہلائے گا بلکہ خدا تعالیٰ کا قائل ہو گا بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔ مسلم۔

ان دسوں علامتوں میں سے ایک بھاری علامت دجال معہود کی یہ لکھی ہے کہ اُس کا فتنہ تمام اُن فتنوں سے بڑھ کر ہو گا کہ جو ربانی دین کے مٹانے کے لئے ابتداء سے لوگ کرتے آئے ہیں اور ہم اسی رسالہ میں ثابت کر چکے ہیں کہ یہ علامت عیسائی مشنوں میں بخوبی ظاہر و ہویدا ہے۔

از انجملہ ایک بڑی بھاری علامت دجّال کی اُس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ دخان کے زور سے چلتی ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جن کا امام و مقتدا یہی دجّالی گروہ ہے اس لئے ان گاڑیوں کو دجّال کا گدھا قرار دیا گیا۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو گا کہ علامات خاصہ دجّال کے انہیں لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ انہیں لوگوں نے مکروں اور فریبوں کا اپنے وجود پر خاتمہ کر دیا ہے اور دین اسلام کو وہ ضرر پہنچایا ہے جس کی نظیر دنیا کے ابتداء سے نہیں پائی جاتی اور انہیں لوگوں کے متبعین کے پاس وہ گدھا بھی ہے جو دخان کے زور سے چلتا ہے جیسے بادل ہوا کے زور سے۔ اور انہیں لوگوں کے متبعین زمین کو

حاشیہ: کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اُٹھایا جائے گا۔ پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہو گا جیسا کہ فرمایا لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ۔ یہ حدیث درحقیقت اسی زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو آیت اِنَّا عَلٰی ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ میں اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔ منہ

ازالہ اوہام صفحہ 393 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 493 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 168 پر درج ہے

حوالہ نمبر 198

بہت فائدہ ہوگا چنانچہ تھوڑے دنوں کے بعد قحط پڑا اور بیوپاری لوگوں کو اس قحط میں بہت فائدہ ہوا۔ ایسی ہی اُن کی اور بھی کئی پیشگوئیاں تھیں جو پوری ہوتی رہیں۔

اس بزرگ نے ایک دفعہ جس بات کو عرصہ تیس سال کا گذرا ہوگا مجھ کو کہا کہ عیسیٰ اب جوان ہوگیا ہے اور لدھیانہ میں آکر قرآن کی غلطیاں نکالے گا اور قرآن کی رو سے فیصلہ کرے گا اور کہا کہ مولوی اس سے انکار کریں گے پھر کہا کہ مولوی انکار کر جائیں گے تب میں نے تعجب کی راہ سے پوچھا کہ کیا قرآن میں بھی غلطیاں ہیں قرآن تو اللہ کا کلام ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ تفسیروں پر تفسیریں ہوگئیں اور شاعری زبان پھیل گئی (یعنی مبالغہ پر مبالغہ کر کے حقیقتوں کو چھپایا گیا جیسے شاعر مبالغات پر زور دیکر اصل حقیقت کو چھپا دیتا ہے) پھر کہا کہ جب وہ عیسیٰ آئے گا تو فیصلہ قرآن سے کرے گا پھر اس مجذوب نے بات کو دوہرا کر یہ بھی کہا تھا کہ فیصلہ قرآن پر کرے گا اور مولوی انکار کر جائیں گے۔ ۷۰۹
اور پھر یہ بھی کہا کہ انکار کریں گے اور جب وہ عیسیٰ لدھیانہ میں آئے گا تو قحط بہت پڑے گا۔ پھر میں نے پوچھا کہ عیسیٰ اب کہاں ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ بیچ قادیان کے یعنی قادیان میں تب میں نے کہا کہ قادیان تو لدھیانہ سے تین کوس ہے وہاں عیسیٰ کہاں ہے (لدھیانہ کے قریب ایک گاؤں ہے جس کا نام قادیان ہے) اس کا انہوں نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ ضلع گورداسپورہ میں بھی کوئی گاؤں ہے جس کا نام قادیان ہے۔ پھر میں نے اُن سے پوچھا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ آسمان پر اٹھائے گئے اور کعبہ پر اتریں گے۔ تب انہوں نے جواب دیا۔ عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ تو مر گیا ہے اب وہ نہیں آئے گا ہم نے اچھی طرح تحقیق کیا ہے کہ مر گیا ہے ہم بادشاہ ہیں جھوٹ نہیں بولیں گے اور کہا کہ جو آسمانوں والے صاحب ہیں وہ کسی کے پاس چل کر نہیں آیا کرتے:

المظـــــــــــــــــہر

میاں کریم بخش بمقام لدھیانہ محلہ اقبال گنج ۱۴؍ جون ۱۸۹۱ء روز شنبہ

ازالہ اوہام صفحہ 708 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 482 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 169 پر درج ہے

حوالہ نمبر 199

ص۲۴۰ اور ظاہر فرماتا ہے اور اُن دقائق علم الٰہی کو کہ جو صدہا دفتروں اور طول طویل کتابوں میں لکھے گئے تھے اور پھر بھی ناقص اور ناتمام تھے۔ باستیفا تمام لکھتا ہی اور آئندہ کسی عاقل

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱

ص۲۴۱ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ذَالِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ[1]۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا[2]

اور کسی نوع کی تبدیل واقعہ نہیں ہوگی۔ یہی سعادتِ عظمیٰ ہے کہ جو اُن لوگوں کو ملتی ہے کہ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ خدا اور اُسکے سارے فرشتے اُس نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایماندارو تم بھی اُس پر درود بھیجو۔ اور نہایت اخلاص اور محبت سے سلام کرو۔ جو لوگ اللہ اور اُسکے رسول کو دکھ دیتے ہیں اُن پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہے۔ دنیا میں یہ کہ عاری ہیں برکتوں سے محروم رہیں گے۔ اور آخرت میں یہ کہ ذلت اور اہانت کے ساتھ جہنم کے عذاب میں ڈالے جائیں گے۔

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ (3)

یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ
ص۲۳۹ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ

[1] اول تائب الی اللہ بامر اللہ فی ہذا الزمان او اول من یؤمن بہذا الالہام واللہ اعلم۔

اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا۔ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ظُلِمُوْا

[2] لیظہر دین الاسلام بالحجج القاطعۃ والبراہین الساطعۃ علی کل دین ما سواہ ای ینصر اللہ المؤمنین المظلومین باخراج دینہم اتمام حجتہم

وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ۔ اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ۔ یَقُوْلُوْنَ اَنّٰی لَکَ ھٰذَا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ وَاَعَانَہٗ عَلَیْہِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔ ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ مِنْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ مَھِیْنٌ وَّلَا یَکَادُ یُبِیْنُ۔ جَاھِلٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ۔ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ ھٰذَا مِنْ رَّحْمَۃِ رَبِّکَ یُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ لِیَکُوْنَ اٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

[1] یونس: ۶۵ [2] احزاب: ۵۷-۵۸

براہین احمدیہ صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 265 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 169 پر درج ہے

حوالہ نمبر 200

سے ایسا فیصلہ مانگ کر ہلاک ہو جاتا ہے تو دوسرا اُسکی کچھ بھی پروا نہیں کرتا اور اُس کا قائم مقام ہو کر
گستاخی اور بدزبانی شروع کردیتا ہے بلکہ اُس سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے چنانچہ اب تک بیسیوں ان
میں سے ایسے مباہلات سے ہلاک ہو چکے ہیں اگر میں سب کے حالات لکھوں تو کئی جزو کتاب کے اسی ذکر میں
بھر جائیں میرے بہت سے دوستوں نے خط لکھے کہ فلاں شخص یکطرفہ مباہلہ کر کے چند روز میں مرگیا۔ صلہ
اور فلاں شخص نے ہماری جماعت میں سے کسی کے ساتھ مباہلہ کیا تو صبح ہوتے ہی دُنیا سے کوچ کر گیا
اور بعض نے خود آکر ایسے عجیب نشان بیان کئے چنانچہ کل ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء کو بھی چند مہمانوں نے
حالات مباہلہ کے بیان کئے مگر میں نے اسلئے کہ کتاب بہت بڑھ گئی ہے اور وہ واقعات بھی صرف
زبانی ہیں انکا لکھنا غیر ضروری سمجھا معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کا کیا ارادہ ہے کہ کوئی بھی ان میں سے یہ
سوچتا نہیں کہ یہ تائیداتِ الٰہیہ کیوں ہو رہی ہیں کیا کاذبوں دجّالوں اور فاسقوں کے یہی نشان
ہیں کہ انکے مقابل پر مباہلہ کی حالت میں خدا مومنوں متقیوں کو ہلاک کرتا جائے۔ بالآخر یاد رہے کہ
اشعار مذکورہ قلمی مصنّف کا عکس لیکر اُس کتاب کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے تا مخالفوں پر اتمام حجت ہو
اگر کسی کو انکار ہو کہ یہ اُسکے شعر نہیں ہیں تو اُسکی اس عکسی تحریر کو اُسکی دُوسری تحریروں سے ملا سکتا ہے
اور اصل بھی میرے پاس محفوظ ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے اور جس شخص کے ذریعہ سے مجھے یہ تحریر ملی ہے
وہ اُس کا شاگرد ہے اور اُس کا نام ہے شیخ محمد ولد علی محمد ساکن ڈیہری والہ ضلع گورداسپور۔

خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اکثر مباہلہ کرنیوالے طاعون سے ہی مرے اور اکثر سخت مخالفوں کا
طاعون نے ہی فیصلہ کیا۔ براہین احمدیہ میں طاعون اور زلزلہ کا خدا نے اُس زمانہ میں ذکر کیا ہے
کہ جبکہ ان عذابوں کا اِس مُلک میں نام و نشان نہ تھا جیسا کہ براہین احمدیہ میں موت کی یہ پیشگوئی
ہے کہ لا یصدق السفیہ الّا سیفۃ الھلاک۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ یعنی سفلہ آدمی
بجز موت کے نشان کے اور کسی نشان کی تصدیق نہیں کرتا انکو کہدے کہ وہ نشان بھی آنیوالا ہے
پس تم مجھ سے جلدی مت کرو پس موت کے نشان سے یہی طاعون کا نشان مُراد تھا ایسا ہی
دوسری جگہ اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن لتنذر قوماً ما

حقیقۃ الوحی صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 485 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 169 پر درج ہے

حوالہ نمبر 201

مندرجہ نشان آسمانی استخارہ کریں تو میں آپکے لئے دُعا کرونگا کیا خوب ہو کہ یہ استخارہ میرے رو برو ہو تا میری توجہ زیادہ ہو آپ پر کچھ بھی مشکل نہیں لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔

سچی خواب اپنی سچائی کے آثار آپ ظاہر کر دیتی ہے وہ دل پر ایک نور کا اثر ڈالتی ہے اور میخ آہنی کیطرح اندر کھب جاتی ہے اور دل اُسکو قبول کر لیتا ہے اور اُسکی نورانیت اور ہیبت بال بال پر طاری ہو جاتی ہے جب آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے روبرو میری ہدایت اور تعلیم کے موافق اس کام میں مشغول ہوں تو میں آپکے لئے بہت کوشش کرونگا کیونکہ میرا خیال آپکی نسبت بہت نیک ہے اور خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپکو ضائع نکرے اور رشد اور سعادت میں ترقی دے اب میں نے آپکا وقت بہت لے لیا ختم کرتا ہوں۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

آپ کا مکرر خط پڑھکر ایک بات کچھ زیادہ تفصیل کی محتاج معلوم ہوئی اور وہ یہ ہے کہ استخارہ کیلئے ایسی دُعا کیجائے کہ ہر یک شخص کا استخارہ شیطان کے دخل سے محفوظ ہو عزیز من یہ بات خدا تعالےٰ کے قانون قدرت کے برخلاف ہے کہ وہ شیاطین کو اُنکے مواضع مناسبہ سے معطل کر دیوے اللہ جلشانہٗ قرآن کریم میں فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنیٰ القی الشیطان فی امنیته فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ اٰیاته واللہ علیم حکیم یعنے ہمنے کوئی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا کہ اُسکی یہ حالت نہو کہ جب وہ کوئی تمنا کرے یعنے اپنے نفس سے کوئی بات چاہے تو شیطان اُسکی خواہش میں کچھ نہ ملاوے یعنے جب کوئی رسول یا کوئی نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو چاہتا ہے تو شیطان اُس میں بھی دخل دیتا ہے تب وحی متلو جو شوکت اور ہیبت اور روشنی تام رکھتی ہے اُس دخل کو اُٹھا دیتی ہے اور منشاء الٰہی کو مصفا کر کے دکھلا دیتی ہے۔ یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ نبی کے دلمیں جو خیالات اُٹھتے ہیں اور جو کچھ خواطر اُسکے نفس میں پیدا ہوتی ہیں درحقیقت وہ تمام وحی ہوتی ہیں جیسا کہ قرآن کریم اسپر شاہد ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ لیکن قرآن کریم کی وحی دوسری وحی سے جو صرف معانی منجانب اللہ ہوتی ہیں تمیز کلی رکھتی ہے اور نبی کے اپنے تمام اقوال وحی غیر متلو میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ رُوح القدس کی برکت اور چمک ہمیشہ نبی کے شامل حال رہتی ہے اور ہر یک بات اُسکی برکت سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور وہ برکت رُوح القدس سے اُس کلام میں رکھی جاتی ہے لہٰذا ہر یک

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 171 پر درج ہے

حوالہ نمبر 202

ترجمہ۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور وہ کلام جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اُس پر ایمان لائے اور وہی حق ہے ایسے لوگوں کے خدا اُن کے گناہ بخش دیگا اور اُن کے دلوں کی اصلاح کریگا۔ اب دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکی وجہ سے کس قدر خدا تعالیٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے کہ ان کے گناہ بخشتا ہے اور ان کے تزکیہ نفس کا خود متکفل ہوتا ہے۔ پھر کیسا بدبخت وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور غرور اور تکبر سے اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے۔ سعدیؒ نے سچ کہا ہے:۔

محال ست سعدی کہ راہ صفا — تواں رفت جز درپے مصطفیٰ

بردہ جز آں شاہ سوئے بہشت — حرام ست بر غیر بوئے بہشت

(۱۵) قولہ تعالیٰ۔ الم یعلموا انہ من یحادد اللہ ورسولہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ذلک الخزی العظیم (الجزء نمبر ۱۰ سورۃ توبہ)

ترجمہ۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ جو شخص خدا اور رسول کی مخالفت کرے خدا اس کو جہنم میں ڈالے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیگا یہ ایک بڑی رسوائی ہے۔

اب بتلاویں میاں عبدالحکیم خاں کہ ان کی کیا رائے ہے کیا خدا کے اس حکم کو قبول کرینگے یا بیماری سے ان آیتوں کے وعید کو اپنے سر پر لے لیں گے۔

(۱۶) قولہ تعالیٰ۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۔ (الجزء نمبر ۳) ترجمہ۔ اور یاد کر کہ جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئیگا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کریگا تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی امداد کرنی ہوگی اور کہا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اس عہد پر

حقیقۃ الوحی صفحہ 130 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 171 پر درج ہے

ہو جو علوم اور عقاید صحیحہ سے بے خبری اور ناراست اور بیہودہ باتوں میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ تو صریح متقیوں کی صفت کے برخلاف ہے کیونکہ حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نُور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے یا ایہا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقاناً ویکفّر عنکم سیّاٰتکم۔ ویجعل لکم نوراً تمشون بہ۔ یعنی اے ایمان لانے والو اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دیگا وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائیگا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنے وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائیگا تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نُور ہوگا اور تمہاری

عالم ایک ہی ذات سے صادر ہیں اور اس ذات واحد لاشریک کلہٗ ہی تقاضا ہونا چاہیئے کہ دونوں نظام ایک ہی شکل اور طرز پر واقع ہوں تا دونوں مل کر ایک ہی خالق اور صانع پر دلالت کریں کیونکہ توحید فی النظام توحید باری عزّ اسمہٗ کے مسئلہ کو موید ہے وجہ یہ کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر کئی خالق ہوتے تو اس نظام میں اختلاف کثیر پایا جاتا۔ غرض یہ بات نہایت سیدھی اور صاف ہے کہ ملایک اللہ عالم کبیر کے لئے ایسے ہی ضروری ہیں جیسے قویٰ روحانیہ و جسمیہ نشاء انسانیہ کے لئے جو عالم صغیر ہے۔

اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ اگر ملایک فی الحقیقت موجود ہیں تو کیوں نظر نہیں

ثم خلقنا النطفة علقةً فخلقنا العلقة مضغةً فخلقنا المضغة عظاماً فکسونا العظام لحماً۔ ثم انشاناه خلقاً آخر فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یعنے پہلے تو ہم نے انسان کو اُس مٹی سے پیدا کیا جو زمین کے تمام

یہ حوالہ صفحہ 172 پر درج ہے	آئینہ کمالات اسلام صفحہ 177 ، از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 204

نکل رہے ہیں بلکہ اس جگہ زمین سے مراد زمین کے رہنے والے ہیں اور یہ عام محاورہ قرآن شریف کا
۲۵ ہے کہ زمین کے لفظ سے انسانوں کے دل اور ان کی باطنی قوی مراد ہوتی ہیں جیسا کہ اللہ جلشانہ ایک
جگہ فرماتا ہے اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتہا اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ البلد الطیب یخرج
نباتہ باذن ربہ والذی خبث لایخرج الا نکدا۔ ایسا ہی قرآن شریف میں بیسیوں نظیریں موجود
۶۱ ہیں جو پڑھنے والوں پر پوشیدہ نہیں ماسوا اس کے روحانی واقعوں کا ظاہر ہونا اور ان کے ساتھ
فرشتوں کا آنا ایک روحانی قیامت کا نمونہ ہوتا ہے جس سے مردوں میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور جو
قبروں کے اندر ہیں وہ باہر آجاتے ہیں اور نیک و بد لوگ اپنی سزا و جزا پا لیتے ہیں سو اگر سورۃ الزلزال کو قیامت
کے آثار میں سے قرار دیا جائے تو اس میں بھی شک نہیں کہ ایسا وقت روحانی طور پر ایک قسم کی قیامت ہی
ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے تائید یافتہ بندے قیامت ہی کا روپ بنکر آتے ہیں اور انہیں کا وجود قیامت
کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے جن کے آنے سے روحانی مردے زندہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور نیز اس
میں بھی کچھ شک نہیں کہ جب ایسا زمانہ آجائیگا کہ تمام انسانی طاقتیں اپنے کمالات کو ظاہر کر دکھائیں گی
اور جس حد تک بشری عقول اور افکار کا پرواز ممکن ہے اس حد تک وہ پہنچ جائیں گی اور جن مخفی حقیقتوں
کو ابتداء سے ظاہر کرنا مقدر ہے وہ سب ظاہر ہو جائیں گی تب اس عالم کا دائرہ پورا ہو کر یکدفعہ
اس کی صف لپیٹ دی جائے گی۔

کُلُّ شَیْءٍ فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

بقیہ حاشیہ:۔ کے لیے دمشق میں اس عاجز کو اُتارا بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء من المسجد الذی من دخلہ کان آمنا فتبارک الذی انزلنی فی ہذا المقام والسلام علی رسولہ افضل الرسل وخیر الانام۔ منہ

ازالہ اوہام صفحہ 53 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 172 پر درج ہے

نقل ٹائیٹل بار اول

حصہ اوّل

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ازالہ اوہام

فِیۡهِ بَاۡسٌ شَدِیۡدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

الحمد والمنت کہ بماہ مبارک ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ کتاب جامع معارف قرآنی و شارح اسرار کلام ربانی از تالیفات مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

باہتمام و سعی شیخ نور احمد مالک مطبع ریاض ہند مطبوع گردید

تعداد جلد ...		قیمت فی جلد ؏

ازالہ اوہام، سرورق، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 101 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 173 پر درج ہے

حوالہ نمبر 206

قبول کر لیتے جو بباعث تعلیم توحید کے تمام مشرکین کو بُرا معلوم ہوتا تھا اور اُس کے قبول کرنے والے ہر وقت چاروں طرف سے معرضِ ہلاکت اور بلائیں تھے پس جس چیز نے اُن کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیرا وہ یہی بات تھی جو انہوں نے آنحضرتؐ کو محض اُمّی اور سراپا مؤید من اللہ پایا اور قرآن شریف کو بشری طاقتوں سے بالاتر دیکھا اور پہلی کتابوں میں اس آخری نبی کے آنے کے لئے خود بشارتیں پڑھتے تھے سو خدا نے اُن کے سینوں کو ایمان لانے کے لئے کھول دیا۔ اور ایسے ایماندار نکلے جو خدا کی راہ میں اپنے خونوں کو بہایا اور جو لوگ عیسائیوں اور یہودیوں اور عربوں میں سے نہایت درجہ کے جاہل اور شریر اور

عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ لکھا۔ کیونکہ امر مجازات مالکِ یوم الدین کے متعلق ہے۔ سو ایسا فقرہ جس میں طلب انعام اور عذاب سے بچنے کی درخواست ہے اُسی کے نیچے رکھنا موزون ہے۔

چوتھا لطیفہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ مجمل طور پر تمام مقاصدِ قرآن شریف پر مشتمل ہے گویا یہ سورۃ مقاصدِ قرآنیہ کا ایک ایجاز لطیف ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالےٰ نے اشارہ فرمایا ہے اِنَّا اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ۔ یعنے ہم نے تجھے اے رسول سات آیتیں سورۃ فاتحہ کی عطا کی ہیں جو مجمل طور پر تمام مقاصد قرآنیہ پر مشتمل ہیں اور اُن کے مقابلہ پر قرآن عظیم بھی عطا فرمایا ہے جو مفصل طور پر مقاصد دینیہ کو ظاہر کرتا ہے اور اسی جہت سے اس سورۃ کا نام

ساتھ ہیں جیسے وہ میرے ساتھ ہیں۔ ھُوَ کا ضمیر واحد بتاویل مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے۔ اور ان کلمات کا حاصل مطلب تلطفات اور برکاتِ الٰہیہ ہیں جو حضرتِ خیر الرسل کی متابعت کی برکت سے ہر یک کامل مومن کے شاملِ حال ہو جاتی ہیں اور حقیقی طور پر مصداق ان سب عنایات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے سب طفیلی ہیں۔ اور اس بات کو ہر جگہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر یک مدح و ثناء جو کسی مومن کے

براہین احمدیہ صفحہ 580 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 558 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 173 پر درج ہے

۶

آریہ سماج :-

۱- آریہ سماج کا ذکر اور اُن کا عقیدہ پرمیشر کے متعلق۔ ص ۱۸/ح

۲- آریہ سماج کا عقیدہ کہ تمام ارواح میں واجب الوجود اور موجود بوجود حقیقی ہیں۔ ص ۶۵/ح

۳- اُن کا عقیدہ کہ صرف وید ہی خدا کا کلام ہیں۔ اور آریہ فرقہ کے تعصب اور بدزبانی کا ذکر۔ ص ۹۴

۴- اُن کے نزدیک سب نبی نعوذ باللہ جھوٹے اور مفتری تھے۔ ص ۹۵

۵- نیک قسمتی جو نجابت اور سعادت کا معیار ہے یہ فرقہ کھو بیٹھا ہے۔ ص ۹۶

آزادی :-

حقیقی آزادی یعنی غلطی اور شکوک و شبہات سے نجات پا کر یقین کامل تک پہنچنا اور اپنے مولا کو اسی دنیا میں دیکھ لینا دُنیا میں کامل اور خدادوست مسلمانوں کو بذریعہ قرآن شریف حاصل ہے اور بجز ان کے کسی برہمو وغیرہ کو حاصل نہیں۔ ص ۳۰۶/ح و ص ۳۰۹

آیاتِ قرآنیہ :-

اتخذوا احبارھم ص ۲۴۱/ح

اعلموا ان اللہ یحیی الارض ص ۳۹۰/ح

اللہ اعلم حیث یجعل.... ص ۱۶۱/ح

اللہ ولی الذین اٰمنوا ص ۶۲۵

اللہ نور السمٰوٰت والارض ص ۱۸۱/ح

الحمد للہ الذی ھدانا ص ۱۵۹/ح

الخبیثات للخبیثین ص ۲۳۰/ح ح

الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ص ۵۶۱/ح

الذین یتبعون الرسول ص ۵۲۲

الست بربکم ص ۱۶۴/ح

الم تر الی الذین اوتوا ص ۵۴۵

الم تعلم ان اللہ ص ۲۸۵/ح ح

الٓمٓ ۔ ذٰلک الکتٰب ص ۱۹۰/ح

ام یقولون افتراہ ص ۶۴۱

الیوم اکملت لکم دینکم ص ۲۱۳/ح

انا اعطیناک سبعاً ص ۵۵۸/ح

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ص ۳۹۶/ح و ص ۶۱۵

انا جعلنا ما علی الارض ص ۱۹۶

ان رحمۃ اللہ ص ۲۳۹/ح

ان فی خلق السمٰوٰت الی بالملأ ص ۲۹۵/ح

انک لعلی خلق ص ۱۸۳ و ۲۸۵/ح

ان اللہ یأمر بالعدل ص ۱۲۳ و ص ۲۰۴/ح ح

ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا ص ۴۳۹/ح

ان الذین اوتوا العلم ص ۵۵۶

انما یخشی اللہ من عبادہ ص ۶۷۸

براہین احمدیہ صفحہ 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 6 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 173 پر درج ہے

ع - قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ یہ بہتان مکاری کپڑے اتار لیں ہیں نے ڈپٹی صاحب کے قول سے ایسا سمجھا ہے۔
غ - اگر یہی تعلیم ہے تو آیت قرآن شریف کی پیش کیجئے بلکہ جنہوں نے تلواروں سے قتل کیا وہ تلواروں سے بھی مارے گئے۔ جنہوں نے ناحق غریبوں کو لوٹا وہ لوٹے گئے جیسا کیا ویسا پایا بلکہ انکے ساتھ بہت نرمی کا برتاؤ ہوا۔ جس پر آج اعتراض کیا جاتا ہے کہ کیوں ایسا برتاؤ ہوا سب کو قتل کیا ہوتا +
ع - قرآن نے جائز رکھا کہ خوفزدہ ایمان کا اظہار نہ کرے۔
غ - اگر قرآن کی یہی تعلیم ہے تو پھر اسی قرآن میں یہ حکم کیوں ہے۔ ان یجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم (سورۃ توبہ رکوع ۶) اور کانھم بنیان مرصوص ۲۸/۹ اور یہ کہ ولا یخشون احدا الا اللہ ۲۲/۲ اصل بات یہ ہے کہ ایمانداروں کے مراتب ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے منھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات ۲۲/۱۶ یعنی بعض مسلمانوں میں سے ایسے ہیں جن پر نفسانی جذبات غالب ہیں اور بعض درمیانی حالت کے ہیں اور بعض وہ ہیں کہ انتہار کمالات ایمانیہ تک پہنچ گئے ہیں پھر اگر اللہ تعالیٰ نے برعایت اس طبقہ مسلمانوں کے جو ضعیف اور بزدل اور ناقص الایمان ہیں یہ فرمادیا کہ کسی جان کے خطرہ کی حالت میں اگر وہ دل میں اپنے ایمان پر قائم رہیں اور زبان سے گو اس ایمان کا اقرار نہ کریں تو ایسے آدمی معذور سمجھے جاویں گے مگر ساتھ اسکے یہ بھی تو فرما دیا کہ وہ ایماندار بھی ہیں کہ بہادری سے دین کی راہ میں اپنی جانیں دیتے ہیں اور کسی سے نہیں ڈرتے اور پھر پولوس کا حال آپ پر پوشیدہ نہیں جو فرماتے ہیں کہ میں یہودیوں میں یہودی اور غیر قوموں میں غیر قوم ہوں اور حضرت پطرس صاحب نے بھی مخالفوں سے ڈر کر تین مرتبہ انکار کر دیا۔ بلکہ ایکدفعہ نقل کفر کفر نباشد۔ حضرت مسیح پر لعنت بھیجی اور اب بھی میں نے تحقیقاً سنا ہے کہ بعض انگریز اسلامی ملکوں میں بعض مصالحہ کیلئے جا کر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے ہیں +
ع - قرآن میں لکھا ہے کہ ذوالقرنین نے آفتاب کو طول میں غروب ہوتے پایا۔
غ - یہ صرف ذوالقرنین کے وجدان کا بیان ہے آپ بھی اگر جہاز میں سوار ہوں تو آپکو بھی

جنگ مقدس، صفحہ 194 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 276 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 174 پر درج ہے

کہ ایک شخص کو مُنشں بیوجہ خدا بنایا گیا ہے جس کی چالیس کروڑ آدمی پرستش کر رہے ہیں۔ تب اُس نے مجھے ایسے زمانہ میں بھیجا کہ جب اس عقیدہ پر غلو انتہا تک پہنچ گیا تھا اور تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے مگر مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی جو اس پر نہیں کی گئی تا لوگ سمجھیں کہ فضل خدا کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اگر یہ اپنی طرف سے یہ باتیں کرتا ہوں تو جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا میری نسبت اپنے نشانوں کے ساتھ گواہی دیتا ہے تو میری تکذیب تقویٰ کے برخلاف ہے اور جیسا کہ دانیال نبی نے بھی لکھا ہے۔ میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کی آخری جنگ ہے۔ اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائیگا جو اُس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر آئیگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام یعنی اُس دن بادلوں میں تیرا خدا آئیگا یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کریگا اور اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ کفر اور شرک نے بہت غلبہ کیا اور وہ خاموش رہا اور ایک مخفی خزانہ کی طرح ہوگیا اب چونکہ شرک اور انسان پرستی کا غلبہ کمال تک پہنچ گیا اور اسلام اس کے پاؤں کے نیچے کچلا گیا اسلئے خدا فرماتا ہے کہ میں زمین پر نازل ہونگا اور وہ قہری نشان دکھلاؤنگا کہ جب سے نسل آدم پیدا ہوئی ہے کبھی نہیں دکھلائے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مدافعت بقدر حملہ دشمن ہوتی ہے پس جس قدر انسان پرستوں کو شرک پر غلو ہے وہ غلو بھی انتہا تک پہنچ گیا ہے اسلئے اب خدا آپ لڑیگا اور انسانوں کو کوئی تلوار نہیں دیگا اور نہ کوئی جہاد ہوگا ہاں اپنا ہاتھ دکھلائیگا۔ ہنود یوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دو مسیح ظاہر ہوں گے اور آخری مسیح جس سے اس زمانہ کا مسیح مراد ہے پہلے مسیح سے افضل ہوگا۔ اور عیسائی ایک ہی مسیح کے قائل ہیں مگر کہتے ہیں کہ وہی مسیح ابن مریم جو پہلے ظاہر ہوا آمد ثانی میں بڑی قوت اور جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا اور دنیا کے فرقوں کا فیصلہ کریگا اور کہتے ہیں کہ اس قدر جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا کہ آمد اول کو اس سے کچھ نسبت نہیں۔

بہرحال یہ دونوں فرقے قائل ہیں کہ آنیوالا مسیح جو آخری زمانہ میں آئے گا اپنے

یہ حوالہ صفحہ 174 پر درج ہے	حقیقت الوحی صفحہ 154، از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 210

تسلی دے رہی ہے اور ہزار ہا خدا کی گواہیاں اور فوق العادت نشان اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے
کام مصلحت اور حکمت سے خالی نہیں۔ اُس نے دیکھا کہ ایک شخص کو محض بے وجہ خدا بنایا گیا ہے جس کی
چالیس کروڑ آدمی پرستش کر رہے ہیں۔ تب اُس نے مجھے ایسے زمانہ میں بھیجا کہ جب اس عقیدہ پر
غلو انتہا تک پہنچ گیا تھا اور تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے مگر مسیح ابن مریم کے نام سے
خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی جو اُس پر نہیں کی گئی تا لوگ
سمجھیں کہ فضل خدا کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کرتا ہوں
تو جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا میری نسبت اپنے نشانوں کے ساتھ گواہی دیتا ہے تو میری تکذیب
تقویٰ کے برخلاف ہے۔ اور جیسا کہ دانیال نبی نے بھی لکھا ہے میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا
وقت ہے۔ اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے۔ اور خدا اسوقت وہ نشان
دکھائیگا جو اُس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اُتر آئیگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ہل
ینظرون الّا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام[1] یعنی اُس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا
یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کریگا اور اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ کفر اور شرک نے بہت غلبہ کیا
اور وہ خاموش رہا اور ایک مخفی خزانہ کی طرح ہو گیا۔ اب چونکہ شرک اور انسان پرستی کا غلبہ کمال تک پہنچ
گیا اور اسلام اسکے پاؤں کے نیچے کچلا گیا اِسلئے خدا فرماتا ہے کہ میں زمین پر نازل ہونگا اور وہ قہری نشان
دکھلاؤنگا کہ جب سے نسل آدم پیدا ہوئی ہے کبھی نہیں دکھلائے۔ اِس میں حکمت یہ ہے کہ مدافعت بقدر
حملۂ دشمن ہوتی ہے پس جسقدر انسان پرستوں کو شرک پر غلو ہے وہ غلو بھی انتہا تک پہنچ گیا ہے۔
اسلئے اب خدا آپ لڑیگا وہ انسانوں کو کوئی تلوار نہیں دیگا اور نہ کوئی جہاد ہوگا ہاں اپنا ہاتھ دکھلائیگا۔
یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دو مسیح ظاہر ہونگے اور آخری مسیح (جس سے اِس زمانہ کا مسیح مُراد ہے) پہلے مسیح
سے افضل ہوگا۔ اور عیسائی ایک ہی مسیح کے قائل ہیں مگر کہتے ہیں کہ وہی مسیح ابن مریم جو پہلے ظاہر
ہوا آمد ثانی میں بڑی قوت اور جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا اور دُنیا کے فرقوں کا فیصلہ کریگا۔ اور
کہتے ہیں کہ اِس قدر جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا کہ آمد اوّل کو اِس سے کچھ نسبت نہیں۔

[1] البقرۃ : ۲۱۱

حقیقت الوحی صفحہ 154 ... 22 صفحہ 158 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 174 پر درج ہے

نے منع کیا ہے اور اُسی کتاب کا پابند رہتا ہے جو اُس کے شارع نے دی ہے تو

برخلاف قسم دوم کے کہ اُس میں انفکاک جائز ہے اور جبتک ولایت کسی ولی کی قسم سوم تک
۵۰۵ نہیں پہنچتی عارضی ہے اور خطرات سے امن میں نہیں۔ وجہ یہ کہ جبتک انسان کی سرشت میں خدا
کی محبت اور اُسکے غیر کی عداوت داخل نہیں تبتک کچھ رگ و ریشہ ظلم کا اُسمیں باقی ہے کیونکہ اُس نے حق ربوبیت کو

خَلَقَ اٰدَمَ فَاَکْرَمَہٗ۔ پیدا کیا آدم کو پس اکرام کیا اُس کا۔ جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ
جری اللہ نبیوں کے حُلّوں میں۔ اِس فقرہ الہامی کے یہ معنے ہیں کہ منصب ارشاد و
ہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونے کا دراصل حُلّہ انبیاء ہے اور اُن کے غیر کو بطور مستعار
ملتا ہے اور یہ حلّہ انبیاء اُمّتِ محمدیّہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیلِ ناقصین عطا ہوتا ہے
اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ
کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔ پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں پر نبیوں کا کام اُن کو سپرد
کیا جاتا ہے۔ وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا۔ اور تھے تم ایک
گڑھے کے کنارہ پر سو اُس سے تم کو خلاصی بخشی یعنے خلاصی کا سامان عطا فرمایا
۵۰۶ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَ عَلَیْکُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَھَنَّمَ
لِلْکَافِرِیْنَ حَصِیْرًا۔ خدائے تعالیٰ کا ارادہ اِس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر
رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی
طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اِس
مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور
نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بیّنہ
سے کھل گیا ہے۔ اُس سے سرکش رہیں گے۔ تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب
خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائیگا اور
حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دُنیا پر اُتریں گے اور تمام راہوں اور

اور تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ تجھے ان دنوں میں خوشخبری ہو۔ اے ابراہیم! تو مجھ سے ہے۔ تو خدا کے نفس پر قائم ہے۔ زندہ خدا کا مظہر۔ اور تو مجھ سے امر مقصود
۳۵ کا مبدء ہے اور تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں انتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ وہ خدا قابل تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے تیار کر رکھے ہیں اے ابراہیم! اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کرینگے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا کہ کچھ خوف کی جگہ نہیں۔ میں اور میرے رسول غالب ہونگے۔ اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا۔ میں سمندر کی طرح موج نئی کرونگا خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رد کر سکے اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ چھپی رہے گی اور وہ امر نازل ہوگا جس سے تو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو اونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور دنیا کی زندگی میں بھی ان کو بشارتیں ہیں تو نبی کی کنار عاطفت میں پرورش پا رہا ہے اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور پھر فرمایا:۔
قالوا ان هذا الا اختلاق۔ ان هذا الرجل يجوح الدين۔ قل جاء الحق وزهق الباطل۔ قل لو كان الامر من عند غير الله لوجدتم فيه اختلافا كثيرا۔ هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق وتهذيب الاخلاق۔ قل ان افتريته فعلى اجرامي۔ ومن اظلم

اربعین نمبر 3 صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 425 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 175 پر درج ہے

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیٰمۃ۔ انک الیوم لدینا مکین امین۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی فحان ان تعان و تعرف بین الناس ویعلمک اللہ من عندہ تمیم الشریعۃ۔ وتحی الدین انا جعلناک المسیح بن مریم۔ واللہ یعصمک من عندہ ولو لم یعصمک الناس۔ واللہ ینصرک ولو لم ینصرک الناس۔ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین۔ یا احمدی انت مرادی ومعی۔ انت وجیہ فی حضرتی۔ اخترتک لنفسی۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم و یرحم علیکم وھو ارحم الراحمین۔ ھذہ نبذۃ من الھاماتی۔ ومن جملتھا الھام انا جعلناک المسیح بن مریم۔ و واللہ قد کنت اعلم من ایام مدیدۃ اننی جعلت المسیح ابن مریم وانی نازل فی منزلہ ولکن اخفیتہ نظرا الیٰ تاویلہ۔ بل ما بدلت عقیدتی وکنت علیھا من المستمسکین وتوقفت فی الاظھار عشر سنین۔ وما استعجلت وما بادرت وما اخبرت حبا ولا عدوا ولا احدا من الحاضرین۔ وان کنتم فی شک فاسئلوا علماء الھند کم مضت من مدۃ علی الھامی۔ یاعیسیٰ انی متوفیک۔ واقرءوا البراھین وکنت انتظر الخیرۃ والرضاء وامر اللہ تعالیٰ حتی تکرر ذالک الالھام۔ ورفع الظلام۔ وتواتر الاعلام۔ وبلغ الیٰ عدۃ یعلمھا رب العٰلمین۔ وخوطبت للاظھار بقولہ۔ فاصدع بما تؤمر۔ وظھرت علامات تعرفھا حاسۃ الاولیاء۔ وعقل ارباب الاصطفاء وجلی الصبح واکد الامر۔ وشرح الصدر۔ واطمأن الجنان۔ وافتی القلب۔ وتبین انہ

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 551 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 551 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 176 پر درج ہے

الحمد للہ الذی جعل لکم الصہر و النسب۔ الحمد للہ الذی اذھب
اُس خدا کو تعریف ہے جس نے دامادی اور نسب کی رُو سے تیرے پر احسان کیا۔ اس خدا کو تعریف ہے جس نے میرا
عنی الحزن و اٰتانی مالم یؤت احد من العالمین۔ یٰسٓ انک
غم دُور کیا۔ اور مجھ کو وُہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ اے سردار تُو خدا کا
لمن المرسلین۔ علیٰ صراط مستقیم۔ تنزیل العزیز الرحیم۔ اردت
مُرسل ہے راہ راست پر اُس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنیوالا ہے۔ میں نے ارادہ
ان استخلف فخلقت اٰدم۔ یحی الدین و یقیم الشریعۃ۔
کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں سو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ وُہ دین کو زندہ کریگا اور شریعت کو قائم کرے گا۔
چو دورِ خسروی* آغاز کردند + مسلماں را مسلماں باز کردند
جب مسیح السلطان کا دور شروع کیا گیا تو مسلمانوں کو جو صرف رسمی مسلمان تھے نئے سرے سے مسلمان بنانے لگے
ان السمٰوات و الارض کانتا رتقا ففتقنٰھما۔ قرب اجلک
آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بند ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی زمین نے اپنی پوری قوت ظاہر کی اور آسمان نے بھی۔ اب تیرا وقت
المقدّر۔ انّ ذا العرش یدعوک۔ ولا نبقی لک من المخزیات
موت قریب آگیا۔ ذوالعرش تجھے بُلاتا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رُسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے
ذکرا۔ قل میعاد ربک۔ ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔
تیرے رب کا وعدہ کم رہ گیا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی امر رُسوا کنندہ باقی نہیں چھوڑیں گے۔
بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن خدا کی طرف سے
[illegible] تھوڑے رہ گئے ہیں اُس دن سب جماعت دل برداشتہ
سب پر اداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔
اور [illegible] واقعات کے ظہور کے بعد

* [illegible] معزز اور شہرت یافتہ اور باوجاہت خاندان سے تجھے پیدا کیا اور دوسرے [illegible] سے تیری بیوی آئی۔ منہ
+ [illegible] نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس سے مراد آسمانی بادشاہی ہے یعنی وہ آئندہ سلسلہ [illegible] اُس کے پیرو ہوں گے۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 107 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 110 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 176 پر درج ہے

حالانکہ وہ بجائے خود اپنے تئیں معذور سمجھتے تھے کیونکہ ان کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔
افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت
یہودیوں کی طرح ان کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم انہیں سچ مچ آسمان سے اترتے
دیکھیں گے اور یہ اعجوبہ ہم بچشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے
آسمان سے اترتے چلے آتے ہیں اور دائیں بائیں فرشتے ان کے ساتھ ہیں اور تمام بازاری لوگ
اور دیہات کے آدمی ایک بڑے میلے کی طرح اکٹھے ہو کر دور سے ان کو دیکھ رہے ہیں اور

فیہ اختلافا کثیرا۔ قل لو اتبع اللہ اھواءکم لفسدت السموات والارض
ومن فیھن ولبطلت حکمتہ وکان اللہ عزیزا حکیما۔ قل لو کان البحر
مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ
مددا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ وکان اللہ غفورا
رحیما۔ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ

میں ان کے چولہے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور
چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں (ٹھوٹھیاں: چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستانی
میں سکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے
بھرے ہوئے ہیں) اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا
ذکر ہے ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے
قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ
انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف
میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ
فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود
ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا
کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا

ازالہ اوہام صفحہ 77 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 177 پر درج ہے

حوالہ نمبر 216

ص ۴۹۹ **تمہید ہشتم۔ جو امر خارق عادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے**
وہ حقیقت میں اُس متبوع کا معجزہ ہے جس کی وہ اُمت ہے اور بہ بداہت اور

ص ۴۹۹ کہ قادر مطلق کہ جس کے علم قدیم سے ایک ذرہ مخفی نہیں اور جس کی طرف کوئی نقصان اور خسران عاید نہیں ہوسکتا۔ اور جو ہریک قسم کے جہل اور آلودگی اور ناتوانی اور غم اور حزن اور درد اور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیونکر اُس چیز کا عین ہوسکتا ہے کہ جو

بدرجہ یقین کامل پہنچکر پھر منکر ہیں۔ پھر بعد اسکے فرمایا۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ یعنے ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورت حقہ اُترا ہے۔ خدا اور اُسکے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پُوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اشارہ فرماچکے ہیں اور خدائے تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرماچکا ہے چنانچہ وہ اشارہ حصہ سوم کے الہامات میں درج ہوچکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ[1]۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے
ص ۴۹۹ ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دُنیا میں تشریف لائینگے تو اُن کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر

[1] الصف : ۱۰

براہین احمدیہ صفحہ 571 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 178 پر درج ہے

باوا صاحب کے ہاتھوں کی یادگار ہے۔ اور گرنتھ کے شبد تو بہت پیچھے سے اکٹھے کئے گئے ہیں۔ جس میں محققوں کو بہت کچھ کلام ہے۔ خدا جانے اس میں کیا کیا تصرفات ہوئے ہیں۔ اور کن کن لوگوں کے کلام کا ذخیرہ ہے۔ خیر یہ قصّہ اس جگہ کے لائق نہیں ہے۔ ہمارا اصل مطلب تو یہ ہے کہ بنی نوع انسان کا ایمان تازہ رکھنے کیلئے تازہ الہامات کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ اور وہ الہامات اقتداری قوت سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کے سوا کسی شیطان جن بھوت میں اقتداری قوّت نہیں ہے! اور امام الزمان کے الہام سے باقی الہامات کی صحت ثابت ہوتی ہے۔

ہم بیان کر چکے ہیں کہ امام الزمان اپنی جبلت میں قوّت امامت رکھتا ہے اور دستِ قدرت نے اسکے اندر پیشروی کا خاصہ پھونکا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہ سُنّت اللہ ہے کہ وہ انسانوں کو متفرق طور پر چھوڑنا نہیں چاہتا۔ بلکہ جیسا کہ اُس نے نظام شمسی میں بہت سے ستاروں کو داخل کر کے سُورج کو اِس نظام کی بادشاہی بخشی ہے۔ ایسا ہی وہ عام مومنوں کو ستاروں کی طرح حسب مراتب روشنی بخش کر امام الزمان کو اُنکا سُورج قرار دیتا ہے اور یہ سُنّت الٰہی یہاں تک اسکی آفرینش میں پائی جاتی ہے کہ شہد کی مکھیوں میں بھی یہ نظام موجود ہے کہ ان میں بھی ایک امام ہوتا ہے جو یعسوب کہلاتا ہے۔ اور جسمانی سلطنت میں بھی یہی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو۔ اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں۔ اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے۔ حالانکہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ[1] اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور رُوحانی طور پر امام الزمان ہے۔ اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے۔ اسی لئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے اُنکے مطیع رہیں۔ صفحہ ۲۳

[1] النساء: ۶۰

ضرورۃ الامام صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 493 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 179 پر درج ہے

حوالہ نمبر 218

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ہمیں سیدھے راستے پر چلا[1]

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تُو نے انعام کیا ہے[2] جن پر نہ تو (بعد میں تیرا) غضب نازل ہُوا ہے اور نہ وہ (بعد میں) گمراہ ہو گئے ہیں[3]۔

[1] اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں بتایا گیا ہے کہ رؤیت کے بعد انسان کے اندر وصال کی شدید خواہش پیدا ہوتی ہے۔ رؤیت کشف حجاب کی متقاضی ہوتی ہے اور وصال قرب مقام کا متقاضی ہے۔ پس اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے ساتھ ہی لازماً انسان کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے قریب چلا جاؤں۔ پس اِس آیت میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جب مومن اِيَّاكَ نَعْبُدُ کے مقام پر پہنچتا ہے تو بے اختیار ہو کر کہتا ہے کہ مجھے اپنے پاس آنے کا قریب ترین راستہ بتا۔

اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ یعنی سیدھا رستہ چھوٹے سے چھوٹا رستہ ہوتا ہے۔ چونکہ چھوٹا رستہ خدا کی طرف جانے کا بھی ہو سکتا ہے اور جہنم اور آگ اور شیطان کی طرف جانے کا بھی ہو سکتا ہے اس لیے اس کی تشریح اگلی آیت میں کی ہے کہ

[2] صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ منعم علیہ گروہ کا رستہ مجھے دکھا یعنی رستہ چھوٹا بھی ہو اور تجھ تک پہنچنے کا رستہ ہو اور تجھ سے دُور لے جانے والا رستہ نہ ہو۔

[3] غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا بدل ہے۔ پس اس کے معنے یہ ہوئے کہ اُن منعم علیہم لوگوں کا رستہ بتا جو مغضوب نہیں ہوگئے اور جو ضالّ نہیں بن گئے۔ منعم علیہم تو مغضوب اور ضالّ ہوا ہی نہیں کرتے پھر اس دعا کے معنے کیا ہوئے؟ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسا کہ پچھلی آیات کے ترجمہ سے ظاہر ہے یہ دعا اجتماعی اور قومی دُعا ہے اور ہر قوم ایک زمانہ تک منعم علیہ ہونے کے بعد مغضوب علیہم یا ضالّ دونوں بن جاتی ہے پس اس دعا کا یہی مطلب ہے کہ ہماری ابتدا بھی منعم علیہ کی ہو اور ہماری انتہا بھی منعم علیہ کی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری قوم آہستہ آہستہ منعم علیہم سے بدل کر مغضوب ہو جائے یا ضالّ ہو جائے۔ یہ مطلب نہیں کہ فرد مغضوب اور ضالّ نہ بنے بلکہ یہ مراد ہے کہ قوم مغضوب اور ضالّ نہ بنے جس کی طرف اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں جمع کا صیغہ استعمال کر کے اشارہ کیا گیا ہے پس غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کی آیت بتاتی ہے کہ یہ آئندہ زمانہ کے متعلق دعا ہے نہ کہ صحابہؓ کے زمانہ کے متعلق اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے یہی معنے کیے ہیں کیونکہ جب آپ سے صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! مغضوب علیہم اور ضالّین کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا یہود اور نصاریٰ۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس طرح جوتی جوتی سے ملتی ہے اسی طرح میری قوم کے لوگ ایک دن ان پہلی قوموں کے نقش قدم پر چلیں گے (ترمذی) پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگوں کے متعلق نہیں بلکہ اس میں آئندہ زمانہ کے مسلمانوں کے انحطاط کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن جہاں اس پیشگوئی نے خطرہ کا ایک پہلو پیش کیا ہے وہاں ایک اُمید کی کرن بھی اس نے پھینکی ہے۔ کیونکہ دعا ایسے ہی امر کے متعلق کی جاتی ہے جو ممکن ہو۔ غیر ممکن کے لیے دعا نہیں کی جاتی خصوصاً قرآنی دعا تو غیر ممکن کے لیے ہوتی ہی نہیں۔ پس اس دعا نے ایک اُمید کا پہلو ہمارے لیے تا قیامت رکھا ہے کہ اگر کسی زمانہ کے مسلمان ایسی حالت میں جبکہ وہ منعم علیہم ہوں، یہ کوشش کریں کہ وہ مغضوب علیہم اور ضالّین نہ بن جائیں تو ان کی کوششوں کے کامیاب ہونے کا امکان ضرور موجود ہے اور کسی چیز کے دروازہ کے کھلا رہنے سے بھی بہت بڑی اُمید پیدا ہوتی ہے اور حوصلہ بڑھتا ہے۔

یہ حوالہ صفحہ 181 پر درج ہے	تفسیر صغیر صفحہ 4 از مرزا بشیر الدین محمود

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ بِاثْنَتَانِ سَبْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

سورۃ بقرۃ - یہ سورۃ مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی دو سو ستاسی آیات ہیں اور چالیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

میں اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)

الٓمّٓ ۝٢

الٓمّٓ [1]

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٣

یہ کامل کتاب ہے اس (امر) میں کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ [2]

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٤

جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٥

اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی (موعود باتوں) پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ [3]

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٦

یہ لوگ (یقیناً) اس ہدایت پر قائم ہیں جو ان کے رب کی طرف سے آئی ہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

---

[1] الٓمّٓ اور اسی قسم کے اور حروف جو مختلف سورتوں کے شروع میں آتے ہیں مقطعات کہلاتے ہیں۔ یہ حرف الگ الگ بولے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر حرف ایک لفظ کا قائم مقام ہوتا ہے۔ مثلاً الٓمّٓ میں الف اَنَا کا قائم مقام ہے اور لام اَللّٰہ کا قائم مقام ہے اور میم اَعْلَمُ کا۔ گویا الٓمّٓ کے تینوں حروف مل کر اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ کے معنے دیتے ہیں۔ یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ ان حروف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات کی طرف اختصاراً اشارہ ہوتا ہے جو اس سورۃ میں بیان ہوتی ہیں جس کے ابتدا میں یہ حروف لائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات بیان شدہ صفت کا پہلا حرف لے لیا جاتا ہے اور بعض اوقات کوئی اور اہم حرف۔ بعض سورتیں ایسی بھی ہیں جن سے پہلے کوئی مقطعہ نہیں رکھا گیا، ایسی سورتیں اپنے سے پہلی سورۃ کے تابع ہوتی ہیں جن میں کوئی مقطعہ ہوتا ہے۔ بعض مفسرین نے ان حروف سے علم ابجد کے مطابق اعداد نکالے ہیں اور ان سے بعض واقعات کی طرف اشارہ مراد لیا ہے جو ان سورتوں میں بیان ہوئے ہیں (تفصیل کے لیے دیکھیں تفسیر کبیر جلد اوّل)

[2] ذٰلِکَ کے معنے "وہ" کے ہوتے ہیں، لیکن کبھی یہ لفظ اس چیز کے لیے بھی جو قریب ہو اور شان اور درجہ میں بہت افضل ہو استعمال ہوتا ہے اور اس جگہ اس کے یہی معنے ہیں۔ چونکہ اردو میں ان معنوں کو پوری طرح ادا کرنے والا کوئی لفظ نہیں اس لیے "یہ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ ذٰلِکَ کا اشارہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی مشار الیہ کتاب کی طرف ہے اور مطلب یہ ہے کہ جس ہدایت یا کتاب کے مانگنے کی سورۃ فاتحہ کے آخر میں دعا کی گئی ہے وہی یہ کامل کتاب ہے۔ اس صورت میں ذٰلِکَ کے معنے درجہ کی بلندی کے کرنے کی ضرورت نہیں سورۃ فاتحہ چونکہ دوسری سورۃ ہے اس لیے ذٰلِکَ بعید کے اشارہ کے لیے قائم رہے گا جیسا کہ اس کے اصل معنے ہیں۔

[3] آیت میں واؤ ہے جس کے معنے "اور" کے ہیں۔ ہم نے "اور" کی بجائے "یا" استعمال کیا ہے تا کہ مفہوم آسانی سے سمجھا جا سکے۔

تفسیر صغیر صفحہ 5 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 181 پر درج ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

ایک غلطی کا ازالہ

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جنکو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے انکو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جسکو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے۔ یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ (دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس

ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 2، 3 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 206، 207 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 182 پر درج ہے

عاجز کو رسول کرکے پکارا گیا ہے۔ پھر اسکے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلّوں میں (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہٗ اشدّاء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے"دنیا میں ایک نذیر آیا" اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں انکو نبی بھی مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلۂ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین[1] اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

[1] الاحزاب : ۴۱

ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 2،3 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 206، 207 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 182 پر درج ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ جب عیسیٰ بن مریم نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں اور ان باتوں کی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کی گئی ہیں تورات سے۔ اور تمہیں خوشخبری دیتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہو گا۔

اب یہاں سوال ہوتا ہے کہ وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے۔ میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یونہی نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہؤا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں۔ چنانچہ ان کے درس کے نوٹوں میں یہی چھپا ہؤا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں ہاں پہلے پہل جب حضرت خلیفہ اول سے یہ بات میں نے سنی تو ابتداءً اسے قبول نہ کیا اور بہت کچھ اس کے متعلق بحثیں ہوتی رہیں لیکن جب میں نے اس پر غور کیا تو خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق میرا سینہ کھول دیا اور دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ عنایت فرمادیئے اور میں نے اس خیال کو قبول کر لیا۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے اول حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا ہے کہ جب وہ اپنی قوم میں آئے اور ان کی قوم نے انہیں دکھ دیئے تو انہوں نے کہا کہ میں خدا کی طرف سے تمہارے پاس رسول ہو کر آیا ہوں مجھے قبول کر لو لیکن جب انہوں نے قبول نہ کیا اور کجی اختیار کی تو خدا تعالیٰ نے بھی ان کے دلوں کو کج کر دیا۔ اس ذکر کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کے تمام انبیاءؑ کا ذکر چھوڑ دیا ہے اور صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا ہے۔ اس کی غرض سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیرہ سو سال بعد حضرت مسیحؑ آئے تھے اسی طرح آنحضرت ﷺ کے تیرہ سو سال بعد جو مثیل موسیٰ ہیں مسیح موعودؑ آئے گا اور اِسْمُهٗۤ اَحْمَدُ کا جملہ اس کو صاف کر دیتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کا نام احمد نہ تھا بلکہ محمدؐ تھا۔ چنانچہ اس آیت زیر بحث کو چھوڑ کر جس میں رسول اللہ ﷺ کو احمد کہہ کر مخاطب نہیں فرمایا بلکہ صرف حضرت مسیحؑ کی ایک پیشگوئی بیان فرمائی ہے جو خود زیر بحث ہے کسی جگہ بھی قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کو احمد نام سے یاد نہیں کیا گیا۔ اگر آنحضرت ﷺ کا نام احمد ہوتا اور جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہیں والدہ کو الہام کے

انوار خلافت صفحہ 21 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 86 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 183 پر درج ہے

اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ
وَّالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ
ھٰذَآ اِلَّا افْتِرَآءٌ۔ قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ۔
اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ
عَبْدَہٗ۔ فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا۔ وَاللّٰہُ مُوْھِنُ کَیْدِ الْکَاذِبِیْنَ۔
وَلِنَجْعَلَہٗ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ تَمْتَرُوْنَ۔
یَآ اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ اِنَّآ اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔
اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔ یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ یَوْمَ یَجِیْءُ الْحَقُّ وَ

چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ زمین و آسمان بندھے ہوئے تھے سو ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ اور تجھے انہوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے۔ کیا یہی ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا۔ کہہ میں ایک آدمی ہوں تم جیسا۔ مجھے خدا سے الہام ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اور تمام بھلائی قرآن میں ہے۔ اور میں اس سے پہلے ایک مدت سے تم میں ہی رہتا تھا۔ کیا تمہیں میرے حالات معلوم نہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ باتیں افترا ہیں۔ کہہ حقیقی ہدایت جس میں غلطی نہ ہو خدا کی ہدایت ہے۔ اور خبردار ہو کہ خدا کا گروہ ہی آخر کار غالب ہوتا ہے۔ ہم نے تجھے کھلی فتح دی ہے تا تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کئے جائیں۔ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بری کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔ اور خدا کافروں کے مکر کو سست کر دے گا۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور رحمت کا نمونہ ہوگا۔ اور یہی مقدر تھا۔ یہ وہ سچا قول ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اے احمد! رحمت تیرے لبوں پر جاری ہو رہی ہے۔ ہم نے تجھے بہت سے حقائق اور معارف اور برکات بخشے ہیں اور ذریت نیک عطا کی ہے۔ سو خدا کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ تیرا بدگو بے خیر ہے یعنی خدا اُسے بے نشان کر دے گا۔ اور وہ نامراد مرے گا۔ نبیوں کا چاند آئے گا

لہ "یہ الہام کہ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ اس وقت اِس عاجز پر خدا تعالیٰ کی طرف سے القا ہوا کہ جب ایک شخص نومسلم سعد اللہ نام نے ایک نظم گالیوں سے بھری ہوئی اِس عاجز کی طرف بھیجی تھی اور اس میں اِس عاجز کی نسبت اس ہندوزادہ نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ جب تک ایک شخص درحقیقت شقی، خبیث طینت، فاسد القلب نہ ہو ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا۔۔۔۔ سو یہ الہام اس کے اشتہار اور رسالہ کے پڑھنے کے وقت ہوا کہ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔ سو اگر اس ہندوزادہ بدفطرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور وہ نامراد اور ذلیل و رسوا نہ مرا تو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں۔" (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۵۸، ۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸، ۵۹)

حوالہ نمبر 223

نمبر	تاریخ بیان پیشگوئی		
نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اُسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	[illegible]
پیشگوئی نمبر ۹	[illegible]	اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۶۔ ترجمہ۔ کیا خدا اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں۔ پس وہ اسکو ان تمام الزاموں سے بری کریگا جو اسپر لگائے جائینگے اور وہ خدا کے نزدیک وجاہت رکھتا ہے۔ یہ پیشگوئی اسطرح پر پوری ہوئی کہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر کے وقت میں میرے پر خون کا الزام لگایا گیا خدا نے اُس سے مجھے بری کر دیا اور پھر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کے وقت میں مجھ پر الزام لگایا گیا اُس سے بھی خدا نے مجھے بری کر دیا اور پھر مجھ پر جاہل ہونے کا الزام لگایا سو مخالف مولویوں کی خود جہالت ثابت ہوئی اور پھر مہر علی نے مجھ پر سارق ہونے کا الزام لگایا سو اُس کا خود سارق ہونا ثابت ہوا۔ ایسا ہی یہ دن کبھی نہیں گذرینگے جبتک خدا کچھ دل انسانوں کو نہ دکھلا دے کہ یہ میرا بندہ میری طرف سے تھا تب بہتوں کی آنکھیں کھلیں گی مگر کیا فائدہ۔ اکنوں ہزار عذر بیاری گناہ را ۔ مرشوے کردہ را نبود زیب دختری	[illegible]
پیشگوئی نمبر ۱۰	[illegible]	اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یعنی ہم تجھے بہت سے اولاد تمند عطا کرینگے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جائیگی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو بیس برس گذر گئے۔ اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور اُن دنوں میں ایک بھی نہ تھا۔	[illegible]

جن مقدمات میں خدا نے مجھے بری کیا جو بڑے افترا اور اتفاق سے پیدا کئے گئے تھے ان کے لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں سرکاری کاغذات موجود ہیں اور جن صدہا نشانوں کے ساتھ تہمت اور کذب اور افترا اور جہل سے خدا نے مجھے بری کیا ان نشانوں میں سے بطور نمونہ اسی فہرست میں موجود ہیں اور منصف کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔

نزول المسیح صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 509 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 184 پر درج ہے

يُكْشَفُ الصِّدْقُ وَيَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔ اَنْتَ مَعِىْ وَاَنَا مَعَكَ
سِرُّكَ سِرِّىْ۔ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ يُخَوِّفُوْنَكَ
مِنْ دُوْنِهٖ۔ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ۔ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِىْ رَحْمَتِىْ
وَقُدْرَتِىْ۔ لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِىْ مَوَاطِنَ۔
كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ۔ اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ۔ قُلْ هٰذَا فَضْلُ رَبِّىْ وَاِنِّىْٓ اُجَرِّدُ نَفْسِىْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ۔
يَا عِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ مُعَطَّرًا۔ وَقَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا
قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ وَقَالُوْا كِتَابٌ مُّمْتَلِئٌ مِّنَ الْكُفْرِ وَالْكِذْبِ۔ قُلْ
تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ
نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ سَلَامٌ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ صَافَيْنَاهُ وَ
نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ۔ تَفَرَّدْنَا بِذٰلِكَ۔ يَا دَاوُدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّاِحْسَانًا۔ تَمُوْتُ
وَاَنَا رَاضٍ مِّنْكَ۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِىْ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ۔

اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ اس دن حق آئے گا اور سچ کھولا جائے گا۔ اور جو خسران میں ہیں اُن کا خسران ظاہر ہو جائے گا۔ میری یاد میں نماز کو قائم کر۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ہم نے تیرا وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی۔ اور تیرے ذکر کو ہم نے بلند کیا۔ تجھے خدا کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں۔ یہ کفر کے پیشوا ہیں۔ مت ڈر غلبہ تجھی کو ہے۔ میں نے اپنی رحمت اور قدرت کے درخت تیرے لئے اپنے ہاتھ سے لگائے۔ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کچھ الزام ہو۔ خدا تجھے کئی میدانوں میں فتح دے گا۔ خدا کا یہ قدیم نوشتہ ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اس کے کلموں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہ خدا جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ کہہ یہ خدا کا فضل ہے اور میں تو کسی خطاب کو نہیں چاہتا۔ اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا۔ اور تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ خدا نے تیرے پر خوشبودار نظر کی۔ اور لوگوں نے دلوں میں کہا کہ اے خدا! کیا تو ایسے مفسد کو اپنا خلیفہ بنائے گا۔ خدا نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تمہیں معلوم نہیں۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب کفر اور کذب سے بھری ہوئی ہے۔ ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہم نے اس سے دلی دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ یہ ہمارا ہی کام تھا جو ہم نے کیا۔ اے داؤد! لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ تو اس حالت میں مرے گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ اور خدا تجھ کو لوگوں کے

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 236 طبع چہارم، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 185 پر درج ہے

حوالہ نمبر 225

۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء "دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء "یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔
اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تو نے چلایا وہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔
اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ
خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اس کے صحیح معنے تجھ پر ظاہر کئے تاکہ تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تاکہ
سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔
مجرموں کی راہ کھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔
قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا۔ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ
کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ فَتَبٰرَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ اور کہیں گے کہ یہ
اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ۔ قُلْ
وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے ہیں۔ اُن کو کہہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔ اُن کو کہہ
اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامٌ شَدِیْدٌ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
اگر یہ کلمات میرا افترا ہے اور خدا کا کلام نہیں تو پھر میں سخت سزا کے لائق ہوں اور اس انسان سے زیادہ تر کون ظالم ہے
عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
جس نے خدا پر افترا کیا اور جھوٹ باندھا۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔
لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ۔ یَقُوْلُوْنَ اَنّٰی لَکَ
تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں کوئی ان کو بدل نہیں سکتا اور لوگ کہیں گے

ف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الاستفتاء صفحہ ۶، ۷ مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲، میں اس الہام کا عربی میں ترجمہ فرماتے ہوئے اس کی تاریخ "۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء" تحریر فرمائی ہے اس لئے اسے یہاں درج کیا گیا۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 185 پر درج ہے

نفس پر قائم ہے زندہ خدا کا مظہر اور تو مجھ سے ام مقصود کا مبدء ہے۔ اور تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ انتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ وہ خدا قابل تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کیست تیرے لئے تیار کر رکھے ہیں اے ابراہیم۔ اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا یہ کچھ خوف کی جگہ نہیں میں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔ اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا میں سمندر کی طرح موجزنی کروں گا۔ خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رد کر سکے۔ اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ چھپی رہے گی، اور وہ امر نازل ہوگا جس سے تو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو تجھے آسمانوں کا بنانے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور دنیا کی زندگی میں بھی اُن کو بشارتیں ہیں۔ تو نبی کی کنارِ عاطفت میں پرورش پا رہا ہے۔.....[1] اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔

اور پھر فرمایا:-

" وَقَالُوْا اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يَجُوْحُ الدِّيْنَ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ قُلْ لَوْ كَانَ الْاَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُّمْ فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا۔ تَنْزِيْلٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ۔ وَلِتَدْعُوَ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مَّوَدَّةً۔ يَخِرُّوْنَ عَلَى الْاَذْقَانِ سُجَّدًا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَآ اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدْنِيْ وَلَا تَنْسَنِيْ وَاجْتَهِدْ اَنْ تَصِلَنِيْ وَاسْئَلْ رَبَّكَ وَكُنْ سَئُوْلًا۔ اَللّٰهُ وَلِيٌّ حَنَّانٌ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ تَحْكُمُوْنَ۔ نَزَّلْنَا عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ رَحْمَةً۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ ذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اِنَّ يَوْمِيْ لَفَصْلٌ عَظِيْمٌ۔ وَاِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ وَاِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

[1] (ترجمہ از مرتب) اور تو پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہتا ہے۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 321 طبع چہارم از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 185 پر درج ہے

نَافَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى شَفَتَيْكَ ۔ إِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا ۔ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ ؕ

تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکّل رکھا۔

يَرْفَعُ اللّٰهُ ذِكْرَكَ ۔ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ بُوْرِكْتَ

خدا تیرا ذکر بلند کرے گا۔ اور اپنی نعمت دُنیا اور آخرت میں تیرے پر پُوری کرے گا۔ اے احمد! تُو

يَا اَحْمَدُ ۔ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ حَقًّا فِيْكَ ۔ شَأْنُكَ عَجِيْبٌ وَ اَجْرُكَ

برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر

قَرِيْبٌ ۔ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيْ ۔ اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ

قریب ہے۔ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے

اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى زَادَ مَجْدَكَ ۔

میں نے تجھے اپنے لئے چُنا۔ خدائے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔

يَنْقَطِعُ اٰبَآؤُكَ وَيُبْدَءُ مِنْكَ[1] ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ ۔ حَتّٰى

تیرے باپ دادوں کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔ اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے

يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ

جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پُورا ہوگا

هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؕ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ

تب کہا جائے گا کہ یہ وہی امر ہے جس کیلئے تم جلدی کرتے تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو میں نے اس آدم کو

اٰدَمَ ۔ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۔ يُحْيِ الدِّيْنَ وَ

پیدا کیا۔ وہ خدا سے نزدیک ہوا پھر مخلوق کی طرف جُھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں کے درمیان کا خط ہوتا ہے۔

يُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ ۔ يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ۔ يَا مَرْيَمُ

دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اے آدم تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے مریم

اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ۔ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ؕ

تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے احمد! تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

---

[1] یاد رہے کہ ظاہری بزرگی اور وجاہت کے لحاظ سے اس خاکسار کا خاندان بہت شہرت رکھتا تھا بلکہ اس زمانہ تک بھی اس خاندان کی دُنیوی شوکت زوال کے قریب قریب تھی۔ میرے دادا صاحب کے اِن نواح میں پچاسی گاؤں اپنی ملکیت کے تھے اور پہلے اس سے وہ والیانِ ملک کے رنگ میں بسر کرتے تھے اور کسی سلطنت کے ماتحت نہ تھے اور پھر رفتہ رفتہ حکمت اور مشیّتِ ایزدی سے سکھوں کے زمانہ میں چند لڑائیوں کے بعد سب کچھ کھو بیٹھے اور صرف چھ گاؤں ان کے قبضہ میں رہے اور پھر دو گاؤں اور ہاتھ

یہ حوالہ صفحہ 185 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 542 طبع چہارم از مرزا قادیانی

نے فرمایا کہ "ابھی میں نے سُرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ

مُبارک

یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔" (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۵)

اپریل ۱۹۰۰ء

"ایک دفعہ عزیز مرحوم کی زندگی میں بکثرت اس کی شفا کے لئے دُعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ہے۔ گویا وہ چاندی کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس سڑک پر سے لے جا رہا ہے اور وہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے اور نہایت خوش اور چمکیلی ہے۔ گویا زمین پر چاندی بچھایا گیا ہے۔ میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور تکلف کے طور پر یہ سمجھا کر صحت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو سو اب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۲۵ اپریل ۱۹۰۰ء

"اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے ناپدید ہو گیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ یک دفعہ الہام ہوا:

مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کی راہ سے داخل ہو

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے، اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۱۹۰۰ء

"خدا نے مجھے کہا کہ اُٹھ اور ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی رد کر دو گے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اُس کے یہ الفاظ ہیں:

قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ وَقُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا۔ اَیْ مُرْسَلٌ مِّنَ اللّٰهِ۔"

(از اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۳ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۶۹، ۲۷۰)

(ترجمہ) ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ان کو کہہ کہ میرے

---

[1] مرزا ایوب بیگ صاحب (مرتب)

[2] مرزا ایوب بیگ صاحب (مرتب)

مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ. يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ. يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ.
کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ اس کثرت سے
يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ. لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ.
لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں
قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا
ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ تیرا رب فرماتا ہے کہ ایک ایسا امر آسمان سے نازل ہوگا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ ہم
مُّبِيْنًا. فَتْحُ الْوَلِيِّ فَتْحٌ وَّقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا. اَشْجَعُ النَّاسِ. وَلَوْ كَانَ
ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔ ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا دیا۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ
الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ. اَنَارَ اللّٰهُ بُرْهَانَهٗ. كُنْتُ كَنْزًا
بہادر ہے۔ اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہ وہیں جا کر اس کو لے لیتا۔ خدا اس کی حجت روشن کرے گا۔ میں ایک خزانہ
مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ. يَا قَمَرُ يَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا
پوشیدہ تھا پس میں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔ اے چاند اور اے سورج! تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں
مِنْكَ. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَانْتَهٰٓى اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَا وَتَمَّتْ كَلِمَةُ
تجھ سے۔ جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تب کہا جائے گا کہ کیا یہ شخص جو بھیجا
رَبِّكَ[1] اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ. وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ
گیا حق پر نہ تھا؟ اور چاہیے کہ تو مخلوقِ الٰہی کے ملنے کے وقت چیں بہ جبیں نہ ہو اور چاہیے کہ تو لوگوں کی کثرتِ ملاقات سے تھک
مِنَ النَّاسِ. وَوَسِّعْ مَكَانَكَ. وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ
نہ جائے اور تجھے لازم ہے کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرے تا لوگ جو کثرت سے آئیں گے ان کو اترنے کیلئے کافی گنجائش ہو اور ایمان والوں کو
صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ. وَاتْلُ عَلَيْهِمْ مَّآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ.
خوشخبری دے کہ خدا کے حضور میں ان کا قدم صدق پر ہے۔ اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے وہ ان لوگوں کو سنا جو
اَصْحَابُ الصُّفَّةِ. وَمَآ اَدْرٰكَ مَآ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ. تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ
تیری جماعت میں داخل ہوں گے صفہ کے رہنے والے۔ اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے
تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ. يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ. رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کرنے والے
يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ. وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا. يَآ اَحْمَدُ
کی آواز سنی ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ اے احمد!

[1] وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ۔ اور خدا کا وعدہ پورا ہوگا۔ (ترجمہ از مرتب)

يَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَيَمْشِيْ اِلَيْكَ

خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے

اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

خبردار ہو خدا کی مدد نزدیک ہے

سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سَیر کرایا۔ یعنی ضلالت اور گمراہی کے زمانہ میں جو رات سے مشابہ ہے۔ مقاماتِ معرفت اور یقین تک لدنّی طور سے پہنچایا۔

خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكْرَمَهٗ

پیدا کیا آدم کو پس اکرام کیا اُس کا

جَرِيُّ اللّٰهِ فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَآءِ

جری اللہ نبیوں کے حُلّوں میں

اِس فقرۂ الہامی کے یہ معنے ہیں کہ منصب ارشاد اور ہدایت اور مورد وحیِ الٰہی ہونے کا دراصل حُلّۂ انبیاء ہے اور اُن کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حُلّۂ انبیاء اُمّتِ محمدیہ کے بعض افراد کو بغرضِ تکمیلِ ناقصین عطا ہوتا ہے اور اُسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عُلَمَآءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ. پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں پر نبیوں کا کام اُن کو سپرد کیا جاتا ہے۔

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا

اور تھے تم ایک گڑھے کے کنارے پر سو اُس سے تم کو خلاصی بخشی۔ یعنی خلاصی کا سامان عطا فرمایا۔

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَ عَلَيْكُمْ. وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ حَصِيْرًا

خدا تعالیٰ کا ارادہ اِس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے.....

تُوْبُوْا وَاَصْلِحُوْا وَاِلَى اللّٰهِ تَوَجَّهُوْا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

توبہ کرو اور فسق اور فجور اور کفر اور معصیت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اِصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اُس پر توکّل کرو اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اس سے مدد چاہو کیونکہ نیکیوں سے بدیاں دُور ہو جاتی ہیں۔

بُشْرٰى لَكَ يَا اَحْمَدِيْ. اَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِيْ. غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِيَدِيْ.

لہ حضرت اقدس نے اِس الہام کو اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳ (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۰) پر اور اس کے علاوہ کئی اور مقامات پر بھی بحوالہ براہین احمدیہ اِنْ تُبْتُمْ درج فرمایا ہے (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۸۰) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ "عُدْتُّمْ" کا لفظ سہو کتابت ہے۔ (مرتب)

یہ حوالہ صفحہ 185 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 63 طبع چہارم از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 231

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْ كَفَّرَكَ اَوْقِدْلِيْ يَا هَامَانُ لَعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ عَلٰٓى

اور یاد کر وہ وقت جب تجھ سے وہ شخص مکر کرنے لگا جس نے تیری تکفیر کی اور تجھے کافر ٹھیرایا اور کہا کہ اے ہامان میرے لئے آگ بھڑکا تا میں

اِلٰهِ مُوْسٰى ؕ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ۔ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ

موسیٰ کے خدا پر اطلاع پاؤں اور میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے

وَّتَبَّ ۔ مَا كَانَ لَهٗٓ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَآ اِلَّا خَآئِفًا ۔ وَمَآ اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ ۔

اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا۔ اُس کو نہیں چاہیئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے۔ اور جو کچھ تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی

اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا ۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ ۔ اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ۔

طرف سے ہے۔ اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اولوا العزم نبیوں نے صبر کیا۔ وہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔

لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا ۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ ۔ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ ۔ وَكُلُّ مَنْ

تا وہ تجھ سے محبت کرے۔ وہ اس خدا کی محبت ہے جو بہت غالب اور بہت بزرگ ہے۔ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ اور ہر ایک

عَلَيْهَا فَانٍ ۔ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ

جو زمین پر ہے آخر وہ فنا ہوگا۔ تم کچھ غم مت کرو اور اندوہگیں مت ہو۔ کیا خدا اپنے بندے کیلئے کافی نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ وَاِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۔ اَهٰذَا الَّذِيْ

کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے

بَعَثَ اللّٰهُ ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

جس کو خدا نے مبعوث فرمایا؟ ان کو کہہ کہ میں تو ایک انسان ہوں۔ میری طرف یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے

وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ ۔ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۔ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ

اور تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے کسی دوسری کتاب میں نہیں۔ اس کے اسرار تک وہی پہنچتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں۔ کہہ ہدایت

۱؎ مکفر سے مراد مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی ہے۔ کیونکہ اس نے استفتاء لکھ کر نذیر حسین کے سامنے پیش کیا اور اس ملک میں تکفیر کی آگ بھڑکانے والا نذیر حسین ہی تھا۔ عَلَيْهِ مَا يَسْتَحِقُّهٗ ۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۱ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۳)

۲؎ اس جگہ ابولہب سے مراد ایک دہلوی مولوی ہے جو فوت ہو چکا ہے اور یہ پیشگوئی ۲۵ برس کی ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور یہ اس زمانہ میں شائع ہو چکی ہے جبکہ میری نسبت تکفیر کا فتویٰ بھی ان مولویوں کی طرف سے نکلا تھا۔ تکفیر کے فتویٰ کا بانی بھی وہی دہلوی مولوی تھا جس کا نام خدا تعالیٰ نے ابولہب رکھا اور تکفیر سے ایک مدت دراز پہلے یہ خبر دے دی جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۴)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 546 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 185 پر درج

حوالہ نمبر 232

هُوَالهُدٰى ‹ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ قَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ
دراصل خداکی ہدایت وہی ہے۔ اور کہیں گے کہ یہ وحی الٰہی کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوئی جو دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ
وَقَالُوْا اَنّٰى لَكَ هٰذَا ‹ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ ‹ يَنْظُرُوْنَ
ہے۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہو گیا۔ یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں
اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ‹ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔
عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ‹ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ‹ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ
خدا آیا ہے تاتم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے اور ہم نے جہنم کو
حَصِيْرًا ‹ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ‹ قُلِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے ان کو کہہ کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو
اِنِّيْ عَامِلٌ ‹ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ‹ لَا يُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ
اور میں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر تھوڑی دیر کے بعد تم دیکھ لو گے کہ کس کی خدا مدد کرتا ہے کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرہ
غَيْرِ التَّقْوٰى ‹ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ‹
قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں
قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ ‹ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ
کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا
قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ‹ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ‹ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً
تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے
لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ‹ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ‹ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ
ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے۔ اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ یہ وہی امر ہے جس میں تم
تَمْتَرُوْنَ ‹ سَلَامٌ عَلَيْكَ ‹ جُعِلْتَ مُبَارَكًا ‹ اَنْتَ مُبَارَكٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
شک کرتے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے

---

۱ یعنی اس شخص کو مہدی موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں مہدی معہود مکہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو سرزمین اسلام ہے۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵)

۲ الہام کے الفاظ فِي الْمَدِيْنَةِ کا ترجمہ اشتہار "حقیقۃ الوحی کے پہلے ایڈیشن میں بھی موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 186 پر درج ہے

حوالہ نمبر 233

هُوَ الْهُدٰی ۔ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ قَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ [1]
دراصل خدا کی ہدایت ہی ہے۔ اور کہیں گے کہ یہ وحی الٰہی کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوئی جو دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ
وَقَالُوْا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا ۔ اِنَّ ھٰذَا لَمَکْرٌ مَّکَرْتُمُوْہُ فِی الْمَدِیْنَةِ [2] ۔ یَنْظُرُوْنَ
ہے۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ رتبہ کمال سے حاصل ہو گیا۔ یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں
اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ
مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔
عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ ۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۔ وَجَعَلْنَا جَھَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ
خدا آیا ہے تا تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے اور ہم نے جہنم کو
حَصِیْرًا ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ قُلِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ
کافروں کیلئے قید خانہ بنایا ہے اور ہم نے تجھے تمام دُنیا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے ان کو کہہ کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو
اِنِّیْ عَامِلٌ ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔ لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ
اور میں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر تھوڑی دیر کے بعد تم دیکھ لو گے کہ کس کی خدا مدد کرتا ہے کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرہ
غَیْرِ التَّقْوٰی ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔
قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں
قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ
کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا
قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ ۔ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰیَةً
تھا کیا تم کو سمجھ نہیں ؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے
لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ
ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے۔ اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ یہ وہی امر ہے جس میں تم
تَمْتَرُوْنَ ۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ ۔ جُعِلْتَ مُبَارَکًا ۔ اَنْتَ مُبَارَکٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۔
شک کرتے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ تو دُنیا اور آخرت میں مبارک ہے

---

[1] یعنی اس شخص کو مہدی موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں مہدی معہود مکہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو سرزمین اسلام ہے۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵)

[2] الہام کے الفاظ فِی الْمَدِیْنَةِ کا ترجمہ "شہر میں" حقیقۃ الوحی کے پہلے ایڈیشن میں بھی موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

یہ حوالہ صفحہ 186 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی

وَكُنْ مَعِيَ اَيْنَمَا كُنْتَ. كُنْ مَعَ اللّٰهِ حَيْثُمَا كُنْتَ. اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ.
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَافْتِخَارًا لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. وَلَا تَيْئَسْ مِنْ
رَّوْحِ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ. اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ. يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ
عَمِيْقٍ. يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ. يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ. يَنْصُرُكَ رِجَالٌ
نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا.
فَتْحُ الْوَلِيِّ فَتْحٌ وَّقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا. اَشْجَعُ النَّاسِ. وَلَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا
بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ. اَنَارَ اللّٰهُ بُرْهَانَهٗ. يَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى شَفَتَيْكَ.
اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا يَرْفَعُ اللّٰهُ ذِكْرَكَ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. وَوَجَدَكَ
ضَآلًّا فَهَدٰى. وَنَظَرْنَا اِلَيْكَ وَقُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. خَزَائِنُ
رَحْمَةِ رَبِّكَ. يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ. يَا اَحْمَدُ يَتِمُّ اسْمُكَ

ان کو عذاب کرے۔ میں تیرے ساتھ ہوں سو تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے فائدہ کیلئے نکالے گئے ہو۔ تم مومنوں کا فخر ہو اور تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کر خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔ ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا دیا۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔ اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہیں سے جاکر اس کو لے لیتا۔ خدا اس کی حجت روشن کرے گا۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دُنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کریگا۔ اور ہم نے

---

۱ (ترجمہ از مرتب) تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہ۔ تم لوگ جدھر بھی رُخ کرو گے اُدھر ہی اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اور اس نے تجھے طالب ہدایت پایا پس اس نے تیری رہنمائی کی۔

۳ (ترجمہ از مرتب) تیرے رب کی رحمت کے (ہر قسم کے) خزانے (تجھے دیئے جائیں گے) اے کپڑا اوڑھنے والے اُٹھ اور (لوگوں کو آنے والے خطرات سے) ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 39 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 186 پر درج ہے

عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ سے چودھویں صدی میں پیدا ہوئے تھے۔ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے چودھویں صدی میں ظاہر ہوا ہوں اور اس آخری زمانہ کی نسبت خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں یہ خبریں بھی دی تھیں کہ کتابیں اور رسالے بہت سے دنیا میں شائع ہو جائیں گے اور قوموں کی باہمی ملاقات کے لئے راہیں کھل جائیں گی۔ اور دریاؤں میں سے بکثرت نہریں نکلیں گی۔ اور بہت سی نئی کانیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور لوگوں میں مذہبی امور میں بہت سے تنازعات پیدا ہونگے۔ اور ایک قوم دوسری قوم پر حملہ کرے گی۔ اور اسی اثناء میں آسمان سے ایک صُور پھونکی جائیگی۔ یعنی خدا تعالیٰ مسیح موعود کو بھیجکر اشاعت دین کے لئے ایک تجلّی فرمائیگا۔ تب دین اسلام کی طرف ہر ایک ملک میں سعید الفطرت لوگوں کو ایک رغبت پیدا ہو جائیگی۔ اور جس حد تک خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے تمام زمین کے سعید لوگوں کو اسلام پر جمع کریگا۔ تب آخر ہوگا۔ سو یہ تمام باتیں ظہور میں آگئیں۔ ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدّد ہوگا۔ سو یہ تمام علامات بھی اس زمانہ میں پوری ہوگئیں۔ اور لکھا تھا کہ وہ اپنی پیدائش کی رُو سے دو صدیوں میں اشتراک رکھے گا۔ اور دو نام پائے گا۔ اور اسکی

ہوا تھا مگر یہ انہوں نے غلطی کی ہے۔ یہودیوں کی تاریخ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اور یہی قول صحیح ہے اگرچہ مشابہت کے ثابت کرنے کیلئے پوری مطابقت ضروری نہیں ہوا کرتی جیسا کہ اگر کسی آدمی کو کہیں کہ یہ شیر ہے تو یہ ضروری نہیں کہ شیر کی طرح اس کے پنجے اور کھال ہو اور دُم بھی ہو اور آواز بھی شیر کی طرح رکھتا ہو بلکہ ایک شخص کو دوسرے کا مثیل ٹھہرانے میں ایک حد تک مشابہت کافی ہوتی ہے۔ پس اگر عیسائیوں کا قول قبول کریں کہ حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ سے پندرھویں صدی میں ہوئے تھے تاہم مضائقہ نہیں کیونکہ چودھویں اور پندرھویں صدی باہم ملحق ہیں اور اس قدر فرق زمانہ کا مشابہت میں کچھ حرج نہیں ڈالتا مگر ہم اس جگہ یہودیوں کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو کہتے ہیں کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہوا تھا کیونکہ ان کے ہاتھ میں عبرانی توریت ہے جو بہ نسبت عیسائیوں کے تراجم کے صحیح ہے۔ منہ

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 359، 360 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 186 پر درج ہے

پیدائش دو خاندان سے اشتراک رکھیگی - اور چوتھی دوگونہ صفت یہ کہ پیدائش میں بھی جوڑے کے طور پر پیدا ہوگا۔ سو یہ سب نشانیاں ظاہر ہوگئیں۔ کیونکہ دو صدیوں سے اشتراک رکھنا یعنی ذوالقرنین ہونا میری نسبت ایسا ثابت ہے کہ کسی قوم کی مقرر کردہ صدی ایسی نہیں ہے جس میں میری پیدائش اس قوم کی دو صدیوں پر مشتمل نہیں - اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے دو نام میں نے پائے - ایک میرا نام اُمتی رکھا گیا جیسا کہ میرے نام غلام احمد سے ظاہر ہے - دوسرے میرا نام ظلی طور پر نبی رکھا گیا - جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حصص سابقہ براہین احمدیہ میں میرا نام احمد رکھا۔ اور اسی نام سے بار بار مجھ کو پکارا اور یہ اسی بات کی طرف اشارہ تھا کہ میں ظلی طور پر نبی ہوں*۔ پس میں اُمتی بھی ہوں اور ظلی طور پر نبی بھی ہوں - اسی کی طرف وہ وحی الٰہی بھی اشارہ کرتی ہے جو حصص سابقہ براہین احمدیہ میں ہے - کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم - یعنی ہر ایک برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے - پس بہت برکت والا وہ انسان ہے جس نے تعلیم کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - اور پھر بعد اس کے بہت برکت والا وہ ہے جس نے تعلیم پائی یعنی یہ عاجز - پس اتباع کامل کی وجہ سے میرا نام امتی ہوا - اور پورا عکس نبوت حاصل کرنے سے میرا نام نبی ہوگیا - پس اس طرح پر مجھے دو نام حاصل ہوئے - جو لوگ بار بار اعتراض کرتے ہیں کہ صحیح مسلم میں آنے والے عیسیٰ کا نام نبی رکھا گیا ہے اُن پر لازم ہے کہ یہ ہمارا بیان توجہ سے پڑھیں کیونکہ جس مسلم میں آنیوالے عیسیٰ کا نام نبی رکھا گیا ہے اُسی مسلم میں آنیوالے عیسیٰ کا نام امتی بھی رکھا گیا ہے - اور ١٨٩

* کوئی شخص اس جگہ نبی ہونے کے لفظ سے دھوکا نہ کھاوے۔ میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ وہ نبوت نہیں ہے جو ایک مستقل نبوت کہلاتی ہو کوئی مستقل نبی امتی نہیں کہلا سکتا - مگر میں امتی ہوں۔ پس یہ صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اعزازی نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوا تا حضرت عیسیٰ سے تکمیل مشابہت ہو - منہ

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 359، 360 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 186 پر درج ہے

حوالہ نمبر 236

اور کر سوچو جسقدر چاہو پر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ مَیں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دونگا۔ اگر خدا چاہتا تو ان مخالف مولویوں اور ان کے پیرووں کو آنکھیں بخشتا اور وہ ان وقتوں اور موسموں کو پہچان لیتے جن میں خدا کے مسیح کا آنا ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائیگی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی انہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔ افسوس یہ لوگ سوچتے نہیں کہ اگر یہ دعویٰ خدا کے امر اور ارادہ سے نہیں تھا تو کیوں اس مدعی میں پاک اور صادق نبیوں کی طرح بہت سے سچائی کے دلائل جمع ہو گئے؟ کیا وہ رات ان کیلئے ماتم کی رات نہیں تھی جس میں میرے دعوے کے وقت رمضان میں خسوف کسوف عین پیشگوئی کی تاریخوں میں وقوع میں آیا۔ کیا وہ دن ان پر مصیبت کا دن نہیں تھا جس میں لیکھرام کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا نے بارش کی طرح نشان برسائے مگر ان لوگوں نے آنکھیں بند کرلیں تا ایسا نہ ہو کہ دیکھیں اور ایمان لائیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ دعویٰ غیر وقت پر نہیں بلکہ عین صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا۔ اور یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ بنی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ میں داخل ہے کہ عظیم الشان مصلح صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے ہیں جیسا کہ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی کے سر پر جبکہ تمام دنیا تاریکی میں پڑی تھی ظہور فرما ہوئے اور جب سات کو دُگنا کیا جائے ص۱۸

اربعین 3 صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 404 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 186 پر درج

۴؍مئی ۱۹۰۶ء "اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَامِ. لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔"[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵؍مئی ۱۹۰۶ء رؤیا "ایک شخص نے ایک دوائی کو لاوائن کی ایک بوتل دی جو سُرخ رنگ کی دوائی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر کترتیاں لپیٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت مَیں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور مَیں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

پھر الہام ہوا۔

اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی[2]

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵؍مئی ۱۹۰۶ء "پھر بہار آئی، تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدّتِ سردی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

اِن معنوں کی بناء پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور برف اور اس کے لوازم سے شدّتِ سردی اور کثرتِ بارش ظہور میں آئے گی اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینانِ قلب حاصل کرنا ہے یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسّر آجاویں جس سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجبِ ثلجِ قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے جن سے کُلّی اطمینان ہوگئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینانِ قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی

---

[1] (ترجمہ) تحقیق مَیں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تُو نہ ہوتا تو مَیں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

[2] (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہمیں اُونچا کرے گا ہم نیچے نہیں کئے جائیں گے۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 525 طبع چہارم، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 187 پر درج ہے

حوالہ نمبر 240

۱۸ر اکتوبر ۱۸۹۹ء "بالفعل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے کہ بیعت کرنے والے دو قسم میں رکھے جائیں گے۔ ایک جو اعلیٰ اوصاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں۔" (اقتباس مکتوب نمبر ۴ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۱۸ر اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴)

۱۸۹۹ء "حضرت اقدسؑ کو رؤیا ہوئی کہ حامد علی آکر کہتا ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کے لئے درخواست کرتا ہے حضور اقدسؑ اسے کہتے ہیں کہ بے نذر لئے ہم دعا کرنے کے نہیں۔ پھر حامد علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بیگ اور دو چادریں ہیں اُن میں روپیہ بھر کر لاتا ہے۔ فرمایا ہندو سے مراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دنیا کے غم ہم میں مبتلا ہو اور چاہے کہ کسی طرح دنیوی ابتلاؤں سے نجات ہو۔" (مکتوب[1] مولوی عبد الکریم صاحبؓ مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۰)

۵ر جنوری ۱۹۰۰ء (الف) ۵ر جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب میں التحیات کے لئے بیٹھا تو بجائے التحیات کے یہ دعا پڑھنے لگ گیا صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْكَ وَیَرُدُّ دُعَآءَ اَعْدَآءِكَ عَلَیْھِمْ[2] حضرت صاحبؑ فرماتے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں، تو معلوم ہوا کہ الہام ہے۔ (روایت منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۰، ۱۰ و رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۲)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی نے بیان کیا کہ :۔

"ایک روز مغرب کی نماز پڑھی گئی اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا۔ جب نماز کا سلام پھیر گیا تو آپؑ نے بایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اس وقت میں التحیات پڑھتا تھا اللہ میری زبان پر جاری ہوا کہ :۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَعَلٰی مُحَمَّدٍ"

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹/۲۰ مورخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

---

[1] (نوٹ از مرتب) یہ مکتوب حضرت مولانا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ "آپ کا وعدہ ارسال روپیہ آنے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدسؑ کو رؤیا ہوئی ..... پھر جب نام بنام فہرست چندہ پر مشتمل خط آیا تو تاویل و تصدیق واضح ہو گئی۔" (مکتوب مذکور)

[2] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجے اور تجھ پر بھی۔ اور تیرے دشمنوں کی بددعا اُن پر لوٹا دی جائے گی۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661، طبع چہارم از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 189 پر درج ہے

خاکسار عرض کرتا ہے کہ کپورتھلہ کی جماعت ایک خاص جماعت تھی۔ اور نہایت مخلص تھی۔ ان میں سے تین دوست خاص طور پر ممتاز تھے۔ یعنی میاں محمد خاں صاحب مرحوم۔ منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم اور منشی ظفر احمد صاحب۔ اوّل الذکر بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے اور ثانی الذکر خلافت ثانیہ میں فوت ہوئے اور موخر الذکر ابھی تک زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تادیر سلامت رکھے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم منشی ظفر احمد صاحب کے اس اخلاص کے اظہار میں تین لطافتیں ہیں ایک تو یہ کہ جو رقم جماعت سے مانگی گئی تھی وہ انہوں نے خود اپنی طرف سے پیش کر دی۔ دوسرے یہ کہ پیش بھی اس طرح کی کہ نقد موجود نہیں تھا تو زیور فروخت کر کے روپیہ حاصل کیا۔ تیسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جتایا تک نہیں کہ میں خود اپنی طرف سے زیور بیچکر لایا ہوں۔ بلکہ حضرت صاحب یہی سمجھتے رہے کہ جماعت نے چندہ جمع کر کے یہ رقم بھجوائی ہے۔ دوسری طرف منشی اروڑے خاں صاحب کا اخلاص بھی ملاحظہ ہو کہ اس غصہ میں منشی ظفر احمد صاحب سے چھ ماہ ناراض رہے کہ اس خدمت کے موقعہ کی اطلاع مجھے کیوں نہیں دی۔ یہ نظارے کس درجہ روح پرور کس درجہ ایمان افروز ہیں۔ اے محمدی سلسلہ کے برگزیدہ مسیح! تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو کہ تیرا ثمر کیسا شیریں ہے۔ اور اے محمدی مسیح کے حلقہ بگوشو! تم پر خدا کی لاکھ لاکھ رحمتیں ہوں کہ تم نے اپنے عہد اخلاص و وفا کو کس خوبصورتی اور جاں نثاری کے ساتھ نبھایا ہے۔

۷۷۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ اوائل میں جب میں قادیان جاتا تو اس کمرے میں ٹھہرتا تھا۔ جو مسجد مبارک سے ملحق ہے اور جس میں سے ہو کر حضرت صاحب مسجد میں تشریف لے جاتے تھے ایک دفعہ ایک مولوی جو ذی علم شخص تھا۔ قادیان آیا۔ بارہ نمبردار اس کے ساتھ تھے۔ وہ مناظرہ وغیرہ نہیں کرتا تھا بلکہ صرف حالات کا مشاہدہ کرتا تھا ایک مرتبہ رات کو تنہائی میں میرے پاس اس کمرہ میں وہ آیا۔ اور کہا کہ ایک بات مجھے بتائیں کہ مرزا صاحب کی عربی تصانیف ایسی ہیں کہ ان جیسی کوئی فصیح بلیغ عبارت نہیں لکھ سکتا ضرور مرزا صاحب کچھ علماء سے مدد لے کر لکھتے ہونگے۔ اور وہ وقت رات کا ہی ہو سکتا ہے تو کیا رات کو کچھ آدمی ایسے آپ کے پاس رہتے ہیں جو اس کام میں مدد دیتے ہوں۔ میں نے کہا مولوی

حوالہ نمبر 242

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعا کا معجزانہ اثر

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوبارہ انسانوں کے لئے اپنا دروازہ کھول دیا۔ ورنہ کروڑوں بے کس انسان کس آستانہ پر جھکتا۔ اور کس چوکھٹ پر اپنے دُکھ درد کی فریاد لے کر جاتا۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ عبدک المسیح الموعود

آج ایک عالم مادیت کی بھول بھلیوں میں سرگرداں ہے۔ اور اس روحانیت کے چشمۂ صافی سے بے خبر ہے۔ جو رب رحمان نے اپنے نزدیک بندوں کے لئے جاری فرمایا ہے۔ احباب مندرجہ ذیل واقعہ پر غور فرمائیں کہ جب عالم اسباب کی ساری کارروائیاں ختم ہو چکی تھیں۔ اس وقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعا نے کیا مسیحائی کی:۔

میرے خسر شاہ محمد توحید صاحب جو ابھی کشمیر احمدی ہیں۔ یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو خطرناک طور پر بیمار ہو گئے وہ نیابت میں تھے۔ وہاں کا ڈاکٹر مرض کی تشخیص نہ کر سکا۔ حالت نازک ہوتی جاتی تھی۔ پٹنہ کے میڈیکل سکول ہسپتال میں ہم لوگ انہیں لے آئے۔ یہاں آکر پتہ چلا۔ کہ کئی امراض کا یک دفعہ حملہ ہوا ہے۔ قے اسہال بہت آ رہے تھے۔ قے پیچش تھی۔ جس میں خون کی بھی خفیف مقدار ہوتی تھی۔ پیشاب بالکل بند ہو چکا تھا۔ ہچکی کی شدت تھی۔ ہر تین سیکنڈ کے بعد ہچکی آتی تھی۔ حواس قطعی طور پر پراگندہ ہو چکے تھے۔ پیشاب کے امتحان کے بعد پتہ چلا۔ کہ گردہ شدید طور پر مجروح ہو چکا ہے۔ Albumen پیشاب میں تھا۔ اور Uraemia کے سارے آثار ہچکی کے ساتھ تھے جس کی وجہ سے پتہ چلا کرتا۔ Nephritis نے کبھی ہے۔ Uraemia کا زہر سارے جسم میں پھیل چکا تھا۔ دل کی حرکت کمزور ہو چکی تھی۔ بائیں پھیپھڑے میں کچھ نمونیہ کے آثار بھی پیدا ہو گئے تھے۔ ڈاکٹروں نے مایوسی کے عالم میں ہاتھ اور پاؤں کی رگوں کو کاٹ کر پانی اتارنا شروع کیا۔ اس سے بھی پوری کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر تیسرے روز تو یہ حالت ہو گئی۔ کہ پیشاب ۳۶ گھنٹے سے بالکل بند تھا۔ سارے ذرائع بے کار ثابت ہو گئے۔ موت کا پسینہ تک آ گیا۔ نبض پورے طور پر ساقط ہو گئی۔ دل کی دھڑکن محض خفیف رہ گئی۔ پٹنہ کے بڑے بڑے ڈاکٹر صاحبان موجود تھے۔ اور چونکہ میں میڈیکل کالج کا دو سال تک طالب علم رہ چکا تھا۔ اکثر ڈاکٹر صاحبان میرے استاد تھے۔ لہٰذا میرے خسر صاحب کا خاص خیال رکھتے تھے۔ سب سے بڑے Physician ڈاکٹر اے این سنہا صاحب ایم آر سی پی (لندن) ہیڈ افسر آف میڈیسن نے ایک دوسرے ڈاکٹر کو کہا۔ کہ اپریشن بند کرو۔ اور انہیں آرام سے مرنے دو۔ ایک تیسرے ڈاکٹر صاحب براہیم ۔ آر ۔ سی ۔ پی ۔ مجھے علیحدہ لے جا کر کہنے لگے۔ کہ مریض کی موت کے لئے دل کو تیار کر لو۔ اور عورتوں کو بھی ابھی سے اس کے لئے آمادہ کر لو۔ بس گھنٹہ کے اندر فوت ہو جائیں گے ہم سب لوگ زمین پر لوٹ لوٹ کر دعا کرنے لگے۔ اور اپنے مالک کے آگے سجدہ میں گر گئے۔ میری بیوی نے صبح کو ایک تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دلوایا تھا۔ اب میں نے قطعی مایوس ہو کر ایک اور تار حضرت امیر المومنین کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔ یوں تو روز ایک تار اپنے پیارے محبوب کی خدمت میں ہم لوگ روانہ کرتے رہتے تھے۔ اور خطوط بھی لکھتے تھے۔ مگر اس روز عجیب عالم تھا۔ مایوسی اور موت کا ایک مہیب منظر تھا۔ مگر ایک نہایت بڑی امید باقی تھی۔ اور حیات کی آس دور دور مغرب کے افق پر چمک رہی تھی۔ دوسرا تار سیدنا المحمود ایدہ اللہ تعالیٰ کو ½۴ بجے شام کو قادیان بھیجا گیا۔ شام کو ہم لوگ نڈھال ہو کر گھڑیاں گن رہے تھے کہ ½۶ بجے شام یکایک مریض کو پیشاب آ گیا۔ اور رات بھر پیشاب خوب ہوا۔ دوسرے روز سے حالت میں تبدیلی شروع ہو گئی گو خطرہ ہنوز باقی تھا۔ جس وقت پیشاب اترا۔ ہم لوگ سجدہ میں گر گئے۔ دوسرے روز جب ڈاکٹروں نے ماجرا سنا تو کہنے لگے

[illegible] miracle. You are fortunate [illegible]

یہ معجزہ ہے۔ تم خوش قسمت ہو۔ حضرت میاں نے کہا [illegible] ایسا ہی ہے؟ اب دن بدن مریض اچھا ہونا شروع ہوا۔ اور ایک عشرہ کے بعد کو صحت ہو گئی۔ سننے والے اور حق اللہ کی توجہ [illegible] کہنا ہے۔ بھی اللہ الحق۔ الحمدللہ میرے خسر صاحب اب [illegible]

خیال مخالفین میں پیدا ہو سکتا تھا۔ اور ڈر ہے۔ کہ خود ہماری جماعت میں بھی یہ خیال پیدا نہ ہو جائے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا۔ کہ ایسے کاموں میں ہاتھ ڈالے جائیں۔ جو جائز ہوں۔ اور بتا دیں۔ کہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم بزدل نہیں ہیں

اور خدمت خلق کر کے اس امر کو ثابت کر دیں۔ کہ ہم اپنے بھائیوں کے آرام کے لئے ہر طرح کی قربانی کر سکتے ہیں

روزنامہ الفضل قادیان 31 جولائی 1937ء صفحہ 5 کالم 2	یہ حوالہ صفحہ 189 پر درج ہے

نظم

سیدنا حضرت احمد جری اللہ پر سلام

اے امام الہدیٰ سلام علیک
مہر بدر الدجیٰ سلام علیک

مہدی و مسیحی سرور
احمد مجتبیٰ سلام علیک

مطلع قادیاں پہ تو چمکا
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک

تیرے آنے سے سب ہی آئے
مظہر الانبیاء سلام علیک

مہبط وحی مہبط جبرئیل
سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک

ظلمتیں کفر کی گئیں ہو کر دور
مثل شمس الضحیٰ سلام علیک

مانتے ہیں تیری رسالت کو
اے رسول خدا سلام علیک

اہل عالم کو تو سطلع ہوا
مظہر مصطفیٰ سلام علیک

تیرے مضموں میں سیف قرآں ہے
اے سخن آشنا سلام علیک

ہے صحیفہ تیرا کلام خدا
اے پیمبر میرزا سلام علیک

تیرے منہ سے ملا ہمیں مولیٰ
احمد حق نما سلام علیک

حسب ارشاد سید الکونین
ہم نے پہنچا دیا سلام علیک

تیرے یوسف کا تحفہ صبح و مسا
ہے درود دعا سلام علیک

ناظر صاحب بیت المال کا اعلان

خانصاحب کا خطاب

نئے احمدی

ولادت

دعا

نماز جنازہ

اعلیٰ امتحانات میں پاس ہونے والے احمدی طلباء

وظائف مدرسہ احمدیہ

یہ حوالہ صفحہ 189 پر درج ہے	قاضی محمد یوسف قادیانی کی نظم روزنامہ الفضل قادیان جلد 7 شمارہ نمبر 100 مورخہ 30 جون 1920ء

حوالہ نمبر 244

وہ عیب میں داخل ہیں یا چند ایسی پیشگوئیاں پیش کریں جو ان کے نزدیک وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مگر وہ امور ایسے ہوں جو انبیاء کے سوانح یا اُنکی پیشگوئیوں میں اُن کی نظیر مل نہ سکے۔ مگر یاد رہے کہ اگر وہ ایسی مہذب اور دانشمند مجلس میں یہ تصفیہ کرنا چاہیں تو ضرور ثابت ہوجائیگا کہ وہ صرف بہتان اور افتراء کرنے والے ہیں۔ غائبانہ ذکر تو صرف غیبت کہلاتا ہے۔ اِس سے زیادہ نہیں اور اُس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں شخص غیبت کنندہ کو بوجہ اکیلا ہونے کے ہر ایک کذب اور افتراء کی بہت گنجائش ہوتی ہے پس بلاشبہ ایسی غیبت جس مجلس میں سُنی جاتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک صلحاء کی مجلس نہیں ہے۔ اگر انسان اپنے دل میں سچائی کی طلب رکھتا ہے تو جو بات اس کو سمجھ نہ آوے اس کو پُوچھ لینا چاہیئے۔ اگر میرے پر یہ الزام لگایا جائے کہ کوئی پیشگوئی میری پوری نہیں ہوئی یا پورا ہونے کی اُمید جاتی رہی تو اگر مَیں نے بحوالہ انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں کے یہ ثابت نہ کر دیا کہ درحقیقت وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوگئی ہیں یا بعض انتظار کے لائق ہیں اور وہ اُسی رنگ کی ہیں جیسا کہ نبیوں کی پیشگوئیاں تھیں۔ تو بلاشبہ میں ہر ایک مجلس میں جھوٹا ٹھیرونگا۔ لیکن اگر میری باتیں نبیوں کی باتوں سے مشابہ ہیں تو جو مجھے جھوٹا کہتا ہے اُس کو خدا تعالےٰ کا خوف نہیں ہے۔ بعض بے خبر ایک یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مَیں مسیح موعود ہوں۔ اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو پاوے۔ میرا سلام اُس کو کہے۔ اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہُوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہوگیا۔ خود عام طور پر تمام مومنوں کی نسبت قرآن شریف میں

اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 349 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 190 پر درج ہے

اِن کے گناہوں کا مؤاخذہ کرتا تو زمین پر ایک بھی زندہ نہ چھوڑتا اور خدا وہ ذات کریم و رحیم ہے کہ جو بارش سے پہلے ہواؤں کو چھوڑتا ہے۔ پھر ہم ایک پاک پانی آسمان سے اُتارتے ہیں تا اُس سے مَری ہوئی بستی کو زندہ کریں اور پھر بہت سے آدمیوں اور اُن کے چارپایوں کو پانی پلادیں اور ہم پھیر پھیر کر مثالیں بتلاتے ہیں تا لوگ یاد کرلیں کہ نبیوں کے بھیجنے کا یہی اصول ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر یک بستی کے لئے جُدا جُدا رسول بھیجتے مگر یہ اِس لئے کیا گیا کہ تا تجھ سے بھاری کوششیں ظہور میں آویں یعنے جب ایک مرد ہزاروں کا کام کریگا تو بلاشبہ وہ بڑا اجر پائیگا اور

ہے جس سے کامل طور پر منکرین پر اپنی حجت کو پورا کر دیا ہے اور وہ یہ ہے وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ ۖ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ [۱]

الہامات پائے ہوں مگر مصلحتِ وقت سے عام طور پر اُنکو شائع نہیں کیا۔ اور خدائے تعالیٰ کو ہر یک نئے زمانہ میں نئے نئے مصالحہ ہیں۔ پس نبوت کے عہد میں مصلحت ربانی کا یہی تقاضا تھا کہ جو غیر نبی ہے اُسکے الہامات نبی کے وحی کی طرح قلمبند نہ ہوں تا غیر نبی کا نبی کے کلام سے تداخل واقعہ نہ ہو جائے لیکن اس زمانہ کے بعد جس قدر اولیاء اور صاحب کمالاتِ باطنیہ گذرے ہیں اُن سب کے الہامات مشہور و متعارف ہیں کہ جو ہر یک عصر میں قلمبند ہوتے چلے آئے ہیں۔ اِس کی تصدیق کے لئے شیخ عبد القادر جیلانی اور مجدد الف ثانی کے مکتوبات اور دوسرے اولیاء اللہ کی کتابیں دیکھنی چاہئیں کہ کس کثرت سے اُن کے الہامات پائے جاتے ہیں بلکہ امام ربانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں جو مکتوب پنجاہ و یکم ہے اُس میں صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی بھی مکالمات و مخاطبات حضرتِ احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے اور انبیاء کے مرتبہ سے اُس کا مرتبہ قریب واقعہ ہوتا ہے ایسا ہی شیخ عبد القادر جیلانی

[۱] سورہ بقرہ: ۲۴

براہین احمدیہ صفحہ 630 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 652 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 191 پر درج ہے

وتبّ، ما كان له أن يدخل فيها الا خائفا، و ما اصابك فمن

الله و اعلم أن العاقبة للمتقين، و أنذر عشيرتك الأقربين

انا سنريهم آية من آياتنا فى الثيبة و نردها اليك ، أمر

من لدنا اناكنا فاعلين، انهم كانوا يكذبون بآياتى و

كانوا بى من المستهزئين، فبشرى لك فى النكاح، الحق

من ربك فلا تكونن من الممترين، انا زوجناكها، لا مبدل

لكلمات الله، و إنا رادوها اليك، ان ربك فعال لما يريد ،

فضل من لدنا ليكون آية للناظرين، شاتان تذبحان وكل من

عليها فان، ونريهم آياتنا فى الآفاق و فى انفسهم و نريهم

جزاء الفاسقين. اذا جاء نصر الله والفتح وانتهى أمر الزمان .

ح۲۱ (بقية الحاشية) ولا فرق فى نزول الوحى بين أن يكون الى نبى او ولى، و لكل

حظ من مكالمات الله تعالى ومخاطباته على حسب المدارج، نعم لوحى

الأنبياء شأن أتم و أكمل، وأقوى أقسام الوحى وحى رسولنا خاتم النبيين.

وقال المجدد الامام السرهندى الشيخ أحمد رضى الله عنه

فى مكتوب يكتب فيه بعض الوصايا الى مريده محمد صديق : اعلم

أيها الصديق! أن كلامه سبحانه مع البشر قد يكون شفاها وذلك

لأفراد من الانبياء وقد يكون ذلك لبعض الكمل من متابعيهم،

و اذا كثر هذا القسم من الكلام مع واحد منهم يسمى محدثا، وهذا

غير الالهام وغير الالقاء فى الروع وغير الكلام الذى مع الملك، انما

يخاطب بهذا الكلام الانسان الكامل، والله يختص برحمته من يشاء.

تم كلامه ، فارجع الى كلامه ان كنت من المنكرين، واذكر قصة من قال:

تحفہ بغداد صفحہ 21 (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 28 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 191 پر درج ہے

آجاتے ہیں کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہے جو درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔
اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کیلئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ انکا سراسر افترا ہے۔ بلکہ جس نبوّت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رُو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے مَیں اُمتی ہوں اور ایک پہلو سے مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ پاتا ہوں بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس اُمت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔
اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا یعنی اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہونگے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا الّا من ارتضٰی من رسولٍ [1] یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ ص۳۹۱
غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے مَیں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے

[1] الجن: ۲۷-۲۸

یہ حوالہ صفحہ 191 پر درج ہے	حقیقۃ الوحی صفحہ 390 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 248

۱۷ مئی ۱۹۰۸ء "مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار۔"[1]
(بدر جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

۲۰ مئی ۱۹۰۸ء "اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ وَالْمَوْتُ قَرِیْبٌ۔"[2]
(بدر جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

تمّ

* * *

---

[1] (ترجمہ از مرتب) ناپائیدار عمر پر بھروسہ مت کر۔
نوٹ:- اس الہام میں سنہ وفات بھی بتایا گیا ہے چنانچہ اس کے اعداد ۱۳۲۶ ہیں۔ (مرتب)
[2] (ترجمہ) اب کوچ کا وقت آ گیا۔ ہاں کوچ کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے۔

یہ حوالہ صفحہ 193 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 640 طبع چہارم از مرزا قادیانی

(۱۲) رحمت اور فضل کا کلام۔ شکر کا کلام۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۶ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۷ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۱۸ اپریل ۱۹۰۸ء "(۱) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا[1]۔ (۲) زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ۔ فَحَقَّ الْعَذَابُ وَتَدَلّٰی

(۳) بُشْرٰی۔"

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء "(۱) میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔

(۲) خیر و خوبی کا نشان۔

(۳) میری مُرادیں پُوری ہوئیں۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۷ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء "مباش ایمن از بازیٔ روزگار۔"[2]

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۷ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۹ اپریل ۱۹۰۸ء "اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔"[3]

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۸ مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۹۰۸ء

"جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دُنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دُنیا پر سخت سخت بَلائیں آئیں گی اور ایک بَلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بَلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔" (پیغامِ صلح صفحہ ۹۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۴)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تجھے کُھلی فتح دی ہے۔ (۲) زمین پر زلزلہ آئے گا پس عذاب واقع ہوگا اور اُتر آئے گا۔ (۳) بشارت ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) زمانے کے کھیل سے بے خوف نہ رہ۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) میں ان تمام لوگوں کی حفاظت کروں گا جو اس دار میں ہیں۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 638 طبع چہارم از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 193 پر درج ہے

بعض لوگ اس کی راہ پر بیٹھ گئے ہیں۔ اتنے میں وہ حاکم نکلا ہے۔ گھوڑے پر سوار ہے اور بہت ناراض ہے۔ کہتا ہے یہ لوگ میری راہ پر کیوں بیٹھ گئے۔ اتنی قید اور اتنے ضرب بید لگاؤ۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۸؍جون ۱۹۰۴ء

"رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ كُلُّ بَرَكَةٍ فِيْ هٰذَا۔ كُلُّ اَمْرٍ مُبَدَّلٌ۔ سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ۔"[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۹؍جون ۱۹۰۴ء

والدہ محمود کی طرف سے۔ اُرِيْدُ اَنْ اَتَخَلَّصَ[2]

منجانب اللہ۔ اُرِيْدُ اَنْ اُخَلِّصَ۔[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۱؍جون ۱۹۰۴ء

"اَنَا الرَّحْمٰنُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ۔"[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۲؍جون ۱۹۰۴ء

"اَحْسِنْ وِدَادَكَ۔ سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِيْ اَمْرِكَ۔[5] لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔"[6]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مصیبت آگئی تھی لیکن خیریت سے گذر گئی۔ تیرا معاملہ یوں ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے اور اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ تمام برکت اسی میں ہے۔ ہر بات بدلی ہوئی ہے۔ عنقریب مَیں تیرے لئے ہر امر میں سہولت کر دوں گا۔

[2] (ترجمہ از مرتب) مَیں خلاص ہونا چاہتی ہوں۔ [3] (ترجمہ از مرتب) مَیں خلاصی دینا چاہتا ہوں۔

[4] (ترجمہ از مرتب) مَیں رحمٰن خدا ہوں۔ تو مجھے تلاش کرے گا تو پائے گا۔

[5] (ترجمہ از مرتب) اپنی دوستی کو سنوار۔ مَیں عنقریب تیرے معاملے میں سہولت پیدا کر دوں گا۔

[6] (ترجمہ از مرتب) تم نیکی ہرگز حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیزوں کو خرچ نہ کرو۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 434 طبع چہارم از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 193 پر درج ہے

کے کام ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم دیکھتی ہے پھر آنکھ بند کر لیتی ہے"
(مکتوب مورخہ ۲۷ جون ۱۸۹۹ء بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۲۶، ۲۷)

(ب) عرصہ چودہ برس کا ہوا ہے کہ ایک خواب آئی تھی کہ چار لڑکے ہوں گے اور چوتھے لڑکے کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔" (از مکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مورخہ ۲۶ جون ۱۸۹۹ء)

۱۸۸۵ء

"میاں عبداللہ سنوری جو علاقہ پٹیالہ میں پٹواری ہیں ایک مرتبہ ان کو ایک کام پیش آیا جس کے ہونے کے لئے انہوں نے ہر طرح سے کوشش کی اور بعض وجوہ سے ان کو اس کام کے ہو جانے کی امید بھی ہو گئی تھی۔ پھر انہوں نے دعا کے لئے ہماری طرف التجا کی۔ ہم نے جب دعا کی تو بلا توقف الہام ہوا۔

"اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

تب میں نے اُن کو کہہ دیا کہ یہ کام ہرگز نہیں ہوگا اور وہ الہام سنا دیا اور آخرکار ایسا ظہور میں آیا اور کچھ ایسے موانع پیش آئے کہ وہ کام ہوتا ہوتا رہ گیا۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۲)

۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء

"۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنی اس رات کو جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آئی ہے اس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تا میں اس کو بیان کر سکوں۔ مجھ کو یاد ہے کہ اس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ

مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى[1]

سو اس رمی کو رمیِ شہب سے بہت مناسبت تھی۔

یہ شہبِ ثاقبہ کا تماشا جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کی عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوندِ کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمیِ شہب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔

اور پھر اس کے بعد یورپ کے لوگوں کو وہ ستارہ دکھائی دیا جو حضرت مسیح کے ظہور کے وقت میں نکلا تھا۔

---

[1] "جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲)

یہ حوالہ صفحہ 193 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 104 طبع چہارم از مرزا قادیانی

هو الذي بعث في الأميين رسولا منهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة ... وآخرين منهم لما يلحقوا بهم

الحمد للہ والمنۃ

کہ تمام مخالفوں پر الٰہی حجت پوری کرنے کے لئے یہ رسالہ

جس کا نام

اربعین

لاتمام الحجۃ علی المخالفین

تالیف لطیف مرسل یزدانی مامور رحمانی مجدد دوران مسیح الزمان

عالیحضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

باہتمام

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ طبع ہوا

یہ حوالہ صفحہ 194 پر درج ہے	ٹائٹل صفحہ کتاب اربعین از مرزا قادیانی

ہے جس کی ایک آیت سُنکر لیک لاکھ صحابہ نے سر جھکا دیا تھا۔ اور بلا توقف مان لیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام نبی عیسٰے وغیرہ فوت ہوچکے ہیں اور اب وہی قرآن ہے جو بار بار آپ لوگوں کے روبرو پیش کیا جاتا ہے اور آپ لوگوں کو کچھ بھی اس کی پرواہ نہیں۔ آپ لوگ میری بڑی بڑی کتابوں کو تو نہیں دیکھتے اور فرصت کہاں ہے۔ لیکن اگر میرے رسالہ تحفہ گولڑویہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو جو پیر مہر علی شاہ اور غزنوی جماعت مولوی عبد الجبار وعبد الواحد وعبد الحق وغیرہ کی ہدایت کے لئے لکھی گئی ہیں جن کو آپ لوگ صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامل سے پڑھ سکتے ہیں۔ تو آپ کو معلوم ہوجائیگا کہ مسیح کی نسبت قرآن کیا کہتا ہے۔ آپ یاد رکھیں کہ اس قدر حیات مسیح پر جو آپ زور دیتے ہیں یہ برخلاف منشاء کلام الٰہی ہے۔ اے عزیزو! یاد رکھو کہ جو شخص آنا تھا آ چکا اور صدی جس کے سر پر مسیح موعود آنا چاہیئے تھا اس میں سے بھی سترہ برس گذر گئے اور اس صدی میں جس پر امت کے اولیاء کی نظریں لگی ہوئی تھیں۔ اس میں بقول تمہارے ایک چھوٹا سا مجدد بھی پیدا نہ ہوا اور محض ایک دجال پیدا ہوا۔ کیا ان شوخیوں کا حضرت عزت کی درگاہ میں جواب دینا نہیں پڑیگا۔ گو کیسے ہی دل سخت ہوگئے ہیں آخر اس قدر تو خوف چاہیئے تھا کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا اور رمضان کے کسوف خسوف نے اس کی گواہی دی اور اسلام کے موجودہ ضعف اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اس کی ضرورت ثابت کی اور انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مُہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔ ایسے شخص کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے۔ آخر ایک دن مرنا ہے اور

اربعین نمبر 2 صفحہ 23 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 194 پر درج ہے

حوالہ نمبر 253

کی درگاہ میں جواب دینا نہیں پڑے گا! گو کیسے ہی دل سخت ہوگئے ہیں آخر اس قدر تو خوف چاہیئے تھا کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا اور رمضان کے کسوف خسوف نے اس کی گواہی دی اور اسلام کے موجودہ ضعف اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اُس کی ضرورت ثابت کی اور اولیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا ایسے شخص کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے۔ آخر ایک دن مرنا ہے اور سب کچھ اسی جگہ چھوڑ جانا ہے۔ دیکھو اگر مَیں خدا کی طرف سے ہُوا اور تم نے میری تکذیب کی اور مجھے کافر قرار دیا اور دجّال نام رکھا تو جناب الٰہی کو کیا جواب دو گے؟ کیا انہی کی مانند جواب ہیں جو یہودیوں اور عیسائیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکار کرنے کے وقت اپنی کتابوں میں لکھے ہیں کہ توریت کے تمام نشان قرار دادہ پورے نہیں ہوئے اور کچھ رہ گئے ہیں۔ سو مدت ہوئی کہ خدا تعالیٰ اُن کو جواب دے چکا کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ سب کچھ صحیح نہیں ہے اور نہ وہ تمام معنے صحیح ہیں جو تم کر رہے ہو۔ جو شخص حَکَم کر کے بھیجا گیا ہے اس کی بات کو سنو۔ سو یہی جواب خدا تعالیٰ کی طرف سے اب ہے چاہو تو قبول کرو۔ آہ آپ لوگوں کو چاہیئے تھا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے قصے سے عبرت پکڑتے ان لوگوں کی حضرت مسیح اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہی حجت تھی کہ ہم نہیں مانیں گے جب تک تمام علامتیں پوری نہ ہولیں اور بوجہ زمانہ دراز اور انواع تغیرات کے یہ غیر ممکن تھا اس لئے وہ کفر پر مرے۔ سو تم اُسی طرح ٹھوکر مت کھاؤ۔ ۴۳ جو یہودی اور نصرانی کھا چکے۔ اگر تمہارا ذخیرہ سب کا سب صحیح ہوتا تو پھر حَکَم مجدد کے آنے کی کیا ضرورت تھی! ہر ایک فرقہ کو یہی خیال ہے کہ جو کچھ میرے پاس ہے یہی صحیح ہے۔ اب یہ تمام فرقے تو سچ پر نہیں۔ اس لئے سچ وہی ہے جو حَکَم کے مُنہ سے نکلے۔ اگر ایمان ہو تو خدا کے مقرر کردہ حَکَم کے حکم سے بعض حدیثوں کا چھوڑنا یا

اربعین نمبر 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 371 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 194 پر درج ہے

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ الجزو نمبر ۱۴ سورۃ النحل وَھُوَ الَّذِیْ
یُرْسِلُ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ حَتّٰی اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا
ثِقَالًا سُقْنٰہُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِہِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِہٖ مِنْ کُلِّ
۵۱۴ الثَّمَرَاتِ کَذٰلِکَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ وَالْبَلَدُ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱

نام منعم علیہم رکھا گیا ہے کہ وہ بباعث غلبہ محبت آلام کو برنگ انعام دیکھتے ہیں اور ہر یک رنج یا
۵۱۴ف راحت جو دوست حقیقی کی طرف سے انکو پہنچتی ہے بوجہ مستی عشق اُس سے لذت اُٹھاتے ہیں
پس یہ ترقی فی القرب کی دوسری قسم ہے جس میں اپنے محبوب کے جمیع افعال سے لذت آتی ہے اور
جو کچھ اسکی طرف سے پہنچے انعام ہی انعام نظر آتا ہے اور اصل موجب اس حالت کا ایک محبت
کامل اور تعلقِ صادق ہوتا ہے جو اپنے محبوب سے ہو جاتا ہے اور یہ ایک موہبت خاص ہوتی ہے جس میں

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

عنقریب وہ میرا راہ کھول دیگا۔ اے میرے خدا آسمان سے رحم اور مغفرت کر۔ میں مغلوب
ہوں میری طرف سے مقابلہ کر۔ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا
آخری فقرہ اس الہام کا یعنے ایلی آوس بباعث سُرعتِ ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اسکے
کچھ معنے کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۵۱۵ اے خالق ارض و سما بر من در رحمت کشا ۔ دانی تو آں دردِ مرا کز دیگراں پنہاں کنم
از لبس لطیفی دلبرا در ہر رگ و تارم درا ۔ تا چوں بجوید یابم ترا دل خوشتر از بستاں کنم
در سرکشی اے پاک خو جاں بر کنم در ہجر تو ۔ زانساں ہمی گریم کزو یک عالمے گریاں کنم
خواہی بقہرم کن جدا خواہی بلطفم رو نما ۔ خواہی بکش یا کن رہا کے ترک آں داماں کنم

یہ سب اشارات مختص المقامات ہیں جن کی تشریح اس جگہ ضروری نہیں۔ یَا عَبْدَ الْقَادِرِ
اِنِّیْ مَعَکَ اَسْمَعُ وَاَرٰی غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ وَنَجَّیْنَاکَ
مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاکَ فُتُوْنًا۔ لَیَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ
ھُمُ الْغَالِبُوْنَ۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ

۱؎ النحل : ۶۴-۶۶

براہین احمدیہ صفحہ 591، 592 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 613، 614 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 194 پر درج ہے

الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ۔ الجزو نمبر ۸ سورہ الاعراف ۔ اَللّٰهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَ يَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهِ فَإِذَا أَصَابَ بِهٖ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱

حیلہ اور تدبیر کو کچھ دخل نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے آتی ہے۔ اور جب آتی ہے۔ تو پھر سالک ایک دُوسرا رنگ پکڑ لیتا ہے اور تمام بوجھ اُس کے سر سے اُتارے جاتے ہیں اور ہر یک ایلام انعام ہی معلوم ہوتا ہے اور شکوہ اور شکایت کا نشان نہیں ہوتا۔ پس یہ حالت ایسی ہوتی ہے کہ گویا انسان بعد موت کے زندہ کیا گیا ہے کیونکہ اُن تلخیوں سے یکلخت نکل آتا ہے جو پہلے درجہ میں تھیں۔ جن سے ہر یک وقت موت کا ص۵۱۵

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔ اے عبد القادر میں تیرے ساتھ ہوں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ تیرے لئے میں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا اور تجھ کو غم سے نجات دی اور تجھ کو خالص کیا۔ اور تم کو میری طرف سے مدد آئے گی۔ خبردار ہو لشکر خدا کا ہی غالب ہوتا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں جو اُنکو عذاب پہنچاوے جبتک تو اُنکے درمیان ہے یا جب وہ استغفار کریں۔ اَنَا بُدُّكَ اللَّازِمُ اَنَا مُحْيِيْكَ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ۔ میں تیرا چارہ لازمی ہوں۔ میں تیرا زندہ کرنیوالا ہوں ص۵۱۵ میں نے تجھ میں سچائی کی رُوح پھونکی ہے اور اپنی طرف سے تجھ میں محبت ڈالدی ہے تاکہ میرے رُوبرو تجھ سے نیکی کی جاوے سو تو اُس بیج کی طرح ہے جس نے اپنا سبزہ نکالا پھر موٹا ہوتا گیا یہانتک کہ اپنے ساقوں پر قائم ہو گیا۔ ان آیات میں خدائے تعالیٰ کی ان تائیدات اور احسانات کی طرف اشارہ ہے اور نیز اُس عروج اور اقبال اور عزت اور عظمت کی خبر دی گئی ہے کہ جو آہستہ آہستہ اپنے کمال کو پہنچے گی۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا

لہ اعراف : ۵۸-۵۹

نمبر شمار	تاریخ پیشگوئی	جس وحی سے مَیں مشرف کیا گیا ہوں اُسی وحی نے مندرجہ ذیل خوارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں۔	کس طرح پوری ہوئی
پیشگوئی نمبر ۲	۱۸۸۰ء و ۱۸۸۲ء	یا عبد القادر انی معك اسمع و اریٰ غرست لك بیدی رحمتی وقدرتی - والقیت علیك محبة منّی - ولتصنع علیٰ عینی - کزرع اخرج شطاه فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقه. دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲ ترجمہ - اے قادر کے بندے مَیں تیرے ساتھ ہوں - مَیں دیکھتا ہوں اور سُنتا ہوں مَیں نے اپنی محبت تیرے پر ڈالدی تاکہ تُو میری آنکھوں کے رُوبرو پرورش کیا جائے - تُو ایک بیج کی طرح ہے یعنی اکیلا ہے جس کی ابھی کوئی شاخ نہیں نکلی صرف ایک سبزہ نکلا مگر بعد اسکے ایسا ہوگا کہ وہ سبزہ موٹا ہو جاویگا اور اسکی شاخیں تنہ پر قائم ہونگی اور وہ ایک بڑا درخت بن جاویگا اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کس قدر صفائی سے پُوری ہوئی اور باوجود سخت مخالفوں کی سخت مزاحمتوں کے یہ سلسلہ ایک عظیم بزرگی کے ساتھ قائم ہو گیا اور جیساکہ پیشگوئی کا منشا تھا اس تخم کی بہت سی شاخیں نکل آئیں اور پنجاب اور ہندوستان میں پھیل گئیں اور پھیلتی جاتی ہیں - براہین احمدیہ میں بارہا یہ ذکر آچکا ہے کہ تُو اسوقت اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہیں جیساکہ ایک جگہ میری دُعا کا خود خدا تعالیٰ ذکر فرماتا ہے کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو بہترین وارث ہے پس اسجگہ خدا گواہی دیتا ہے کہ اس الہام کے وقت مَیں اکیلا تھا سو خدا نے وعدہ دیا کہ تُو اکیلا نہیں رہیگا اور ایک جہان تیری شاخوں میں داخل ہو جائیگا۔	یہ پیشگوئی بیس برس بعد طاعون کے زمانہ میں پوری ہوئی۔
زمانہ ظہور ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء		براہین احمدیہ ان تمام پیشگوئیوں کی گواہ ہے اور کوئی اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ یہ اُس زمانہ کی پیشگوئیاں ہیں کہ جبکہ اُس اقبال اور عزت اور کامیابی کے کچھ بھی آثار نہیں تھے کہ جو اب ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء میں ظہور میں آئے۔	

نزول المسیح صفحہ 230 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 508 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 195 پر درج ہے

حوالہ نمبر 256

انزلناہ وبالحق نزل۔ یاھل الکتب قد جاء کم رسولنا یبین لکم ۵۱۸
علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر
فقد جاءکم بشیر ونذیر واللہ علی کل شیء قدیر۔ الجزو نمبر ۶ سورہ مائدہ۔ ۵۱۹
وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذالک یبین اللہ لکم

۵۱۹ میں داخل نہیں ہوتی۔ بلکہ اُس میں محفوظ ہوتی ہے۔
اور تیسری ترقی جو قربت کے میدانوں میں چلنے کے لئے انتہائی قدم ہے۔ اِس

عباد میں مصروف ہیں۔ ایک صفت رفق اور لطف اور احسان ہے اس کا نام جمال ہے اور دُوسری صفت قہر اور سختی ہے اس کا نام جلال ہے۔ سو عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جو لوگ اُسکی درگاہ عالی میں بلائے جاتے ہیں اُنکی تربیت کبھی جمالی صفت سے اور کبھی جلالی صفت سے ہوتی ہے اور جہاں حضرتِ احدیت کے تلطفاتِ عظیمہ مبذول ہوتے ہیں: ہاں ہمیشہ صفتِ جمالی کے تجلیات کا غلبہ رہتا ہے مگر کبھی کبھی بندگان خاص کی صفاتِ جلالیہ سے بھی تادیب اور تربیت منظور ہوتی ہے۔ جیسے انبیاء کرام کے ساتھ بھی خدائے تعالیٰ کا یہی معاملہ رہا کہ ہمیشہ صفاتِ جمالیہ حضرتِ احدیت کے اُنکی تربیت میں مصروف رہے ہیں لیکن کبھی کبھی اُن کی استقامت اور اخلاقِ فاضلہ کے ظاہر کرنے کیلئے جلالی صفتیں بھی ظاہر ہوتی رہی ہیں اور اُن کو شریر لوگوں کے ہاتھ سے انواع اقسام کے دُکھ ملتے رہے ہیں تا اُن کے وُہ اخلاقِ فاضلہ جو بغیر تکالیفِ شاقہ کے پیش آنے کے ظاہر نہیں ہوسکتے وُہ سب ظاہر ہو جائیں اور دُنیا کے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وُہ کچے نہیں ہیں بلکہ سچے وفادار ہیں۔ وقالوا انّیٰ لک
ھذا ان ھذا الا سحر یؤثر۔ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جھرۃ۔
۵۱۹ لا یصدق السفیہ الا سیفۃ الھلاک۔ عدو لی وعدو لک قل اتی
امر اللہ فلا تستعجلوہ۔ اذا جاء نصر اللہ الست بربکم قالوا بلیٰ۔
اور کہیں گے یہ تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ یہ تو ایک سحر ہے جو اختیار کیا جاتا ہے۔ ہم

۱؎ سورۃ بنی اسرائیل: ۱۰۶ ۲؎ مائدہ: ۲۰

براہین احمدیہ صفحہ 597، 598 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 619، 620 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 195 پر درج ہے

اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَہْتَدُوْنَ۔ الجزو نمبر ۴ سورۃ آل عمران۔ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِیْبَھُمْ مُّصِیْبَۃٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ فَیَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِکَ وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوْفَضْلٍ

آیت میں تعلیم کی گئی ہے۔ جو فرمایا ہے۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ یہ وُہ مرتبہ ہے جس میں انسان کو خدا کی محبت اور اُس کے غیر کی عداوت سرشت میں داخل ہوجاتی ہے۔ اور بطرزِ طبیعت اُس میں قیام پکڑتی ہے۔

ہرگز نہیں مانیں گے جب تک خدا کو بچشمِ خود دیکھ نہ لیں۔ سفیہ بجز ضربۂ ہلاکت کے کسی چیز کو باور نہیں کرتا میرا اور تیرا دشمن ہے۔ کہہ خدا کا امر آیا ہے سو تم جلدی مت کرو۔ جب خدا کی مدد آئیگی تو کہا جائیگا کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں۔ کہیں گے کہ کیوں نہیں۔ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ وَلَا تَہِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَکَانَ اللّٰہُ بِکُمْ رَءُوْفًا رَّحِیْمًا۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِّنْکَ فَادْخُلُوا الْجَنَّۃَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا اٰمِنِیْنَ۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ جُعِلْتَ مُبَارَکًا۔ سَمِعَ اللّٰہُ اِنَّہٗ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ اَنْتَ مُبَارَکٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اَمْرَاضُ النَّاسِ وَبَرَکَاتُہٗ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ اُذْکُرْ نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکَ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔ یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ مَنَّ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ وَاَحْسَنَ اِلٰٓی اَحْبَابِکُمْ وَعَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔ میں تجھ کو پوری نعمت دُونگا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا۔ اور جو لوگ تیری متابعت اختیار کریں۔ یعنی حقیقی طور پر اللہ و رسول کے متبعین میں داخل ہوجائیں۔ اُن کو اُن کے مخالفوں پر کہ جو انکاری ہیں۔ قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ یعنے

۱ آل عمران: ۱۰۴ ۲ القصص: ۴۸

براہین احمدیہ صفحہ 597، 598 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 619، 620 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 195 پر درج ہے

۱۳۱

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اُسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	کیونکر پوری ہوئی
پیشگوئی نمبر ۱۱	۱۸۸۰ء ۱۸۸۲ء	یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیک۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۷۔ ترجمہ۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی جاویگی۔ بلاغت اور فصاحت اور حقائق اور معارف تجھے عطا کئے جاوینگے سو ظاہر ہو کہ میری کلام نے وہ معجزہ دکھلایا کہ کوئی مقابلہ نہیں کرسکا۔ اس الہام کے بعد بیس سے زیادہ کتابیں اور رسائل میں نے عربی بلیغ فصیح میں شائع کئے مگر کوئی مقابلہ نہ کرسکا۔ خدا نے اُن سے زبان اور دل دونوں چھین لئے اور مجھے دے دئے۔	جس رنگ سے عربی کتابیں تالیف ہوئیں۔
پیشگوئی نمبر ۱۲	۱۸۸۰ء ۱۸۸۲ء	وقالوا انّٰی لک ھٰذا ان ھٰذا الّا سحر یؤثر۔ لن نؤمن لک حتّٰی نری اللّٰہ جھرۃ لا یصدّق السفیہ الّا سیفۃ الھلاک عدوٌّ لی وعدوٌّ لک۔ قل اتٰی امر اللّٰہ فلا تستعجلوہ۔ دیکھو صفحہ ۵۱۸ و ۵۱۹ براہین احمدیہ۔ ترجمہ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ مقام تجھے کہاں سے ملا یہ تو ایک فریب ہے۔ ہم تیرے پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک خدا کو نہ دیکھ لیں یہ لوگ تو بجز موت کے نشان کے کبھی مانیں گے نہیں۔ ان کو کہہ دے کہ مری یعنی طاعون بھی چلی آتی ہے سو تم مجھ سے جلدی مت کرو۔ یہ پیشگوئی بیس برس پہلے طاعون کے کی گئی تھی۔	طاعون کے دنوں میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔
پیشگوئی نمبر ۱۳	"	امراض الناس وبرکاتہ۔ لوگوں کی مرضیں اور خدا کی برکتیں۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۹۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک	طاعون کے دنوں میں
[illegible]	جیسا کہ ہم اُوپر لکھ آئے ہیں یہ تمام پیشگوئیاں براہین احمدیہ میں درج ہیں اور وہ گواہ بھی درج ہیں جن کے رُوبرو بعض پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور طاعون پھیلنے کی خبر جو براہین احمدیہ میں تھی وہ اب ملک میں پھیل رہی ہے اِس وقت بھی جو ۲۰ اگست ۱۹۰۲ء ہے بعض حصوں پنجاب میں		

یہ حوالہ صفحہ 196 پر درج ہے	نزول المسیح صفحہ 132 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 510 از مرزا قادیانی

صہ ۴۹۹ تمہید ہشتم۔ جو امر خارق عادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے۔
وہ حقیقت میں اُس متبوع کا معجزہ ہے جس کی وہ اُمّت ہے اور بہ بدیہی اور

صہ ۴۹۹ کہ قادر مطلق کہ جس کے علم قدیم سے ایک ذرہ مخفی نہیں اور جس کی طرف کوئی نقصان اور خسران
عاید نہیں ہوسکتا۔ اور جو ہریک قسم کے جہل اور آلودگی اور ناتوانی اور غم اور حزن اور
درد اور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیونکر اُس چیز کا عین ہوسکتا ہے کہ جو

بدرجہ یقین کامل پہنچکر پھر منکر ہیں۔ پھر بعد اسکے فرمایا۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ۔
وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ
مَفْعُوْلًا۔ یعنے ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف و حقائق کو
قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورت حقہ اُترا ہے۔
خدا اور اُسکے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پُوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا
وہ ہونا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اشارہ فرماچکے ہیں اور خدائے تعالےٰ
اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرماچکا ہے چنانچہ وہ اشارہ حصہ سوم کے الہامات میں درج ہوچکا
ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔[1] یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں
پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبۂ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے
صہ ۴۹۵ ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرتِ مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دُنیا میں تشریف لائینگے تو
اُن کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر
ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے
رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت
ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں
اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر

[1] الصف : ۱۰

براہین احمدیہ صفحہ 571 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 196 پر درج ہے

اب اے دوستو! یہ منارہ اس لئے تیار کیا جاتا ہے کہ تا حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار ہو۔ اور نیز وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اِس آیت میں ہے کہ سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد

واقعی ہے کہ تمام میناروں سے اونچا ہو۔ کیونکہ یہ منارہ مسیح موعود کے احقاق حق اور صرف ہمت اور اتمام حجت اور اعلاء ملت کی جسمانی طور پر تصویر ہے۔ پس جیسا کہ اسلامی سچائی مسیح موعود کے ہاتھ سے اعلیٰ درجہ کے ارتفاع تک پہنچ گئی ہے اور مسیح کی ہمت ثریا سے ایمان گم گشتہ کو واپس لا رہی ہے اسی کے مطابق یہ مینار بھی روحانی امور کی عظمت ظاہر کر رہا ہے۔ وہ آواز جو دنیا کے ہر چہار گوشہ میں پہنچائی جائے گی وہ روحانی طور پر بڑے اونچے مینار کو چاہتی ہے قریباً بیس برس ہوئے کہ مَیں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو میری زبان پر جاری کیا گیا لکھا تھا۔ یعنی یہ کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان۔ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل صدق اللّٰہ ورسولہ وکان امر اللّٰہ مفعولا۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ یعنی ہم نے اس مسیح موعود کو قادیان میں اتارا ہے۔ اور وہ ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا گیا۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا۔ خدا نے قرآن میں اور رسول نے حدیث میں جو کچھ فرمایا تھا وہ اُس کے آنے سے پورا ہوا۔ اس الہام کے وقت جیسا کہ مَیں کئی دفعہ لکھ چکا ہوں مجھے کشفی طور پر یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ یہ الہام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے اور اس وقت عالم کشف میں میرے دل میں اس بات کا یقین تھا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے۔ یعنی مکہ اور مدینہ اور قادیان کا۔ اس بات کو قریباً بیس برس ہو گئے جبکہ مَیں نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا۔ اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر مَیں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے۔ کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ

خطبہ الہامیہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 20 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 196 پر درج ہے

۱۴۹

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس جس سے میں مشرف کیا گیا ہوں اُسی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۳۸		اور قریباً تمام مولوی مخالف ہو گئے اور کوئی ذلیل سے ذلیل منصوبہ نہ چھوڑا جو میرے تباہ کرنے کیلئے نہ کیا گیا مگر نتیجہ برعکس ہوا اور یہ سلسلہ فوق العادت ترقی کر گیا۔	
پیشگوئی نمبر ۳۹	۱۸۸۰ء/۱۸۸۲ء	وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۱۔ ترجمہ۔ یعنی پادری صفت عیسائی جو اپنے زعم میں عیسائیت کے ناصر ہیں اور یہودی صفت مسلمان جو اپنے زعم میں یہودیوں کی طرح عامل بالحدیث ہیں ہرگز راضی نہیں ہونگے جبتک تو انکے مذہب میں داخل نہ ہو۔ کہہ وہ خدا ایک ہے اور بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اُس کا بیٹا اور یہ لوگ باہم ملکر کچھ مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کریگا اور خدا بہتر مکر کرنیوالا ہے اور اُس وقت تیرے لئے ایک فتنہ برپا ہوگا سو صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا ہے۔ یہ پیشگوئی اِس فتنہ کے متعلق ہے کہ جو عیسائیوں اور مسلمانوں نے اوّل آتھم کے وقت کیا۔ اور پھر کلارک کے دعوئی اقدام قتل کے وقت کیا۔ اور	۱۸۹۵ء/۹۶ء
زندہ گواہ رویت نمبر ۳۹	براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں مجھے مخاطب کر کے یہ پیشگوئی موجود ہے کہ پادری اور یہودی صفت مسلمان ملکر کوئی مکر کرینگے اور تم پر ایک فتنہ برپا کرینگے مگر خدا اصلیت ظاہر کر دیگا سو اوّل آتھم کے مقدمہ میں ایسا ہی ہوا کہ ان لوگوں نے ملکر پیشگوئی کو جھوٹی قرار دینا چاہا مگر خدا نے اسکی سچائی ظاہر کر دی۔ آتھم نے پیشگوئی کی شرط کے موافق دجال کہنے سے عین مجمع میں رجوع کیا اور بہت سا ہراساں اور خائف ہوا۔		

نزول المسیح صفحہ 149 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 527 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 197 پر درج ہے

کیلئے کسی نئے دقیقہ کے پیدا کرنے کی جگہ نہیں چھوڑتا۔ حالانکہ وہ اِسقدر قلیل الحجم کتاب ہے ص۲۴۱

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱

آیات مندرجہ بالا میں جس قدر خداوند قادر مطلق نے تمام دنیا کے مقابلہ پر تمام مخالفوں کے مقابلہ ص۲۴۲
پر تمام دشمنوں کے مقابلہ پر تمام منکروں کے مقابلہ پر تمام دولتمندوں کے مقابلہ پر تمام زور آوروں کے
مقابلہ پر تمام بادشاہوں کے مقابلہ پر تمام حکیموں کے مقابلہ پر تمام فلاسفروں کے مقابلہ پر
تمام اہل مذہب کے مقابلہ پر ایک عاجز ناتوان بے زر بے زور ایک اُمّی ناخوان بے علم بے تربیت کو

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱

اَنْتَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ فَبَشِّرْ وَمَا اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔ قُلْ
اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِيْنُ۔ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ۔ قُلْ
عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى۔
رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔
رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ
خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔ وَقُلِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔
وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا۔ وَيُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ۔
اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ۔ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ
نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ
اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهٰى اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَا۔ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ هٰذَا تَاْوِيْلُ
رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا۔ وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔
قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَ ص۲۴۱
مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا۔ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا
النَّصَارٰى وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔
اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ وَيَمْكُرُوْنَ وَ

براہین احمدیہ صفحہ 256 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 266 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 197 پر درج ہے

حوالہ نمبر 262

منصب اُسی کو پہنچتا ہے کیونکہ امراضِ رُوحانی پر اُسی کو اطلاع ہے اور ازالۂ مرض اور استرداد ۵۵۵
صحت پر وُہی قادر ہے۔ پھر بعد اِسکے بطور استدلال کے فرمایا کہ اللہ وُہ ذات کامل الرحمت
ہے کہ اُس کا قدیم سے یہی قانونِ قدرت ہے کہ اُس تنگ حالت میں وہ ضرور مینہ برساتا ہے
کہ جب لوگ نا امید ہو چکتے ہیں۔ پھر زمین پر اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وُہی کارسازِ حقیقی
اور ظاہراً و باطناً قابلِ تعریف ہے یعنے جب سختی اپنی نہایت کو پہنچ جاتی ہے اور کوئی صُورت مخلصی
کی نظر نہیں آتی تو اِس صورت میں اُس کا یہی قانونِ قدیم ہے کہ وہ ضرور عاجز بندوں

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱

نہیں جو اُس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اُس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی
نور نہیں جو اُس کی متابعت سے نہ ملتا ہو۔ اور یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں ۵۵۶
جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ متحقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو
تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے اور ہم نے بھی اِس صداقت کو
اپنی اِس کتاب میں نہایت تفصیل سے لکھا ہے اور دقائق اور معارفِ قرآنی کو اِس قدر
بیان کیا ہے کہ جو ایک طالبِ صادق کی تسلّی اور تشفّی کے لئے بحرِ عظیم کی طرح ۵۵۷

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔ یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپاں ہیں
جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے پھر بعد اِسکے فرمایا ھو شعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے
شاید عبرانی ہیں اور اِن کے معنے ابھی تک اِس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اِسکے دو فقرے
انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وُہ یہ ہیں
آئی لَوْ یُو۔ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی اوف اسلام۔ چونکہ اِس وقت
یعنے آج کے دن اِس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اِسکے پُورے پُورے معنے کھلے ہیں
اِسلئے بغیر معنوں کے لکھا گیا ہے۔ پھر بعد اِسکے یہ الہام ہے۔ یَا عِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ
رَافِعُکَ اِلَیَّ (وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا)[۱] وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْٓا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ اے عیسیٰ میں تجھے ۵۵۸

[۱] یہ فقرہ سہو کاتب سے براہین میں رہ گیا ہے۔ (براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۲۳ حاشیہ)

براہینِ احمدیہ صفحہ 557، 558 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 ص 664، 665 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 197 پر درج ہے

کی خبر لیتا ہی اور اُنکو ہلاکت سے بچاتا ہی اور جیسے وہ جسمانی سختی کے وقت رحم فرماتا ہی اسی طرح جب رُوحانی سختی یعنے ضلالت اور گمراہی اپنی حد کو پہنچ جاتی ہی اور لوگ راہِ راست پر قائم نہیں رہتے تو اِس حالت میں بھی وہ ضرور اپنی طرف سے کسی کو مشرف بوحی کرکے اور اپنے نور
۵۵۵ خاص کی روشنی عطا فرما کر ضلالت کی مہلک تاریکی کو اٹھا سکے۔ یعنے اُٹھاتا ہی اور چونکہ جسمانی رحمتیں عام لوگوں کی نگاہ میں ایک واضح امر ہی اسلئے اللہ تعالیٰ نے آیت ممدوحہ میں اوّل ضرورت فرقان مجید

بقیہ حاشیہ

جوش مار رہے ہیں اب یہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی شخص صرف مونہہ کی واہیات باتوں سے اِس نورِ بزرگ کی کسرِ شان کرے۔ ہاں اگر کسی کے دِل کو یہ وہم پکڑتا ہے کہ یہ تمام دقائق و
۵۵۷ معارف و لطائف و خواص کہ جو قرآن شریف میں ثابت کرکے دکھلائے گئے ہیں کسی دُوسری

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱

کامل اجر بخشونگا یا وفات دُونگا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا یعنے رفع درجات کروں گا یا دُنیا سے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو اُن پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنے تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربوں کو حجت اور برہان اور برکات کے رُو سے دُوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھونگا۔ پہلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے اور پھر بعد اسکے اُردو میں الہام فرمایا۔ مَیں اپنی چمکار دِکھلاؤنگا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردے گا۔ اَلْفِتْنَۃُ ھٰھُنَا فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ۔ اِس جگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا۔ جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کریگا تو اُنہیں پاش پاش کردے گا۔ قُوَّۃُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الصَّمَدِ۔ یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندہ کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا مَقَامٌ لَا تَتَرَقَّی الْعَبْدُ فِیْہِ بِسَعْیِ الْاَعْمَالِ۔ یعنی عبد اللہ الصمد ہونا ایک مقام ہی کہ جو بطرق
۵۵۸ موہبت خاص عطا ہوتا ہے کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ یَا دَاؤُدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّ اِحْسَانًا وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْہَا۔ وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ

براہین احمدیہ صفحہ 557، 558 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 ص 664، 665 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 197 پر درج ہے

اس کے ہاتھ سے دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ بخشے اور ابتداء میں ضرور ہے کہ اس مامور اور اسکی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر میں فتح ہوگی اور یہ دین اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب آجائیگا اور دوسری تمام ملتیں بیّنہ کے ساتھ ہلاک ہو جائینگی۔ دیکھو! یہ کسقدر عظیم الشان پیشگوئی ہے اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو ابتدا سے اکثر علماء کہتے آئے ہیں کہ مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسکے وقت میں پوری ہوگی اور براہین احمدیہ میں سترہ برس سے مسیح موعود کے دعوے سے پہلے درج ہے تا خدا اُن لوگوں کو شرمندہ کرے کہ جو اس عاجز کے دعویٰ کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں۔ براہین خود گواہی دیتی ہے کہ اُسوقت اس عاجز کو اپنی نسبت مسیح موعود ہونے کا خیال بھی نہیں تھا اور پُرانے عقیدہ پر نظر تھی۔ لیکن خدا کے الہام نے اسی وقت گواہی دی تھی کہ تو مسیح موعود ہے۔ کیونکہ جو کچھ آثار نبویہ نے مسیح کے حق میں فرمایا تھا الہام الٰہی نے اس عاجز پر جما دیا تھا۔ یہاں تک کہ اسی براہین احمدیہ میں نام بھی عیسیٰ رکھ دیا۔ چنانچہ صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاخرین۔ یعنے اے عیسیٰ میں تجھے طبعی وفات دونگا اور اپنی طرف اُٹھاؤنگا۔ اور تیرے تابعین کو اُن لوگوں پر غلبہ بخشونگا جو مخالف ہونگے اور تیرے تابعین دو قسم کے ہوں گے پہلا گروہ اور پچھلا گروہ۔ یہ آیت حضرت مسیح پر اسوقت نازل ہوئی تھی کہ جب اُنکی جان یہودیوں کے منصوبوں سے نہایت گھبراہٹ میں تھی اور یہودی اپنی خباثت سے اُنکے مصلوب کرنیکی فکر میں تھے تا مجرمانہ موت کا داغ انپر لگا کر توریت کی ایک آیت کے موافق انکو ملعون ٹھہراویں کیونکہ توریت میں لکھا تھا کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے وہ لعنتی ہے۔ چونکہ صلیب کو جرائم پیشہ سے قدیم طریق سزا دہی کی وجہ سے ایک مناسبت پیدا ہوگئی تھی اور ہر ایک خونی اور نہایت درجہ کا بدکار صلیب کے ذریعہ سے سزا پاتا تھا اسلئے خدا کی تقدیر نے راستبازوں پر صلیب کو حرام کر دیا تھا تا پاک کو پلید سے مشابہت پیدا نہ ہو۔ پس یہ عجیب بات ہے کہ کوئی نبی مصلوب نہیں ہوا تا انکی سچائی عوام کی نظر

سراج منیر صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 43 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 198 پر درج ہے

اِس میں ابتدائی حروف کچھ اور تھے جو یاد نہیں رہے مگر مفہوم یہی تھا۔"
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲ اپریل ۱۹۰۷ء اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ۔ وَ اُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ۔[1]
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۴ اپریل ۱۹۰۷ء "(۱) لائف آف پین۔[2] (۲) یا اللہ رحم کر۔ (۳) اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ حَالٍ۔[3] (۴) اِخْتَرْطْنَا سَیْفَہٗ۔[4] (۵) خدا کے سات نکوکار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں۔
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۵ اپریل ۱۹۰۷ء "(۱) حٰمٓ۔ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ۔[5] (۲) راز کھل گیا۔
تفہیم: وہ جو حٰم ہے۔ اس میں خدا کے نوشتہ کے کئی نشان ہیں جو ظاہر ہونے والے ہیں حٰم مقطعات میں کسی کا نام ہے۔ یہی تفہیم ہے۔
(۳) اَلَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ۔[6]
یہ قوم مخالف کی طرف اشارہ ہے۔ ساتھ کا فقرہ[7] بھول گیا۔ واللہ اعلم۔"
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۵ اپریل ۱۹۰۷ء "(۱) مُتْ اَیُّھَا الْخَوَّانُ۔[8] (۲) تَمَّتْ کَلِمَۃُ اللّٰہِ۔ (۳) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔ (۴) اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا۔ (۵) رَحِمَہُ اللّٰہُ

---

[1] مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جو اُسے ملامت کرتا ہے اسے ملامت کروں گا اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے۔
[2] (۱) Life of pain (ترجمہ) تلخ زندگی۔ [3] (۳) میں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں۔
[4] (۴) ہم نے اس کی تلوار کو کھینچا ہے۔ [5] (ترجمہ از مرتّب) حٰم۔ یہ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کے نشان ہیں۔
[6] (ترجمہ) وہ لوگ جنہوں نے سبت کے معاملہ میں زیادتی کی۔
[8] (ترجمہ) اے بڑے خیانت کرنے والے مرجا۔ اللہ کی بات پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے۔ اللہ نے رحم کیا۔
[8] (نوٹ از مرتّب) منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی روایت ہے کہ یہ الہام ایڈیٹر اخبار شبھ چنتک قادیان کے متعلق تھا۔ لکھتے

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 601 طبع چہارم از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 198 پر درج ہے

اور مَیں امام مالکؒ اور ابن حزمؒ اور معتزلہ کے قول کو مسیح کی وفات کے بارے میں صحیح قرار دیتا ہوں اور دوسرے اہلسنت کو غلطی کا مرتکب سمجھتا ہوں۔ سو مَیں بحیثیت حَکَمْ ہونے کے ان جھگڑا کرنیوالوں میں یہ حکم صادر کرتا ہوں کہ نزول کے اجمالی معنوں میں یہ گروہ اہلسنت کا سچا ہے کیونکہ مسیح کا بروزی طور پر نزول ہونا ضروری تھا۔ ہاں نزول کی کیفیت بیان کرنے میں ان لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ نزول صفت بروزی تھا نہ کہ حقیقی۔ اور مسیح کی وفات کے مسئلہ میں معتزلہ اور امام مالک اور ابن حزم وغیرہ ہمکلام اُن کے سچے ہیں کیونکہ بموجب نص صریح آیت کریمہ یعنی آیت فلما توفیتنی کے مسیح کا عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے وفات پانا ضروری تھا۔ یہ میری طرف سے بطور حَکَم کے فیصلہ ہے۔ اب جو شخص میرے فیصلہ کو قبول نہیں کرتا وہ اُس کو قبول نہیں کرتا جس نے مجھے حَکَمْ مقرر فرمایا ہے۔ اگر یہ سوال پیش ہو کہ تمہارے حَکَم ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ اس کا یہ جواب ہے کہ جس زمانہ کیلئے حَکَمْ آنا چاہیئے تھا وہ زمانہ موجود ہے۔ اور جس قوم کی صلیبی غلطیوں کی حَکَم نے اصلاح کرنی تھی وہ قوم موجود ہے۔ اور جن نشانوں نے اس حَکَم پر گواہی دینی تھی وہ نشان ظہور میں آچکے ہیں۔ اور اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے۔ آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے۔ زمین نشان ظاہر کر رہی ہے اور مبارک وہ جن کی آنکھیں اب بند نہ رہیں۔

مَیں یہ نہیں کہتا کہ پہلے نشانوں پر ہی ایمان لاؤ۔ بلکہ مَیں کہتا ہوں کہ اگر مَیں حَکَم نہیں ہوں تو میرے نشانوں کا مقابلہ کرو۔ میرے مقابل پر جو اختلاف عقائد کے وقت آیا ہوں اور سب بحثیں نکمی ہیں۔ صرف حَکَم کی بحث میں ہر ایک کا حق ہے جسکو مَیں پورا کر چکا ہوں۔ خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں۔

(۱) میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کرسکے۔ ۲۶

(۲) میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ

ضرورۃ الامام صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 497,496 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 198 پر درج ہے

حوالہ نمبر 265

جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۳) میں کثرتِ قبولیتِ دُعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دُعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور اُنکا میرے پاس ثبوت ہے۔

(۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کی گواہیاں میرے پاس ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کی طرح پُوری ہوئیں ؎

آسماں بارد نشان الوقت مے گوید زمیں ✦ ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

مدت ہوئی کسوف خسوف رمضان میں ہو گیا۔ حج بھی بند ہوا۔ اور بموجب حدیث کے طاعون بھی ملک میں پھیل اور بہت سے نشان مجھ سے ظاہر ہوئے جسکے صدہا ہندو اور مسلمان گواہ ہیں جن کو میں نے ذکر نہیں کیا۔ ان تمام وجوہ سے میں امام الزمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے۔ اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے۔ اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائیگا۔ دیکھو میں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمہ تھا۔ اور یہ باتیں میں اپنی کتابوں میں کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں مگر جس واقعہ نے مجھے ان امور کے مکرر لکھنے کی تحریک کی وہ میرے ایک دوست کی اجتہادی غلطی ہے جسپر اطلاع پانے سے میں نے ایک نہایت دردناک دل کیساتھ اس رسالہ کو لکھا ہے۔

تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ ان دنوں میں یعنی ماہ ستمبر ۱۸۹۸ء میں جو مطابق جمادی الاول ۱۳۱۶ھ ہے۔ ایک میرے دوست جن کو میں ایک شریف انسان اور نیک بخت اور متقی اور پرہیزگار جانتا ہوں اور انکی نسبت ابتدا سے میرا بہت نیک گمان ہے وَاللّٰہ حسیبہ۔ مگر بعض خیالات میں غلطی میں پڑا ہوا سمجھتا ہوں۔ اور اس غلطی کے ضرر سے انکی نسبت اندیشہ بھی رکھتا ہوں وہ تکالیف سفر اُٹھا کر اور ایک اور میرے عزیز دوست کو ہمراہ لیکر قادیان میں میرے پاس پہنچے۔ اور بہت سے الہامات اپنے مجھ کو سُنائے پس اس سے مجھ کو بہت خوشی ہوئی۔ کہ خدا تعالیٰ نے انکو الہامات کا مشرف بخشا ہے۔ مگر انہوں نے سلسلہ الہامات میں ایک یہ خواب بھی اپنی مجھے سنائی کہ میں نے

ضرورۃ الامام صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 497,496 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 198 پر درج ہے

ہے تو بس یہی کہ انکی فطرت میں یہودیوں کی صفات کا خمیر بھی موجود ہے ورنہ یہ کسی نیک بخت آدمی کا کام نہیں ہے کہ قرآن کریم کی ظاہر ترکیب کو توڑ مروڑ کر اور آیات کے غیر منفک تعلقات کو ایک دوسری سے الگ کر کے اور بعض فقرے اپنی طرف سے زائد کر کے کوئی امر ثابت کرنا چاہے اگر اِسی بات کا نام ثبوت ہے تو کونسا امر ہے جو ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر یک ملحد اور بے ایمان اپنے مقاصد اسی طرح ثابت کر سکتا ہے۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ایک کتاب کے معنے اُسی صورت میں اس کتاب کے معنے کہلاتے ہیں کہ جب اسکی ترتیب اور تعلقات فقرات اور سیاق سباق محفوظ رکھ کر کئے جائیں۔ لیکن اگر اس کتاب کی ترکیب کو ہی زیر و زبر کیا جائے اور عبارت کے اعضا کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے اور نہایت دلیری کر کے بعض فقرات اپنی طرف سے ملا دیئے جائیں تو پھر ایسی خود ساختہ عبارت سے اگر کوئی مدعا ثابت کرنا چاہیں تو کیا یہ وہی یہودیانہ تحریف نہیں ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم میں ایسے لوگ سُور اور بندر کہلائے جنہوں نے اسی طرح توریت میں ملحدانہ کارروائیاں کی تھیں۔ اگر ایسے ہی خائنانہ تصرفات اور تحریفات سے حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو سکتی ہے تو پھر ہمیں تو اقرار کرنا چاہیئے کہ حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو گئی۔ مگر اس بات کا کیا علاج کہ خدا تعالیٰ نے ایسے محرفوں کا نام خنزیر اور بوزنہ رکھا ہے اور اُن پر لعنت بھیجی ہے اور اُن کی صحبت سے پرہیز اور اجتناب کرنے کا حکم ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہم الٰہی کلام کی کسی آیت میں تغییر اور تبدیل اور تقدیم اور تاخیر اور فقرات تراشی کے مجاز نہیں ہیں مگر صرف اُس صورت میں کہ جب خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بذاتِ خود ایسی تغییر اور تبدیل کی ہے اور جب تک ایسا ثابت نہ ہو تو ہم قرآن کی ترصیع اور ترتیب کو زیر و زبر نہیں کر سکتے اور نہ اُس میں اپنی طرف سے بعض فقرات ملا سکتے ہیں۔ اور اگر ایسا کریں تو عنداللہ مجرم اور قابل مواخذہ ہیں۔

اَب ناظرین خود مولوی صاحب موصوف کی کتاب کو دیکھ لیں کہ کیا وہ ایسی ہی کارروائیوں سے پُر ہے یا کہیں انہوں نے ایسا بھی کیا ہو کہ قرآن کریم کی کوئی آیت ایسے طور سے پیش کی ہے کہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ ثابت کر کے دکھلا دیا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اُس

اتمام الحجہ صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 291 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ نمبر 198 پر درج ہے

خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام
پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا
ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی
ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں
ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا
جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا ۱۳۸
خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور
ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز
اقتدا اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت
اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں
سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے
ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر
تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں ان کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل
ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور ان میں بعض ایسے جزئی فضائل ہیں جو اب ہمیں کسی طرح سے
حاصل نہیں ہو سکتے۔ غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں
اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور
بدعات کو ہم ایک خارش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں مگر افسوس ۱۳۹
کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور معارف قرآنیہ اور دقائق آثار نبویہ
کو جو اپنے وقت پر بذریعہ کشف والہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں محدثات اور بدعات میں
ہی داخل کر لیتے ہیں حالانکہ معارف مخفیہ قرآن و حدیث ہمیشہ اہل کشف پر کھلتے رہے ہیں

ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 199 پر درج ہے

ومن المعترضين المذكورين. شيخ ضال بطالوى. وجار غوى. يقال له

و یکے از اعتراض کنندگان شیخ گمراہ ساکن بٹالہ است کہ ہمسایہ گمراہ است. او را

محمد حسين. وقد سبق الكل فى الكذب والمين. وانه أبى

محمد حسین مے گویند. و از ہمہ در دروغ و ناراستی سبقت بردہ است. و او انکار کرد

واستكبر. واشاع الكبر واظهر حتّى قيل انه امام المستكبرين. ورئيس

و تکبر نمود. و تکبر را شائع کردہ و ظاہر ساخت تا آنکہ گفتہ شد کہ او امام متکبرین است. و رئیس

المعتدين. ورئيس الغاوين. هو الذى كفّرنى قبل ان يكفر الأخرون. واعترض

تجاوز کنندگان. و سر گمراہان است. او ہماں شخص است کہ پیش از ہمہ مرا کافر گفت. و بر کتابہائے

على كتبى واظهر جهله المكنون. فقال ان تلك الكتب مشحونة من الاغلاط

من اعتراض کرد. و جہل خود ظاہر نمود. پس گفت کہ ایں کتابہا از غلطی پُر ہستند و در گل

وساقطة فى وحل الانحطاط. وليست كماء معين. وان هذا الرجل من

انحطاط فرو افتادہ اند. و ہمچو آب صافی نیست. و ایں شخص از جاہلان است

الجاهلين. وكلما يوجد فى كتبه من لحنها وقيا فيها. فليس قريحته حجر

و ہر چہ از کلمات تحسین و قافیہ ہا در کلام او یافتہ مے شود. پس آن طبعزاد او

اثانيها بل تلك كلم خرجت من اقلام الأخرين.

و سنگ طبیعت او نیست بلکہ ایں کلمات از قلمہائے دیگران برآمدہ اند.

فقلت يا شيخ النوكى. وعدوّ العقل والنهى. ان كتبى مبرّءة ممّا

پس گفتم کہ اے شیخ احمقاں و دشمن عقل و دانش. بہ تحقیق کتاب ہائے من آنچہ گمان کردہ

زعمت. ومنزّهة عمّا ظننت. الّا سهو الكاتبين. او زيغ القلم بتغافل منّى لا

بری ہستند. و از آنچہ زعم تست منزہ ہستند. مگر سہو کاتب یا کجی قلم از تغافل من نہ مثل جہل جاہلان

من سهو الكاتب والصواب "منزهة" ـ شمس

حوالہ نمبر 268

كجهل الجاهلين. فان قدرت ان تثبت فيها عثارا فخذ منى بحذاء كل لفظ غلط

پس اگر تو میدانی کہ دراں کتابہا لغزش ثابت کنی پس از من بمقابلہ ہر لفظ غلط دینارے بگیر

دينارا. واجمع صريفا ونضارا. وكن من المتمولين. وهذا صلة تلائم هواك. و

وسیم و زر را جمع کن۔ واز مالداراں بشو۔ وایں آن انعام است کہ مناسب میل خواہش

تقربه عيناك. وتستريح به رجلاك. فتنجو من السفر الدائم. ولحيتك كالشهاد

تست۔ و بدو چشم تو خنک خواہد شد۔ و ہر دو پائے تو ازاں آرام خواہند گرفت پس از سفر دائمی نجات خواہی یافت

الهائم. وتقعد كالمتنعمين. وتخرج به عن حبائل اخرى. ومكائد شتى. واشاعة

و ہمچو سرگرداں آوارہ نخواہی گردید۔ و مثل متنعماں خواہی نشست۔ و بدیں مال از مزدوری ہائے دیگر و فریب ہائے گوناگوں

عدوّ السنة. ووغظ الدجل والفرية. وتعيش كالمستريحين.

واشاعۃ السنۃ کہ در اصل عدوّ السنۃ است واز دجل و فریب بے نیاز خواہی شد و ہمچو آرام یاباں زندگی خواہی گذرانید۔

بيد انى اريد ان ارى قبله ريّا فصاحتك واشاهد ريح بلاغتك. لانهم

مگر ایں است کہ می خواہم کہ قبل ازیں امر خوشبوئے فصاحت ترا بینم و بوئے بلاغت تو مشاہدہ کنم۔

انك من علماء هذه الصناعة. ومن اهل تلك الصّولة. ولست

تا ببینم کہ تو از علمائے ایں صناعت ہستی۔ واز آناں ہستی کہ اہل ایں حملہ ہستند۔ واز

من الجاهلين المحجوبين العمين.

جاہلان و محجوباں و نابینایان نیستی۔

فاتفق لوشل حظه المنحوس. ونكد طالعه المبحوس. انه ما قبل

پس بباعث کم نصیبی و بدبختی طالع منحوس او ایں اتفاق افتاد کہ او ایں انعام را قبول نکرد

هذه الصلة. وما ثنى نفسه ليقبل هذه الشريطة. وخشى الذلة

و خویشتن را بر بلندی آمادگی نیاورد تا شرط ما را قبول کند۔ واز ذلت و رسوائی

انجام آتھم صفحہ 241،242، روحانی خزائن جلد 11، صفحہ 241،242 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 199 پر درج ہے

شایع کر دیا اور شایع بھی ایسا کیا کہ شاید ایک یا دو ہفتہ تک دس ہزار مرد و عورت تک ہماری درخواست نکاح اور ہمارے مضمون الہام سے بخوبی اطلاع یاب ہو گئے ہونگے۔ اور پھر زبانی اشاعت پر اکتفا نہ کر کے اخباروں میں ہمارا خط چھپوایا اور بازاروں میں ان کے دکھلانے سے وہ خط جابجا پڑھا گیا اور عورتوں اور بچوں تک اس خط کے مضمون کی منادی کی گئی۔ اب جب مرزا نظام الدین کی کوشش سے وہ خط ہمارا نور افشاں میں بھی چھپ گیا۔ اور عیسائیوں نے اپنے مادہ کے موافق بیجا افترا کرنا شروع کیا تو ہم پر فرض ہو گیا کہ اپنے قلم سے اصلیت کو ظاہر کریں۔ بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محکِ امتحان نہیں ہو سکتا اور نیز یہ پیشگوئی ایسی بھی نہیں کہ جو پہلے پہل اسی وقت میں ہم نے ظاہر کی ہے بلکہ مرزا امام الدین و نظام الدین اور اس جگہ کے تمام آریہ اور نیز لیکھرام پشاوری اور صدہا دوسرے لوگ خوب جانتے ہیں کہ کئی سال ہوئے کہ ہم نے اسی کے متعلق مجملاً ایک پیشگوئی کی تھی یعنے یہ کہ ہماری برادری میں سے ایک شخص احمد بیگ نام فوت ہونیوالا ہے۔ اب منصف آدمی سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس پیشگوئی کا ایک شعبہ تھی یا یوں کہو کہ یہ تفصیل اور وہ اجمال تھی اور اس میں تاریخ اور مدت ظاہر کی گئی اور اُس میں تاریخ اور مدت کا کچھ ذکر نہ تھا اور اس میں شرائط کی تصریح کی گئی اور وہ ابھی اجمالی حالت میں تھی۔ سمجھدار آدمی کیلئے یہ کافی ہو کہ پہلی پیشگوئی اُس زمانہ کی ہے کہ جبکہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تھی اور جبکہ یہ پیشگوئی بھی اسی شخص کی نسبت ہے جس کی نسبت اب سے پانچ برس پہلے کی گئی تھی یعنے اُس زمانہ میں جبکہ اُس کی یہ لڑکی آٹھ یا نو برس کی تھی تو اسپر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ والسّلام علٰی من اتبع الہدیٰ۔

(خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ پنجاب)۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء۔

یہ حوالہ صفحہ 207 پر درج ہے	آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 288 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 288 از مرزا قادیانی

اصلاح کے لئے اور خدمات ضروریہ کے مناسب حال ایک
بندہ بھیجا اور اُس کا نام مسیح موعود رکھا۔ یہ خدا کا فعل تھا
جو عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا۔ اور آسمان نے اس پر
گواہی دی۔ اور بہت سے نشان ظہور میں آئے لیکن تب بھی
اکثر مسلمانوں نے اس کو قبول نہ کیا۔ بلکہ اس کا نام کافر اور
دجال اور بے ایمان اور مکّار اور خائن اور دروغگو اور عہد شکن
اور مال خور اور ظالم اور لوگوں کے حقوق دبانے والا اور انگریزوں ۲۵
کی خوشامد کرنے والا رکھا۔ اور جو چاہا اس کے ساتھ سلوک کیا
اور بہتوں نے یہ عذر پیش کیا کہ جو الہامات اِس شخص کو ہوتے ہیں
وہ سب شیطانی ہیں یا اپنے نفس کا افترا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ

کے داماد کی نسبت اور چار میں سے تین مر گئے اور ایک باقی ہے جس کی نسبت شرطی پیشگوئی ہے جیسا کہ آتھم کی شرطی تھی۔ اب بار بار شور مچانا کہ یہ چوتھی بھی کیوں جلدی پوری نہیں ہوتی۔ اور اس وجہ سے تمام پیشگوئیوں کی تکذیب کرنا کیا یہ ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں؟ اے متعصب لوگو! اس قدر جھوٹ بولنا تمہیں کس نے سکھایا؟ ایک مجلس مثلاً بٹالہ میں مقرر کرو اور پھر شیطانی جذبات سے دور ہو کر میری تقریر سنو۔ پھر اگر ثابت ہو کہ میری تو پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کر دوں گا کہ میں کاذب ہوں۔ اور اگر یوں بھی خدا سے لڑنا ہے تو صبر کرو اور اپنا انجام دیکھو۔ منہ

اربعین نمبر 4 صفحہ 119 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 461 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 208 پر درج ہے

تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لئے میں طیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔ اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔ اب آریوں کو چاہیئے کہ سب ملکر دعا کریں کہ یہ عذاب اُن کے اس وکیل سے ٹل جائے۔" فقط

اور صفحہ ایک کے اشعار اسی ضمیمہ میں جو لیکھرام کی صورتِ موت پر بلند آواز سے دلالت کرتے ہیں یہ ہیں:-

عجب نوریست درجانِ محمدؐ — عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
ز ظلمتہا دلے آنگہ شود صاف — کہ گردد از محبانِ محمدؐ
عجب دارم دلِ آں ناقصاں را — کہ رو تابند از خوانِ محمدؐ
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم — کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ
خدا زاں سینہ بیزار است صدبار — کہ ہست از کینہ دارانِ محمدؐ
خدا خود سوزد آں کرم دنی را — کہ باشد از عدوانِ محمدؐ
اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس — بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت — بشو از دل ثنا خوانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش — محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ
سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ — دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم — نثارِ روئے تابانِ محمدؐ
دریں رہ گر کشندم ور بسوزند — نتابم رو زِ ایوانِ محمدؐ
بکارِ دیں نترسم از جہانے — کہ دارم رنگ ایمانِ محمدؐ

تریاق القلوب صفحہ 254 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 382 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 208 پر درج ہے

ٹھہر سکتا کیا یہ پیشگوئی جو پوری ہوگئی کوئی ایسا اتفاقی امر ہے جسکی خدا تعالیٰ کو کچھ بھی خبر نہیں کیا بغیر اُسکے علم اور ارادہ کے ایک دجّال کی تائید میں خود بخود یہ پیشگوئی وقوع میں آگئی کیا یہ سچ نہیں کہ مدعی کاذب کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ یہی قرآن کی تعلیم ہے اور یہی توریت کی۔ اگر آپ میں انصاف کا کچھ حصّہ ہے اور تقویٰ کا کچھ ذرہ ہے تو اب زبان کو بند کرلیں خدا تعالیٰ کا غضب آپکے غضب سے بہت بڑا ہے۔

ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم۔ والسّلام علٰی من اتبع الھدٰی وما استکبر وما ابٰی۔

عاجز غلام احمد عفی اللہ عنہ

ذیل میں ہم خط محبّی نواب محمد علیخان صاحب کا لکھتے ہیں یہ خط نواب صاحب موصوف نے کسی اور طالب حق کی تحریک سے لکھا ہے۔ ورنہ خود نواب صاحب اس عاجز سے ایک خاص تعلق اخلاص و محبت رکھتے ہیں اور اس سلسلہ کے حامی بدل وجان ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

طبیب رُوحانی مکرم معظم سلّمہ اللہ تعالیٰ

السّلام علیکم۔ بندہ بر سبب علالت طبع کے جواب سے قاصر رہا۔ الحمد للہ کہ اب خیریت سے ہوں اُمید ہے کہ جناب بھی خیریت سے ہونگے۔ روپیہ بہمدست مرزا خدابخش صاحب ارسال کیا گیا ہے اُمید کہ مرزا صاحب نے آپ سے کل حال بیان کردیا ہوگا۔

جب سے کہ دعویٰ مثیل المسیح کی اشاعت ہوئی ہے ہر ایک آدمی ایک عجیب خلجان میں ہورہا ہے گو بعض خواص کی یہ حالت ہو کہ اُن کو کوئی شک پیدا نہ ہوا ہو۔ بندہ

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 326 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 326 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 208 پر درج ہے

طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائیگی اُس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کردے نہیں آئیگی اِلّا کم اور شاذ و نادر۔ کاش اگر یہ لوگ دِلوں کے سیدھے ہوتے اور خدا سے ڈرتے تو بالکل بچائے جاتے۔ کیونکہ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دُنیا میں عذاب کسی پر نازل نہیں ہوتا۔ اس کا مواخذہ قیامت کو ہوگا۔ دُنیا میں محض شرارتوں اور شوخیوں اور کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں[1] میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑیگی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔ اور نیز یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں اِس الٰہی وعدہ کے مقابل اِس لئے انسانی تدبیروں سے پرہیز کرنا لازم ہے تا نشانِ الٰہی کو کوئی دشمن دُوسری طرف منسوب نہ کرے لیکن اگر ساتھ اس کے خدا تعالیٰ اپنی کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجھاوے یا کوئی دوا بتلا دے۔ تو ایسی تدبیر یا دوا اِس نشان میں کچھ حارج نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ اُس خدا کی طرف سے ہے جس کی طرف سے وہ نشان ہے۔ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بذریعہ طاعون کوئی فوت ہو جائے تو نشان کے قدر و مرتبہ میں کوئی خلل آئیگا۔ کیونکہ پہلے زمانوں میں موسٰی اور یشوع اور آخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں نے تلوار اُٹھائی اور صدہا انسانوں کے خون کئے اُن کو تلوار سے ہی قتل کیا جائے۔ اور یہ نبیوں کی طرف سے ایک نشان تھا جس کے بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجرمین کے اہلِ حق بھی اُن کی تلوار سے قتل ہوتے تھے مگر بہت کم۔ اور اس قدر نقصان سے نشان میں کچھ فرق نہیں آتا تھا۔ پس ایسا ہی اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بعض کو بباعث اسباب مذکورہ طاعون ہو جائے۔ تو ایسی طاعون نشانِ الٰہی میں کچھ بھی حرج انداز نہیں ہوگی۔ کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اِس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالبِ حق کو کوئی شک نہیں رہے گا۔ اور وہ سمجھ جائے گا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اِس جماعت سے معاملہ کیا ہے۔ بلکہ بطور

[1] مسیح موعود کے وقت میں طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابوں میں موجود ہے۔ دیکھو۔ زکریا ۱۴:۱۲۔ انجیل متی ۲۴:۸۔ مکاشفات ۲۲:۸

کشتی نوح صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 5 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 208 پر درج ہے

اصرار سے لکھوائی تھی اور چونکہ مجھے خدا تعالیٰ کے وعدوں پر وثوق تھا اسلئے مَیں نے بھی اسکو قبول کر لیا تھا اب وہ مشکل جس کیلئے اس استفتاء کی ضرورت پڑی۔ صرف اسیقدر نہیں کہ آریہ صاحبوں نے اس راقم پر خفیہ سازش کا الزام لگایا۔ بلکہ ہماری قوم کے بعض بزرگ لوگوں نے بھی ان سے اتفاق کر لیا اور یہ چاہا کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی جسکی تکذیب کا نتیجہ معاہدہ کے کاغذات کی رو سے اسلام کی تکذیب ہے کسی طرح باطل ٹھہرائی جائے۔ چنانچہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ اور ایسا ہی بعض اور چند مولویوں نے عام طور پر یہ رائے شائع کر دی ہے کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی چنانچہ انہوں نے ایک خط میری طرف بھی بھیجا جسمیں انہوں نے لکھا تھا کہ مَیں نے اپنی نیک نیتی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی یعنی لیکھرام کی موت صرف ایک اتفاقی امر تھا جسمیں خدا کا کچھ دخل نہیں" اور اس بات پر زور دیا کہ کیوں یہ امر ثابت شدہ مان لیا جائے کہ پیشگوئی سچی ہوئی۔ اور کیوں یہ قبول نہ کیا جائے کہ یہ ایک اتفاقی موت ہے جو پیشگوئی کے زمانہ میں وقوع میں آ گئی۔

اس تکذیب کی ہمیں اپنے ذاتی اغراض کیلئے تو کچھ پرواہ نہ تھی لیکن چونکہ معاہدہ کے کاغذات تلاشی کے وقت میں پکڑے گئے اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے حضور میں پڑھے گئے اور ہر ایک دشمن دوست کو ان سے اطلاع ہو گئی۔ تو اب ایسی سچائی جسمیں فروگذاشت کرنے سے اسلام پر بیجا حملہ ہوتا ہے قابل درگذر نہیں۔ اسی غرض ضرورت کی وجہ سے یہ تمام روئداد اہل الرائے کی خدمت میں پیش کرنی پڑی تاکہ وہ دیکھیں کہ کسقدر ظلم کا ارادہ کیا گیا ہے۔

افسوس کہ ان لوگوں نے ان خیالات کے ظاہر کرنے کے وقت یہ نہیں سوچا کہ ان تاویلوں سے دنیا میں کسی نبی کی پیشگوئی قائم نہیں رہیگی کیونکہ ہر ایک جگہ اس وہم کا دروازہ کھلا ہے کہ یہ اتفاقی واقعہ ہے۔ پس اگر یہی رائے سچی ہے تو ہمیں اقرار کرنا چاہیئے کہ تمام نبیوں کی نبوت پر کوئی بھی ثبوت نہیں اور سب اتفاقی واقعات ہیں۔

توریت اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیشگوئی کو قرار دیا ہے اور ایک مفسد آدمی کسی سچی پیشگوئی کو بڑی آسانی سے اتفاقی امر کہہ سکتا ہے لیکن مَیں زور سے کہتا ہوں کہ یہ تمام شبہات اس قسم کے ہیں کہ جیسے ایک دہریہ مصنوعات کو ایک نکما سلسلہ ٹھہرا کر خدا تعالیٰ کے وجود کی نسبت شبہات پیدا کر لیتا ہے اور دنیا کے تمام نظام کو اتفاقی امر ٹھہراتا ہے اور پھر جب سمجھ آتی ہے اور خدا کا فضل اسکے شامل حال ہوتا ہے اور اس عالم کی ترتیب ابلغ اور محکم کو مشاہدہ کرتا ہے اور دقائق صنعت باریک اور اسکی لطیف حکمتوں پر اطلاع پاتا ہے تو ناچار پہلی رائے اسکو چھوڑنی پڑتی ہے سو یقیناً سمجھنا چاہیئے کہ یہ اعتراضات بھی ایسے ہی ہیں اور یہ اعتراضات اسی وقت تک دل میں اُٹھتے ہیں کہ جبتک ایک پیشگوئی کے باریک پہلوؤں پر نظر نہیں پڑتی اور خدا تعالیٰ کی خدائی کے انتظام کو ناقص سمجھا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے شبہے ہمیشہ اُن لوگوں کے دلوں

استفتاء صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 111 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 209 پر درج ہے

حوالہ نمبر 275

نشانِ الٰہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کریگی اور انکی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائیگی اور مخالف جو ہر ایک موقعہ پر شکست پاتے رہے ہیں جیسا کہ کتاب نزول المسیح میں مَیں نے لکھا ہے۔ اگر اِس پیشگوئی کے مطابق خدا نے اِس جماعت اور دُوسری جماعتوں میں کچھ فرق نہ دکھلایا تو انکا حق ہوگا کہ میری تکذیب کریں۔

اب تک جو انہوں نے تکذیب کی ہے اس میں تو صرف ایک لعنت کو خریدا ہے مثلاً بار بار شور مچایا کہ آتھم پندرہ مہینہ کے اندر نہیں مرا۔ حالانکہ پیشگوئی نے صاف لفظوں میں کہدیا تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کریگا تو پندرہ مہینے میں نہیں مریگا۔ سو اُس نے عین جلسہ مباحثہ پر ستر معزز آدمیوں کے رُوبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو **دجّال** کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اُس نے پندرہ مہینہ تک اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا اور پیشگوئی کی بناء یہی تھی کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہا تھا۔ لہٰذا اُس نے رجوع سے صرف اِسقدر فائدہ اُٹھایا کہ پندرہ مہینے کے بعد مرا مگر مر گیا۔ یہ اِسلئے ہُوا کہ پیشگوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کے رُو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا سو وہ مجھ سے پہلے مر گیا۔ اِسی طرح وہ غیب کی باتیں جو خدا نے مجھے بتلائی ہیں اور پھر اپنے وقت پر پوری ہوئیں وہ دس ہزار سے کم نہیں مگر کتاب نزول المسیح میں جو چھپ رہی ہے نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سَو انمیں سے مع ثبوت اور گواہوں کے لکھی گئی ہیں۔

اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اسکے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا۔ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اُسکو نہیں ملے گی جسکی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ مگر بے شرمی سے یا بیخبری سے جو چاہے کہے۔ اور مَیں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کُھلی کُھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ انکی نظیر اگر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اَور جگہ انکی مثل نہیں ملے گی۔ اگر میرے مخالف اسی طریق سے فیصلہ کرتے تو کبھی سے انکی آنکھیں کُھل جاتیں اور مَیں انکو ایک کثیر انعام دینے کو تیار تھا اگر وہ دُنیا میں کوئی

کشتی نوح صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 6 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 209 پر درج ہے

باز آجائیں۔ جو شخص صادق سے لڑتا ہے وہ اُس سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ سے لڑتا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی

یا معین برحمتک نستعین

ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا   قدرتِ حق کا عجب ایک تماشا ہوگا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا   کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا

اخبارِ نور افشاں ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء میں جو اس راقم کا ایک خط متضمن درخواست نکاح چھاپا گیا ہے۔ اُس خط کو صاحب اخبار نے اپنے پرچہ میں درج کر کے عجیب طرح کی زباندرازی کی ہے اور ایک صفحہ اخبار کا سخت گوئی اور دشنامدہی میں ہی سیاہ کیا ہے۔ یہ کیسی بے انصافی ہے کہ جن لوگوں کے مقدس اور پاک نبیوں نے سینکڑوں بیویاں ایک ہی وقت میں رکھی ہیں وہ دو یا تین بیویاں کا جمع کرنا ایک کبیرہ گناہ سمجھتے ہیں بلکہ اس فعل کو زنا یا حرامکاری خیال کرتے ہیں۔ کسی خاندان کا سلسلہ صرف ایک ایک بیوی سے ہمیشہ کے لئے جاری نہیں رہ سکتا بلکہ کسی نہ کسی فرد سلسلہ میں یہ دقت آپڑتی ہے کہ ایک جورو عقیمہ اور ناقابل اولاد نکلتی ہے۔ اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ در اصل بنی آدم کی نسل ازدواج مکرر سے ہی قائم و دائم چلی آتی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ بیوی کرنا منع ہوتا تو ابتک نوع انسان قریب قریب خاتمہ کے پہنچ جاتی۔ تحقیق سے ظاہر ہوگا کہ اس مبارک اور مفید طریق نے انسان کی کہانتک حفاظت کی ہے اور کیسے اُس نے اُجڑے ہوئے گھروں کو بیک دفعہ آباد کر دیا ہے اور انسان کے تقویٰ کے لئے یہ فعل کیسا زبردست

کہ دروغگو کو اس کے گھر تک پہنچاویں کیونکہ مکاروں اور خیانت پیشوں کی سزا واجبی یہی ہے کہ اُن کے خیانت کے طریقوں کو پوشیدہ نہ رکھا جائے اور ست اور اَسَت کو نکھیڑا جائے اسی غرض سے ہم نے اس رسالہ کو لکھا ہے تا غلط بیانی کے بیجا الزام کا فیصلہ ہو جائے کیونکہ یہ تمین بد زبانیاں جو میری نسبت کی گئیں اور کہا گیا کہ یہ شخص غلط بیان اور قدیمی متعصب اور خبیث النفس ہے یہ ایسا خباثت سے بھرا ہوا بہتان ہے کہ کوئی صادق آدمی اس پر صبر نہیں کر سکتا اور نیز اس پر خاموش رہنے سے خلق اللہ کو ضرر پہنچتا ہے اور پبلک کو دھوکا لگتا ہے غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بد ذات آدمیوں کا کام ہے کہ جو نہ خدا سے ڈریں اور نہ خلقت کے لعن و طعن کی پروا رکھیں اور چونکہ ناحق ان لوگوں نے گالیاں دیکر اور بموجب

میرے خیال میں انسانی شرم نے ان کو اجازت نہیں دی اور جب میرے بعض مخلصوں نے اُن کو وہ مقام پڑھ کر سنایا تو پھر دوسرا عذر یہ پیش ہوا کہ یہ طریق اس حالت میں ہے کہ جب خاوند ہرگز عورت کے پاس جا نہ سکے۔ پھر جب کھول کر بتلایا گیا کہ ستیارتھ پرکاش میں یہ صاف لکھا ہے کہ ایسا مرد ہو جو قابل اولاد ہو پس اس میں وہ مرد بھی داخل ہیں جو صحبت کرنے پر تو پورے قادر ہیں مگر منی قابل اولاد نہیں مثلاً منی میں کیڑے نہیں یا کچی ہے۔ یہ نہیں لکھا کہ ایسا ہو کہ ہرگز صحبت نہ کر سکتا ہو بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ اگر وہ قابل اولاد ہو مگر لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں تب بھی نیوگ ہو گا تو یہ جواب سنکر وہ لوگ خاموش ہو گئے اور ان میں سے ایک پنڈت جی بولے کہ بے شک ایسی حالتوں میں بھی نیوگ کرانا کچھ مضایقہ نہیں اور ہم ایسے نیوگ پر راضی ہیں۔ غرض اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ عام ہدایت وید کی یہی ہے کہ آریہ لوگ ضرورتوں کے وقت اپنی بیویوں اور بہو بیٹیوں سے نیوگ کرایا کریں مگر ظاہر ہے کہ انسانی کانشنس اس کو قبول نہیں کرتا اور صرف ان کی فطرتی حمیت اور غیرت ہزار ہا برس سے اس کام پر لعنت بھیجتی ہے اور انسان تو انسان ایک مرغ بھی اپنی مرغیوں کے لئے غیرت رکھتا ہے۔ اب حاصل کلام یہ ہے کہ اگر اس بارہ میں کوئی اور آریہ صاحب بھی بحث کرنا چاہتے ہوں تو ہم اپنے خرچ سے اُن کو اُن کی درخواست پر قادیان میں بلا سکتے ہیں اور ۱۵ اگست ۱۸۹۵ء تک مہلت ہے۔

راقم
میرزا غلام احمد

۱۰ جولائی ۱۸۹۵ء قادیان ضلع گورداسپور

کیا گیا ہے یعنے یہ کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہوں۔ اور مامور من اللہ ہوں اور میری صداقت کا نشان یہ پیشگوئی ہے۔ اب آپ اگر کچھ بھی اللہ جلّشانہٗ کا خوف رکھتے ہیں تو سمجھ سکتے کہ ایسی پیشگوئی جو منجانب اللہ ہونے کیلئے بطور ثبوت کے پیش کی گئی ہے اسی حالت میں سچی ہو سکتی تھی کہ جب درحقیقت یہ عاجز منجانب اللہ ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ایک مفتری کی پیشگوئی کو جو ایک جھوٹے دعوے کے لئے بطور شاہد صدق بیان کی گئی ہرگز سچی نہیں کر سکتا۔ وجہ یہ کہ اس میں خلق اللہ کو دھوکا لگتا ہے جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ خود مدعی صادق کیلئے یہ علامت قرار دیکر فرماتا ہے وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم[۱] اور فرماتا ہے فلا یظھر علٰی غیبہ احدا الا من ارتضٰی من رسول[۲] رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل ہیں۔ پس اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کیلئے ایک مسلمان کیلئے یہ دلیل کافی ہے جو منجانب اللہ ہونے کے دعویٰ کے ساتھ یہ پیشگوئی بیان کی گئی اور خدا تعالیٰ نے اس کو سچی کر کے دکھلا دیا اور اگر آپکے نزدیک یہ ممکن ہے کہ ایک شخص دراصل مفتری ہو اور سراسر دروغگوئی سے کہے کہ میں خلیفۃ اللہ اور مامور من اللہ اور مجدد وقت اور مسیح موعود ہوں اور میرے صدق کا نشان یہ ہے کہ اگر فلاں شخص مجھے اپنی بیٹی نہیں دیگا اور کسی دوسرے سے نکاح کرے گا تو نکاح کے بعد تین برس تک بلکہ اس سے بہت قریب فوت ہو جائے گا اور پھر ایسا ہی واقعہ ہو جائے تو برائے خدا اس کی نظیر پیش کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ مرنے کے بعد اس انکار اور تکذیب اور تکفیر سے پوچھے جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب[۳] سوچکر دیکھو کہ اس کے یہی معنے ہیں جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اسکی

[۱] مومن: ۲۹ [۲] الجن: ۲۸ [۳] مومن: ۲۹

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 322، 323 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 322، 323 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 210 پر درج ہے

پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ شیخ صاحب اب وقت ہے سمجھ جاؤ اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شیخی پیش نہیں جائے گی۔ اور اگر کوئی نجومی یا رمال یا جفری اس عاجز کی طرح دعویٰ کر کے کوئی پیشگوئی دکھلا سکتا ہے تو اس کی نظیر پیش کرو اور چند اخباروں میں درج کرا دو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہیں کر سکو گے اور ایسا نجومی ہلاک ہوگا۔ خدا تعالیٰ تو اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ اگر وہ ایک قول بھی اپنی طرف سے بناتا تو اُس کی رگِ جان قطع کی جاتی۔ پھر یہ کیونکر ہو کہ بجائے رگِ جان قطع کی جانے کے اللہ جلشانہٗ اس عاجز کو جو آپ کی نظر میں کافر مُفتری دجّال کذاب ہے دشمنوں کے مقابل پر یہ عزت دے کہ تائید دعوے میں پیشگوئی پوری کرے۔ کبھی دُنیا میں یہ ہوا ہے کہ کاذب کی خدا تعالیٰ نے ایسی مدد کی ہو کہ وہ گیارہ برس سے خدا تعالیٰ پر یہ افترا کر رہا ہو کہ اُس کی وحیِ ولایت اور وحیِ محدثیت میرے پر نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اُس کی رگِ جان نہ کاٹے بلکہ اُس کی پیشگوئیاں کو پورا کر کے آپ جیسے دشمنوں کو منفعل اور نادم اور لاجواب کرے اور آپ کی کوشش کا نتیجہ یہ ہو کہ آپ کی تکفیر سے پہلے تو کل ۷۵ آدمی سالانہ جلسہ میں شریک ہوں اور بعد آپ کی تکفیر اور جانکاہی اور لوگوں کے روکنے کے تین سو ستائیس ۳۲۷ احباب اور مخلص جلسہ اشاعتِ حق پر دَوڑے آویں۔ اب اِس سے زیادہ کیا لکھوں مَیں اِس خط کو انشاء اللہ چھاپ کر شائع کرونگا اور مجھے اِس بات کی ضرورت نہیں کہ اس الہامی پیشگوئی کی آزمایش کے لئے بٹالہ میں کوئی مجلس مقرر کروں مناسب ہے کہ آپ بھی اپنے اشاعۃ السنّہ میں میرے اِس خط کو شائع کر دیں اور یہ بات بھی ساتھ لکھ دیں کہ اب آپ کو قبول کرنے میں کیا عذر ہے خود منصف لوگ دیکھ لیں گے کہ وہ عُذر صحیح یا غلط ہے۔

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 322، 323 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 322، 323 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 210 پر درج ہے

ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں[۱] اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۵۹، ۶۰۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

۱۸۸۶ء

"پھر خدائے کریم نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ

تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پُوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تُو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی[۲]۔ اگر وہ توبہ نہ

---

[۱] "یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک رُوح واپس منگوایا جاوے ..... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سا کلام ہے ..... مگر اِس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اِس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت رُوح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردوں کی بھی رُوح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک رُوح ہی منگائی گئی ہے مگر ان رُوحوں اور اس رُوح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵)

[۲] "جس وقت حضور نے دعویٰ کیا اُس وقت آپ کے خاندان میں ستر کے قریب مرد تھے لیکن اب ان کے سوا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی یا روحانی اولاد ہیں ان ستر میں سے کسی ایک کی بھی اولاد موجود نہیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ الحکم نمبر ۱۹ تا ۲۲ مورخہ ۲۱/۲۸ مئی و ۷/۱۴ جون ۱۹۴۳ء صفحہ ۱۰)

زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں۔ اور نہ یہ معلوم کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ مخواہ پیدا ہوگی، چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی امکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔ اخیر پر ہم یہ بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اخبار مذکورہ بالا میں منشی محمد رمضان صاحب نے تہذیب سے گفتگو نہیں کی بلکہ دینی مخالفوں کی طرح جا بجا مشہور افترا۔ پردازوں سے اس عاجز کو نسبت دی ہے۔ اور ایک جگہ پر جہاں اس عاجز نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدائے تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی۔ کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔ اس پیشگوئی پر منشی صاحب فرماتے ہیں کہ الہام کئی قسم کا ہوتا ہے۔ نیکوں کو نیک باتوں کا اور زانیوں کو عورتوں کا۔ ہم اس جگہ کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ ناظرین منشی صاحب کی تہذیب کا آپ اندازہ کریں۔ پھر ایک اور صاحب ملازم دفتر ایگزیمنر صاحب ریلوے لاہور کے جو اپنا نام نبی بخش[1] ظاہر کرتے ہیں۔ اپنے خط مرسلہ ۱۳ر جون ۱۸۸۶ء میں اس عاجز کو لکھتے ہیں کہ تمہاری پیشگوئی جھوٹی نکلی اور دختر پیدا ہوئی اور تم حقیقت میں بڑے فریبی اور مکار اور دروغ گو آدمی ہو۔ ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہہ سکتے ہیں کہ اے خدائے قادر مطلق۔ یہ لوگ اندھے ہیں ان کو آنکھیں بخش۔ یہ نادان ہیں ان کو سمجھ عطا کر۔ یہ شرارتوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو نیکی کی توفیق دے۔ بھلا کوئی اس بزرگ سے پوچھے کہ وہ فقرہ یا لفظ کہاں ہے جو کسی اشتہار میں اس عاجز کے قلم سے نکلا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ لڑکا اسی حمل میں پیدا ہوگا۔ اس سے ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔ اگر میں نے کسی جگہ ایسا لکھا ہے تو میاں نبی بخش صاحب پر واجب ہے کہ اس کو کسی اخبار میں چھپا دیں۔ اس عاجز کے اشتہارات پر اگر کوئی منصف آنکھ کھول کر نظر ڈالے تو اسے معلوم ہوگا کہ ان میں کوئی بھی ایسی پیشگوئی درج نہیں جس میں ایک ذرہ غلطی کی بھی گرفت ہوسکے بلکہ وہ سب سچی ہیں اور عنقریب اپنے اپنے وقت پر ظہور پکڑ کر مخالفین کی ذلت اور رسوائی کا موجب ہوں گی۔ دیکھو ہم نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں جو یہ پیشگوئی اجمالی طور پر لکھی تھی کہ ایک امیر نووارد پنجابی الاصل کو کچھ ابتلا درپیش ہے کیسی وہ سچی نکلی۔ ہم نے صدہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو مختلف شہروں میں بتلا دیا تھا کہ اس شخص پنجابی الاصل سے مراد دلیپ سنگھ ہے جس کی پنجاب میں آنے کی خبر مشہور ہو رہی ہے، لیکن اس ارادہ سکونت پنجاب میں وہ ناکام رہے گا۔ بلکہ اس سفر میں اس کی عزت و آسائش یا جان کا خطرہ ہے اور یہ پیشگوئی ایسے وقت میں لکھی گئی اور عام طور پر بتلائی گئی تھی۔ یعنی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو جبکہ اس ابتلاء کا کوئی اثر و نشان ظاہر نہ تھا۔ بالآخر اس کو مطابق اسی پیشگوئی کے بہت حرج اور تکلیف اور تنگی اور خجالت اٹھانی پڑی اور اپنے مدعا سے محروم رہا۔ سو دیکھو اس پیشگوئی کی صداقت کیسی کھل گئی۔ اسی طرح سے اپنے اپنے وقت پر سب پیشگوئیوں کی سچائی ظاہر ہوگی اور دشمن روسیاہ نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ رسوا ہوں گے۔ یہ خدائے تعالیٰ کا فعل ہے جو ابھی تک انہیں اندھا کر رکھا ہے۔ ان کے دلوں کو سخت کر دیا اور ہمارے دل میں درد اور خیر خواہی کا

---

[1] یہ صاحب بعد میں احمدیت میں داخل ہو گئے اور بہت مخلص ثابت ہوئے (المرتب)

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 113 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 212 پر درج ہے

ایک برس تک انتظار کریں۔ اور یا مباہلہ کرلیں۔ ششم ۔ اور اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی نہ کریں تو مجھ سے

کیا تم میں ایک بھی سوچنے والا نہیں جو اس بات کو سوچے۔ کیا تم میں ایک بھی دل نہیں جو اس بات کو سمجھے ۔ زمین نے عزت دی۔ آسمان نے عزت دی اور قبولیت پھیل گئی۔

پانچواں وہ امر جو مباہلہ کے بعد میرے لئے عزت کا موجب ہوا۔ علم قرآن میں اتمام حجت ہے۔ میں نے یہ علم پاکر تمام مخالفوں کو کیا عبدالحق کا گروہ اور کیا بٹالوی کا گروہ ۔ غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لئے مدعو کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔ اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے انہوں نے مُہر لگا دی۔ سو یہ سب کچھ مباہلہ کے بعد ہوا۔ اور اسی زمانہ میں کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بھی نہ لکھ سکا۔ تو کیا اب تک عبدالحق اور اس کی جماعت ذلیل نہ ہوئی ۔ اور کیا اب تک یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجھے دی۔

چھٹا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور عبدالحق کی ذلت کا موجب ہوا۔ یہ ہے کہ عبدالحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اُس کے گھر میں پیدا ہوگا ۔ اور میں نے بھی خدا تعالےٰ سے الہام پاکر یہ اشتہار انوار الاسلام میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالےٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ سو خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہوگیا۔ جس کا نام شریف احمد ہے اور قریباً پونے دو برس کی عمر رکھتا ہے۔ اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔ کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔ اور جو کچھ میں نے خدا کے الہام سے کہا خدا نے اس کو پورا کر دیا۔ چنانچہ ضیاء الحق میں بھی اسی لڑکے کا ذکر لکھا گیا ہے۔

ساتواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستباز بندوں کا وہ مخلصانہ جوش ہے جو انہوں نے میری خدمت کے لئے دکھلایا۔ مجھے کبھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ میں خدا کے ان احسانات کا شکر ادا کرسکوں۔ جو روحانی اور جسمانی طور پر مباہلہ کے بعد میرے وارد حال ہوگئے ۔ روحانی انعامات کا نمونہ میں لکھ چکا

انجام آتھم صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 212 پر درج ہے

۱۳ر جنوری ۱۹۰۶ء

(۱) لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ غَیْرِ التَّقْوٰی (۲) زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ وَنَهْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ (۳) عَفَتِ الدِّیَارُ کَذِکْرِیْ (۴) قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاؤُکُمْ۔[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۴)

۱۴ر جنوری ۱۹۰۶ء

(۱) "کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (۲) سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (۳) ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

(ترجمہ) خدا نے ابتداء سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے (۲) خدائے رحیم کہتا ہے کہ سلامتی ہے یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں، اس کے یہ معنی ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔ فقرہ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ مدینہ کی طرف۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۵ر جنوری ۱۹۰۶ء

"تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"[2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) (۱) کوئی عمل تقویٰ کے بغیر ذرہ بھر قبول نہیں کیا جائے گا (۲) قیامت والا زلزلہ۔ اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے (۳) گھر مٹ جائیں گے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں (۴) کہہ دے کہ میرے رب کو تمہاری پرواہ کیا ہے اگر تم دُعا نہیں کرو گے۔

[2] (ترجمہ از مرتب) شاہِ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔

(نوٹ از مرتب) چنانچہ اس الہام کے بعد بالکل خلافِ توقع ایران میں جلد ہی شورِ بغاوت برپا ہوا اور مرزا محمد علی شاہ ایران نے مجبوراً بتاریخ ۱۵ر جولائی ۱۹۰۹ء روس کے سفارت خانہ میں پناہ لی۔ آخر وہ تخت سے معزول [redacted] اور پارلیمنٹ بنائی گئی۔ مفصل دیکھئے "دعوۃ الامیر" تصنیف حضرت سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ [redacted] بنصرہ العزیز اردو ایڈیشن نمبر ۳ صفحہ ۲۰۳ تا ۲۰۵۔ فارسی ایڈیشن صفحہ ۳۲۶ تا ۳۲۹ میں دوسری پیشگوئی۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 503 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 213 پر درج ہے

اور چوں نہیں کریں گے اور بخاری اور مسلم اور ابن ماجہ اور ابوداؤد اور نسائی اور موطا غرض تمام ذخیرہ حدیثوں کو جس طرح پر حضرات موحدین مانتے ہیں سر جھکا کر سب کو مان لیں گے اور اگر کوئی عرض کرے گا کہ حضرت آپ تو حَکَم ہو کر آئے ہیں کچھ تو ان علماء سے اختلاف کیجیئے تو نہایت عاجزی اور مسکینی سے کہیں گے کہ حَکَم کیسے۔ ہماری کیا مجال کہ ہم صحاح ستہ کی کچھ مخالفت کریں۔ یا حضرت مولانا شیخ الکل نذیر حسین اور حضرت مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی اور یا حضرت مولانا امام المقلدین رشید احمد گنگوہی کے اجتہادات اور انکے اکابر کی تشریحات کی مخالفت کریں۔ یہ حضرات جو کچھ فرما چکے سب ٹھیک اور بجا ہے۔ ہم کیا اور ہمارا وجود کیا۔ ظاہر ہے کہ جبکہ مہدی اس طرح پر تسلیم محض ہو کر آئیں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ علماء اُن کو کافر کہیں یا اُن کا نام دجال رکھیں۔ اکثر یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں عوام کالانعام کے آگے محض دھوکا دہی کے طور پر یہ بیان کیا کرتے ہیں کہ دیکھو مسلم میں یہ کیسی واضح حدیث ہے کہ مسیح موعود دمشق کے مشرقی منارہ کے نزدیک آسمان پر سے اُترے گا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھے گا۔ اور اس پیشگوئی کے ظاہر الفاظ میں دمشق اور اس کے شرقی طرف ایک منارہ کا بیان ہے جس کے نزدیک مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا ضروری ہے۔ پس اگر ان تمام الفاظ کی تاویل کی جائے گی تو پھر پیشگوئی کچھ بھی نہ رہے گی۔ بلکہ مخالفت کے نزدیک ایک باعث تمسخر ہوگا۔ کیونکہ پیشگوئی کی تمام شوکت اور اس کا اثر اپنے ظاہر الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے اور پیشگوئی کرنے والے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان علامتوں کو یاد رکھیں اور انہی کو مدعی صادق کا معیار ٹھیرائیں۔ مگر تاویل میں تو وہ سارے نشان مقرر کردہ گم ہو جاتے ہیں۔ اور یہ امر مقبول اور مسلّم ہے کہ نصوص کو ہمیشہ انکے ظاہر پر حمل کرنا چاہیئے اور ہر ایک لفظ کی تاویل مخالف کو تسکین نہیں دے سکتی کیونکہ اس طرح تو کوئی مقدمہ فیصلہ ہی نہیں ہو سکتا بلکہ اگر ایک شخص تاویل کے طور پر اپنے مطلب کے موافق کسی حدیث کے معنے کر لیتا ہے اور الفاظ کے معنے کو تاویل کے طور پر اپنے مطلب

تحفہ گولڑویہ صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 161 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 214 پر درج ہے

۳۰۱

کلمے اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ ابراہیمؑ پر سلام (یعنی اس عاجز پر) ہم نے اُس سے محبت کی اور غم سے نجات دی ہم نے ہی یہ کیا۔ پس تم ابراہیمؑ کے قدم پر چلو۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۹ تا ۱۲ مطبوعہ ۱۹۰۰ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۵ تا ۳۶۸)

۱۹۰۰ء "سُبْحَانَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَکَ یَنْقَطِعُ اٰبَآؤُکَ وَیُبْدَءُ مِنْکَ۔ عَطَاءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا وَّلَنُحْیِیَنَّکَ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً۔ ثَمَانِیْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذَالِکَ اَوْ تَزِیْدُ عَلَیْہِ سِنِیْنًا۔ وَکَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ ھٰذَا مِنْ رَّحْمَۃِ رَبِّکَ۔ یُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ لِیَکُوْنَ اٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ وَتَھْذِیْبِ الْاَخْلَاقِ۔ وَقَالُوْا سَیَنْقَلِبُ الْاَمْرُ۔ وَمَا کَانُوْا عَلَی الْغَیْبِ مُطَّلِعِیْنَ۔ اِنَّآ اٰتَیْنَاکَ الدُّنْیَا وَخَزَآئِنَ رَحْمَۃِ رَبِّکَ وَ اِنَّکَ مِنَ الْمَنْصُوْرِیْنَ۔ وَاِنِّیْ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ

---

[1] (ترجمہ از مرتب) وہ خدا بہت پاک اور بہت مبارک اور بہت اُونچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا۔ وہ وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا اور سلسلہ خاندان تجھ سے شروع ہوگا۔ یہ وہ عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ تجھ پر خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ اور کہا جائے گا کہ ظالموں کے لئے ہلاکت ہے۔ تو دُور کی نسل بھی دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گے۔ اسّی سال یا اس کے قریب یا اس سے چند سال زیادہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پُورا ہو کر رہے گا۔ یہ تیرے رب کی رحمت سے ہے۔ وہ اپنی نعمت کو تجھ پر پُورا کرے گا تا کہ مومنوں کے لئے نشان ہو۔ اللہ تعالیٰ کئی معرکوں میں تیری نصرت کرے گا۔ اور اللہ اپنا نور پُورا کرے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ اور وہ مکر کرتے ہیں۔ اللہ انہیں ان کے مکر کی سزا دے گا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ دیکھ اللہ تعالیٰ کی رحمت تجھ سے قریب ہے۔ اُس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ اُس کی مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ دُور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے۔ ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی ٹلا نہیں سکتا۔ وہ غالب اور عظمت والا ہے۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اپنی ہدایت، اپنے سچے دین اور اخلاق کی درستی کے لئے بھیجا۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ عنقریب یہ معاملہ درہم برہم کر دیا جائے گا حالانکہ انہیں غیب پر کوئی اطلاع نہیں۔ ہم نے تجھے دُنیا اور تیرے رب کی رحمت کے خزانے دیئے اور تو ان لوگوں میں

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 301 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 215 پر درج ہے

بارے میں اس قدر کافی سمجھا گیا ہے کہ وہ خارق عادت اور انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوں یا یہ کہ کسی ایسے غیب پر مشتمل ہوں جو انسانی پیش بینی سے بلند تر ہو۔ جب ایک پیشگوئی خارق عادت کے طور پر بیان کی جائے جس کے بیان کرنے کے وقت کسی عقل اور فہم کو یہ خیال نہ ہو کہ ایسا امر ہونے والا ہے اور صریح وہ ایک غیر معمولی بات ہو جس کی گذشتہ صدہا سال میں کوئی نظیر نہ پائی جائے اور نہ آئندہ اس کے ظہور کے لئے آثار ظاہر ہوں اور وہ پیشگوئی سچی نکلے تو عقل سلیم حکم دیتی ہے کہ ایسی پیشگوئی ضرور منجانب اللہ سمجھی جائیگی ورنہ تمام نبیوں کی پیشگوئیوں سے انکار کرنا پڑیگا۔ اب ذرا کان کھول کر سُن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیشگوئی ہے اُس کو ایسا خیال کرنا کہ اُس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی یہ خیال سراسر غلط ہے کہ جو محض قلت تدبر اور کثرت تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیشگوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئیگی۔ اور اگر وہ صرف معمولی بات ہو جس کی نظیریں آگے پیچھے صدہا موجود ہوں اور اگر کوئی ایسا خارق عادت امر نہ ہو جو قیامت کے آثار ظاہر کرے تو پھر میں خود اقرار کرتا ہوں کہ اس کو پیشگوئی مت سمجھو۔ اس کو بقول اپنے تمسخر ہی سمجھ لو۔ اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔ پس اس صورت میں اگر خدا تعالیٰ نے اس آفت شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں اس سے زیادہ نہیں کیونکہ ضرور ہے کہ یہ حادثہ میری زندگی میں ظہور میں آجائے۔✤

✤ خدا تعالیٰ کا الہام ایک یہ بھی ہے۔ "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعودہ کے وقت بہار کے دن ہونگے۔ اور جیسا کہ بعض الہامات سے سمجھا جاتا ہے غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا اس کے قریب اور غالباً وہ وقت نزدیک ہے جبکہ وہ پیشگوئی ظہور میں آجائے اور ممکن ہے کہ خدا اس میں کچھ تاخیر ڈال دے۔ منہ

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 258 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 215 پر درج ہے

گر یہ دلیل ٹوٹ نہ سکی۔ حافظ صاحب علم سے بے بہرہ ہیں۔ اُن کو خبر نہیں کہ ہزارہا نامی علماء اور اولیاء ہمیشہ اسی دلیل کو کفار کے سامنے پیش کرتے رہے اور کسی عیسائی یا یہودی کو طاقت نہ ہوئی کہ کسی ایسے شخص کا نشان دے جس نے افترا کے طور پر مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرکے زندگی کے تئیس برس پورے کئے ہوں۔ پھر حافظ صاحب کی کیا حقیقت اور سرمایہ ہے کہ اس دلیل کو توڑ سکیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے بعض جاہل اور نافہم مولوی میری ہلاکت کے لئے طرح طرح کے حیلے سوچتے رہے ہیں تا یہ مدت پوری نہ ہونے پاوے جیسا کہ یہودیوں نے نعوذ باللہ حضرت مسیح کو رفع سے بے نصیب ٹھیرانے کے لئے صلیب کا حیلہ سوچا تھا تا اس سے دلیل پکڑیں کہ عیسیٰ بن مریم اُن صادقوں میں سے نہیں ہے جن کا رفع الی اللہ ہوتا رہا ہے۔ مگر خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گا اور اپنی طرف تیرا رفع کرونگا۔ جیسا کہ ابراہیم اور دوسرے پاک نبیوں کا رفع ہوا۔ سو اس طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسّی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔ جیسا کہ یہودی صلیب سے نتیجہ عدم رفع کا نکالنا چاہتے تھے۔ اور خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام + خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا۔ جیسا کہ اندھا ہونا۔ تا اس سے بھی کوئی بدنتیجہ نہ نکالیں اور خدا نے مجھے اطلاع دی کہ بعض ان میں سے تیرے پر بددعائیں بھی کرتے رہیں گے مگر ان کی بددعائیں میں انہی پر ڈالوں گا۔ اور درحقیقت لوگوں نے اس خیال سے کہ کسی طرح لو متوفّیٰ کے نیچے مجھے لے آئیں منصوبہ بازی میں کچھ کمی نہیں کی۔ بعض مولویوں نے قتل کے فتوے دیئے بعض مولویوں نے جھوٹے قتل کے مقدمات بنانے کے لئے میرے پر گواہیاں دیں۔ بعض مولوی ﴿۸﴾

+ الہام الٰہی آنکھ کے بارے میں یہ ہے تنزل الرحمة علٰی ثلٰث العَیْنُ وعلی الاخرین۔ یعنی تیرے تین عضووں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ ایک آنکھ اور باقی دو اور۔ منہ

تحفہ گولڑویہ [ضمیمہ] صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 44 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 216 پر درج ہے

نام آسمان پر احمد ہو گا۔ اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائے گا ایسا ہی یہ آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب اُمت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہو گا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائیگا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہو گا۔

اب ہم بطور نمونہ چند الہامات دوسری کتابوں میں سے لکھتے ہیں چنانچہ ازالۃ اوہام میں صفحہ ۶۳۴ سے آخیر تک اور نیز دوسری کتابوں میں یہ الہام ہیں جعلناک المسیح ابن مریم۔ ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ یہ کہینگے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سُنا سو تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں تم ظاہر لفظ اور ابہام پر قانع ہو۔ اور پھر ایک اَور الہام ہے اور وہ یہ ہے الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم انت الشیخ المسیح الذی لایُضاع وقتہ کمثلک دُرٌّ لایُضاع۔ یعنی خدا کی سب حمد ہے جس نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جاوے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ اور پھر فرمایا لنحیینک حیٰوۃ طیّبۃ ثمانین حولًا او قریبًا من ذالک۔ وترٰی نسلًا بعیدًا مظہر الحق والعلاء [کانّ اللہ نزل من السماء۔ یعنی ہم تجھے ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کرینگے۔ اسّی برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ اور تو ایک دُور کی نسل دیکھے گا۔ بلندی] اور غلبہ کا مظہر گویا خدا آسمان سے نازل ہُوا۔ اور پھر فرمایا۔ یأتی قمر الانبیاء وامرک یتأتّٰی ما انت ان تترک الشیطان قبل ان تغلبہ۔ الفوق معک والتحت مع اعداءک۔ یعنی نبیوں کا چاند چڑھے گا۔ اور تو کامیاب ہو جائیگا۔ تو ایسا نہیں کہ شیطان کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ اس پر غالب ہو۔ اور اوپر رہنا تیرے حصہ میں ہے اور نیچے رہنا تیرے دشمنوں کے حصہ میں۔ اور پھر فرمایا۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ وما کان اللہ لیترکک حتّٰی یمیز الخبیث من الطیّب۔ سبحان اللہ انت وقارہ۔ فکیف ۳۳

تحفہ گولڑویہ صفحہ 33 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 69 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 216 پر درج ہے

۵۳۷

رکھوں گا اور اُن میں ترقی اور عروج دوں گا۔
مَیں اس بات کا کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ مَیں بخوبی جانتا ہوں کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ ملوک، ملکدار تاجر اور ہر قسم کے معزز لوگ یہی ہوں گے۔ لوگوں کے نزدیک یہ انہونی بات ہے مگر مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہی ہوگا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے بلکہ مجھے وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے ہیں جو گھوڑوں پر سوار تھے۔
یہ خوش قسمتی کی بات ہے کہ جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے اب اس وقت کوئی اس کو باور نہیں کر سکتا۔
لیکن مَیں جانتا ہوں کہ ایسا ہوگا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ دین و دنیا ان میں ہی آجائیں گے اس وقت کسی کو خیال ہو سکتا تھا کیونکہ اتنے آدمی صرف آپ کے ساتھ تھے جو ایک چھوٹے حجرہ میں آجاتے تھے اور لوگ ایسی باتوں کو سُنکر اور گھر جا کر استہزاء کرتے تھے کہ گھر سے نکلنے کا موقعہ نہیں ملتا اور یہ دعوے ہیں۔ آخر سب کو معلوم ہو گیا کہ جو فرمایا تھا وہ سچ تھا۔
مامور اپنی ابتدائی حالت میں ہلال کی طرح ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص اس کو نہیں دیکھ سکتا لیکن جو تیز نظر ہوتے ہیں وہ دیکھ لیتے ہیں اسی طرح پر سعید الفطرت مومن مامور کو اس کی ابتدائی حالت میں جبکہ وہ ابھی مخفی رہتا ہے شناخت کر لیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ماننے والوں کا نام سابقین رکھا ہے لیکن جب بہت سے مسلمان فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے تو ان کا نام صرف ناس رکھا گیا جیسے فرمایا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (النصر: ۲،۳)
حقیقت یہی ہے کہ جب حق کھل جاتا ہے پھر انکار کی گنجائش نہیں رہتی جیسے جب دن چڑھا ہوا تو پھر بجز شپر کے کون انکار کرے گا۔
اصل بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جن پر حق کھل جاتا ہے مگر دُنیا کے تعلقات اور مجبوریوں کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں اور اس حق سے محروم رہتے ہیں۔ پس ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دُعا مانگنی چاہیئے کہ وہ ان ظلمتوں سے بچا رہے اور قبولِ حق کے لیے کوئی روک اس کے واسطے نہ ہو۔
نواب صاحب:۔ آپ میرے لیے ایمان کی دُعا کریں۔ دنیا سے تو آخر ایک دن مر ہی جانا ہے۔
حضرت اقدس:۔ اچھا مَیں تو دُعا کروں گا مگر آپ کو بھی ان آداب اور شرائط کا لحاظ رکھنا چاہیئے جو دُعا کے واسطے ضروری ہیں۔ میرے دُعا کرنے سے کیا ہوگا جب آپ توجہ نہ کریں۔ بیمار کو چاہیئے کہ طبیب کی ہدایتوں اور پرہیز پر بھی تو عمل کرے۔ پس دُعا کرانے کے واسطے ضروری ہے کہ آدمی خود اپنی اصلاح بھی کرے۔
شیر اعلیٰ:۔ کیا جناب کو یہ بھی اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی عمر کتنی ہوگی۔
حضرت اقدس:۔ ہاں عمر کے متعلق مجھے الہاماً یہ بتایا گیا تھا کہ وہ اسّی کے قریب ہوگی۔ اور حال میں ایک رؤیا کے ذریعہ

ملفوظات جلد سوم صفحہ 537، 538 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 216 پر درج ہے

یہ بھی معلوم ہوا کہ ۱۵ سال اور بڑھانے کے واسطے دُعا کی ہے۔

(اس پر حضرت اقدس نے رؤیا سنایا جو الحکم میں درج ہو چکا ہے۔ ایڈیٹر)

مشیر اعلیٰ:۔ جناب کی عمر کیا ہو گی؟

حضرت اقدس:۔ ۶۵ یا ۶۶ سال۔

جب ایک عقیدہ پُرانا ہو جاتا ہے اور دیر سے انسان اس پر رہتا ہے تو پھر اسے اس کے چھوڑنے میں بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ وہ اس کے خلاف نہیں سُن سکتا بلکہ خلاف سُننے پر وہ خون تک کرنے کو تیار ہو جاتا ہے کیونکہ پُرانی عادت طبیعت کے رنگ میں ہو جاتی ہے۔ اس لیے مَیں جو کچھ کہتا ہوں اس کی مخالفت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ایک جمے ہوئے خیال کو یہ لوگ چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

مشیر اعلیٰ:۔ اصل میں یہ کام جو آپ کر رہے ہیں، ہے بھی عظیم الشان۔

حضرت اقدس:۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ یہ تو خلاقتِ الٰہی ہے۔ جو میری مخالفت کرتا ہے وہ میری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی اخلاقی اور عملی حالت بہت خراب ہو چکی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس فسق و فجور کی آگ سے ایک جماعت کو بچائے اور مخلص اور متقی گروہ میں شامل کرے۔

یہ انقلاب عظیم الشان جو مسلمانوں کی اس حالت میں ہونے والا ہے اگر یہ انقلاب ہوا تو سمجھ لو کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے ورنہ جھوٹا ٹھہرے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے کام کو کوئی روک نہیں سکتا۔

مسیح موعود جو نام رکھا ہے اور کسیر الصلیب اس کا کام مقرر فرمایا ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ عیسائیت کا زمانہ ہو گا اور عیسائیت نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہو گا۔ چنانچہ اب دیکھ لو کہ تیس لاکھ کے قریب آدمی مُرتد ہو چکے ہیں۔ اور پھر ان مرتدین میں شیخ، سید، مغل، پٹھان ہر قوم ہر طبقہ کے لوگ ہیں۔ عورتیں بھی ہیں اور مرد بھی ہیں اور بچے بھی ہیں۔ کوئی شہر نہیں جہاں ان کی چھاؤنی نہ ہو اور انہوں نے اپنا سکہ نہ جمایا ہو۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے کہ حقیقی خدا کو چھوڑ کر ایک بناوٹی اور مصنوعی خدا بنایا جاوے اور اس کی پرستش ہو۔ پھر یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور افضل الرسل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی گئیں آپ کی شانِ پاک میں ہر قسم کی گستاخیاں اور ہرزہ گوئیاں روا رکھی گئیں جن کو سُن کر بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے اور کوئی نیک انسان اُن کو سُن ہی نہیں سکتا۔ جب ہم ان باتوں کو برداشت نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ کی غیرت

ملفوظات جلد سوم صفحہ 538،537 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 216 پر درج ہے

دوران سر اور کمیٔ خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصّہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔ بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے کہ نماز کے لئے جب زینہ چڑھکر اوپر جاتا ہوں تو مجھے اپنے ظاہر حالت پر امید نہیں ہوتی کہ زینہ کی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھنے تک میں زندہ رہوں گا۔ اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لئے موجود ہوتا ہے اور ایسے مریضوں کے انجام کی نظریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکر افتراء پر جرأت کرسکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسے پر کہتا ہے کہ میری اسّی برس کی عمر ہوگی۔ حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے پنجہ میں ہر وقت پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسی مرضوں والے مدقوق کی طرح گداز ہو کر جلد مر جاتے ہیں یا کاربنکل یعنی سرطان سے اُن کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر جس زندگے میں ایسی حالت پُر خطر میں تبلیغ میں مشغول ہوں کیا کسی مفتری کا کام ہے۔ جب میں بدن کے اوپر کے حصہ میں ایک بیماری۔ اور بدن کے نیچے کے حصّہ میں ایک دوسری بیماری دیکھتا ہوں تو میرا دل محسوس کرتا ہے کہ یہ وہی دو چادریں ہیں جن کی خبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ ص۵

مَیں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہمخیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بد زبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں

اربعین نمبر 4 صفحہ 129 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 471 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 216 پر درج ہے

میری طرف بناوٹ سے منسوب کر دیتا تو میں اُسے پکڑتا اور اُسکی رگِ جان قطع کر دیتا۔ گویا یہ تمام آیات رسالہ قطع الوتین سے رد ہو گئیں۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ گویا یہ تمام وعید خدا تعالیٰ کے جو اُوپر کی تمام آیتوں میں مفتریوں کے متعلق ہیں یہ بالکل خلاف واقع باتیں تھیں اور یہ انبیاء علیہم السلام اگر نعوذ باللہ افتراء کرنیوالے ہوتے تب بھی بقول حافظ صاحب ہلاک نہ کئے جاتے تو گویا خدائی گورنمنٹ میں مفتریوں کیلئے کوئی انتظام نہیں اور وہاں ہر ایک فریب چل جاتا ہے* - اور یہ امکان باقی رہتا ہے کہ اگر خدا پر کوئی نبی افتراء بھی کرتا تو دُنیا کی زندگی میں اس کے لئے کوئی عذاب نہ تھا۔ گویا خدا کے قانون سے انسانی گورنمنٹ کے قانون بڑھکر ہیں کہ ان میں جھوٹی دستاویز بنانے والے دست بدست پکڑے جاتے اور سزا پاتے ہیں۔ اس جگہ یہ مسئلہ بھی حل ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی تکمیل تک جو تیئیس ۲۳ برس کی مدت تھی مُہلت ملنا اور مخالفانہ کوششوں سے جو ہلاک کرنے کے لئے تھیں محفوظ رہنا اور زندگی پوری کرکے خدا کے حکم کے ساتھ جانا جیساکہ میرے لئے بھی اسّی برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے جبتک میں سب کچھ پُورا کر لوں یہ باتیں حافظ صاحب کی نظر میں معجزہ کے رنگ میں نہیں ہیں اور نہ ایسی پیشگوئیوں کے پُورا ہونے پر کوئی شخص صادق سمجھا جاتا ہے۔ غرض کیا میں اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حافظ صاحب کے مذہب کے رُو سے اس حفاظت اور عصمت الٰہی کو اپنی سچائی کی دلیل نہیں ٹھہرا سکتے بلکہ کاذب بھی اس میں شریک ہو سکتا ہے۔ مگر اس طرح پر تو قرآن شریف کا تمام بیان غلط ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر ایک مفتری پکڑا جائیگا۔ ذلیل ہوگا۔ ہلاک ہوگا۔

* جبکہ حافظ صاحب کے نزدیک جھوٹے پیغمبروں کی بھی اس قدر تائید ہو سکتی ہے کہ باوجود دشمنوں کی جان توڑ کوششوں کے وہ اسوقت تک زندہ رہ سکتے ہیں کہ اپنے دین کو زمین پر جما دیں۔ تو اس اصول سے سچے نبی سب خاک میں مل گئے اور جھوٹ اور سچ میں سخت گڑبڑ پڑ گیا۔ اور ظاہر ہے کہ ہزاروں دشمنوں کے صدہا بد منصوبوں اور فریبوں اور کوششوں کے مخالف ایک مامور کو زندہ رکھنا اور دین کو زمین پر جما دینا یہ خدا تعالیٰ کا بڑا معجزہ ہے جو سچے اور کامل نبیوں کو دیا جاتا ہے۔ پس جبکہ اس معجزہ میں جھوٹے پیغمبر بھی شریک ہیں تو اس صورت میں معجزہ بھی قابل اعتبار نہ رہا اور سچے نبی کی سچائی پر کوئی علامت قائم نہ رہی۔ واہ واہ! حافظ صاحب آپ نے اسلام کا ہی خاتمہ کیا۔ حافظ ہوں تو ایسے ہوں۔ منہ

تحفۃ الندوہ صفحہ 93 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 217 پر درج ہے

۱۱ عبد اللہ آتھم صاحب کو ایک ہزار انعام کا وعدہ دیا گیا تھا۔ شرطیہ طور پر (تسلیم کیا گیا)۔ ۱۲ عبد اللہ آتھم صاحب کو دو ہزار روپیہ کے انعام کا وعدہ دیا گیا۔ ۱۳ ایضاً تین ہزار ایضاً۔ ۱۴ ایضاً چار ہزار ایضاً۔ ۱۵ انجام آتھم شائع کیا گیا (تسلیم ہوا) ۱۶ انجام آتھم میں مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ہم ۹ مولوی اور ۶۸ چھاپہ والے اگر ہمارے پر ایمان نہیں لائیں گے تو مر جائیں گے (مرزا صاحب نے اس کو تسلیم نہیں کیا)۔ ۱۷ اس پیش گوئی میں لیکھرام کے مرنے کی بابت وہ لوگوں کو بتلاتے ہیں کہ مباہلہ کریں (تسلیم کیا گیا)۔ ۱۸ گنگا بشن کو مباہلہ کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا) ۱۹ مولوی محمد حسین بٹالوی کو مباہلہ کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا گیا) ۲۰ رائے چندر سنگھ کو مباہلہ کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا گیا) ۲۱ پیشگوئی بابت مرنے لیکھرام کی۔ (تسلیم کیا گیا) ۲۲ نسبت

سواروں کے اپنی گرہ سے خرید کر دیئے تھے اور آئندہ گورنمنٹ کو اس قسم کی مدد کا عند الضرورت وعدہ بھی دیا۔ اور سرکار انگریزی کے حکام وقت سے بجلدوے خدمات عمدہ عمدہ چٹھیات خوشنودی مزاج ان کو ملی تھیں۔ چنانچہ سر لیپل گریفن صاحب نے بھی اپنی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ غرض وہ حکام کی نظر میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ اور بسا اوقات ان کی دلجوئی کے لئے حکام وقت ڈپٹی کمشنر کمشنر ان کے مکان پر آکر ان کی ملاقات کرتے تھے۔ یہ مختصر میرے خاندان کا حال ہے میں ضروری نہیں دیکھتا کہ اس کو بہت طول دوں۔

اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے* اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔ اور ابھی ریش و بروت کا آغاز نہیں تھا۔ میری پیدائش سے پہلے میرے والد صاحب نے بڑے بڑے مصائب دیکھے۔ ایک دفعہ ہندوستان کا پیادہ پا سیر بھی کیا۔ لیکن میری پیدائش

بقیہ حاشیہ

* نوٹ:۔ میں توام پیدا ہوا تھا ایک لڑکی جو میرے ساتھ تھی وہ چند روز کے بعد فوت ہو گئی تھی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح پر خدا تعالیٰ نے انثیت کا مادہ مجھ سے بکلی الگ کر دیا۔ منہ

حاشیہ

کتاب البریہ صفحہ 159 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 177 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 217 پر درج ہے

کوئی کوشش مجھ پر حملہ کرنے کی نہیں کی تھی ۱۳ ار جولائی ۹۷ء کو اُس نے اقبال کیا تھا میں خاص اُس کام کے واسطے وہاں اس روز گیا تھا اور اُس کو کہا کہ سچ سچ بتلا۔ اُسنے اپنے آپکو دو چار دفعہ رلیا رام بھی بتلایا بعد میں اقبال کیا۔ بغیر کسی دباؤ اُس نے اقبال کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اگر مجھے کوئی خطرہ نہ ہووے تو بتلاتا ہوں۔ اور پھر میرے وعدہ پر کہ تمہارا نقصان نہ ہوگا اقبال کیا تھا۔ پانچ آدمی موجود تھے۔ پریمداس۔ وارث دین۔ عبد الرحیم۔ دیال چند اور ایک اور آدمی نام یاد نہیں۔ وارث دین میرے ماتحت نہیں ہے وہ عیسائی نہیں* ہے۔ بیاس میں ہماری کوٹھی کے کھانے والے کمرہ میں یہ گفتگو عبد الحمید سے ہوئی تھی اور اسی وقت اسکی قلم سے اقبال لکھوایا تھا۔ اسکی قلم کا لکھا ہوا بھی کاغذ ہمنے دیا تھا۔ اوّل ایک اور کاغذ بطور مسودہ لکھا تھا۔ پھر اس کاغذ حرف II پر نقل کیا تھا۔ جہانتک مجھے علم ہے ہم نے یا ہمارے متعلقین نے کوئی لفظ یا حرف اُسکو نہیں بتلایا تھا۔ ۴ اور ۶ بجے شام کے درمیان کا یہ واقعہ ہے ۵ بجے کے بعد ۶ بجے سے پہلے لکھا گیا تھا۔ تین کس دیگر تھے۔ ایک سب پوسٹماسٹر۔ پوسٹماسٹر و تار بابو بلائے گئے تھے۔ اور انکو کہا گیا تھا کہ اس نوجوان سے پوچھ لو۔ اور انہوں نے دریافت کیا تھا اور اُن سے کہا تھا کہ میں اپنی خوشی سے لکھتا ہوں اور یہ امر سچ ہے۔ یہ تینوں گواہ ہندو ہیں۔ ہم کو معلوم نہیں کہ آریہ ہیں یا نہ۔ چونی لال کو ہم پیش کرینگے۔ ہماری کوٹھی پر تینوں

حاشیہ

آخر اس حسرت کو ساتھ لیجائیگا جس نے سمجھنا ہو سمجھے۔ میری عمر قریباً چونتیس یا پینتیس برس کے ہوگی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔ مجھے ایک خواب میں بتلایا گیا تھا کہ اب ان کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ میں اسوقت لاہور میں تھا جب مجھے یہ خواب آیا تھا۔ تب میں جلدی سے قادیاں پہنچا اور انکو مرض زحیر میں مبتلا پایا۔ لیکن یہ امید ہرگز نہ تھی کہ وہ دوسرے دن میرے آنے سے فوت ہو جائینگے۔ کیونکہ مرض کی شدت کم ہوگئی تھی اور وہ بڑے استقلال سے بیٹھے رہتے تھے۔ دوسرے دن شدت دوپہر کے وقت ہم سب عزیز انکی خدمت میں حاضر تھے کہ مرزا صاحب نے مہربانی سے مجھے فرمایا کہ اسوقت تم ذرہ آرام کر لو۔ کیونکہ جون کا مہینہ تھا اور

* یہ بات غلط ہے بلکہ وارث دین عیسائی ہے۔ ۱۲منہ

کتاب البریہ صفحہ 174 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 192 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 218 پر درج ہے

اِس جماعت میں سے ایک شخص دم میں دُنیا سے رخصت ہو جائے گا اور پیٹ پھٹ جائے گا اور شعبان کے مہینہ میں وہ فوت ہو گا۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴)

۸؍ستمبر ۱۹۰۶ء رؤیا۔ دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہے جو لڑکا لے کر آیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس کے حاشیہ پر سطر ہے ذرا پڑھ لینا۔ اُس کاغذ کے دائیں طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے:۔

دشمن نہایت اضطراب میں ہے

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۵؍ستمبر ۱۹۰۶ء "فرمایا۔ گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے:۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ

ہم نے آج کشفی نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں مگر اس پر لکھا ہے۔ خیر۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء "(۱)[1] قَالَ رَبُّکَ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ۔[2]

(۲) قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ۔ اُجِیْبَتْ دَعْوَتُکَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔[3]

(۳) بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ اِلْھَامِکَ وَوَحْیِکَ وَرُؤْیَاکَ۔[4]

---

[1] یہ الہام ۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء کو ہوا تھا۔ دیکھئے صفحہ ۵۶۳۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ از مرتب) (۱) تیرے رب نے فرمایا ہے کہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اُترنے والی ہے جو تجھے خوش کر دے گی، اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے۔

[3] (ترجمہ) (۲) اللہ تعالیٰ نے تیری دُعا سن لی۔ تیری دُعا قبول کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں۔

[4] (۳) برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں۔

گلشنِ شرع را ہمے بویم		گُلِ دیں را ببار مے بینم

یعنی اُس سے شریعت تازہ ہو جائیگی اور دین کے شگوفوں کو پھل لگیں گے۔ یہ اُس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ میں درج ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہر یک دین پر بذریعہ اس عاجز کے دینِ اسلام غالب کیا جائیگا اور پھر صفحہ ۴۹۱ براہین یہ الہام ہے کہ خدا تجھ کو ترک نہیں کریگا جبتک کہ خبیث اور پاک میں فرق کر کے دِکھلاوے۔

تا چہل سال اے برادرِ من		دَورِ آں شہسوار مے بینم

یعنی اُس روز سے جو وُہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کریگا چالیس۴۰ برس تک زندگی کریگا۔ اَب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوتِ حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسّی برس تک یا اسکے قریب تیری عُمر ہے سو اِس الہام سے چالیس۴۰ برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں سے دس برس کامل گذر بھی گئے دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸ واللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر اگرچہ ابتک حضرت نوح کی طرح دعوتِ حق کے آثار نمایاں نہیں لیکن اپنے وقت پر تمام باتیں پُوری ہونگی۔

عاصیاں از امامِ معصُومم		خجل و شرمسار مے بینم

اِس بَیت میں اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اُس امام کی جو چودھویں صدی کے سر پر آئیگا مخالف اور نافرمان بھی ہونگے جنکے لئے آخر خجالت اور شرمساری مقدر ہے اسی کی طرف اِس الہام میں اشارہ ہے جو فیصلہ آسمانی میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ میں فتاح ہُوں تجھے فتح دُونگا ایک عجیب مدد تو دیکھے گا اور سجدہ گاہوں میں گریں گے یعنے مخالف لوگ یہ کہتے ہُوئے کہ خدایا ہمیں بخش کہ ہم خطاوار تھے۔

نشان آسمانی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 374 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 219 پر درج ہے

یہ خیال گذرتا ہے۔ واللہ اعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر مکر کرے۔ یعنی مرد میدان بن کر کارروائی نہ کرے بلکہ چھپ کر عورتوں کی طرح کوئی نقصان پہنچانا چاہے جس کا نتیجہ آخر بریت ہو۔ مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس کے کیا معنے ہیں۔ ایک مردوں کی چال ہوتی ہے اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گمنام ہو کر کوئی بدی کرتا ہے یا عورت کی طرح چھپ کر کوئی حملہ کرتا ہے۔ اور آخری فقرہ کے یہ معنے ہیں کہ فرعون کے شر سے ہم نے بنی اسرائیل کو بچا لیا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء "دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا:۔

"بشیر الدولہ"

فرمایا: کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولتمندی ہو جائے۔ اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبالمند اور صاحب دولت ہو

بقیہ حاشیہ:۔

نے قاضی صاحبؓ کو بعض امور تحقیق طلب کے متعلق تفصیلات دریافت کرنے کے لئے لکھا۔ انہوں نے بعد تحقیق مفصل خط بھیج دیا جس میں چراغدین کی بیوی کے متعلق بھی الفاظ ذیل لکھ دیئے: "اس کی عورت پر لوگ یاری آشنائی کے الزام لگاتے تھے ممکن ہے کہ وہ اس کی زندگی میں ہی خراب ہو۔" یہ خط بدر ۱۹ اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۳ میں شائع ہو گیا۔ اس خط کے شائع ہونے پر معاندین نے قاضی صاحبؓ کے خلاف بھی ہتک عزت کا مقدمہ کھڑا کرنا چاہا اور پیروی مقدمہ کے لئے ایک بڑی کمیٹی مقرر ہوئی۔ اس پر قاضی صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تفصیل دیتے ہوئے دعا کے لئے لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کر ۱۹ فروری کا الہام "عورت کی چال۔ ایلی ایلی لما سبقتانی" شاید یہی چال نہ ہو۔ حضور اقدسؑ نے اس خط پر اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا: "اس خط کو بہت محفوظ رکھا جائے اور اس کا جواب لکھ دیا جاوے کہ اب صبر سے خدا تعالیٰ پر توکل کریں۔ دعا کی جائے گی۔"

(پھر) اس مقدمہ کے متعلق یوں ہوا کہ عین اس تاریخ کو جس دن دعویٰ ہونا تھا اور سب تیاری ہر طرح سے مکمل ہو چکی تھی اس دن علی الصبح پتہ لگا کہ وہ عورت اپنے آشنا کے ساتھ غائب ہو گئی اور اس طرح ان مخالفوں کی ساری کارستانی پر پانی پھر گیا اور میرے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا اور حضورؑ کی توجہ کی برکت کا ایک روشن نشان ظاہر ہوا۔ تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے اصحاب احمد جلد ۶ صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۶۔

ؔ (ترجمہ از مرتب) اے خدا! اے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ بریت اور یاد کرو جب میں نے بنی اسرائیل سے (دشمن کو) باز رکھا۔

حوالہ نمبر 295

لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا اِس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۴ فروری ۱۹۰۶ء "شُد جہانِ عشق بروے آشکار"[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

۲۵[2] فروری ۱۹۰۶ء
(الف) " دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ"

(بدر جلد ۲ نمبر ۹ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) نواب محمد علی خان صاحب رئیس کوٹلہ مالیر کی نسبت میرے پر خدا تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا کہ اُن کی بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی اور موت کی خبر دے کر یہ بھی فرمایا کہ

دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ

.... اور یہ اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی جبکہ نواب صاحب موصوف کی بیوی ہر طرح تندرست اور صحیح وسالم تھی۔ پھر تخمیناً چھ ماہ کے بعد نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی کو سِل کی مرض ہو گئی..... آخر رمضان ۱۳۲۴ھ میں وہ مرحومہ اُسی مرض سے اِس ناپائیدار دُنیا سے گذر گئیں۔ اِس پیشگوئی سے نواب صاحب کو بھی قبل از وقت خبر دی گئی تھی۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۷۴، ۴۷۵)

۲۵ فروری ۱۹۰۶ء
(د) " اس کے بعد رؤیا میں دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے آئی ہے اور کہتی ہے کہ میری بیوی یکایک مر گئی۔ یہ سُن کر میں اُٹھا ہوں کہ اپنے گھر میں اطلاع کروں کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۹ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۵ فروری ۱۹۰۶ء "اِس الہام[3] کے علاوہ مرحومہ[4] کے متعلق حضرت اقدس کو ایک الہام یہ بھی ہوا تھا کہ

امۃ الحفیظ

---

[1] (ترجمہ از مرتب) عشق کا جہان اس پر ظاہر ہوا۔

[2] کاپی الہامات صفحہ ۵۸ میں اِس کی تاریخ ۲۴ فروری درج ہے۔ (مرتب)

[3] یعنی الہام "دردناک دُکھ دردناک واقعہ" (مرتب) [4] یعنی نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی۔ (مرتب)

یہ حوالہ صفحہ 220 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 510، 511 از مرزا قادیانی

میرے ہاتھ میں آگیا اور اُس نے اپنے تئیں میرے حوالہ کر دیا اور میں نے کہا کہ یہ ہمارا آسمانی رزق ہے جیسا کہ بنی اسرائیل پر آسمان سے رزق اُترا کرتا تھا۔"

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۵ رجون ۱۹۰۶ء مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ ۴۰ مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ قادیان)

۵ رجون ۱۹۰۶ء (۱) "مَآ اُرْسِلَ نَبِیٌّ اِلَّآ اَخْزٰی بِہِ اللّٰہُ قَوْمًا لَّا یُؤْمِنُوْنَ۔

(۲) یُلْقِی الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ۔

(۳) خُدا کی فیلنگ☆ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷ رجون ۱۹۰۶ء " بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں، یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہو گا جس کے دو نام ہوں گے۔

(۱) بشیر الدولہ (۲) عالم کباب

یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور ان کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے:۔

(۱) بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لئے بشارت دینے والا ہو گا اُس کے پیدا ہونے کے بعد (یا اس کے ہوش سنبھالنے کے بعد) زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔

۱؎ (ترجمہ) (۱) کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اس کی وجہ سے ایک قوم کو رُسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے تھے۔

(۲) خدا اپنے بندوں سے جس کو چاہتا ہے نبوت کی رُوح اس پر ڈالتا ہے۔

۲؎ " اِس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶، ۹۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

☆ FEELING

یہ حوالہ صفحہ 220 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 533، 534 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 296

(۲) عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اُس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی بُرائی بھلائی شناخت کرے دُنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دُنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اِس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اِس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لئے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائے گا اور اِس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسُوم ہوگا۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷ جون ۱۹۰۶ء "اِس کے بعد معلوم ہوُا کہ اس لڑکے کے دُو نام اَور ہیں (۱) ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا (۲) دوسرے کلمۃ اللہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتدا سے مقرر تھا اس زمانہ میں پُورا ہو جائے گا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پُوری ہو اور گذشتہ الہام اے وَرڈ اینڈ ٹو گرل[1] اِسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنے ہیں ایک کلمہ اور دُو لڑکیاں۔ کیونکہ میاں منظور محمد کی دُو لڑکیاں ہیں اور جب کلمۃ اللہ پیدا ہوگا تب یہ بات پُوری ہو جائے گی ایک کلمہ اور دُو لڑکیاں۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ حاشیہ)

۷ جون ۱۹۰۶ء "(۱) رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِّیَّۃَ (۲) اِنِّیْ اَنَرْتُکَ وَاخْتَرْتُکَ[2] (۳) وَ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ (۴) دُو نشان ظاہر ہوں گے (۵) اللہ تعالیٰ اُس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا۔ (یہ کسی طرف اشارہ ہے)۔[3] (۶) اِنَّا اٰخَذْنٰہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ[4] (۷) خدا تمہیں

---

[1] بدر ۲؍ فروری ۱۹۰۶ء اور الحکم ۳۱؍ جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ الہام "اے ورڈ اینڈ ٹو گرلز" (A word and two girls) اور اس کا اردو ترجمہ "ایک کلام اور دو لڑکیاں" درج ہے۔ (دیکھئے تذکرہ صفحہ ۵۰۵)

[2] (ترجمہ از مرتب) (۱) اے میرے رب مجھے اپنے وہ انوار دکھا جو محیطِ کُل ہوں (۲) مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا (۳) اور آسمان سے ایک ایسا امر اُترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گا۔

[3] (نوٹ از مرتب) اس میں سعد اللہ لدھیانوی اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ممالکِ مشرقیہ میں تو سعد اللہ لدھیانوی میری پیشگوئی اور مباہلہ کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نمونیا پلیگ سے مَر گیا یہ تو پہلا نشان تھا اور دوسرا نشان اس سے بہت ہی بڑا ہوگا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ سو وہ ڈوئی کی موت ہے جو ممالکِ مغربیہ میں ظہور میں آئی ...... اِس سے خدا تعالیٰ کا وہ الہام پُورا ہوا کہ مَیں دُو نشان دکھاؤں گا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۷۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۰)

[4] (ترجمہ از مرتب) ہم اُسے دردناک عذاب کے ساتھ پکڑیں گے۔

یہ حوالہ صفحہ 220 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 533، 534 از مرزا قادیانی

(۲) عالم کباب سے یہ مُراد ہے کہ اُس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی بُرائی بھلائی شناخت کرے دُنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دُنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اِس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اِس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لئے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائے گا اور اِس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسُوم ہوگا۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷ر جون ۱۹۰۶ء "اِس کے بعد معلوم ہُوا کہ اس لڑکے کے دُو نام اَور ہیں (۱) ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا (۲) دوسرے کلمۃ اللہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتدا سے مقرر تھا اس زمانہ میں پُورا ہو جائے گا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پُوری ہو اور گذشتہ الہام اے وَرڈ اینڈ ٹو گرل اِسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنے ہیں ایک کلمہ اور دُو لڑکیاں۔ کیونکہ میاں منظور محمد کی دُو لڑکیاں ہیں اور جب کلمۃ اللہ پیدا ہوگا تب یہ بات پُوری ہو جائے گی ایک کلمہ اور دُو لڑکیاں۔"[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ حاشیہ)

۷ر جون ۱۹۰۶ء "(۱) رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَكَ الْكُلِّيَّةَ (۲) اِنِّیْ اَنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ (۳) وَاِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ[2] (۴) دُو نشان ظاہر ہوں گے (۵) اللہ تعالیٰ اُس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا۔ (یہ کسی طرف اشارہ ہے)۔[3] (۶) اِنَّا اَخَذْنَاهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ[4] (۷) خدا تمہیں

---

[1] بدر ۲ر فروری ۱۹۰۶ء اور الحکم ۳۱ر جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ الہام "اے ورڈ اینڈ ٹو گرلز" (A word and two girls) اور اس کا اردو ترجمہ "ایک کلام اور دو لڑکیاں" درج ہے۔ (دیکھئے تذکرہ صفحہ ۵۰۵)

[2] (ترجمہ از مرتب) (۱) اے میرے رب مجھے اپنے وہ انوار دکھا جو محیطِ کُل ہوں (۲) مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا (۳) اور آسمان سے ایک ایسا امر اُترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گا۔

[3] (نوٹ از مرتب) اس میں سعد اللہ لدھیانوی اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ممالک مشرقیہ میں تو سعد اللہ لدھیانوی میری پیشگوئی اور مباہلہ کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نمونیا پلیگ سے مرگیا یہ تو پہلا نشان تھا اور دوسرا نشان اس سے بہت ہی بڑا ہوگا جس میں فتح عظیم ہوگی سو وہ ڈوئی کی موت ہے جو ممالک مغربیہ میں ظہور میں آئی ..... پس سے خدا تعالیٰ کا وہ الہام پُورا ہُوا کہ مَیں دُو نشان دکھاؤں گا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۰)

[4] (ترجمہ از مرتب) ہم اُسے دردناک عذاب کے ساتھ پکڑیں گے۔

حوالہ نمبر 298

۵۳۷

۱۹؍جون ۱۹۰۶ء "میاں منظور محمد صاحب کے اُس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہامِ الٰہی مفصلۂ ذیل معلوم ہوئے:۔

(۱) کلمۃ العزیز (۲) کلمۃ اللہ خاں (۳) وَرڈ (۴) بشیر الدولہ (۵) شادی خاں (۶) عالم کباب (۷) ناصر الدین (۸) فاتح الدین (۹) ھٰذَا یَوْمٌ مُّبَارَکٌ۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

جولائی ۱۹۰۶ء "(۱) اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (۲) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۶۔۲۸ مورخہ ۱۲؍جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ)

۸؍جولائی ۱۹۰۶ء "میرا لڑکا مبارک احمد خسرہ کی بیماری سے سخت گھبراہٹ اور اضطراب میں تھا۔ ایک رات تو شام سے صبح تک تڑپ تڑپ کر اُس نے بسر کی اور ایک دم نیند نہ آئی اور دوسری رات میں اس سے سخت تر آثار ظاہر ہوئے اور بیہوشی میں اپنے بوٹیاں توڑتا تھا اور ہذیان کرتا تھا اور ایک سخت خارش بدن میں تھی۔ اس وقت میرا دل دردمند ہوا اور الہام ہوا:۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

تب مَیں دُعا کے بعد مجھے کشفی حالت میں معلوم ہوا کہ اس کے بستر پر چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور پڑے ہیں اور وہ اُس کو کاٹ رہے ہیں اور ایک شخص اُٹھا اور اُس نے تمام وہ جانور اکٹھے کر کے ایک چادر میں باندھ دیئے اور کہا اِس کو باہر پھینک آؤ اور پھر وہ کشفی حالت جاتی رہی اور مَیں نہیں جانتا کہ پہلے وہ کشفی حالت دُور ہوئی یا پہلے مرض دُور ہوگئی اور لڑکا فجر تک آرام سے سویا رہا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۷، ۸۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۰، ۹۱ حاشیہ)

---

۱ Word (کلمہ)

۲ (ترجمہ از مرتب) یہ مبارک دن ہے۔

۳ (ترجمہ) (۱) مجھ سے دعا مانگ مَیں قبول کروں گا (۲) مَیں فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ (بدر و الحکم)

۴ (ترجمہ از مرتب) میرے حضور دعا کرو مَیں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

۵ بدر جلد ۲ نمبر ۲۶۔۲۸ مورخہ ۱۲؍جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ پر یہ الہام ۸؍جون ۱۹۰۶ء کا لکھا گیا ہے جو درست نہیں۔ صحیح تاریخ ۸؍جولائی ۱۹۰۶ء ہے جو حقیقۃ الوحی میں درج ہے۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 537 طبع چہارم از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 222 پر درج ہے

مُسَمًّى۔ تَرٰی نَصْرًا عَجِیْبًا۔ وَیَخِرُّوْنَ عَلَی الْاَذْقَانِ۔
کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقت مقرر تک تاخیر کر دیگا تب تو ایک عجیب مدد دیکھے گا اور تیرے مخالف ٹھوڑیوں پر گریں گے یہ کہتے
رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ۔
ہوئے کہ اے خدا ہمیں بخش اور ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے۔ اور زمین کہے گی کہ اے خدا کے نبی میں تجھے شناخت نہیں
لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔
کرتی تھی۔ اے خطا کارو! آج تم پر کوئی ملامت نہیں خدا تمہارے گناہ بخش دے گا۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔
تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْ عَلَیْھِمْ۔ اَنْتَ فِیْھِمْ بِمَنْزِلَۃِ مُوْسٰی۔ یَاْتِیْ
لوگوں کے ساتھ لطف اور مدارات سے پیش آ۔ تو مجھ سے بمنزلہ موسے کے[2] ہے۔ تیرے پر

---

[1] پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونۂ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اُس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اُس زلزلہ کے ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا اِس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہمارے ترقیٔ سلسلہ کے لئے بشارت دے گا۔ اِسی طرح اُس کا نام عالم کباب ہوگا۔ کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دُنیا میں آئیں گی۔ ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اَور نام بھی ہوں گے مگر بعد اس کے مَیں نے دعا کی کہ اُس زلزلہ نمونۂ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اِس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی۔ یعنی خدا نے دعا قبول کرکے اس زلزلہ کو کسی اَور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اور چونکہ زلزلہ نمونۂ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی اِس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی۔ لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور نیز وحیِ الٰہی کی سچائی کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونۂ قیامت زلزلہ سے رُکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کرکے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونۂ قیامت کی نسبت تسلّی دے دی کہ اس میں بموجب وعدہ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی ابھی تاخیر ہے۔ اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامنگیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آگیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا۔ اور اَب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معیّن ہو گئی۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۰ حاشیہ)۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳ حاشیہ)

[2] نقل مطابق اصل (مرتّب)

پھر ماسوا اس کے اگر اس وجہ سے انکار کیا جاتا ہے کہ یہ امر خارق عادت ہے۔ تو کیا بموجب اصول آریوں کے وید کے بعد الہام الٰہی ہونا یہ خارق عادت امر نہیں ہے پس جبکہ لیکھرام کی موت نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ قادر خدا اس زمانہ میں بھی برخلاف وید کے مقرر کردہ قانون قدرت کے الہام کرتا ہے تو وید کا سارا قانون قدرت دریا بُرد ہو گیا اس صورت میں وید کی بات کا کوئی بھی اعتبار نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اُس پر اعتبار نہیں رہتا اور اگر لیکھرام والی پیشگوئی سے تسلی نہیں ہوئی تو پھر درخواست کرنے سے اور کوئی ذریعہ تسلی کا پیدا ہو سکتا ہے اور خدا تعالےٰ کی صدہا الہامی پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں تسلی دے سکتی ہیں غرض وید کا قانون قدرت ایسا جھوٹا ثابت ہوا کہ ساتھ ہی وید کو بھی لے ڈوبا۔ پھر اسی بناء پر اعتراض کرنا سیاسے بعید ہے۔ ظاہر ہے کہ وید نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کے بعد خدا کی قوتِ تکلّم ہمیشہ کے لئے مسلوب رہے گی مگر ہم نے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ ثابت کر دیا کہ وید نے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اور جو کچھ آئندہ کے لئے خدا کے الہام کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ محال اور قانون قدرت کے برخلاف ہے وہ سراسر جھوٹ اور خلاف حق ہے بلکہ خدا ہمیشہ اپنے بندوں کو الہام کرتا ہے تو پھر بتلاؤ کہ اس کے بعد بار بار اُسی وید کو پیش کرنا جس کے قانون قدرت کا نمونہ ہم دیکھ چکے ہیں۔ کس قدر خلاف حیا و شرم ہے۔

۲۲۳ غرض لیکھرام کی موت نے ثابت کر دیا کہ وید کی یہ تعلیم سراسر غلط ہے کہ اس کے بعد الہام نہیں ہے تو پھر وید کے مقرر کردہ قانون قدرت پر اعتبار کیا رہا۔ خدا تعالےٰ کے کروڑہا قانون قدرت ابھی مخفی ہیں اور آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں مگر افسوس ان لوگوں پر کہ دانستہ آنکھ بند کر لیتے ہیں اگر یورپ کا کوئی شخص یہ بات ظاہر کرے کہ میں پتھر میں سے پانی نکال سکتا ہوں یا تمام پتھر کو پانی بنا سکتا ہوں تو اُس کے مقابل پر یہ لوگ دم بھی نہ ماریں اور فی الفور آمنّا و صدّقنا کہنے لگیں مگر خدا کے کلام نے جو کچھ بیان کیا اُس کو نہیں مانتے۔

چشمۂ معرفت صفحہ 222 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 223 پر درج ہے

ترجمہ اس کا یہ ہے تمام تعریفیں اُس خدا کیلئے ہیں جو رب الارباب ہے۔ اور درود اس رسول مقبول پر جو یوم الحساب کا شفیع ہے اور نیز اس کی آل اور اصحاب پر۔ اور تم پر سلام اور ہر یک پر جو راہ صواب میں کوشش کرنیوالا ہو۔ اس کے بعد واضح ہو کہ مجھے آپ کی وہ کتاب پہنچی جس میں مباہلہ کیلئے جواب طلب کیا گیا ہے اور اگرچہ میں عدیم الفرصت تھا تاہم میں نے اس کتاب کی ایک جُز کو جو حسن خطاب اور طریق عتاب پر مشتمل تھی پڑھی ہے سوائے ہریک سبب سے عزیز تر تجھے معلوم ہو کہ میں ابتدا سے تیرے لئے تعظیم کرنے کے مقام پر کھڑا ہوں۔ تا مجھے ثواب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم اور تکریم اور رعایت آداب کے تیرے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا۔ اور اب میں مطلع کرتا ہوں کہ میں بلاشبہ تیرے نیک حال کا معترف ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں میں سے ہے اور تیری سعی عند اللہ قابل شکر ہے جس کا اجر ملیگا اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا تیرے پر فضل ہے۔ میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا کر اور میں آپ کے لئے انجام خیر و خوبی کی دُعا کرتا ہوں۔ اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں زیادہ لکھتا۔ والسلام علی من سلک سبیل الصواب۔ منمقام اچاچڑاں

ایک اور پیشگوئی کا پورا ہونا

چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پہلے اس سے اس اُمت مرحومہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ جو مہدویت کا مدعی ہوتا اور اس کے وقت میں چھاپہ خانہ بھی ہوتا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں تین سو تیرہ نام لکھے ہوئے ہوتے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا تو اس سے پہلے کئی جھوٹے اپنے تئیں اس کا مصداق بنا سکتے مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں میں ایسی فوق العادت شرطیں ہوتی ہیں کہ کوئی جھوٹا ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ اور اس کو وہ سامان اور اسباب عطا نہیں کئے جاتے جو سچے کو عطا کئے جاتے ہیں۔

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں۔ " در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی

انجام آتھم [ضمیمہ] صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 324، 325 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 224 پر درج ہے

حوالہ نمبر 301

ازقریہ کدعہ باشد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ ویصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اھل بدر بثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ (ای مطبوعۃ) فیھا عدد اصحابہ باسمائھم وبلادھم وخلالھم یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلیگا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کریگا۔ اور دُور دُور سے اس کے دوست جمع کریگا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ۳۱۳ ہونگے اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔

اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا۔ کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو تیرہ ۳۱۳ نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجت کیلئے تین سو تیرہ ۳۱۳ نام ذیل میں درج کرتا ہوں تا ہر یک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق میں پوری ہوئی اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) منشی جلال الدین صاحب پنشنر سابق میر منشی رجمنٹ نمبر ۱۲۔ موضع بلانی کھاریاں۔ ضلع گجرات
(۲) مولوی حافظ فضل دین صاحب ״
(۳) میاں محمد دین پٹواری بلانی ״
(۴) قاضی یوسف علی نعمانی مع اہلبیت تشام حصار
(۵) میرزا امین بیگ صاحب اہلبیت بباوجی جیپور
(۶) مولوی قطب الدین صاحب بدوملی سیالکوٹ
(۷) منشی روڑا صاحب . . . کپورتھلہ
(۸) میاں محمد خاں صاحب . . . ״
(۹) منشی ظفر احمد صاحب . . . ״
(۱۰) منشی عبدالرحمٰن صاحب . . . ״
(۱۱) منشی فیاض علی صاحب . . . ״
(۱۲) مولوی عبدالکریم صاحب . سیالکوٹ
(۱۳) سید حامد شاہ صاحب ״
(۱۴) منشی وزیر الدین صاحب کانگڑہ
(۱۵) منشی گوہر علی صاحب جالندھر

۱۶۔ مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی رہتاس۔ جہلم
۱۷۔ میاں نبی بخش صاحب رفوگر۔ امرتسر
۱۸۔ میاں عبدالخالق صاحب ״ ״
۱۹۔ میاں قطب الدین خان صاحب مس گر ״
۲۰۔ مولوی عبدالمجید صاحب حیدرآباد دکن
۲۱۔ مولوی حاجی حافظ حکیم نور دین صاحب مع ہر دو زوجہ۔ بھیرہ۔ ضلع شاہ پور
۲۲۔ مولوی سید محمد احسن صاحب امروہہ ضلع مرادآباد
۲۳۔ مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب مع ہر دو زوجہ بھیرہ
۲۴۔ صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب جمالی نعمانی قادری سابق سرساوی مع اہلبیت
۲۵۔ سید ناصر نواب صاحب دہلوی۔ حال قادیانی
۲۶۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانوی مع اہلبیت
۲۷۔ صاحبزادہ منظور محمد صاحب مع اہلبیت ״
۲۸۔ حافظ حاجی مولوی احمد اللہ خان صاحب مع اہلبیت
۲۹۔ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب حاجی اللہ رکھا مع اہلبیت مدراس

۳۰۔ میاں جمال الدین سیکھواں گورداسپور مع اہلبیت
۳۱۔ میاں خیر الدین ״ ״ ״
۳۲۔ میاں امام الدین ״ ״ ״
۳۳۔ میاں عبدالعزیز پٹواری ״ ״
۳۴۔ منشی گلاب دین۔ رہتاس۔ جہلم۔
۳۵۔ قاضی ضیاء الدین صاحب۔ قاضی کوٹی
۳۶۔ میاں عبداللہ صاحب پٹواری۔ سنوری
۳۷۔ شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم سابق لیس دفعدار رسالہ نمبر ۱۲ چھاؤنی سیالکوٹ
۳۸۔ مولوی مبارک علی صاحب امام ״
۳۹۔ میرزا نیاز بیگ صاحب کلانوری
۴۰۔ میرزا یعقوب بیگ صاحب ״
۴۱۔ میرزا ایوب بیگ صاحب مع اہلبیت ״
۴۲۔ میرزا خدا بخش صاحب ۔ جھنگ
۴۳۔ سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ
۴۴۔ سید محمد عسکری خان صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ الہ آباد

انجام آتھم [ضمیمہ] صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 324، 325 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 224 پر درج

۱۳۷۔ مولوی سید محمد تفضل حسین صاحب کمشنر اسسٹنٹ۔ علیگڈھ ضلع فرخ آباد
۱۳۸۔ منشی صادق حسین صاحب مختار۔۔۔ اٹاوہ
۱۳۹۔ شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آبادی۔ جہلم
۱۴۰۔ میاں عبد العلی عرف عبد الرحمٰن ضلع شاہ پور
۱۴۱۔ منشی نصیر الدین صاحب نوبی حال حیدر آباد
۱۴۲۔ قاضی محمد یوسف صاحب۔ قاضی کوٹ۔ گوجرانوالہ
۱۴۳۔ قاضی فضل الدین صاحب ۔ ۔
۱۴۴۔ قاضی سراج الدین صاحب ۔ ۔
۱۴۵۔ قاضی عبد الرحیم صاحب فرزند رشید حکیمی ضیاء الدین صاحب کوٹ قاضی۔ گوجرانوالہ
۱۴۶۔ شیخ کرم الہٰی صاحب کلرک ریلوے۔ پٹیالہ
۱۴۷۔ میرزا عظیم بیگ صاحب مرحوم سامانہ۔ پٹیالہ
۱۴۸۔ میرزا ابراہیم بیگ صاحب مرحوم ۔ ۔
۱۴۹۔ میاں غلام محمد طالب علم بچھرالہ۔ لاہور
۱۵۰۔ مولوی محمد تفضل صاحب چنگا۔ گوجرخان
۱۵۱۔ ماسٹر قادر بخش صاحب۔۔۔ لودیانہ
۱۵۲۔ منشی الٰہی بخش صاحب۔۔۔ ۔
۱۵۳۔ حاجی ملا نظام الدین صاحب ۔
۱۵۴۔ عطاء الٰہی غوث گڈھ۔۔۔ پٹیالہ
۱۵۵۔ مولوی نور محمد صاحب مانگٹ ۔
۱۵۶۔ مولوی کریم اللہ صاحب۔۔۔ امرتسر
۱۵۷۔ سید عبد الہادی صاحب سولن۔ شملہ
۱۵۸۔ مولوی محمد عبد اللہ خان صاحب۔ پٹیالہ
۱۵۹۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب۔۔۔ ۔
۱۶۰۔ ڈاکٹر بوڑیخاں صاحب۔ قصور۔ ضلع لاہور
۱۶۱۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب لاہور حال چکرانہ
۱۶۲۔ غلام محی الدین خان صاحب فرزند ڈاکٹر بوڑیخاں صاحب
۱۶۳۔ مولوی سید حسین صاحب۔ حیدر آباد دکن
۱۶۴۔ خلیفہ نور دین صاحب۔۔۔ جموں
۱۶۵۔ میاں اللہ دتا صاحب۔۔۔ ۔
۱۶۶۔ منشی عزیز الدین صاحب۔۔۔ کانگڑہ

۱۶۷۔ سید مہدی حسین صاحب علاقہ پٹیالہ
۱۶۸۔ مولوی حکیم نور محمد صاحب۔ موکل
۱۶۹۔ حافظ محمد بخش مرحوم۔ کوٹ قاضی
۱۷۰۔ چوہدری شرف الدین صاحب۔ کوٹلہ فقیر جہلم
۱۷۱۔ میاں رحیم بخش صاحب۔۔۔ امرتسر
۱۷۲۔ مولوی محمد افضل صاحب کملہ۔۔۔ گجرات
۱۷۳۔ میاں اسمٰعیل صاحب۔۔۔ امرتسری
۱۷۴۔ مولوی غلام جیلانی صاحب گھڑونوں جالندھر
۱۷۵۔ منشی امانت خان صاحب نادون۔ کانگڑہ
۱۷۶۔ نبی بخش صاحب۔۔۔ جہلم
۱۷۷۔ میاں کرم داد صاحب معہ اہلبیت۔۔۔ قادیان
۱۷۸۔ حافظ نور احمد۔۔۔ لودیانہ
۱۷۹۔ میاں کرم الہٰی صاحب۔۔۔ لاہور
۱۸۰۔ میاں عبد الصمد صاحب۔۔۔ نارووال
۱۸۱۔ میاں غلام حسین معہ اہلیہ۔ رہتاس
۱۸۲۔ میاں نظام الدین صاحب۔۔۔ جہلم
۱۸۳۔ میاں محمد صاحب۔۔۔ جہلم
۱۸۴۔ میاں علی محمد صاحب۔۔۔ ۔
۱۸۵۔ میاں عباس خان۔ کہوار۔ گجرات
۱۸۶۔ میاں قطب الدین صاحب۔ کوٹلہ فقیر جہلم
۱۸۷۔ میاں اللہ دتا خان صاحب اڑیالہ ۔
۱۸۸۔ محمد حیات صاحب۔ چک جانی ۔
۱۸۹۔ مخدوم مولوی محمد صدیق صاحب۔ بھیرہ
۱۹۰۔ عبد الغنی صاحب فرزند رشید مولوی برہان الدین صاحب جہلمی
۱۹۱۔ قاضی چراغ الدین۔ کوٹ قاضی۔ گوجرانوالہ
۱۹۲۔ میاں فضل الدین صاحب قاضی کوٹ
۱۹۳۔ میاں علم الدین صاحب کوٹلہ فقیر۔ جہلم
۱۹۴۔ قاضی امیر محمود صاحب۔ کوٹ کھلیان
۱۹۵۔ میاں اللہ دتا صاحب۔۔۔ نت۔ گوجرانوالہ
۱۹۶۔ میاں سلطان محمد صاحب۔۔۔ ۔
۱۹۷۔ مولوی خان ملک صاحب کھیوال

۱۹۸۔ میاں الٰہی بخش صاحب علاقہ بند۔۔ امرتسر
۱۹۹۔ مولوی عنایت اللہ مدرس مانانوالہ
۲۰۰۔ منشی میراں بخش صاحب گوجرانوالہ
۲۰۱۔ مولوی احمد جان صاحب مدرس ۔
۲۰۲۔ مولوی حافظ احمد دین چک سکندر گجرات
۲۰۳۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب کھیوال۔ جہلم
۲۰۴۔ میاں عبد الرحمٰن صاحب۔۔۔ لالہ موسیٰ
۲۰۵۔ میاں ابراہیم صاحب پنڈوری۔ جہلم
۲۰۶۔ سید محمود شاہ صاحب فتح پور۔ گجرات
۲۰۷۔ محمد جو صاحب۔۔۔ امرتسر
۲۰۸۔ منشی شاہ دین صاحب۔ دینا۔ جہلم
۲۰۹۔ منشی روشن دین صاحب سٹیشن ماسٹر ۔
۲۱۰۔ حکیم فضل الٰہی صاحب۔۔۔ لاہور
۲۱۱۔ شیخ عبد اللہ نو مسلم صاحب کمپونڈر ۔
۲۱۲۔ منشی محمد علی صاحب ۔
۲۱۳۔ منشی امام الدین صاحب کلرک ۔
۲۱۴۔ منشی عبد الرحمٰن صاحب ۔
۲۱۵۔ خواجہ جمال الدین صاحب بی اے لاہور حال جموں
۲۱۶۔ منشی مولا بخش صاحب کلرک۔۔۔ لاہور
۲۱۷۔ شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی۔ پٹیالہ
۲۱۸۔ عالم شاہ صاحب کھاریاں۔ گجرات
۲۱۹۔ مولوی شیر محمد صاحب ہوجن۔ شاہپور
۲۲۰۔ میاں محمد اسحٰق صاحب اوورسیر بھیرہ حال ممباسہ
۲۲۱۔ میرزا اکبر بیگ صاحب۔۔۔ کلانور
۲۲۲۔ مولوی محمد یوسف صاحب۔۔۔ سنور
۲۲۳۔ میاں عبد الصمد صاحب۔۔۔ سنور
۲۲۴۔ منشی عطا محمد صاحب، سیالکوٹ
۲۲۵۔ شیخ مولا بخش صاحب ۔
۲۲۶۔ سید فضیلت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر ڈنگہ
۲۲۷۔ منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپور
۲۲۸۔ سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹ

انجام آتھم [ضمیمہ] صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 327 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 224 پر درج ہے

حوالہ نمبر 303

(۲۵) حبی فی اللہ میاں عبد الحق خلف عبد السمیع۔ یہ ایک اول درجہ کا مخلص اور سچا ہمدرد اور محض للہ محبت رکھنے والا دوست اور غریب مزاج ہے۔ دین کو ابتداء سے غریبوں سے مناسبت ہے کیونکہ غریب لوگ تکبر نہیں کرتے اور پوری تواضع کے ساتھ حق کو قبول کرتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دولت مندوں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ اس سعادت کا عشر بھی حاصل کر سکیں جس کو غریب لوگ کامل طور پر حاصل کر لیتے ہیں فطوبیٰ للغرباء میاں عبد الحق باوجود اپنے افلاس اور کمی مقدرت کے ایک عاشق صادق کی طرح محض للہ خدمت کرتا رہتا ہے اور اس کی یہ خدمات اس آیت کا مصداق اس کو ٹھہرا رہی ہیں یؤثرون علٰی انفسہم ولوکان بہم خصاصۃ۔[1]

۸۰۹ (۲۶) حبی فی اللہ شیخ رحمت اللہ صاحب گجراتی۔ شیخ رحمت اللہ جوان صالح یکرنگ آدمی ہے۔ ان میں فطرتی طور پر مادہ اطاعت اور اخلاص اور حسن ظن اس قدر ہے جس کی برکت سے وہ بہت سی ترقیات اس راہ میں کر سکتے ہیں۔ اُن کی مزاج میں غربت اور ادب بھی ازحد ہے اور اُن کے بشرہ سے علامات سعادت ظاہر ہیں۔ حتی الوسع وہ خدمات میں لگے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کشاکش مکروہات سے انہیں بچا کر اپنی محبت کی حلاوت سے حصہ وافر بخشے۔ آمین ثم آمین

(۲۷) حبی فی اللہ عبد الحکیم خاں جوان صالح ہے۔ علامات رشد و سعادت اُس کے چہرے سے نمایاں ہیں۔ زیرک اور فہیم آدمی ہے۔ انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کئی خدمات اسلام اُن کے ہاتھ سے پوری کرے۔ وہ باوجود زمانہ طالب علمی اور تفرقہ کی حالت کے ایک روپیہ ماہواری بطور چندہ اس سلسلہ کے لئے دیتے ہیں اور ایسا ہی اُن کا دوست خلیفہ رشید الدین صاحب جو ایک اہل آدمی اور انہیں کے ہمرنگ ہیں اسی قدر چندہ محض للّٰہی محبت کے جوش سے ماہ بماہ ادا کرتے ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

[1] سورۃ حشر: ۱۰

ازالہ اوہام صفحہ 809 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 537 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 224 پر درج ہے

بے خوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دُکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنہ سے نجات پاویں۔ اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خاں نے سمجھا ہے تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا مجھکو ایسی ذلّت کی موت نہیں دیگا کہ میرے آگے بھی لعنت اور میرے پیچھے بھی۔ میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں۔ مجھے کون جانتا ہے مگر وہی۔ اس لیے میں اس وقت دونوں پیشگوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم خاں کی میری نسبت پیشگوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی

جو اخویم مولوی نورالدین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

"مرزا کے خلاف ۱۲؍ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مسرف کذّاب اور عیّار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔"[1]

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔[2] ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔[3] پر تو نے وقت کو پہچانا نہ دیکھا[4]

---

[1] اس میں میاں عبدالحکیم خان نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کیے بلکہ یہ کہا کہ تین سال میعاد بتائی گئی۔ منہ

[2] خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلّت کی موت اور ذلّت کا عذاب اُن کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔ منہ

[3] اس فقرہ میں عبدالحکیم خاں مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

[4] یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں اُمّت محمدیہ کے لیے کسی دجّال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

حوالہ نمبر 305

غلام دستگیر تھا اور مولوی کہلاتا تھا اُس نے مجھے کاذب ٹھیرا کر دُعا کے ذریعہ سے میری ہلاکت چاہی اور جھوٹے پر خدا کا عذاب مانگا اور اس بارہ میں ایک رسالہ بھی لکھا مگر اس رسالہ کو ابھی شائع کرنا نہ پایا تھا کہ وہ اپنی اُسی بد دُعا کے اثر سے ہلاک ہو گیا اور اُس کا تمام کارخانہ بگڑ گیا۔

ایسا ہی مسلمانوں میں سے ایک اور شخص اٹھا جس کا نام چراغ دین تھا اور جموں کا رہنے والا تھا اور اُس نے مجھے دجّال ٹھہرایا اور میری ہلاکت کی خبر دی۔ تب خدا نے اپنی وحی سے مجھے مطلع کیا کہ وہ طاعون سے ہلاک کیا جائے گا اور ایسا ہوا کہ ابھی اُس نے اپنے مباہلہ کا مضمون لکھنے کے لئے کاتب کو دیا تھا کہ اُسی رات طاعون میں مبتلا ہو کر اس جہان سے گذر گیا۔ ۳۲۶

ایسا ہی ایک شخص فقیر مرزا نام جو اپنے تئیں اولیاء اللہ میں سے سمجھتا تھا اور اُس کے بہت مرید تھے میرے مقابل پر کھڑا ہوا اور دعوےٰ کیا کہ خدا نے مجھے عرش سے خبر دی ہے کہ آئندہ رمضان تک یہ شخص یعنی یہ عاجز طاعون سے ہلاک ہو جائے گا۔ پس جب رمضان کا مہینہ آیا تو خود طاعون سے ہلاک ہو گیا۔

اسی طرح ایک نہایت کینہ ور اور گندہ زبان شخص سعد اللہ نام لدھیانہ کا رہنے والا میری ایذا کے لئے کمربستہ ہوا اور کئی کتابیں نثر اور نظم میں گالیوں سے بھری ہوئی تالیف کر کے اور چھپوا کر میری توہین اور تکذیب کی غرض سے شائع کیں اور پھر اسی پر اکتفا نہ کر کے آخر کار مباہلہ کیا اور ہم دونوں فریق کو یعنی مجھے اور اپنے تئیں خدا کے سامنے پیش کر کے جھوٹے کی موت خدا سے چاہی آخر تھوڑے دن بعد ہی طاعون سے ہلاک ہوا۔

ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور اُن کا نام و نشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبد الحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں

چشمہ معرفت صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 337,336 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 225 پر درج ہے

اُس کی زندگی میں ہی ہم ۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا ۔ اور یہ اُس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہو گا ۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجّال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے ۔ پہلے اُس نے بیعت کی اور برابر بیس۲۰ برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض للہ اُس کو کی تھی مرتد ہو گیا ۔ نصیحت یہ تھی کہ اُس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نجات ہو سکتی ہے ۔ گو کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو ۔ چونکہ یہ دعویٰ باطل تھا اور عقیدہ جمہور کے بھی برخلاف اِس لئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا آخر میں نے اُسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا ۔ تب اُس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اُس کی زندگی میں ہی ہم ۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اُس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا ۔ مگر خدا نے اُس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اُس کو ہلاک کرے گا اور میں اُس کے شر سے محفوظ رہوں گا ۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اُس کی مدد کرے گا ۔ (صفحہ ۳۳۶)

یہ تو بطور نمونہ وہ نشان لکھے گئے ہیں جو دشمنوں کے متعلق تھے لیکن میں مناسب دیکھتا ہوں کہ کچھ نمونہ کے طور پر وہ نشان بھی لکھے جائیں کہ جو دوستوں کے متعلق ہیں اور وہ یہ ہیں ☜

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک مخلص دوست ہیں جن کا نام ہے حافظ مولوی حکیم نورالدین اُن کا ایک بیٹا تھا وہ فوت ہو گیا ۔ تب ایک شریر دشمن نے اپنے ایک اشتہار کے ذریعہ سے اس لڑکے کی موت پر بڑی خوشی ظاہر کی اور مولوی صاحب ممدوح کا نام ابتر رکھا ۔ میرا دل اس ایذا سے سخت بیقرار ہو گیا میں نے بہت تضرع سے جناب الٰہی میں مولوی صاحب موصوف کے لئے دُعا کی تب مجھے الہام ہوا کہ ایک لڑکا پیدا ہو گا اور

یہ حوالہ صفحہ 225 پر درج ہے	چشمہ معرفت صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 337,336 از مرزا قادیانی

ہونے لگو ہم حضرت مسیح موعودؑ کی شروع کی کتابوں میں کسی ایسی تحریر کو پڑھیں جس میں لکھا ہو کہ میرے انکار سے کفر لازم نہیں آتا تو ہم کو دھوکا نہ کھانا چاہیئے کیونکہ بعد میں حضرت مسیح موعودؑ کی اس رائے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام سے بدل دیا جیسا کہ خود حضرت مسیح موعودؑ عبدالحکیم خان مرتد کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"بہرحال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دوں۔ اس سے سہل تر بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں۔ ہاں اگر کسی وقت صریح الفاظ میں اپنی توبہ شائع کریں اور اس خبیث عقیدہ سے باز آجاویں تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں انکو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جس کا دل شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے"

حضرت مسیح موعودؑ کی اس تحریر سے بہت سی باتیں حل ہو جاتی ہیں اول یہ کہ حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ اطلاع دی کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں اور نہ صرف یہ اطلاع دی بلکہ حکم دیا کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھ۔ دوسرے یہ کہ حضرت صاحب نے عبدالحکیم خان کو جماعت سے اسواسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔ تیسرے یہ کہ مسیح موعودؑ کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے۔ چوتھے یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے اسکے لیئے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔ پانچویں یہ کہ جو شخص مسیح موعودؑ کی دعوت کو رد کرتا ہے وہ قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتا ہے اور خدا کے کھلے نشانات سے منہ پھیرتا ہے۔ چھٹے یہ کہ جو مسیح موعودؑ کے منکروں کو راستباز قرار دیتا ہے اس کا دل شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے۔ اب کون ہے جو مسیح موعودؑ کی کسی پہلی تحریر کو پیش کر کے آپکے انکار کی اہمیت کو گرانا چاہے۔ کیا وہ ایسے شخص کے

کلمۃ الفصل صفحہ 125 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 226 پر درج۔

(۲۷۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

خُدا سچے کا حامی ہو

آمین

اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے، چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب مکار شیطان دجال شریر حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا قرار دیا ہے اور کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گذرا۔ اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کے بارہ میں لیکچر دیئے اور لاہور اور امرتسر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات میں انواع و اقسام کی بدیاں عام جلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لیے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر میں مجھ پر ہنسی اور ٹھٹھا اڑایا۔ غرض ہم نے اس کے ہاتھ سے وہ دکھ اٹھایا جس کے بیان کی حاجت نہیں۔ اور پھر میاں عبدالحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ "یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائے گا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ کذاب اور مفتری ہے"۔ میں نے اس کی ان پیشگوئیوں پر صبر کیا مگر آج جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء ہے۔ پھر اس کا خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نورالدین صاحب کے نام آیا۔ اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائے گا۔ جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور درحقیقت اس میں قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اس کی عظمت اور جلال سے

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 674،673,672 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 226 پر درج ہے

بے خوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ مَیں لوگوں کا مال بد دیانتی اور حرام خوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دُکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنہ سے نجات پاویں۔ اور اگر مَیں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خان نے سمجھا ہے تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا مجھکو ایسی ذلّت کی موت نہیں دیگا کہ میرے آگے بھی لعنت اور میرے پیچھے بھی۔ مَیں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں۔ مجھے کون جانتا ہے مگر وہی۔ اس لیے مَیں اس وقت دونوں پیشگوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم خان کی میری نسبت پیشگوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی

جو اخویم مولوی نورالدین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

"مرزا کے خلاف ۱۲؍ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مُسرف کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔"[1]

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔[2] ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔[3] پر تو نے وقت کو پہچانا نہ دیکھا[4]

---

[1] اس میں میاں عبدالحکیم خان نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہا کہ تین سال میعاد بتائی گئی۔ منہ

[2] خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ گویا مَیں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور مَیں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلّت کی موت اور ذلّت کا عذاب اُن کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دُنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔ منہ

[3] اس فقرہ میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

[4] یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں اُمّتِ محمدیہ کے لیے کسی دجّال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

یہ حوالہ صفحہ 226 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 672، 673، 674 از مرزا قادیانی

نوجانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق[1]

المشتہر:۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی

۱۶ راگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ رجمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

مطبوعہ میگزین احمدیہ پریس قادیان دارالامان (یہ اشتہار ۸ صفحہ ۲۶ کے دو صفحوں پر ہے)

اور حقیقۃ الوحی میں بھی درج ہے

---

[1] یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خاں کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھیراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے۔ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ منہ

حوالہ نمبر 308

اُس کی زندگی میں ہی ہم۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور یہ اُس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجّال اور کافر اور کذّاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اُس نے بیعت کی اور برابر بیس۲۰ برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض للہ اُس کو کی تھی مرتد ہوگیا۔ نصیحت یہ تھی کہ اُس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نجات ہو سکتی ہے۔ گو کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو۔ چونکہ یہ دعویٰ باطل تھا اور عقیدہ جمہور کے بھی برخلاف اِس لئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا آخر میں نے اُسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اُس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اُس کی زندگی میں ہی ہم۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اُس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اُس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اُس کو ہلاک کرے گا اور میں اُس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اُس کی مدد کرے گا۔ ۳۴۷

یہ تو بطور نمونہ وہ نشان لکھے گئے ہیں جو دشمنوں کے متعلق تھے لیکن میں مناسب دیکھتا ہوں کہ کچھ نمونہ کے طور پر وہ نشان بھی لکھے جائیں کہ جو دوستوں کے متعلق ہیں اور وہ یہ ہیں ☜

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک مخلص دوست ہیں جن کا نام ہے حافظ مولوی حکیم نور الدین اُن کا ایک بیٹا تھا وہ فوت ہوگیا۔ تب ایک شریر دشمن نے اپنے ایک اشتہار کے ذریعہ سے اس لڑکے کی موت پر بڑی خوشی ظاہر کی اور مولوی صاحب ممدوح کا نام ابتر رکھا۔ میرا دل اس ایذا سے سخت بیقرار ہوگیا میں نے بہت تضرع سے جنابِ الٰہی میں مولوی صاحب موصوف کے لئے دعا کی تب مجھے الہام ہوا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا اور

چشمۂ معرفت صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 337 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 228 پر درج ہے

ہو جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہیں پکڑا۔ اور پھر اردو میں فرمایا کہ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشار کے مطابق۔ اور پھر فرمایا:

لَکُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالےٰ۔ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔ اِنِّیْ مَعَکَ ذَکِّرْنِیْ فَاذْکُرْنِیْ وَسِّعْ مَکَانَکَ حَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُرْفَعَ بَیْنَ النَّاسِ۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَآ اِبْرَاھِیْمُ۔ اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ اِنَّکَ مِنِّیْ وَ اَھْلُکَ۔ اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ فَانْتَظِرْ تَقُلْ یَاْخُذُکَ اللّٰہُ۔

یعنی تمہارے لیے دُنیا اور آخرت میں بشارت ہے۔ تیرا انجام نیک ہے۔ خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالےٰ۔ ہم تیرا بوجھ اُتار دیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اونچا کر دیں گے میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں نے تجھے یاد کیا ہے۔ سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دے۔ وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائے گا۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل۔ میں رحمان ہوں۔ میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔ اور پھر آخر میں اُردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے۔ مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دُنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔ خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جھوٹھ اور شوخی سے باز نہیں آتے ان کی ذلت اور تباہی ظاہر کرے گا۔ مگر میری طرف ایک دُنیا کو جھکا دے گا اور میرا نام عزت کے ساتھ دُنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دے گا۔ سو چاہیئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھائیں۔

اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنے والی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ لوگوں کو دیوانوں کی طرح کر دے گی معلوم نہیں کہ اسی سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی۔ مگر خدا مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 720 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 229 پہ درج ہے

۲۷۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تمام جماعت احمدیہ کے لئے اعلان

چونکہ ڈاکٹر عبد الحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور ان باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں موںہہ پھیر لیا بلکہ اپنے خط میں وہ سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بیجا تہمتیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھ کو ایک حرام خور اور بندۂ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا قرار دیا اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا اور بہت سی ایسی گالیاں دیں جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں جو پورے جوش عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ پیشگوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے کچھ چیز نہیں مجھ کو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں جو پوری ہو جاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں گنجائش نہیں علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگو لوگوں کی کچھ پرواہ نہیں کیونکہ اگر جیسا

یہ حوالہ صفحہ 229 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 668،667 طبع جدید از مرزا قادیانی

کہ مجھے اس نے دغاباز حرام خور مکار فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر مجھے کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے۔ اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں تو میں اُمید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا جو مرید ہو کر اور پھر مرتد ہو کر اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندہ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔

اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا کی شہادت کا منتظر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اس اشارہ پر ختم کرتا ہوں اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔[1]

اب چونکہ یہ شخص اس درجہ پر میرا دشمن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عمرو بن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جان کا دشمن تھا اس لئے میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس سے بکلی قطع تعلق کر لیں اس کے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔[2] آمین آمین آمین۔

المشتہر

خاکسار

مرزا غلام احمد مسیح موعود

از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

(الحکم ۳۰ر اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۹)

---

[1] یوسف: ۸۷ [2] الاعراف: ۹۰

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 668،667 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 229 پر درج ہے

کرتا ہے اور بیج بوتا اور پانی دینے وغیرہ کی محنت برداشت کرتا ہے۔ کیا اُسے کسی کفارہ کی ضرورت ہے؟ نہیں بلکہ اُسے محنت اور عمل کی ضرورت ہے۔ اس بات کو ہم مانتے ہی نہیں کہ بجز کفارہ کے کوئی راہِ نجات ہی نہیں۔ بلکہ کفارہ تو انسانی ترقیات کی راہ میں ایک روک اور پتھر ہے۔

سوال:۔ پاکیزگی سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ پاکیزگی سے یہ مراد ہے کہ انسان کو جو اس کے جذباتِ نفسانیہ خدا تعالیٰ سے رُوگرداں کر کے اپنی خواہشات میں محو کرنا چاہتے ہیں ان کا مغلوب نہ ہو۔ اور کوشش کرے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق اس کی رفتار ہو۔ یہاں تک کہ اس کا کوئی قول فعل خدا تعالیٰ کی رضامندی کے بغیر سرزد ہی نہ ہو۔ خدا تعالیٰ قدوس اور پاک ہے وہ اپنی صفات کے مطابق ہی انسان کو بھی چلانا چاہتا ہے۔ وہ رحیم ہے انسان سے بھی رحم چاہتا ہے۔ وہ کریم ہے انسان سے بھی کرم چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں ظاہر ہیں جسمانی طور سے ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا مدت ہائے دراز سے چلی آتی ہے۔ ان کو اناج، پانی، لباس، روشنی وغیرہ تمام حوائجِ ضروریہ اور لوازمِ انسانیہ ہمیشہ سے بہم پہنچاتا چلا آیا ہے اور ہمیشہ ہی اس کے رحم اور کرم کی صفات اور اسماءِ حسنہ کے تقاضے ساتھ ساتھ مخلوق کی دستگیری کرتے چلے آتے ہیں۔ پس غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کو اپنی صفات کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد پروفیسر اور لیڈی نے حضرت اقدس علیہ السلام کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم مشکور ہیں کہ آپ نے گفتگو کی عزت بخشی اور ہماری معلومات میں ایک مفید اضافہ فرمایا اور ہمارا وقت بہت اچھی طرح سے گذرا۔[1]

---

۱۹ رمئی ۱۹۰۸ء

عبدالحکیم پٹیالوی کا ذکر

عبدالحکیم کی کتاب کا ذکر تھا کہ بہت سے اعتراض کیے ہیں۔ فرمایا:۔

ہم نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے۔ بحثیں ہو چکیں۔ کتابیں مفصل لکھی جا چکی ہیں۔ اب بحث میں پڑنا فضولیوں میں داخل ہے۔

---

[1] الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ صفحہ ۴ تا ۷ مورخہ ۳۰ رمئی ۱۹۰۸ء

۶۸۰

فرمایا:۔

ہر ایک کی فطرت جُدا ہوتی ہے۔ ہمیں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح کوئی شخص ایک آدمی کی بیس سال مُریدی کرنے کے بعد اور اس کے ماتحت تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور اس سے فائدہ اُٹھانے کے بعد پھر اس کے حق میں ایسی گندی گالیاں بول سکتا ہے۔ ہماری تو سمجھ میں نہیں آسکتا۔ مگر ہر ایک شخص کی فطرت جُدا ہوتی ہے۔

جرب صاحب عبدالحی نے عرض کیا کہ میں پٹیالہ سے آیا ہوں۔ عبدالحکیم نے آپ کے متعلق پیشگوئی کی ہے کہ آنے والی ۱۲ ساون کو آپ کی وفات ہو جاوے گی۔ لیکن پٹیالہ کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ وہ ایک جھوٹا آدمی ہے۔

حضرت نے فرمایا:۔

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ (بنی اسرائیل: ۸۵) اللہ تعالیٰ ظاہر کر دیگا کہ راستباز کون ہے۔

دعویٰ رسالت کی ماہیت

فرمایا:۔ ہم نے ان معنوں میں کوئی دعویٰ رسالت نہیں کیا جیسا کہ فلاں لوگ لوگوں کو بہکاتے ہیں اور جو کچھ ہمارا دعویٰ مُنعم اور مُنذر ہونے کا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی متابعت کا ہے وہی ہمیشہ سے ہے آج کوئی نئی بات نہیں۔ چوبیس سال سے یہ الہام ہے جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ[1]

---

۲۰ مئی ۱۹۰۸ء

بوقتِ عصر

صُلح کا فائدہ

صلح سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے صلح کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب جنگ موقوف ہوئی تو مسلمانوں کے ساتھ کفار کا میل جول ہو گیا اور انہیں اسلام کی صداقتوں پر نظر کرنے کا موقعہ مل گیا۔ پھر ان میں سے کئی سعید رُوحیں اسلام کے لیے تیار ہو گئیں۔

---

[1] بدر جلد ۷ نمبر ۱۹-۲۰ صفحہ ۷ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء

ملفوظات جلد پنجم صفحہ 679، 680 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 231 پر درج ہے

ملک پنجاب میں کفر کے لشکر کا ایک سپاہی تھا جو کام آیا۔ اب ان لوگوں میں سے اس کی مثل بھی کوئی نکلنا محال اور غیر ممکن ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دُعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دُعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہونگے۔ اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور مُنہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو۔ اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سُستی کروں اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا۔ اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ۔ پس کیونکر میں حیّ و قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے ماموریں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو ÷

اب اس اشتہار سے میرا یہ مطلب ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے اور نشانوں میں

تحفہ گولڑویہ [ضمیمہ] صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 50 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 231 پر درج ہے

ہونگے تو پھر بلا شبہ ہمارا یہ دعویٰ باطل ہو جائیگا کہ اعجازی طاقت جو انشاء پردازی در نظم اور نثر میں ہے یہ بھی خدا کا ایک نشان ہے جو ہمارے مسیح موعود ہونے پر ایک گواہ ہے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر حلفی وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اس عرصہ میں اسی تعداد کے لحاظ سے انہیں مضامین کی پابندی سے ان کے اشعار مقرر کردہ منصفوں کی شہادت سے جو اہل علم ہونگے ہمارے اشعار سے فصاحت بلاغت کے رُو سے بہتر ثابت ہوں تو دونوں مخاطبین کو ایک

بقیہ حاشیہ کتاب کے جواب کا ارادہ کرے گا وہی نامراد رہے گا۔ سو اس سے زیادہ کیا نامرادی ہے کہ وہ اپنی لغو کتاب کو چھاپ ہی نہ سکا اور مر گیا۔ اور پھر اس کے مُردار کو چُرا کر پیر مہر علی نے اپنی کتاب میں کھایا اور وُہ بھی نامراد رہا۔ کیونکہ مہر علی کی غرض یہ تھی کہ اس کتاب کے لکھنے سے اپنی مشیخت ظاہر کرے کہ مَیں بھی عربی خوان ہوں اور ادیب ہوں مگر بجائے ناموری کے اس کا چور ہونا ثابت ہوا۔ کون اس سے تعجب نہیں کریگا کہ چور بھی ایسا دلیر چور نکلا کہ مُردہ کی ساری کتاب کو نگل گیا اور ڈکار نہ لیا اور محمد حسن بدقسمت کا ایک دفعہ بھی ذکر نہ کیا۔

اور ایک **دُوسرا نشان** یہ ہے کہ اسی کتاب اعجاز المسیح کے صفحہ ۱۹۹ میں مَیں نے یہ دُعا کی تھی رب ان کنت تعلم ان اعدائی ھم الصادقون المخلصون فاھلکنی کما تُھلک الکذّابون۔ وان کنت تعلم انی منک و من حضرتک فقم لنصرتی۔ ترجمہ یعنی اے میرے خدا اگر تُو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے ہیں اور مخلص ہیں پس تُو مجھے ہلاک کر جیسا کہ تُو جھوٹوں کو ہلاک کرتا ہے۔ اور اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں تیری طرف سے ہوں تو دشمن کے مقابل پر میری مدد کرنے کے لئے تُو کھڑا ہو جا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اس کتاب اعجاز المسیح کے شائع ہونے کے بعد محمد حسن بھیں مقابلہ کے لئے میدان میں نکلا۔ اس لئے بموجب اس مباہلہ کی دُعا کے مارا گیا۔

نزول المسیح صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 449 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 232 پر درج ہے

حوالہ نمبر 314

راہب عیسائی دین کے مرنے کے بعد اکثر ایسے ہی تھے۔

چھٹے کشوف اور الہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے۔ اور اسکے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں۔ اور انکے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں۔ اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں۔ غرض جو لوگ امام الزمان ہوں انکے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتے۔ بلکہ

۱۳ نصرتِ دین اور تقویت ایمان کیلئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اُن سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور اُنکی دُعا کا جواب دیتا ہے۔ اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہو کر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحبِ الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے۔ اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا۔ اور کہاں گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ اُن سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے۔ اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی۔ بلکہ وہ تو بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا اُن سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے۔ اور امام الزمان کی الہامی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف اسلئے اُنکے الہام کو دیا جاتا ہے کہ تا اُنکے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں اور تا دوسروں پر حجت ہو سکیں۔

واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے اور بعض ناتمام سالک لوگوں کو ہوا کرتے ہیں۔ اور حدیث النفس بھی ہوتی ہے جسکو اضغاث احلام کہتے ہیں۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے۔ وہ

ضرورت الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 232 پر درج ہے

تباہ نہیں ہوگا۔ یہ ایک بڑے درخت کی طرح ہو جائیگا اور پھیل جائیگا اور اسمیں بادشاہ ہو نگے اور جیساکہ کزرع اخرج شطأہٗ[1] میں اشارہ ہے اور پھر فصاحت بلاغت کے بارہ میں فرمایا بلسان عربی مبین[2] اور پھر اسکی نظیر مانگی اور کہا کہ اگر تم کچھ کر سکتے ہو اسکی نظیر دو۔ پس عربی مبین کے لفظ سے فصاحت بلاغت کے سوا اور کیا معنی ہو سکتے ہیں؟ خاصکر جب ایک شخص کہے کہ میں یہ تقریر ایسی زبان میں کرتا ہوں کہ تم اُسکی نظیر پیش کرو۔ تو بجز اس کے کیا سمجھا جائیگا کہ وہ کمال بلاغت کا مدعی ہے اور مبین کا لفظ بھی اسی کو چاہتا ہے۔ بالآخر چونکہ ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب قرآن شریف کے معجزات سے عمدًا منکر ہیں اور اُسکی پیشینگوئی سے بھی انکاری ہیں اور مجھ سے بھی اسی مجلس میں تین بیمار پیش کر کے ٹھٹھا کیا گیا کہ اگر دین اسلام سچا ہے اور تم فی الحقیقت ملہم ہو تو ان تینوں کو اچھا کر کے دکھاؤ حالانکہ میرا یہ دعویٰ نہ تھا کہ میں قادر مطلق ہوں نہ قرآن شریف کے مطابق مواخذہ تھا۔ بلکہ یہ تو عیسائی صاحبوں کے ایمان کی نشانی ٹھہرائی گئی تھی کہ اگر وہ سچے ایماندار ہوں تو وہ ضرور لنگڑوں اور اندھوں اور بہروں کو اچھا کریں گے۔ مگر تاہم میں اس کے لئے دعا کرتا رہا اور

[آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے]

[1] الفتح: ۳۰ [2] الشعراء: ۱۹۶

جنگ مقدس صفحہ 209، 210 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 291، 292 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 234 پر درج ہے

حوالہ نمبر 315

جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اسکو سخت ذلّت پہنچیگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچّے خدا کو مانتا ہے اُسکی اِس سے عزّت ظاہر ہوگی اور اُسوقت جب یہ پیشینگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سُننے لگیں گے؛

اِسی طرح پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے سو الحمد للہ والمنۃ کہ اگر یہ پیشینگوئی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا۔ اور جرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اَب مَیں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آگیا۔ مَیں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اَور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کُھلی کہ اِس نشان کیلئے تھا۔ مَیں اِسوقت یہ اقرار کرتا ہوں

جنگ مقدس صفحہ 209، 210 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 291، 292 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 234 پر درج ہے

كان يسب نبي الله ويتكلم في شأنه بكلمات خبيثة فدعوت عليه فبشرني ربي بموته في ست سنة ان في ذلك لآية للطالبين۔

ومنها ما وعدني ربي اذ جادلني رجل من المتنصرين الذي اسمه عبد الله آتهم الجنديسري انه كان اراد ان يشد جائر الحيل على دين النصارى ويوارى سوأته فصال على الاسلام وكان من المتشددين۔ وباحثني في حلقة مختصة بالانام مختصة بالزحام وزخرف مكائده لارضاء الكافرين۔ فثنيت اليه عناني وابثثته من معارف بياني وجعلته من المفحمين۔

فما وجم من قلة الحياء وكان يجمح في جهلاته ويسد رفي الغلواء وامتدت المباحثة الى نصف الشهر وكنا نغدوا اليه بعد صلوة الفجر ونرجع في وقت الهجير عند اشتداد حر الظهيرة وتركنا الاستراحة كالمجاهدين۔ فبينما انا في فكر لاجل ظفر الاسلام وافحام اللئام فاذا بشرني ربي بعد دعوتي بموته الى خمسة عشر شهرا من يوم خاتمة البحث فاستيقظت وكنت من المطمئنين ثم جئناه واجتمعت الحلقة وحضر الخاص والعام واحضرت الدواة والاقلام فما لبثت ان قعدت وانبأت من كل ما اخبرت من رب الارباب واملته في الكتاب ثم ارتحلت من دار غربتي وحسبت ذلك البحث افضل قربتي وحسبت ذلك النبأ نعمة من نعماء رب العلمين۔ فتفكروا اعاذكم الله ولا تعجلوا في تكفيري ولا تسبوا ولا تقذفوا وان كنتم في شك فانتظروا هذه الانباء المذكورة فانها معيار لصدقي وكذبي وان لم تنتهوا فقد تمت عليكم حجة الله وحجتي ولن تضروني شيئا وستسئلون عند مالك يوم الدين وان تتوبوا وتتقوا فان الله لا يضيع اجر المحسنين۔

حاشية متعلقة ص۱۲۲ اما اسم بعلها سلطان محمد ابن محمد بيك ومحمد بيك ابن نظام الدين واسم عم بعلها محمود بيك وهم سكان قرية المسماة پٹی في ضلع لاهور واسم ابيها مرزا احمد بيك توفى بعد الهامي هذا الى ميعاد الالهام واما بعلها سلطان محمد فحي وبقي من ميعاد موته قريبا من السنة ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت

خير الفاتحين منه ۱۳۱۰

جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اسکو سخت ذلّت پہنچیگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُسکی اس سے عزّت ظاہر ہوگی اور اُسوقت جب یہ پیشینگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سُننے لگیں گے ؛

اسی طرح پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے سو الحمد للہ و المنۃ کہ اگر یہ پیشینگوئی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا۔ اور جُرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اَب مَیں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آگیا۔ مَیں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اَور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کُھلی کہ اِس نشان کیلئے تھا۔ مَیں اِسوقت یہ اقرار کرتا ہوں

جنگ مقدس صفحہ 211 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 292، 293 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 235 پر درج ہے

کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو مَیں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ رُوسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسّہ ڈالدیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور مَیں اللہ جلّشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وُہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اُس کی باتیں نہ ٹلیں گی +

اَب ڈپٹی صاحب سے پُوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشانی پُورا ہوگیا تو کیا یہ سب آپکے منشاء کے موافق کامل پیشینگوئی اور خدا کی پیشینگوئی ٹھہریگی یا نہیں ٹھہریگی اور رسُول اللہ صلعم کے سچے نبی ہونے کے بارہ میں جنکو اندرونہ بائبل میں دجال کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں محکم دلیل ہوجائیگی یا نہیں ہوجائے گی۔ اب اس سے زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالےٰ نے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سُولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ لیکن اگر میں سچا ہوں۔ تو انسان کو خدا مت بناؤ۔ توریت کو پڑھو کہ اس کی اوّل اور کھلی تعلیم کیا ہے اور تمام نبی کیا تعلیم دیتے آئے اور تمام دُنیا کس طرف جُھک گئی۔ اَب میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں اِس سے زیادہ نہ کہونگا۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ +

دستخط بحروف انگریزی غلام قادر فصیح پریزیڈنٹ از جانب اہل اسلام	دستخط بحروف انگریزی ہنری مارٹن کلارک پریزیڈنٹ از جانب عیسائی صاحبان

تمام شد

جنگ مقدس صفحہ 211 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 292، 293 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 235 پر درج ہے

کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ رُوسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈالدیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اُس کی باتیں نہ ٹلیں گی +

اب ڈپٹی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشانی پورا ہو گیا تو کیا یہ سب آپکے منشاء کے موافق کامل پیشینگوئی اور خدا کی پیشینگوئی ٹھہریگی یا نہیں ٹھہریگی اور رسول اللہ صلعم کے سچے نبی ہونے کے بارہ میں جنکو اندرونہ بائبل میں دجال کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں محکم دلیل ہو جائیگی یا نہیں ہو جائے گی۔ اب اس سے زیادہ میں کیا لکھا سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالےٰ نے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہی۔ اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سُولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ لیکن اگر میں سچا ہوں۔ تو انسان کو خدا مت بناؤ۔ توریت کو پڑھو کہ اس کی اوّل اور کھلی تعلیم کیا ہے اور تمام نبی کیا تعلیم دیتے آئے اور تمام دُنیا کس طرف جُھک گئی۔ اب میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں اِس سے زیادہ نہ کہونگا۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ +

دستخط بحروف انگریزی
غلام قادر فصیح پریزیڈنٹ از جانب
اہل اسلام

دستخط بحروف انگریزی
ہنری مارٹن کلارک پریزیڈنٹ از جانب
عیسائی صاحبان

تمام شد

جنگ مقدس صفحہ 211 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 293 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 236 پر درج۔

۱۷۸

کرتا ہے کہ یہ خاص حالت کی باتیں ہیں انبیاء جنہوں نے لوگوں کیلئے اسوہ حسنہ بننا ہوتا ہے اور حقوق العباد کی بھی بہترین مثال قائم کرنی ہوتی ہے وہ عموماً ایسا طریق اختیار نہیں کرتے۔

(۱۶۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ سے اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو (مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورۃ تھی جیسے الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الخ ہے اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے گئے۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا اسکے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمالی کی طرف لے گئے۔ اور فرمایا یہ دانے کسی غیر آباد کنوئیں میں ڈالے جائینگے۔ اور فرمایا کہ جب میں دانے کنوئیں میں پھینکدوں۔ تو ہم سب کو سرعت کیساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہیئے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنوئیں میں ان دانوں کو پھینکدیا۔ اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر سرعت کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ اور ہم بھی آپ کے ساتھ جلدی جلدی واپس چلے آئے اور کسی نے منہ پھیر کر پیچھے کیطرف نہیں دیکھا۔

(اس روایت میں جس طرح دانوں کے اُوپر وظیفہ پڑھنے۔ اور پھران دانوں کو کنوئیں میں ڈالنے کا ذکر ہے۔ اسکی تشریح حصہ دوم کی روایت نمبر ۳۱۲ میں کی جا چکی ہے۔ جہاں پیر سراج الحق صاحب مرحوم کی روایت سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ کام ایک شخص کی خواب کو ظاہر میں پورا کرنے کے لئے کروایا گیا تھا۔ ورنہ ویسے اس قسم کا فعل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت اور سُنت کے خلاف ہے اور دراصل اس خواب کے تصویری زبان میں ایک خاص معنی تھے۔ جو اپنے وقت پر پورے ہوئے)

(۱۶۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک

سیرت المہدی جلد اول صفحہ 178 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 236 پر درج ہے

حوالہ نمبر 320

الفضل

قادیان دارالامان

خطبہ نمبر ۱۹

THE DAILY
ALFAZLQADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱ | قیمت ایک آنہ | تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۸ | ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش | ۱۳ جمادی الاخری ۱۳۵۹ھ | ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۶۳

خطبہ جمعہ

قبولیتِ دُعا کے خلاف ایک ٹریکٹ کا جواب

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے پرسوں

ایک ٹریکٹ

دکھایا گیا ہے جس میں میری اس تقریر پر اعتراضات کئے گئے ہیں۔ جو میں نے جلسہ دونوں موجودہ جنگ کے متعلق کی تھی اور جس میں میں نے ذکر کیا تھا کہ اگر لوگ سچے دل سے توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دعا کی درخواست کریں۔ تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت کے ایام کو ان کے سروں پر سے ٹال دے گا۔ اور ان کی فتح اور نصرت کے سامان پیدا کر دے گا۔

خدا تعالیٰ کی قدرت

سے کچھ عرصہ پیچھے میں نے خطبہ میں ہی ان اعتراضات کا اصل جواب آچکا ہے۔ تاہم میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ آج بھی اس سلسلہ میں بعض ایسے امور جو دعا کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ بیان کر دوں۔

اس ٹریکٹ کا لکھنے والا

ایک ایسا شخص ہے۔ جو دین سے قطعاً ناواقف ہے۔ اور اس کو خدائی احکام یا خدائی قانونوں سے کوئی آگاہی یا معرفت نہیں۔ اس نے اپنے اس ٹریکٹ میں چند واقعات ایسے گنائے ہیں۔ جن کے متعلق اس کا خیال ہے کہ ان کے بارے میں میری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ مگر وہ واقعات اس قسم کے ہیں کہ ان کے بارے میں اس نے پہلے ہی یہ فرض کر لیا ہے۔ کہ ان کے متعلق میں نے دعائیں کیں۔ اور پھر آپ ہی یہ فرض کر لیا ہے۔ کہ میری وہ دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ اور پھر آپ ہی یہ نتیجہ نکال لیا ہے۔ کہ چونکہ ان امور کے متعلق میری دعائیں قبول نہیں ہوئیں اس لئے میرا یہ دعویٰ کرنا کہ اگر لوگ

توحید کا اقرار

کر کے مجھ سے دعا کی درخواست کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔ باطل ٹھہرا ہے۔

یہ تو الٰہی تقدیر ہے کہ ان اعتراضات کے شائع ہونے سے پہلے ہی اصل جواب میری طرف سے ان

وساوس کا جواب

دیا جا چکا ہے۔ چنانچہ میں یہ امر کھول کر بیان کر چکا ہوں۔ کہ کبھی شخص کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس کی ہر ایک دعا ضرور قبول ہو گی۔ یہ معنے نہیں رکھتا۔ کہ اس کی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی یہی اعتراض ہوا۔ کہ تم جو کہتے ہو۔ کہ اگر میں دعا کروں۔ تو یوں ہو جائے۔ اس میں کوئی

حقیقت

رکھتا ہے۔ تو تم پر فلاں مصیبت کیوں آئی۔ اور تمہارے فلاں رشتہ دار کو کیوں تکلیف پہنچی۔

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 20 جولائی 1940ء) | یہ حوالہ صفحہ 237 پر درج ہے

۴ روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم فوت ہوا۔ تو آپ نے عثمان بن مظعون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جا اپنے بھائی عثمان بن مظعون کے پاس۔

غرض بعض روایات کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بچے فوت ہوئے۔ اور گیارہ بچوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائیں کی ہوں گی۔ مگر آخر

اللہ تعالےٰ کی مشیت

غالب آئی۔ اور وہی ہوا جو اس نے چاہا تھا۔ ایک دفعہ آپ قبرستان سے گزر رہے تھے۔ کہ آپ نے ایک بڑھیا کو دیکھا۔ کہ وہ ایک قبر پر بیٹھی بین ڈال رہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے قریب گئے۔ اور فرمایا بڑھیا کیا ہوا۔ اس نے کہا میرا بچہ فوت ہو گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بڑھیا صبر کرو۔ خدا کی یہی مشیت تھی۔ بڑھیا نے شدت غم میں آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔ کہ کون شخص اس سے باتیں کر رہا ہے۔ اور کچھ اس وجہ سے بھی کہ ایسی حالت میں انسان کی آنکھوں میں آنسو آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنے سر کو جھکائے ہوئے ہوتا ہے۔ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا نہیں تھا۔ کہنے لگی میاں دوسروں کے لئے نصیحت ہوتی ہے۔ ورنہ جس کے دل کو لگتی ہے وہی جانتا ہے۔ کہ یہ صدمہ کتنا سخت ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مائی میرے گیارہ بچے فوت ہو چکے ہیں۔ اور یہ کہہ کر آپ اپنے مکان کی طرف تشریف لے گئے۔ بعد میں کسی نے اسے بتایا کہ بڑھیا وہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ یہ سنتے ہی دوڑتی ہوئی آپ کے پاس پہونچی۔ اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے صبر کیا۔ آپ نے فرمایا الصبر عند الصدمة الاولیٰ۔ صبر تو وہی ہے جو غم کے وقت کیا جائے۔ ورنہ بعد میں تو سبھی کو صبر آ جاتا ہے

ایک دفعہ آپ کا ایک نواسا فوت ہو گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ گئے۔ ایک صحابی کہنے لگے یا رسول اللہ آپ تو دوسروں کو صبر کی تلقین کیا کرتے ہیں۔ اور خود رو رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری آنکھیں روتی ہیں۔ اور یہ رحمت کی علامت ہے۔ اگر تمہارا دل خدا تعالےٰ نے سخت بنا دیا ہے تو میں کیا کروں۔

غرض درد آپ کے دل میں بھی تھا۔ اور اس وجہ سے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچوں کے لئے دعائیں نہیں کی ہوں گی۔ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان بچوں کے لئے دعائیں کیں۔ آپ کے گیارہ بچے فوت ہو گئے۔ (روایات میں اختلاف ہے بعض میں کم تعداد کا ذکر ہے) ابھی خط مجھے لکھنے والے نے میری بھی گیارہ دعائیں ایسی شمار کی ہیں جو اس کے خیال میں قبول نہیں ہوئیں۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی گیارہ بچے ہی فوت ہوئے تھے۔ اب کیا یہ کہا جائے گا۔ کہ آپ نے ان کے متعلق دعائیں نہیں کی تھیں۔ یا یہ کہا جائے گا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائیں تو کیں مگر وہ قبول نہ ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی بیماری میں ان کی صحت کے لئے کتنی دعائیں کیں۔ ہمارے سلسلہ کے اخبارات کے فائل اس پر گواہ ہیں۔ مگر کیا مولوی عبدالکریم صاحب تندرست ہو گئے؟ اور کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے دنیا کو چیلنج دیا ہے یا نہیں کہ مجھے

قبولیت دعا کا معجزہ

دیا گیا ہے۔ اور اس نشان میں میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اب کیا کوئی مخالف اگر یہ بات پیش کرے کہ جب مولوی عبد الکریم صاحب کے متعلق آپ کی دعا قبول نہ ہوئی۔ تو آپ نے قبولیت دعا کے نشان میں مقابلہ کرنے کا چیلنج کس طرح دے دیا۔ تو کیا اس کی بات معقول ہوگی۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آپ نے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی صحت کے لئے بہت دعائیں کیں۔ اور آپ کو ان سے اس قدر محبت تھی کہ جب وہ فوت ہو گئے تو گو آپ کی عادت میں یہ بات داخل تھی۔ کہ آپ ہمیشہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ جاتے۔ اور اکثر مختلف دینی مسائل پر باتیں کرتے رہتے۔ (مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ ایسے موقعہ پر ہمیشہ آپ کے دائیں طرف بیٹھا کرتے تھے) جب مولوی صاحب کی وفات ہو گئی تو آپ نے مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھنا بند کر دیا۔ ایک دفعہ بعض لوگوں نے عرض کیا۔ کہ حضور پہلے مغرب کے بعد مسجد میں تشریف رکھا کرتے تھے۔ اور

مختلف دینی مسائل

بیان کیا کرتے تھے۔ جس سے آنے والے مہمانوں اور دوسرے لوگوں کو بہت کچھ فائدہ ہوتا تھا۔ مگر اب حضور نے بیٹھنا بند کر دیا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ حضور پھر اس سلسلہ کو جاری فرمائیں۔ کیونکہ لوگوں کو حضور کے نہ بیٹھنے کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اب مجھ سے بیٹھنا برداشت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب میری نظر اس طرف جاتی ہے۔ جہاں مولوی عبد الکریم صاحب بیٹھا کرتے تھے۔ تو میرے دل کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اسی طرح ہمارا چھوٹا بھائی

مبارک احمد جب بیمار ہوا

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لئے کتنی ہی دعائیں کیں مگر ان دعاؤں کے باوجود وہ فوت ہو گیا کیونکہ خدا کی مشیت یہی تھی۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ۔ پہلے مولوی عبد الکریم صاحب کے لئے آپ نے دعائیں کیں مگر وہ قبول نہ ہوئیں۔ اور مولوی صاحب فوت ہو گئے۔ پھر مبارک احمد کے لئے آپ نے دعائیں کیں۔ مگر وہ بھی قبول نہ ہوئیں۔ اور مبارک احمد فوت ہو گیا۔ ایسی حالت میں دنیا کو چیلنج دینے کے معنی کیا ہو سکتے ہیں اور کس طرح معلوم ہو کہ آپ کی دعائیں زیادہ سنی جاتی ہیں۔ بلکہ اس سے بھی پہلے

بشیر اول فوت ہوا

اور آپ نے اس کے لئے بہت دعائیں کیں۔ پھر آپ کو اس کی وفات پر صدمہ ہوا۔ گو جس لڑکے کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے پیشگوئی ہے۔ اس کا مصداق بشیر اول نہیں۔ لیکن جب تک وہ زندہ رہا آپ کا یہی خیال تھا۔ کہ یہی موعود لڑکا ہے۔ اور آپ نے نہ معلوم اس کے لئے کتنی دعائیں کیں۔ بلکہ دوسروں سے بھی کروائیں مگر پھر بھی وہ فوت ہو گیا

پھر آتھم کے متعلق پیشگوئی

کے وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ مجھ سے مخفی نہیں۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا۔ اور میری عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال کی تھی مگر مجھے وہ نظارہ خوب یاد ہے۔ کہ جب آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب اور اضطراب سے دعائیں کی گئیں۔ میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک طرف دعا میں مشغول تھے۔ اور مولوی عبد الکریم صاحب اور سلسلہ کے بعض اور بزرگ مسجد میں جمع ہو کر دعا کر رہے تھے۔ اور تیسری طرف بعض نوجوان زمین کے اس قطعہ پر جس میں بڑا مہمان خانہ بنایا گیا۔ جہاں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مطب کیا کرتے تھے۔ اور آجکل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں۔ وہاں اکٹھے ہو گئے۔ اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیئے۔ ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا جاری تھی کہ یا اللہ آتھم مر جائے یا اللہ آتھم مر جائے۔ مگر اس کہرام اور آہ و زاری کے نتیجہ میں آتھم تو نہ مرا۔ پھر کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ جب ایسے حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں قبول نہ ہوئیں تو آپکا دنیا کو قبولیت دعا کے نشان میں مقابلہ کا چیلنج دینا ناجائز تھا؟

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیرالدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 20 جولائی 1940ء)

یہ حوالہ صفحہ 237 پر درج ہے

انذاری پیشگوئیاں اپنی مخفی یا ظاہر شرائط کی بناء پر ٹل بھی جاتی ہیں اُسے ایک لمحہ بھر کے لئے بھی اپنے الہامات کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب آتھم والی پیشگوئی کی اور میعاد کے ختم ہونے کا دن آیا تو مجھے وہ نظارہ اب تک یاد ہے کہ آج کل جہاں حکیم مولوی قطب الدین صاحب کا مطب ہے وہاں لوگ جمع ہوئے اور چیخیں مار مار کر دعائیں کرنے لگے کہ الٰہی یہ پیشگوئی ضرور پوری ہو جائے۔ ایک پٹھان عبد العزیز ہوا کرتا تھا وہ تو دیوار کے ساتھ بے تحاشا اپنا سر مارتا اور کہتا خدایا اب یہ سورج نہ ڈوبے جب تک آتھم نہ مر جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ چیخیں مار مار کر انہوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا ہے اگر جھوٹے ہوں گے تو ہم ہوں گے ان کو کس بات کا فکر ہے۔

اب دیکھو جماعت کے لوگ گھبرا رہے تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں تھی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے صرف کلام سُنا تھا ملائکہ کے نزول کی وجہ سے جو ثبات قلب عطا کیا جاتا ہے وہ انکو حاصل نہیں تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب کو غیر معمولی ثبات حاصل تھا اور آپ سمجھتے تھے کہ یہ ٹھیک وہی بات ہے جس خدا کا کلام مجھ پر نازل ہوا ہے وہ اپنے کلام کو آپ پورا کرے گا اور اگر کسی شرط کی وجہ سے وہ ٹل جائے گا تب بھی کیا ہوا انذاری پیشگوئیوں کے متعلق جو سُنت چلی آ رہی ہے بہر حال اسی کے مطابق ہوگا اس لئے گھبراہٹ اور فکر کی کوئی بات نہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ خواہ وہ بلا واسطہ نازل ہو فرشتوں کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر یہ خیال کر لینا کہ ہر کلام کے ساتھ فرشتہ آکر یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فلاں بات پہنچاتا ہوں بالکل غلط ہے۔ حدیثوں میں بھی صرف پانچ سات ایسی مثالیں مل سکتی ہیں جن میں آتا ہے کہ جبرئیل کے الفاظ آتے ہوں مگر اور کسی جگہ یہ ذکر نہیں آتا یا رمضان کے متعلق آتا ہے کہ ان ایام میں جبرئیل آتے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کریم کی تلاوت کرتے مگر یہ صورت بالکل اور ہے۔ اس میں جبرئیل* جبرئیل کا آنا اس لئے ضروری تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن کریم کا ہر لفظ یاد رکھنا ضروری تھا۔ باقی لوگ اگر قرآن کریم پڑھنے میں کوئی غلطی کرتے تو اور لوگ اس کی اصلاح کر سکتے تھے لیکن اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کوئی غلطی کرتے تو لوگ کس طرح درست کرتے وہ سمجھتے کہ شاید رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی رنگ میں کلام نازل ہوا ہے یا پہلے کلام میں کوئی تبدیلی ہو گئی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے جبرئیل کو سامع بنا دیا تاکہ اگر تلاوت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی غلطی ہو جائے تو جبرئیل آپکو بتا دیں اور آپ اُس کی اصلاح کر لیں۔ پس یہ صورت بالکل اور ہے اس سے یہ استدلال نہیں ہو سکتا کہ ہر کلام کے ساتھ اس رنگ میں فرشتے کا نازل ہونا ضروری ہے کہ وہ آکر یہ کہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فلاں بات آپ کو پہنچانے کا حکم دیا ہے۔ ایسا طریق صرف بعض الہامات میں اختیار کیا جاتا ہے باقی الہامات کے ساتھ فرشتوں کا نزول صرف اتنا مفہوم رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا کلام فرشتوں کی حفاظت میں نازل فرماتا ہے۔

* [illegible] جبرئیل کی تخصیص اس لئے [illegible] آتی اور *

پھر امام راغب لکھتے ہیں وَقَوْلُهٗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ فَذٰلِكَ لِمَنْ يَدَّعِيْ شَيْئًا مِنْ اَنْوَاعِ مَا ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْوَحْيِ اَيَّ نَوْعٍ اِدَّعَاهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ حَصَلَ لَهٗ۔ یعنی یہ جو قرآن کریم میں آتا ہے کہ اُس شخص سے بڑھکر اور کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اُس کی طرف کوئی وحی نہ ہوئی ہو۔ اس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ فَذٰلِكَ لِمَنْ يَدَّعِيْ شَيْئًا مِنْ اَنْوَاعِ مَا ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْوَحْيِ۔ یہ وعید اُس شخص کے بارہ میں ہے جو وحی کے متعلق ہماری بیان کردہ قسموں میں سے کسی نوع کے ماتحت آجائے اور دعویٰ کرے کہ مجھ پر فلاں قسم کی وحی نازل ہوتی ہے اَيَّ نَوْعٍ اِدَّعَاهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ حَصَلَ لَهٗ۔ یہ سوال نہیں ہوگا کہ فلاں قسم کی

تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 432 از مرزا بشیر الدین محمود

یہ حوالہ صفحہ 238 پر درج ہے

اب یاد رہے کہ پیشگوئی میں فریق مخالف کے لفظ سے جس کے لئے ہاویہ یا ذلّت کا وعدہ تھا ایک
۲ے گروہ مراد ہے۔ جو اس بحث سے تعلق رکھتا تھا خواہ خود بحث کرنے والا تھا یا معاون یا حامی یا سرگروہ
تھا۔ ہاں مقدم سب سے ڈپٹی عبداللہ آتھم تھا۔ کیونکہ وہی دوسرے عیسائیوں کی طرف سے
منتخب ہو کر پندرہ دن جھگڑتا رہا مگر درحقیقت اس لفظ کے حصہ دار دوسرے معاون اور محرک
اور ان کے سرگروہ بھی تھے کیونکہ عرفاً فریق اس تمام گروہ کا نام ہے۔ جو ایک کام بالمقابل کرنے والا
یا اس کام کا معاون یا اس کام کا بانی یا مجوز یا حامی ہو اور پیشگوئی کی کسی عبارت میں یہ نہیں
لکھا گیا کہ فریق سے مراد صرف عبداللہ آتھم ہے۔ ہاں میں نے جہاں تک الہام کے معنے
سمجھے وہ یہ تھے کہ جو شخص اس فریق میں سے بالمقابل باطل کی تائید میں شخص خود بحث کرنے والا ہے
اس کے لئے ہاویہ سے مراد سزائے موت ہے۔ لیکن الہامی لفظ صرف ہاویہ ہے اور ساتھ یہ بھی
شرط ہے کہ حق کی طرف رجوع کرنے والا نہ ہو۔ اور حق کی طرف رجوع نہ کرنے کی قید ایک الہامی
قید ہے جیسا کہ میں نے الہامی عبارت میں صاف لفظوں میں اس شرط کو لکھا تھا اور یہ بات
بالکل سچ اور یقینی اور الہام کے مطابق ہے کہ اگر مسٹر عبداللہ کا دل جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی توہین
اور تحقیر اسلام پر قائم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ
لیتا تو اسی میعاد کے اندر اسی کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا لیکن خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے جتلا دیا کہ
ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع
کرنے کا کسی قدر حصہ لے لیا جس حصہ نے اس کے وعدہ موت اور کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر
ڈال دی اور ہاویہ میں تو گرا لیکن اس بڑے ہاویہ سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا جس کا نام موت
ہے اور یہ ظاہر ہے کہ الہامی لفظوں اور شرطوں میں سے کوئی ایسا لفظ یا شرط نہیں ہے جو بے تاثیر
ہو یا جس کا کسی قدر موجود ہو جانا اپنی تاثیر پیدا نہ کرے لہٰذا ضرور تھا کہ جس قدر مسٹر عبداللہ
آتھم کے دل نے حق کی عظمت کو قبول کیا اس کا فائدہ اس کو پہنچ جائے سو خدا تعالیٰ نے ایسا
ہی کیا اور مجھے فرمایا اطلع اللّٰہ علٰی ھمہ وغمہ۔ ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلا ولا تعجبوا ولا تحزنوا و
انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین وبعزتی وجلالی انک انت الاعلٰی۔ ونمزق الاعداء کل ممزق ومکر اولئک
ھو یبور۔ انا نکشف السر عن ساقہ یومئذ یفرح المؤمنون۔ ثلۃ من الاولین وثلۃ من
الاٰخرین وھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الٰی ربہ سبیلا۔ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس
کے ہم و غم پر اطلاع پائی اور اس کو مہلت دی جب تک کہ وہ بیباکی اور سخت گوئی اور

انوار الاسلام صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 2 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 239 پر درج ہے

حوالہ نمبر 323

نمبر ۱۰۵۳

THE AL AM

Qadi

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

سیاہ بر زہد ستی ۔ آبہ بیری عالمے دیگر

بستہ دیر و بیبیں دیگر آوے دیگر

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

دارالمسیح قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل و کرم کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

زبان فریاد سے وار و کہ شاید نصرت را

مسلمانوں کیلئے زندگی اور موت کا سوال

ان مسلم سیاسی لیڈروں پر ہے

دنیا سے جنگ مٹانے کیلئے آیا تھا

نظام قوی

یہ حوالہ صفحہ 239 پر درج ہے	"رحیم بخش صاحب ایم اے ولد ماسٹر قادر بخش صاحب" کا مضمون مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد 25 نمبر 34 مورخہ 7 ستمبر 1923ء

کہ ہم تم خوش نہ تھا بہر کھانے سے باز نہ رہتے۔

باوجود والد کی اس قدر سختی اور عقوبت کے آپ کا یہ حال تھا کہ جس دن نوکر ہوئے اسی دن سے والد کو کہہ دیا کہ اب آپ آرام کریں۔ آپ کو کمانے کی ضرورت نہیں چنانچہ ان کو نوکری ہونے تک کام نہیں کرنے دیا اور ہر طرح ان کی خدمت کرتے رہے۔ اور وہ آپ سے بہت ہی خوش رہے۔ سعداللہ لدھیانوی آپ کے ساتھ بحث مباحثہ کیا کرتا تھا۔ اکثر والد صاحب سے بحث مباحثہ ہوا کرتا تھا۔ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وہ آپ سے دبا کرتا تھا۔

۵ ستمبر ۱۹۰۶ء کو جس دن عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کے پورا ہونے کا انتظار تھا آپ قادیان تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صاحب اس دن یہ فرماتے تھے کہ آج سورج غروب نہیں ہوگا کہ آتھم مر جائیگا۔ مگر جب سورج غروب ہو گیا تو لوگوں کے دل ڈوبتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ مجھے اسوقت کوئی گھبراہٹ نہیں تھی ہاں فکر اور حیرانی ضرور تھی۔ لیکن جس وقت حضور نے تقریر فرمائی اور ابتلاؤں کی حقیقت بتلائی تو طبیعت میں بشاشت اور انشراح صدر پیدا ہو گیا۔ اور ایمان تازہ ہو گیا۔ فرماتے تھے کہ میں نے امرتسر جا کر عبداللہ آتھم کو خود دیکھا۔ جب آتھم ...

[illegible]

... ۸ اگست ۱۹۰۶ء کو آپ کی والدہ ماجدہ فوت ہو گئیں جس کا آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ کیونکہ آپ کی والدہ کو آپ کے ساتھ شدید محبت تھی۔

۱۲ مئی ۱۸۹۷ء کو لیکھرام والی پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق جو شہادات حضرت صاحب نے اشتہار کے ذریعہ طلب کی تھیں اور جو فارم تصدیق اسکے ساتھ بھیجے تھے وہ والد صاحب نے پُر کیا ہوا ہے اور زیر تصدیق یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ "یہ پیشگوئی ایسی صفائی اور خوش اسلوبی سے پوری ہوئی ہے کہ اس کی نظیر میری نظر میں تو کوئی نہیں"

آپ کا نام ۳۱۳ اصحاب مسیح موعود میں نمبر ۱۵ پر درج ہے

... علیحدہ ... خواہ مخواہ درخت پر لعنت ... اسلام ... کا تعویذ جانتے ہیں ... مولوی ... کا جب مباحثہ لدھیانہ میں ... کے مکان میں ہوا تو والد صاحب اس مباحثہ میں شامل تھے۔ اسکا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں ایام میں کسی قسم اور غیر مقلدی کی طور پر حقیقت ... تھے اور وہابی ... مولوی محمد حسین ... خاص ... سمجھ ... کے

ہم لوگ ... ہم ... گھر ... دولت پر حاضر ہوا کہ جب حضور لدھیانہ ... تشریف لے چلے ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور اگر کسی کتاب کی ضرورت ہو تو حاضر کی جاوے۔ حضور نے قرآن شریف ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا۔ کہ ہمکو یہی کتاب کافی ہے۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جس وقت مولوی عبدالحق غزنوی کے ساتھ حضرت صاحب کی لدھیانہ میں گفتگو ہوئی تھی تو میں وہاں موجود تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۸۲۵ میں ... والد صاحب ... احباب میں لکھا ہے ... سے ... محمد حسین ... اور ... اشتہار ... مرزا صاحب ... لگے ... صاحب اس شہادت کو ... الفاظ میں ... حضور ... ساتھ ... باہر تشریف لے آئے ... دروازے پر منشی میراں بخش ...

[illegible]

... آپ معمول گفتگو کرتے ہوئے مکان پر آ پہنچے ... منشی ... سواری گاڑی چلے ... گیا اور ... آ کر عرض کی کہ حضور میری گاڑی پر سوار ہو جانے حضور نے ارشاد فرمایا کہ ... نے کہا تھا کہ ... پیدل چلیں ... اور ... گاڑی میں بیٹھ کر بھاگ گئے

۱۹۰۱ء میں آپ نے لاہور جا کر ... کی سند حاصل کی ... ۱۹۰۲ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اور باقاعدہ سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ جب آپ کے والد کو معلوم ہوا کہ آپ نے بیعت کر لی ہے تو انہوں نے آپ کو سخت تنگ کرنا شروع کر دیا۔ ... کے ... تھے۔ ...

... کی خدمات ... سے ... کا ارادہ ... آپ نے ...

حوالہ نمبر 324

ماسوا اس کے اگر محمد حسین کی دانست میں میرے الہامات میرے ہی افترا تھے تو اس کو چاہیئے تھا کہ بجائے ایسی بے ہودہ باتوں کے یہ مضمون لکھتا کہ گورنمنٹ کو یہ تحقیق کرنا چاہیئے کہ یہ شخص ملہم من اللہ ہونے کے دعوے میں سچا ہے یا جھوٹا۔ اور طریق آزمائش یہ ہے کہ گورنمنٹ عام طور پر اس سے کوئی پیشگوئی مانگے پھر اگر وہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری نہ ہو تو گورنمنٹ یقین کر لے کہ یہ شخص جھوٹا اور مفتری ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکال لے کہ لیکھرام کا قاتل بھی یہی ہوگا۔ کیونکہ ایک جھوٹا شخص جب کسی اپنی پیشگوئی میں دیکھتا ہے کہ میرا جھوٹ کھل جائے گا تو بے شک وہ ناجائز طریقوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور اُس کی خبیث ذات سے کچھ بعید نہیں ہوتا کہ ایسی ایسی ناپاک حرکات اُس سے صادر ہوں۔ اگر اس تقریر کے ساتھ گورنمنٹ کو لیکھرام کے مقدمہ میں میری نسبت توجہ دلاتا تو کچھ تعجب نہ تھا کہ یہ تقریر قبول کے لائق ٹھہرتی اور انصاف پسند لوگ بھی اس کو پسند کرتے اور مجھے بھی ایسے مواخذہ میں کچھ عذر نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور میری پیشگوئیاں میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو بے شک میری بریّت کے لئے اس قدر خدا تعالیٰ کی مدد چاہیئے کہ وہ کسی الہامی پیش خبری سے جو سچی نکلے گورنمنٹ کو اُس کے مطالبہ کے وقت مطمئن کر دیوے اور وہ سمجھ جاتے کہ درحقیقت یہ کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ انسان کی طرف سے۔

لیکن اس بات پر زور دینا کہ میں لیکھرام کے قاتل کا نام بیان کروں صحیح نہیں ہے خدا تعالیٰ اپنے مصالح میں کسی کا محکوم نہیں ہو سکتا۔ اگر اُس نے ایک بات کو مخفی کرنا چاہا ہے تو ہم اُس پر زور نہیں ڈال سکتے کہ وہ ضرور اُس بات کو ظاہر کرے۔ جو شخص خدا تعالیٰ پر ایسی حکومت چلانا چاہتا ہے یا چلانے کے لئے درخواست کرتا ہے تو وہ عبودیت کے آداب کو بالکل بے نصیب ہے۔ خدا علم غیب اپنی مرضی سے ظاہر کرتا ہے انسان کی مرضی سے ظاہر نہیں کرتا دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس پتہ کے لگانے کی کس قدر ضرورت تھی کہ اُن کا بیٹا

کتاب البریہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 38 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 241 پر درج ہے

	نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دے۔ اس سے قریباً تین برس کے بعد جیسا کہ ابھی لکھتا ہوں دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔ اِس بیان کی تمام یہ لوگ تصدیق کریں گے بشرطیکہ قسم نمونہ نمبر ۲ دے کر پوچھا جائے۔ اور حافظ نور احمد سخت مخالف ہے مگر نمونہ نمبر ۲ کی قسم اس کو بھی سچ بولنے پر مجبور کرے گی۔
۱۰	تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اُس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ مَیں نے اُسکو یہ الہام سُنایا۔ جس کو مَیں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سُنا چکا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ بِکْرٌ وَّ ثَیِّبٌ۔ جس کے یہ معنے اُن کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے مَیں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پُورا ہوگیا۔ اور اسوقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔ مَیں نہیں یقین کرسکتا کہ مولوی محمد حسین بوجہ شدّتِ عناد اور تعصب اِس پیشگوئی کی نسبت اپنی واقفیت بیان کرسکے۔ لیکن اگر حلف مطابق نمونہ نمبر ۲ دیجائے تو اِس صورت میں اُمید ہے کہ سچ بول دے۔
۱۱	تخمیناً سولہ برس کا عرصہ گذرا ہے کہ مَیں نے شیخ حامد علی اور لالہ شرمپت کھتری ساکن قادیان اور لالہ ملاوامل کھتری ساکن قادیان اور جان محمد مرحوم ساکن قادیان اور بہت سے اور لوگوں کو یہ خبر دی تھی کہ خدا نے اپنے الہام سے مجھے اطلاع دی ہے کہ

ص ۳۵

تریاق القلوب صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 201 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 242 پر درج ہے

حوالہ نمبر 326

نہایت نجیب اور شریف اور عالی نسب ..... بزرگوار خاندان سادات سے یہ تعلق قرابت اس عاجز کو پیدا ہوا اور اس نکاح کے تمام ضروری مصارف تیاری مکان وغیرہ تک ایسی آسانی سے خدا تعالیٰ نے بہم پہنچائے کہ ایک ذرہ بھی فکر کرنا نہ پڑا اور اب تک اسی اپنے وعدہ کو پورے کئے چلا جاتا ہے۔" (شحنۂ حق صفحہ ۴۳، ۴۴۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۳، ۳۸۴)

۱۸۸۱ء (قریباً) "اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اُس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے۔ اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سُنائی گئی تھی ...... اور جیسا کہ لکھا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقاتِ قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندانِ سیادت میں میری شادی ہوگئی ..... سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بُنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی رُوح اپنے اندر رکھتا ہوگا اِس لئے اُس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی ہے دُنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اُس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶۴، ۶۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۳، ۲۷۵)

۱۸۸۱ء (تخمیناً) "تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنّہ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اُس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اُس کو یہ الہام سُنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سُنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ

بِکْرٌ وَّ ثَیِّبٌ

جس کے یہ معنے ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پُورا ہوگیا اور اِس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔"[1]

(تریاق القلوب صفحہ ۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۱)

---

[1] خاکسار کی رائے میں یہ الہام الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت امّاں جان کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیّب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ واللّٰہ اعلم۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ الہامات طبع چہارم صفحہ 31 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 242 پر درج ہے

بیہودہ گوئی اور حماقت ہے۔ اس مقدمہ کی یہ صورت تو نہیں ہے کہ پیشگوئی کے بعد لڑکا پیدا ہو گیا بلکہ وہ لڑکا جو اب موجود ہے پیشگوئی کے وقت میں پندرہ ۱۵ یا چودہ ۱۴ برس کا تھا اور اب تیس ۳۰ یا انتیس برس کا ہوگا۔ پس جبکہ پیشگوئی کے زمانہ میں یہ لڑکا موجود تھا تو ایک عقلمند صاف سمجھ سکتا ہے کہ اس پیشگوئی کا یہ مطلب ہے کہ یہ لڑکا کالعدم ہے اور اسکے بعد نسل کا خاتمہ ہے اور یہی خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے تفہیم ہوئی تھی۔ ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے جو اسکے مخالف کہے۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے یہی معنی کھولے کہ یہ لڑکا کالعدم ہے اور اسکے بعد سعد اللہ کی نسل نہیں چلے گی اور اسی پر سعد اللہ کی نسل کا خاتمہ ہو جائیگا تو پھر کس قدر ہٹ دھرمی ہے کہ یہ کہنا کہ سعد اللہ اپنی موت کے بعد لڑکا چھوڑ گیا۔

اے نادان! یہ لڑکا تو پیشگوئی کے وقت موجود تھا اور محاورات عرب کو بالاستقصاء دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اَبتر کے لفظ میں شرط نہیں ہے کہ کوئی شخص صاحب اولاد اس حالت میں مرے کہ جب اسکی زندگی میں اسکی اولاد فوت ہو جائے بلکہ نسل کی جڑھ کٹ جانا شرط ہے جیسا کہ بتر کے معنی لغت عرب میں یہ لکھے ہیں کہ البتر استیصال الشیٔ قطعاً یعنی بتر کہتے ہیں کسی چیز کو جڑھ سے کاٹ دینے کو۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی آئندہ نسل کیلئے تھی۔ یعنی یہ کہ موجودہ لڑکے سے آئندہ نسل نہیں چلیگی جیسا کہ ہم آئندہ تصریح سے بیان کرینگے۔ پس جس شخص کی فطرت میں ایک ذرہ عقل اور حیا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کسی کی نسبت یہ پیشگوئی کرنا کہ فلاں شخص منقطع النسل ہو جائیگا۔ اس پیشگوئی کیلئے یہ ضروری نہیں کہ اسکی زندگی میں وہ تمام نسل مر جائے کیونکہ اگر یہی شرط ہو تو پھر ایسی صورت میں ایسی قطع نسل کا کیا نام رکھنا چاہیئے کہ ایک انسان ایک یا دو ولد چھوڑ کر مر جائے اور بعد اسکے کسی وقت وہ لڑکے بھی مر جائیں اور کچھ نسل باقی نہ رہے کیا عرب کے محاورات میں بجز اَبتر کے لفظ کے ایسی صورت میں کوئی اور لفظ بھی موجود ہے اور کیا یہ کہنا جائز ہوگا کہ ایسا شخص منقطع النسل نہیں اور لفظ استیصال الشیٔ قطعاً اسپر لازم نہیں آتا۔ پس ظاہر ہے کہ ایسا خیال حماقت اور دیوانگی ہے۔ اور زبان عرب میں اس قسم کے قطع نسل کے لئے

حقیقت الوحی [تتمہ] صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 438 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 243 پر درج ہے

کیا گیا ہے یعنے یہ کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہوں۔ اور مامور من اللہ ہوں اور میری صداقت کا نشان یہ پیشگوئی ہے۔ اب آپ اگر کچھ بھی اللہ جلّشانہٗ کا خوف رکھتے ہیں تو سمجھ سکتے کہ ایسی پیشگوئی جو منجانب اللہ ہونے کیلئے بطور ثبوت کے پیش کی گئی ہے اُسی حالت میں سچی ہو سکتی تھی کہ جب درحقیقت یہ عاجز منجانب اللہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ ایک مفتری کی پیشگوئی کو جو ایک جھوٹے دعوے کے لئے بطور شاہد صدق بیان کی گئی ہرگز سچی نہیں کر سکتا۔ وجہ یہ کہ اس میں خلق اللہ کو دھوکا لگتا ہے جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ خود مدعی صادق کیلئے یہ علامت قرار دیکر فرماتا ہے وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم[1] اور فرماتا ہے فلا یظھر علٰی غیبہ احدا ۝ الا من ارتضی من رسول[2] رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدّث داخل ہیں۔ پس اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کیلئے ایک مسلمان کیلئے یہ دلیل کافی ہے جو منجانب اللہ ہونے کے دعویٰ کے ساتھ یہ پیشگوئی بیان کی گئی اور خدا تعالیٰ نے اُس کو سچی کر کے دکھلا دیا اور اگر آپکے نزدیک یہ ممکن ہے کہ ایک شخص دراصل مفتری ہو اور سراسر دروغگوئی سے کہے کہ میں خلیفۃ اللہ اور مامور من اللہ اور مجدّدِ وقت اور مسیح موعود ہوں اور میرے صدق کا نشان یہ ہے کہ اگر فلاں شخص مجھے اپنی بیٹی نہیں دیگا اور کسی دوسرے سے نکاح کرلے گا تو نکاح کے بعد تین برس تک بلکہ اس سے بہت قریب فوت ہو جائے گا اور پھر ایسا ہی واقعہ ہو جائے تو برائے خدا اس کی نظیر پیش کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ مرنے کے بعد اس انکار اور تکذیب اور تکفیر سے پوچھے جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب[3] سو چکر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اُسکی

[1] مومن: ۲۹ [2] الجن: ۲۸ [3] مومن: ۲۹

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 322، 323 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 244 پر درج ہے

پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ شیخ صاحب اب وقت ہے سمجھ جاؤ اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شیخی پیش نہیں جائے گی۔ اور اگر کوئی نجومی یا رمّال یا جفری اس عاجز کی طرح دعویٰ کرکے کوئی پیشگوئی دکھلا سکتا ہے تو اس کی نظیر پیش کرو اور چند اخباروں میں درج کرادو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہیں کرسکو گے اور ایسا نجومی ہلاک ہوگا۔ خدا تعالیٰ تو اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ اگر وہ ایک قول بھی اپنی طرف سے بناتا تو اُس کی رگِ جان قطع کی جاتی۔ پھر یہ کیونکر ہو کہ بجائے رگِ جان قطع کی جانے کے اللہ جلشانہ اس عاجز کو جو آپ کی نظر میں کافر مفتری دجّال کذّاب ہے دشمنوں کے مقابل پر یہ عزت دے کہ تائید دعوے میں پیشگوئی پوری کرے۔ کبھی دنیا میں یہ ہوا ہے کہ کاذب کی خدا تعالیٰ نے ایسی مدد کی ہو کہ وہ گیارہ برس سے خدا تعالیٰ پر یہ افترا کر رہا ہو کہ اُس کی وحی ولایت اور وحی محدثیت میرے پر نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اُس کی رگِ جان نہ کاٹے بلکہ اُس کی پیشگوئیاں کو پورا کرکے آپ جیسے دشمنوں کو منفعل اور نادم اور لاجواب کرے اور آپ کی کوشش کا نتیجہ یہ ہو کہ آپ کی تکفیر سے پہلے تو کل ۷۵ آدمی سالانہ جلسہ میں شریک ہوں اور بعد آپ کی تکفیر اور جانکاہی اور لوگوں کے روکنے کے تین سو ستائیس ۳۲۷ احباب اور مخلص جلسہ اشاعت حق پر دَوڑے آویں۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں میں اس خط کو انشاء اللہ چھاپ کر شائع کر دُونگا اور مجھے اس بات کی ضرورت نہیں کہ اس الہامی پیشگوئی کی آزمایش کے لئے بٹالہ میں کوئی مجلس مقرر کروں مناسب ہے کہ آپ بھی اپنے اشاعۃ السنہ میں میرے اس خط کو شائع کر دیں اور یہ بات بھی ساتھ لکھ دیں کہ اب آپ کو قبول کرنے میں کیا عُذر ہے خود منصف لوگ دیکھ لیں گے کہ وہ عُذر صحیح یا غلط ہے۔

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 322، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 322، 323 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 244 پر درج ہے

حوالہ نمبر 329

حدیثیں پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سو برس کے بعد کوئی شخص زمین پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ سو سُنّت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔

اس جگہ مجھے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت اس مسئلہ میں شیعہ اور سنت جماعت میں جو اختلاف ہے اُس میں کسی تاریخی غلطی کو دخل نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ شیعہ کی روایات کی بعض سادات کرام کے کشف لطیف پر مبنی معلوم ہوتی ہے چونکہ ائمہ اثنا عشر نہایت درجہ کے مقدس اور راستباز اور اُن لوگوں میں سے تھے جن پر کشف صحیح کے دروازے کھولے جاتے ہیں اس لئے ممکن اور بالکل قرین قیاس ہے جو بعض اکابر ائمہ نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اس مسئلہ کو اُسی طرز اور اُسی اصل سے بیان کیا ہو جیسا کہ ملاکی کی کتاب میں ملاکی نبی نے ایلیاہ نبی کے دوبارہ آنے کا حال بیان کیا تھا اور جیسا کہ مسیح کے دوبارہ آنے کا شور مچا ہُوا ہے اور درحقیقت مراد صاحب کشف یہ ہوگی کہ کسی زمانہ میں اُس امام کے ہمرنگ ایک اور امام آئے گا جو اس کا ہمنام اور ہم قوت اور ہم خاصیت ہوگا گویا وہی آئے گا۔ پھر یہ لطیف نکتہ جب جسمانی خیالات کے لوگوں میں پھیلا تو اُن لوگوں نے موافق اپنی موٹی سمجھ کے سچ مچ یہی اعتقاد کر لیا ہوگا کہ وہ امام صدہا برس سے کسی غار میں چھپا ہُوا ہے اور آخری زمانہ میں باہر نکل آئے گا۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسا خیال صحیح نہیں ہے۔ یہ عام محاورہ کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی کا ہمرنگ اور ہم خاصیت ہو کر آتا ہے تو کہتے ہیں کہ گویا وہی آ گیا متصوفین بھی ان باتوں کے عام طور پر قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض اولیاء گذشتہ کی روحیں اُن کے بعد میں آنے والے ولیوں میں سماتی رہی ہیں اور اس قول سے اُن کا مطلب یہ ہے کہ بعض ولی بعض اولیاء کی قوت اور طبع لیکر آتے ہیں گویا وہی ہوتے ہیں۔

ازالہ اوہام صفحہ 457 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 245 پر درج ہے

دوسرے مہدی کی ضرورت ہی کیا ہے اور یہ صرف امامین موصوفین کا ہی مذہب نہیں۔ بلکہ ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اپنی صحیح میں لکھا ہے لا مھدی الا عیسیٰ یعنی بجز عیسیٰ کے اُس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا۔ اور یوں تو ہمیں اس بات کا اقرار ہے کہ پہلے بھی کئی مہدی آئے ہوں اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی آویں اور ممکن ہے کہ امام محمد کے نام پر بھی کوئی مہدی ظاہر ہو لیکن جس طرز سے عوام کے خیال میں ہے۔ اس کا ثبوت پایا نہیں جاتا چنانچہ یہ صرف ہماری ہی رائے نہیں اکثر محقق یہی رائے ظاہر کرتے آئے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ اچھا مہدی کا قصہ جانے دو لیکن یہ جو بار بار حدیثوں میں بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ آئے گا مسیح ابن مریم نازل ہوگا۔ ان صریح لفظوں کی کیوں تاویل کی جائے۔ اگر اللہ جلشانہٗ کے علم اور ارادہ میں ابن مریم سے مراد ابن مریم نہیں تھا تو اس نے لوگوں کو دانستہ اِن مشکلات میں کیوں ڈالا اور سیدھا کیوں یہ کہہ دیا کہ کوئی مثیل مسیح آئے گا۔ بلکہ کون سی ضرورت اس بات کی طرف داعی تھی جو ضرور مثیل مسیح آتا کوئی اور نہ آتا۔ اب کھلے کھلے لفظوں سے کیونکر انکار کریں یہ انکار تو در اصل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے اور در پردہ اس انکار کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی غلط ہے۔

لیکن واضح ہو کہ یہ تمام اوہام باطلہ ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث میں بغرض آزمائش خلق اللہ ایسے ایسے استعارات کا مستعمل ہونا کوئی انوکھی اور بے اصل بات نہیں۔ اور پہلی کتابوں میں ایسے استعارات کی نظیر موجود ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون[1] ایلیا کے قصہ کو دیکھو جس کو یوحنا کہا گیا ہے جبکہ قرآن کریم نے قطعی اور یقینی طور پر ظاہر کر دیا کہ حضرت مسیح ابن مریم فوت ہو گئے ہیں تو اب اس سے بڑھ کر ضرورت تاویل کے لئے اور کیا قرینہ ہوگا۔ مثلاً فرض کے طور پر بیان کرتا ہوں کہ مستند خط کے ذریعے سے معلوم ہوا کہ ایک شخص کلکتہ میں رہنے والا عبدالرحمٰن نام جس کی شہادت کسی مقدمہ کے لئے مؤثر تھی فوت ہو گیا ہے۔ پھر بعد اس کے ہم نے ایک ایسا کاغذ تمسک دیکھا جس پر

[1] النحل: ۴۴

حوالہ نمبر 331

مہدی کے متعلق عقیدے

یہ ضروری ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ پر ظاہر کروں کہ مہدی معہود کے بارے میں فرقہ وہابیہ کا جو اپنے تئیں اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتے ہیں جن کا سرگروہ مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی اپنے تئیں خیال کرتا ہے کیا عقیدہ ہے اور اس بارے میں میرا اور میری جماعت کا کیا عقیدہ ہے۔ کیونکہ اس تمام اختلاف اور باہمی عداوت کی جڑ یہی ہے کہ میں ایسے مہدی کو نہیں مانتا اس لئے میں ان لوگوں کی نظر میں کافر ہوں۔ اور میری نظر میں یہ لوگ غلطی پر ہیں۔ سو میں ذیل میں بمقابل اپنے عقیدہ کے ان لوگوں کا عقیدہ لکھتا ہوں جو مہدی کے بارے میں رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ عقیدہ جو مہدی کی نسبت اہلحدیث کا ہے جن کا اصلی نام وہابی ہے ان کے صدہا رسالوں اور کتابوں میں پایا جاتا ہے لیکن میں مناسب دیکھتا ہوں کہ نواب صدیق حسن خان کی کتابوں میں سے اس عقیدہ کا کچھ حال بیان کروں۔ کیونکہ مولوی محمد حسین جو ان کا سرگروہ ہے صدیق حسن خان کو اس صدی کا مجدد مان چکا ہے (دیکھو اشاعۃ السنہ) اور اس کی کتابوں کو ایک مجدد کی ہدایات کی حیثیت سے ہر ایک اہل حدیث کے لئے واجب العمل سمجھتا ہے اور وہ یہ ہے:۔

ہمارے مخالف مولویوں کا عقیدہ مہدی کی نسبت	میرا اور میری جماعت کا عقیدہ مہدی کی نسبت
نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب حجج الکرامہ کے ص۳۷۴ میں اور نیز اس کا بیٹا سید نور الحسن خان اپنی کتاب اقتراب الساعۃ کے ص۶۴ میں مہدی کی نسبت اہلحدیث کے عقیدہ کو اس طرح بیان	مہدی اور مسیح موعود کے بارے میں جو میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار

حقیقۃ المہدی صفحہ 3 روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 430،429 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 246 پر درج ہے

کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مہدی ظاہر ہوتے ہی اس قدر عیسائیوں کو قتل کرے گا کہ جو اُن میں سے باقی رہ جائینگے اُن کو حکومت اور بادشاہت کا حوصلہ نہیں رہے گا۔ اور ریاست کی بُو اُنکے دماغ سے نکل جائیگی۔ اور ذلیل ہو کر بھاگ جائینگے۔" پھر اُسی حجج الکرامہ کے ص۳۷۴ سطر ۹ میں لکھتا ہے کہ "اس فتح کے بعد مہدی ہندوستان پر چڑھائی کریگا اور ہندوستان کو فتح کرلیگا اور ہندوستان کے بادشاہ کو گردن میں طوق ڈالکر اُسکے سامنے حاضر کیا جائیگا اور تمام خزانے اور حکم گورنمنٹ کے لوٹ لینگے۔" اور پھر اسکی زیادہ تشریح کتاب اقتراب الساعۃ کے ص۶۴ پر اس طرح کی ہے جو صفحہ مذکور یعنی ص۶۴ کے تیرھویں سطر کر اٹھارہویں سطر تک یہ عبارت ہے۔ "ہندوستان کے بادشاہوں کو گردن میں طوق ڈال کر اُنکے یعنی مہدی کے سامنے لائینگے۔ اُن کے خزانے بیت المقدس کا زیور کئے جائینگے۔" پھر اس کے بعد اپنی رائے بیان کرتا ہے اور اس رائے کی تائید میں اس کے اپنے مُنہ کے لفظ یہ ہیں۔ "میں کہتا ہوں ہند میں اب تو کوئی بادشاہ بھی نہیں ہے۔ یہی چند رئیس ہنود یا مسلمان ہیں سو وہ کچھ حاکم مستقل نہیں ہیں۔ بلکہ برائے نام ہیں اس ولایت کے بادشاہ یوروپین ہیں۔ غالباً اس وقت تک یعنی

نہیں ہیں۔ میرے نزدیک اُن پر تین قسم کا جرح ہوتا ہے یا یوں کہو کہ وہ تین قسم سے باہر نہیں۔ (۱) اوّل وہ حدیثیں کہ موضوع اور غیر صحیح اور غلط ہیں اور اُن کے راوی خیانت اور کذب سے متہم ہیں اور کوئی دیندار مسلمان اُن پر اعتقاد نہیں کرسکتا۔ (۲) دوسری وہ حدیثیں ہیں جو ضعیف اور مجروح ہیں اور باہم تناقض اور اختلاف کی وجہ پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ اور حدیث کے نامی اماموں نے یا تو ان کا قطعاً ذکر ہی نہیں کیا اور یا جرح اور بے اعتباری کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور توثیق روایت نہیں کی یعنی راویوں کے صدق اور دیانت پر شہادت نہیں دی۔ (۳) تیسری وہ حدیثیں ہیں جو درحقیقت صحیح تو ہیں اور طرق متعددہ سے ان کی صحت کا پتہ ملتا ہے، لیکن یا تو وہ کسی پہلے زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں اور مدت ہوئی کہ اُن لڑائیوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اب کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں اور یا یہ بات ہے کہ اُن میں ظاہری خلافت اور ظاہری لڑائیوں کا کچھ بھی ذکر نہیں صرف ایک مہدی یعنی ہدایت یافتہ نسل کے آنے کی خوشخبری دی گئی ہے اور اشارات سے بلکہ صاف لفظوں میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کی ظاہری بادشاہت اور خلافت نہیں ہوگی اور نہ وہ لڑیگا اور نہ خونریزی کا

حقیقۃ المہدی صفحہ 3 روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 430,429 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 246 پر درج ہے

ہیں کہ یہ تو جھوٹا افتراء ہے جو اس شخص نے کیا ہے۔ ہم نے اپنے باپ دادوں سے ایسا نہیں سُنا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ کسی کو کوئی مرتبہ دینا خدا پر مشکل نہیں۔ ہم نے انسانوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ پس اسی طرح اس شخص کو یہ مرتبہ عطا فرمایا تھا تا کہ مومنوں کیلئے نشان ہو۔ مگر خدا کے نشانوں سے لوگوں نے انکار کیا۔ دل تو مان گئے مگر انکار تکبّر اور ظلم کی وجہ سے تھا۔ انکو کہدے کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے پس کیا تم مانتے نہیں۔ پھر ان کو کہدے کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے۔ پس کیا تم قبول نہیں کرتے۔ اور جب نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ایک معمولی امر ہے جو قدیم سے چلا آتا ہے۔ (واضح ہو کہ آخری فقرہ اس الہام کا وہ آیت ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ جب کفّار نے شق القمر دیکھا تھا تو یہی عذر پیش کیا تھا کہ یہ ایک کسوف کی قسم ہے ہمیشہ ہُوا کرتا ہے کوئی نشان نہیں۔ اب اس پیشگوئی میں خدا تعالیٰ نے اس کسوف خسوف کی طرف اشارہ فرمایا جو اس پیشگوئی سے کئی سال بعد میں وقوع میں آیا جو کہ مہدی معہود کے لئے قرآن شریف اور حدیث دارقطنی میں بطور نشان مندرج تھا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اس کسوف خسوف کو دیکھ کر منکر لوگ یہی کہیں گے کہ یہ کچھ نشان نہیں۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ یاد رہے کہ قرآن شریف میں اس کسوف خسوف کی طرف آیت جمع الشمس والقمر[1] میں اشارہ ہے۔ اور حدیث میں اس کسوف و خسوف کے بارے میں امام باقر کی روایت ہے۔ جس کے یہ لفظ ہیں کہ ان لمھدینا اٰیتین۔ اور عجیب تر بات یہ کہ براہین احمدیہ میں واقعہ کسوف خسوف سے قریبًا پندرہ برس پہلے اس واقعہ کی خبر دی گئی اور یہ بھی بتلایا گیا کہ اس کے ظہور کے وقت ظالم لوگ اس نشان کو قبول نہیں کرینگے اور کہیں گے کہ یہ ہمیشہ ہُوا کرتا ہے۔ حالانکہ ایسی صورت جب سے کہ دنیا ہوئی کبھی پیش نہیں آئی کہ کوئی مہدی کا دعوٰی کرنے والا ہو اور اس کے زمانہ میں کسوف خسوف ایک ہی مہینہ میں یعنی رمضان میں ہو۔ اور یہ فقرہ جو دو مرتبہ فرمایا گیا کہ قل عندی شھادۃ من اللّٰہ فھل انتم مؤمنون۔ و قل عندی شھادۃ من اللّٰہ ۔۔۔

[1] القیامۃ : ۱۰

تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 63 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 246 پر درج ہے

دينار الطاحى عن يونس عن الحسن ، عن أبى بكرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « إن الله عز وجل إذا تجلى لشىء من خلقه خشع له » تابعه نوح بن قيس عن يونس ابن عبيد

١٠ — حدثنا أبو سعيد الأصطخرى ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ثنا عبيد بن يعيش ، ثنا يونس بن بكير عن عمرو(٧) بن شمر عن جابر ، عن محمد بن على قال : إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السماوات والارض ، ينكسف القمر لأول ليلة من رمضان ، وتنكسف الشمس فى النصف منه ، ولم تكونا منذ خلق الله السماوات والأرض .

١١ — حدثنا ابن أبى داود ثنا أحمد بن صالح ومحمد بن سلمة قالا نا ابن وهب ، عن عمرو ابن الحارث أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن أبيه ، عن عبد الله(٨) بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : « إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لاينخسفان لموت أحد ولا لحياته ، ولكنهما آيتان من آيات الله ، فإذا رأيتموها فصلوا » .

الأخيرة أعنى : ولكن الله إذا تجلى لشىء الخ وإنما فى سنن النسائى من حديث قبيصة الهلالى ومن حديث النعمان بن بشير ولفظه : إن الله عز وجل إذا بدا لشىء من خلقه خشع له ، وقد أطال الحافظ ابن القيم الكلام فى معنى هذه الزيادة فى كتابه مفتاح دار السعادة بما لامزيد عليه . قوله : عمرو(٧) بن شمر عن جابر ، كلاهما ضعيفان لايحتج بهما . قوله : عن عبدالله(٨) ابن عمر ، الحديث أخرجه الشيخان ، وأعلم أنه ثبت عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الكسوف والخسوف فى كل ركعة بركوع ، وفى كل ركعة ركوعان ، وفى كل ركعة ثلاث ركوعات ، وأربعة ركوعات ، وخمسة ركوعات . قال الحافظ فى فتح البارى : وجمع بعضهم بين هذه الأحاديث بتعدد الواقعة ، وأن الكسوف وقع مراراً فيكون كل من هذه الأوجه جائزاً ، وإلى ذلك ذهب إسحاق بن راهويه ، لكن لم يثبت عنده الزيادة على أربع ركوعات ، وقال ابن خزيمة وابن المنذر والخطابى وغيرهم : يجوز العمل بجميع ماثبت من ذلك ، وهو من الاختلاف المباح ، وقواه النووى فى شرح مسلم . والله أعلم .

سنن دارقطنی از امام علی بن عمر الدار قطنی جلد اوّل صفحہ 65، بیروت	یہ حوالہ صفحہ 246 پر درج

حوالہ نمبر 334

ایسا ہی ذرہ انصاف کرنا چاہیئے کہ کس قوت اور چمک سے کسوف اور خسوف کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور ہمارے دعویٰ پر آسمان نے گواہی دی۔ مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ۔ اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی بھی پوری نہیں ہوئی اے پلید دجال! پیشگوئی تو پوری ہو گئی لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔ پیشگوئی کے اصل لفظ جو امام محمد باقر سے دارقطنی میں مروی ہیں یہ ہیں۔ "ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ الخ۔ یعنی ہمارے مہدی کی تائید اور تصدیق کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے وہ دو نشان کسی مدعی کے وقت ظہور میں نہیں آئے۔ اور وہ یہ ہیں کہ مہدی کے ادعا کے وقت میں چاند کو اس پہلی رات میں گرہن ہوگا جو اس کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرھویں رات۔ اور سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے اس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہے یعنی اٹھائیسؔ تاریخ کو اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی کے لئے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ اس کے دعویٰ کے وقت میں خسوف کسوف رمضان میں ان تاریخوں میں ہوا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا **اس غرض سے نہیں تھا کہ وہ خسوف کسوف قانون قدرت کے** برخلاف ظہور میں آئے گا۔ اور نہ یہ حدیث میں کوئی ایسا لفظ ہے۔ بلکہ صرف یہ مطلب تھا کہ اس مہدی سے پہلے کسی مدعی صادق یا کاذب کو یہ اتفاق نہیں ہوا ہوگا کہ اس نے مہدویت یا رسالت کا دعویٰ کیا ہو۔ اور اس کے وقت میں ان تاریخوں میں رمضان میں خسوف کسوف ہوا ہو۔ پس ان مولویوں کو چاہیئے تھا۔ کہ اگر اس پیشگوئی کی صحت میں شک تھا تو ایسی کوئی نظیر سابق زمانہ میں سے بحوالہ کسی کتاب کے پیش کرتے۔ جس میں لکھا ہوتا کہ پہلے ایسا دعویٰ ہو چکا ہے۔ اور اس کے وقت میں ایسا خسوف کسوف بھی ہو چکا ہے مگر اس طرف تو انہوں نے رُخ بھی نہیں کیا۔ اور یہ احمقانہ عذر پیش کر دیا ہے کہ اس پیشگوئی کے یہ معنی ہیں کہ چاند کو رمضان کی پہلی رات میں گرہن لگیگا۔ اور پندرہ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ لاحول ولاقوۃ۔ ان احمقوں نے یہ معنی کس لفظ سے سمجھ لئے اے نادانو آنکھوں کے اندھو! مولویت کو بدنام کرنے والو! ذرہ سوچو!

انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 247 پر درج ہے

اقول - میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مَیں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمة و من عترتی وغیرہ ہے بلکہ میرا دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے۔ اور مسیح موعود کے لئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا۔ ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔ اور جسقدر افترا اُن حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں ایسا افتراء نہیں ہوا خلفاء عباسی وغیرہ کے عہد میں خلیفوں کو اس بات کا بہت شوق تھا کہ اپنے تئیں مہدی موعود قرار دیں۔ پس اس وجہ سے بعض حدیثوں میں مہدی کو بنی عباس میں سے قرار دیا اور بعض میں بنی فاطمہ میں سے اور بعض حدیثوں میں یہ بھی ہے کہ رجل من امتی کہ وہ ایک آدمی میری اُمت میں سے ہوگا۔ مگر دراصل یہ تمام حدیثیں کسی اعتبار کے لائق نہیں یہ صرف میرا ہی قول نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء اہل سنت یہی کہتے چلے آئے ہیں۔ اور ان حدیثوں کے مقابل پر یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لامھدی الّا عیسٰی یعنی کوئی مہدی نہیں صرف عیسٰی ہی مہدی ہے جو آنے والا ہے۔

قوله پیشین گوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جن میں علماء نے بھی تاویل کی ہے اکثر ایسی پائی جاتی ہیں جو بطور رؤیا کے منکشف ہوئی ہیں۔ الخ

اقول - اس اعتراض کو مَیں نہیں سمجھ سکا اس لئے جواب سے مجبوری ہے۔

قوله - اہل ظاہر تو چشم باطن نہیں رکھتے اس لئے ان لوگوں کا حضرت مسیح موعود کو نہ پہچاننا کچھ تعجب نہیں۔ مگر جو لوگ اہل اللہ و اہلِ باطن ہیں ان لوگوں کو تو حضرت کو بذریعہ الہام وغیرہ پہچاننا ضروری ہے جیسا کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مرحوم رسالہ تذکرۃ المعاد میں علامِ مہدی موعود کے حال میں لکھتے ہیں کہ ابدال از شام و عصائب از عراق آمدہ با وے بیعت کنند۔ ۱۸۶

اقول - یہ تمام اقوال اس بناء پر ہیں کہ مہدی موعود بنی فاطمہ سے یا بنی عباس سے آئے گا اور ابدال اور قطب اس کی بیعت کرینگے مگر مَیں ابھی لکھ چکا ہوں کہ اکابر محدثین کا یہی مذہب ہے

براہین احمدیہ [ضمیمہ] حصہ پنجم صفحہ 186 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 251 پر درج ہے

حوالہ نمبر 336

ایک وہ وقت تھا کہ خدا کے سچے مسیح کو صلیب نے توڑا اور اس کو زخمی کیا تھا اور آخری زمانہ میں یہ مقدر تھا کہ مسیح صلیب کو توڑے گا یعنی آسمانی نشانوں سے کفارہ کے عقیدہ کو دُنیا سے اُٹھاوے گا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔

۲- نشان۔ صحیح دارقطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں انّ لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاوّل لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ ترجمہ یعنی ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اُسکی اوّل رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اسکے دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ ابتداء دُنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا صرف مہدی معہود کے وقت اُس کا ہونا مقدر ہے۔ اب تمام انگریزی اور اُردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اِس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ ۱۲ سال کا گذر چکا ہے اسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ ۱۹۵
یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے اوّل اِس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انھیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دیکر صدہا اشتہار اور رسالے اُردو اور فارسی اور عربی میں دُنیا میں شائع کئے اِس لئے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ دوسری اسپر دلیل یہ ہے کہ بارہ ۱۲ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئیگا۔ اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اسکے جو یہ نشان ظاہر ہو۔ لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی۔

حقیقۃ الوحی صفحہ 194 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 202 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 252 پر درج ہے

اور بڑا افسوس ہے کہ ہمارے مخالف سراسر تعصّب سے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اوّل یہ کہ حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ چاند گرہن پہلی رات میں ہوگا اور سُورج گرہن بیچ کے دن میں مگر ایسا نہیں ہوا یعنی اُن کے زعم کے موافق "چاند گرہن شبِ ہلال کو ہونا چاہیئے تھا جو قمری مہینہ کی پہلی رات ہے اور سُورج گرہن قمری مہینہ کے پندرھویں دن کو ہونا چاہیئے تھا جو مہینہ کا بیچواں دن ہے۔" مگر اس خیال میں سراسر ان لوگوں کی نا سمجھی ہے کیونکہ دُنیا جب سے پیدا ہوئی ہے چاند گرہن کیلئے تین راتیں خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنے تیرھویں چودھویں پندرھویں۔ اور چاند گرہن کی پہلی رات جو خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے مطابق ہے وہ قمری مہینے کی تیرھویں رات ہے اور سُورج کے گرہن کیلئے تین دن خدا کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی قمری مہینے کا ستائیسواں اٹھائیسواں اور انتیسواں دن۔ اور سُورج کے تین دن گرہن میں سے قمری مہینہ کے رُو سے اٹھائیسواں دن بیچ کا دن ہے۔ سو انہی تاریخوں میں عین حدیث کے منشاء کے موافق سُورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوا۔ یعنے چاند گرہن رمضان کی تیرھویں رات میں ہوا اور سُورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوا۔

اور عرب کے محاورہ میں پہلی رات کا چاند قمر کبھی نہیں کہلاتا بلکہ تین دن تک اُس کا نام ہلال ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سات دن کا ہلال کہلاتا ہے۔ دُوسرا یہ اعتراض ہے کہ اگر ہم قبول کرلیں کہ چاند کی پہلی رات سے مُراد تیرھویں رات ہے اور سُورج کے بیچ کے دن سے مُراد اٹھائیسواں دن ہے تو اس میں خارق عادت کونسا امر ہوا کیا رمضان کے مہینہ میں کبھی چاند گرہن اور سُورج گرہن نہیں ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ اسی پر دلالت کر رہے ہیں۔ اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ کسی مدعی نبوت یا رسالت کے وقت میں یہ دونوں گرہن رمضان میں کبھی کسی زمانہ میں جمع ہوئے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت دے۔ خاصکر یہ امر کہ

[صفحہ ۱۹۶]

یہ حوالہ صفحہ 253 پر درج ہے	حقیقۃ الوحی صفحہ 196 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 338

اور بڑا افسوس ہے کہ ہمارے مخالف سراسر تعصب سے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اوّل یہ کہ حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ چاند گرہن پہلی رات میں ہوگا اور سورج گرہن بیچ کے دن میں مگر ایسا نہیں ہوا یعنی اُن کے زعم کے موافق "چاند گرہن شب ہلال کو ہونا چاہیئے تھا جو قمری مہینہ کی پہلی رات ہے اور سورج گرہن قمری مہینہ کے پندرھویں دن کو ہونا چاہیئے تھا جو مہینہ کا بیچواں دن ہے۔" مگر اس خیال میں سراسر ان لوگوں کی ناسمجھی ہے کیونکہ دُنیا جب سے پیدا ہوئی ہے چاند گرہن کیلئے تین راتیں خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنے تیرھویں چودھویں پندرھویں۔ اور چاند گرہن کی پہلی رات جو خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے مطابق ہے وہ قمری مہینے کی تیرھویں رات ہے اور سورج کے گرہن کیلئے تین دن خدا کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی قمری مہینے کا ستائیسواں اٹھائیسواں اور انتیسواں دن۔ اور سورج کے تین دن گرہن میں سے قمری مہینہ کے رُو سے اٹھائیسواں دن بیچ کا دن ہے۔ سو انہی تاریخوں میں عین حدیث کے منشاء کے موافق سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوا۔ یعنے چاند گرہن رمضان کی تیرھویں رات میں ہوا اور سورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوا۔

اور عرب کے محاورہ میں پہلی رات کا چاند قمر کبھی نہیں کہلاتا بلکہ تین دن تک اُس کا نام ہلال ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سات دن کا ہلال کہلاتا ہے۔ دوسرا یہ اعتراض ہے کہ اگر ہم قبول کرلیں کہ چاند کی پہلی رات سے مُراد تیرھویں رات ہے اور سورج کے بیچ کے دن سے مُراد اٹھائیسواں[۲۸] دن ہے تو اس میں خارق عادت کونسا امر ہوا کیا رمضان کے مہینہ میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن نہیں ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ اسی پر دلالت کر رہے ہیں۔ اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ کسی مدعی نبوت یا رسالت کے وقت میں یہ دونوں گرہن رمضان میں کبھی کسی زمانہ میں جمع ہوئے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت دے۔ خاصکر یہ امر کہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 195 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 255 پر درج ہے

اے علمائے مکفرین اُن آثار اور اخبار کی نسبت کیا کہتے ہو[۱] جن کو امام عبدالوہاب شعرانی اور دوسرے اکابر متقدمین نے اپنی اپنی کتابوں میں مبسوط طور پر نقل کیا ہے۔ جن میں سے کچھ حصہ مولوی صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اپنی فارسی کتابوں حجج الکرامہ وغیرہ میں بطور اختصار لکھا ہے کہ مہدی موعود کے چار نشان خاص ہیں جن میں اس کا غیر شریک نہیں

(۱) یہ کہ علماء اس کی تکفیر کریں گے اور اس کا نام کافر اور دجال اور بے ایمان رکھیں گے اور تمام مل کر اس کی تکذیب کریں گے اور اس کی تحقیر اور سبّ و شتم کے لئے کمر باندھیں گے اور اس کی نسبت نہایت سخت کینہ پیدا کریں گے اور اس کو ملحد اور مرتد خیال کریں گے اور اس کی نسبت مشہور کریں گے کہ یہ تو اسلام کی بیخ کنی کر رہا ہے یہ مہدی کیسا ہے۔ اور لعنت اور کافر کہنے کو موجب ثواب اور اجر سمجھیں گے اور اس کو اس زمانہ کے مولوی ہرگز صـ۴۷
قبول نہیں کریں گے۔ مگر آخری دنوں میں جب اس کی حقیقت کھل جائے گی محض نفاق سے مان لیں گے دل سے نہیں اور مہدی کو قبول کرنے والے اکثر عوام یا گوشہ گزین یا پاک دل فقراء ہوں گے جو اپنی صحیح مکاشفات سے اس کو شناخت کر لیں گے۔ مگر مولویوں کو بجز اس کے اور کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ کہ اس کو بے دین اور کافر اور دجال کہیں گے۔ اور اس وقت کے مولوی ان سب سے بدتر ہوں گے جو زمین پر رہتے ہیں۔ ان کی زیرکی اور فراست جاتی رہے گی وہ عمیق باتوں کو سن کر فی الفور انکار کر دیں گے کہ یہ باتیں تو ہمارے قدیم عقائد کے مخالف ہیں۔

(۲) دوسرا نشان مہدی موعود کا یہ ہے کہ اس کے وقت میں ماہ رمضان میں خسوف کسوف ہوگا اور پہلے اس سے جیسا کہ منطوق حدیث صاف بتلا رہا ہے کبھی کسی رسول یا نبی یا محدث کے وقت میں خسوف کسوف کا اجتماع رمضان میں نہیں ہوا۔ اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ کسی دعویٰ رسالت یا نبوت یا محدثیت کے وقت میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن اکٹھے نہیں ہوئے۔ اور اگر کوئی کہے کہ اکٹھے ہوئے ہیں تو بار ثبوت اس کے ذمہ ہے مگر حدیث کا مفہوم یہ نہیں کہ مہدی کے ظہور سے پہلے چاند گرہن اور سورج گرہن ماہ رمضان میں ہوگا۔ کیوں کہ اس صورت میں تو ممکنات میں سے تھا کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کو ماہ رمضان میں دیکھ کر

[۱] یہ کہنا بے جا ہوگا کہ یہ احادیث ضعیف ہیں یا بعض روایات مجروح ہیں یا حدیث منقطع اور مرسل ہے۔ کیونکہ جس حدیث کی پیشگوئی واقعی طور پر پوری نکلی اس کا درجہ بلحاظ حقیقت صحاح سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ اس کی صداقت بدیہی طور پر ظاہر ہوگئی سو حق یہ ہے کہ جب حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی تو پھر بھی اس میں شک کرنا سراسر بے ایمانی ہے۔

انوار الاسلام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 48 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 257 پر درج ہے

حوالہ نمبر 340

صرف کافر بلکہ اکفر کہا گیا۔ ایسا ہی ممکن ہے کہ پہلے بھی کسی مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن اکٹھے ہو گئے ہوں مگر یہ کبھی نہیں ہوا اور ہرگز نہیں ہوا کہ بجز ہمارے اس زمانہ کے دنیا کی ابتدا سے آج تک کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ میں ایسے طور سے اکٹھے ہو گئے ہوں کہ اس وقت کوئی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت بھی موجود ہو۔ ایسا ہی اگرچہ پہلے بھی نصاریٰ سے مباحثات مذہبی ہوتے رہے ہیں لیکن جو نصاریٰ نے اب شوخیاں دکھلائیں اور تمام ملک میں شیطانی آوازیں سنائیں اور گدھوں پر سوار ہوئے اور بہروپ بنائے ایسا استہزا ان کی طرف سے کبھی ظہور میں نہیں آیا اور نہ اس استہزا کا بدلہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والا ہے جو ربّانی آواز ہے کبھی ایسا ظاہر ہوا جیسا کہ بعد اس کے ظاہر ہوگا سننے والے یاد رکھیں۔ ایسا ہی اگرچہ بعض مسلمان جو منافق طبع ہیں پادریوں کے ساتھ اس سے پہلے بھی مداہنہ کے ساتھ پیش آتے رہے ہیں مگر جواب مولویوں اور ان کے ناقص العقل چیلوں نے ان پادریوں وجالوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملائے اور ان کو فتحیاب قرار دیا اور ان کی خوشی کے ساتھ خوشی منائی اور شوخی اور چالاکی سے صدہا اشتہار لکھے اور اہل حق پر لعنتیں بھیجیں۔ اور ان لعنتوں سے نصاریٰ کو خوش کیا اور نصاریٰ کو غالب قرار دیا اس کی نظیر تیرہ سو برس میں کسی صدی میں نہیں پائی جاتی۔ پس یہ اسی پیشگوئی کا ظہور ہے کہ جو حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ ستر ہزار مسلمان کہلانے والے دجّال کے ساتھ مل جائیں گے۔ اب علمائے مکفرین بتلادیں کہ یہ باتیں پوری ہو گئیں یا نہیں۔ بلکہ یہ دو علامتیں یعنی مہدی ہونے کے مدعی کو بڑے زور و شور سے کافر اور دجّال کہنا اور نصاریٰ کی تائید کرنا اور ان کو فتحیاب قرار دینا اپنے ہاتھ سے مولویوں نے ایسے طور سے پورے کر دکھلائیں جن کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ ہاں اگر وہ کہیں کہ ہم سے پہلے باہم مشورہ کر کے موقع نہ دیا کہ اس طور سے تو ہم دو نشانوں کا آپ ہی ثبوت دے دیں گے جس شد و مد سے اس عاجز کی تکفیر کی گئی ہے اگر پہلے بھی کسی مہدی ہونے کے مدعی کی اس زور و شور سے تکفیر ہوئی ہے اور یہ لعن و طعن کی بارش اور کافر اور دجّال کہنا اور دین کا بیخ کن قرار دینا اور تمام ملک کے علما کا اس پر اتفاق کرنا اور تمام ممالک میں اس کو شہرت دینا پہلے بھی وقوع میں آیا ہے تو اس کی نظیر پیش کریں جو طابق النعل بالنعل کا مصداق ہو ورنہ مہدی موعود کی ایک خاص نشانی انہوں نے اپنے ہاتھ سے قائم کر دی اور اگر پہلے بھی ایسا اتفاق انہوں نے نصاریٰ سے کیا ہے اور ان کو غالب قرار دیا ہے تو اس کی بھی نظیر بتلادیں۔ اور اگر پہلے بھی کسی ایسے شخص کے

۴۹

انوار الاسلام صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 50 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 257 پر درج ہے

اور بڑا افسوس ہے کہ ہمارے مخالف سراسر تعصب سے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اوّل یہ کہ حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ چاند گرہن پہلی رات میں ہوگا اور سورج گرہن بیچ کے دن میں مگر ایسا نہیں ہوا یعنی اُن کے زعم کے موافق "چاند گرہن شبِ ہلال کو ہونا چاہیئے تھا جو قمری مہینہ کی پہلی رات ہے اور سورج گرہن قمری مہینہ کے پندرھویں دن کو ہونا چاہیئے تھا جو مہینہ کا بیچواں دن ہے"۔ مگر اس خیال میں سراسر ان لوگوں کی ناسمجھی ہے کیونکہ دُنیا جب سے پَیدا ہوئی ہے چاند گرہن کیلئے تین راتیں خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنے تیرھویں چودھویں پندرھویں۔ اور چاند گرہن کی پہلی رات جو خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے مطابق ہے وہ قمری مہینے کی تیرھویں رات ہے اور سورج کے گرہن کیلئے تین دن خدا کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی قمری مہینے کا ستائیسواں اٹھائیسواں اور انتیسواں دن۔ اور سورج کے تین دن گرہن میں سے قمری مہینہ کے رُو سے اٹھائیسواں دن بیچ کا دن ہے۔ سو انہی تاریخوں میں عین حدیث کے منشاء کے موافق سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوا۔ یعنے چاند گرہن رمضان کی تیرھویں رات میں ہوا اور سورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوا۔

۱۹۶ اور عرب کے محاورہ میں پہلی رات کا چاند قمر کبھی نہیں کہلاتا بلکہ تین دن تک اُس کا نام ہلال ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سات دن کا ہلال کہلاتا ہے۔ دُوسرا یہ اعتراض ہے کہ اگر ہم قبول کرلیں کہ چاند کی پہلی رات سے مُراد تیرھویں رات ہے اور سورج کے بیچ کے دن سے مُراد اٹھائیسواں دن ہے تو اس میں خارق عادت کونسا امر ہوا کیا رمضان کے مہینہ میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن نہیں ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ اسی پر دلالت کر رہے ہیں۔ اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ کسی مدعی نبوت یا رسالت کے وقت میں یہ دونوں گرہن رمضان میں کبھی کسی زمانہ میں جمع ہوئے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت دے۔ خلاصہ کلام یہ امر کو

حقیقۃ الوحی صفحہ 196 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 258 پر درج ہے

ایک وہ وقت تھا کہ خدا کے سچے مسیح کو صلیب نے توڑا اور اس کو زخمی کیا تھا اور آخری زمانہ میں یہ مقدر تھا کہ مسیح صلیب کو توڑے گا یعنی آسمانی نشانوں سے کفارہ کے عقیدہ کو دُنیا سے اُٹھا دے گا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔

۲۔ نشان۔ صحیح دارقطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں اِنّ لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاوّل لیلۃٍ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ ترجمہ یعنی ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اُسکی اوّل رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اُسکے دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ ابتدائے دُنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا صرف مہدی معہود کے وقت اُس کا ہونا مقدر ہے۔ اب تمام انگریزی اور اُردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اِس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ ۱۲ سال کا گذر چکا ہے اِسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ ص۱۹۵

یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اوّل اِس ملک میں دُوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انھیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے۔ اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دیکر صدہا اشتہار اور رسالے اُردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے اِس لئے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ دُوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ ۱۲ برس پہلے اِس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اِس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئیگا۔ اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اسکے جو یہ نشان ظاہر ہو۔ لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی۔

حقیقۃ الوحی صفحہ 195 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 202 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 258 پر درج ہے

کیا فرماتے ہیں ؎

نداند بعد نکتہ نغز گوش چو زحفے بہ بیند برآرد خروش

یہ نادان نہیں جانتے کہ پیشگوئی ایک علم ہے اور خدا کی وحی ہے اس میں بعض وقت متشابہات بھی ہوتے ہیں۔ اور بعض وقت ملہم تعبیر کرنے میں خطا کرتا ہے جیسا کہ حدیث ذھب وھلی اس پر شاہد ہے۔ پھر احمد بیگ کے داماد کا اعتراض کرنا اور احمد بیگ کی وفات کو بھول جانا کیا یہی ایمان داری ہے۔ اس جگہ تو پیشگوئی کی دو ٹانگوں میں سے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی اور ایک حصہ پیشگوئی کا یعنی احمد بیگ کا میعاد کے اندر فوت ہو جانا حسب منشائے پیشگوئی صفائی سے پورا ہو گیا اور دوسرے کی انتظار ہے مگر یونس نبی کی قطعی پیشگوئی میں کونسا حصہ پورا ہو گیا؟ اگر شرم ہے تو اس کا کچھ جواب دو۔ آپ لوگ اگر بہت ہی کم فرصت ہوں اور اُن تمام نشانوں کو جو سو سے زیادہ ہیں غور سے نہ دیکھ سکیں تو نمونہ کے طور پر ایک نشان آسمان کا لے لیں یعنی مہینہ رمضان کا خسوف کسوف اور ایک نشان زمین کا یعنی لیکھرام کا پیشگوئی کے مطابق مارا جانا۔ اور پھر سوچ لیں کہ نشان نمائی میں درحقیقت یہ دو گواہیاں طالب صادق کے لئے کافی ہیں۔ ہاں اگر طالب صادق نہیں تو اس کے لئے تو ہزار معجزہ بھی کافی نہیں ہوگا۔ دیکھنا چاہیئے کہ چاند اور سورج کا رمضان شریف میں گرہن ہونا کس قدر ایک مشہور پیشگوئی تھی۔ یہاں تک کہ جب ہندوستان میں یہ نشان ظاہر ہوا تو مکہ معظمہ کی ہر ایک گلی اور کوچہ میں اس کا تذکرہ تھا کہ مہدی موعود پیدا ہو گیا۔ ایک دوست نے جو ان دنوں میں مکہ میں تھا خط میں لکھا کہ جب مکہ والوں کو سورج اور چاند گرہن کی خبر ہوئی کہ رمضان میں حدیث کے الفاظ کے مطابق گرہن ہو گیا تو وہ سب خوشی سے اچھلنے لگے کہ اب اسلام کی ترقی کا وقت آ گیا اور مہدی پیدا ہو گیا۔ اور بعض نے قدیم جہادی غلطیوں کی وجہ سے اپنے ہتھیار صاف کرنے شروع کر دیئے کہ اب کافروں سے لڑائیاں ہونگی۔ غرض متواتر سنا گیا ہے کہ نہ صرف مکہ میں بلکہ تمام بلاد اسلام

تحفہ گولڑویہ صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 154 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 258 پر درج ہے

نشان کو اس کے لئے خاص کر دیا جائے سو پیشگوئی کا بھی مفہوم یہی ہے کہ یہ نشان کسی دوسرے مدعی کو نہیں دیا گیا خواہ صادق ہو یا کاذب۔ صرف مہدی موعود کو دیا گیا ہے۔ اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف کسوف کسی اور مدعی کے زمانہ میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں۔ اس سے بیشک میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔ ورنہ میری عداوت کے لئے اس قدر عظیم الشان معجزہ سے انکار نہ کریں۔

اے اسلام کے عار مولویو! ذرہ آنکھیں کھولو۔ اور دیکھو کہ کس قدر تم نے غلطی کی ہے۔ جہالت کی زندگی سے تو موت بہتر ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس حدیث میں کسوف خسوف کو بے نظیر نہیں ٹھہرایا گیا بلکہ اس نسبت کو بے نظیر ٹھہرایا گیا ہے جو مہدی کے ساتھ اس کو واقع ہے۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ اس طور کا خسوف کسوف جو اپنی تاریخوں اور مہینے کے لحاظ سے مہدی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہ تعلق اس کا پہلے اس سے کبھی کسی دوسرے کیساتھ نہیں ہوا۔ اور تفسیر اس قول کی اس طرح پر ہے کہ ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا لاحد منذ خلق السمٰوٰت والارض۔ پس اس جگہ غرض تو یہ ہے کہ یہ دو نشان اس خصوصیت کے ساتھ مہدی کو دیئے گئے ہیں پہلے اس سے کسی کو نہیں دیئے گئے اور لم تکونا کا لفظ اٰیتین کی تشریح کرتا ہے کہ وہ مہدی کے ساتھ خاص کئے گئے ہیں۔ خسوف کسوف کی کوئی نرالی حالت بیان کرنا منظور نہیں۔ بلکہ اس عبارت میں دونوں نشانوں کی مہدی کے ساتھ تخصیص منظور ہے۔ نہ یہ کہ خسوف کسوف کی کوئی نرالی حالت بیان کی جائے۔ اور اگر نرالی حالت بیان کرنا منظور ہوتا۔ تو عبارت یوں چاہیئے تھی۔ کہ ینکسف القمر والشمس علی نہج ما انکسفا منذ خلق السمٰوٰت والارض یعنی ایسے طور سے چاند اور سورج کا گرہن ہوگا۔ کہ پہلے اس سے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے گئے ہیں۔ ایسا خسوف کسوف کبھی نہیں ہوا۔ اب میں نے خوب تشریح کر کے اصل معنوں کو ننگا کر کے دکھلا دیا ہے۔ اب بھی اگر کوئی نہ سمجھے گا۔ تو وہ پاگل کہلائے گا۔

اور اگرچہ پیشگوئی کے لفظوں سے یہ بات ہرگز نہیں نکلتی کہ خسوف کسوف کوئی نرالی طور پر ہوگا مگر خدا تعالیٰ نے ان مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے اس خسوف کسوف میں بھی ایک امر خارق عادت رکھا ہے۔ چنانچہ مارچ ۱۸۹۴ء پایونیر اور سول ملٹری گزٹ

انجام آتھم صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 332 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 258 پر درج ہے

اتزعم ان رسولنا سید الوری
کیا تو گمان کرتا ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علی زعم شانئہ توفی ابتر
بے اولاد ہونے کی حالت میں وفات پائی جیسا کہ دشمن بدگو کا خیال ہے
فلا والذی خلق السماء لاجلہ
مجھے اس کی قسم جس نے آسمان بنایا کہ ایسا نہیں ہے۔
لہ مثلنا ولد الی یوم یحشر
بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے میری طرح اور بھی بیٹے ہیں او قیامت تک ہونگے
وانا ورثنا مثل ولد متاعہ
اور ہم نے اولاد کی طرح اس کی وراثت پائی۔
فای ثبوت بعد ذلک یحضر
پس اس سے بڑھ کر اور کونسا ثبوت ہے جو پیش کیا جائے۔
لہ خسف القمر المنیر وان لی
اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور
غسا القمران المشرقان أتنکر
میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کریگا۔
وکان کلام معجز آیۃ لہ
اور اس کے معجزات میں سے معجزانہ کلام بھی تھا۔
کذلک لی قول علی الکل یبھر
اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غالب ہے
اذا القوم قالوا یدعی الوحی عامدا
جب قوم نے کہا کہ یہ تو عمداً وحی کا دعویٰ کرتا ہے۔
عجبت فانی ظل بدر ینور
پس تعجب کیا کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہوں
وانی لظل ان یخالف اصلہ
اور سایہ کیونکر اپنے اصل سے مخالف ہو سکتا ہے
فما فیہ فی وجھی یلوح ویزھر
پس وہ روشنی جو اس میں ہے وہ مجھ میں چمک رہی ہے
وانی لذو نسب کاصل اطیعہ
اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ذونسب ہوں
ومن طینہ المعصوم طینی معطر
اور اس کی پاک مٹی کا مجھ میں خمیر ہے۔
کفی العبد تقوی القلب عند حسیبنا
اور بندہ کو دل کا تقویٰ کافی ہے۔ اور ایک صالح کو
ولیس لنسب ذو صلاح معیر
اس لئے سرزنش نہیں کر سکتے کہ اسکی نسب اعلیٰ نہیں۔
ولکن قضی رب السما لائمۃ
مگر خدا نے اماموں کے لئے چاہا کہ وہ ذونسب ہوں
لھم نسب کیلا یھیج التنفر
تا کہ لوگوں کو انکی کم نسب کا تصور کرکے نفرت پیدا نہ ہو
ومن کان ذا نسب کریم ولم یکن
اور جو شخص اچھی نسب رکھتا ہے مگر
لہ حسب فھو الدنی المحقر
اس میں ذاتی صفات کچھ نہیں وہ کمینہ اور حقیر ہے۔

اعجاز احمدی صفحہ 71 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 183 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 274 پر درج ہے

هذا الشعر من ربی اللہ تعالیٰ جل شانہ

فقد سرّنی فی هذه الصور صورة
پس ان صورتوں میں مجھے ایک طریق اچھا معلوم ہوا

فألفت هذا النظم اعنی قصیدتی
پس میں نے یہ نظم یعنی یہ قصیدہ اپنا تالیف کیا۔

وهذا علی اصراره فی سواله
اور یہ قصیدہ اس کے اصرار مقابلہ پر بنایا گیا ہے۔

ولیس علینا فی الجواب جریمة
اور اس جواب میں ہم پر کوئی گناہ نہیں۔

فان اك كذابا فیأتی بمثلها
پس اگر میں جھوٹا ہوں تو ایسا قصیدہ بنا لائے گا۔

وهذا قضاء الله بینی وبینهم
اور یہ خدا کا فیصلہ ہے ہم میں اور اُن میں۔

قطعنا بهذا دابر القوم کلهم
ہم نے اس نشان سے سب کا فیصلہ کر دیا ہے۔

ارى ارض مُدّ قد اريد تبارها ۴۵
میں مُدّ کی زمین دیکھتا ہوں کہ اُسکی تباہی نزدیک آ گئی۔

ایا محسنی بالحمق والجهل والرغا
اے میرے محسن اپنے حمق اور جہالت اور اونٹ کی طرح بولنے سے

اتشتم بعد العون والمنّ والندی
کیا تو مدد اور احسان اور بخشش کے بعد گالیاں دے گا

ترى کیف اغبرت السماء بآیها
تو دیکھتا ہے کہ کس طرح آسمان نشانوں کی نہ زور بارش کرنے لگا

لیدفع ربی کلما کان یحشر
تا میرا خدا اس طوفان کو دور کرے جو اس نے اٹھایا ہے

لیخزی ربی کل من کان یهذر
تا میرا خدا اُن لوگوں کو رسوا کرے جو بکواس کرتے ہیں

فکیف بهذا الشغل اغضی وانهر
پس میں باوجود اس سوال کے کیونکر چشم پوشی کروں اور کیونکر سائل کو جھڑکوں

فنهدی له کالأکل ما کان یبذر
اور ہم اسکو ہدیہ کے طور پر اس چیز کا پھل بھیجتے ہیں جو اس نے بویا تھا

وان اك من ربی فیخشی ویُثبر
اور اگر میں خدا کی طرف سے ہوں پس اسکی مجھ پر بیہودہ الزام لگایا جائیگا اور ہلاک ہو گا

لیظهر آیته وما کان یخبر
تا اپنے نشانوں کو ظاہر کرے اور اس نشان کو ظاہر کرے جو پہلے سے خبر دے رکھی تھی

وغادرهم ربی کغصن تُجذّر
اور میرے رب نے انکو اس شاخ کی طرح کر دیا جو کاٹ دی جاتی ہیں۔

وغادرهم ربی کغصن تُجذّر
اور میرے رب نے ان کو کٹی ہوئی ٹہنی کی طرح کر دیا۔

رویدك لا تبطل صنیعك واحذر
باز آجا اور اپنے احسان کو باطل نہ کر۔

اتنسی ندی مُدّ وما کنت تنصر
کیا تو اس بخشش کو بھلا دیگا جو مُد کے مقام میں تجھ کو دی گئی اور بخشش کو

اذا القوم آذونی وعابوا وعیّروا
جب قوم نے مجھے دکھ دیا اور عیب نکالے اور گرد اٹھائی۔

اعجاز احمدی صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 156 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 276 پر درج ہے

افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں کی نظر محدود ہے انکو معلوم نہیں کہ پہلی کتابوں میں اسی ساعت کا وعدہ تھا جو طیطوس کے وقت یہودیوں پر وارد ہوئی اور قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ عیسیٰ کی زبان پر انپر لعنت پڑی اور عذاب عظیم کے واقعہ کو ساعت کے لفظ سے بیان کرنا نہ صرف قرآن شریف کا محاورہ ہے بلکہ یہی محاورہ پہلی آسمانی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور بکثرت پایا جاتا ہے۔ پس نہ معلوم ان سادہ لوح مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سُن لیا کہ ساعۃ کا لفظ ہمیشہ قیامت پر ہی بولا جاتا ہے۔ افسوس یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے۔ قدم قدم پر اپنی غلطیوں سے ذلت اُٹھاتے ہیں پھر غلطیوں کو نہیں چھوڑتے کیا غلطیوں کی کوئی حد بھی ہے۔ قرآن کے منشاء کو ہرگز یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ آسمان پر تو حضرت عیسیٰ کو مع جسم چڑھا دیا مگر جو الزام یہودیوں کا تھا اُس کا کچھ جواب نہ دیا۔ خدا جو فرماتا ہے کہ یہود کہتے تھے۔ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اور جواب دیتا ہے کہ نہیں بلکہ ہم نے اُسکو اُٹھالیا یہ کس بات کا رد ہے کیا صرف قتل کا۔

سو سنو کہ یہودیوں کا بار بار یہ شور مچانا کہ ہم نے عیسیٰ کو صلیب کے ذریعہ سے مار دیا۔ انکا اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ ملعون ہے اور اسکی رُوح موسیٰ اور آدم کی طرح خدا کی طرف نہیں اُٹھائی گئی پس خدا کا جواب یہ چاہیئے تھا کہ نہیں درحقیقت اُسکی رُوح کا رفع ہوا جسم کا آسمان پر اُٹھانا۔ یا نہ اُٹھانا متنازعہ فیہ امر نہ تھا پس نعوذ باللہ خدا کی یہ خوب سمجھ ہے کہ انکار تو رُوح کے رفع سے ہے جو خدا کی طرف ہوتا ہے مگر خدا اس اعتراض کا یہ جواب دیتا ہے کہ ہم نے عیسیٰ کو زندہ بجسم عنصری دوسرے آسمان پر بٹھا دیا۔ خوب جواب ہے اور ابھی مرنا اور قبض رُوح ہونا باقی ہے۔ خدا جانے بعد اسکے رفع رُوحانی ہو یا نہ ہو۔ جو اصل جھگڑے کی بات ہے۔ ۶۷

ایسا ہی یہ لوگ عقل کے پُورے میری بعض پیشگوئیوں کا جھوٹا نکلنا اپنے ہی دل سے فرض کر کے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ جب بعض پیشگوئیاں جھوٹی ہیں یا اجتہادی غلطی ہے تو پھر مسیحیت کے دعوٰی کا کیا اعتبار شاید وہ بھی غلط ہو۔ اس کا اوّل جواب تو یہی ہے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مُدّ میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اسلئے ہم انکو

ل النساء: ۱۵۸

یہ حوالہ صفحہ 276 پر درج ہے	اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 28،27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 132،131 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 347

مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اِس تحقیق کیلئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھاکر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رُو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سَو روپیہ اُنکی نذر کرینگے۔ ورنہ ایک خاص تحفہ لعنت کا اُنکے گلے میں رہیگا۔ اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دینگے۔ اور کُل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی۔ تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جاوے۔ اور اسی شرط سے روپیہ ملیگا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سَو پیشگوئی مَیں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائینگے اور در بدر گدائی کرنے سے نجات ہوگی۔ بلکہ ہم اَور پیشگوئیاں بھی معہ ثبوت انکے سامنے پیش کر دینگے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سَو روپیہ دیتے جائینگے۔ اِسوقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ پس اگر مَیں مولوی صاحب موصوف کیلئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مُریدوں سے لوں گا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائیگا وہ سب اُنکی نذر ہوگا جس حالت میں دو دو آنہ کیلئے وہ در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مُردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا اُن کیلئے ایک بہشت ہے لیکن اگر میرے اِس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لئے بپابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں۔ قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اُس لاف و گذاف پر جو اُنہوں نے موضع مُدّ میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ[1] مگر اُنہوں نے بغیر علم اور پوری تحقیق کے عام لوگوں کے سامنے تکذیب کی کیا یہی ایمانداری ہے۔ وہ انسان کُتوں سے بدتر ہوتا ہے کہ جو بے وجہ بھونکتا ہے اور وہ زندگی لعنتی ہے جو بے شرمی سے گذرتی ہے۔ صفحہ ۲۷

اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اگر کسی الہام کے سمجھنے میں غلطی ہو جائے تو امان اُٹھ جاتا ہے اور شک پڑ جاتا ہے کہ شاید اُس نبی یا رسول یا محدّث نے اپنے دعوی میں بھی دھوکا کھایا ہو۔

[1] بنی اسرائیل : ۳۷

اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 28،27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 132،131 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 276 پر درج ہے

بھی اعتراض کرتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مگر یہ سراسران کا افترا ہے اور سچ اور واقعی یہی بات ہے کہ میری کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کہ جو پوری نہیں ہوگئی۔ اگر کسی کے دل میں شک ہو تو وہ سیدھی نیت سے ہمارے پاس آجائے اور بالمواجہ کوئی اعتراض کر کے اگر شافی کافی جواب نہ سُنے تو ہم ہر ایک تاوان کے سزاوار ٹھہر سکتے ہیں حقیقت یہی ہے کہ ایسے لوگ بخل سے اعتراض کرتے ہیں نہ انصاف سے۔ اگر یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کے زمانوں میں ہوتے تو اُن پر بھی ایسے ہی اعتراض کرتے جو مجھ پر کرتے ہیں۔ جو شخص سچی تفتیش رکھتا ہے اُس کو ہم راہ دکھلا سکتے ہیں۔ مگر جو بخل اور خود غرضی اور تکبر سے اندھا ہو گیا ہو اُس کو کیا دکھا سکتے ہیں۔ تین ہزار یا اس سے بھی زیادہ اس عاجز کے الہامات کی مبارک پیشگوئیاں جو امن عامہ کے مخالف نہیں پوری ہو چکی ہیں۔ صدہا نیک دل انسان گواہ ہیں۔ بہت سی تحریریں پیش از وقت شائع ہو چکی ہیں۔ پھر بھی اگر کوئی بخل کی راہ سے خواہ نخواہ شکوک اور اعتراضات پیش کرتا ہے اور سیدھے طور پر صحبت میں رہ کر تجربہ نہیں کرتا۔ اور نہ اہل تجربہ سے دریافت کرتا ہے اور دجل اور خیانت کی راہ سے دھوکا دینے والے اعتراضات مشہور کرتا ہے اور خیانت اور دروغگوئی سے باز نہیں آتا۔ وہ اُن منکرین کا وارث ہے جو اس سے پہلے خدا کے پاک نبیوں کے مقابل پر گذر چکے ہیں۔ خدا اپنے بندوں کو ایسے منصوبہ باز لوگوں کے بہتانوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔ اس بات کا کیا سبب ہے کہ یہ لوگ چوروں کی طرح دُور دُور سے اعتراض کرتے ہیں اور صاف باطن لوگوں کی طرح بالمقابل آکر اعتراض نہیں کرتے اور نہ جواب سُننا چاہتے ہیں۔ اس کا یہی سبب ہے کہ یہ لوگ اپنے دجل اور بددیانتی سے واقف ہیں اور اُن کا دل اُنکو ہر وقت جتلاتا ہے کہ اگر تم نے ایسے بیہودہ اور جہالت اور خیانت سے بھرے ہوئے اعتراض روبرو پیش کئے تو اس صورت میں تمہاری سخت پردہ دری ہوگی۔ اور تمہاری دھوکا دینے والی باتیں یکدفعہ کالعدم ہو جائیں گی۔ تب اس وقت ندامت اور خجالت اور رسوائی رہ جائیگی

حقیقت المہدی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 441 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 277 پر درج ہے

مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کیلئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھاکر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رُو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سَو روپیہ اُنکی نذر کرینگے۔ ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا اُنکے گلے میں رہیگا۔ اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دینگے۔ اور کل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی۔ تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جاوے۔ اور اسی شرط سے روپیہ ملیگا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سَو پیشگوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائینگے اور در بدر گدائی کرنے سے نجات ہوگی۔ بلکہ ہم اور پیشگوئیاں بھی معہ ثبوت انکے سامنے پیش کردینگے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سَو روپیہ دیتے جائینگے۔ اسوقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ پس اگر مَیں مولوی صاحب موصوف کیلئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مُریدوں سے لوں گا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائیگا وہ سب اُنکی نذر ہوگا جس حالت میں دو دو آنہ کیلئے وہ در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مُردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا اُن کیلئے ایک بہشت ہے لیکن اگر میرے اِس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لئے بپابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں۔ قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اُس لاف و گزاف پر جو اُنہوں نے موضع مُدّ میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ[1] مگر اُنہوں نے بغیر علم اور پُوری تحقیق کے عام لوگوں کے سامنے تکذیب کی کیا یہی ایمانداری ہے۔ وہ انسان کتّوں سے بدتر ہوتا ہے کہ جو بے وجہ بھونکتا ہے اور وہ زندگی لعنتی ہے جو بے شرمی سے گذرتی ہے۔ ۲۴

اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اگر کسی الہام کے سمجھنے میں غلطی ہو جائے تو امان اُٹھ جاتا ہے اور شک پڑجاتا ہے کہ شاید اُس نبی یا رسول یا محدث نے اپنے دعویٰ میں بھی دھوکا کھایا ہو۔

[1] بنی اسرائیل : ۳۷

اعجاز احمدی [نزول المسیح ضمیمہ] صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 132 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 277 پر درج ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُنکے رفیقوں کو ناحق کے افتراؤں کی حاجت نہیں رہیگی اور مفت میں اُنکی فتح ہو جائیگی ورنہ انکا حق نہیں ہوگا کہ پھر کبھی مجھے جھوٹا کہیں یا میرے نشانوں کی تکذیب کریں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ آج کی تاریخ سے اِس نشان پر حصر رکھتا ہوں اگر میں صادق ہوں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں صادق ہوں تو کبھی ممکن نہیں ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ اور اُنکے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اُردو مضمون کا رد لکھ سکیں کیونکہ خدا تعالیٰ اُن کی قلموں کو توڑ دیگا اور اُنکے دلوں کو غبی کر دیگا۔ اور مولوی ثناء اللہ کو اس بدگمانی کی طرف راہ نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ قصیدہ پہلے سے بنا رکھا تھا کیونکہ وہ ذرا آنکھ کھولکر دیکھے کہ مباحثہ مُدکا اِس میں ذکر ہے۔ پس اگر میں نے پہلے بنایا تھا تب تو اُنھیں ماننا چاہیئے کہ میں عالم الغیب ہوں۔ بہرصورت یہ بھی ایک نشان ہوا۔ اِس لئے اب انکو کسی طرف فرار کی راہ نہیں اور آج وہ الہام پورا ہوا جو خدا نے فرمایا تھا۔

"قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے"

"کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے"

اور واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے۔

(۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کیلئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا اُن کیلئے موت ہوگی (۲) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے (۳) اور سب سے پہلے اس اُردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر اُنکی رُوسیاہی ثابت ہو جائیگی۔

اور چونکہ ان دنوں میں مولوی محمد حسین نے سائیں مہر علی گولڑوی کی علمیت کی اشاعۃ السنۃ میں بہت ہی تعریف کی ہے اور علی حائری صاحب شیعہ اپنی تعریف میں مشغول رہے ہیں اسلئے میں انکو بھی اس مقابلہ کیلئے بلاتا ہوں۔ گالیاں دینے اور ٹھٹھا کرنے میں ان لوگوں کی زبان چالاک ہے لیکن اب میں دیکھونگا کہ خدا انکو کسقدر مدد دے سکتی ہے۔ میں نے ان لوگوں کی نسبت بھی اس قصیدہ میں کچھ لکھا ہے تا انکی غیرت کو حرکت دوں یہ ایک آخری فیصلہ ہے شیعہ حسین سمجھ لیں اور گولڑوی صاحب کسی اپنے

اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 148 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 278 پر درج ہے

ترجمة ما كتبنا الى ثناء الله

ترجمہ خطے کہ سوئے ثناء اللہ امرتسری نوشتیم

الامرتسری اذجاء قادیان و

وقتیکہ بہ قادیان آمد و

طلب رفع الشبهات بعطش

بہ تشنگی دروغ ازالہ شبہات خود بخواست سنہ ۱۳۲۰ھ

فريٍ۔ وكان هذا عاشر شوال

و بود ایں تاریخ دہم شوال سنہ ۱۳۲۰ھ

اذجاء هذا الدجال

چوں ایں دجال بہ قادیان آمد

بلغني مكتوبك وظهر مطلوبك انك استدعيت ان ازيل شبهاتك التي صلت

مرا نامہ تو رسید و مطلوب تو ظاہر گشت تو درخواست کردی کہ بعض شبہات تو کہ متعلق بعض

بها على بعض انبائي الغيبية۔ فاعلم انك ان كنت جئتني بصحة النية وليس في

پیشگوئیہا ہستند دُور کنم پس بدان کہ اگر بصحت نیت نزد من آمدی ونیست در

قلبك شيء من المفسدة فلك ان تقبل بعض شروطي قبل هذا الاستفسار۔

دل تو چیزے از فساد پس بر تو واجب ست کہ قبل ایں استفسار بعض شرطہائے من قبول کنی۔

ولا تخرج منها بل تثبت عليها كالاخيار۔ وان كنت لا تقبل تلك الشرائط

و ازاں شرطہا خارج نشوی بلکہ ہمچو نیک مرداں برآں ثابت بمانی و اگر تو آں شرائط را قبول نمی کنی

مواہب الرحمٰن صفحہ 113 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 329 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 279 پر درج ہے

دوسرا ثبوت نشانات ہیں جن سے بہت صفائی سے استنباط ہوتا ہے وہی ثبوت ہمارے ساتھ بھی ہیں اور جس قاعدہ سے خدا تعالیٰ نے یہ نشانات دکھلائے ہیں اگر اسی طرح شمار کریں تو یہ بیس لاکھ سے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اور يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کی تحت میں اگر ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آتا ہے ہر ایک ہدیہ اور نذر جو پیش ہوتی ہے ایک ایک نشان الگ الگ ہے مگر ہم نے صرف ایک سو پچاس نشان نزول المسیح میں درج کئے ہیں جن کے ہزارہا گواہ موجود ہیں۔ پھر دیکھو یہ کس وقت کی خبر ہے۔ قرآن کے نصوص' حدیث کی اخبار اور مکاشفات اور رؤیاء وغیرہ سب ہماری تائید میں ہیں۔ پھر اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کے نشانات۔ پھر زمانہ کی موجودہ ضرورت' یہ سب ثبوت پیش کرنے کے قابل ہیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ لوگوں کو غلطیوں سے نکالے اور تقویٰ پر قائم کرے۔ خدا تعالیٰ جس کو چاہے گا بلاتا جاوے گا۔ یہ اس کی طرف سے ایک دعوت ہے جو بلایا جاتا ہے۔ اسے فرشتے کھینچ کھینچ کر لے آتے ہیں[1]

۱۰؍جنوری ۱۹۰۳ء

مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان آنا

عصر کے وقت خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر ہوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری قادیان آئے ہوئے ہیں مگر آپ نے اس کے متعلق صرف یہی فرمایا کہ ہزاروں لوگ راہرو آتے ہیں ہمیں اس سے کیا؟

مغرب کی نماز باجماعت ادا کر کے جب حضرت اقدس دولت سرا کو تشریف لے چلے تو ایک شخص نے ہاتھ میں قلم دوات لئے ہوئے حضرت اقدس کی خدمت میں کچھ کاغذات پیش کئے۔ اس قلم دوات سے اس کی یہ غرض تھی کہ حضرت سے رقعہ کی رسید لے مگر حضرت نے توجہ نہ کی اور اس کے وہ کاغذات لے کر تشریف لے گئے اور جب عشاء کی نماز کے واسطے تشریف لائے تو فرمایا کہ

ایک ہی مضمون کے دو رقعے مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے پہنچے ہیں۔ نہ معلوم دو رقعوں

---

[1] الحکم جلد ۷ نمبر ۳ صفحہ ۶ ، ۲۴ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء

ملفوظات جلد دوم صفحہ 684،683 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 280 پر درج ہے

حوالہ نمبر 352

کی کیا غرض تھی۔

اس وقت یہ عقدہ حل ہوا کہ غالباً دوسرا رقعہ دستخط یعنی رسید رقعہ لینے کی غرض سے تھا۔ مگر قاصد کو رسید مانگنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ رقعہ اس وقت سید سرور شاہ صاحب کے حوالہ کیا گیا۔ کہ وہ اسے پڑھ کر اہل مجلس کو سنا دیویں۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا :۔

ہم تیار ہیں وہ ہفتہ عشرہ آرام سے سب باتیں سنے اور اگر اس کا منشاء مباحثہ کا ہو تو یہ اس کی غلطی ہے کیونکہ اب مدت ہوئی کہ ہم مباحثات کو بند کر چکے ہیں۔ اگر اس کو طلب حق کی ضرورت ہے تو وہ رفق اور آہستگی سے اپنی غلطی دور کروائے۔ طالب حق کے لئے ہمارا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ہاں جو شخص ایک منٹ رہ کر چلا جانا چاہتا ہے اور اسے فتح اور شکست اور ہار اور جیت کا خیال ہے وہ مستفید نہیں ہو سکتا۔ بجز ایسے شخص کے جو نیک نیت بن کر آوے ہم تو دوسرے کے ساتھ کلام کرنا بھی تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے کہ وہ کیوں کمہار کے ہاں جا کر اترے۔ چاہیے تھا کہ مستفیدوں کی طرح آتا اور ہمارے مہمان خانہ میں اترتا۔

پھر فرمایا۔ ہم اس رقعہ کا صبح کو جواب دیں گے۔

اس کے بعد حضرت اقدس نماز سے فارغ ہو کر تشریف لے چلے تو ثناء اللہ صاحب کے قاصد نے آواز دی کہ حضرت جی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے رقعہ کا کیا جواب ہے حضرت نے فرمایا کہ صبح کو دیا جائے گا۔

قاصد نے کہا کہ میں آکر جواب لے جاؤں یا آپ بذریعہ ڈاک روانہ کریں گے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ خواہ تم آکر لے جاؤ خواہ ثناء اللہ آکر لے جاوے۔ پھر آپ نے قاصد کا نام پوچھا۔ اس نے کہا محمد صدیق[1]

---

۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

مولوی ثناء اللہ کے رقعہ کا جواب

فجر کی نماز کو جب حضرت اقدس تشریف لائے تو قبل از نماز آپ نے وہ رقعہ جو مولوی

---

[1] البدر جلد اول نمبر ۱۳ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۳ء

ملفوظات جلد دوم صفحہ 684،683 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 280 پر درج ہے

کی کیا غرض تھی۔

اس وقت یہ عقدہ حل ہوا کہ غالباً دوسرا رقعہ دستخطا یعنی رسید رقعہ لینے کی غرض سے تھا۔ مگر قاصد کو رسید مانگنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ رقعہ اس وقت سید سرور شاہ صاحب کے حوالہ کیا گیا۔ کہ وہ اسے پڑھ کر اہل مجلس کو سنا دیویں۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا:۔

ہم تیار ہیں وہ بفضلہٖ تعالیٰ آرام سے سب باتیں سنے اور اگر اس کا منشاء مباحثہ کا ہو تو یہ اس کی غلطی ہے کیونکہ اب مدت ہوئی کہ ہم مباحثات کو بند کر چکے ہیں۔ اگر اس کو طلب حق کی ضرورت ہے تو وہ رفق اور آہستگی سے اپنی غلطی دور کروائے۔ طالب حق کے لئے ہمارا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ہاں جو شخص ایک منٹ رہ کر چلا جانا چاہتا ہے اور اسے فتح اور شکست اور ہار اور جیت کا خیال ہے وہ مستفید نہیں ہو سکتا۔ بجز ایسے شخص کے جو نیک نیت بن کر آوے ہم تو دوسرے کے ساتھ کلام کرنا بھی تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے کہ وہ کیوں کمہار کے ہاں جا کر اترے۔ چاہیے تھا کہ مستفیدوں کی طرح آتا اور ہمارے مہمان خانہ میں اترتا۔

پھر فرمایا۔ ہم اس رقعہ کا صبح کو جواب دیں گے۔

اس کے بعد حضرت اقدس نماز سے فارغ ہو کر تشریف لے چلے تو ثناء اللہ صاحب کے قاصد نے آواز دی کہ حضرت جی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے رقعہ کا کیا جواب ہے حضرت نے فرمایا کہ صبح کو دیا جائے گا۔

قاصد نے کہا کہ میں آکر جواب لے جاؤں یا آپ بذریعہ ڈاک روانہ کریں گے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ خواہ تم آکر لے جاؤ خواہ ثناء اللہ آکر لے جاوے۔ پھر آپ نے قاصد کا نام پوچھا۔ اس نے کہا محمد صدیق [1]

---

۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

مولوی ثناء اللہ کے رقعہ کا جواب

فجر کی نماز کو جب حضرت اقدس تشریف لائے تو قبل از نماز آپ نے وہ رقعہ جو مولوی

---

[1] البدر جلد اول نمبر ۱۳ صفحہ ۹۹ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۳ء

ثناء اللہ صاحب کے رقعہ کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ احباب کو سنایا۔ وہ رقعہ یہ تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

از طرف عائذ باللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایّد

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔

آپ کا رقعہ پہنچا۔ اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو۔ کہ اپنے شکوک و شبہات پیشگوئیوں کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعویٰ سے تعلق رکھتے ہوں، رفع کروائیں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی اور اگرچہ میں کئی سال ہوئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں۔ کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہ کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور اوباشانہ کلمات سننے کے اور کچھ نہیں ہوا مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگرچہ آپ نے اس رقعہ میں دعویٰ تو کر دیا ہے کہ طالب حق ہوں مگر مجھے تامّل ہے کہ اس دعویٰ پر آپ قائم رہ سکیں۔ کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ایک بات کو کشاں کشاں بے ہودہ اور مباحثات کی طرف لے آتے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کروں گا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کے لئے اول یہ اقرار کریں کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہیں جائیں گے۔ اور وہی اعتراض کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یا حضرت عیسیٰؑ پر یا حضرت موسیٰؑ پر یا حضرت یونسؑ پر عائد نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن شریف کی پیشگوئیوں پر زد نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے مجاز نہ ہوں گے۔ صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں گے کہ میرا یہ اعتراض ہے۔ پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا۔ اعتراض کے لئے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی آپ اعتراض پیش کریں گے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے۔ چوروں کی طرح آگئے۔ اور ہم ان دنوں بباعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹہ سے زیادہ صرف نہیں کر سکتے۔ یاد رہے کہ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ واعظ کی طرح ہم سے گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا۔ جیسے صم بکم۔ یہ اس لئے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جاوے۔ اور صرف ایک پیشگوئی کی نسبت سوال کریں۔ میں تین گھنٹہ تک اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جاوے گا۔ کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سنا دیں ہم خود

ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ 684 تا 686 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 281 پر درج ہے

پڑھ لیں گے۔ مگر چاہیے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ حرج نہیں ہے کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں۔ یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں باواز بلند لوگوں کو سناؤں گا کہ اس پیشگوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اس طرح تمام وساوس دور کر دیئے جائیں گے۔ لیکن اگر چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقعہ دیا جاوے تو ہرگز نہ ہوگا۔ ۱۴ر جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵ر جنوری کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤں گا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے۔ لیکن ۱۴ر جنوری تک آپ کے لئے تین گھنٹے تک خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیویں تو یہ ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے خود خدا تعالیٰ فیصلہ کرے گا۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو سطر دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جاویں گے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤں گا۔ ایسے ہی صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسہ دور کرا لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کرے گا۔ اس کو وساوس دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔

میرزا غلام احمد [مہر]

اور فرمایا کہ

یہ طریق بہت امن کا ہے۔ اگر یہ نہ کیا جاوے تو بدامنی اور بدنتیجہ کا اندیشہ ہے۔

پھر فرمایا کہ

ایک رؤیا

ابھی فجر کو میں نے ایک خواب دیکھا۔

کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ اس کے ایک طرف کچھ اشتہار ہے اور دوسری طرف ہماری طرف سے کچھ لکھا ہوا ہے جس کا عنوان یہ ہے

بقیۃ الطاعون

اس کے بعد فجر کی نماز ہوئی تو حضرت اقدس نے قلم دوات طلب فرمائی اور فرمایا کہ تھوڑا سا اور اس رقعہ پر لکھنا ہے۔

اتنے میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے قاصد پھر آموجود ہوئے اور جواب طلب کیا۔

حوالہ نمبر 354

پڑھ لیں گے۔ مگر چاہیے کہ وہ تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ حرج نہیں ہے کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں۔ یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں باواز بلند لوگوں کو سناؤں گا کہ اس پیشگوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اس طرح تمام وساوس دور کردیئے جائیں گے۔ لیکن اگر چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقعہ دیا جاوے تو ہرگز نہ ہوگا۔ ۱۴ر جنوری ۱۹۰۳ تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵ر جنوری کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤں گا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے۔ لیکن ۱۴ر جنوری تک آپ کے لئے تین گھنٹے تک خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیویں تو یہ ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے خود خدا تعالیٰ فیصلہ کرے گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو سطر دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جاویں گے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤں گا۔ ایسے ہی صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسہ دور کرا لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کرے گا۔ اس کو وساوس دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔

مرزا غلام احمد (مہر)

اور فرمایا کہ

یہ طریق بہت امن کا ہے۔ اگر یہ نہ کیا جاوے تو بدامنی اور بدنتیجہ کا اندیشہ ہے۔

پھر فرمایا کہ

ایک رؤیا

ابھی فجر کو میں نے ایک خواب دیکھا

کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ اس کے ایک طرف کچھ اشتہار ہے اور دوسری طرف ہماری طرف سے کچھ لکھا ہوا ہے جس کا عنوان یہ ہے

بقیۃ الطاعون

اس کے بعد فجر کی نماز ہوئی تو حضرت اقدس نے قلم دوات طلب فرمائی اور فرمایا کہ تھوڑا سا اور اس رقعہ پر لکھنا ہے۔

اتنے میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے قاصد پھر آموجود ہوئے اور جواب طلب کیا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 686 تا 688 طبع جدید از مرزا قادیانی)	یہ حوالہ صفحہ 283 پر درج ہے

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ابھی لکھ کر دیا جاتا ہے۔

پھر بقیہ حصہ آپ نے لکھ کر اپنے خدام کے حوالہ کیا کہ اس کی نقل کر کے روانہ کردو۔

وہ حصہ رقعہ کا یہ ہے۔

"بالآخر اس غرض کے لئے اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں تو قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی نہ جاویں۔

دو قسموں کا ذکر ہوتا ہے (۱) اول چونکہ میں انجام آتھم میں خدا سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے قطعی بحث نہیں کروں گا۔ اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ صرف آپ کو یہ موقعہ دیا جاوے گا کہ آپ اول ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیشگوئی پر ہو ایک سطر یا دو سطر یا حد تین سطر تک لکھ کر پیش کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی اور منہاج نبوت کی رو سے قابل اعتراض ہے اور پھر چپ رہیں اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دوں گا جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں۔ پھر دوسرے دن دوسری پیشگوئی اسی طرح لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خداتعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤں گا اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ کوئی کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خداتعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر آپ سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جاویں اور ناحق فتنہ و فساد میں عمر بسر نہ کریں۔ اب ہم دونو میں سے ان دونو قسموں میں سے جو شخص اعراض کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہو اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے۔ آمین۔ سو میں دیکھوں گا کہ آپ سنت نبویہ کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں چاہیے کہ اول آپ اس عہد موکد قسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جائے گا۔ اور آپ کو بتلایا جاوے گا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جائیں گے"۔

رقعہ دے کر آپ تشریف لے گئے اور اندر سے حضور نے کہلا بھیجا کہ رقعہ وہاں ان کو جا کر سنا دیا جاوے اور پھر ان کے حوالہ کیا جاوے۔

چنانچہ یہ رقعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو پہنچا دیا گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے جواب الجواب آیا[1]

[1] البدر جلد اول نمبر ۱۳ مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۰۳ء

حوالہ نمبر 354

یہ نامعقول اور اصل بحث سے بالکل دور جواب سنکر حضرت اقدس کو بہت رنج ہوا اور آپ نے فرمایا کہ

ہم نے جو اسے خدا کی قسم دی تھی اس سے فائدہ اٹھانا یہ نظر نہیں آتا۔ اب خدا کی لعنت لے کر واپس جانا چاہتا ہے۔ جس بات کو ہم بار بار لکھتے ہیں کہ ہم مباحثہ نہیں کرتے جیسا کہ ہم انجام آتھم میں اپنا عہد دنیا میں شائع کر چکے ہیں۔ تو اب اس کا منشا ہے کہ ہم خدا کے اس عہد کو توڑ دیں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ اور پھر اس رقعہ میں کس قدر افتراء سے کام لیا گیا ہے کیونکہ جب ہم اسے اجازت دیتے ہیں کہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد وہ دو تین سطریں ہماری تقریر پر اپنے شبہات کی لکھ دیوے تو اس طرح سے خواہ اس کی دن میں تیس سطور ہو جاویں ہم کب گریز کرتے ہیں اور خواہ ایک ہی پیشگوئی پر وہ ہم سے دس دن تک سنتا رہتا اور اپنے وساوس اس طرز سے پیش کرتا رہتا۔ اسے اختیار تھا۔ پھر ایک دوسرا جھوٹ یہ بولا ہے۔ کہ لکھتا ہے کہ آپ مجمع پسند نہیں کرتے۔ بھلا ہم نے کب لکھا ہے کہ ہم مجمع پسند نہیں کرتے بلکہ ہم تو عام جلسہ چاہتے ہیں۔ کہ تمام قادیان کے لوگ اور دوسرے بھی جس قدر ہوں جمع ہوں تاکہ ان لوگوں کی بے ایمانی کھلے کہ کس طرح یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔ اگر اسے حق کی طلب ہوتی تو اسے ہمارے شرائط ماننے میں کیا عذر تھا مگر یہ بدنصیب واپس جاتا نظر آتا ہے۔

پھر مولوی محمد احسن صاحب کو حضور نے فرمایا کہ

آپ اس کا جواب لکھ دیں مجھے فرصت نہیں۔ میں کتاب لکھ رہا ہوں۔

یہ کہہ کر حضور تشریف لے گئے اور مولوی محمد احسن صاحب نے رقعہ کا جواب تحریر فرمایا اس کے بعد کوئی جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے نہ آیا۔ اور وہ قادیان سے چلے گئے[1]

---

۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

اللہ تعالیٰ کے راستے میں زمین دینے کا ایک طریق

ظہر کے وقت ایک شخص نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ میرے پاس کچھ زمین ہے۔

---

[1] البدر جلد ۲ نمبر ۱ و ۲ مورخہ ۲۳ و ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء

ملفوظات جلد دوم صفحہ 686 تا 688 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 283 پر درج ہے

کیا خدا بھولا رہا تم کو حقیقت مل گئی ۔ کیا رہا وہ بے خبر اور تم نے دیکھا حال زار
بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا ۔ ورنہ تھے میری صداقت پر براہیں بیشمار
جہل کی تاریکیاں اور سوءِ ظن کی تند باد ۔ جب اکٹھے ہوں تو پھر ایماں اُڑے جیسے غبار
زہر کے پینے سے کیا انجام جز موت و فنا ۔ بدگمانی زہر ہے اس سے بچو اے دیں شعار
کانٹے اپنی راہ میں بوتے ہیں ایسے بدگماں ۔ جن کی عادت میں نہیں شرم و شکیب و اصطبار
یہ غلط کاری بشر کی بدنصیبی کی ہے جڑ ۔ پر مقدر کو بدل دینا ہے کس کے اختیار
سخت جاں ہیں ہم کسی کے بغض کی پروا نہیں ۔ دل قوی رکھتے ہیں ہم دردوں کی ہے ہم کو سہار
جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں ۔ ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار
ہے سرِ رہ پر مرے وہ خود کھڑا مولیٰ کریم ۔ پس نہ بیٹھو میری رہ میں اے شریرانِ دیار
سنّت اللہ ہے کہ وہ خود فرق کو دکھلائے ہے ۔ تا عیاں ہو کون پاک اور کون ہے مُردار خوار
مجھ کو پردے میں نظر آتا ہے اک میرا معین ۔ تیغ کو کھینچے ہوئے اُس پر کہ جو کرتا ہے وار
دشمنِ غافل اگر دیکھے وہ بازو وہ سلاح ۔ ہوش ہو جائیں خطا اور بھول جائے سب نقار
اس جہاں کا کیا کوئی داور نہیں اور داد گر ۔ پھر شریر النفس ظالم کو کہاں جائے فرار
کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح ۔ خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے ۔ ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ۔ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع ۔ پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
باغ میں ملت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا ۔ آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار
آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے ۔ گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 101 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 131 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 285 پر درج ہے

لنفسی۔ سُبحان اللّٰہ تبارک وتعالیٰ زاد مجدک

اپنے لئے چُنا۔ خدائے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔

ینقطع اٰباءک ویبدء منک ؎ ۷۶

تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔

وما کان اللّٰہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیّب ؕ

اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کرکے نہ دکھلا دے۔

اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح وتمّت کلمۃ ربک ؕ ھٰذا

اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پورا ہوگا تب کہا جائے گا کہ یہ

الّذی کنتم بہ تستعجلون ؕ اردتُ ان استخلف فخلقتُ

وُہی امر ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔ مَیں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو مَیں نے

اٰدم ؕ دنٰی فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنٰی۔

اس آدم کو پَیدا کیا۔ وہ خدا سے نزدیک ہوا پھر مخلوق کی طرف جھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا

یحیی الدّین ویقیم الشریعۃ ؕ یا اٰدم اسکن انت

ہوگیا جیسا کہ دو قوسوں کے درمیان کا خط ہوتا ہے دین کو زندہ کریگا اور شریعت کو قائم کریگا اے آدم

وزوجک الجنّۃ ؕ یا مریم اسکن انت وزوجک الجنّۃ

تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے مریم تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

؎ حاشیہ۔ یاد رہے کہ ظاہری بزرگی اور وجاہت کے لحاظ سے اس خاکسار کا خاندان بہت شہرت رکھتا تھا بلکہ اس زمانہ تک بھی کہ اس خاندان کی دنیوی شوکت زوال کے قریب تھی۔ میرے دادا صاحب کے اس نواح میں بیاسی ۸۲ گاؤں اپنی ملکیت کے تھے اور پہلے اس سے وُہ والیانِ ملک کے رنگ میں بسر کرتے تھے اور کسی سلطنت کے ماتحت نہ تھے اور پھر رفتہ رفتہ حکمت اور مشیت ایزدی سے سکھوں کے زمانہ میں چند لڑائیوں کے بعد سب کچھ کھو بیٹھے اور صرف چھ ۶ گاؤں اُنکے قبضہ میں رہے اور پھر دو ۲ گاؤں اور ہاتھ سے جاتے رہے اور صرف چار گاؤں رہ گئے

حقیقۃ الوحی صفحہ 76 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 79 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 285 پر درج ہے

اتمام حجت کو کون جانتا ہے اُس نے اپنے نبی کریم کی سچائی ثابت کرنے کیلئے زمین و آسمان کو نشانوں سے بھر دیا ہے اور اب اس زمانہ میں بھی خدا نے اس ناچیز خادم کو بھیجکر ہزار ہا نشان آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لئے ظاہر فرمائے ہیں جو بارش کی طرح برس رہے ہیں تو پھر اتمام حجت میں کونسی کسر باقی ہے۔ جس شخص کو مخالفت کرنے کی عقل ہے وہ کیوں موافقت کی راہ کو سوچ نہیں سکتا اور جورات کو دیکھتا ہے کیوں اُسکو روز روشن میں نظر نہیں آتا۔
۱۷۲ حالانکہ تکذیب کی راہوں کی نسبت تصدیق کی راہ بہت سہل ہے ہاں جو شخص مسلوب العقل کی طرح ہے اور انسانی قوتوں سے کم حصہ رکھتا ہے اس کا حساب خدا کے سپرد کرنا چاہیئے اسکے بارہ میں ہم کلام نہیں کر سکتے۔ وہ اُن انسانوں کی طرح ہے جو خورد سالی اور بچپن میں مر جاتے ہیں مگر ایک شریر مکذب یہ عذر نہیں کر سکتا کہ میں نیک نیتی سے تکذیب کرتا ہوں۔ دیکھنا چاہیئے کہ اسکے حواس اس لائق ہیں یا نہیں کہ مسئلہ توحید اور رسالت کو سمجھ سکے۔ اگر معلوم ہوتا ہے کہ سمجھ سکتا ہے مگر شرارت سے تکذیب کرتا ہے تو وہ کیونکر معذور رہ سکتا ہے۔ اگر کوئی آفتاب کی روشنی کو دیکھ کر یہ کہے کہ دن نہیں بلکہ رات ہے تو کیا ہم اُسکو معذور سمجھ سکتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ دانستہ کج بحثی کرتے ہیں اور اسلام کے دلائل کو توڑ نہیں سکتے کیا ہم خیال کر سکتے ہیں کہ وہ معذور ہیں۔ اور اسلام تو ایک زندہ مذہب ہے جو شخص زندہ اور مُردہ میں فرق کر سکتا ہے وہ کیوں اسلام کو ترک کرتا اور مُردہ مذہب کو قبول کرتا ہے*۔ خدا تعالیٰ اِس زمانہ میں بھی اسلام کی تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کرتا ہے اور جیسا کہ اس بارہ میں مَیں خود صاحب تجربہ ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اگر میرے مقابل پر تمام دُنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دُعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کیلئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو مَیں خدا

* جو شخص بے دلیل ایک انسان کو خدا بناتا ہے یا بے دلیل خدا کو خالق ہونے سے جواب دیتا ہے۔ کیا وہ اسلام کی سچائی کے صاف صاف دلائل سمجھ نہیں سکتا۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 181، 182 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 285 پر درج ہے

حوالہ نمبر 357

کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں ہی غالب رہونگا۔ کیا کوئی ہے؟! کہ اِس امتحان میں میرے مقابل پر آوے۔ ہزارہا نشان خُدا نے محض اسلئے مجھے دیئے ہیں کہ تا دشمن معلوم کرے کہ دینِ اسلام سچا ہے۔ مَیں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اُسکی عزّت چاہتا ہوں جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ فلاں فلاں پیشگوئی پُوری نہیں ہُوئی اور اپنی جہالت سے ایک دو پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہیں کہ وُہ پُوری نہیں ہوئیں جیسا کہ شریر آدمی پہلے نبیوں کے وقت میں ایسا ہی کرتے آئے ہیں۔ مگر وُہ آفتاب پر تھوکنا چاہتے ہیں اور اپنے جھوٹ اور افترا سے اپنی بات کو رنگ دیکر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ انکو خدا تعالیٰ کی سُنّت کی خبر نہیں۔ انکو خدا تعالیٰ کی کتابوں کا علم نہیں یا کسی کو علم ہے اور محض شرارت سے ایسا کہتا ہے۔ اُنکے نزدیک تو گویا یونس نبی بھی جھوٹا تھا جس کی قطعی پیشگوئی جس کے ساتھ کوئی شرط نہ تھی پُوری نہ ہوئی۔ مگر میری دو پیشگوئیاں جن کو وُہ بار بار پیش کرتے ہیں یعنی آتھم اور احمد بیگ کے داماد کی نسبت وُہ اپنے شرائط کے لحاظ سے پوری ہو گئی ہیں۔ کیونکہ اُن کے ساتھ شرطیں تھیں۔ ان شرطوں کے لحاظ تاخیر ہوئی۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ وعید کی پیشگوئیوں میں ضروری نہیں ہوتا کہ وُہ پُوری ہو جائیں۔ اِسپر تمام انبیاء کا اتفاق ہے اور مَیں اِس بارہ میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتا کیونکہ اس کی تفصیل میں میری کتابیں بھری پڑی ہیں۔ آتھم تو بموجب پیشگوئی کے فوت ہو گیا اور احمد بیگ بھی بموجب پیشگوئی کے فوت ہو گیا۔ اب اُس کے داماد کی نسبت روتے ہیں اور وعید کی پیشگوئیوں کی نسبت جو سُنّت اللہ ہے اُس کو بھول جاتے ہیں۔ اگر شرم اور حیا اور انصاف ہے تو دو فردیں بنا کر ایک فرد میں وُہ پیشگوئیاں لکھیں جو اُنکی دانست میں پُوری نہیں ہوئیں اور دوسری فرد میں وُہ پیشگوئیاں ہم تحریر کرینگے جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا تب انکو معلوم ہوگا کہ وہ ایک دریا کے مقابل پر جو نہایت مصفّا ہے ایک قطرہ پیش کرتے ہیں جو اُن کے نزدیک مصفّا نہیں۔

ص۱۷۶

حقیقۃ الوحی صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 181، 182 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 285 پر درج ہے

ان تین سال میں جو اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے۔ کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔ جبکہ تُو نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں تیری ہر ایک دُعا کو قبول کرونگا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔ تبھی سے میری رُوح دُعاؤں کی طرف دَوڑتی ہے۔ اور مَیں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دُعا قبول نہ ہو تو مَیں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔ اگر مَیں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا مُلک میں امن اور صلحکاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تُو موجود ہے اور دُعاؤں کو سُنتا اور اُنکی طرف جو تیری طرف جُھکتے ہیں جُھکتا ہے۔ اب تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہے گی جب تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو۔ اور مَیں کسی مخالف کو اِس اشتہار میں مخاطب نہیں کرتا اور نہ اُن کو کسی مقابلہ کے لئے بُلاتا ہوں۔

یہ میری دُعا تیری ہی جناب میں ہے کیونکہ تیری نظر سے کوئی صادق یا کاذب غائب نہیں ہے۔ میری رُوح گواہی دیتی ہے کہ تُو صادق کو ضائع نہیں کرتا اور کاذب تیری جناب میں کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ اور وُہ جو کہتے ہیں کہ کاذب بھی نبیوں کی طرح تحدّی کرتے ہیں اور اُنکی تائید اور نصرت بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ راستباز نبیوں کی۔ وُہ جھوٹے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نبوّت کے سلسلہ کو مشتبہ کر دیں۔ بلکہ تیرا قہر تلوار کی طرح مُفتری پر پڑتا ہے اور تیرے غضب کی بجلی کذّاب کو بھسم کر دیتی ہے۔ مگر صادق تیرے حضور میں زندگی اور عزّت پاتے ہیں۔ تیری نصرت اور تائید اور تیرا فضل اور رحمت ہمیشہ ہمارے شاملِ حال رہے۔ آمین ثم آمین۔

المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ۵ر نومبر سنہ ۱۸۹۹ء

تعداد ۳۰۰۰ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

تریاق القلوب صفحہ 384 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 512 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 285 پر درج ہے

صلبوہ ولکن شبہ لھم[1] (الجزو ۶ سورہ نساء) اس آیت میں دونوں حملوں کا جواب ہے اور
خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ نہ تو عیسیٰ کی ناجائز ولادت ہے اور نہ وُہ صلیب پر مرا۔ بلکہ دھوکے
سے سمجھ لیا گیا کہ مر گیا ہے۔ اِس لئے وہ مقبول ہے اور اس کا اور نبیوں کی طرح خدا کی طرف
رفع ہو گیا ہے۔ اب کہاں ہیں وُہ مولوی جو آسمان پر حضرت عیسیٰ کا جسم پہنچاتے ہیں یہاں تو
سب جھگڑا اُن کی رُوح کے متعلق تھا جسم سے اس کو کچھ علاقہ نہیں۔

غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ
ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح اُن کو دفع نہیں کر سکتے۔ صرف ص۱۲۱
قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور بجز اس کے
انکی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو انکی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں
نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عُقدہ کو حل کرے
ان لوگوں پر واویلا ہے جو میرے معاملہ میں سچ کو جھوٹ بنا رہے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کبھی وہ شخص لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوگا
جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے۔ مَیں اُن نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر اُنکے دل میں سچائی
کی محبت ڈال دوں جو نقالوں کی طرح پھرتے ہیں اور ٹھٹھا اور ہنسی اُن کا کام ہے اور مسخری
اُن کا شیوہ ہے۔ صدہا نشان آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں مگر اُن کے نزدیک ابتک کوئی
نشان ظاہر نہیں ہوا۔ مَیں نے سُنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریریں نے
دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ مَیں اس طور کے فیصلہ کیلئے بدل خواہشمند
ہوں کہ فریقین یعنی مَیں اور وُہ یہ دُعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جُھوٹا ہے وہ سچے کی
زندگی میں ہی مر جائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب تیار
کرے جو ایسی ہی فصیح بلیغ ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو۔ سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے

۱۴

[1] النساء: ۱۵۷-۱۵۸

اعجاز احمدی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 286 پر درج ہے

یہ خواہشیں دل سے ظاہر کی ہیں نفاق کے طور پر نہیں تو اس سے بہتر کیا ہو اور وہ اس اُمّت پر اِس تفرقہ کے زمانہ میں بہت ہی احسان کرینگے کہ وُہ مردِ میدان بنکر ان دونوں ذریعوں سے حق و باطل کا فیصلہ کرلیں گے۔ یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی اب اسپر قائم رہیں تو بات ہے۔ اگر ایک کذّاب دُنیا سے کُوچ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجر پائیگا۔ لیکن ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کرسکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔ ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دُوسرے مخالفوں کو منع نہیں کہ ایسے چیلنج سے ہمیں جواب دینے کیلئے مجبور کریں خواہ وُہ مولوی ثناء اللہ ہوں یا اور کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر میں سے اور اپنی جماعت میں عزت رکھتا ہو جس کے بارے میں کم سے کم پچاس معزز آدمی اس کے اشتہار پر تصدیقی شہادت ثبت کردیں۔ اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رُو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہُوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کہ وُہ ایسا چیلنج دیں بلکہ ہماری طرف سے اُن کو اجازت ہے۔ کیونکہ اُن کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رُو سے واقع نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے ہو۔ مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھیرے۔ اور ہم یہ بھی دُعا کرتے رہیں گے کہ ایسی موتوں سے فریقین محفوظ رہیں۔ صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا۔ اور یاد رہے کہ ہماری قتل کی پیشگوئی ایک خاص پیشگوئی تھی۔ جو لیکھرام کے متعلق تھی۔ اس میں خدا نے یہی ظاہر کیا تھا کہ وُہ قتل کے ذریعہ سے مریگا۔ اور ایسا ہی شائع کیا گیا۔ اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ اُسکے قتل کئے جانے کا بھید یہ تھا کہ اُس نے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیوں کی نسبت اختیار کی۔ اور خدا نے دیکھا کہ اُسکی زبان درازی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور اس نے گالیاں دینے ۱۵

اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 122 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 286 پر درج ہے

نظیر پیش کریں۔ افسوس کا مقام ہے کہ میرے دعویٰ کی نسبت جب میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا مخالفوں نے نہ آسمانی نشانوں سے فائدہ اٹھایا اور نہ زمینی نشانوں سے کچھ ہدایت حاصل کی۔ خدا نے ہر ایک پہلو سے نشان ظاہر فرمائے پر دنیا کے فرزندوں نے ان کو قبول نہ کیا۔ اب خدا کی اور ان لوگوں کی ایک کشتی ہے یعنی خدا چاہتا ہے کہ اپنے بندہ کی جس کو اس نے بھیجا ہے بدلائل اور نشانوں کے ساتھ سچائی ظاہر کرے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ تباہ ہو۔ اس کا انجام بد ہو اور وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو۔ اور اس کی جماعت متفرق اور نابود ہو تب یہ لوگ ہنسیں اور خوش ہوں اور ان لوگوں کو تمسخر سے دیکھیں جو اس سلسلہ کی حمایت میں تھے اور اپنے دل کو کہیں کہ تجھے مبارک ہو کہ آج تو نے اپنے دشمن کو ہلاک ہوتے دیکھا اور اس کی جماعت کو تتر بتر ہوتے مشاہدہ کر لیا۔ مگر کیا ان کی مرادیں پوری ہو جائیں گی اور کیا ایسا خوشی کا دن ان پر آئے گا؟ اس کا یہی جواب ہے کہ اگر حق کے استیصال پر آیا تھا تو ان پر بھی آئیگا۔ ابوجہل نے جب بدر کی لڑائی میں یہ دعا کی تھی کہ اللّٰھم من کان منا کاذبا فاحنہ فی ھٰذا الوطن۔ یعنی اے خدا ہم دونوں میں سے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ہوں جو شخص تیری نظر میں جھوٹا ہے اس کو اسی موقع قتال میں ہلاک کر۔ تو کیا اس دعا کے وقت اس کو گمان تھا کہ میں جھوٹا ہوں؟ اور جب لیکھرام نے کہا کہ میری بھی مرزا غلام احمد کی موت کی نسبت ایسی ہی پیشگوئی ہے جیسا کہ اس کی اور میری پیشگوئی پہلے پوری ہو جائیگی اور وہ مرے گا ✣ تو کیا اس کو اس وقت اپنی نسبت گمان

✣ ایسا ہی جب مولوی غلام دستگیر قصوری نے کتاب تالیف کرکے تمام پنجاب میں مشہور کر دیا تھا کہ میں نے یہ طریق فیصلہ قرار دے دیا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائیگا تو کیا اس کو خبر تھی کہ یہی فیصلہ اس کے لئے لعنت کا نشانہ ہو جائے گا۔ اور وہ پہلے مر کر دوسرے ہم مشربوں کا بھی منہ کالا کرے گا۔ اور آئندہ ایسے مقابلات میں ان کے منہ پر مہر لگا دے گا اور بزدل بنا دے گا۔ منہ

یہ خواہشیں دل سے ظاہر کی ہیں نفاق کے طور پر نہیں تو اس سے بہتر کیا ہو اور وہ اس اُمت پر اس تفرقہ کے زمانہ میں بہت ہی احسان کرینگے کہ وہ مرد میدان بنکر ان دونوں ذریعوں سے حق و باطل کا فیصلہ کرلیں گے۔ یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی اب اس پر قائم رہیں تو بات ہے۔ اگر ایک کذّاب دُنیا سے کُوچ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجر پائیگا۔ لیکن ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کرسکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔ ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دُوسرے مخالفوں کو منع نہیں کہ ایسے چیلنج سے ہمیں جواب دینے کیلئے مجبور کریں خواہ وُہ مولوی ثناء اللہ ہوں یا اور کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر میں سے اور اپنی جماعت میں عزت رکھتا ہو جس کے بارے میں کم سے کم پچاس معزز آدمی اس کے اشتہار پر تصدیقی شہادت ثبت کر دیں۔ اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رُو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہُوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کہ وُہ ایسا چیلنج دیں بلکہ ہماری طرف سے اُن کو اجازت ہے۔ کیونکہ اُن کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رُو سے واقع نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے ہو۔ مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکّام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھیرے۔ اور ہم یہ بھی دُعا کرتے رہیں گے کہ ایسی موتوں سے فریقین محفوظ رہیں۔ صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہو اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا۔ اور یاد رہے کہ ہماری قتل کی پیشگوئی ایک خاص پیشگوئی تھی۔ جو لیکھرام کے متعلق تھی۔ اس میں خدا نے یہی ظاہر کیا تھا کہ وُہ قتل کے ذریعہ سے مریگا۔ اور ایسا ہی شائع کیا گیا۔ اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ اُسکے قتل کئے جانے کا بھید یہ تھا۔ کہ اُس نے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیوں کی نسبت اختیار کی۔ اور خدا نے دیکھا کہ اُسکی زبان درازی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور اُس نے گالیاں دینے ۱۵

اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول المسیح) صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 122 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 287 پر درج ہے

حوالہ نمبر 363

(۲۸۵)

مولوی ثناء اللہ صاحب (امرتسری) کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

یَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْٓ اِنَّہٗ لَحَقٌّ [1]

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علٰی من اتبع الھدٰی۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون و ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیشگوئی نہیں محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت

---

[1] یونس ۵۴

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 705، 706 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 287 پر درج ہے

سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا۔ اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے رُوبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دُکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی۔ وہ مجھے اُن چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ[1] پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دُنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دُور دُور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تُو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دُنیا سے اُٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلاء کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ[2]۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقـــــــــــــــم

عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد المسیح الموعود عافاہ اللہ وایّد

مرقوم تاریخ ۱۵ / اپریل ۱۹۰۷ء مطابق یکم ربیع الاوّل ۱۳۲۵ھ روز دوشنبہ

---

[1] بنی اسراءیل : ۳۷ [2] الاعراف : ۹۰

حوالہ نمبر 364

۱۴، اپریل ۱۹۰۷ء

(قبل عصر)

صداقتِ اسلام کیلئے طاعون کی تلوار

ابوسعید عرب صاحب نے ذکر کیا کہ رنگون میں بندروں میں بھی طاعون کی وبا پڑی تھی حضرت نے فرمایا کہ:۔

براہین کے لکھنے کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے ہم کو اس طاعون کے پڑنے کی خبر دی تھی۔ بدقسمت کفار کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ وہ انبیاء کے مقابلہ میں اپنی موت کا نشان مانگا کرتے ہیں۔ اب ہمارے مخالفوں کا بھی یہی حال ہے۔ اس واسطے خدا تعالیٰ نے ان کے واسطے یہ تلوار بھیج دی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ براہین میں جو وعدہ تھا کہ وعدہ دیا گیا تھا وہ پورا نہیں ہوا۔ حالانکہ براہین میں صداقتِ اسلام کے واسطے کئی لاکھ دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ نے پہلے سے اس میں یہ باتیں لکھوا دی ہیں۔ کیا ہی شان ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ پہلے زمانہ میں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں کو نامراد اور ذلیل کرکے ہلاک کیا جاتا تھا ایسا ہی آخر میں بھی ہو رہا ہے۔ اس وقت شریروں کی سزا کے واسطے تلوار آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں دی گئی تھی اور اس زمانہ میں تلوار خدا خود چلا رہا ہے جو لوگ جہاد پر اعتراض کرتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ بدقسمت کفار اس وقت بھی اپنی شامتِ اعمال کے سبب اسی طرح ہلاک ہوئے تھے جیسے کہ اب ہو رہے ہیں۔ دینِ اسلام کی خاطر اگر اس وقت تلوار چلی تھی تو اس وقت بھی دینِ اسلام ہی کی خاطر تلوار چل رہی ہے۔

سب سے بڑی کرامت استجابتِ دُعا ہے

فرمایا:۔
یہ زمانہ کے عجائبات ہیں۔ رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ (البقرة: ۱۸۷) صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابتِ دُعا ہی ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔

ملفوظات جلد پنجم طبع جدید صفحہ 206 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 289 پر درج ہے

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔ هَلْ اَتٰكَ
عمل میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہوگا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں کیا تجھے
حَدِیْثُ الزَّلْزَلَةِ ۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۔ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ
آنے والے زلزلہ کی خبر نہیں ملی؟ یاد کر جبکہ سخت طور پر زمین ہلائی جائے گی۔ اور زمین جو کچھ اُس کے اندر ہے باہر
اَثْقَالَهَا ۔ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ۔ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۔ بِاَنَّ رَبَّكَ
پھینک دے گی۔ اور انسان کہے گا کہ زمین کو کیا ہو گیا کہ یہ غیر معمولی بلا اس میں پیدا ہو گئی۔ اُس دن زمین اپنی باتیں بیان کرے گی کہ کیا اس پر
اَوْحٰی لَهَا ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْا ۔ وَمَا یَاْتِیْهِمْ اِلَّا بَغْتَةً ۔
گزرا۔ خدا اس کیلئے اپنے رسول پر وحی نازل کریگا کہ یہ مصیبت پیش آئی ہے۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ زلزلہ نہیں آئیگا! ضرور آئیگا
یَسْئَلُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۔ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۔ وَلَا یُرَدُّ عَنْ
اور ایسے وقت آئیگا کہ وہ بالکل غفلت میں ہونگے۔ اور ہر ایک اپنے دنیا کے کام میں مشغول ہوگا کہ زلزلہ انکو پکڑ لیگا۔ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ
قَوْمٍ یُّعْرِضُوْنَ ۔ اَلرَّحٰی یَدُوْرُ وَیَنْزِلُ الْقَضَآءُ ۔ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ
کیا ایسے زلزلہ کا آنا سچ ہے۔ کہہ مجھے خدا کی قسم اس زلزلہ کا آنا سچ ہے اور خدا سے برگشتہ ہونیوالے کسی مقام میں اس سے بچ نہیں سکتے یعنی کوئی حکم
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ
انکو پناہ نہیں دے سکتا بلکہ اگر گھر کے دروازہ میں بھی کھڑے ہیں تو توفیق نہ پائیں گے جو اس سے باہر ہو جائیں مگر اپنے عمل سے ایک چکی گردش میں آئیگی اور قضا
الْبَیِّنَةُ ۔ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ ذٰلِكَ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ
نازل ہوگی۔ جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے حق کے منکر ہو گئے وہ بجز اس نشانِ عظیم کے باز آنے والے نہ تھے۔ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ
یُرِیْكُمُ اللّٰهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
جاتا۔ میں تجھے قیامت کا زلزلہ دکھاؤں گا۔ خدا تجھے قیامت والا زلزلہ دکھلائے گا۔ اُس دن کہا جائیگا آج کس کا ملک ہے؟ کیا اُس خدا کا ملک
چمک دکھلاؤں گا تم کو اِس نشان کی پنج بار[2]۔ اگر چاہوں تو اس دن خاتمہ۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ
نہیں جو سب پر غالب ہے۔ اور میں اس زلزلہ کے نشان کی پنج مرتبہ تم کو چمک دکھلاؤں گا۔ اگر چاہوں تو اُس دن دُنیا کا خاتمہ کردوں۔ میں ہر ایک کی

بقیہ حاشیہ:۔ زمین بگڑ گئی ہے اب آسمان اسکے ساتھ جنگ کریگا۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۵ حاشیہ)

۲؎ اس وحی الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ زلزلے آئیں گے اور پہلے چار زلزلے کسی قدر ہلکے اور خفیف ہوں گے اور دُنیا اُن کو معمولی سمجھے گی اور پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کر دے گا یہاں تک کہ وہ تمنا کریں گے کہ وہ اس دن سے پہلے مر جاتے۔ اب یاد رہے کہ اس وحی الٰہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اِس ملک میں تین زلزلے آچکے ہیں یعنی ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء اور ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء مگر غالباً خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں شاید چار زلزلے پہلے ایسے ہوں گے جیسا کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶ حاشیہ)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 553,552 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 291 پر درج ہے

حوالہ نمبر 365

كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ اُرِيْكَ مَا يُرْضِيْكَ۔ رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام
جو تیرے گھر میں ہوگا اُس کی حفاظت کرونگا۔ اور میں تجھے وہ کرشمۂ قدرت دکھلاؤنگا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ رفیقوں کو کہہ دو کہ
دکھلانے کا وقت آگیا ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے۔ ہم ایک عظیم فتح تجھ کو عطا کرینگے جو کھلی کھلی فتح ہوگی تا کہ تیرا خدا تیرے تمام
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ[1]۔ اِنِّيْ اَنَا التَّوَّابُ۔ مَنْ جَآءَكَ جَآءَنِيْ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
گناہ بخش دے جو پہلے ہیں اور پچھلے ہیں۔ میں توبہ قبول کرنے والا ہوں جو شخص تیرے پاس آئیگا وہ گویا میرے پاس آئیگا
طِبْتُمْ۔ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ۔ صَلٰوةُ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْشِ۔ نَزَلْتُ لَكَ
تم پر سلام تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔ میں تیرے لئے
وَلَكَ نُرِيَ اٰيَاتٍ۔ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ۔ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
اُترا ہوں اور تیرے لئے اپنے نشان دکھلاؤں گا۔ ملک میں بیماریاں پھیلیں گی اور بہت جانیں ضائع ہوں گی اور خدا ایسا نہیں ہے
لِيُغَيِّرَ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ۔
جو اپنی تقدیر کو بدل دے جو ایک قوم پر نازل کی جبتک وہ قوم اپنے دلوں کے خیالات کو نہ بدل ڈالیں۔ وہ اس قادیان کو کسی قدر بلا کے بعد اپنی
لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ۔ اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ مَا كَانَ اللّٰهُ
پناہ میں لے گا۔ اگر مجھے تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو اس تمام گاؤں کو میں ہلاک کر دیتا۔ میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہے
لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ اِیں است در مکانِ محبت سرائے ما۔ بھونچال
بچاؤنگا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے نہیں مریگا۔ خدا ایسا نہیں کہ جن میں تو ہے اُنکو عذاب کرے۔ ہماری محبت کا گھر اس کا گھر ہے۔

---

[1] ظالم انسان کا قاعدہ ہے کہ وہ خدا کے رسولوں اور نبیوں پر ہر گز نکتہ چینیاں کرتا ہے اور طرح طرح کے عیب اُن میں نکالتا ہے۔ گویا دنیا کے تمام عیبوں اور خرابیوں اور جرائم اور معاصی اور خیانتوں کا وہی مجموعہ ہیں۔ اب ان دعاوی کا کہاں تک جواب دیا جائے جو نفس کی شرارت کے ساتھ مخلوط ہیں۔ اس لئے یہ سُنّت اللہ ہے کہ آخر ان تمام جھگڑوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور کوئی ایسا عظیم الشان نشان ظاہر کرتا ہے جس سے اُس نبی کی بریّت ظاہر ہوتی ہے۔ پس لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ کے یہی معنے ہیں۔ منہ
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

[2] اٰوٰی کا لفظ عرب کی زبان میں اس موقعہ پر استعمال پاتا ہے جبکہ کسی قدر تکلیف کے بعد کسی شخص کو اپنی پناہ میں لیا جائے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے وَاٰوَيْنٰهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۔ منہ
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 553,552 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 291 پر درج ہے

11

لاہوری نے آپکی چھاتی میں پستان کے پاس انجکشن یعنی دوائی کی پچکاری کی۔ جس سے وہ جگہ کچھ اُبھر آئی۔ مگر کچھ افاقہ محسوس نہ ہوا۔ بلکہ بعض لوگوں نے بُرا منایا۔ کہ اس حالت میں آپ کو کیوں یہ تکلیف دی گئی ہے تھوڑی دیر تک غرغرہ کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ہر آن سانسوں کے درمیان کا وقفہ لمبا ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ آپ نے ایک لمبا سانس لیا اور آپ کی روح رفیق اعلیٰ کی طرف پرواز کر گئی۔ اللّٰھم صل علیہ وعلٰی مطاعہ محمد و بارک وسلم۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کا ذکر آیا۔ تو والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اسکے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے۔ اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے۔ اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اسکے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا۔ تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اُٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپکے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا۔ نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپکو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اسقدر ضعف تھا۔ کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے تھے۔ اسلئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اُٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اسکے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے۔ تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے۔ اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 11، 12 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 291 پر درج ہے

دِگرگوں ہوگئی۔ اِس پر مَیں نے گھبرا کر کہا "اماں یہ کیا ہونے لگا ہے" تو آپ نے فرمایا "یہ وہی ہے جو مَیں کہا کرتا تھا"۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پُوچھا۔ کیا آپ سمجھ گئی تھیں۔ کہ حضرت صاحب کا کیا منشاء ہے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ 'ہاں'۔ والدہ صاحبہ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ جب حالت خراب ہُوئی اور ضعف بہت ہوگیا۔ تو مَیں نے کہا کیا مولوی صاحب (حضرت مولوی نورالدین صاحب) کو بُلا لیں؟ آپ نے فرمایا! بلا لو نیز فرمایا۔ محمود کو جگا لو۔ پھر مَیں نے پُوچھا محمد علی خان یعنی نواب صاحب کو بلا لوں۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ مجھے یاد نہیں کہ حضرت صاحب نے اس کا کچھ جواب دیا یا نہیں اور دیا تو کیا دیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ مرض موت میں آنحضرت صلعم کو بھی سخت کرب تھا۔ اور نہایت درجہ بے چینی اور گھبراہٹ اور تکلیف کی حالت تھی اور ہم نے دیکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا بھی بوقت وفات قریباً ایسا ہی حال تھا۔ یہ بات ناواقف لوگوں کے لیئے موجب تعجب ہوگی۔ کیونکہ دُوسری طرف وہ یہ سُنتے اور دیکھتے ہیں کہ صوفیاء اور اولیاء کی وفات نہایت اطمینان اور سکون کی حالت میں ہوتی ہے سو دراصل بات یہ ہے۔ کہ نبی جب فوت ہونے لگتا ہے۔ تو اپنی امت کے متعلق اپنی تمام ذمہ واریاں اسکے سامنے ہوتی ہیں۔ اور ان کے مستقبل کا فکر مزید برآں اسکے دامنگیر ہوتا ہے۔ تمام دنیا سے بڑھ کر اس بات کو نبی جانتا اور سمجھتا ہے کہ موت ایک دروازہ ہے جس سے گزر کر انسان نے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ پس موت کی آمد جہاں اس لحاظ سے اسکو مسرور کرتی ہے۔ کہ وصالِ محبوب کا وقت قریب آن پہنچا ہے۔ وہاں اسکی عظیم الشان ذمہ داریوں کا احساس اور اپنی اُمت کے متعلق آیندہ کا فکر اسکو غیر معمولی کرب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ مگر صوفیاء اور اولیاء ان فکروں سے آزاد ہوتے ہیں۔ ان پر صرف ان کے نفس کا بار ہوتا ہے مگر نبیوں پر ہزاروں

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 11، 12 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 291 پر درج ہے

بچشم خود دیکھے۔ بلکہ خود میری ذات اور میرے گھر والوں اور بچوں پر بیان کا اثر ہوا۔ زلزلہ کے وقت نہایت اندیشہ ہوا۔ کہ خدا جانے محمد اسمٰعیل کا کیا حال ہوا۔ ممکن ہے۔ زلزلہ میں کہیں کسی مکان کے نیچے دب کر مر گیا ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مرا نہیں۔ مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل وہ ڈاکٹر ہوگا۔ محمد اسحاق کو دو دفعہ طاعون ہوا۔ آپ کی دعا سے اچھا ہوا۔ اور آپ نے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ کہ یہ مر یگا نہیں

دہلی میں علالت اور حضرت کی دُعا سے صحت

ایک دفعہ تین چار گھنٹے میں بخار بھی چانا رہا اور گلٹیاں بھی دور ہو گئیں مجھے ایک دفعہ سخت گردہ کا درد ہوا۔ میں نے جب آپ کو بلایا تو دیکھ کر فوراً واپس ہو گئے۔ تنہائی میں جا کر دعا شروع کر دی۔ جس کا اثر فوراً ہوا۔ اور یہ عاجز اچھا ہو گیا۔ ایک دفعہ ہم سب حضرت مرزا صاحب کے ہمراہ دلی گئے۔ وہاں میں سخت بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور محمد اسمٰعیل میرا بیٹا سخت پریشان ہو گئے۔ حضرت صاحب نے مولوی حکیم نور الدین صاحب کو تار دیا۔ کہ فوراً چلے آؤ۔ وہ فوراً دلی چلے گئے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے شفا فرمادی۔ اور حضرت صاحب میرے تندرست ہونے سے بہت خوش ہوئے۔ ابتدا

حضرت اقدس کی خدمت

میں جب کہیں حضرت صاحب باہر تشریف لے جاتے تھے۔ تو مجھے گھر کی حفاظت اور قادیان کی خدمت کے لئے چھوڑ جاتے تھے۔ اور آخر زمانہ میں جب کہیں سفر کرتے تھے اور گھر کے لوگ ہمراہ ہوتے تھے۔ تو بندہ بھی ہمرکاب ہوتا تھا۔ چنانچہ جب آپ لاہور میں تشریف لے گئے۔ جس سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آیا۔ تب بھی بندہ آپ کے ہمراہ تھا۔ اور اس شام کی سیر میں بھی شریک تھا جس کے دوسرے روز آپ نے قبل از دوپہر انتقال فرمایا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ؁

اب بڑی اور سخت تبدیلی میرے حال میں پیدا ہوئی۔ اور ایسی سخت مصیبت نازل ہوئی۔ کہ جس کی تلافی بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالےٰ کے سوا میری تکلیف کو کوئی نہیں جان سکتا۔ حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے۔ اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا۔ اور آپ کا حال دیکھا۔ تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ ایک طرف تو ہم پر آپ کے

حیات ناصر صفحہ 14 از شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 292 پر درج ہے

منظور ہو تو پرائیویٹ خطوط کے ذریعہ سے اس کا تصفیہ کرنا ہوگا۔ اور پھر ایسے اشتہار مباہلہ پر کم سے کم پچاس معزز آدمیوں کے دستخط ثبت ہونے چاہئیں اور کم سے کم اس مضمون کا سات سو اشتہار ملک میں شائع ہونا چاہئے اور بیس اشتہار بذریعہ رجسٹری مجھے بھی بھیج دیں۔

مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ میں اُنہیں مباہلہ کیلئے چیلنج کروں یا اُنکے بالمقابل مباہلہ کروں اُن کا اپنا مباہلہ جس کیلئے اُنہوں نے مستعدی ظاہر کی ہے میری صداقت کیلئے کافی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے جسکی تالیف پر تخمیناً تیئیس ۲۳ سال گذر چکے ہیں میرے لئے یہ نشان قائم کر رکھا ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اِس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہئے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دیکر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہونگا اور ہر ایک کے لئے جائے عار و ننگ۔

اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فرو کریگا بشرطیکہ وُہ صادق نکلے گا صفحہ روزگار میں بڑی عزت کے ساتھ اسکا نام منقوش رہیگا۔ اور جو شخص دجّال بے ایمان مفتری ہوگا اُسکی ہلاکت سے مقولہ مشہورہ کی رُو سے کہ خس کم جہان پاک دُنیا کو راحت حاصل ہوگی اس سے زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں اور اگر کوئی ضروری امر جو رہ گیا ہے جسکو انصاف چاہتا ہے تو مجھے اطلاع دیجائے میں خوشی سے اسکو قبول کرونگا بشرطیکہ بیہودہ نہ ہو اور حیلہ و بہانہ کی اُس سے بدبو نہ آوے اور تقویٰ کی بنا پر ہو۔ نہ دُنیاداروں کی چالبازی کے رنگ میں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح حق کھل جاوے۔ اگرچہ میں خدا کے نشانوں کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا کہ کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے۔ اور میں خدا کی اس وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر۔ مگر میں ہر ایک پہلو سے مُنکر پر اتمام حجت چاہتا ہوں۔ یا الٰہی تو جو ہمارے کاروبار کو دیکھ رہا ہے اور ہمارے دلوں پر تیری نظر ہے اور تیری عمیق نگاہوں سے ہمارے اسرار پوشیدہ نہیں۔ تو ہم میں اور مخالفوں میں فیصلہ کردے۔ اور وُہ جو تیری نظر میں صادق ہے۔ اُس کو ضائع مت کر کہ صادق کے ضائع ہونے سے

اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 124 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 293 پر درج ہے

۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء

(بوقتِ سیر)

غلام دستگیر قصوری کا مباہلہ

غلام دستگیر قصوری کے بارے میں ذکر تھا کہ بعض مخالفین کہتے ہیں۔ اس نے کب مباہلہ کیا؟

حضور نے فرمایا کہ:۔

یہ جو اس نے لکھا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا (الانعام: ۴۶) اس کا مصداق بنا۔ اس فقرے کے اس کے سوا اور کیا معنے ہو سکتے ہیں کہ وہ ظالم کی ہلاکت کا خدا تعالیٰ سے خواستگار رہے اب اللہ تعالیٰ کے فعل نے بتا دیا کہ ظالم کون ہے۔ قرآن مجید میں بھی لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (آل عمران: ۶۲) آیا ہے۔ یوں کھول کر تو نہیں کہا گیا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر عذاب نازل ہو۔ گو اس کا مفہوم یہی ہے مگر یہ عبارت نہیں۔ ایسا ہی وہاں جو قصوری نے اپنی کتاب میں لکھا تو اس کا مطلب یہی تھا۔ پھر بطریق تنزل ہم مان لیتے ہیں کہ اس نے صرف ہمارے لیے بددعا کی مگر اب بتاؤ کہ اس کی دعا کا اثر کیا ہوا؟ کیا وہ الفاظ جو میرے حق میں کہے اور وہ دعا جو میرے برخلاف کی اُلٹی اس پر ہی پڑی؟ اب بتلاؤ کہ کیا مقبولانِ الٰہی کا یہی نشان ہے کہ جو دعا وہ نہایت تضرع و ابتہال سے کریں اس کا اُلٹا اثر ہو اور اثر بھی یہ کہ خود ہی ہلاک ہو کر اپنے کاذب ہونے پر مُہر لگا جاویں خصوصاً ایسے شخص کے مقابل میں جسے وہ مفتری اور کیا کیا سمجھتا ہے۔ دراصل وہ مجمع البحار والے کی مثال دے کر خود اس کا قائم مقام بننا چاہتا تھا اور اگر مجھے کوئی نقصان پہنچ جاتا تو بڑے لمبے لمبے اشتہار شائع ہوتے لیکن خدا تعالیٰ نے دشمن کو بالکل موقعہ نہ دیا کہ وہ کسی قسم کی خوشی منائے۔ اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ اس نے میرے برخلاف بددعا کی اور خدا تعالیٰ سے میری جڑ کے کٹ جانے کی درخواست کی لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی جڑ کٹ گئی اور مجھے روز افزوں ترقی حاصل ہوئی۔ کیا یہ متعصب مخالف کے لیے عبرت کا مقام نہیں؟ افسوس کہ یہ لوگ ذرا بھی غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ قرآن مجید کی آیت یہاں کیسی صادق آرہی ہے يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ (التوبۃ: ۹۸) تاکتے ہیں تم پر زمانے کی گردشیں انہی پر آوے گردش بُری۔

مامور کے مخالفین کا انجام

خدا تعالیٰ کے مامور کے جو مقابل میں آتا ہے سب دعائیں اور لعنتیں اسی پر اُلٹ کر پڑتی ہیں جیسا کہ سب نے دیکھ لیا۔ یہ آیہ جوڑے ہیں خدا تعالیٰ نے پسند نہیں کیا کہ اس کے مرکز تجلیات میں کوئی ہم پر افتراء کرے۔ واقعی یہ بڑی خیانت کا کام ہے کہ اپنی آنکھوں سے نشان دیکھیں اور پھر نہ صرف خود انکار کریں بلکہ اوروں کو بھی بہکائیں۔ یہ سخت بُرا

یہ حوالہ صفحہ 293 پر درج ہے	ملفوظات جلد پنجم صفحہ 200 طبع جدید از مرزا قادیانی

سنہ ۱۸۹۲ء

"بارہا اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۱۵۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۵)

سنہ ۱۸۹۲ء

"یہ عاجز خدائے تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر یک طرف سے اِس زمانہ کے علماء کی آوازیں آرہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔ اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ ندا ہے کہ

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ[1]

ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخ کنی کرو۔ اور ایک طرف الہام ہوتا ہے

یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْكَ الدَّوَآئِرَ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ[2]

اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے:

اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ اَللّٰهُ اَجْرُكَ۔ اَللّٰهُ یُعْطِیْكَ جَلَالَكَ۔[3]

اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوے لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور ایک طرف خدا تعالیٰ اپنے اِس الہام پر متواتر زور دے رہا ہے۔

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ"[4]

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۲۸، ۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۹۸، ۳۹۹)

۲۵ جولائی سنہ ۱۸۹۲ء

"۲۵ جولائی سنہ ۱۸۹۲ء مطابق ۳۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۹ھ روز دوشنبہ۔ آج میں نے بوقت

---

[1] (ترجمہ از مرتب) کہہ مجھے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتب) وہ تجھ پر حوادث کے نزول کا انتظار کر رہے ہیں۔ بری گردش انہی پر پڑے گی۔

[3] (ترجمہ از مرتب) جو تیری ذلت چاہے میں اُسے ذلیل کروں گا۔ اللہ تیرا اجر ہے۔ اللہ تجھے تیرا اجلال عطا کرے گا۔

نوٹ از مرتب:۔ الہام اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ حضرت اقدس کو سنہ ۱۸۹۲ء میں بمقام لاہور شیخ محمد حسین بٹالوی کی نسبت بھی ہوا تھا۔ (دیکھئے الحکم جلد ۸ نمبر ۷ مورخہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۲)۔

[4] (ترجمہ از مرتب) کہہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اسی طرح وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 158 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 294 پر درج ہے

مجھے کوئی نشان نہیں دکھلاتے اور معقول جواب نہیں دیتے۔ حالانکہ بحث کیلئے یہ صاف طریق اسکے سامنے پیش کیا گیا کہ وہ وید کی پابندی سے اور اسکی شرتیوں کے حوالہ سے بحث کرے اور ہم قرآن شریف کی پابندی سے اور اسکی آیتوں کے حوالہ سے بحث کریں۔ پس چونکہ وہ محض جاہل تھا اور یہ بھی اسمیں طاقت نہیں تھی کہ ہر ایک مقام میں وید کی شرتی پیش کر سکے۔ اسلئے وہ چالاکی سے ہمارے اصل مطالبہ کو تحریر میں ہی نہیں لاتا تھا۔ ہاں ٹھٹھے اور ہنسی سے بار بار آسمانی نشان مانگتا تھا۔ غرض ہم اسجگہ اپنا آخری خط نقل کر دیتے ہیں جو اُس کے آخری رقعہ کے جواب میں لکھا گیا تھا اور وہ یہ ہے:۔

جناب پنڈت صاحب۔ آپکا خط میں نے پڑھا۔ آپ یقیناً سمجھیں کہ ہمیں نہ بحث سے انکار ہے اور نہ نشان دکھلانے سے۔ مگر آپ سیدھی نیّت سے طلب حق نہیں کرتے۔ بیجا شرائط زیادہ کر دیتے ہیں۔ آپکی زبان بدزبانی سے رُکتی نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو ربّ العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان مانگیں۔ یہ کسقدر ہنسی ٹھٹھے کے کلمے ہیں گویا آپ اس خدا پر ایمان نہیں لاتے جو بیباکوں کو تنبیہ کر سکتا ہے۔ باقی رہا یہ اشارہ کہ خدا عرش پر ہے اور مکر کرتا ہے یہ خود آپکی نا سمجھی ہے مکر لطیف اور مخفی تدبیر کو کہتے ہیں۔ جس کا اطلاق خدا پر ناجائز نہیں اور عرش کا کلمہ خدا تعالیٰ کی عظمت کیلئے آتا ہے۔ کیونکہ وہ سب اُونچوں سے زیادہ اُونچا اور جلال رکھتا ہے یہ نہیں کہ وہ کسی انسان کی طرح کسی تخت کا محتاج ہے خود قرآن میں ہے کہ ہر ایک چیز کو اُس نے تھاما ہوا ہے اور وہ قیوم ہر جسکو کسی

حاشیہ: کا موجب ہو جاتے ہیں۔ قانونِ قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دُنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا انکے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلّت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔ اور انکی نظر سے وہ امور اس وقت تک مخفی رکھے جاتے ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی قضا و قدر نازل ہو جائے۔ پس اس مخفی کارروائی کے لحاظ سے خدا کا نام ماکر ہے دُنیا میں ہزاروں نمونے اسکے پائے جاتے ہیں۔ سو لیکھرام کے معاملہ میں خدا کا مکر یہ ہے کہ اوّل اُسی کے مُنہ سے کہلوایا کہ میں خیر الماکرین سے اپنی نسبت نشان مانگتا ہوں۔ سو اس درخواست میں اُس نے ایسا عذاب مانگا جسکے اسباب مخفی ہوں اور الہامی دو طرح میں آیا۔ کیونکہ جس شخص کو شدھ کرنے کے لئے اُس اتوار کا دن مقرر کیا تھا اور اتوار کے دن آریوں کا ایک خوشی کا جلسہ قرار پایا تھا جیسا کہ عید کا دن ہوتا ہے۔ تا اُس شخص کو شدھ کیا جائے۔ سو وہی خوشی کے اسباب اُس کیلئے اور اس کی قوم کیلئے ماتم کے اسباب ہو گئے اور خیر الماکرین کے نام کو خدا تعالیٰ نے تمام آریوں کو خوب سمجھا دیا۔ منہ

استفتاء صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 116 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 294 پر درج ہے

۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء

مطابق ۴ ار رمضان المبارک۔ جب یہ توجہ کی گئی کہ حمل والدہ محمود نکالنا بہتر ہے یا نہیں تو اس وقت بوقت قریب اڑھائی بجے رات کے یہ الہام ہوا :۔

وَاللّٰہُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ☆۔ بَلَاءٌ وَّ اَنْوَارٌ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ثُمَّ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔[1]

خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود۔ خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود۔ بشیرِ عیش۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)[2]

۵ر دسمبر ۱۹۰۲ء

خواب۔ "ہمارے مکان کے متصل ایک بڑا چبوترہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس جگہ ایک لمبا دالان مہمانوں کے واسطے بنایا جائے۔ پھر ہم نے دعا کی کہ بن جاوے۔"[3]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۲ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۶ حاشیہ)

۵ر دسمبر ۱۹۰۲ء

حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام گورداسپور اپنی جماعت کے موجود اور غیر موجود خدام کے لئے عام طور پر دعائیں کیں۔ جو موجود تھے یا جن کے نام یاد آ گئے ان کا نام لے کر اور کل جماعت کیلئے عام طور پر دعا کی جس پر یہ الہام ہوا :۔

فَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔[4]

(البدر جلد ۲ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴ حاشیہ۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اور اللہ تعالیٰ نکالنے والا ہے جو کچھ کہ تم چھپاتے ہو۔ آزمائش اور انوار۔ میں رحمٰن خدا ہوں۔ پھر (میں کہتا ہوں کہ) میں رحمٰن خدا ہوں۔ خوش ہو کہ انجام نیک ہوگا۔

☆ اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔
آج ۲۵ رجون ۱۹۰۴ء روز شنبہ کو یعنی اس رات کو جو جمعہ کا دن گزرنے کے بعد آتی ہے مطابق ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ اور دہم ہاڑ ۱۹۵۶ میرے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی اور اس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا۔ یہی وہ لڑکی ہے جس کے متعلق الہام ہوا تھا "وَاللّٰہُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

[2] نیز دیکھئے البدر جلد ۲ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۶، الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵ لیکن ان میں ... درج نہیں۔

[3] سو ایسا ہی ہو... بجائے ایک دالان کے اس پلیٹ فارم پر قریباً سارا مہمان خانہ اور مدرسہ احمدیہ تعمیر ہو گیا۔ (مرتب)

[4] (ترجمہ از مرتب) پس مومنوں کے لئے خوشخبری ہے۔

صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے۔ تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لاکر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکایک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتہار دئے تھے لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ میں آگئی ہوں میں نے کہا یا اللہ آجاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی۔ اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰالِکَ۔

اس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازہ پر آکھڑی ہوئی ہے اور میں دالان کے اندر بیٹھا ہوں۔ تب میں نے کہا کہ آ۔ روشن بی بی اندر آجا۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں صفحہ ۲۲ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہِ اگست ۱۸۹۲ء "مجھے تین چار روز ہوئے ایک متوحش[1] خواب آئی تھی جس کی یہ تعبیر تھی کہ ہمارے ایک دوست پر دشمن نے حملہ کیا ہے اور کچھ ضرر پہنچایا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کا بھی کام تمام ہو گیا۔"

(مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مورخہ ۲۶ اگست ۱۸۹۲ء مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۲۲)

---

[1] (نوٹ از مرتب) یہ متوحش خواب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے متعلق تھی اور اس میں ایک دوست سے مراد بھی آپ ہی ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ اسی مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:-

"کل کی ڈاک میں آں مکرم کا محبت نامہ پہنچ کر بوجہ بشریت اس کے پڑھنے سے ایک حیرت دل پر طاری ہوئی مگر ساتھ ہی دل پھر کھل گیا۔ یہ خداوند حکیم و کریم کی طرف سے ایک ابتلاء ہے۔ انشاء اللہ تقدیر کوئی خوف کی جگہ نہیں ...... مجھے معلوم نہیں کہ ایسا پُر اشتعال حکم کس اشتعال کی وجہ سے دیا گیا۔ کیا بدقسمت وہ ریاست ہے جس سے ایسے مبارک قدم نیک بخت اور سچے خیر خواہ نکالے جائیں اور معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔"

(مکتوب مذکور۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۳)

حضرت مولانا یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اس پُر اشتعال حکم کے سبب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت حکیم الامّت اور مولوی محرم علی چشتی مرحوم پر ایک سیاسی الزام آپ کے دشمنوں نے لگایا تھا۔ راجہ امر سنگھ صاحب کو حضرت حکیم الامّت سے بہت محبت تھی اور وہ آپ کی عملی زندگی اور صداقت پسندی کا عاشق تھا اور وہ ایک مدبر اور صائب الرائے نوجوان تھا۔ وہ سیاسی

سلامت رکھے (۸) یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ (۹) یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (۱۰) سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ (۱۱) وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ ؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷؍جون ۱۹۰۶ء

"اِنِّیْ اُرِیْکَ مَا یُرْضِیْکَ۔"

(الاستفتاء صفحہ ۷، ملحقہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۱۱؍جون ۱۹۰۶ء

رؤیا۔" دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں۔ مَیں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں مُنہ اُن سے پھیر لیا اور اُن سے پُوچھا کہ تم کیسے آئی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں۔ پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے۔

فرمایا۔ رؤیا میں عورت سے مُراد اقبال اور فتحمندی اور تائیدِ الٰہی ہوتی ہے۔ اس رؤیا میں یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی۔ فرمایا اس میں اشارہ ایک پُرانے رؤیا کی طرف تھا جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں، تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس بتیس سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اِس گھر سے چلے جانے کا تھا مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) (۸) وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے (۹) وہ ہر ایک دُور کی راہ سے آئیں گے ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے (۱۰) تم پر سلام ہو۔ خوشحال رہو (۱۱) اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے تجھے چاہیئے کہ اُن سے بدخُلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) مَیں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کر دے گا۔

۳؎ دیکھئے رؤیا ۱۸۷۰ء تذکرہ صفحہ ۲۰۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 535 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 296 پر درج ہے

سلامت رکھے (۸) يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ (۹) يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (۱۰) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ (۱۱) وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷ رجون ۱۹۰۶ء "اِنِّيْٓ اُرِيْكَ مَا يُرْضِيْكَ۔"[2]

(الاستفتاء صفحہ ۶، ملحقہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۱۱ رجون ۱۹۰۶ء رؤیا۔ "دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں۔ مَیں نے اِس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں مُنہ اُن سے پھیر لیا اور اُن سے پُوچھا کہ تم کیسے آئی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں۔ پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے۔

فرمایا۔ رؤیا میں عورت سے مُراد اقبال اور فتحمندی اور تائیدِ الٰہی ہوتی ہے۔ اِس رؤیا میں یہ بھی معلوم ہُوا کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی۔ فرمایا اس میں اشارہ ایک پُرانے رؤیا[3] کی طرف تھا جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں، تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس بتیس سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اِس گھر سے چلے جانے کا تھا مگر تمہارے سلئے رہ گئی ہوں۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) (۸) وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے (۹) وہ ہر ایک دُور کی راہ سے آئیں گے ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے (۱۰) تم پر سلام ہو۔ خوشحال رہو (۱۱) اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے تجھے چاہیئے کہ اُن سے بدخُلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔

[2] (ترجمہ از مرتب) مَیں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کر دے گا۔

[3] دیکھئے رؤیا ۱۸۷۱ء تذکرہ صفحہ ۲۰۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ رجولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲۔

(۲۲۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مرزا سلطان احمد صاحب نے کہ دادا صاحب نے طب کا علم حافظ روح اللہ صاحب باغبانپورہ لاہور سے سیکھا تھا اسکے بعد دہلی جاکر تکمیل کی تھی۔

(۲۲۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے نے کہ ان سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بیان کیا کہ دادا صاحب کی ایک لائبریری تھی جو بڑے بڑے پٹاروں میں رہتی تھی۔ اور اس میں بعض کتابیں ہمارے خاندان کی تاریخ کے متعلق بھی تھیں۔ میری عادت تھی کہ میں دادا صاحب اور والد صاحب کی کتابیں وغیرہ چوری نکال کر لے جایا کرتا تھا۔ چنانچہ والد صاحب اور دادا صاحب بعض وقت کہا کرتے تھے۔ کہ ہماری کتابوں کو یہ ایک چوہا لگ گیا ہے۔

(۲۲۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب سے مجھے حضرت مسیح موعود کی ایک شعروں کی کاپی ملی ہے جو بہت پرانی معلوم ہوتی ہے۔ غالباً نوجوانی کا کلام ہے۔ حضرت صاحب کے اپنے خط میں ہے جسے میں پہچانتا ہوں بعض بعض شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا — ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا مرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے — تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے — مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اس کے جانے سے صبر دل سے گیا — ہوش بھی ورطۂ عدم میں پڑے

سبب کوئی خداوندا بنا دے — کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ او میرے جانی — بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر — دلا اک بار شور و غل مچا دے

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 232 از مرزا بشیر احمد ایم اے | یہ حوالہ صفحہ 296 پر درج ہے

کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ اُن کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اِرد گرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراتا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دُنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بُلالوں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اُٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذِلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپَے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور اُن میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروزِ قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر اُن سے مشابہت رکھتا ہے) تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تُو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اُس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کیلئے تیار ہے۔ فقط۔"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۶۰، ۶۲ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۲، ۱۰۳)

۱۸۸۶ء

" شاید چار ماہ کا عرصہ ہُوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر و الباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اُس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزندِ مبارک اسی اہلیہ

حوالہ نمبر 377

سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اِس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اَور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔ وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔ اِس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اِس جہاں کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دِل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اِس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے وہی مبارک لڑکا ہے کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔"

(از مکتوب مورخہ ۸۔ جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۵، ۶)

۱۸۸۶ء

ان دنوں میں اتفاقاً نئی شادی کے لئے دو شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب ان کی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قسمت میں ذلّت ومحتاجگی وبے عزّتی ہے اور اِس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہو اور دوسری کی نسبت اشارہ ہوا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ گویا یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحبِ صورت وصاحبِ سیرت لڑکا جس کی بشارت دی گئی ہے وہ برعایت مناسبت ظاہری اہلیہ جمیلہ و پارسا طبع سے پیدا ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔"

(از مکتوب ۸۔ جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۶)

مارچ ۱۸۸۶ء

"اِس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء ...... میں ایک پیشگوئی دربارہ تولّد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا ...... ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی نو برس[1] کے عرصہ تک ضرور

---

[1] (ا) "جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اُس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔" (اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء۔ تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۷۶، ۷۷۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷)

(ب) "وہ ...... خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔" (سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۷، حاشیہ تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۲۷۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۰)

(ج) "مَیں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدّتِ مقررہ سے ایک دن بھی باقی

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 112، 113 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 297 پر درج ہے

آسمانی کے طالب تھے۔ اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے اور اب بھی رکھتے ہیں چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء
میں جو چشمہ نور امرتسر میں اُن کی طرف سے اشتہار چھپا تھا۔ یہ درخواست اُن کی اس اشتہار میں بھی
مندرج ہے ان کو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دشمنی ہے۔! اور والد اُس دختر کا بباعث
شدت تعلق قرابت ان لوگوں کی رضا جوئی میں محو اور اُنکے نقش قدم پر دل و جان سے فدا
اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ اُنہیں کا فرمانبردار ہو رہا ہے۔ اور اپنی لڑکیاں
اُنہیں کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں اور ہر باب میں اُسکے مدار المہام
اور بطور نفس ناطقہ کے اُس کیلئے ہو رہے ہیں تبھی تو نقارہ بجاکر اُسکی لڑکی کے بارہ میں آپ ہی
شہرت دے دی یہانتک کہ عیسائیوں کے اخباروں کو اس قصہ سے بھر دیا۔ آفریں بریں عقل و
دانش۔ ماموں ہونے کا خوب ہی حق ادا کیا۔ ماموں ہوں تو ایسے ہی ہوں۔ غرض یہ لوگ جو
مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغگو خیال کرتے تھے۔ اور اسلام اور قرآن شریف
پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے۔ تو اس وجہ سے
کئی دفعہ اُن کے لئے دُعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دُعا قبول ہو کر خدا تعالےٰ نے یہ تقریب
قائم کی کہ والد اُس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا۔ تفصیل اسکی
یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔
غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا
ہمیں حق پہنچتا ہے۔ نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرادی گئی تھی۔
اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپورہ میں جاری ہے نامبردہ یعنے ہمارے خط کے
مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچہزار روپیہ کی قیمت
کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادیں چنانچہ اُن کی ہمشیرہ کی طرف

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 285 تا 287 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 285 تا 287 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 300 پر درج ہے

سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا اسلئے مکتوب الیہ نے بتمامتر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا۔ تا ہم اُس ہبہ پر راضی ہو کر اُس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا تھا جس کو خدائے تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اُس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور اُنکو کہدے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور اُن تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑہائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا* اور انکے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کیلئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ اور بیدینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاوے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے۔ كذّبوا بآياتنا وكانوا بها يستهزؤن فسيكفيكهم الله ويردّها اليك لا تبديل لكلمات الله

* تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آوے بلکہ بعض مکاشفات کے رو سے مکتوب الیہ کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں نزدیک پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 300 پر درج ہے	آئینہ کمالات اسلام صفحہ 285 تا 287 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 285 تا 287 از مرزا قادیانی

ان ربك فعّال لما یرید۔ انت معی و انا معك عسٰی ان یبعثك ربك مقامًا محمودًا۔

یعنے اُنہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالےٰ اُن سب کے تدارک کے لئے جو اِس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اُسکی اِس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملیگا جس میں تیری تعریف کی جائیگی یعنے گو اوّل میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں مُنہ پر لاتے ہیں لیکن آخر خدا تعالیٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہونگے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔

اِسجگہ ایک اور اعتراض نور افشاں کا رفع دفع کرنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر یہ الہام خدائے تعالےٰ کی طرف سے تھا اور اُسپر اعتماد کُلّی تھا تو پھر پوشیدہ کیوں رکھا اور کیوں اپنے خط میں پوشیدہ رکھنے کیلئے تاکید کی ※۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک خانگی معاملہ تھا اور جن کیلئے یہ نشان تھا اُنکو تو پہنچا دیا گیا تھا اور یقین تھا کہ والد اُس دُختر کا ایسی اشاعت سے رنجیدہ ہوگا۔ اِسلئے ہم نے دل شکنی اور رنجدہی سے گریز کی۔ بلکہ یہ بھی نہ چاہا کہ درحالتِ ردّ و انکار وہ بھی اِس امر کو شائع کریں۔ اور گو ہم شائع کرنے کیلئے مامور تھے مگر ہم نے مصلحتاً دُوسرے وقت کی انتظار کی۔ یہانتک کہ اس لڑکی کے ماموں مرزا نظام الدین نے جو مرزا امام الدین کا حقیقی بھائی ہے شدّتِ غیظ و غضب میں آکر اِس مضمون کو آپ ہی

※ یہ الہام جو شرطی طور پر مکتوب الیہ کی موت فوت پر دلالت کرتا تھا ہم کو بالطبع اسکی اشاعت سے کراہت تھی بلکہ ہمارا دل یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اِسے مکتوب الیہ کو مطلع کریں مگر اُسکے کمال اصرار سے جو اُس نے زبانی اور کئی انکساری خطوں کے بھیجنے سے ظاہر کیا۔ ہم نے سراسر سچّی خیرخواہی اور نیک نیتی سے اُسپر یہ امر سربستہ ظاہر کر دیا پھر اُس نے اور اُسکے عزیز مرزا نظام الدین نے اِس الہام کے مضمون کی آپ شہرت دی۔ منہ

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 285 تا 287 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 285 تا 287 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 300 پر درج ہے

عشق کی سی حالت ہوگئی تھی۔

۱۲۶: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی ہمشیرہ مراد بی بی مرزا محمد بیگ ہوشیار پوری کے ساتھ بیاہی گئی تھیں۔ مگر مرزا محمد بیگ جلد فوت ہوگئے اور ہماری پھوپھی کو باقی ایام زندگی بیوگی کی حالت میں گذارنے پڑے۔ ہماری پھوپھی صاحب رویا و کشف تھیں۔ مرزا محمد بیگ مذکور کے چھوٹے بھائی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچیرے بھائیوں یعنی مرزا نظام الدین وغیرہ کی حقیقی بہن عمر النساء بیاہی گئی تھیں ان کے بطن سے محمدی بیگم پیدا ہوئی۔ مرزا نظام الدین و مرزا امام الدین وغیرہ پہلے درجہ کے بے دین اور دہریہ طبع لوگ تھے۔ اور مرزا احمد بیگ مذکور ان کے سخت زیر اثر تھا اور انہیں کے رنگ میں رنگین رہتا۔ یہ لوگ ایک عرصہ سے حضرت مسیح موعود سے نشان آسمانی کے طالب رہتے تھے کیونکہ اسلامی طریق سے انحراف اور عناد رکھتے تھے اور والد محمدی بیگم یعنی مرزا احمد بیگ ان کے اشارہ پر چلتا تھا۔ اب واقعہ یوں ہوا کہ حضرت مسیح موعود کا ایک اور چچا زاد بھائی مرزا غلام حسین تھا۔ جو عرصہ سے مفقود الخبر ہو چکا تھا۔ اور اسکی جائداد اس کی بیوی امام بی بی کے نام ہو چکی تھی۔ یہ امام بی بی مرزا احمد بیگ مذکور کی بہن تھی۔ اب مرزا احمد بیگ کو یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ مسمات امام بی بی اپنی جائداد اسکے لڑکے مرزا محمد بیگ برادر کلاں محمدی بیگم کے نام ہبہ کردے۔ لیکن قانوناً امام بی بی اس جائداد کا ہبہ بنام محمد بیگ مذکور بلا رضامندی حضرت مسیح موعود نہ کرسکتی تھی۔ اسلئے مرزا احمد بیگ بتمام عجز و انکساری حضرت مسیح موعود کیطرف ملتجی ہوا کہ آپ ہبہ نامہ پر دستخط کردیں۔ چنانچہ حضرت صاحب قریباً تیار ہوگئے۔ لیکن پھر اس خیال سے رک گئے۔ کہ دریں بارہ مسنون استخارہ کرلینا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ نے مرزا احمد بیگ کو یہی جواب دیا کہ میں استخارہ کرنیکے بعد دستخط کرنے ہونگے۔ تو کردونگا۔ چنانچہ اسکے بعد مرزا احمد بیگ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا۔ گویا آسمانی نشان کے دکھانے کا وقت آن پہنچا تھا۔ جس کو خدا تعالےٰ نے اس پیرایہ میں

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 114، 115 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 302 پر درج ہے

ظاہر کر دیا۔ چنانچہ استخارہ کے جواب میں خداوند تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے یہ فرمایا کہ وہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لیئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہدے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا۔ اور یہ نکاح تمہارے لیئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤگے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہوجائیگا۔ اور انکے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی۔ اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لیئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے" اس وحی الٰہی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نوٹ دیا کہ "تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آوے۔ بلکہ مکاشفات کے رو سے مکتوب الیہ (یعنی مرزا احمد بیگ) کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں نزدیک پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم" جب استخارہ کے جواب میں یہ وحی ہوئی تو حضرت مسیح موعود نے اسے شائع نہیں فرمایا۔ بلکہ صرف ایک پرائیوٹ خط کے ذریعہ سے والد محمدی بیگم کو اس سے اطلاع دیدی۔ کیونکہ آپ کو یقین تھا۔ کہ وہ اسکی اشاعت سے رنجیدہ ہوگا لہذا آپ نے اشاعت کے لیئے مصلحتاً دوسرے وقت کی انتظار کی۔ لیکن جلدی خود لڑکی کے ماموں مرزا نظام الدین نے شدت غضب میں آکر اس مضمون کو آپ ہی شائع کر دیا اور علاوہ زبانی اشاعت کے اخباروں میں بھی اس خط کی خوب اشاعت کی۔ تب پھر حضرت مسیح موعود کو بھی اظہار کا عمدہ موقعہ مل گیا۔

(۱۳۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ ہمارے آباء میں سے وہ بزرگ جو ابتداءً ہندوستان میں آکر آباد ہوئے ان کا نام مرزا ہادی بیگ تھا۔ یہ ہندوستان میں آکر آباد ہونیکا زمانہ ۱۵۳۰ء کے قریب کا معلوم ہوتا ہے۔ یعنی ایسا پتہ چلتا ہے کہ یا تو وہ بابر بادشاہ کے ساتھ آئے تھے یا کچھ عرصہ بعد۔ مرزا ہادی بیگ حاجی برلاس کی اولاد میں

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 114، 115 از مرزا بشیر احمد ایم اے

یہ حوالہ صفحہ 302 پر درج ہے

ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کیساتھ آئیگا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا، (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْراً مَّقْضِیًّا ۔

پھر خدائے کریم جلشانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھریگا۔ اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پُوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائیگی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا اُن پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ اُن کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور اُن کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا، لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا[1] اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک

---

[1] یہ ایک پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں شایع ہو چکی۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا اور وہ جو نکاح کرے گا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔ اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔ سو اس جگہ اُجڑے ہوئے گھر سے وہ اُجڑا ہوا گھر مراد ہے۔ ۱۲ منہ

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 96 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 304 پر درج ہے

زندہ رہنے کا بھی حال معلوم نہیں۔ اور نہ یہ معلوم کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ مخواہ پیدا ہوگی، چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔ اخیر پر ہم یہ بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اخبار مذکورہ بالا میں منشی محمد رمضان صاحب نے تہذیب سے گفتگو نہیں کی بلکہ دینی مخالفوں کی طرح جا بجا مشہور افترا۔ پردازوں سے اس عاجز کو نسبت دی ہے۔ اور ایک جگہ پر جہاں اس عاجز نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدائے تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی۔ کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔ اس پیشگوئی پر منشی صاحب فرماتے ہیں کہ الہام کس قسم کا ہوتا ہے۔ نیکوں کو نیک باتوں کا اور زانیوں کو عورتوں کا۔ ہم اس جگہ کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ ناظرین منشی صاحب کی تہذیب کا آپ اندازہ کریں۔ پھر ایک اور صاحب ملازم دفتر اگزیمنر صاحب ریلوے لاہور کے جو اپنا نام نبی بخش[1] ظاہر کرتے ہیں۔ اپنے خط مرسلہ ۱۳ جون ۱۸۸۶ء میں اس عاجز کو لکھتے ہیں کہ تمہاری پیشگوئی جھوٹی نکلی اور دختر پیدا ہوئی اور تم حقیقت میں بڑے فریبی اور مکار اور دروغ گو آدمی ہو۔ ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہہ سکتے ہیں کہ اے خدائے قادر مطلق۔ یہ لوگ اندھے ہیں ان کو آنکھیں بخش۔ یہ نادان ہیں ان کو سمجھ عطا کر۔ یہ شرارتوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو نیکی کی توفیق دے۔ بھلا کوئی اس بزرگ سے پوچھے کہ وہ فقرہ یا لفظ کہاں ہے جو کسی اشتہار میں اس عاجز کے قلم سے نکلا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ لڑکا اسی حمل میں پیدا ہوگا۔ اس سے ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔ اگر میں نے کسی جگہ ایسا لکھا ہے تو میاں نبی بخش صاحب پر واجب ہے کہ اس کو کسی اخبار میں چھپا دیں۔ اس عاجز کے اشتہارات پر اگر کوئی منصف آنکھ کھول کر نظر ڈالے تو اسے معلوم ہوگا کہ ان میں کوئی بھی ایسی پیشگوئی درج نہیں جس میں ایک ذرہ غلطی کی بھی گرفت ہو سکے بلکہ وہ سب سچی ہیں اور عنقریب اپنے اپنے وقت پر ظہور پکڑ کر مخالفین کی ذلت اور رسوائی کا موجب ہوں گی۔ دیکھو ہم نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو یہ پیشگوئی اجمالی طور پر لکھی تھی کہ ایک امیر نو وارد پنجابی الاصل کو کچھ ابتلاء در پیش ہے کیسی وہ سچی نکلی۔ ہم نے صدہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو مختلف شہروں میں بتلا دیا تھا کہ اس شخص پنجابی الاصل سے مراد دلیپ سنگھ ہے جس کی پنجاب میں آنے کی خبر مشہور ہو رہی ہے، لیکن اس ارادہ سکونت پنجاب میں وہ ناکام رہے گا۔ بلکہ اس سفر میں اس کی عزت و آسائش یا جان کا خطرہ ہے اور یہ پیشگوئی ایسے وقت میں لکھی گئی اور عام طور پر بتلائی گئی تھی۔ یعنی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو جبکہ اس ابتلاء کا کوئی اثر و نشان ظاہر نہ تھا۔ بالآخر اس کو مطابق اسی پیشگوئی کے بہت حرج اور تکلیف اور تنگی اور خجالت اٹھانی پڑی اور اپنے مدعا سے محروم رہا۔ سو دیکھو اس پیشگوئی کی صداقت کیسی کھل گئی۔ اسی طرح سے اپنے اپنے وقت پر سب پیشگوئیوں کی سچائی ظاہر ہوگی اور دشمن روسیاہ نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ رسوا ہوں گے۔ یہ خدائے تعالیٰ کا فضل ہے جو ابھی تک انہیں اندھا کر رکھا ہے۔ ان کے دلوں کو سخت کر دیا اور ہمارے دل میں درد اور خیرخواہی کا

---

[1] یہ صاحب بعد میں احمدیت میں داخل ہو گئے اور بہت مخلص ثابت ہوئے (المرتب)

ومودة الاقارب وحقوق الوصلة وتجد فی ناصر نوائبك وحامل اثقالك
فلا تضيع وقتك فی الاباء ولا تستنكر حبك ولا تكونن من الممترين۔
وما انا كتبت مكتوبی هذا من امر ربی لاعلن امری فاحفظ مكتوبی هذا
فی صندوقك فانه من صدوق امين والله يعلم اننی فيه صادق و
كل ما وعدت فهو من الله تعالٰی وما قلت اذ قلت ولكن انطقنی الله تعالٰی
بالهامه۔ وكانت هذه وصية من ربی فقضيتها ما كان لی حاجة اليك و
الٰی بنتك وما ضيق الله علیّ والنساء سواها كثيرة والله يتولی الصالحين۔
فلا تنظر الٰی مكتوبی بعين الارتياب۔ فانه كتبته بامحاض النصح والتزام
الصدق والصواب۔ ودع الجدال وانتظر الآجال۔ فان مضی الاجل وما
حصحص الصدق فاجعل حبلًا فی جيدی وسلاسل فی ارجلی وعذبنی
بعذاب لم يعذب به احد من العالمين۔ كنتم قد طلبتم آية من ربی
فهذه آية لكم انه ياخذ المنكرين من مكان قريب ويختار ما كان اقرب
التعذيبات فی حقهم وادنی من انفسهم واشد اثرًا فی اعراضهم۔ و
اجسامهم ليری المحتالين ضعفهم ويكسر كبر الضائمين۔ هذا ما كتبتُ الٰی
احمد بيك فی سنة ۱۳۰۴ فاعرض وابٰی وسكت وبكت وعاف وُصلتی وصلتی
وضاق ذرعًا من نميقتی وكان من المعادين۔ ومعه عادانی قومه وعشيرته
الذين كانوا اقربين۔ وكانوا يعافون ان يزوّجوا بناتهم اقارب مثلی او
يزوّجوا امرءً تحته امرأة اخری وكانت بنته هذه المخطوبة جارية
حديثة السن عذراء وكنت حينئذٍ جاوزت الخمسين۔ وكان جذوة

ہو کہ رسُول اللہ صلعم کی زیارت ہوئی اور آپ نے اپنی زیارت کی علامت فلاں فلاں پیشگوئی اور قبولیتِ دُعا اور انکشافِ حقایق و معارف کو بیان فرمایا۔ پھر بعد اِس کے رسول نمائی کی دعوت کریں اور یہ عاجز حق کی تائید کی غرض سے اِس بات کے لئے بھی حاضر ہے کہ میر صاحب رسُول نمائی کا عجوبہ بھی دکھلاویں۔ قادیان میں آجائیں۔ مسجد موجود ہے۔ اُن کے آنے جانے اور خوراک کا تمام خرچ اِس عاجز کے ذمّہ ہوگا اور یہ عاجز تمام ناظرین پر ظاہر کرتا ہے کہ یہ صرف لاف و گزاف ہے اور کچھ نہیں دکھلا سکتے۔ اگر آئیں گے تو اپنی پردہ دری کرائیں گے۔ عقلمند سوچ سکتے ہیں کہ جس شخص نے بیعت کی۔ مُریدوں کے حلقہ میں داخل ہُوا اور مُدّت دس سال سے اِس عاجز کو خلیفۃ اللہ اور امام اور مجدّد کہتا رہا اور اپنی خوابیں بتلاتا رہا۔ کیا وہ اِس دعویٰ میں صادق ہے۔ میر صاحب کی حالت نہایت قابلِ افسوس ہے خدا اُن پر رحم کرے۔ پیشگوئیوں کے منتظر رہیں جو ظاہر ہوں گی۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۸۵۵ کو دیکھیں ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۳۵۔ اور ۳۹۶ کو بغور مطالعہ کریں۔ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء کی پیشگوئی کا انتظار کریں۔ جس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے ویستلونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق وما انتم بمعجزین۔ زوجنا کہا لا مبدل لکلماتی۔ وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ اور تجھ سے پُوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اِس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر مُنہ پھیر لینگے اور قبول نہیں کرینگے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔

۲۸-۲۷-۱۴-۲-۲۷-۲-۲۶-۲-۲۸-۱-۲۳-۱۵-۱۱

۱-۲-۲۷-۱۴-۱۰-۱-۲۸-۲۷-۴۷-۱۶-۱۱-۳۴-۱۴-۱۱

۷-۱-۵-۲۴-۲۳ ۲۴-۱۱-۱۴-۷-۲۲-۱۴-۱۰-۱

۱۴-۵-۲۸-۷-۲۴-۱-۷-۲۴-۱۱-۱۶-۱-۱۴-۷-۲-۱-۷-۵-۱-۱۴-۲

۱۴-۲-۲۸-۱-۷

والسّلام علیٰ من فہم اسرارنا واتبع الہدیٰ۔

النّاصح المشفق خاکسار غلام احمد قادیانی۔ ۲۷۔ دسمبر ۱۸۹۱ء

آسمانی فیصلہ صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 350 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 305 پر درج ہے

حوالہ نمبر 384

راقم رسالہ ہذا اس مقام میں خود صاحب تجربہ ہے۔ عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تحریکات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے خدائے تعالےٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہشیارپوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالےٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا مفصل بیان مع اس کی میعاد خاص اور اس کے اوقات مقررشدہ کے اور مع اس کے ان تمام لوازم کے جنہوں نے انسان کی طاقت سے اس کو باہر کر دیا ہے اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اور وہ اشتہار عام طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے جس کی نسبت آریوں کے بعض منصف مزاج لوگوں نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو بلاشبہ یہ خدا تعالےٰ کا فعل ہے۔ اور یہ پیشگوئی ایک سخت مخالف قوم کے مقابل پر ہے جنہوں نے گویا دشمنی اور عناد کی تلواریں کھینچی ہوئی ہیں اور ہر ایک کو جو ان کے حال سے خبر ہوگی وہ اس پیشگوئی کی عظمت خوب سمجھتا ہوگا۔ ہم نے اس پیشگوئی کو اس جگہ مفصل نہیں لکھا تا بار بار کسی متعلق پیشگوئی کی دلشکنی نہ ہو لیکن جو شخص اشتہار پڑھے گا وہ گو کیسا ہی متعصب ہوگا اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیشگوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے اور اس بات کا جواب بھی کامل اور مسکت طور پر اسی اشتہار سے ملے گا کہ خدا تعالےٰ نے کیوں یہ پیشگوئی بیان فرمائی اور اس میں کیا مصالح ہیں اور کیوں اور کس دلیل سے یہ انسانی طاقتوں سے بلند تر ہے۔

اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی

ازالہ اوہام صفحہ 305 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 305 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 305 پر درج ہے

(جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶ اپریل ۱۸۹۱ء ہے پوری نہیں ہوئی) تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھکر وصیت بھی کر دی گئی۔ اُس وقت گویا یہ پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آگئی۔ اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنے ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اُسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا الحق من ربك فلا تكونن من الممترين یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔ سو اُس وقت مجھ پر یہ بھید کھلا کہ کیوں خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو قرآن کریم میں کہا کہ تو شک مت کر۔ سو میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تنگی اور نومیدی کا میرے پر ہے اور میرے دل میں یقین ہو گیا کہ جب نبیوں پر بھی ایسا ہی وقت آجاتا ہے جو میرے پر آیا تو خدا تعالیٰ تازہ یقین دلانے کے لئے اُن کو کہتا ہے کہ تو کیوں شک کرتا ہے اور مصیبت نے مجھے کیوں ناامید کر دیا تو ناامید مت ہو۔ ۳۰۶

(۵) سوال۔ ابن مریم کے اُترنے کا ذکر جو احادیث میں موجود ہے کسی نے سلف اور خلف میں سے اس کی یہ تاویل نہیں کی کہ ابن مریم کے لفظ سے جو ظاہر طور پر حضرت عیسیٰ مسیح سمجھا جاتا ہے درحقیقت یہ مراد نہیں ہے بلکہ کوئی اُس کا مثیل مراد ہے۔ ماسوا اس کے اس بات پر اجماع ہے کہ نصوص کو ظاہر پر حمل کیا جائے اور بغیر قرائن قویہ کے باطن کی طرف نہیں پھیرنا چاہیئے۔

اما الجواب۔ پس واضح ہو کہ سلف اور خلف کے لئے یہ ایک ایمانی امر تھا جو پیشگوئی کو اجمالی طور پر مان لیا جائے انہوں نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم اس پیشگوئی کی تہ تک پہنچ گئے ہیں اور درحقیقت ابن مریم سے ابن مریم ہی مراد ہے۔ اگر اُن کی طرف سے ایسا دعویٰ ہوتا تو وہ دجال کے فوت ہو جانے کے قائل نہ ہوتے اور نہ قرآن شریف کے

ازالہ اوہام صفحہ 306 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 306 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 306 پر درج ہے

فقلت له والله مازاغ قلبی وما مال۔ وما انا من الذین یحبون المال۔ بل من الذین یتذکرون المآل والآجال۔ ولست شحیحًا علی النعم کالذین ھم کالنعم۔ وانی ارحم علیک وساحسن الیک۔ واعلم ان انفس القربات تنفیس الکربات۔ وامتن اسباب النجاۃ۔ مواساۃ ذوی الحاجات۔ وکنت لنصرتک من المتأھبین۔

ولکن ایم اللہ لقد عاھدت اللہ علی اننی لا امیل الی امر فیہ شبھۃ۔ ولا اضع قدمًا فی موضع فیہ زلۃ ولا اتلو المتشابھات حتی او امر ربی فیھا فالآن افعل کذالک وارجو من اللہ خیرا فلا تکونن من القانطین۔ وانی اری ان المؤامرۃ اقرب للتقوی لان الوارث مفقود وما نتیقن انہ مات او ھو حی موجود فلا یجوز ان یستعجل فی مالہ کمال المیتین فالاولی ان تقصر عن القیل والقال۔ حتی اوامر ربی عالم الغیب ذا الجلال۔ واستقری سبل الیقین۔ قال ما منی خلاف۔ فلا یکن لوعدک اخلاف۔ قلت کل وعدی مشروط بامر رب العلمین۔ فذھب وکان من وجدہ الذی تیمہ کالمعتلین۔ فتیممت حجرتی۔ والتزمت زاویۃ بقعتی۔ اتجشم الی اللہ تعالٰی لیطھر علیّ امرہ۔ ویفلق حب الحقیقۃ من نواتھا ویری لبّ الامر وقشرہ۔ فواللہ ما امسکت ریثما یعقد شسع۔ اویشد نسع۔ اذ الوسن اسری الی آماق۔ والھمت من اللہ الباقی۔ وانبئت من اخبار ما ذھب وھل نط الیھا وما کنت الیھا من المستدنین۔ فاوحی اللہ الیّ ان اخطب صبیۃ الکبیرۃ لنفسک۔ وقل لہ لیصاھرک اولا ثم لیقتبس من قبسک۔ وقل انی امرت لاھبک ما طلبت من الارض وارضًا اخری معھا واحسن الیک

یہ حوالہ صفحہ 306 پر درج ہے	آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 572، 573 روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 572، 573 از مرزا قادیانی

باحسانات اخرى على ان تنكحنى احدى بناتك التى هى كبيرتها وذلك بينى و بينك فان قبلت فستجدنى من المتقبلين۔ وان لم تقبل فاعلم ان الله قد اخبرنى ان انكاحها رجلا اخر لا يبارك لها ولا لك فان لم تزدجر فيصب عليك مصائب وآخر المصائب موتك فتموت بعد النكاح الى ثلث سنين۔ بل موتك قريب ويرد عليك وانت من الغافلين۔ وكذلك يموت بعلها الذى يصير زوجها الى حولين وستة اشهر۔ قضاءً من الله فاصنع ما انت صانعه وانى لك لمن الناصحين۔ فعبس وتولى وكان من المعرضين۔ ثم كتبت اليه مكتوبا بايماء منانى۔ واشارة رحمانى۔ ونمقت فيه بسم الله الرحمٰن الرحيم اما بعد فاسمع ايها العزيز مالك اتخذت جدى عبثا۔ وحسبت تبرى خبثا۔ ووالله ما اريد ان اشق عليك وستجدنى انشاء الله من المحسنين۔ وها انا اكتب بعهد موثق فانك ان قبلت قولى على رغم انف قبيلتى فافرض لك حصة فى ارضى وخميلتى۔ ويرتفع الخلاف والنزاع بهذه الوصلة من بيننا ويصلح الله قلوب شعبى وعشيرتى۔ وفى كل منيتك اتقى صغوك والزيل تشغفك فتكون من الفائزين۔ لا من الفائزين[1]

والحق والحق اقول انى اكتب هذا المكتوب بخلوص قلبى وجنانى۔ فان قبلت قولى وبيانى۔ فقد صنعت لطفا الىّ۔ وكان لك احسانا علىّ۔ ومعروفا الذى۔ فاشكرك وادعو زيادة عمرك من ارحم الراحمين۔ وانى اقيم معك عهدى۔ انى اعطى بنتك ثلثا من ارضى ومن كل ما ملكته يدى۔ ولا تسئلنى خطة الا اعطيك اياها وانى من الصادقين۔ ولن تجد مثلى فى رعاية الصلة

[1] اى الهالكين۔ شمس

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 572، 573 روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 572، 573 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 306 پر درج ہے

حوالہ نمبر 387

باحسانات اخری علی ان تنکحنی احدی بناتک التی ھی کبیرتھا وذلک بینی و بینک فان قبلت فستجدنی من المتقبلین. وان لم تقبل فاعلم ان اللہ قد اخبرنی ان انکاحھا رجلا اخر لا یبارک لھا ولا لک فان لم تزدجر فیصب علیک مصائب و آخر المصائب موتک فتموت بعد النکاح الی ثلث سنین. بل موتک قریب ویرد علیک وانت من الغافلین. وکذلک یموت بعلھا الذی یصیر زوجھا الی حولین وستۃ اشھر. قضاءٌ من اللہ فاصنع ما انت صانعہ وانی لک لمن الناصحین. فعبس وتولی وکان من المعرضین. ثم کتبت الیہ مکتوبا بایماء منانی. واشارۃ رحمانی. ونمقت فیہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اما بعد فاسمع ایھا العزیز مالک اتخذت جدی عبثا. وحسبت تبری خبثا. وواللہ ما ارید ان اشق علیک وستجدنی انشاء اللہ من المحسنین. وھا انا اکتب بعھد موثق فانک ان قبلت قولی علی رغم انف قبیلتی فافرض لک حصۃ فی ارضی وحمیلتی. ویرتفع الخلاف والنزاع بھذہ الوصلۃ من بیننا ویصلح اللہ قلوب شعبی وعشیرتی. وفی کل منیتک اقتفی صغوک وازیل تشفک فتکون من الفائزین. لا من الفائزین[1] والحق والحق اقول انی اکتب ھذا المکتوب بخلوص قلبی وجنانی. فان قبلت قولی وبیانی. فقد صنعت لطفا الیّ. وکان لک احسانا علیّ. ومعروفا الذی فاشکرک وادعو زیادۃ عمرک من ارحم الراحمین. وانی اقیم معک عھدی. انی اعطی بنتک ثلثا من ارضی ومن کل ما ملکتہ یدی. ولا تسئلنی خطۃ الا اعطیک ایاھا وانی من الصادقین. ولن تجد مثلی فی رعایۃ الصلۃ

[1] ای الھالکین۔ شمس

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 573،574 روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 573،574 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 309 پر درج ہے

ومودة الاقارب وحقوق الوصلة وتجدنی ناصر نوائبك وحامل اثقالك فلا تضيع وقتك فی الاباء ولا تستنكر حبك ولا تكونن من الممترين۔ وها انا كتبت مكتوبی هذا من امر ربی لاعلن امری فاحفظ مكتوبی هذا فی صندوقك فانه من صدوق امين والله يعلم اننی فيه صادق و كل ما وعدت فهو من الله تعالٰی وما قلت اذ قلت ولكن انطقنی الله تعالٰی بالهامه۔ وكانت هذه وصية من ربی فقضيتها ما كان لی حاجة اليك و الی بنتك وما ضيق الله علیّ والنساء سواها كثيرة والله يتولی الصالحين۔ فلا تنظر الی مكتوبی بعين الارتياب۔ فانه كتبته بامحاض النصح والتزام الصدق والصواب۔ ودع الجدال وانتظر الآجال۔ فان مضی الاجل وما حصحص الصدق فاجعل حبلا فی جيدی وسلاسل فی ارجلی وعذبنی بعذاب لم يعذب به احد من العالمين۔ كنتم قد طلبتم آية من ربی فهذه آية لكم انه ياخذ المنكرين من مكان قريب ويختار ما كان اقرب التعذيبات فی حقهم وادنی من افهامهم واشد اثرا فی اعراضهم۔ و اجسامهم ليری المحتالين ضعفهم ويكسر كبر الضائمين۔ هذا ما كتبتُ الی احمد بيك فی سنة ۱۳۰۴ فاعرض وابی وسكت وبكت وعاف وُصلتی وصلتی وضاق ذرعا من نميقتی وكان من المعادين۔ ومعه عادانی قومه وعشيرته الذين كانوا اقربين۔ وكانوا يعافون ان يزوّجوا بناتهم اقارب مثلی او يزوّجوا امرءً تحته امراة اخری وكانت بنته هذه المخطوبة جارية حديثة السن عذراء وكنت حينئذٍ جاوزت الخمسين۔ وكان جذوة

حوالہ نمبر 388

١٩٢

حجت نہیں ہو سکتا۔ ہاں البتہ آپ لوگ مسیح کے معجزے اس رنگ میں تسلیم کرتے ہیں اور دوسری طرف آپکا یہ بھی ایمان ہے کہ جس شخص میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہو وہ وہی کچھ دکھا سکتا ہے۔ جو مسیح دکھاتا تھا۔ پس میں آپکا بڑا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اندھوں اور بہروں اور لنگڑوں کی تلاش سے بچا لیا اب آپ ہی کا تحفہ آپکے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ یہ اندھے بہرے اور لنگڑے حاضر ہیں۔ اگر آپ میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہے تو مسیح کی سنت پر آپ انکو اچھا کر دیں۔ میر صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب نے جب یہ فرمایا۔ تو پادریوں کی ہوایاں اڑ گئیں اور انہوں نے جھٹ اشارہ کر کے ان لوگوں .... کو وہاں سے رخصت کرا دیا۔ میر صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ نظارہ بھی نہایت عجیب تھا۔ کہ پہلے تو عیسائیوں نے اتنے شوق سے ان لوگوں کو پیش کیا اور پھر ان کو خود ہی ادھر ادھر چھپانے لگ گئے۔

(١٧٧) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے خلیفہ نور الدین صاحب جمونی نے کہ آتھم کے مباحثہ میں میں بھی لکھنے والوں میں سے تھا آخری دن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آتھم کے متعلق پیشگوئی کا اعلان فرمایا۔ تو آتھم نے خوف زدہ ہو کر کانوں کیطرف ہاتھ اٹھائے اور دانتوں میں انگلی لی اور کہا کہ میںنے تو دجال نہیں کہا۔

(١٧٨) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے کہ ایک دفعہ میاں (یعنی خلیفۃ المسیح ثانی) دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے۔ کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کیلئے باہر جاتے ہوئے انکو دیکھ لیا اور فرمایا۔ میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ مگر ان سے کہنے والے کے اخلاق پر بڑی روشنی پڑتی ہے۔

رحم

(١٧٩) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے۔ اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ

سیرت المہدی جلد اول صفحہ 192، 193 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 316 پر درج ہے

ہوشیار پور میں زندہ تھا۔ اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکے میں آیا جایا کرتا تھا۔ اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا۔ اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا اس لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ یہ شخص اس معاملہ میں بدنیت تھا۔ اور حضرت صاحب سے فقط کچھ روپیہ اڑانا چاہتا تھا۔ کیونکہ بعد میں یہی شخص اور اس کے دوسرے ساتھی اس لڑکی کے دوسری جگہ بیاہے جانے کا موجب ہوئے۔ مگر مجھے والدہ صاحبہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت صاحب نے بھی اس شخص کو روپیہ دینے کے متعلق بعض حکیمانہ احتیاطیں ملحوظ رکھی ہوئی تھیں۔ والدہ صاحبہ نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ اسکے ساتھ محمدی بیگم کا بڑا بھائی بھی شریک تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ جب خدا کی طرف سے پیشگوئیاں تھیں تو حضرت صاحب خود ان کے پورا کرنے کی کیوں کوشش کیا کرتے تھے۔ مگر یہ ایک محض جہالت کا اعتراض ہے۔ کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے باوجود خدائی وعدوں کے اپنی پیشگوئیوں کو پورا کرنے کیلئے ہر جائز طریق پر کوشش نہ کی ہو۔ دراصل خدا کے ارادوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنے سے یہ مراد نہیں ہوتا۔ کہ نعوذ باللہ خدا انسان کی امداد کا محتاج ہے بلکہ اس سے بعض اور باتیں مقصود ہوتی ہیں۔ مثلاً

اوّل۔ اگر انسان خود ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ جاوے اور یہ سمجھ لے کہ خدا کا وعدہ ہے وہ خود پورا کرے گا۔ اور باوجود طاقت رکھنے کے کوشش نہ کرے تو یہ بات خدا کے استغنائے ذاتی کو برانگیخت کرنے کا موجب ہوتی ہے اور یہ وہ مقام ہے۔ جس سے انبیاء تک کانپتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ ایک محبت کا طبعی تقاضا ہوتا ہے کہ انسان اپنے محبوب کے ارادوں کے پورا کرنے میں اپنی طرف سے کوشش کرے اور یہ محبت کا جذبہ اسقدر طاقت رکھتا ہے کہ باوجود اس علم کے کہ خدا کو انسانی نصرت کی ضرورت نہیں عاشق انسان نچلا نہیں بیٹھ سکتا۔ تیسرے چونکہ خدا کے تمام ارادوں میں دین کا غلبہ مقصود ہوتا ہے۔ اسلئے نبی اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے بھی اس میں ہاتھ پاؤں ہلانے سے باز نہیں رہ سکتا۔ چوتھے۔ خدا کی یہ سنت ہے کہ سوائے بالکل استثنائی صورتوں کے اپنے کاموں میں اسباب کے سلسلہ کو ملحوظ رکھتا ہے۔ پس نبی کی کوشش بھی ان اسباب

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 192، 193 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 316 پر درج ہے

(۶۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا[1]

اشتہار نصرت دین و قطع تعلق

از اقارب مخالف دین

عَلٰی مِلَّتِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا

چوں بدنداں تو کرمے او فتاد ہو آں نہ دندانی بکن ای اوستاد

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آ جانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی میرزا احمد بیگ ولد میرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم و الہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آ جائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار ہٰذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے اور اس کی تائی صاحبہ جنہوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے، وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے۔ اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔ امر ربی تھا۔ اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار المہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں۔ ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا۔ مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا۔ اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا، لیکن انہوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا۔ اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا

[1] النساء: ۱۴۹

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 186، 187 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 317 پر درج ہے

کہ میں بیان نہیں کرسکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا اوّل یہ کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس اُمید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائیں گے اور دین کی ہتک ہوگی۔ اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر وغیور اس دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ کو کبھی ضایع نہ کریگا۔ اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو تھام لے گا۔ کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندھی اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں معصیت نہ ہو۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا۔ اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی۔ بدی۔ رنج راحت، شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیئے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔

چوں نبود خویش را دیانت و تقوے ٭ قطع رحم بہ از مودت قربے

والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ

المشتہر

مرزا غلام احمد لودیانہ

دو مئی ۱۸۹۱ء — حقانی پریس لودیانہ

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 186، 187 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 317 پر درج ہے

(۲۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے گورداسپور جاتے ہوئے بٹالہ ٹھیرے وہاں کوئی مہمان جو آپ کی تلاش میں قادیان سے ہوتا ہوا بٹالہ واپس آیا تھا آپ کے پاس کچھ پھل بطور تحفہ لایا۔ پھلوں میں انگور بھی تھے۔ آپ نے انگور کھائے۔ اور فرمایا انگور میں ترشی ہوتی ہے۔ مگر یہ ترشی نزلہ کے لیئے مضر نہیں ہوتی۔ پھر آپ نے فرمایا ابھی میرا دل انگور کو چاہتا تھا۔ سو خدا نے بھیج دیئے۔ فرمایا۔ کئی دفعہ مَیں نے تجربہ کیا ہے۔ کہ جس چیز کو دل چاہتا ہے۔ اللہ اُسے مہیا کردیتا ہے۔ پھر ایک واقعہ سُنایا۔ کہ مَیں ایک سفر میں جارہا تھا۔ کہ میرے دل میں پونڈے گنّے کی خواہش پیدا ہوئی۔ مگر وہاں راستہ میں کوئی گنّا میسر نہیں تھا۔ مگر اللہ کی قدرت کہ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص ہم کو مل گیا جس کے پاس پونڈے تھے۔ اس سے ہم کو پونڈے ملگئے۔

(۲۶) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دَورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دیدی۔ اور وہ دونوں آگئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دَورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت مَیں نے دیکھا۔ کہ مرزا سلطان احمد تو آپکی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا۔ اور ایک جاتا تھا اور وہ کبھی اِدھر بھاگتا تھا۔ اور کبھی اُدھر۔ کبھی اپنی پگڑی اُتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا۔ اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا۔ اور گھبراہٹ میں اسکے ہاتھ کانپتے تھے۔

(۲۷) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دُوسری جگہ ہوگئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت صاحب کی سخت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے اور سب نے

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 28، 29 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 319 پر درج ہے

احمد بیگ والد محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کرکے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرادی۔ تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں کو الگ الگ خط لکھا کہ ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے اب انکے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں لہذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرو اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے۔ تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ میں اس صورت میں تم کو عاق کرتا ہوں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں۔ ان سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ مگر مرزا فضل احمد نے لکھا کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے مرزا فضل احمد کو جواب دیا کہ اگر یہ درست ہے تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر کو (جو سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی) طلاق دے دو۔ مرزا فضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھ کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ پھر فضل احمد باہر سے آکر ہمارے پاس ہی ٹھیرتا تھا مگر اپنی دوسری بیوی کی فتنہ پردازی سے آخر پھر آہستہ آہستہ اُدھر جا ملا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ فضل احمد بہت شرمیلا تھا۔ حضرت صاحب کے سامنے آنکھ نہیں اُٹھاتا تھا۔ حضرت صاحب اسکے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ فضل احمد سیدھی طبیعت کا ہے۔ اور اس میں محبت کا مادہ ہے۔ مگر دوسروں کے پھسلانے سے اُدھر جا ملا ہے۔ نیز والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ جب فضل احمد کی وفات کی خبر آئی۔ تو اس رات حضرت صاحب قریباً ساری رات نہیں سوئے۔ اور دو تین دن تک مغموم سے رہے۔ خاکسار نے پوچھا کہ کیا حضرت صاحب نے کچھ فرمایا بھی تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ صرف اس قدر فرمایا تھا۔ کہ ہمارا اسکے ساتھ تعلق تو نہیں تھا۔ مگر مخالف اسکی موت کو بھی اعتراض کا نشانہ بنا لینگے۔ خاکسار عرض

سیرت المہدی جلد اول صفحہ 28،29 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 319 پر درج ہے

اور میں نے بہت استغفار پڑھا۔ یہ قصہ سنا کر میں نے خواجہ صاحب سے کہا کہ خواجہ صاحب! آپ کی عزت بھی کہیں اسی طریق کی نہ ہو۔ چنانچہ میں آپ کو سناتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی آتا ہے کہ آپ کمزور ایمان والوں اور منافقوں کی بہت خاطر تواضع کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے کچھ مال تقسیم کیا مگر ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا جسکے متعلق سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ وہ میرے خیال میں مومن تھا۔ اور ان لوگوں کی نسبت زیادہ حقدار تھا۔ جن کو آپ نے مال دیا چنانچہ سعدؓ نے اسکی طرف آپ کو توجہ دلائی۔ مگر آپ خاموش رہے۔ پھر توجہ دلائی۔ مگر آپ پھر خاموش رہے۔ سعدؓ نے پھر تیسری دفعہ توجہ دلائی۔ اس پر آپ نے فرمایا سعدؓ تو ہم سے جھگڑا کرتا ہے۔ خدا کی قسم بات یہ ہے کہ بعض وقت میں کسی کو کچھ دیتا ہوں۔ حالانکہ غیر اس کا مجھے اس سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ مگر میں اسے اسلئے دیتا ہوں کہ کہیں وہ منہ کے بل آگ میں نہ جا پڑے۔ یعنی تالیف قلب کے طور پر دیتا ہوں۔ کہ کہیں اسے ابتلاء نہ آجاوے قاضی صاحب نے بیان کیا کہ جسکے ایمان کی حالت مطمئن ہو اسے ظاہری عزت اور خاطر مدارات کی ضرورت نہیں ہوتی اسکے ساتھ اور طریق پر معاملہ ہوتا ہے۔

(۴۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر پھجے دی ماں کہا کرتے تھے بے تعلقی سی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور انکا انکی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔ اسلئے حضرت مسیح موعودؑ نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی ہاں آپ اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میری شادی کے بعد حضرت صاحب نے انہیں کہلا بھیجا کہ آج تک تو جس طرح ہوتا رہا ہوتا رہا اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے اسلئے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں کرونگا تو میں گنہگار ہونگا۔ اسلئے اب دو باتیں ہیں۔ یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو اور یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو۔ میں تم کو خرچ دیئے جاؤنگا۔ انہوں نے کہلا بھیجا کہ اب میں

سیرت المہدی جلد اول صفحہ 33، 34 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 320 پر درج ہے

بڑھاپے میں کیا طلاق دونگی۔ بس مجھے خرچ ملتا رہے۔ میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ چنانچہ پھر ایسا ہی ہوتا رہا۔ حتّٰی کہ محمدی بیگم کا سوال اُٹھا اور آپ کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کرا دیا اور فضل احمد کی والدہ نے ان سے قطع تعلق نہ کیا۔ بلکہ ان کے ساتھ رہیں۔ تب حضرت صاحب نے ان کو طلاق دیدی خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ طلاق دینا آپ کے اس اشتہار کے مطابق تھا۔ جو آپ نے ۲؍ مئی ۱۸۹۱ء کو شایع کیا تھا اور جسکی سُرخی تھی "اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالفِ دین" اس میں آپ نے بیان فرمایا تھا کہ اگر مرزا سلطان احمد اور ان کی والدہ اس امر میں مخالفانہ کوشش سے الگ نہ ہوگئے۔ تو پھر آپ کی طرف سے مرزا سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہونگے اور ان کی والدہ کو آپ کی طرف سے طلاق ہوگی والدہ صاحبہ فرماتی تھیں۔ کہ فضل احمد نے اس وقت اپنے آپ کو عاق ہونے سے بچا لیا۔ نیز والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ اس واقعہ کے بعد ایک دفعہ مرزا سلطان احمد کی والدہ بیمار ہوئیں تو چونکہ حضرت صاحب کی طرف سے مجھے اجازت تھی۔ میں انہیں دیکھنے کے لیئے گئی۔ واپس آکر میں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا۔ کہ پھجے کی ماں بیمار ہے۔ اور یہ تکلیف ہے۔ آپ خاموش رہے۔ میں نے دُوسری دفعہ کہا تو فرمایا میں تمہیں دو گولیاں دیتا ہوں۔ یہ دے آؤ۔ مگر اپنی طرف سے دینا میرا نام نہ لینا۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ اور بھی بعض اوقات حضرت صاحب نے اشارۃً کنایۃً مجھ پر ظاہر کیا کہ میں ایسے طریق پر کہ حضرت صاحب کا نام درمیان میں نہ آئے اپنی طرف سے کبھی کچھ مدد کر دیا کروں سو میں کر دیا کرتی تھی۔

(۴۴) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز ظہر کے بعد مسجد میں بیٹھ گئے۔ ان دنوں میں آپ نے شیخ سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق لکھا تھا کہ یہ ابتر رہیگا اور اس کا بیٹا جو اب موجود ہے۔ وُہ نامرد ہے۔ گویا اس کی اولاد آگے نہیں چلیگی

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 33، 34 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 320 پر درج ہے

ومنح بی من النعم الظاهرة والباطنة وجعلنی من المجذوبین۔ وکنت شابًا وقد شخت وما استفتحت بابًا الا فتحت۔ وما سألت من نعمة الا اعطیت وما استکشفت من امرٍ الا کشفتُ۔ وما ابتهلت فی دعاء الا اجیبتُ۔ وکل ذالک من حبّی بالقرآن وحبّ سیّدی وامامی سیّد المرسلین۔ اللّٰهم صل وسلم علیه بعدد نجوم السمٰوٰت وذرّات الارضین ومن اجل هذا الحبّ الذی کان فی فطرتی کان الله معی من اوّل امری حین ولدت و حین کنت ضریعا عند ظئری وحین کنت اقرء فی المتعلمین۔ وقد حبب الیّ منذ دنوت العشرین ان انصر الدین۔ واجادل البراهمة والقسیسین۔ وقد الفت فی هذه المناظرات مصنفات عدیدة۔ ومؤلفات مفیدة منها کتابی **البراهین**۔ کتاب نادر ما نسج علی منواله فی ایام خالیة فلیقرءه من کان من امترابین۔ قد سللت فیه صوارم الحجج القطعیة علی اقوال الملحدین۔ ورمیت بشهبها الشیاطین المبطلین۔ قد خفض هام کل معاند بذالک السیف المسلول۔ وتبینت فضیحتهم بین ارباب المنقول والمعقول۔ وبین المصنفین۔ فیه دقائق العلوم وشواردها والالهامات الطیبة الصحیحة و الکشوف الجلیلة ومواردها۔ ومن کل ما یجلی درر معارف الدین المتین ولی کتب اخری تشابهه فی الکمال۔ منها الکحل والتوضیح والازالة وفتح الاسلام وکتاب آخر سبق کلها الفته فی هذه الایام اسمه دافع الوساوس هو نافع جدًّا [للذین یریدون ان یروا محاسن الاسلام۔ ویکفون افواه المخالفین۔ تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة وینتفع من معارفها ویقبلنی ویصدق]

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547،548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547،548 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 321 پر درج ہے

دعوتی۔ الاذرية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم فهم لا يقبلون۔ ولما
بلغت اشد عمری و بلغت اربعين سنة جاء تنى نسيم الوحى بريا عنايات
ربي ليزيد معرفتي ويقيني ويرتفع حجبي واكون من المستيقنين فاول ما
فتح علىّ بابه هو الرؤيا الصالحة فكنت لا ارى رؤيا الا جاءت مثل فلق
الصبح و انى رايت فى تلك الايام رؤيا صالحة صادقة قريباً من الفين او
اكثر من ذالك۔ منها محفوظة فى حافظتى وكثير منها نسيتها۔ ولعل
الله يكررها فى وقت اخر ونحن من الآملين۔ ورايت فى غلواء شبابى
وعند دواعى التصابى كانى دخلت فى مكان وفيه حفدتى وخدمى فقلت
طهروا فراشى فان وقتى قد جاء ثم استيقظت و خشيت على نفسى
وذهب وهلى الى انى من المائتين۔ ورايت ذات ليلة و انا غلام
حديث السن كانى فى بيت لطيف نظيف يذكر فيها رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت ايها الناس اين رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشاروا
الى حجرة فدخلت مع الداخلين۔ فبشّ بى حين وافيته۔ وحيانى باحسن
ما حييته وما انسى حسنه وجماله وملاحته وتحننه الى يومى هذا۔ شغفنى
حباً وجذبنى بوجه حسين قال ما هذا بيمينك يا احمد فنظرت فاذا
كتاب بيدى اليمنى وخطر بقلبى انه من مصنفاتى قلت يا رسول الله
كتاب من مصنفاتى قال ما اسم كتابك فنظرت الى الكتاب مرة اخرى
وانا كالمتحيرين۔ فوجدته يشابه كتاباً كان فى دار كتبى واسمه
قطبى قلت يا رسول الله اسمه قطبى قال ارنى كتابك القطبى فلما

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 321 پر درج ہے

حوالہ نمبر 393

۱۱ اگست ۱۸۹۲ء

"مَیں نے رات کو جس قدر آں مکرم کے لئے دعا کی اور جس حالتِ پُرسوز میں دعا کی اُس کو خداوند کریم خوب جانتا ہے...... دعا کی حالت میں یہ الفاظ منجانب اللہ زبان پر جاری ہوئے :-

لَوٰی عَلَیْهِ (اَوْ) لَا وَلِیَّ عَلَیْهِ[1]

اور یہ خدا تعالیٰ کا کلام تھا اور اُسی کی طرف سے تھا۔"

(مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ مورخہ ۲۶ اگست ۱۸۹۲ء۔ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۲۲)

۱۴ اگست ۱۸۹۲ء

۱۴ اگست ۱۸۹۲ء مطابق ۲۰ محرم ۱۳۰۹ھ "آج خواب میں مَیں نے دیکھا کہ محمدی بیگم جس کی نسبت پیشگوئی ہے باہر کسی بچھیہ میں معہ چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے اور سر اس کا شاید منڈا ہوا ہے اور بدن سے ننگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے۔ مَیں نے اُس کو تین مرتبہ کہا ہے کہ تیرے سر منڈی ہونے کی یہ تعبیر ہے کہ تیرا خاوند مر جائے گا اور مَیں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر آمارے ہیں اور پھر خواب میں مَیں نے یہی تعبیر کی ہے۔ اور اسی رات والدہ محمود نے خواب میں دیکھا کہ محمدی (بیگم) سے میرا نکاح ہو گیا ہے اور ایک کاغذ مہر ان کے ہاتھ میں ہے جس پر ہزار روپیہ مہر لکھا ہے اور شیرینی منگوائی گئی ہے اور پھر میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں صفحہ ۱۴۴ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

۲۰ اگست ۱۸۹۲ء

"آج رات بوقت دو بجے مَیں نے دیکھا کہ ایک سانپ صاحب جان مرحومہ کے گھر میں پھرتا ہے۔ پھر وہ زمین پر بیٹھ گیا اور محمد سعید نے اس کے سر پر انگلی رکھی تا اس کو قتل کرے۔ پھر مَیں نے بھی انگلی رکھ دی تب اس کے سر میں آگ لگ گئی مگر مجھے معلوم ہوا کہ میری انگلی کو اس نے کاٹا ہے۔ انگلی دہنی طرف کی سبابہ تھی متورم ہو گئی اور اندیشہ رہا کہ اس کا اثر دل کو نہ پہنچے مگر پہنچنا معلوم نہیں ہوا اور اسی خواب میں معلوم ہوا کہ کچھ تکلیف

بقیہ حاشیہ :-

جماعت جو مہاراجہ پرتاپ سنگھ کی حالت سے واقف اور ان پر قابو یافتہ تھی انہیں یہ شبہ تھا کہ کسی وقت مہاراجہ پرتاپ سنگھ کو معزول کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ مہاراجہ امر سنگھ ہو جائیں گے۔ یہ دراصل سیاسی اور اقتداری جنگ تھی اور اس کو مذہب کا رنگ دیا گیا کہ حضرت مولوی صاحب راجہ امر سنگھ کو جب وہ مہاراجہ ہو جائیں گے مسلمان کر لیں گے۔ اس قسم کی سازش کر کے آپ کو اور مولوی محمد علی چشتی کو جموں سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا۔ آپ نے حضرت اقدس کو اطلاع دی۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس نے..... خط لکھا۔" (حیاتِ احمد جلد چہارم صفحہ ۳۴۳)

[1] (ترجمہ از مرتب) اس پر مہربان ہوا (یا) اس کے مقابلہ میں کوئی دوست نہیں۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 160 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 321 پر درج ہے

سو اُنکا جواب اسلام کی حقانیت کا ثبوت دینا ہے نہ یہ کہ لوگوں پر تلوار چلانا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی حالت کے ہم رنگ پا کر اُنکے لئے حضرت مسیح کی مانند بغیر سیف و سنان کے مصلح بھیجا اور اُس مصلح کو تب ایک مُنہ کرنیکے لئے صرف آسمانی حربہ دیا اور جیسا کہ عیسیٰ عند منارۃ دمشق کے لفظوں سے چودھویں صدی کا مفہوم ہوتا ہی وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر آیا اور جیسا کہ آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے عدد سے ۱۲۷۵ نکلتے ہیں اسی زمانہ میں وہ اصلاح خلق کے لئے طیار کیا گیا۔ اور جیسا کہ قرآن کریم نے بشارت دی کہ امواج فتن نصاریٰ کے وقت میں نفخ صور ہوگا ایسا ہی اُسکا ظہور ہوا اور کئی بندگان خدا نے الہام پا کر اُسکے ظہور سے پہلے اُسکے آنے کی خبر دی بلکہ بعض نے تیس برس پہلے اُسکے ظہور سے اُسکا نام بتلایا اور یہ کہا کہ مسیح موعود یہی ہے اور دراصل عیسیٰ فوت ہو چکا ہی اور بہت سے صاحب مکاشفات نے چودھویں صدی کو مسیح موعود کے آنیکا زمانہ قرار دیا اور اپنے الہامات لکھ گئے۔ اب اسکے بعد ایسے امور میں تصریحات بالغیب کی بھی کچھ گنجایش نکلنی چاہیئے اور کیا ثبوت ہو سکتا ہی۔

پھر ماسوا اسکے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبد اللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہی قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہی یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہیں کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اُسکی خاطر سے کسی اُسکے دشمن کو اُسکی دُعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اُس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔ سو پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو

ے الجمعة

شہادۃ القرآن صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 375 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 322 پر درج ہے

حوالہ نمبر 395

اپنی پہلی عادات کی طرف پھر رجوع کریں۔ یہی سنت اللہ ہے کہ قرآن کریم اور دوسری الٰہی کتابوں سے ثابت ہوتی ہے اور چونکہ یہ سنت مستمرہ اور عادت مقررہ حضرت باری جل اسمہٗ کی ہے جس کا ذکر اس کی تمام کتابوں میں پایا جاتا ہے اس لیے انذار اور تخویف کے الہامات میں کچھ ضرور نہیں ہوتا کہ شرط کے طور پر اس سُنّت اللہ کا الہام میں ذکر بھی کیا جائے۔ کیونکہ کوئی الہام اس سنت اللہ کے مخالف ہو ہی نہیں سکتا جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں دائمی طور پر پائی جاتی ہے۔ وجہ یہ کہ ہر ایک الہام کے لیے کتاب الٰہی بطور امام اور مہیمن کے ہے اور ضرور ہے کہ الہام اپنے امام کی سنن اور حدود سے تجاوز نہ کرے ورنہ وہ الہام الٰہی نہیں ہو سکتا۔

اب بعد اس تمہید کے جاننا چاہیئے کہ یہ پیشگوئی بھی بطور انذار اور تخویف کے تھی۔ اور موت کا وعدہ بھی بطور عذاب کے وعدہ کے تھا۔ کیونکہ اس کی بنیاد یہ تھی کہ جو دختر احمد بیگ مسمّی سلطان محمد سے بیاہی گئی۔ اس کا والد اور اس کے اقارب اور عزیز بہت بیدین تھے اور تکذیب حق میں حد سے بڑھے ہوئے تھے اور ایک ان میں سے سخت دہریہ تھا جو اسلام سے مرتد ہو کر اسلام کے مخالف اشتہار چھپاتا اور خدا تعالیٰ کے پاک دین کی بے ادبیاں کرتا تھا اور دوسرے سب اس کے موافق اور محبت تھے۔ سو ایسا اتفاق ہوا کہ ایک مرتبہ اُس نے اشتہار چھپایا اور اسلام کی بہت توہین کی اور اس عاجز سے اسلام کی صداقت کے لیے نشان چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر ٹھٹھا کیا اور دوسرے اس سے الگ نہیں ہوئے بلکہ اس کے ساتھ رہے اس لیے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ ان کو وہ نشان دکھلاوے جس سے وہ ذلیل ہوں پس اُس نے اُن تمام ملحد گروہ کے حق میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَيَرُدُّهَا اِلَيْكَ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ یعنی ان لوگوں نے ہمارے نشانوں کی تکذیب کی اور ان سے ٹھٹھا کیا۔ سو خدا اُن کے شر دور کرنے کے لیے تیرے لیے کافی ہوگا اور انہیں یہ نشان دکھلائے گا کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائے گی اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائے گا یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئے گی۔ اور خدا سب روکیں درمیان سے اُٹھا دے گا۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ تیرا رب ایسا قادر ہے کہ جس کام کا وہ ارادہ کرے اس کام کو وہ اپنے

نوٹ ۱۔ اس عادت اللہ سے تو سارا قرآن اور پہلی سماوی کتابیں بھری ہوئی ہیں کہ عذاب کی پیشگوئیوں کی میعاد توبہ اور استغفار سے اور حق کی عظمت کا خوف اپنے دل پر ڈالنے سے ٹلتی رہی ہے۔ جیسا کہ یونس نبی کا قصہ ہی اس پر شاہد ہے۔ جن کی قوم کو قطعی طور پر بغیر بیان کسی شرط کے چالیس دن کی میعاد بتلائی گئی تھی۔ لیکن حضرت آدم سے لے کر ہمارے نبی صلعم تک ایسی کوئی نظیر کسی نبی کے عہد میں نہیں ملے گی اور نہ کسی ربانی کتاب میں اس کا پتہ ملے گا کہ کسی شخص یا کسی قوم نے عذاب کی خبر سُن کر اور اس کی میعاد سے مطلع ہو کر قبل نزول عذاب توبہ اور خوف الٰہی کی طرف رجوع کیا ہو اور پھر بھی ان پر تیغ برسے ہوں یا اور کسی عذاب سے وہ ہلاک کئے گئے ہوں اور اگر کسی کی نظر میں کوئی بھی نظیر ہو تو پیش کرے اور یاد رکھے کہ وہ ہرگز کسی ربانی کتاب سے پیش نہیں کر سکے گا پس یہ حق ایک شفق علیہ صداقت سے انکار کر کے اپنے تئیں جہنم کا ایندھن نہ بنا دیں۔ منہ

مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 397، 398 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 323 پر درج ہے

منشاء کے موافق ضرور پورا کرتا ہے۔ سو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اس قوم کے لیے نشان تھا جو بیباکی اور نافرمانی اور ٹھٹھے میں حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے اور اس الہام کی تفصیل یعنی فقرہ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ کی شرح دوسرے الہاموں سے یہ معلوم ہوئی تھی کہ خدا تعالیٰ احمد بیگ کو نکاح سے تین سال کے اندر بلکہ بہت قریب موت دے گا اور اس کے داماد کو اڑھائی سال کے اندر روز نکاح سے وفات دے گا اور جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں احمد بیگ میعاد کے اندر یعنی روز نکاح سے چھ ماہ بعد وفات پا گیا اور ان نے ڈرانے والے الہام کی کیفیت دیکھ لی جو اس کو سنایا گیا تھا۔ ویسا ہی اس کے بیدین اقارب کو اس کے مرنے کا صدمہ کامل طور پر پہنچ گیا۔ لیکن اس کا داماد جو ڈھائی سال کے اندر فوت نہ ہوا تو اس کی یہی وجہ تھی جو اس عبرت انگیز واقعہ کے بعد جو احمد بیگ اس کے خسر کی وفات تھی ایک شدید خوف اور حزن اس کے دل پر وارد ہو گیا۔ اور نہ صرف اس کے دل پر بلکہ اس کے تمام متعلقین کو اس خوف اور حزن نے گھیر لیا اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب دو آدمی کی موت ایک ہی پیشگوئی میں بیان کی گئی ہو اور ایک ان میں سے میعاد کے اندر مر جائے تو وہ جو دوسرا باقی ہے اس کی بھی کمر ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ ایک ہی موت کے دونوں نیچے تھے۔ پس جو زندہ رہ گیا ہے وہ جب ایسی موت کو دیکھتا ہے ایک ایسا جانکاہ غم اس کو پکڑ لیتا ہے کہ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ یعنی وہ بھی قریب قریب میت ہی کے ہوتا ہے۔ سو ایک دانا سوچ سکتا ہے کہ احمد بیگ کے مرنے کے بعد جس کی موت پیشگوئی کی ایک جزو تھی دوسری جز والے کا کیا حال ہوا ہو گا گویا وہ جیتا ہی مر گیا ہو گا۔ چنانچہ اس کے بزرگوں کی طرف سے دو خط ہمیں بھی پہنچے جو ایک حکیم صاحب باشندہ لاہور کے ہاتھ سے لکھے ہوئے تھے جن میں انہوں نے اپنے توبہ اور استغفار کا حال لکھا ہے سو ان تمام قرائن کو دیکھ کر ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ تاریخ وفات سلطان محمد قائم نہیں رہ سکتی کیونکہ ایسی تاریخیں جو تخویف اور انذار کے نشانوں میں سے ہوتی ہیں ہمیشہ بطور تقدیر معلق کے ہوتی ہیں اور سلطان محمد اور اس کے اقارب اس لیے مجرم ٹھہر گئے کہ انہوں نے یہ گناہ کیا کہ ان کو ہم نے بار بار بوساطت بعض مخلصوں اور نیز خطوط کے ذریعہ سے بہت کھول کر سنا دیا تھا کہ یہ پیشگوئی ایک قوم سرکش کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تم ان کے ساتھ مل کر ویسے ہی مستوجب عذاب مت بنو مگر چونکہ وہ بھی سخت دل اور دنیا پرست تھے اس لیے انہوں نے نہ مانا اور اسی طرح ٹھٹھا اور ہنسی کی اور اپنی بیباکی سے اس رشتہ سے دستکش نہ ہوئے۔ مگر احمد بیگ کی وفات کے بعد ان کے دلوں پر سخت رعب طاری ہوا۔ اور انہوں نے ربانی پیشگوئی کے خوف و غم کو کسی قدر اپنے دلوں پر غالب کر لیا۔ اور اگرچہ سخت دل بہت تھے لیکن احمد بیگ کے مرنے نے ان کی کمر توڑ دی اور اسی وجہ سے انکی طرف سے عذر اور پشیمانی کے خط بھی پہنچے اور جبکہ وہ اپنے دلوں میں بہت ڈرے اور سخت ہراساں ہوئے پس ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کے موافق تمسیخ عذاب کو کسی اور موقع پر ڈال دے یعنی ان دنوں پر جبکہ وہ لوگ اپنی حالت بیباکی اور تکبر اور غفلت کی طرف کامل طور سے رجوع کریں کیونکہ عذاب کی میعاد ایک تقدیر معلق ہوتی ہے

مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 397، 398 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 323 پر درج ہے

حوالہ نمبر 396

جو خوف اور رجوع سے دوسرے وقت پر جا پڑتی ہے جیسا کہ تمام قرآن اس پر شاہد ہے لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لیے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لاتبدیل لکلمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالےٰ کا کلام باطل ہوتا ہے۔ سو ان دنوں کے بعد جب خدا تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو دیکھے گا کہ سخت ہو گئے اور انہوں نے اس ڈھیل اور مہلت کا قدر نہ کیا جو چند روز تک ان کو دی گئی تھی تو وہ اپنی پاک کلام کی پیشگوئی پوری کرنے کے لیے متوجہ ہوگا اور اسی طرح کریگا جیسا کہ اس نے فرمایا کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اُٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔ اب اس عظیم الشان پیشگوئی سے ظاہر ہے کہ وہ کیا کیا کرے گا اور کون کون سی قہری قدرت دکھلائے گا اور کس کس شخص کو روک کی طرح سمجھ کر اس دُنیا سے اُٹھائے گا۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو قریباً سات برس سے شائع ہو چکی ہے اور اس وقت سے بذریعہ اشتہارات شائع ہے جبکہ احمد بیگ کی دختر کا سلطان محمد سے ناطہ بھی نہیں ہوا تھا بلکہ کسی کے خیال میں بھی نہیں تھا کہ اس جگہ ناطہ ہوگا۔ سو خدا نے اور روکیں تو اس عورت کے نکاح کے بعد اُٹھا لیں یعنی احمد بیگ اور اس کی دو ہمشیرہ کو جو سخت مانع تھی اس دُنیا سے اُٹھا لیا۔ باقی جو کچھ خدا تعالیٰ کریگا لوگ دیکھیں گے۔ یہ نشان ہے جو ایسے لوگوں کو دیا جائے گا جو ہماری قوم اور کنبہ سے خدا سے اور خدا کے دین سے منکر اور اس غفلت خانہ سے محبت لگائے بیٹھے ہیں لیکن اب بہتیرے جاہل اس میعاد گذرنے کے بعد ہنسی کریں گے[ﻪ] اور اپنی بدنصیبی سے صادق کا نام کاذب رکھیں گے لیکن وہ دن جلد آتے جاتے ہیں کہ جب یہ لوگ شرمندہ ہوں گے اور حق ظاہر ہوگا اور سچائی کا نور چمکے گا اور خدا تعالیٰ کے غیر متبدل وعدے پورے ہو جائیں گے۔ کیا کوئی زمین پر ہے جو اُن کو روک سکے؟ بدبخت انسان بدظنی کی طرف جلدی کرتا ہے۔ اور حلیم طبیعت اور عمیق فکر کے ساتھ نہیں سوچتا۔

اے بدفطرتو! اپنی فطرتیں دکھلاؤ۔ لعنتیں بھیجو، ٹھٹھے کرو اور صادقوں کا نام کاذب اور دروغگو رکھو، لیکن عنقریب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے۔ تم ہم پر لعنت کرو تا فرشتے تم پر لعنت کریں۔ میں نے

ﻪ نوٹ:۔ جاننا چاہیے کہ اسلامی پیشگوئیاں بھی منجملہ سماوی علوم کے ایک عظیم الشان علم ہے جو ربانی کتاب کی سُنتوں اور قانون سے باہر نہیں ہوسکتیں اور جو لوگ ان کی نسبت کچھ رائے ظاہر کریں اُن پر فرض ہے کہ پہلے ربانی کتاب کا علم ان کو حاصل ہو کیونکہ پیشگوئیاں الٰہی کتاب کے زیر سایہ چلتی ہیں۔ منہ

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 399 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 323 پر درج ہے

وتواترت ريح دفركم. فهمت ان النصح لا يأخذ فيكم ولا ينفعكم قول ناصح كما لا ينفع المتمردين. فتأوهت آهة الثكلان وعيناي تهملان ودعوت الله ايّاماً سجداً او قياماً وخررت امام حضرته واستطرحت بين يديه مبتغياً اليه اذيال وسيلته ورفعت صرخي كعقيرة المتألمين.

فرئى الله برحائي واعتداء اعدائي وقلة اخلائي وبشرني بفتوحات وآيات وكرامات ومنّ علي بتائيده المبين. فمنها ما وعدني ربي في عشيرتي الاقربين. انهم كانوا يكذبون بآيات الله وكانوا بها يستهزؤن ويكفرون بالله ورسوله وقالوا لا حاجة لنا الى الله ولا الى كتابه ولا الى رسوله خاتم النبيين وقالوا لا نتقبل آية حتى يرينا الله آية في انفسنا وانا لا نؤمن بالفرقان ولا نعلم ما الرسالة وما الايمان وانا من الكافرين فدعوت ربي بالتضرع والابتهال ومددت اليه ايدي السوال فالهمني ربي وقال سأريهم آيةً من انفسهم واخبرني وقال انني سأجعل بنتاً من بناتهم آية لهم. فسماها وقال انها سيجعل ثيبة ويموت بعلها وابوها الى ثلث سنة من يوم النكاح ثم نردها اليك بعد موتهما ولا يكون احد منهما من العاصمين وقال انا رادوها اليك لا تبديل لكلمات الله ان ربك فعال لما يريد. فقد ظهر احد وعديه ومات ابوها في وقت موعود فكونوا الوعده الآخر من المنتظرين فتأملوا في هذا تأمل المنتقد وانظروا بالمصباح المتقد هل هو فعل الله تعالى او كيد المفترين. وهل يجوز ان يستجيب الله دعاء ملحد كافر كما يستجيب دعاء المقبولين. وكيف يخفى امر رجل يميت الله لاجل اعزازه واجلاله رجلين ويجعله في انباءه الغيبية من الصادقين ان الله لا يظهر على غيبه احداً الا من ارتضى من رسول الذي ارسله لاصلاح الخلق في زي الانبياء والمحدثين. ومنها ما وعدني ربي واستجاب دعائي في رجل مفسد عدو الله ورسوله المسمى ليكهرام الفشاوري واخبرني انه من الهالكين. انه

مرزا قادیانی کا الہام بمندرجہ تالیف "کرامات الصادقین" سرورق آخر نمبر 1 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 162

یہ حوالہ صفحہ 324 پر درج ہے

حوالہ نمبر 398

۳۲۴

مگر رہ کہ اللہ جلشانہٗ خوب جانتا ہے کہ میں اپنے دعوٰی میں صادق ہوں نہ مفتری ہوں نہ دجال نہ کذاب۔ اِس زمانہ میں کذّاب اور دجّال اور مفتری پہلے اِس سے کچھ تھوڑے نہیں تھے تا خدا تعالیٰ صدی کے سر پر بھی بجائے ایک مجدد کے جو اسکی طرف سے مبعوث ہو۔ ایک دجّال کو قائم کرکے اور بھی فتنہ اور فساد ڈال دیتا مگر جو لوگ سچائی کو نہ سمجھیں اور حقیقت کو دریافت نہ کریں اور تکفیر کی طرف دوڑیں میں اُنکا کیا علاج کروں میں اُس بیمار دار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے اِس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہگین ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا۔ اے ہادی اور رہنما اِن لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ اِن کو بصیرت بخش اور آپ اِن کے دلوں کو سچائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہوں کہ میری دُعائیں خطا نہیں جائیں گی۔ کیونکہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس کی طرف بلاتا ہوں یہ سچ ہے کہ اگر میں اُس کی طرف سے نہیں ہوں اور ایک مفتری ہوں تو وہ بڑے عذاب سے مجھ کو ہلاک کرے گا۔ کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عزّت نہیں دیتا کہ جو صادق کو دیجاتی ہے۔ میں نے جو ایک پیشگوئی جسپر آپنے میرے صادق اور کاذب ہونے کا حصر کر دیا آپکی خدمت میں پیش کی ہے یہی میرے صدق اور کذب کی شناخت کیلئے ایک کافی شہادت ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ کذّاب اور مفتری کی مدد کرے۔ لیکن ساتھ اِس کے میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اِس پیشگوئی کے متعلق دو پیشگوئی اور ہیں جن کو میں اشتہار ۱۰ ر جولائی ۱۸۸۸ء میں شائع کر چکا ہوں جن کا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اُس عورت کو بیوہ کرکے میری طرف رد کریگا۔ اب انصاف سے دیکھیں کہ نہ کوئی انسان اپنی حیات پر اعتماد کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعوٰی کر سکتا ہے کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا۔ یا فلاں

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 324، 325 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 324، 325 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 325 پر درج ہے

وقت تک مرجائیگا۔ مگر میری اس پیشگوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں۔ **اوّل** نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ **دوم** نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ **سوم** پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ **چہارم** اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مر جانا۔ **پنجم** اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ **ششم** پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اسکے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔ اب آپ ایمانا کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں اور ذرہ اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیشگوئی سچے ہو جانے کی حالت میں انسان کا فعل ہو سکتی ہے۔ پھر اگر اس پیشگوئی پر جو لڑکی کے باپ کے متعلق ہے جو ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو پوری ہو گئی آپکا دل نہیں ٹھہرتا تو آپ اشاعۃ السنّہ میں ایک اشتہار حسب اپنے اقرار کے دیدیں کہ اگر یہ دوسری پیشگوئیاں بھی پوری ہو گئیں تو اپنے ظنون باطلہ سے توبہ کرونگا اور دعوے میں سچا سمجھ لونگا اور ساتھ اس کے خدا تعالیٰ سے ڈر کر یہ بھی اقرار کر دیں کہ ایک تو ان میں سے پوری ہو گئی اور اگر اس پیشگوئی کے پورا ہو جانے کا آپکے دل میں زیادہ اثر نہ ہو تو اس قدر تو ضرور چاہیئے کہ جبتک اخیر ظاہر نہ ہو کف لسان اختیار کریں جب ایک پیشگوئی پوری ہو گئی تو اسکی کچھ تو ہیبت آپ کے دل پر چاہیئے۔ آپ تو میری ہلاکت کے منتظر اور میری رسوائی کے دنوں کے انتظار میں ہیں اور خدا تعالیٰ میرے دعویٰ کی سچائی پر نشان ظاہر کرتا ہے اگر آپ اب بھی نہ مانیں تو میرا آپ پر زور ہی کیا ہے لیکن یاد رکھیں کہ انسان اپنے اوائل ایام انکار میں بباعث کسی اشتباہ کے معذور ٹھہر سکتا ہے لیکن نشان دیکھنے پر ہرگز معذور نہیں

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 324، 325 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 324، 325 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 325 پر درج ہے

شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہؓ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔ یا شہرت عام کے لحاظ سے یُوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سیادت سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے۔ مگر مَیں اِسپر ایمان لاتا اور اِسی پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فارس اور بنی فاطمہؓ سے ہے۔ کیونکہ اِسی پر الہامِ الٰہی کے تواتر نے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔	
ایک دفعہ جس کو قریباً اکیس برس کا عرصہ ہوا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا اشکر نعمتی رئیت خدیجتی انك الیوم لذو حظٍ عظیم۔ ترجمہ۔ میری نعمت کا شکر کر۔ تُونے میری خدیجہ کو پایا آج تو ایک حظِ عظیم کا مالک ہے۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸۔ اور اُسی زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا بکر و ثیّب یعنے ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔ یہ مؤخر الذکر الہام مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو بھی سُنا دیا گیا تھا۔ لیکن الہام مذکورہ بالا جس میں خدیجہ کے پانے کا وعدہ ہے۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۸ میں درج ہوکر نہ صرف محمد حسین بلکہ لاکھوں انسانوں میں اشاعت پاچکا تھا۔ ہاں شیخ محمد حسین مذکور ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو سب سے زیادہ اس پر اطلاع ہے۔ کیونکہ اُس نے براہین احمدیہ کے چاروں حصوں کا ریویو لکھا تھا اور اسکو خوب معلوم تھا کہ ان صفات کی ایک باکرہ بیوی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جو خدیجہ کی اولاد میں سے یعنے سیّد ہوگی۔ جیساکہ الہام موصوفہ بالا میں آیا ہے۔ کر تُو میرا شکر کر اِس لئے کہ تُونے خدیجہ کو پایا یعنے تُو خدیجہ کی اولاد کو پائے گا۔ اِسی کی تائید میں وہ الہام ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۲ حاشیہ دوم اور صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ اردتُ ان استخلف فخلقت آدم۔	۵۰

تریاق القلوب صفحہ 159 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 287 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 325 پر درج ہے

انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جلّشانہٗ کے اختیار میں ہیں سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے[1] اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور انمیں سے وہ پیشگوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اسکے اجزاء یہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اُس کا جو اُسکی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

اور اگر اب بھی یہ تمام ثبوت میاں عطا محمد صاحب کے لئے کافی نہ ہوں تو پھر طریق سہل یہ ہے کہ اس تمام رسالہ کو غور سے پڑھنے کے بعد بذریعہ کسی چھپے ہوئے اشتہار کے مجھ کو اطلاع دیں کہ میری تسلی ان اُمور سے نہیں ہوئی اور میں ابھی تک افترا سمجھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری نسبت کوئی نشان ظاہر ہو تو میں انشاء اللہ القدیر اُنکے بارہ میں توجہ کرونگا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی مخالف کے مقابل پر مجھے مغلوب نہیں کریگا کیونکہ میں اُسکی طرف سے ہوں اور اُسکے دین کی تجدید کیلئے اُسکے حکم سے آیا ہوں لیکن چاہیئے کہ وہ اپنے اشتہار میں مجھے عام اجازت دیں کہ جس طور سے میں اُنکے حق میں الہام پاؤں اُسکو شائع کرا دوں اور مجھے تعجب ہے کہ جس حالت میں مسلمانوں کو کسی مجدد کے ظاہر ہونے کے وقت خوش ہونا چاہیئے یہ پیچ و تاب کیوں ہے اور کیوں انکو بُرا لگا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی حجت پوری کرنے کیلئے ایک شخص کو مامور کر دیا ہے لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ حال کے اکثر مسلمانوں کی ایمانی حالت نہایت ردّی ہو گئی ہے اور فلسفہ کی موجودہ زہر نے اُنکے اعتقاد کی بیخکنی کر دی ہے اُنکی زبانوں پر بیشک اسلام ہے لیکن دل اسلام سے بہت دور جا پڑے

[1] "اور" سے لیکر "رکھتی ہے" تک طبع بار دوم میں موجود نہیں۔ شمس

شہادت القرآن صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 376 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 328 پر درج ہے

اگر اب بھی عیسائی باز نہ آویں تو بہتر ہے کہ ہم اور اُن کے چند سرگروہ مباہلہ کے طور پر میدان میں آکر خدا کے انصاف سے فتویٰ لے لیں۔ جھوٹے پر بغیر تعیین کسی فریق کے لعنت کرنا کسی مذہب میں ناجائز نہیں۔ نہ ہم میں نہ عیسائیوں میں نہ یہودیوں میں۔ یہی وجہ ہے کہ پادری وائیٹ بریخت شملہ جانے سے کچھ عرصہ پہلے چند اپنے عیسائیوں کے ساتھ قادیان میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ آتھم نہیں مرا۔ میں نے کہا کہ اُس نے اسلامی پیشگوئی سے ڈر کر پیشگوئی کی شرط سے فائدہ اُٹھایا۔ اور خود اقرار کیا کہ میں ڈرتا رہا اور ان حملوں کا ثبوت نہ دے سکا جو ڈرنے کی وجہ ٹھہرائی۔ وائیٹ نے کہا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو۔ میں نے کہا کہ بیشک جھوٹوں پر لعنت وارد ہوگی۔ اگر آتھم جھوٹا ہے یا میں تو خدا اس کا فیصلہ کر دیگا۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس لعنت کا اثر آتھم پر وارد ہوگیا۔

کہ اب میں کذاب کہلا کر اپنی قوم کی طرف واپس نہیں جاؤں گا اور دوسری راہ لی۔ دیکھو تفسیر در منثور تحت تفسیر آیت مغاضبا۔ اور دیکھو صفحہ ۱۴ اشتہار چہارم انعامی چار ہزار روپیہ ◆

ہم اس جگہ حضرت سید حسن صاحب کو ہی منصف ٹھہراتے ہیں کہ کیا آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا کا یہ الہام جھوٹا نکلا اور نعوذ باللہ یونس کذاب تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا علم اکثر لوگوں سے جاتا رہا ہے اور بظاہر اہلحدیث بھی کہلاتے ہیں۔ مگر حدیثوں کے مغز سے ناواقف ہیں۔ ہم بار بار لکھ چکے ہیں۔ کہ انہی قصوں کے لحاظ سے اہل سنت کا یہ عام عقیدہ ہے کہ وعید کی میعاد کی تاخیر کسی سبب توبہ یا خوف کی وجہ سے جائز ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مسلمان کہلا کر اور ان احادیث کو پڑھ کر پھر اُس پیشگوئی کی تکذیب کی جائے جو یونس کی پیشگوئی سے ہم شکل ہے اور ایسے امور میں اس عاجز کو کاذب ٹھہرایا جائے جن میں دوسرے انبیاء بھی شریک ہیں ◆

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسا ہی پوری کر دے گا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے۔ اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے یہانتک کہ بائبل کی بعض پیشگوئیوں میں دنوں کے سال بنائے گئے ہیں۔ جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ ذرا شرم کرنی چاہیئے کہ جس حالت میں خود احمد بیگ اسی پیشگوئی کے مطابق میعاد کے اندر فوت ہوگیا اور وہ پیشگوئی کے اول نمبر پر تھا تو پھر اگر خدا کا خوف ہو تو اس پیشگوئی کے نفس مفہوم میں شک کیا جاوے۔ کیونکہ ایک وقوع یافتہ امر کی یہ دوسری جزء ہے۔ جس حالت میں خدا اور رسول

انجام آتھم صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 31 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 328 پر درج ہے

انّ البلاء علی عقبک ۱۸۸۶ء میں ہوا تھا اس میں صریح شرط توبہ کی موجود تھی۔ اور الہام کذّبوا بآیاتنا اس شرط کی طرف ایما کر رہا تھا پس جبکہ بغیر کسی شرط کے یونس کی قوم کا عذاب ٹل گیا۔ تو شرطی پیشگوئی میں ایسے خوف کے وقت میں کیوں تاخیر ظہور میں نہ آتی۔ یہ اعتراض کیسی بے ایمانی ہے جو تعصب کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ میں نے نبیوں کے حوالے بیان کر دیئے۔ حدیثوں اور آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا۔ مگر یہ نابکار قوم ابھی تک حیا اور شرم کی طرف رُخ نہیں کرتی۔

یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر یک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اس کی سنتوں اور طریقوں کا تم میں علم نہیں رہا۔ اس لئے تمہیں یہ ابتلا پیش آیا۔

براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ جو اسوقت میرے پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے۔ جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ میں مذکور ہے۔ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنّة۔ یا مریم اسکن انت و زوجک الجنّة۔ یا احمد اسکن انت و زوجک الجنّة۔ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا۔ اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم۔ یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا۔ پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس کو مسیح سے مشابہت ملی۔ اور نیز اس وقت مریم کی طرح کئی ابتلا پیش آئے جیسا کہ مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت یہودیوں کی بدظنیوں کا ابتلا پیش آیا اور تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے۔ اُس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا۔ اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے۔ جس کا بھید اسوقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے وہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔

انجام آتھم [ضمیمہ] صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 338 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 329 پر درج ہے

کو نہیں سمجھتے کہ انسان کی فطرت میں یہ بھی ایک خاصہ ہے کہ وہ باوجود شقی ازلی ہونے کے شدت خوف اور ہول کے وقت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیتا ہے لیکن اپنی شقاوت کی وجہ سے پھر بلا سے رہائی پاکر اس کا دل سخت ہو جاتا ہے جیسے فرعون کا دل ہر یک رہائی کے وقت سخت ہوتا رہا سو ایسے رجوع کا نام خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں منافقانہ رجوع نہیں رکھا کیونکہ منافق کے دل میں کوئی سچا خوف نازل نہیں ہوتا اور اس کے دل پر حق کا رعب اثر نہیں ڈالتا لیکن اس شقی کے دل میں راہ راست کی عظمت کو خیال میں لاکر ایک سچا خوف پیشگوئی کے سننے کے وقت میں بالفعل میں بھر جاتا ہے مگر چونکہ شقی ہے اس لئے یہ خوف اسی وقت تک رہتا ہے جب تک نزول عذاب کا اس کو اندیشہ ہوتا ہے اس کی مثالیں قرآن کریم اور بائبل میں بکثرت ہیں جن کو ہم نے رسالہ **انوار الاسلام** میں تفصیل لکھ دیا ہے غرض منافقانہ رجوع درحقیقت رجوع نہیں ہے لیکن جو خوف کے وقت میں ایک شقی کے دل میں دفعی طور پر ایک ہراس اور اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے اس کو خدا تعالیٰ نے رجوع میں ہی داخل رکھا ہے اور سنت اللہ نے ایسے رجوع کو دنیوی عذاب میں تاخیر پڑنے کا موجب ٹھہرایا ہے گو اخروی عذاب ایسے رجوع سے ٹل نہیں سکتا مگر دنیوی عذاب ہمیشہ ٹلتا رہا ہے اور دوسرے وقت پر جا پڑتا رہا ہے قرآن کو غور سے دیکھو اور جہالت کی باتیں مت کرو اور یاد رہے کہ آیۃ لن یؤخر اللّٰہ نفسا کو اس مقام سے کچھ تعلق نہیں اس آیت کا مصداق یہ ہے کہ جب تقدیر مبرم آجاتی ہے تو ٹل نہیں سکتی مگر اس جگہ بحث تقدیر معلق میں ہے جو مشروط بشرائط ہے جبکہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں آپ فرماتا ہے کہ میں استغفار اور تضرع اور غلبہ خوف کے وقت میں عذاب کو کفار کے سر پر سے ٹال دیتا رہا اور ٹالتا رہا ہوں پس اس سے بڑھ کر سچا گواہ اور کون ہے جس کی شہادت قبول کی جائے۔

(۷) ساتواں اعتراض یہ ہے اگر رجوع کے بعد عذاب ٹل سکتا ہے تو آپ بھی

انوار الاسلام صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 80 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 329 پر درج ہے

کذاب ٹھہر چکا۔ جبکہ وہ سُن چکے تھے کہ قوم نے توبہ کی اور ایمان لے آئی۔ پس اگر یہ شرط بھی ان کی وحی میں داخل ہوتی تو اُن کو خوش ہونا چاہیئے تھا کہ پیشگوئی پوری ہوئی نہ یہ کہ وہ وطن چھوڑ کر ایک بھاری مصیبت میں اپنے تئیں ڈالتے۔ قرآن کا لفظ لفظ اسی پر دلالت کر رہا ہے کہ وہ سخت ابتلا میں پڑے اور حدیث نے کیفیت ابتلا کی یہ بتلائی۔ پس اب بھی اگر کوئی شیخ و شاب منکر ہو تو یہ صریح اس کی گردن کشی ہے۔

اور ہم اس مضمون کو اس پر ختم کرتے ہیں کہ اگر ہم سچے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو پورا کر دے گا اور اگر یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو ہمارا انجام نہایت بد ہوگا۔ اور ہرگز یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوں گی رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ[1]۔ اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دُختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو اُن کو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے اور اگر اے خداوند یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے اور تیری وہ رحمت میرے ساتھ نہیں جو تیرے بندہ ابراہیم کے ساتھ اور اسحٰق کے ساتھ اور اسمٰعیل کے ساتھ اور یعقوب کے ساتھ اور موسیٰ کیساتھ اور داؤد کیساتھ اور مسیح ابن مریم کے ساتھ اور خیر الانبیاء محمد صلعم کے ساتھ اور اس اُمت کے اولیاء کرام کے ساتھ تھی تو مجھے فنا کر ڈال اور ذلتوں کے ساتھ مجھے ہلاک کر دے اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا اور تمام دشمنوں کو خوش کر اور ان کی دعائیں قبول فرما لیکن اگر تیری رحمت میرے ساتھ ہے اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا أَنْتَ وَجِيهٌ فِي حَضْرَتِي اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِي اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔ اور تُو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا يَا عِيسَى الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقْتُهُ۔ اور تُو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ اور تُو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ اور تو ہی ہے جو غالباً مجھے ہر روز کہتا رہتا ہے أَنْتَ مَعِي وَأَنَا مَعَكَ تو میری مدد کر اور میری حمایت کے لیے کھڑا ہو جا۔ وَإِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ۔

راقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

۲۷ر اکتوبر ۱۸۹۴ء

(تعداد اشاعت ۴۰۰۰) ریاض ہند امرتسر (یہ اشتہار ۲۶×۲۰/۸ کے ۱۶ صفحوں پر ہے)

---

[1] الاعراف: ۹۰

رکھتی تھی کہ ان لوگوں کو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا فکر کھانے لگتا۔ اور اس طرح ہراساں ہو کر رجوع الی الحق کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں کہ چشم دید تجربہ اس پر سخت اثر ڈالتا ہے۔ سو درحقیقت ایسا ہی ہوا۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے وارثوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ایسے غم میں ڈالا کہ گویا وہ مر گئے اور سخت خوف میں پڑ گئے اور دعاؤں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ اس جگہ بھی تاخیر ڈالتا۔ جیسا کہ آتھم کے متعلق کی پیشگوئی میں تاخیر ڈالی۔ ہم عربی مکتوب میں لکھ چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی مشروط بہ شرط تھی اور ہم یہ بھی بار بار بیان کر چکے ہیں کہ وعید کی پیشگوئی بغیر شرط کے بھی تخلف پذیر ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ یونس کی پیشگوئی میں ہوا۔ *

سو چاہیئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف **انجام** کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی۔ اور نہایت **صفائی سے ناک کٹ جائے گی**۔ اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کر دیں گے۔ سنو! اور یاد رکھو! کہ میری پیشگوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں میں ان کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک یہ لوگ میری تکذیب کریں۔ بیشک گالیاں دیں۔ لیکن اگر میری پیشگوئیاں نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں کے نمونہ پر ہیں تو ان کی تکذیب انہیں پر لعنت ہے۔ چاہیئے کہ اپنی جانوں پر رحم کریں اور رو سیاہی کے ساتھ نہ مریں۔ کیا یونس کا قصہ انہیں یاد نہیں کہ کیونکر وہ عذاب ٹل گیا جس میں کوئی شرط بھی نہ تھی۔ اور اس جگہ تو شرطیں موجود ہیں۔ اور احمد بیگ کے اصل وارث جن کی تنبیہ کے لئے یہ نشان تھا اس کے مرنے کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا نام لے لیکر روتے تھے اور پیشگوئی کی عظمت دیکھ کر اس گاؤں کے تمام مرد و عورت کانپ اٹھے تھے۔ اور عورتیں چیخیں مار کر کہتی تھیں کہ ہائے وہ باتیں سچ نکلیں چنانچہ وہ لوگ اس دن تک غم اور خوف میں تھے جب تک ان کے داماد سلطان محمد کی میعاد گذر گئی پس اس تاخیر کا یہی سبب تھا جو خدا کی قدیم سنت کے موافق ظہور میں آیا۔ خدا کے الہام میں جو توبی توبی

* اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ منہ۔

انجام آتھم صفحہ 337 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 330 پر درج ہے

ان أنهلاء علی عقبك سنتناء میں جو تھا اس میں خفیہ شرط توبہ کی موجود تھی۔ اور الہام کن تدوا بأيتننا اس شرط کی طرف ایماء کر رہا تھا پس جبکہ بغیر کسی شرط کے یونس کی قوم کا عذاب ٹل گیا۔ تو شرطی پیشگوئی میں ایسے خوف کے وقت میں کیوں تاخیر ظہور میں نہ آتی۔ یہ اعتراض کیسی بے ایمانی ہے جو تعصب کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ میں نے نبیوں کے حوالے بیان کر دیئے۔ حدیثوں اور آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا۔ مگر یہ نابکار قوم ابھی تک حیا اور شرم کی طرف رُخ نہیں کرتی۔

یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر یک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اس کی سنتوں اور طریقوں کا تم میں علم نہیں رہا۔ اس لئے تمہیں یہ ابتلا پیش آیا۔

براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ **جو اسوقت** میرے پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے۔ جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ میں مذکور ہے۔

یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة۔ یا مریم اسکن انت و زوجك الجنة۔ یا احمد اسکن انت و زوجك الجنة۔ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا۔ اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم۔ یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت **پہلی زوجہ** کا ذکر فرمایا۔ **پھر دوسری زوجہ** کے وقت میں مریم نام رکھا کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس کو مسیح سے مشابہت ملی۔ اور نیز اس وقت مریم کی طرح کئی ابتلا پیش آئے جیسا کہ مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت یہودیوں کی بدظنیوں کا ابتلا پیش آیا اور **تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے**۔ اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا۔ اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے۔ جس کا بھید **اسوقت** خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے وہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔

انجام آتھم صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 338 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 331 پر درج ہے

رکھتی تھی کہ ان لوگوں کو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا غم کھانے لگتا۔ اور اس طرح ہراساں ہو کر رجوع الی الحق کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں کہ چشم دید تجربہ اس پر سخت اثر ڈالتا ہے۔ سو درحقیقت ایسا ہی ہوا۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے وارثوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ایسے غم میں ڈالا کہ گویا وہ مر گئے اور سخت خوف میں پڑ گئے اور دعائیں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا۔ کہ خدا تعالیٰ اس جگہ بھی تاخیر ڈالتا۔ جیسا کہ آتھم کے متعلق کی پیشگوئی میں تاخیر ڈالی۔ ہم عربی مکتوب میں لکھ چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی مشروط بہ شرط تھی اور ہم یہ بھی بار بار بیان کر چکے ہیں کہ وعید کی پیشگوئی بغیر شرط کے بھی تخلف پذیر ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ یونس کی پیشگوئی میں ہوا۔ ☆

سو چاہیئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف **انجام** کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی۔ اور نہایت **صفائی سے ناک کٹ جائے گی**۔ اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوٴروں کی طرح کر دیں گے۔ سنو! اور یاد رکھو کہ میری پیشگوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں میں ان کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک یہ لوگ میری تکذیب کریں۔ بیشک گالیاں دیں۔ لیکن اگر میری پیشگوئیاں نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں کے نمونہ پر ہیں تو ان کی تکذیب انہیں پر لعنت ہے۔ چاہیئے کہ اپنی جانوں پر رحم کریں اور رُوسیاہی کے ساتھ نہ مریں۔ کیا یونس کا قصہ انہیں یاد نہیں کہ کیونکر وہ عذاب ٹل گیا۔ جس میں کوئی شرط بھی نہ تھی۔ اور اس جگہ تو شرطیں موجود ہیں۔ اور احمد بیگ کے اصل وارث جن کی تنبیہ کے لئے یہ نشان تھا اُس کے مرنے کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا نام لے لیکر روتے تھے اور پیشگوئی کی عظمت دیکھ کر اس گاؤں کے تمام مرد عورت کانپ اٹھے تھے۔ اور عورتیں چیخیں مار کر کہتی تھیں کہ ہائے وہ باتیں سچ نکلیں چنانچہ وہ لوگ اُس دن تک غم اور خوف میں تھے۔ جبتک اُن کے داماد سلطان محمد کی میعاد گذر گئی پس اس تاخیر کا یہی سبب تھا جو خدا کی قدیم سنت کے موافق ظہور میں آیا۔ خدا کے الہام میں جو توبی توبی

☆ اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد له۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ منہ

انجام آتھم صفحہ 337 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 331 پر درج ہے

جو خوف اور رجوع سے دوسرے وقت پر جا پڑتی ہے جیسا کہ تمام قرآن اس پر شاہد ہے لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لیے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے۔ سو ان دنوں کے بعد جب خدا تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو دیکھے گا کہ سخت ہوگئے اور انہوں نے اس ڈھیل اور مہلت کا قدر نہ کیا جو چند روز تک ان کو دی گئی تھی تو وہ اپنی پاک کلام کی پیشگوئی پوری کرنے کے لیے متوجہ ہوگا اور اسی طرح کریگا جیسا کہ اس نے فرمایا کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اُٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔ اب اس عظیم الشان پیشگوئی سے ظاہر ہے کہ وہ کیا کیا کرے گا اور کون کون سی قہری قدرت دکھلانے گا اور کس کس شخص کو روک کی طرح سمجھ کر اس دنیا سے اُٹھائے گا۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو قریباً سات برس سے شائع ہو چکی ہے اور اس وقت سے بذریعہ اشتہارات شائع ہے جبکہ احمد بیگ کی دختر کا سلطان محمد سے ناطہ بھی نہیں ہوا تھا بلکہ کسی کے خیال میں بھی نہیں تھا کہ اس جگہ ناطہ ہوگا۔ سو خدا نے اور روکیں تو اس عورت کے نکاح کے بعد اُٹھا لیں یعنی احمد بیگ اور اس کی دو ہمشیرہ کو جو سخت مانع تھی اس دنیا سے اُٹھا لیا۔ باقی جو کچھ خدا تعالیٰ کریگا لوگ دیکھیں گے۔ یہ نشان ہے جو ایسے لوگوں کو دیا جائے گا جو ہماری قوم اور کنبہ سے خدا سے اور خدا کے دین سے منکر اور اس غفلت خانہ سے محبت لگائے بیٹھے ہیں۔ لیکن اب بہتیرے جاہل اس میعاد گذرنے کے بعد ہنسی کریں گے[1] اور اپنی بدنصیبی سے صادق کا نام کاذب رکھیں گے۔ لیکن وہ دن جلد آتے جاتے ہیں کہ جب یہ لوگ شرمندہ ہوں گے اور حق ظاہر ہوگا اور سچائی کا نور چمکے گا اور خدا تعالیٰ کے غیر متبدل وعدے پورے ہو جائیں گے۔ کیا کوئی زمین پر ہے جو اُن کو روک سکے؟ بدبخت انسان بدظنی کی طرف جلدی کرتا ہے۔ اور حلیم طبیعت اور عمیق فکر کے ساتھ نہیں سوچتا۔

اے بدفطرتو! اپنی فطرتیں دکھلاؤ۔ لعنتیں بھیجو، ٹھٹھے کرو اور صادقوں کا نام کاذب اور دروغگو رکھو، لیکن عنقریب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے۔ تم ہم پر لعنت کرو تا فرشتے تم پر لعنت کریں۔ میں نے

---

[1] نوٹ:۔ جاننا چاہیئے کہ اسلامی پیشگوئیاں بھی منجملہ سماوی علوم کے ایک علم [illegible] ہے جو ربانی کتاب کی سنتوں اور قانون سے باہر نہیں ہو سکتیں اور جو لوگ ان کی نسبت کچھ رائے ظاہر کریں ان پر فرض ہے کہ پہلے ربانی کتاب کا علم ان کو حاصل ہو کیونکہ وہ پیشگوئیاں الٰہی کتاب کے زیر سایہ چلتی ہیں۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 332 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 399 طبع جدید از مرزا قادیانی

(۱۸۱)

۱۸۹۳ء

"وهنأني ربي وقال۔
انا مهلكوا بعلها كما اهلكنا اباها ورادّوها اليك۔ الحق من ربك فلا تكونن من الممترين۔ وما نؤخره الا لاجل معدود۔ قل تربصوا الاجل واني معكم من المتربصين۔ واذا جاء وعد الحق أهذا الذي كذبتم به ام كنتم عمين۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۶)

۱۸۹۲ء

(ل) ورأيت في المنام كأني اسرجت جوادي لبعض مرادي وما ادري اين تأهبي واي امر مطلبي۔ وكنت احس في قلبي انني لامر من المشغوفين۔ فامتطيت اجردي باستصحاب بعض السلاح متوكلا على الله كسنة اهل الصلاح۔ ولم اكن كالمتباطئين۔ ثم وجدتني كأني عثرت على خيل قصدوا متسلحين داري لاهلاكي وتباري وكانهم يجيئون لاضراري منخرطين وكنت وحيدا ومع ذالك رأيتني اني لا ابس من خوذ غير تعهد وجدتها من الله كعوذ۔ وقد انفت ان اكون من القاعدين والمتخلفين الخائفين فانطلقت مجدا الى جهة من الجهات۔

لہ (ترجمہ از مرتب) اور میرے ربّ نے مجھے مبارکباد دی اور فرمایا۔ ہم اس کے خاوند کو (بھی) ہلاک کریں گے جیسا کہ ہم نے اس کے باپ کو ہلاک کیا اور اس (لڑکی) کو تیری طرف لوٹائیں گے۔ تیرے رب کی طرف سے (یہ) سچ ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہم اسے صرف گنتی کی مدت کے لئے تاخیر کریں گے۔ کہہ اس عرصہ کی انتظار کرو اور میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور جب خدا کا وعدہ آئے گا (تب کہا جائے گا) کیا یہ وہی ہے جس کو تم نے جھٹلایا تھا یا تم اندھے تھے۔

لہ (ترجمہ از مرتب) اور (ایک مرتبہ) میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے کسی مقصد کے لئے جانے کی غرض سے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی ہے اور یہ بات میں نہیں جانتا تھا کہ کدھر اور کس مقصد کے لئے جانے کی تیاری کر رہا ہوں۔ ہاں میں اپنے دل میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ میں کسی خاص بات کے شغف اور اشتیاق کی وجہ سے یہ تیاری کر رہا ہوں۔ اور میں نے کچھ ہتھیار لگا لئے اور صالحین کے طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے چستی کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا مجھے کچھ [illegible]ں کا پتہ لگا ہے جو مسلح ہیں اور مجھے ہلاک کرنے کی غرض سے میرے مکان پر چڑھائی کر کے آئے ہیں اور میں تن تنہا ہوں اور ان ہتھیاروں کے سوا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے پناہ کے طور پر دئے گئے تھے کوئی خود وغیرہ بچاؤ کا سامان میرے پاس نہیں تھا۔ اور میدان مقابلہ سے پیچھے ہٹ رہنا اور ڈر کر اندر بیٹھے رہنا بھی گوارا نہ ہوا اس لئے میں اپنے اس اہم مقصد کے لئے جو میرے پیش نظر

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 181 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 332 پر درج ہے

مِنَ الطَّیِّبِ۔ اُنْظُرْ اِلٰی یُوْسُفَ وَاِقْبَالِہٖ۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ
لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ لِیُقِیْمَ الشَّرِیْعَۃَ وَیُحْیِ الدِّیْنَ۔ کِتَابُ الْوَلِیِّ
ذُوالْفَقَارِ عَلِیٍّ۔ وَلَوْکَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَآءِ الْفَارِسِ۔ یَکَادُ
زَیْتُہٗ یُضِیْٓءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ۔ جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ
وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ یَرْحَمُکَ رَبُّکَ وَیَعْصِمُکَ مِنْ عِنْدِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمْکَ النَّاسُ۔
یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمْکَ اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِیْنَ۔ تَبَّتْ یَدَآ
اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ۔ مَاکَانَ لَہٗٓ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْھَآ اِلَّا خَآئِفًا وَمَآ اَصَابَکَ فَمِنَ اللّٰہِ وَاعْلَمْ
اَنَّ الْعَاقِبَۃَ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ اِنَّا سَنُرِیْھِمْ اٰیَۃً مِّنْ اٰیٰتِنَا
فِی الثَّیِّبَۃِ وَنَرُدُّھَآ اِلَیْکَ اَمْرٌ مِّنْ لَّدُنَّا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ۔ اِنَّھُمْ کَانُوْا یُکَذِّبُوْنَ بِاٰیَاتِیْ
وَکَانُوْا بِیْ مِنَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ۔ بُشْرٰی لَکَ فِی النِّکَاحِ۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ
مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ اِنَّا زَوَّجْنَاکَھَا۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ وَاِنَّا رَآدُّوْھَآ اِلَیْکَ اِنَّ رَبَّکَ

کہ پاک اور پلید میں فرق کرکے نہ دکھلاوے۔ یوسفؑ اور اس کے اقبال کی طرف دیکھ۔ اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ میں نے چاہا کہ میں خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا تاکہ وہ شریعت کو قائم کرے اور دین کو زندہ کرے۔ ولی کی کتاب علی کی ذوالفقار ہے۔ اور اگر ایمان ثریا سے لٹکا ہوتا تو ابناءِ فارس میں سے ایک شخص اُسے وہاں سے بھی لے آتا۔ قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے اگرچہ آگ اُسے چھوئی بھی نہ ہو۔ اللہ کا رسول تمام رسولوں کے لباس میں۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ اور محمد پر اور محمد کی آل پر درود بھیج جو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النبیین ہے۔ تیرا رب تجھ پر رحمت کرے گا اور اپنی جناب سے تیری حفاظت کا سامان کرے گا اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تیری حفاظت کرے گا اگرچہ روئے زمین کے لوگوں میں سے کوئی بھی تیری حفاظت نہ کرے۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوگیا۔ اس کو نہیں چاہیے تھا کہ وہ اس کام میں (یعنی تکفیر اور تکذیب میں) دخل دیتا مگر ڈرتے ہوئے۔ جو تجھ پر آئے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جان لے کہ نیک انجام متقیوں کا ہوتا ہے۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو آنے والے عذاب سے ڈرا۔ ہم انہیں اس بیوہ کے متعلق بھی اپنا ایک نشان دکھائیں گے اور اسے تیری طرف لوٹائیں گے۔ یہ امر ہماری جناب سے مقدر ہو چکا ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ میرے نشانوں کو جھٹلاتے تھے اور مجھ پر تمسخر کرتے تھے۔ بشارت تجھے نکاح کے متعلق بشارت ہو۔ یہ بات تیرے رب کی طرف سے حق ہے پس تو شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ ہم نے اس کو تیرے ساتھ ملا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں اور ہم اسے

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 198 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 332 پر درج ہے

سے نکل گیا۔ اب فرمایئے شیخ جی ابھی تسلی ہوئی یا کچھ کسر ہے ظاہر ہے کہ اگر وحی قطعی عذاب کی نہ ہوتی اور کوئی دوسرا پہلو ایمان لانے کا قوم کو بتلایا ہوتا تو وہ میدان میں ایسی دردناک صورت اپنی نہ بناتے بلکہ شرط کے ایفاء پر عذاب ٹل جانے کے وعدہ پر مطمئن ہوتے ایسا ہی اگر حضرت یونس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہوتا کہ ایمان لانے سے عذاب ٹل جائے گا تو وہ کیوں کہتے کہ اب میں اُس قوم کی طرف نہیں جاؤں گا کیونکہ میں اُن کی نظر میں کذاب ٹھہر چکا جبکہ وہ سُن چکے تھے کہ قوم نے توبہ کی اور ایمان لے آئی پس اگر یہ شرط بھی اُن کی وحی میں داخل ہوتی تو اُن کو خوش ہونا چاہیئے تھا کہ پیشگوئی پوری ہوئی نہ یہ کہ وہ وطن چھوڑ کر ایک بھاری مصیبت میں اپنے تئیں ڈالتے قرآن کا لفظ لفظ اسی پر دلالت کر رہا ہے کہ وہ سخت ابتلا میں پڑے اور حدیث نے کیفیت ابتلا کی یہ بتلائی پس اب بھی اگر کوئی شیخ و شاب منکر ہو تو یہ صریح اس کی گردن کشی ہے۔

اور ہم اس مضمون کو اس پر ختم کرتے ہیں کہ اگر ہم سچے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو پورا کردے گا۔ اور اگر یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو ہمارا انجام نہایت بد ہوگا اور ہرگز یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوں گی۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین[1] اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور پر ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند

بقیہ حاشیہ: اپنے انجام کو نہیں سوچتا اور یاد رہے کہ اس حدیث سے عیسائیوں کے عقیدہ کی بھی بیخ کنی ہوتی ہے کیونکہ یونس کی قوم مغفرت پا گئی تو بلاوجہ انتشار سے بچ گئی اور یونس تو یہی چاہتا تھا کہ ان پر عذاب نازل ہو۔ منہ

[1] الاعراف: ۹۰

انوار الاسلام صفحہ 28، 29 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 124، 125 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 333 پر درج ہے

ہو جائے۔ اور اگر اے خداوند یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے اور تیری وہ رحمت میرے ساتھ نہیں جو تیرے بندہ ابراہیم کے ساتھ اور اسحاق کے ساتھ اور اسمٰعیل کے ساتھ اور یعقوب کے ساتھ اور موسیٰ کے ساتھ اور داؤد کے ساتھ اور مسیح ابن مریم کے ساتھ اور خیر الانبیاء محمد صلعم کے ساتھ اور اس امت کے اولیاء کرام کے ساتھ تھی تو مجھے فنا کر ڈال اور ذلتوں کے ساتھ مجھے ہلاک کر دے اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا اور تمام دشمنوں کو خوش کر اور ان کی دعائیں قبول فرما لیکن اگر تیری رحمت میرے ساتھ ہے اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا یحمدک اللہ من عرشہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا یا عیسی الذی لا یضاع وقتہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا الیس اللہ بکاف عبدہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا قل انی امرت وانا اول المؤمنین اور تو ہی ہے جو غالباً مجھے ہر روز کہتا رہتا ہے انت معی وانا معک تو میری مدد کر اور میری حمایت کے لئے کھڑا ہو جا دانی مغلوب فانتصر۔

راقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

۲۷۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء

انوار الاسلام صفحہ 28، 29 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 124، 125 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 333 پر درج ہے

حوالہ نمبر 412

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر اللہ اس نور کو پورا کریگا اگرچہ منکروں کو کیسا ہی برا لگے

منظورِ الٰہی

سیدنا و مرشدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود مجدد صدی چہاردہم علیہ الصلوۃ والسلام
کے ملفوظات بترتیب تاریخ

مرتبہ و شائع کردہ

خاکسار محمد منظور الٰہی ممبر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

احمدیہ بلڈنگس لاہور

تعداد جلد پانصد

سنہ ۱۳۴۲ھ

قیمت مجلد

مطبوعہ مفید عام پریس لاہور باہتمام لالہ موتی رام مینیجر چھپی

اخبار الحکم قادیان 10 اگست 1901 صفحہ 14 کالم 3. کتاب منظور الٰہی صفحہ 244 تا 246 از محمد منظور الٰہی قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 334 پر درج ہے

نہیں کر سکتا جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ برسات میں تو راستہ گذرنے کے قابل ہی نہیں ہوتا۔ مطبع کے پروف اور کاپیاں میں خود ہی دیکھتا ہوں۔ کارپردازوں کو دن میں چار پانچ مرتبہ میرے پاس آنا پڑتا ہے۔ اس دیوار کی وجہ سے پابندی نہیں ہو سکتی جس سے حرج ہوتا ہے کام میں توقف ہوتا ہے میرے لنگر خانہ کا خرچ کبھی ہزار کبھی پندرہ سو اور کبھی دو ہزار روپیہ ماہانہ ہوتا ہے۔ اور مطبع کا مستقل خرچ اڑھائی سو روپیہ ماہوار ہے۔ قبل از تعمیر دیوار میرے باہر جانے کا راستہ اسی طرف سے تھا۔ جہاں دیوار ہے۔ میں زنانخانہ سے عموماً نہیں گذرتا ہوں کیونکہ وہاں مہمان عورتیں موجود ہوتی ہیں اس لحاظ سے کہ ممکن ہے عورتیں کسی حال میں ہوں۔ ہمیشہ اوپر سے ہی آتا ہوں۔ مدعا علیہم کو میرے ساتھ قریباً انیس بیس سال سے عداوت ہے عداوت کی ایک وجہ یہ ہے کہ میرزا امام الدین کی ہمشیرہ میرزا اعظم بیگ کے لڑکے مرزا اکبر بیگ سے بیاہی گئی تھی۔ اور میرزا اعظم بیگ قادیاں کی اراضی کا حصہ دار ہوا تھا۔ اس نے ان لوگوں کے حصے خریدے۔ جو بیدخل تھے۔ ایک وجہ عداوت کی یہ بھی ہے جو بڑی وجہ ہے۔ کہ مرزا امام الدین خدا اور رسول کے خلاف کتابیں لکھتا ہے۔ چنانچہ دید حق مشتہرہ ہو و کافر جس میں مجھکو اور محمد حسین بٹالوی دونوں کو کافر قرار دیا ہے۔ اور گل شگفت وغیرہ کتابیں اسنے لکھی ہیں۔ میں نے جو کتاب براہین احمدیہ لکھی ہے اسمیں چھوٹی مسجد کا ذکر ہے۔ اُسکے حاشیہ در حاشیہ [۳] میں اسی مسجد کا ذکر ہے۔ یہ کتاب ۱۸۸۰ء میں لکھی تھی۔ شحنہ حق بھی میری کتاب ہے۔ آریوں کے خلاف ہے۔ ست بچن اور آریہ دھرم میری تصنیف ہے۔ یہ اشتہار مورخہ دہم جولائی سنہ ۱۸۹۰ء میرا ہی ہے۔ جو مرزا نظام الدین کے خلاف ہے۔ یہ اشتہار ۲ مئی سنہ ۱۸۹۸ء امہات المومنین کے متعلق میں نے گورنمنٹ میں بھیجا تھا۔ اور شائع کیا تھا۔ مدرسوال مدعا علیہ پر کہا۔ کبھی سیر کو جاتا ہوں اور کبھی نہیں جاتا۔ عموماً صبح کے وقت جاتا ہوں۔ شام کو کبھی شاذ و نادر ہی جاتا ہوں۔ میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے۔ کیونکہ طبی اصول کے مطابق اُسکے لئے چہل قدمی مفید ہے۔ اُن کے ساتھ چند خادم عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ اور پردہ کا پورا التزام ہوتا ہے۔ خادمہ عورتوں سے مراد خدمتگار عورتیں ہیں۔ پندرہ سولہ عورتیں ہیں۔ چند فلاں خدمتگار لڑکوں کو ساتھ لے لیتی ہیں یہ بات عام نہیں ہے۔ بلکہ علاج کے طور پر ہے۔ اس میں دو چار مرتبہ البتہ اتفاق ہوتا ہے۔ کبھی کوئی اور ضعیفہ عورتیں بھی ساتھ چلی جاتی ہیں۔ تو ہم منع نہیں کرتے۔ ہم باغ میں عورات کو نہیں لیجاتے۔ جہاں حلوائیوں کے لڑکوں کو حکم دیں کہ وہ مٹھائیاں لیجاویں۔ ہم باغ تک جاتے ہیں۔ اور پھر واپس آجاتے ہیں۔ احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیشگوئی ہے وہ اشتہار میں مندرج ہے اور ایک مشہور امر ہے

اخبار الحکم قادیان 10 اگست 1901ء صفحہ 14 کالم 3، کتاب منظور الٰہی صفحہ 244 تا 246 از محمد منظور الٰہی قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 334 پر درج ہے

وہ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے۔ جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے۔ وہ میرا ہے اور سچ ہے۔ وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی۔ مگر میرے ساتھ اُسکا بیاہ ضرور ہوگا۔ جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمدؐ سے بیاہی گئی جیسا کہ پیشگوئی میں تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کیگئی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑیگا۔ اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہونگے۔ پیشگوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ اور یہی پیشگوئی تھی۔ کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جائیگی۔ اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیشگوئی شرطی تھی۔ اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی۔ اسلئے وہ بیاہ کے بعد چند مہینوں کے اندر مرگیا۔ اور پیشگوئی کی دوسری جز پوری ہو گئی۔ اسکا خوف اسکے خاندان پر پڑا۔ اور خصوصاً شوہر پر پڑا۔ جو پیشگوئی کا ایک جز تھا انہوں نے توبہ کی۔ چنانچہ اسکے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اسلئے خدا تعالےٰ نے اسکو مُہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئیگی۔ اُمید کیسی یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ ٹلتی نہیں۔ ہو کر رہینگی۔ اشخاص ذیل کی نسبت موت کا الہام تھا۔ عبداللہ آتھم۔ لیکھرام۔ احمد بیگ۔ سلطان محمدؐ۔ ان میں سے اب صرف سلطان محمدؐ زندہ ہے۔ عبداللہ آتھم اگرچہ ظاہری نگاہ میں میعاد کے اندر نہیں مگر اُسکی نسبت شرطیہ الہام تھا۔ چونکہ اُسنے ظاہری میعاد کے اندر توبہ کرلی۔ اُسکو مہلت دی گئی۔ اُسکے بعد اُسنے اخفائے حق کیا۔ پھر میرے اشتہار کے بعد وہ بہت جلد مرگیا۔ اب آتھم کہاں ہے۔ اُسے لاؤ۔ احمد بیگ اپنی میعاد کے اندر مرگیا۔ لیکھرام بھی میعاد کے اندر مرگیا۔

مینے مسٹر ڈوئی کے سامنے لکھ دیا تھا۔ کہ آئندہ کسی کی نسبت موت کا الہام شائع نہیں کرونگا جبتک کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت نہ لے لیوے۔ دو آریہ جنکا نام میرے اشتہار میں متعلقہ پیشگوئی مرزا نظام الدین درج ہے۔ اُن کا نام یاد نہیں ہے۔ ایک شاید لشنبداس ہے دوسرے کا نام شنبہ بجا آرمل ہے۔ بعض علماء نے میری نسبت کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ اور بہتوں نے مجھے قبول کیا ہے۔ اور اُن میں سے بھی جنھوں نے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ بعض توبہ کرکے میرے پاس آتے جاتے ہیں۔" (الحکم جلدہ ۲۹)۔

مندرجہ بالا بیان دے چکنے کے بعد جب آپ کمرۂ عدالت سے باہر تشریف لائے تو فرمایا :۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ آگیا۔ اگر ہم ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے اور آرزو

یہ حوالہ صفحہ 334 پر درج ہے	اخبار الحکم قادیان 10 اگست 1901ء صفحہ 14 کالم 3، کتاب منظور الٰہی صفحہ 244 تا 246 از محمد منظور الٰہی قادیانی

۲۴۶

لکھتے۔ کہ یہ عدالت کے کاغذات میں درج ہو جاوے۔ اور اس طرح پر تین ڈپٹی گواہ ہو جاویں تو کبھی بھی نہ ہوتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور اسکی باتیں عجیب ہوتی ہیں۔ اب عدالت کے کاغذات سے کون اوسکو مٹا سکے گا۔ جب یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ کیا ان ڈپٹیوں پر اس کا اثر نہ پڑیگا۔ ضرور ہی پڑیگا جیسے لیکھرام کی پیشگوئی کی بہت شہرت ہوگئی تھی۔ اسی طرح اسکی شہرت ہوگئی ہے۔ اور یہ بہت ہی اچھا ہوا۔ کہ عدالت کے کاغذات میں درج ہوگئی۔ (الحکم جلد ۵ ۲۹)

اسی دن شام کو سیر کے وقت ڈاکٹر منظور ؟ صاحب نے عرض کی۔ کہ مہدی حسن صاحب تحصیلدار اور انکے چند دوست آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اجازت ہو۔ تو وہ شام کے بعد آ جائیں آپنے فرمایا۔ ہاں بیشک۔ اُن کو بلا لو۔ مغرب و عشا کی نمازیں جمع کرکے پڑھ لینے کے بعد مہدی حسن صاحب تحصیلدار محمد صاحب۔ مرزا سرشتہ دار۔ سرکٹ جج و منشی شفیع الرحمان صاحب۔ سرشتہ دار کلرک و دو ایک اور کے ہمراہ آ گئے (الحکم جلد ۵ ۲۹) اپنے دعاوی پر سلسلہ گفتگو شروع کرنے سے پیشتر آپنے فرمایا:۔ دو دن سے مجھے بہت تکلیف ہے پیچش کی وجہ سے اگرچہ میں اس قابل نہ تھا۔ کہ کوئی گفتگو کر سکوں۔ مگر زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اسلئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ آپکو اپنے شبہات دور کرنے میں مدد دوں۔ اور وہ بات آپ تک پہنچا دوں جو میں لیکر آیا ہوں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو ہر روز لوگوں کی نظروں میں ہوتے ہیں۔ اور جنکو وہ دیکھتے ہیں۔ اور دوسری ایک اور قسم بھی خدا تعالیٰ کے کاموں کی ہے جو کبھی کبھی ظاہر ہوتی ہے چونکہ وہ کام کبھی کبھی ہوتے ہیں اسلئے لوگوں کی نظروں میں عجیب ہوتے ہیں۔ اور ان کا سمجھنا لوگوں کے لئے مشکل نظر آتا ہے۔ مگر سمجھدار آدمی تعصب سے خالی ہو کر اُن پر غور کرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ بھی انکے لئے ایک راہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ اُن کو سمجھ لیتے ہیں اور ان سے فایدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر نا اہل اور ضدی اور متعصب اُن پر توجہ نہیں کرتے۔ اور خدا تعالیٰ کے خوف کو مد نظر رکھکر اُن پر غور کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ان فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ان عجیب در عجیب کاموں میں سے سب سے بڑا کام اسکے نبیوں۔ رسولوں اور ماموروں کا آنا ہے۔ یہ لوگ اسی زمین پر چلتے پھرتے ہیں۔ اور عام آدمیوں کی طرح بشری حوائج اور کمزوریوں سے مستثنیٰ نہیں ہوتے۔ کوئی اوپری اور نرالی بات ان میں ایک زمانہ تک پائی نہیں جاتی۔ اسلئے جب وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ہم سے کلام کرتا ہے۔ یا وہ واقعات آیندہ کے متعلق خدا تعالیٰ سے خبر پا کر کچھ بولتے ہیں۔ تو لوگ اُن کی ان باتوں پر تعجب کرتے ہیں۔ سعادت مند اور رشید لوگ

اخبار الحکم قادیان 10 اگست 1901ء صفحہ 14 کالم 3، کتاب منظور الٰہی صفحہ 244 تا 246 از محمد منظور الٰہی قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 334 پر درج ہے

عمداً اپنے ایمان کو برباد کرنا نہیں چاہتا۔ پھر اگر ایسی سازش میں بغرض محال کوئی مُرید شریک ہو تو تمام مُریدوں میں یہ بات کیونکر پوشیدہ رہ سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہماری جماعت میں بڑے بڑے معزز داخل ہیں بی اے۔ اور ایم اے اور تحصیلدار اور ڈپٹی کلکٹر اور اکسٹرا اسسٹنٹ اور بڑے بڑے تاجر۔ اور ایک جماعت علماء وفضلا۔ تو کیا یہ تمام لُچوں اور بدمعاشوں کا گروہ ہے؟ ہم باآواز بلند کہتے ہیں کہ ہماری جماعت نہایت نیک چلن اور مہذب اور پرہیزگار لوگ ہیں۔ کہاں ہے کوئی ایسا پلید اور لعنتی ہمارا مُرید جس کا یہ دعویٰ ہو کہ ہم نے اُس کو لیکھرام کے قتل کے لئے مامور کیا تھا؟ ہم ایسے مُرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مُرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے اپنے مکر سے اپنے فریب سے اُن کے پُوری ہونے کے لئے کوشش کرے اور کراوے۔

پس افسوس کہ اخبار پنجاب سماچار مطبوعہ ۱۰ مارچ میں سازش کا الزام جو ہم پر لگایا ہے یہ کس قدر سچائی کا خون ہے۔ مَیں صاحب اخبار سے پُوچھتا ہوں کہ آپ لوگوں میں بھی بڑے بڑے اوتار گذرے ہیں۔ جیسے راجہ رامچندر صاحب۔ اور راجہ کرشن صاحب۔ کیا آپ لوگ اُن کی نسبت یہ گمان کر سکتے ہیں کہ انہوں نے پیشگوئی کر کے پھر اپنی عزت رکھنے کے لئے ایسا حیلہ کیا ہو کہ کسی اپنے چیلہ کی منت خوشامد کی ہو کہ اُس کو اپنی کوشش سے پُوری کر کے میری عزت رکھ لے اور پھر اُن کے چیلے اُن کو اچھا آدمی سمجھتے ہوں۔ ہاں یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایک بدمعاش ڈاکو کے ساتھ اور چند بدمعاش جمع ہوں اور ایسے کام خفیہ طور پر کریں۔ لیکن اس میرے مُریدوں کے سلسلہ میں جس کے ساتھ مہدی موعود اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی بڑے زور سے ہے یہ حرامزدگی کے کام میلان نہیں کھا سکتے۔ ہر ایک مُرید اس بلند دعوے کو دیکھ کر نہایت اعلیٰ سے اعلیٰ پرہیزگاری کا نمونہ دیکھنا چاہتا ہے۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ دعویٰ تو یہ ہو کہ مَیں وقت کا عیسےٰ ہوں اور جھوٹی پیشگوئیوں کو اس طرح پر پُورا کرنا چاہے کہ مُریدوں کے آگے ہاتھ جوڑے کہ مجھ سے قصور ہو گیا میری پردہ پوشی کرو جاؤ آپ مَرو اور کسی طرح میری پیشگوئی سچی کرو۔ کیا ایسا مُردار ایک پاک جماعت

سراج منیر صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 27 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 336 پر درج ہے

چنگا بھلا پھرتا تھا۔ لیکن آسمان پر اس کے لیے ہلاکت کا حکم ہو چکا تھا۔ اس واسطے یہ بات ایسے طور پر بیان کی گئی کہ یہ کام ہو چکا ہے۔ پہلے ایک معاملہ آسمان پر ہو جاتا ہے اور پھر زمین پر اس کا ظہور ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہمارا الہام عَفَتِ الدِّيَارُ والا تھا یعنی مٹ گئے مگر۔ اگرچہ گیارہ ماہ پہلے یہ زلزلہ کی پیشگوئی تھی تاہم چونکہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ زلزلہ ضرور آئے گا اس واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مکانات عارضی اور مستقل سب گر گئے اور نشان مٹ گئے۔ جو لوگ مثلاً پیسہ اخبار کے ہمہ نگار وغیرہ اعتراض کرتے ہیں وہ اس محاورہ سے ناواقف اور جاہل ہیں یا جان بوجھ کر تعصب کے ساتھ ضد کرتے ہیں) ورنہ یہ محاورہ سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ آتھم کے متعلق جب ہم نے پیشگوئی کی تھی تو اس نے اسی مجلس میں کہا تھا کہ میں تو مر گیا۔ باوجود عیسائی ہونے کے وہ ادب کا بہت لحاظ رکھتا تھا اور یہی سبب تھا کہ وہ ڈرتا رہا اور میعاد کے اندر مرنے سے بچ گیا۔ ابولہب کے متعلق صاف پیشگوئی مکہ میں کی گئی تھی کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ حالانکہ وہ جنگِ بدر کے بعد طاعون سے مرا تھا۔

فرمایا :

روح و ریحان سے مراد ہر قسم کی آسائش اور آسودگی ہوتی ہے۔[1]

مبارک منہ کے مبارک الفاظ معنا

(مرقومہ شیخ عبدالرحیم صاحب)

بوقت ۹ بجے آپ باہر تشریف لائے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب نووارد اور مولوی صاحبان اور دیگر احباب محفل موجود تھے۔ ادھر اُدھر کی باتوں میں آپ نے فرمایا کہ :

ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پر مصیبتوں نے بار بار حملے کیے مگر انہوں نے کبھی بزدلی نہیں دکھائی۔ خدا تعالیٰ اُن کی نسبت فرماتا ہے۔ مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (الاحزاب: ۲۴) یعنی جس ایمان پر انہوں نے کمر ہمت باندھی تھی اس کو بعض نے تو نبھا دیا اور بعض منتظر ہیں کہ کب موقعہ ملے اور

---

[1] بدر جلد ۱ نمبر ۸، صفحہ ۴ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء۔ (بظاہر معلوم ہوتا ہے یہ پرچہ ۲۸ مئی کے بعد شائع ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ ۲۶ تا ۲۸ مئی کی ڈائری اس میں چھپی ہے۔ (مرتب)

[2] اس ڈائری پر تاریخ نہیں لکھی۔ اندازاً ۲۴ تا ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء کی معلوم ہوتی ہے۔ ان دنوں میں شیخ رحمت اللہ صاحب قادیان میں موجود تھے۔ (مرتب)

ملفوظات جلد چہارم صفحہ 286 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 342 پر درج ہے

فروری ۱۸۹۲ء

حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّلؓ بیان فرماتے تھے کہ :-

" ایک دفعہ کسی بحث کے دوران میں حضرت مسیح موعودؑ سے کسی مخالف نے کوئی حوالہ طلب کیا.... حضرت صاحبؑ نے بخاری کا ایک نسخہ منگوایا اور یونہی اس کی ورق گردانی شروع کر دی اور جلد جلد ایک ایک ورق اس کا اُلٹانے لگ گئے اور آخر ایک جگہ پہنچ کر آپ ٹھہر گئے اور کہا لو یہ لکھ لو۔ دیکھنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے اور کسی نے حضرت صاحب سے دریافت بھی کیا جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ " جب میں نے کتاب ہاتھ میں لے کر ورق اُلٹانے شروع کئے تو مجھے کتاب کے صفحات ایسے نظر آتے تھے کہ گویا وہ خالی ہیں اور ان پر کچھ نہیں لکھا ہوا۔ اسی لئے میں ان کو جلد جلد اُلٹاتا گیا۔ آخر مجھے ایک صفحہ ملا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا اور مجھے یقین ہوا کہ یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے۔" (سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۳۰۶ صفحہ ۳۰۲)

۱۸۹۲ء

(الف) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

" ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے خبر دے دی :-

" سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال ✤ بعد ازاں ضُعف و فساد و اختلال"

اور یہ آٹھ سال جا کر ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر پورے ہو گئے۔" (الفضل جلد ۱۶ نمبر ۸۰ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۵)

(ب) حافظ حامد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ ...... ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے :-

" سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال ✤ بعد ازاں ایّامِ ضعف و اختلال"

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۵۷ روایت نمبر ۹۶ ایڈیشن دوم)

ؔ ۱ مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں: "جہاں تک میری یاد مساعدت کرتی ہے ...... یہ واقعہ لاہور میں ہوا تھا۔ مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "محدثیت اور نبوت" پر بحث ہوئی تھی ...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محدثیت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بخاری کی اس حدیث کا حوالہ دیا جس میں حضرت عمرؓ کی محدثیت پر استدلال تھا۔ مولوی عبدالحکیم صاحب کے مددگاروں میں سے مولوی احمد علی صاحب نے حوالہ کا مطالبہ کیا اور بخاری خود بھیج دی۔ مولوی محمد احسن صاحب نے حوالہ نکالنے کی کوشش کی مگر نہ نکلا۔ آخر حضرت مسیح موعودؑ نے خود نکال کر پیش کیا ...... جب حضرت صاحب نے یہ حدیث نکال کر دکھا دی تو فریق مخالف پر گویا ایک موت وارد ہو گئی ..... اسی پر مباحثہ ختم کر دیا۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۰۵)

ؔ ۲ ملکہ وکٹوریہ کا انتقال ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء میں ہوا۔ (مرتب)

اے قادر خدا!

اس گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے اور اس سے نیکی کر جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔

آمین۔

کشف الغطاء

یعنے

ایک اسلامی فرقہ کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے

بحضور گورنمنٹ عالیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع اور نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے مشن کے اصولوں اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان اور نیز ان لوگوں کی خلاف واقعہ باتوں کا ردّ جو اِس فرقہ کی نسبت غلط خیالات پھیلانا چاہتے ہیں

اور یہ مؤلف

تلطف عزّت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے باادب گذارش کرتا ہے کہ براہِ غریب پروری و کرم گستری اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک پڑھا جائے یا سُن لیا جائے۔

یہ رسالہ تالیف ہو کر ۲۷ ؍دسمبر ۱۸۹۸ء کو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب مالک مطبع کے مطبوع ہوا۔

تعداد ۲۵۰

کشف الغطاء صفحہ 38 تا 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 177 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 343 پر درج ہے

مٹ ۲۷

ضمیمہ رسالہ ہذا

قابل توجہ گورنمنٹ

مجھے اس رسالہ کے لکھنے کے بعد محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنہ کا انگریزی میں ایک رسالہ ملا جس کو اُس نے مطبع وکٹوریہ پریس لاہور میں چھاپ کر بماہ ۱۴ر اکتوبر ۱۸۹۸ء میں شائع کیا ہے۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے مجھے بہت افسوس ہوا کیونکہ اس نے اس میں میری نسبت اور نیز اپنے اعتقاد مہدی کے آنے کی نسبت نہایت قابل شرم جھوٹ سے کام لیا ہے اور سراسر افتراء سے کوشش کی ہے کہ مجھے گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں باغی ٹھیراوے۔ لیکن اس صحیح اور سچے مقولہ کے رو سے کہ کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں جو آخر ظاہر نہ ہو۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری زیرک اور روشن دماغ گورنمنٹ جلد معلوم کر لے گی کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

اوّل امر جو محمد حسین نے خلاف واقعہ اپنے اس رسالہ میں میری نسبت گورنمنٹ میں پیش کیا ہے یہ ہے کہ وہ گورنمنٹ عالیہ کو اطلاع دیتا ہے کہ یہ شخص گورنمنٹ عالیہ کیلئے خطرناک ہے یعنی بغاوت کے خیالات دل میں رکھتا ہے۔ لیکن میں زور سے کہتا ہوں کہ اگر میں ایسا ہی ہوں تو اس نمکحرامی اور بغاوت کی زندگی سے اپنے لئے موت کو ترجیح دیتا ہوں۔ میں ادب سے توجہ دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ میری نسبت اور میری تعلیم کی نسبت جہاں تک ممکن ہو کامل تحقیقات کرے اور میری جماعت کے ان معزز عہدہ داروں اور دیسی افسروں اور رئیسوں اور دوسرے معزز اور تعلیمیافتہ لوگوں سے جن کی کئی سو تک تعداد ہے

حلفاً دریافت کرے کہ میں نے اس محسن گورنمنٹ کی نسبت کیا کیا ہدایتیں ان کو دی ہیں اور کس کس تاکید سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کے لئے وصیتیں کی ہیں اور نیز گورنمنٹ اس مولوی یعنی محمد حسین کی اس شہادت کو غور سے دیکھے جو اس نے اپنی اشاعۃ السنہ میں جس کا ذکر اس رسالہ میں ہو چکا ہے میری کتاب براہین احمدیہ کے ریویو کی تقریب پر میرے خیالات اور میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ کے خیالات کی نسبت جو گورنمنٹ انگریزی کے متعلق ہیں اپنے ہاتھ سے لکھی ہے۔ اور نیز میری ان تحریروں کو جو برابر انیس سال سے گورنمنٹ عالیہ کی تائید میں شائع ہو رہی ہیں غور سے ملاحظہ فرماوے اور ہر ایک پہلو سے میری نسبت تحقیقات کرے۔ پھر اگر میرے حالات گورنمنٹ کی نظر میں مشتبہ ہوں تو میں بدل چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ سخت سے سخت سزا مجھ کو دیدے لیکن اگر میرے اصل حالات کے برخلاف یہ تمام رپورٹیں گورنمنٹ میں محمد حسین مذکور نے پہنچائی ہیں تو میں ایک وفادار اور خیرخواہ جاں نثار رعیت ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ عالیہ میں تمامتر ادب داد خواہ ہوں کہ محمد حسین سے مطالبہ ہو کہ کیوں اُس نے ان صحیح واقعات کے برخلاف گورنمنٹ کو خبر دی۔ جن کو وہ اپنے ریویو براہین احمدیہ میں تسلیم کر چکا ہے۔ یہاں تک کہ اُس نے بارہ سال تک برابر اس پہلی رائے کے برخلاف کوئی رائے ظاہر نہ کی اور اب دشمنی کے ایام میں مجھے باغی قرار دیتا ہے حالانکہ میں نے اس محسن گورنمنٹ کی خیرخواہی میں اُنیس سال تک اپنے قلم سے وہ کام لیا ہے اور ایسے طور سے ممالک دور دراز تک گورنمنٹ کی انصاف منشی کی تعریفوں کو پہنچایا ہے کہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس کارروائی کی نظیر دوسروں کے کارناموں میں ہرگز نہیں ملے گی۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اپنی عاجزانہ عرض گورنمنٹ پر ظاہر کروں کہ مجھے اس شخص کے ان خلاف واقعہ کلمات سے کس قدر صدمہ پہنچا ہے اور کیسے درد رساں زخم لگے ہیں۔ افسوس کہ اس شخص نے عمداً اور دانستہ گورنمنٹ کی خدمت میں میری نسبت نہایت ظلم سے بھرا ہوا جھوٹ بولا ہے۔ اور میری تمام خدمات کو برباد کرنا چاہا ہے۔ اس دعوے کی میرے پاس پختہ وجوہات اور کامل شہادتیں اور گواہ موجود ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ بوجہ اس کے کہ میں ایک

کشف الغطاء صفحہ 38 تا 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 214 تا 216 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 344 پر درج ہے

وفادار خاندان میں سے ہوں جنہوں نے اپنے مال سے اور جان سے گورنمنٹ پر اپنی اطاعت ثابت کی ہے۔ میری اس دردناک فریاد کو یہ محسن گورنمنٹ غور سے توجہ فرمائیگی اور جھوٹ بولنے والے کو تنبیہ کرے گی۔

دوسرا امر جو اسی رسالہ میں محمد حسین نے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ گویا میں نے کوئی الہام اس مضمون کا شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی سلطنت آٹھ سال کے عرصہ میں تباہ ہو جائے گی۔ میں اس بہتان کا جواب بجز اس کے کیا لکھوں کہ خدا جھوٹے کو تباہ کرے۔ میں نے ایسا الہام ہرگز شائع نہیں کیا۔ میری تمام کتابیں گورنمنٹ کے سامنے موجود ہیں میں باادب گذارش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اس شخص سے مطالبہ کرے کہ کس کتاب یا خط یا اشتہار میں میں نے ایسا الہام شائع کیا ہے ۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ اُس کے اس فریب سے خبردار رہے گی کہ یہ شخص اپنے اس جھوٹے بیان کی تائید کے لئے یہ تدبیر نہ کرے کہ اپنی جماعت اور اپنے گروہ میں سے ہی جو مجھ سے اختلاف مذہب کی وجہ سے دلی عناد رکھتے ہیں جھوٹے بیان بطور شہادت گورنمنٹ تک پہنچاوے۔ اس شخص اور اس کے ہم خیال لوگوں کی میرے ساتھ کچھ آمد و رفت اور ملاقات نہیں تا میں نے ان کو کچھ زبانی کہا ہو۔ میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اپنی کتابوں میں اور اشتہاروں میں شائع کرتا ہوں۔ اور میرے خیالات اور میرے الہامات معلوم کرنے کے لئے میری کتابیں اور اشتہارات متکفل ہیں اور میری جماعت کے معززین گواہ ہیں۔ غرض میں باادب التماس کرتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ اس خلاف واقعہ مخبری کا اس شخص سے مطالبہ کرے۔ کپتان ڈگلس صاحب سابق ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور مقدمہ ڈاکٹر کلارک میں جو میرے پر دائر ہوا تھا لکھ چکے ہیں کہ یہ شخص مجھ سے عداوت رکھتا ہے اسی لئے جھوٹ بولنے سے کچھ بھی پرہیز نہیں کرتا۔ ۲۹

تیسرا امر جو اسی رسالہ میں محمد حسین نے لکھا ہے یہ ہے کہ یہ شخص مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے جواب میں اتنا لکھنا کافی ہے کہ جس طرح انبیاء علیہم السّلام

کشف الغطاء صفحہ 38 تا 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 214 تا 216 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 344 پر درج ہے

درخت کے پتوں کیطرف دیکھئے کیسے خوشنما ہیں۔ حاجی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت دیکھا کہ آپکی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں ۰

(۹۶) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا ہم سے حاجی عبد المجید صاحب نے کہ ایک دفعہ جب ازالہ اوہام شایع ہوئی ہے۔ حضرت صاحب لدھیانہ میں باہر چہل قدمی کے لیئے تشریف لے گئے۔ میں اور حافظ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ میں حافظ حامد علی نے مجھ سے کہا کہ آج رات یا کہا ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے کہ "سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف و اختلال"۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اس مجلس میں جس میں حاجی عبد المجید صاحب نے یہ روایت بیان کی میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ میرے خیال میں یہ الہام اس زمانہ سے بھی پرانا ہے حضرت صاحب نے خود مجھے اور حافظ حامد علی کو یہ الہام سنایا تھا۔ اور مجھے الہام اس طرح پر یاد ہے: "سلطنت برطانیہ تا ہفت سال - بعد ازاں باشد خلاف و اختلال"۔ میاں عبد اللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ دوسرا مصرع تو مجھے پتھر کی لکیر کی طرح یاد ہو کہ یہی تھا۔ اور ہفت کا لفظ بھی یاد ہے۔ جب یہ الہام ہمیں حضرت صاحب نے سنایا تو اسوقت مولوی محمد حسین بٹالوی مخالف نہیں تھا۔ شیخ حامد علی نے اسے بھی جا سنایا۔ پھر جب وہ مخالف ہوا۔ تو اسنے حضرت صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو بدظن کرنے کے لیئے اپنے رسالہ میں شایع کیا۔ کہ مرزا صاحب نے یہ الہام شایع کیا ہے خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ میاں عبد اللہ صاحب اور حاجی عبد المجید صاحب کی روایت میں جو اختلاف ہے۔ وہ اگر کسی صاحب کے ضعف حافظہ پر مبنی نہیں۔ تو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ الہام حضور کو دو وقتوں میں دو مختلف قرأتوں پر ہوا ہو۔ واللہ اعلم۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس الہام کے مختلف معنی کیئے گئے ہیں۔ بعضوں نے تاریخ الہام سے میعاد شمار کی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کی وفات کے بعد سے اسکی میعاد شمار ہوتی ہے۔ کیونکہ ملکہ کے لیئے حضور نے بہت دعائیں کی تھیں۔ بعض اور معنے کرتے ہیں۔ میاں عبد اللہ صاحب کہتے تھے۔ کہ میرے نزدیک آغاز صدی بیسویں سے اسکی میعاد شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے تھے۔ کہ واقعات اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ واللہ

سیرت المہدی جلد اول صفحہ 76,75 از مرزا بشیر احمد ایم اے

واقعات کے ظہور کے بعد ہی میں نے اسکے یہ معنے سمجھے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے نزدیک یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت صاحب کی وفات سے اسکی میعاد شمار کی جاوے۔ کیونکہ حضرت صاحب نے اپنی ذات کو گورنمنٹ برطانیہ کے لئے بطور حرز کے بیان کیا ہے۔ پس حرز کی موجودگی میں میعاد کا شمار کرنا میرے خیال میں درست نہیں۔ اس طرح جنگِ عظیم کی ابتداء اور ہفت یا ہشت سالہ میعاد کا اختتام آپس میں مل جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ہم لوگوں پر بڑے احسانات ہیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (نیز اس روایت کی مزید تشریح کے لیئے دیکھو حصہ دوم۔ روایت نمبر ۳۱۴) ✗

(۹۷) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ میں بیعت کا اعلان کیا تو بیعت لینے سے پہلے آپ شیخ مہر علی رئیس ہوشیارپور کے بلانے پر اسکے لڑکے کی شادی پر ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ میں اور میر عباس علی اور شیخ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ میں یکہ پر حضور نے ہم کو اپنے اس چلّہ کا حال سُنایا جس میں آپ نے برابر چھ ماہ تک روزے رکھے تھے حضرت صاحب فرماتے تھے کہ میں نے ایک چھینکا رکھا ہوا تھا۔ اسمیں اپنے چوبارے سے نیچے لٹکا دیتا تھا۔ تو اس میں میری روٹی رکھدی جاتی تھی۔ پھر میں اوپر کھینچ لیتا تھا میاں عبداللہ صاحب کہتے تھے کہ شیخ مہر علی نے یہ انتظام کیا تھا۔ کہ دعوت میں کھانے کے وقت رؤسا کیواسطے الگ کمرہ تھا۔ اور ان کے ساتھیوں اور خدام کیواسطے الگ تھا مگر حضرت صاحب کا یہ قاعدہ تھا کہ اپنے ساتھ والوں کو ہمیشہ اپنے ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی آپ ہم تینوں کو اپنے داخل ہونے سے پہلے کمرہ میں داخل کرتے تھے اور پھر خود داخل ہوتے تھے۔ اور اپنے دائیں بائیں ہمکو بٹھاتے تھے۔ انہی دنوں میں ہوشیارپور میں مولوی محمود شاہ چھچھ ہزاروی کا وعظ تھا۔ جو نہایت مشہور اور نامور اور مقبول واعظ تھا۔ حضرت صاحب نے میرے ہاتھ بیعت کا اشتہار دیکر انہیں کہلا بھیجا کہ آپ اپنے لیکچر کیوقت کسی مناسب موقعہ پر میرا یہ اشتہار بیعت پڑھ کر سُنا دیں اور میں خود بھی آپکے

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 76,75 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 347 پر درج ہے

درخت کے پتوں کیطرف دیکھئے کیسے خوشنما ہیں۔ حاجی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت دیکھا کہ آپکی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں ۞

(۹۹) ۹۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا ہم سے حاجی عبدالمجید صاحب نے کہ ایک دفعہ جب ازالہ اوہام شائع ہوئی ہے۔ حضرت صاحب لدھیانہ میں باہر چہل قدمی کے لیئے تشریف لے گئے۔ میں اور حافظ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ میں حافظ حامد علی نے مجھ سے کہا کہ آج رات یا کہا ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے کہ "سلطنت برطانیہ تا ہشت سال۔ بعد ازاں ایام ضعف و اختلال"۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اس مجلس میں جس میں حاجی عبدالمجید صاحب نے یہ روایت بیان کی میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ میرے خیال میں یہ الہام اس زمانہ سے بھی پرانا ہے حضرت صاحب نے خود مجھے اور حافظ حامد علی کو یہ الہام سنایا تھا۔ اور مجھے الہام اس طرح پر یاد ہے:" سلطنت برطانیہ تا ہفت سال۔ بعد ازاں باشد خلاف و اختلال"۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ دوسرا مصرع تو مجھے پتھر کی لکیر کی طرح یاد ہو کہ یہی تھا۔ اور ہفت کا لفظ بھی یاد ہے۔ جب یہ الہام ہمیں حضرت صاحب نے سنایا تو اسوقت مولوی محمد حسین بٹالوی مخالف نہیں تھا۔ شیخ حامد علی نے اسے بھی جا سنایا۔ پھر جب وہ مخالف ہوا۔ تو اسنے حضرت صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو بدظن کرنے کے لئے اپنے رسالہ میں شائع کیا۔ کہ مرزا صاحب نے یہ الہام شائع کیا ہے خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ میاں عبداللہ صاحب اور حاجی عبدالمجید صاحب کی روایت میں جو اختلاف ہے۔ وہ اگر کسی صاحب کے ضعف حافظہ پر مبنی نہیں۔ تو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ الہام حضور کو دو دو وقتوں میں دو مختلف قرأتوں پر ہوا ہو۔ واللہ اعلم۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس الہام کے مختلف معنی کئے گئے ہیں۔ بعضوں نے تاریخ الہام سے میعاد شمار کی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کی وفات کے بعد سے اسکی میعاد شمار ہوتی ہے۔ کیونکہ ملکہ کے لیئے حضور نے بہت دعائیں کی تھیں۔ بعض اور معنے کرتے ہیں۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے تھے۔ کہ میرے نزدیک آغاز صدی بیسویں سے اسکی میعاد شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے تھے۔ کہ واقعات اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ اور

یہ حوالہ صفحہ 349 پر درج ہے

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 75 از مرزا بشیر احمد

درخت کے پتوں کیطرف دیکھئے کیسے خوشنما ہیں۔ حاجی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اس وقت دیکھا کہ آپکی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں ۔

(۹۶) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا ہم سے حاجی عبدالمجید صاحب نے کہ ایک دفعہ جب ازالہ اوہام شایع ہوئی ہے۔ حضرت صاحب لدھیانہ میں باہر چہل قدمی کے لیئے تشریف لے گئے۔ مَیں اور حافظ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ میں حافظ حامد علی نے مجھ سے کہا کہ آج رات یا کہا ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے کہ "سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف و اختلال"۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اس مجلس میں جس میں حاجی عبدالمجید صاحب نے یہ روایت بیان کی میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ میری خیال میں یہ الہام اس زمانہ سے بھی پرانا ہے حضرت صاحب نے خود مجھے اور حافظ حامد علی کو یہ الہام سنایا تھا۔ اور مجھے الہام اس طرح پر یاد ہے "سلطنت برطانیہ تا ہفت سال۔ بعد ازاں باشد خلاف و اختلال"۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ دوسرا مصرع تو مجھے پتھر کی لکیر کی طرح یاد ہو کہ یہی تھا۔ اور ہفت کا لفظ بھی یاد ہے۔ جب یہ الہام ہمیں حضرت صاحب نے سنایا تو اسوقت مولوی محمد حسین بٹالوی مخالف نہیں تھا۔ شیخ حامد علی نے اسے بھی جا سنایا۔ پھر جب وہ مخالف ہوا۔ تو اسنے حضرت صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو بدظن کرنے کے لئے اپنے رسالہ میں شایع کیا۔ کہ مرزا صاحب نے یہ الہام شایع کیا ہے خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ میاں عبداللہ صاحب اور حاجی عبدالمجید صاحب کی روایت میں جو اختلاف ہے۔ وہ اگر کسی صاحب کے ضعفِ حافظہ پر مبنی نہیں۔ تو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ الہام حضور کو دو وقتوں میں دو مختلف قرأتوں پر ہوا ہو۔ واللہ اعلم۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس الہام کے مختلف معنی کئے گئے ہیں۔ بعضوں نے تاریخ الہام سے میعاد شمار کی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کی وفات کے بعد سے اسکی میعاد شمار ہوتی ہے۔ کیونکہ ملکہ کے لیئے حضور نے بہت دعائیں کی تھیں۔ بعض اور معنے کرتے ہیں۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے تھے۔ کہ میرے نزدیک آغاز صدی بیسویں سے اسکی میعاد شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے تھے۔ کہ واقعات اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ اور

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 175 از مرزا بشیر احمد	یہ حوالہ صفحہ 349 پر درج ہے

۶۵۰

فروری ۱۸۹۲ء حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّلؓ بیان فرماتے تھے کہ:-

"ایک دفعہ[1] کسی بحث کے دوران میں حضرت مسیح موعودؑ سے کسی مخالف نے کوئی حوالہ طلب کیا... حضرت صاحب نے بخاری کا ایک نسخہ منگایا اور یونہی اس کی ورق گردانی شروع کر دی اور جلد جلد ایک ایک ورق اس کا اُلٹانے لگ گئے اور آخر ایک جگہ پہنچ کر آپ ٹھہر گئے اور کہا لو یہ لکھ لو۔ دیکھنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے اور کسی نے حضرت صاحب سے دریافت بھی کیا جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ "جب میں نے کتاب ہاتھ میں لے کر ورق اُلٹانے شروع کئے تو مجھے کتاب کے صفحات ایسے نظر آتے تھے کہ گویا وہ خالی ہیں اور ان پر کچھ نہیں لکھا ہوا اسی لئے میں ان کو جلد جلد اُلٹاتا گیا۔ آخر مجھے ایک صفحہ ملا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا اور مجھے یقین ہوا کہ یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے۔" (سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۳۰۶ صفحہ ۳۰۲)

۱۸۹۲ء (الف) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے خبر دے دی:-

"سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال ٭ بعد ازاں ضُعف و فساد و اختلال"

اور یہ آٹھ سال جا کر ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر[2] پورے ہو گئے۔" (الفضل جلد ۱۶ نمبر ۸۰ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۵)

(ب) حافظ حامد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ...... ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے:-

"سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال ٭ بعد ازاں ایام ضعف و اختلال"

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۵۷ روایت نمبر ۹۶ ایڈیشن دوم)

---

[1] مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں: "جہاں تک میری یاد مساعدت کرتی ہے ..... یہ واقعہ لاہور میں ہوا تھا۔ مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "محدثیت اور نبوت" پر بحث ہوئی تھی .... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محدثیت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بخاری کی اس حدیث کا حوالہ دیا جس میں حضرت عمرؓ کی محدثیت پر استدلال تھا۔ مولوی عبدالحکیم صاحب کے مددگاروں میں سے مولوی احمد علی صاحب نے حوالہ کا مطالبہ کیا اور بخاری خود بھیج دی۔ مولوی محمد احسن صاحب نے حوالہ نکالنے کی کوشش کی مگر نہ نکلا۔ آخر حضرت مسیح موعودؑ نے خود نکال کر پیش کیا ...... جب حضرت صاحب نے یہ حدیث نکال کر دکھا دی تو فریق مخالف پر گویا ایک موت وارد ہو گئی ..... اسی پر مباحثہ ختم کر دیا۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۱۵)

[2] ملکہ وکٹوریہ کا انتقال ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء میں ہوا۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 651،650 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 349 پر درج ہے

حوالہ نمبر 421

(ج) میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ :-

"مجھے (یہ) الہام اِس طرح پر یاد ہے :-

"سلطنت برطانیہ تا ہفت سال ٭ بعد ازاں باشد خلاف و اختلال"

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۵۰، روایت نمبر ۹۶ ایڈیشن دوم)

(د) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا :-

"مَیں نے حضرت سے یہ الہام اِس طرح پر سنا ہے :-

"قوتِ برطانیہ تا ہشت سال ٭ بعد ازاں ایّام ضعف و اختلال"

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ ۹ روایت نمبر ۳۱۴)

غالباً ۱۲ جولائی ۱۸۹۲ء (خواب میں) "لَہٗ تَبٌّ وَّ سَبٌّ وَّ افْتِضَاحٌ"[1]

(جیبی[2] بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲ اکتوبر ۱۸۹۲ء "یُصْلِحُ اللّٰہُ جَمَاعَتِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی"[3]

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۱ مارچ ۱۸۹۳ء "کل شب کو ایک خواب اور کچھ تحریری طور پر لکھا ہوا پیش ہوا۔ لکھا ہوا تو سوائے ن و ض کے اور کچھ پڑھا نہ گیا اور خواب بھی سارا یاد نہیں رہا آخری فقرہ یاد رہا وہ یہ تھا :-

"اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ"[4]

(از مکتوب مرزا خدا بخش صاحب مندرجہ "اصحاب احمد" مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے حصہ دوم صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اس کے لئے ہلاکت اور گالیاں اور ذلت ہے۔

[2] یہ جیبی بیاض عبدالرحمٰن صاحب شاکر کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس موجود تھی جو ان کے والد مرحوم ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر کو مرزا محمود بیگ صاحب آف پٹی نے دی تھی اور ان کا بیان ہے کہ یہ بیاض انہیں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطا فرمائی تھی۔ اس کی فوٹو کاپی خلافت لائبریری میں موجود ہے۔ (مرتب)

[3] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ میری جماعت کی اصلاح کر دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

[4] (ترجمہ از مرتب) یقیناً اللہ تعالیٰ علیم حکیم ہے۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 651،650 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 349 پر درج ہے

پس اگر ہم محمد حسین کی طرح یہ اعتقاد رکھیں کہ ہم صرف پولیٹیکل طور پر اور ظاہری مصلحت کے لحاظ سے یعنی منافقانہ طور پر انگریزوں کے مطیع ہیں ورنہ دل ہمارے سلطان کے ساتھ ہیں کہ وہ خلیفۃ اسلام اور دینی پیشوا ہے اس کے خلیفہ ہونے کے انکار سے اور اس کی نافرمانی سے انسان کافر ہو جاتا ہے تو اس اعتقاد سے بلاشبہ ہم گورنمنٹ انگریزی کے چھپے باغی اور خدا تعالیٰ کے نافرمان ٹھیرینگے۔ تعجب ہے کہ گورنمنٹ ان باتوں کی تہ تک کیوں نہیں پہنچتی اور ایسے منافق پر کیوں اعتبار کیا جاتا ہے کہ جو گورنمنٹ کو کچھ کہتا ہے اور مسلمانوں کے کانوں میں کچھ پھونکتا ہے۔ میں گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں اوب سے عرض کرتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ غور سے اس شخص کے حالات پر نظر کرے یہ کیسے منافقانہ طریقوں پر چل رہا ہے، اور جن باغیانہ خیالات میں آپ مبتلا ہے وہ میری طرف منسوب کرتا ہے۔

بالآخر یہ بھی لکھنا ضروری ہے کہ جس قدر اس شخص نے مجھے گندی گالیاں دیں اور محمد بخش جعفر زٹلی سے دلائیں اور طرح طرح کے افتراء سے میری ذلت کی اس میں میری فریاد جناب الٰہی میں ہے جو دلوں کے خیالات کو جانتا ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں ہر ایک کا انصاف ہے۔ میں خدا سے یہی چاہتا ہوں کہ جس قسم کی میری ذلت جھوٹے بہتانوں سے اس شخص نے کی۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں مجھے باغی ٹھیرانے کے لئے خلاف واقعہ باتیں بیان کیں وہی ذلت اس کو پیش آوے۔ میرا ہرگز یہ مدعا نہیں ہے کہ بجز طریق جزاء سیئة بمثلھا[1] کے کسی اور ذلت میں یہ مبتلا ہو۔ بلکہ میں مظلوم ہونے کی حالت میں یہی چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرے لئے اس نے ذلت کے سامان کئے ہیں اگر میں ان تہمتوں سے پاک ہوں تو وہ ذلتیں اس کو پیش آویں۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ بہت حلیم اور حتی المقدور چشم پوشی کرنے والی ہے لیکن اگر میں بقول محمد حسین باغی ہوں یا جیسا کہ میں نے معلوم کیا ہے کہ خود محمد حسین کے ہی باغیانہ خیالات ہیں تو گورنمنٹ کا فرض ہے کہ کامل تحقیقات کر کے جو شخص ہم دونوں میں سے درحقیقت مجرم ہے

[1] یونس: ۲۸

کشف الغطاء صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 225 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 349 پر درج ہے

میں گورنمنٹ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مسئلہ میں اس شخص کے کھانے کے دانت اور اور دکھانے کے اور ہیں۔ اپنے ہمجنس مولویوں پر ان کے خیال کے موافق اپنا عقیدہ ظاہر کرتا ہے اور پھر جب گورنمنٹ کے دکھانے کے لئے تحریر کرتا ہے تو وہاں گورنمنٹ کو خوش کرنے کے لئے یہ عقیدہ بیان کر دیتا ہے کہ "میں نہیں مانتا کہ کوئی مہدی آئیگا اور لڑائیاں کرے گا۔" لیکن اگر یہ مہدی کو نہیں مانتا تو دوسرے مولویوں کا جو مانتے ہیں کیونکر سرگروہ اور ایڈوکیٹ کہلاتا ہے؟ ان باتوں کا انصاف گورنمنٹ عالیہ کے ہاتھ میں ہے۔ میرے نزدیک گورنمنٹ ہم دونوں کی اصلیت تک اس صورت میں آسانی پہنچے گی کہ ہم دونوں کے اپنے روبرو اور دوسرے مولویوں کے روبرو اس مقدمہ میں اظہار لے۔ اس وقت جو منافقانہ طرز کا آدمی ہوگا اس کی تمام حقیقت کھل جائیگی لہذا

باادب التماس ہے

کہ یہ فیصلہ ضرور کیا جائے جبکہ یہ فاش جھوٹ اس نے اختیار کیا ہے تو کیونکر اطمینان ہو کہ جو دوسری باتیں گورنمنٹ تک پہنچاتا ہے اُن میں سچ بولتا ہے۔ منہ

تمت

کشف الغطاء صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 221 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 349 پر درج ہے

میں تو بار بار یہی کہتا ہوں کہ ہمارا طریق تو یہ ہے کہ نئے سِرے سے مُسلمان بنو۔ پھر اللہ تعالیٰ اصل حقیقت خود کھول دے گا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر وہ امام جن کے ساتھ یہ اس قدر محبت کا غلو کرتے ہیں زندہ ہوں، تو ان سے سخت بیزاری ظاہر کریں۔

جب ہم ایسے لوگوں سے اعتراض کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا اعتراض کیا جس کا جواب نہ آیا اور پھر بعض اوقات اشتہار دیتے پھرتے ہیں۔ مگر ہم ایسی باتوں کی کیا پرواہ کر سکتے ہیں۔ ہم کو تو وہ کرنا ہے۔ جو ہمارا کام ہے۔ اس لیے یاد رکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مُردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔"[1]

۸ر دسمبر ۱۹۰۰ء

ایک الہام اور اپنی وحی پر یقین

فرمایا: کل رات میری انگلی کے پوٹے میں درد تھا اور اس شدت کے ساتھ درد تھا کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کیونکر بسر ہوگی۔ آخر ذرا سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔ کُونِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا۔ اور سَلٰمًا کا لفظ ابھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ معاً درد جاتا رہا ایسا کہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔"

نیز فرمایا کہ:

"ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے۔ اس قدر یقین اور علیٰ وجہ البصیرۃ یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کرکے جس قسم کی چاہو قسم دے دو۔ بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں، یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔"[2]

۱۳ر دسمبر ۱۹۰۰ء

نصرتِ الٰہی فیصلہ کُن قاضی ہے

الٰہی بخش لاہوری مخالف کی کتاب "عصائے موسیٰ" تمام وکمال پڑھ کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کی فضولیات کو چھوڑ کر چند گھنٹوں کا کام ہے اس کا جواب دے دینا لیکن میں

---

[1] الحکم جلد ۴ نمبر ۴۱ صفحہ ۲-۱ مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۰۰ء

[2] الحکم جلد ۴ نمبر ۴۴ صفحہ ۷ مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۰ء

ملفوظات جلد اول صفحہ 400 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 350 پر درج ہے

کام بھی انہیں مولویوں میں سے بعض سے ظہور میں آئے۔ میرے پر جھوٹی مخبریاں بھی کی گئیں اور خواہ نخواہ گورنمنٹ کو خلاف واقعہ باتوں کے ساتھ اُکسایا گیا۔ مگر کچھ خبر ہے کہ انکا نتیجہ آخر کار کیا ہوا؟ یہی ہوا کہ مَیں ترقی کرتا گیا۔ جب یہ لوگ میری تکفیر اور تکذیب کے لئے کھڑے ہوئے اور خود بخود پیشگوئیاں کیں کہ جلد تر ہم اس شخص کو نابود کر دینگے۔ اُس وقت میرے ساتھ کوئی بڑی جماعت نہ تھی بلکہ صرف چند آدمی تھے جن کو انگلیوں پر گن سکتے تھے۔ بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ میں جب براہین احمدیہ چھپ ۵ رہی تھی۔ مَیں صرف اکیلا تھا۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ اُسوقت میرے ساتھ کوئی ایک بھی تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جبکہ خدائے تعالیٰ نے پچاس سے زیادہ پیشگوئیوں میں مجھے خبر دی تھی کہ اگرچہ تو اِسوقت اکیلا ہے مگر وہ وقت آتا ہے کہ تیرے ساتھ ایک دُنیا ہوگی۔ اور پھر وہ وقت آتا ہے جو تیرا اس قدر عروج ہوگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کیونکہ تو برکت دیا جائیگا۔ خدا پاک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائیگا اور انہیں برکت دیگا اور بڑھائے گا اور اُنکی عزت زمین پر قائم کریگا جبتک کہ وہ اسکے عہد پر قائم ہونگے۔ اب دیکھو کہ براہین احمدیہ کی ان پیشگوئیوں کا جن کا ترجمہ لکھا گیا وہ زمانہ تھا جبکہ میرے ساتھ دُنیا میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ خدا نے مجھے یہ دُعا سکھلائی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ[۱] یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو سب سے بہتر وارث ہے۔ یہ دُعا الہامی براہین میں درج ہے۔ غرض اسوقت کے لئے تو براہین احمدیہ خود گواہی دے رہی ہے کہ مَیں اُسوقت ایک گمنام آدمی تھا۔ مگر آج باوجود مخالفانہ کوششوں کے ایک لاکھ سے بھی زیادہ میری جماعت مختلف مقامات میں موجود ہے۔ پس کیا یہ معجزہ ہے یا نہیں کہ میری مخالفت اور میرے گرانے میں ہر قسم کے فریب خرچ کئے منصوبے کئے مگر یہ سب مولوی اور اُنکے رفیق چھوٹے بڑے سب کے سب نامراد رہے۔ اگر یہ معجزہ نہیں تو پھر معجزہ کی تعریف ندوہ کے جبہ پوش خود ہی کریں کہ کس چیز کا نام ہے۔ اگر مَیں صاحبِ معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہیں تو مَیں جھوٹا ہوں۔ اگر حدیث معراج نے ابن مریم کو مُردہ رُوحوں میں نہیں بٹھادیا تو مَیں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن نے سورہ نُور میں نہیں کہا کہ اِس اُمت کے خلیفے اسی اُمت میں سے

[۱] الانبیاء: ۹۰

تحفۃ الندوہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 97، 98 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 350 پر درج ہے

۹۸

ہو نگے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ اے فانی انسانو! ہشیار ہو جاؤ۔ اور سوچو کہ بجز اسکے معجزہ کیا ہوتا ہے کہ اس قدر مخالفوں کے جنگ و جدل کے بعد آخر براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئیاں سچی نکلیں جو آج سے بائیس برس پہلے کی گئی تھیں۔ تم ثابت نہیں کرسکتے کہ اس زمانہ میں ایک فرد انسان بھی میرے ساتھ تھا مگر اسوقت اگر میری جماعت کے لوگ ایک جگہ آباد کئے جاویں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ شہر امرتسر سے بھی کچھ زیادہ ہوگا۔ حالانکہ براہین کے زمانہ میں جب یہ پیشگوئی کی گئی میں صرف اکیلا تھا۔ پھر اگر مولویوں کی مزاحمت درمیان نہ ہوتی۔ تو براہین احمدیہ کی پیشگوئی پر دوہرا رنگ نہ چڑھتا۔ لیکن اب تو مولویوں اور انکے تابعداروں کی مخالفانہ کوششوں نے اس اعجاز پر دوہرا رنگ چڑھا دیا اور بجائے اسکے کہ حسب مضمون اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ[1] مجھے صرف صادق ہونے کی وجہ سے اس آیت کی مقرر کردہ علامت سے بریت مل جاتی۔ اب تو اسکے علاوہ براہین احمدیہ کی عظیم الشان پیشگوئیاں جو اس زمانہ سے میں بائیس برس پہلے دنیا میں شائع ہو چکی ہیں وہ پوری ہو گئیں اور ہزار ہا اہل فضل و کمال میرے ساتھ ہو گئے۔ اب دوسرا جزو اس آیت کا دیکھو وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ[2] یہ معیار بھی کیسا اعجازی رنگ میں پورا ہوا۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ انّی مهين من اراد اهانتك ہر ایک شخص جو تیری اہانت کریگا وہ نہیں مریگا جبتک وہ اپنی اہانت نہ دیکھ لے۔ اب ان مولویوں سے پوچھ لو کہ انہوں نے میرے مقابل خدا کے حکم کو کوئی ذلت بھی دیکھی ہے یا نہیں۔ اب کون میری توہین کرنیوالا بول سکتا ہے کہ قرآن کی یہ پیشگوئی جو يصبكم بعض الذي يعدكم ہے میری تائید کیلئے ظہور میں نہیں آئی بلکہ قرآن شریف نے بعض کے لفظ سے جتلا دیا کہ وعید کی پیشگوئی کیلئے بعض کا نمونہ کافی ہے اور اس جگہ نمونے تھوڑے نہیں۔ کیا مخالفوں کی اس میں کچھ تھوڑی ذلت ہے کہ غلام دستگیر اپنی کتاب فتح رحمانی میں یعنی ص ۲۷ میں میرے پر عام لفظوں میں بددعا کرکے یعنی فریقین میں سے کاذب پر بددعا کرکے خود ہی چند روز کے بعد مرگیا۔ محمد حسن

[a] دیکھو کہ کیا یہ معجزہ نہیں کہ جس مولوی نے مکّہ کے بعض نادان ملاؤں سے میرے پر فتویٰ کفر کا لکھوا دیا تھا۔ وہ مباہلہ کرکے خود ہی مرگیا۔ منہ

[1][2] المومن: ۲۹

۱۰

تحفۃ الندوہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 97، 98 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 350 پر درج ہے

حوالہ نمبر 426

پھر ماسوا اس کے اگر اس وجہ سے انکار کیا جاتا ہے کہ یہ امر خارق عادت ہے۔ تو کیا بموجب اصول آریوں کے وید کے بعد الہام الٰہی ہونا یہ خارق عادت امر نہیں ہے پس جبکہ لیکھرام کی موت نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ قادر خدا اس زمانہ میں بھی برخلاف وید کے مقرر کردہ قانون قدرت کے الہام کرتا ہے تو وید کا سارا قانون قدرت دریا بُرد ہو گیا اس صورت میں وید کی بات کا کوئی بھی اعتبار نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اُس پر اعتبار نہیں رہتا اور اگر لیکھرام والی پیش گوئی سے تسلی نہیں ہوئی تو پھر درخواست کرنے سے اور کوئی ذریعہ تسلی کا پیدا ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی صدہا الہامی پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں تسلی دے سکتی ہیں غرض وید کا قانون قدرت ایسا جھوٹا ثابت ہوا کہ ساتھ ہی وید کو بھی لے ڈوبا۔ پھر اسی بنا پر اعتراض کرنا حیا سے بعید ہے۔ ظاہر ہے کہ وید نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کے بعد خدا کی قوتِ تکلم ہمیشہ کے لئے مسلوب رہے گی مگر ہم نے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ ثابت کر دیا کہ وید نے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اور جو کچھ آئندہ کے لئے خدا کے الہام کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ محال اور قانون قدرت کے برخلاف ہے وہ سراسر جھوٹ اور خلاف حق ہے بلکہ خدا ہمیشہ اپنے بندوں کو الہام کرتا ہے تو پھر بتلاؤ کہ اس کے بعد بار بار اُسی وید کو پیش کرنا جس کے قانون قدرت کا نمونہ دیکھ چکے ہیں۔ کس قدر خلاف حیا و شرم ہے۔

۲۲۲ غرض لیکھرام کی موت نے ثابت کر دیا کہ وید کی یہ تعلیم سراسر غلط ہے کہ اس کے بعد الہام نہیں ہے تو پھر وید کے مقرر کردہ قانون قدرت پر اعتبار کیا رہا۔ خدا تعالیٰ کے کروڑہا قانون قدرت ابھی مخفی ہیں اور آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں مگر افسوس ان لوگوں پر کہ دانستہ آنکھ بند کر لیتے ہیں اگر یورپ کا کوئی شخص یہ بات ظاہر کرے کہ میں پتھر میں سے پانی نکال سکتا ہوں یا تمام پتھر کو پانی بنا سکتا ہوں تو اُس کے مقابل پر یہ لوگ دم بھی نہ ماریں اور فی الفور آمنّا و صدّقنا کہنے لگیں مگر خدا کے کلام نے جو کچھ بیان کیا اُس کو نہیں مانتے۔

چشمۂ معرفت صفحہ 222 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 351 پر درج ہے

ہونے کا دعویٰ کرکے قوم کا مصلح قرار نہیں دیتا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے۔ اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتلانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی۔ اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے۔ ایسا خبیث اس لائق نہیں کہ خدا اس کو یہ عزت دے کہ تو نے اگر میرے پر افترا کیا تو میں تجھے ہلاک کردوں گا بلکہ وہ بوجہ اپنی نہایت درجہ کی ذلّت کے قابل التفات نہیں کوئی شخص اُس کی پیروی نہیں کرتا کوئی اُس کو نبی یا رسول یا مامور من اللہ نہیں سمجھتا۔ ماسوا اس کے یہ بھی ثابت کرنا چاہیئے کہ اِس مفتریانہ عادت پر برابر تیئس برس گذر گئے۔ ہمیں حافظ محمد یوسف صاحب کی بہت کچھ واقفیت نہیں مگر یہ بھی امید نہیں۔ خدا اُن کے اندرونی اعمال بہتر جانتا ہے۔ اُن کے دو قول تو ہمیں یاد ہیں۔ اور سُنا ہے کہ اب وہ ان سے انکار کرتے ہیں (۱) ایک یہ کہ چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ بڑے بڑے جلسوں میں انہوں نے بیان کیا تھا کہ مولوی عبداللہ غزنوی نے میرے پاس بیان کیا کہ آسمان سے ایک نور قادیان پر گرا اور میری اولاد اس سے بے نصیب رہ گئی۔ (۲) دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے انسانی تمثّل کے طور پر ظاہر ہوکر اُن کو کہا کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے کیوں لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اب مجھے خیال آتا ہے کہ اگر حافظ صاحب ان دو واقعات سے اب انکار کرتے ہیں جن کو بار بار بہت سے لوگوں کے پاس بیان کر چکے ہیں تو نعوذ باللہ بے شک انہوں نے خدا تعالیٰ پر افترا کیا ہے + کیونکہ جو شخص سچ کہتا ہے اگر وہ مر بھی جائے تب بھی انکار نہیں کرسکتا

+ میں ہرگز قبول نہیں کروں گا کہ حافظ صاحب ان ہر دو واقعات سے انکار کرتے ہیں۔ ان واقعات کا گواہ نہ صرف میں ہوں بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت گواہ ہے اور کتاب ازالہ اوہام میں ان کی زبانی مولوی عبداللہ صاحب کا کشف درج ہو چکا ہے۔ میں تو یقیناً جانتا ہوں کہ حافظ صاحب ایسا کذب صریح ہرگز زبان پر نہیں لائیں گے گو قوم کی طرف سے ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔ اُن کے بھائی محمد یعقوب نے تو انکار نہیں کیا تو وہ کیونکر کریں گے۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 351 پر درج ہے	تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی

۶۰

عجیب قدرت دکھلاتا ہے کہ جب امام مذکور بحالت زار نزار گھر واپس آیا تو اثر الہام برعکس پایا یعنے لڑکے کے آثار رُو بصحت دیکھے غرض کہ مونہہ منحوس سے یہ کلمہ نکلنا ہی تھا کہ دم بدم لڑکے کو آرام ہونے لگا۔ جب لوگوں نے مجیبُ الدّعوات صاحب ا ریہ ڈوبی لفظ منارو کی لیاقت کا ہے اکی ہنسی اُڑائی تو جواب دیا کہ الہام غلط نہیں ہو سکتا۔ دایم یہ بچہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تمام ہؤا قصہ پر افترا آریہ کا۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی جس قوم میں اس جنس کے شریف و امین لوگ ہیں وہ کیا کچھ ترقیاں نہیں کریں گے۔ اب اس نیک ذات آریہ پر فرض ہے کہ ایک جلسہ کرا کر ہمارے روبرو اس بہتان کی تصدیق کرا دے تا اصل راوی کو حلف سے پوچھا جائے اور اس بے اصل بہتان کے لئے نہ صرف ہم اس راوی کو حلف دیں گے بلکہ آپ بھی حلف اُٹھائیں گے فریقین کے حلف کا یہ مضمون ہو گا کہ اگر سچ سچ اپنے حافظہ کی پوری یادداشت سے بلا ذرہ کم و بیش میں نے بیان نہیں کیا تو اے خدائے قادر مطلق اور اے پرمیشر سرب شکتی مان ایک سال تک اپنے قہر عظیم سے ایسی میری بیخ کنی کر اور ایسا ہیبت ناک عذاب نازل فرما کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو اور پھر اگر ایک سال تک آسمانی عذاب سے اصل راوی محفوظ رہا تو ہم اپنے جھوٹا ہونے کا خود اشتہار دیدیں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالٰے ایسے بہتان صریح کو بے فیصلہ نہیں چھوڑے گا۔ یہ تو ہمارے لئے اور ایک ملہم من اللہ کے لئے ممکن بلکہ کثیر الوقوع ہے جو کوئی خواب یا الہام مشتبہ طور پر معلوم ہو جس کی احتمالی طور پر کئی معنے کئے جائیں مگر یہ افترا کہ قطعی طور پر یہی الہام ہو گیا کہ دین محمد جان محمد کا لڑکا اب مرے گا اس کی قبر کھود دو

۲۰۱۶

شحنۂ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 351 پر درج ہے

معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے ایام دعوت کا سلسلہ ہے اسلئے یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنیوالا اور جھوٹا ملہم بننے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اُس کی نصرت اور تائید کرسکتا ہے اور اسکی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اے بیباک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف وکرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اِس مدّت دراز٭ میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا۔ اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو رسوا کیا۔ اگر اس مدت اور اُس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لوتقول علینا یہ نشان بھی ثابت ہوگیا اور تم اِس سے پوچھے جاؤ گے۔

۱۹۔ انیسواں نشان یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُنکے دل میں ڈالدی اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات ہیں جابجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُنکو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتہ ملتا ہے اسپر ایمان لاتے ہیں۔ پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اسلئے خدا نے اُن پر میری سچائی کی حقیقت کھولدی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا مکذب بنانے کیلئے آپکے گاؤں میں پہنچے جیساکہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض عزنویوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے

٭ یہ یاد رہے کہ اگر میرے زمانہ الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے جب اوّل حصہ براہین احمدیہ کا لکھا گیا تھا تب تو اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس ۲۷ سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب براہین احمدیہ کے چہارم حصہ سے شمار کیا جائے تو تب پچیس ۲۵ سال گذر گئے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس ۳۰ سال ہوتے ہیں۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 351 پر درج ہے

کا نزول ہے وہ دمشق میں واقع ہے بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اُس مسجد اقصیٰ کا منارہ مراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی۔ اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشقی مفاسد کی اصلاح کرے اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارۃ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لیے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور معہ سود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا مگر یہ فتح ان ہتھیاروں کے ساتھ نہیں جو لوگ جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔ آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔ پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی وہ ہمارے سید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیئے گئے۔ لہٰذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے۔ جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 352 پر درج ہے

۲۰۱

	نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دیدے۔ اس سے قریباً تین برس کے بعد جیسا کہ ابھی لکھتا ہوں دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔ اس بیان کی تمام یہ لوگ تصدیق کریں گے بشرطیکہ قسم نمونہ نمبر ۲ دے کر پوچھا جائے۔ اور حافظ نور احمد سخت مخالف ہے مگر نمونہ نمبر ۲ کی قسم اس کو بھی سچ بولنے پر مجبور کرے گی۔
۱۰	تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنّۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اُس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ مَیں نے اُسکو یہ الہام سُنایا۔ جس کو مَیں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سُنا چکا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ بکرٌ و ثیّبٌ۔ جس کے یہ معنے اُن کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے مَیں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پُورا ہوگیا۔ اور اسوقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔ مَیں نہیں یقین کرسکتا کہ مولوی محمد حسین بوجہ شدّتِ عناد اور تعصب اس پیشگوئی کی نسبت اپنی واقفیت بیان کرسکے۔ لیکن اگر حلف مطابق نمونہ نمبر ۲ دیجائے تو اِس صورت میں اُمید ہے کہ سچ بول دے۔
۱۱	تخمیناً سولہ برس کا عرصہ گذرا ہے کہ مَیں نے شیخ حامد علی اور لالہ شرمپت کھتری ساکن قادیان اور لالہ ملاوامل کھتری ساکن قادیان اور جان محمد مرحوم ساکن قادیان اور بہت سے اور لوگوں کو یہ خبر دی تھی کہ خدا نے اپنے الہام سے مجھے اطلاع دی ہے کہ

ص ۳۵

تریاق القلوب صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 201 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 352 پر درج ہے

ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیئے۔ اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں سے بھی ہو جاتی ہے۔ جس پر وہ قائم نہیں رکھے جاتے۔ ذرہ صحیح بخاری کو کھولو اور حدیث ذھب وھلی کو غور سے پڑھو۔ ایسا اعتراض کرنا جو دوسرے پاک نبیوں پر بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی وہی اعتراض آوے۔ مسلمانوں اور نیک آدمیوں کا کام نہیں ہے بلکہ لعنتیوں اور شیطانوں کا کام ہے۔ اگر دل میں فساد نہیں تو قوم کا تفرقہ دور کرنے کے لئے ایک جلسہ کرو۔ اور مجلس عام میں میرے پر اعتراض کرو کہ فلاں پیشگوئی جھوٹی نکلی پھر اگر حاضرین نے قسم کھا کر کہہ دیا کہ فی الواقع جھوٹی نکلی اور میرے جواب کو سُنکر مُدلّل بیان اور شرعی دلیل سے رد کر دیا تو اُسی وقت میں توبہ کروں گا۔ ورنہ چاہیئے کہ سب توبہ کر کے اِس جماعت میں داخل ہو جائیں اور بدزبانی اور بدزبانی چھوڑ دیں۔

۱۵ اے مسلمانوں کی ذرّیت! مَیں نے آپ لوگوں کا کیا گناہ کیا ہے کہ آپ لوگ انواع اقسام کے منصوبوں سے میری ایذا کے درپئے ہو گئے تم میں سے جو مولوی ہیں وہ ہر وقت یہی وعظ کرتے ہیں کہ یہ شخص کافر بیدین دجّال ہے اور انگریزوں کی سلطنت کی حد سے زیادہ تعریف کرتا ہے اور رُومی سلطنت کا مخالف ہے۔ اور تم میں سے جو ملازمت پیشہ ہیں وہ اِس کوشش میں ہیں کہ مجھے اِس محسن سلطنت کا باغی ٹھہراویں۔ مَیں سُنتا ہوں کہ ہمیشہ خلاف واقعہ خبریں میری نسبت پہنچانے کے لئے ہر طرف سے کوشش کی جاتی ہے حالانکہ آپ لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ مَیں باغیانہ طریق کا آدمی نہیں ہوں۔ میری عمر کا اکثر حصہ اِس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور مَیں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اِس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں اُن سے بھر سکتی ہیں۔ مَیں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے

تریاق القلوب صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155، 156 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 353 پر درج ہے

ہوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ انکے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا۔ اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کرتا۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں۔ اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔ پھر میں خود اپنے آرام کا دشمن بنوں۔ اگر اس سلطنت کے بارے میں کوئی باغیانہ منصوبہ دل میں مخفی رکھوں اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بدخیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہوں میں انکو سخت نادان اور بدقسمت ظالم سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔ تم جو ہو دل میں مجھے کہو۔ گالیاں نکالو۔ یا پہلے کی طرح کافر کا فتویٰ لکھو۔ مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دل میں بغاوت کے خیالات رکھنا۔ یا ایسے خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے سخت بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔ بہتیرے ایسے مسلمان ہیں جن کے دل کبھی صاف نہیں ہوں گے جب تک اُن کا یہ اعتقاد نہ ہو کہ خونی مہدی اور خونی مسیح کی حدیثیں تمام افسانہ اور کہانیاں ہیں۔

اے مسلمانو! اپنے دین کی ہمدردی تو اختیار کرو مگر سچی ہمدردی۔ کیا اس معقولیت کے زمانہ میں دین کے لئے یہ بہتر ہے کہ ہم تلوار سے لوگوں کو مسلمان کرنا چاہیں۔ کیا جبر کرنا اور زور اور تعدی سے اپنے دین میں داخل کرنا اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے کہ وہ دین خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ خدا سے ڈرو اور یہ بیہودہ الزام دین اسلام پر مت لگاؤ کہ اس نے جہاد کا مسئلہ سکھایا ہے اور زبردستی اپنے مذہب میں داخل کرنا اسکی تعلیم ہے۔ معاذ اللہ ہرگز

تریاق القلوب صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155، 156 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 353 پر درج ہے

حوالہ نمبر 433

اور فتوٰی دینے والے کا نام جس نے اوّل فتوٰی دیا ہامان۔ پس تعجب نہیں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ ہامان اپنے کفر پر مرے گا لیکن فرعون کسی وقت جب خدا کا ارادہ ہو کہے گا اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنو اسرائیل[1] اور پھر فرمایا کہ یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہوگا تا وہ تجھ سے بہت محبت کرے جو دائمی محبت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی اور خدا میں تیرا اجر ہے خدا تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے نام کو پورا کریگا۔ بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تکفیر ضروری تھی۔ اور اس میں خدا کی حکمت تھی۔ مگر افسوس ان پر جن کے ذریعہ سے یہ حکمت اور مصلحت الٰہی پوری ہوئی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتے تو اچھا تھا۔ ۲۹

اس قدر الہام تو ہم نے بطور نمونہ کے براہین احمدیہ میں سے لکھے ہیں۔ لیکن اس اکیس برس کے عرصہ میں براہین احمدیہ سے لیکر آجتک میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں۔ اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعوٰی کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شائع کئے ہیں اور وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ہیں۔ اور ان سب میں میری مسلسل طور پر یہ عادت رہی ہے کہ اپنے جدید الہامات ساتھ ساتھ شائع کرتا رہا ہوں اس صورت میں ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے کہ یہ ایک مدت دراز کا زمانہ ابتدائے دعوٰی مامور من اللہ ہونے سے آج تک کیسی شبا روزی سرگرمی سے گذرا ہے۔ اور خدا نے مدت دراز اس وقت تک مجھے زندگی بخشی بلکہ ان تالیفات کے لئے صحت بخشی مال عطا کیا۔ وقت عنایت فرمایا۔ اور الہامات میں خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت نہیں کہ صرف معمولی مکالمہ الٰہیہ ہو بلکہ اکثر الہامات میرے پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور دشمنوں کے بد ارادوں کا اُن میں جواب ہے۔ مثلاً چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کرینگے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مر گیا۔ اس لئے پہلے ہی سے اُس نے

[1] یونس : ۹۱

اربعین 3 صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 418 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 353 پر درج ہے

حالانکہ وہ بجائے خود اپنے تئیں معذور سمجھتے تھے کیونکہ اُن کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔ افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت یہودیوں کی طرح اُن کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم اُنہیں سچ مچ آسمان سے اُترتے دیکھیں گے اور یہ اعجوبہ ہم بچشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے آسمان سے اُترتے چلے آتے ہیں اور دائیں بائیں فرشتے اُن کے ساتھ ہیں اور تمام بازاری لوگ اور دیہات کے آدمی ایک بڑے میلہ کی طرح اکٹھے ہو کر دُور سے اُن کو دیکھ رہے ہیں اور

فیه اختلافا کثیرا۔ قل لو اتبع الله اھواءکم لفسدت السموات والارض ومن فیھن ولبطلت حکمته وکان الله عزیزا حکیما۔ قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله وکان الله غفورا رحیما۔ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولھے ہیں میری پرستش کی جگہ میں اُن کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں (ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستان میں سکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے بھرے ہوئے ہیں) اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سُن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا

ازالہ اوہام [حاشیہ] حصہ اول صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 354 پر درج ہے

(۱۴۹)

قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ

میرزا غلام احمدؐ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لیے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں اور ایک چھپی ہوئی بغاوت کو اپنے دلوں میں رکھ کر اسی اندرونی بیماری کی وجہ سے فرضیت جمعہ سے منکر ہو کر اس کی تعطیل سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض کے لیے تجویز کیا گیا کہ تا اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں کہ جو ایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں: اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں جو ایسے مفسدانہ عقیدہ کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھتے ہوں، لیکن چونکہ اس امتحان کے ذریعہ بڑی آسانی سے ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں۔ جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں اس لیے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ حالت کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ جمعہ کی تعطیل کی تقریب پر ان لوگوں کا شناخت کرنا ایسا آسان ہے کہ اس کی مانند ہمارے ہاتھ میں کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ وجہ یہ کہ جو ایک ایسا شخص ہو جو اپنی نادانی اور جہالت سے برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتا ہے۔ وہ جمعہ کی فرضیت سے ضرور منکر ہوگا اور اسی علامت سے شناخت کیا جائے گا کہ وہ درحقیقت اس عقیدہ کا آدمی ہے لیکن ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے۔ اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔ اور بالفعل یہ نقشے جن میں ایسے لوگوں کے نام مندرج ہیں گورنمنٹ میں نہیں بھیجے جائیں گے۔ صرف اطلاع دہی کے طور پر ان میں سے ایک سادہ نقشہ چھپا ہوا جس پر کوئی نام درج نہیں فقط یہی مضمون درج ہے ہمراہ درخواست بھیجا جاتا ہے اور ایسے لوگوں کے نام معہ پتہ ونشان یہ ہیں:۔

نمبر شمار	نام مع لقب و عہدہ	سکونت	ضلع	کیفیت

ہدایت۔ اگر اس نقشہ کی دستخطوں سے خانہ پوری ہو چکے تو چاہئے کہ اسی طرح کے اور اسی نمونہ کے اور قلمی نقشے بنا کران پر جہاں تک ممکن ہو دستخط کرائے جائیں مگر یہ یاد رہے کہ ہر ایک صاحب اپنا نام اور پتہ خوشخط لکھیں کہ تا پڑھنے میں دقت نہ ہو اور ہر ایک نقشہ کے آخر پر کل دستخطوں کی میزان لکھ دیں۔

مطبع ضیاء الاسلام قادیان

(یہ اشتہار ۲۶×۲۰/۸ کے چار صفحوں پر مع نقشہ درج ہے)

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 555 تا 557 طبع جدید از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 356 پر درج ہے

۵۵۷

ان وفادار رعایا کے دستخط اور مواہیر جو حسب تفصیل عرضداشت مسلکہ نقشہ ہذا گورنمنٹ عالیہ انگریزی میں اس بات کے لئے ملتجی ہیں کہ آئندہ کل دفاتر محکمہ جات اور سرکاری مدارس اور کالجوں کے لئے اتوار کے ساتھ جمعہ کی تعطیل بھی دی جائے۔

نمبر شمار	نام معہ لقب و عہدہ	سکونت	ضلع	کیفیت

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 555 تا 557 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 356 پر درج ہے

۶۲۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:۔ مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی سابق کلرک محکمہ ریلوے لاہور نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ ایک سفر میں لاہور اسٹیشن پر اترے تو ایک مسجد میں جو ایک چبوترے کی شکل میں تھی آرام کے لئے بیٹھ گئے۔ یہ مسجد اس جگہ تھی جہاں اب پلیٹ فارم نمبر ۴ ہے۔ پنڈت لیکھرام وہاں آیا اور اس نے حضرت صاحب کو جھک کر سلام کیا۔ تو حضور نے اس سے منہ پھیر لیا۔ دوسری مرتبہ پھر اس نے اسی طرح کیا۔ پھر بھی آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ اس پر بعض خدام نے عرض کیا۔ کہ حضور! پنڈت لیکھرام سلام کے لئے حاضر ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو گالیاں دینے والے کا ہم سے کیا تعلق ہے؟ اسی طرح وہ سلام کا جواب حاصل کرنے میں ناکام چلا گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اسی واقعہ کا ذکر بروایت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی روایت نمبر ۴۲ میں بھی ہو چکا ہے۔

۶۲۵ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:۔ مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم تاجر لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی۔ اور دعوت کا اہتمام خاکسار کے سپرد کیا۔ پلاؤ نرم پکا۔ غفلت باورچیوں کی تھی۔ شیخ صاحب کھانا کھلانے کے وقت عذر خواہی کرنے لگے۔ کہ بھائی غلام حسین کی غفلت سے پلاؤ خراب ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ گوشت۔ چاول۔ مصالحہ اور گھی سب کچھ اس میں ہے۔ اور میں گلے ہوئے چاولوں کو پسند کرتا ہوں۔ یہ آپ کی ذرہ نوازی کی دلیل ہے۔ کہ غلطی پر بھی خوشی کا اظہار فرمایا۔ ممکن ہے کہ حضور دانے دار پلاؤ کو پسند فرماتے ہوں۔ لیکن خاکسار کو ملامت سے بچانے کے لئے ایسا فرمایا ہو۔

۶۲۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:۔ مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگر وال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے صبح کے قریب جگایا۔ اور فرمایا۔ کہ مجھے ایک خواب آیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا خواب ہے۔ فرمایا۔ میں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چُنا ہوا ہے۔ میں نے تعبیر پوچھی۔ تو کتاب دیکھ کر فرمایا۔ کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا اس کے بعد میں چار دن یہاں رہا۔ میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا

سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 102,101 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 358 پر درج ہے

مجھے اصل رقم یاد نہیں۔ جب مجھے خواب سُنائی۔ تو ملا وامل اور شرن پت کو بھی بلا کر سُنائی۔ جب منی آرڈر آیا۔ تو ملا وامل و شرن پت کو بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ لو بھئی یہ منی آرڈر آیا ہے جا کر ڈاکخانہ سے لے آؤ۔ ہم نے دیکھا تو منی آرڈر بھیجنے والا کا پتہ اس پر درج نہیں تھا۔ حضرت صاحب کو بھی پتہ نہیں لگا کہ کس نے بھیجا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ آجکل کے قواعد کے رُو سے رقم ارسال کنندہ کو اپنا پتہ درج کرنا ضروری ہوتا ہے ممکن ہے اس زمانہ میں یہ قاعدہ نہ ہو۔ یا مرزا دین محمد صاحب کو پتہ نہ لگا ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مَیں اپنے گاؤں سیکھواں سے قادیان آیا۔ حضور علیہ السّلام کی عادت تھی۔ کہ گرم موسم میں جُوتا شام کے وقت مسجد مبارک کے شاہ نشین پر تشریف فرما ہوتے اور حضور کے اصحاب بھی حاضر رہتے۔ اس روز عشاء کی نماز کے بعد آپ شاہ نشین پر تشریف فرما ہوئے۔ میر ناصر نواب صاحب نے قادیان کے بعض گنوار طبقہ کی بیعت کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ یہ لوگ حضرت صاحب سے کوئی خاص تعلق پیدا نہیں کرتے مولوی عبدالکریم صاحب نے میر صاحب موصوف کے کلام کے جواب میں کہا۔ کہ دیہاتی لوگ اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ اسی اثناء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ ہوگئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا بات ہے۔ مولوی صاحب نے میر صاحب اور ان کی گفتگو کا تذکرہ کر دیا۔ اس پر حضرت صاحب نے مولوی عبدالکریم صاحب کی تائید فرمائی اور فرمایا۔ کہ میر صاحب دیہات کے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مَیں اس وقت مجلس میں اپنی کمزوریوں کو یاد کرکے اور یہ خیال کرکے کہ مَیں بھی دیہاتی ہُوں مغموم و محزون بیٹھا ہُوا تھا لیکن اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میاں جمال الدین و میاں امام الدین و میاں خیرالدین تو ایسے نہیں ہیں۔ جب حضور نے ہم تین بھائیوں کو عام دیہاتیوں سے مستثنٰے کر دیا۔ تو میرے تمام ہموم دور ہو گئے۔ اور میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ ۶۲۷

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بھی اعراب لوگوں کا ایمان اسی طرح کا ہوتا تھا۔ مگر ان سے وہ لوگ مستثنٰی ہوتے ہیں جو نبی کی صحبت سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دیہاتی نہایت مخلص ہیں۔ دراصل ایمان کی پختگی کا مدار شہری یا دیہاتی ہونے پر نہیں بلکہ صحبت اور استفاضہ اور پھر علم و عرفان پر ہے۔ لیکن چونکہ نبی سے دُور رہنے والے

سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 102,101 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 358 پر درج ہے

یہ چند احکام بطور نمونہ ہم نے لکھے ہیں اس میں ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی سوچ سکتا ہے کہ بظاہر یہ تمام خطاب صحابہ کیطرف ہے لیکن درحقیقت تمام مسلمان ان احکام پر عمل کرنے کے لئے مامور ہیں نہ یہ کہ صرف صحابہ مامور ہیں وبس۔ غرض قرآن کا اصلی اور حقیقی اسلوب جس سے سارا قرآن بھرا پڑا ہے یہ ہے کہ اسکے خطاب کے مورد حقیقی اور واقعی طور پر تمام وہ مسلمان ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے گو بظاہر صورت خطاب صحابہ کیطرف راجع معلوم ہوتا ہے پس جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ وعدہ یا وعید صحابہ تک ہی محدود ہے وہ قرآن کے عام محاورہ سے عدول کرتا ہے اور جب تک پورا ثبوت اس دعویٰ کا پیش نہ کرے تب تک وہ ایسے طریق کے اختیار کرنے میں ایک ملحد ہے۔ کیا قرآن صرف صحابہ کے واسطے ہی نازل ہوا تھا۔ اگر قرآن کے وعد اور وعید اور تمام احکام صحابہ تک ہی محدود ہیں تو گویا جو بعد میں پیدا ہوئے وہ قرآن سے بکلی بے تعلق ہیں۔ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ الخُرَافَاتِ۔

اور یہ کہنا کہ حدیث میں آیا ہے کہ خلافت تیس سال تک ہوگی عجیب فہم ہے جس حالت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ[1] تو پھر اس کے مقابل پر کوئی حدیث پیش کرنا اور اسکے معنی مخالف قرآن قرار دینا معلوم نہیں کہ کس قسم کی سمجھ ہے اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے اُن حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اُسکی نسبت آواز آئیگی کہ ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے لیکن وہ حدیث جو معترض صاحب نے پیش کی ہے علماء کو اُس میں کئی طرح کا جرح ہے اور اسکی صحت میں کلام ہے کیا معترض نے غور نہیں کی جو آخری زمانہ کی نسبت بعض خلیفوں کے ظہور کی خبریں دیگئی ہیں کہ حارث آئیگا مہدی آئیگا۔ آسمانی خلیفہ آئیگا۔ یہ خبریں حدیثوں میں ہیں یا کسی اور کتاب میں۔ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ زمانے تین ہیں۔

[1] الواقعۃ: ۴۰-۴۱

شہادت القرآن صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 337 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 359 پر درج ہے

ومنح بی من النعم الظاهرة والباطنة وجعلنی من المجذوبین۔ وکنت شاباً وقد شخت وما استفتحت باباً الا فتحت۔ وما سألت من نعمة الا اعطیت وما استکشفت من امر الا کشفت۔ وما ابتهلت فی دعاء الا اجیبت۔ وکل ذالک من حبّی بالقرآن وحبّ سیدی وامامی سید المرسلین۔ اللّٰهم صل وسلم علیه بعدد نجوم السمٰوٰت وذرات الارضین۔ ومن اجل هذا الحب الذی کان فی فطرتی کان الله معی من اوّل امری حین ولدت وحین کنت ضریعا عند ظئری وحین کنت اقرئ فی المتعلمین۔ وقد حبب الیّ منذ دنوت العشرین ان انصر الدین۔ واجادل البراهمة والقسیسین۔ وقد الفت فی هذه المناظرات مصنفات عدیدة۔ ومؤلفات مفیدة منها کتابی **البراهین**۔ کتاب نادر ما نسج علی منواله فی ایام خالیة فلیقرء من کان من امتر ابین۔ قد سللت فیه صوارم الحجج القطعیة علی اقوال الملحدین۔ ودمیت بشهبها الشیاطین المبطلین۔ قد خفض هام کل معاند بذالک السیف المسلول۔ وتبینت فضیحتهم بین ارباب المنقول والمعقول۔ وبین المصنفین۔ فیه دقائق العلوم وشواردها والالهامات الطیبة الصحیحة والکشوف الجلیلة ومواردها۔ ومن کل ما یجلّی ذرر معارف الدین المتین ولی کتب اخری تشابهه فی الکمال۔ منها الکحل والتوضیح والازالة وفتح الاسلام وکتاب آخر سبق کلها الفته فی هذه الایام اسمه دافع الوساوس هو نافع جدًا للذین یریدون ان یروا حسن الاسلام ویکفون افواه المخالفین۔ تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة وینتفع من معارفها ویقبلنی ویصدق

آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 359 پر درج ہے

دعوتی۔ الاذریۃ البغایا الذین ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم فھم لا یقبلون۔ ولما
بلغت اشد عمری و بلغت اربعین سنۃ جاء تنی نسیم الوحی بریّا عنایات
ربّی لیزید معرفتی و یقینی و یرتفع حجبی واکون من المستیقنین فاوّل ما
فتح علیّ بابہ ھوالرؤیا الصالحۃ فکنت لا اری رؤیا الّا جاءت مثل فلق
الصبح و انی رایت فی تلک الایام رؤیا صالحۃ صادقۃ قریباً من الفین او
اکثر من ذالک۔ منھا محفوظۃ فی حافظتی وکثیر منھا نسیتھا۔ ولعل
اللّٰہ یکررھا فی وقت اٰخر ونحن من الآملین۔ ورایت فی غلواء شبابی
وعند دواعی التصابی کانی دخلت فی مکان وفیہ حفدتی وخدمی فقلت
طھّروا فراشی فان وقتی قد جاء ثم استیقظت و خشیت علیٰ نفسی
وذھب وھلی الی اننی من المائتین۔ ورایت ذات لیلۃ و انا غلام
حدیث السن کانی فی بیت لطیف نظیف یذکر فیھا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ
علیہ وسلّم فقلت ایّھا النّاس این رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم فاشاروا
الی حجرۃٍ فدخلتُ مع الداخلین۔ فبشّ بی حین وافیتہ۔ وحیّانی باحسن
ما حییتُہ وما انسی حسنہ وجمالہ وملاحتہ وتحننہ الی یومی ھذا۔ شغفنی
حبًّا وجذبنی بوجہ حسین قال ما ھذا بیمینک یا احمد فنظرت فاذا
کتاب بیدی الیمنی وخطر بقلبی انہ من مصنفاتی قلتُ یا رسول اللّٰہ
کتاب من مصنفاتی قال ما اسم کتابک فنظرت الی الکتاب مرۃ اخری
وانا کالمتحیّرین۔ فوجدتہ یشابہ کتابًا کان فی دار کتبی و اسمہٗ
قطبی قلتُ یا رسول اللّٰہ اسمہ قطبی قال ارنی کتابک القطبی فلما

یہ حوالہ صفحہ 359 پر درج ہے	آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی

(۳۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے گورداسپور جاتے ہوئے بٹالہ ٹھیرے وہاں کوئی مہمان جو آپ کی تلاش میں قادیان سے ہوتا ہوا بٹالہ واپس آیا تھا آپ کے پاس کچھ پھل بطور تحفہ لایا۔ پھلوں میں انگور بھی تھے۔ آپ نے انگور کھائے۔ اور فرمایا انگور میں ترشی ہوتی ہے۔ مگر یہ ترشی نزلہ کے لئے مضر نہیں ہوتی۔ پھر آپ نے فرمایا ابھی میرا دل انگور کو چاہتا تھا۔ سو خدا نے بھیج دیئے۔ فرمایا۔ کئی دفعہ میں نے تجربہ کیا ہے۔ کہ جس چیز کو دل چاہتا ہے۔ اللہ اُسے مہیا کر دیتا ہے۔ پھر ایک واقعہ سُنایا۔ کہ میں ایک سفر میں جا رہا تھا۔ کہ میرے دل میں پونڈے گنّے کی خواہش پیدا ہوئی۔ مگر وہاں راستہ میں کوئی گنّا میسر نہیں تھا۔ مگر اللہ کی قدرت کہ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص ہم کو مل گیا جس کے پاس پونڈے تھے۔ اس سے ہم کو پونڈے ملگئے۔

(۳۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دَورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دیدی اور وہ دونوں آگئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دَورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا۔ اور ایک جاتا تھا اور وہ کبھی اِدھر بھاگتا تھا۔ اور کبھی اُدھر۔ کبھی اپنی پگڑی اُتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا۔ اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا۔ اور گھبراہٹ میں اسکے ہاتھ کانپتے تھے۔

(۳۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہوگئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت صاحب کی سخت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے اور سب نے

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 28، 29 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 360 پر درج ہے

احمد بیگ والد محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کر کے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرادی۔ تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں کو الگ الگ خط لکھا کہ ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے اب انکے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں لہذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرو اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے۔ تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ میں اس صورت میں تم کو عاق کرتا ہوں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں۔ ان سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ مگر مرزا فضل احمد نے لکھا کہ میرا تو آپکے ساتھ ہی تعلق ہے ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے مرزا فضل احمد کو جواب دیا کہ اگر یہ درست ہے تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر کو (جو سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی) طلاق دے دو۔ مرزا فضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھ کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ پھر فضل احمد باہر سے آکر ہمارے پاس ہی ٹھیرتا تھا مگر اپنی دوسری بیوی کی فتنہ پردازی سے آخر پھر آہستہ آہستہ اُدھر جا ملا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ فضل احمد بہت شرمیلا تھا۔ حضرت صاحب کے سامنے آنکھ نہیں اٹھاتا تھا۔ حضرت صاحب اسکے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ فضل احمد سیدھی طبیعت کا ہے۔ اور اس میں محبت کا مادہ ہے۔ مگر دوسروں کے پھسلانے سے اودھر جا ملا ہے۔ نیز والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ جب فضل احمد کی وفات کی خبر آئی۔ تو اس رات حضرت صاحب قریباً ساری رات نہیں سوئے۔ اور دو تین دن تک مغموم سے رہے۔ خاکسار نے پوچھا کہ کیا حضرت صاحب نے کچھ فرمایا بھی تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ صرف اس قدر فرمایا تھا۔ کہ ہمارا اسکے ساتھ تعلق تو نہیں تھا۔ مگر مخالف اسکی موت کو بھی اعتراض کا نشانہ بنا لینگے۔ خاکسار عرض

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 28، 29 از مرزا بشیر احمد ایم اے | یہ حوالہ صفحہ 360 پر درج ہے

(٦٠)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ؁۱

اشتہار نصرت دین و قطع تعلق
از اقارب مخالف دین

عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا

چوں بدندان تو کرمے او فتاد ٭ آں نہ دندانی بکن ای اوستاد

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آجانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی میرزا احمد بیگ ولد میرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم الہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے اور اس کی تائی صاحبہ جنہوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے، وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے۔ اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔ امر ربی تھا۔ اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار المہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں۔ ورنہ میں تم سے جُدا ہو جاؤں گا اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا۔ مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا۔ اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا۔ لیکن انہوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا۔ اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا

---

۱ النساء : ۱۴۹

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 186، 187 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 361 پر درج ہے

کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا اوّل یہ کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس اُمید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائیں گے اور دین کی ہتک ہوگی۔ اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر و غیور اس دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ کو کبھی ضایع نہ کریگا۔ اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو تھام لے گا۔ کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندھی اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکھی۔ سو جبکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں معصیت نہ ہو۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے۔ عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا۔ اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی۔ بدی۔ رنج راحت، شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیئے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔

چوں نہ بود خویش را دیانت و تقوے ٭ قطع رحم بہ از مودت قربے

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

المشتہر

مرزا غلام احمد لودیانہ

۲ مئی ۱۸۹۱ء

حقانی پریس لودیانہ

یہ حوالہ صفحہ 361 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 186، 187 از مرزا قادیانی

اور جس تاریخ میں لیکھرام کا قتل ہونا بیان کیا گیا تھا اسی طرح سے لیکھرام قتل ہوا اور کئی سو لوگوں نے گواہی دی کہ وہ پیشگوئی بہت صفائی سے پوری ہو گئی۔ چنانچہ اب تک وہ محضر نامہ میرے پاس موجود ہے جس پر ہندوؤں کی گواہیاں بھی ثبت ہیں ایسا ہی پیشگوئی کے مطابق میرے گھر میں چار لڑکے پیدا ہوئے اور پسر چہارم کی پیدائش تک پیشگوئی کے مطابق عبدالحق غزنوی زندہ رہا۔ اِن میں کیسی قدرت الٰہی پائی جاتی ہے ایسا ہی لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا بدن پھوڑوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ پھوڑے ایک سال سے بھی کچھ زیادہ دنوں تک اس لڑکے کے بدن پر رہے جو بڑے بڑے اور خطرناک اور بدنما اور موٹے اور ناقابلِ علاج معلوم ہوتے تھے جن کے اب تک داغ موجود ہیں۔ کیا یہ طاقتیں بجز خدا کے کسی اور میں بھی پائی جاتی ہیں؟ پھر یہ پیشگوئیاں کچھ ایک دو پیشگوئیاں نہیں بلکہ اسی قسم کی سو سے زیادہ پیشگوئیاں ہیں جو کتاب تریاق القلوب میں درج ہیں۔ پھر ان سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا۔ اور بار بار احمد بیگ کے داماد یا آتھم کا ذکر کرتے رہنا کس قدر مخلوق کو دھوکہ دینا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس اُن تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔ یا مثلاً حضرت مسیح کی صاف اور صریح پیشگوئیوں کا کبھی کسی کے پاس نام تک نہ لے اور بار بار ہنسی ٹھٹھے کے طور پر لوگوں کو یہ کہے کہ کیوں صاحب کیا وہ وعدہ پورا ہو گیا جو حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہونگے جو میں پھر واپس آؤنگا۔ یا مثلاً شرارت کے طور پر داؤد کا تخت دوبارہ قائم کرنے کی پیشگوئی کو بیان کر کے پھر ٹھٹھے سے کہے کہ کیوں صاحب کیا یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح بادشاہ بھی ہو گئے تھے اور داؤد کا تخت اُن کو مل گیا تھا۔ شیخ سعدی کی نسبت

تحفہ گولڑویہ صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 364 پر درج ہے

شہرت دی جائیگی۔ اور تو اس سے کیوں تعجب کرتا ہے کہ خدا ایسا کرے گا۔ کیا تیرے پر وہ وقت نہیں آیا کہ تو محض معدوم تھا اور تیرے وجود کا دنیا میں نام و نشان نہ تھا۔ پھر کیا خدا کی قدرت سے یہ بعید ہے کہ تیری ایسی تائیدیں کرے۔ اور یہ وعدے پورے کرکے دکھلا دے۔ اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سُنا کہ اُن کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ سو اُن کو وہ وحی سُنا دے جو تیری طرف تیرے رب سے ہوئی۔ اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے۔ سو تیرے پر واجب ہے کہ تُو اُن سے بدخلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ تو اُن کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔ اور ایسے لوگ بھی ہونگے جو اپنے وطنوں سے ہجرت کرکے تیرے حجروں میں آ کر آباد ہونگے۔ وہی ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصُفّہ کہلاتے ہیں۔ اور تو جانتا ہے کہ وہ کس شان اور کس ایمان کے لوگ ہونگے جو اصحاب الصفہ کے نام سے موسوم ہیں وہ بہت قوی الایمان ہونگے۔ تو دیکھے گا کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سُنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ سو ہم ایمان لائے ان تمام پیشگوئیوں کو تم لکھ لو کہ وقت پر واقع ہونگی۔

ان چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اِس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہونگے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اوّل درجہ پر خارق عادت ہیں سو ہم اوّل صفائی بیان کے لئے ان پیشگوئیوں کے اقسام بیان کرتے ہیں بعد اس کے یہ ثبوت دیں گے کہ یہ پیشگوئیاں پوری ہوگئی ہیں۔ اور درحقیقت یہ خارق عادت نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہونگے۔

پیشگوئیوں کے اقسام میں سے اوّل وہ پیشگوئی ہے جس کی طرف وحی الٰہی وانتھی امرالزمان الینا میں اشارہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مخالف لوگوں سے ہمارا جنگ ہوگا

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 72، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 364 پر درج ہے

میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور یاد رہے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہے جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس ۲۰ جزو سے کم نہیں ہوگا۔ اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے۔ اور لاکھوں دلوں کو اسکے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے۔ آمین ۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۔

تمّت

* خدا کے کلام میں یہ امر قرار یافتہ تھا کہ دوسرا حصہ اس اُمت کا وہ ہوگا جو مسیح موعود کی جماعت ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی اُمت محمدیہ میں سے ایک اور فرقہ بھی ہے جو بعد میں آخری زمانہ میں آنیوالے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کی پُشت پر مارا اور فرمایا لو کان الایمان معلقًا بالثریا لنالہ رجلٌ من فارس اور یہ میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے وہی حدیث بطور وحی میرے پر نازل کی اور وحی کی رُو سے مجھ سے پہلے اس کا کوئی مصداق معین نہ تھا اور خدا کی وحی نے مجھے معین کر دیا۔ فالحمد للہ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 407 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 365 پر درج ہے

محض جاہل اِس سے دھوکا بھی کھا لیتے ہیں۔ لیکن حکیم مطلق نے سونے میں ایک امتیازی نشان دکھا ہے جس کو صراف فی الفور شناخت کر لیتے ہیں۔ اور بہتیرے سفید اور چمکتے ہوئے پتھر ایسے ہیں کہ جو ہیرے سے بہت ہی مشابہ ہیں اور بعض نادان اُن کو ہیرا سمجھ کر ہزارہا روپیہ کا نقصان اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن صانع عالم نے ہیرے کے لئے ایک امتیازی نشان رکھا ہوا ہے جس کو ایک دانشمند جوہری شناخت کر سکتا ہے۔ ایسا ہی دنیا کے کل جواہرات اور عمدہ چیزوں کو دیکھ لو کہ اگرچہ بظاہر نظر کئی ردّی اور ادنیٰ درجہ کی چیزیں اُن سے شکل میں مل جاتی ہیں مگر ہر ایک پاک اور قابل قدر جوہر اپنے امتیازی نشان سے اپنی خصوصیت کو ظاہر کر دیتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ اور خود انسان کو دیکھو کہ اگرچہ وہ صورت میں بہت سے حیوانات سے مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ بندر سے تاہم اُس میں ایک امتیازی نشان ہے جس کی وجہ سے ہم کسی بندر کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ پھر جبکہ اِس مادی دنیا میں جو ناپائیدار اور بے ثبات ہے اور جس کا نقصان بھی بمقابل آخرت کے کچھ چیز نہیں ہے ہر ایک عمدہ اور نفیس جوہر کیلئے حکیم مطلق نے امتیازی نشان قائم کر دیا ہے جس کی وجہ سے وہ جوہر بسہولت شناخت کیا جاتا ہے۔ تو پھر مذہب جس کی غلطی جہنم تک پہنچاتی ہے اور ایسا ہی ایک راستباز اور اہل اللہ کا وجود جس کا انکار شقاوتِ ابدی کے گڑھے میں ڈالتا ہے کیونکر یقین کیا جائے کہ اُن کی شناخت کے لئے کوئی بھی یقینی اور قطعی نشان نہیں۔ پس ایسے شخص سے زیادہ کون احمق اور نادان ہے کہ جو خیال کرتا ہے کہ سچے مذہب اور سچے راستباز کیلئے کوئی امتیازی نشان خدا نے قائم نہیں کیا۔ حالانکہ خداتعالیٰ قرآن شریف میں آپ فرماتا ہے کہ کتاب اللہ جو مذہب کی بنیاد ہے امتیازی نشان اپنے اندر رکھتی ہے جس کی نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ اور نیز فرماتا ہے کہ ہر ایک مومن کو فرقان عطا ہوتا ہے یعنی امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راستباز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 63 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 365 پر درج ہے

حوالہ نمبر 445

عبارتیں طالمود کی پیش کی ہیں جو بجنسہٖ بغیر کسی تغیر تبدّل کے انجیل میں موجود ہیں اور یہ عبارتیں صرف
صفحہ ۶۰ ایک دو فقرے نہیں ہیں بلکہ ایک بڑا حصہ انجیل کا ہے اور وُہی فقرات اور وُہی عبارتیں ہیں جو انجیل
میں موجود ہیں اور اس کثرت سے وُہ عبارتیں ہیں جن کے دیکھنے سے ایک محتاط آدمی بھی شک میں
پڑے گا کہ یہ کیا معاملہ ہے اور دل میں ضرور کہیگا کہ کہانتک اسکو توارد پر حمل کرتا جاؤں اور اس
یہودی فاضل نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ باقی حصہ انجیل کی نسبت اُس نے ثابت کیا ہے کہ یہ عبارتیں
دوسرے نبیوں کی کتابوں میں سے لی گئی ہیں اور بعینہٖ وہ عبارتیں بائبل میں سے نکال کر پیش کی ہیں۔ اور
ثابت کیا ہے کہ انجیل سب کی سب مسروقہ ہے اور یہ شخص خدا کا نبی نہیں ہے بلکہ اِدھر اُدھر سے
فقرے چُرا کر ایک کتاب بنالی اور اس کا نام انجیل رکھ لیا۔ اور اس فاضل یہودی کی طرف سے
یہ اس قدر سخت حملہ کیا گیا ہے کہ ابتک کوئی پادری اس کا جواب نہیں دے سکا۔ یہ کتاب ہمارے
پاس موجود ہے جو ابھی ملی ہے۔ اَب چونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی اُستاد
سے سبقاً سبقاً توریت پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا اِس لئے ایک شکی مزاج کے انسان کو
اِس شبہ سے نکلنا مشکل ہے کہ کیوں اِس قدر عبارتیں پہلی کتابوں کی انجیل میں بلفظہٖ داخل ہوگئیں
اور نہ صرف وُہی عبارتیں جو خدا کی کلام میں تھیں بلکہ وُہ عبارتیں بھی جو انسانوں کے کلام میں تھیں
مگر اس سنت اللہ پر نظر کرنے سے جسکو ابھی ہم لکھ چکے ہیں یہ شبہ ہیچ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ بباعث
اپنی مالکیت کے اختیار رکھتا ہے کہ دُوسری کتابوں کی بعض عبارتیں اپنی جدید وحی میں داخل کرے
اسپر کوئی اعتراض نہیں چنانچہ براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ہر ایک پر ظاہر ہوگا کہ اکثر قرآنی آیتیں اور
بعض انجیل کی آیتیں اور بعض اشعار کسی غیر ملہم کے اس وحی میں داخل کئے گئے ہیں جو زبردست پیشگوئیوں
سے بھری ہوئی ہے جس کے منجانب اللہ ہونے پر یہ قوی شہادت ہے کہ تمام پیشگوئیاں اُسکی آج پوری
ہوگئیں اور پوری ہو رہی ہیں۔ غرض خدائے تعالیٰ کی یہ قدیم سے عادت ہے کہ وُہ اپنی وحی کی عبارتوں اور
مضمونوں کو دُوسرے مقام سے بھی لے لیتا ہے اور پھر جاہلوں کو اعتراض پیدا ہوتے ہیں چنانچہ ان
دنوں میں ایک فاضل شخص نے تالیف کی ہے جس سے وہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ توریت کی کتاب پیدائش جو گویا

نزول المسیح ص 60 مندرجہ روحانی خزائن ج 18 ص 438 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 366 پر درج ہے

اندھے کو راہ نہیں دکھا سکتا۔ اور یہ صفت مہدویت اگرچہ تمام نبیوں میں پائی جاتی ہے کیونکہ وہ سب خدا تعالیٰ کے شاگرد ہیں لیکن ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں خاص طور پر اور اکمل اور اتم تھی۔ وجہ یہ کہ دوسرے نبیوں نے انسانوں سے بھی تعلیم پائی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے گویا شاہزادگی کی حیثیت میں زیر نگرانی فرعون تعلیم پائی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اُستاد ایک یہودی تھا جس سے انہوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا۔ ایسا ہی اگر ایک انسان مہدی اور خدا سے تعلیم پانے والا ہو لیکن روحانی بیماریوں کے دُور کرنے کے لئے اس کو رُوح القدس عطا نہ کیا گیا ہو تب بھی وہ لوگوں پر حجت پوری نہیں کرسکتا اور رُوح القدس کی تائید کا متقدم بالزمان نمونہ حضرت مسیح ہیں۔ سو اس زمانہ میں عقلی پہلو سے بھی رُوح القدس کی تائید کی ضرورت ہے کیونکہ ہر ایک انسان طبعاً عقلی اور نقلی دلائل سے ایسا متاثر ہوجاتا ہے کہ اگر ان کے مخالف کوئی معجزہ بھی دکھایا جائے تو کچھ اثر نہیں کرتا۔ اس لئے کامل مصلح کیلئے ہمیشہ سے یہ ضروری شرطیں ہیں کہ وہ ان دونوں صفتوں سے متصف ہو یعنی وہ خدا کا خاص شاگرد ہو اور پھر ہر ایک میدان میں رُوح القدس سے تائید پاتا ہو۔✠ اور مہدی آخر الزمان کیلئے جسکا دوسرا نام

✠ یاد رہے کہ اگرچہ ہر ایک نبی میں مہدی ہونے کی صفت پائی جاتی ہے کیونکہ سب نبی تلامیذ الرحمٰن ہیں اور نیز اگرچہ ہر ایک نبی میں مؤید بروح القدس ہونے کی صفت بھی پائی جاتی ہے کیونکہ تمام نبی رُوح القدس سے تائید یافتہ ہیں لیکن پھر بھی یہ دو نام دو نبیوں سے کچھ خصوصیت رکھتے ہیں یعنی مہدی کا نام ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے۔ اور مسیح یعنی مؤید بروح القدس کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کچھ خصوصیت رکھتا ہے۔ گو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس نام کے رو سے بھی فائق ہیں کیونکہ اُن کو شدید القویٰ کا دائمی انعام دیا گیا ہے لیکن رُوح القدس کے مرتبہ میں جو شدید القویٰ سے کم مرتبہ ہے حضرت

(اربعین نمبر 2 صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 358 از مرزا قادیانی) | یہ حوالہ صفحہ 366 پر درج ہے

۹ر مئی ۱۹۰۴ء

فرمایا۔ رؤیا میں "کسی نے بیروں کا ایک ڈھیر چارپائی پر لا کر رکھ دیا ہے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸؍۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ حاشیہ۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

۹ر مئی ۱۹۰۴ء

فرمایا۔ رؤیا میں ایک جنّت دکھائی گئی۔ پھر الہام ہوا:

(۱) مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ۔[۱]

(۲) لِيَزْدَادُوْا حُسْنًا مَّعَ حُسْنِكَ۔[۲][۳]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸؍۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ حاشیہ۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

۱۰ر مئی ۱۹۰۴ء

دُختِ کرام[۴]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸؍۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ حاشیہ۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

۱۵ر مئی ۱۹۰۴ء

(۱) اَنْتَ مَعِيْ وَاَنَا مَعَكَ (۲) اِنِّيْ مَعَكَ يَا اِمَامُ رَفِيْعُ الْقَدْرِ۔

(۳) رَبِّ اجْزِهٖ جَزَآءً اَوْفٰى (۴) شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا (۵) اِنَّهٗ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔[۵]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸؍۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ حاشیہ۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اس جنّت کی مثال جس کا پرہیزگاروں کو وعدہ دیا گیا ہے۔

[۲] بدر میں لِيَزْدَادُوْا کی بجائے لفظ سَيَزْدَادُوْا لکھا ہے۔ (مرتّب)

[۳] (ترجمہ از مرتّب) تیرے حُسن کے ساتھ انہیں بھی حُسن میں بڑھنا چاہیے۔

[۴] (ترجمہ از مرتّب) کریم آباء کی لڑکی۔ (نوٹ از مرتّب) الہام دُختِ کرام کی مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ہیں جو ۲۵ر جون ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئیں اور نواب محمد عبداللہ خان صاحب کے عقد میں آئیں۔

[۵] (ترجمہ از مرتّب) (۱) تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ (۲) اے عالی قدر امام میں تیرے ساتھ ہوں۔ (۳) اے میرے ربّ اسے پوری پوری جزا دے۔ (۴) چست اور ہوشیار لڑکا پیدا ہوگا۔ (۵) یقیناً خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 430 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 367 پر درج ہے

عاجز کو رسول کرکے پکارا گیا ہے۔ پھر اسکے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے
جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلّوں میں (دیکھو براہین احمدیہ
صفحہ ۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ
والذین معہٗ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا
اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے" دنیا میں ایک نذیر
آیا" اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دُنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں
اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو
خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ
بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اُتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں انکو نبی بھی
مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلۂ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو
معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[1] اور حدیث لا نبی
بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے
عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی
ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔
اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو
اپنی نسبت ثابت کرسکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی
کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

[1] الاحزاب : ۴۱

یہ حوالہ صفحہ 367 پر درج ہے	ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 449

ضلع مظفرنگر میں مباحثہ

یہاں پر ۷ فروری کو مولوی عمرالدین صاحب دہلی سے تشریف لائے۔ اور مولوی جلال الدین صاحب شمس قائم گنج سے تشریف فرما ہوئے اور مناظرہ تین دن تک رہا۔ یعنی ۸ و ۹ و ۱۰ فروری ۱۹۲۴ء تک رہا۔

اول روز مولوی عمرالدین صاحب کے مقابلہ پر یکے بعد دیگرے مولوی محمد ادریس دیوبندی۔ مولوی سید عالم دیوبندی۔ مولوی عبداللہ دین دیوبندی کھڑے ہوئے جیسے دیوبندی معترض تھے۔ لیکن خدا کے فضل و کرم کے ساتھ مولوی عمرالدین صاحب نے ہر ایک اعتراض کو ایسا توڑ پھینکا۔ جیسے ردی کو پھینک دیتے ہیں۔ جس کا اعتراف اہل قریہ نے بھی کیا۔

دوسرے روز مولوی جلال الدین صاحب شمس کے مقابلہ پر مولوی عبداللطیف مولوی فاضل منشی فاضل مصطفےٰ آبادی کھڑا ہوا اور مولوی جلال الدین صاحب نے صداقت مسیح موعود پر قرآنی دلائل قائم کئے۔ مگر انہوں نے مقابل کے مولوی فاضل کا علم ایسا سلب کر لیا کہ وہ ہرگز ہرگز بھی ان کا جواب نہ دے سکا۔ اور تمسخر ٹھٹھے میں اوقات ضائع کیا۔ اور کبھی دیوانوں کی طرح الٹے سوال کرنے لگا۔ اگر اس سے کہا جائے کہ ہم نے کہا ہمارا جواب دو۔ تو تمسخر کرنے کے سوا اور کچھ جواب نہ دے سکے۔ آخر انہوں نے اس روز کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ اور مولوی جلال الدین صاحب نے ان کے اٹھائیس جھوٹ گنوائے۔ جو انہوں نے اپنی تقریر میں بولے تھے۔ جس کو اس کو ایک رنگ میں اقرار کرنا پڑا۔ جس کا اثر سامعین پر بہت اچھا پڑا۔ المصدوری دیوبندیوں نے اس کی بہت تذلیل کی۔ اور اس کو کہا کہ آپ نے تو ہم کو بہت ذلیل کرا دیا۔ بہتر یہ تھا۔ کہ آپ سٹیج پر نہ کھڑے ہوتے

پھر تیسرے روز ۱۰ فروری کو مولوی جلال الدین نے سٹیج پر تشریف لا کر اول مولوی عبداللطیف کے جھوٹ گنوائے۔ اور کہا کہ جس شخص نے تقریر میں اس قدر جھوٹ بولا ہو۔ وہ کیا تحقیق کرے گا اور ایسا غدار ہو سکتا ہے۔ بس کر پھر وہ بھی کھڑا نہ ہوا۔ مگر مولوی شمس صاحب کے ایک مطالبہ کا جواب ابھی تک نہیں دیا۔ سوائے تمسخر خاں کے۔ آخر اسی طرح اس نے ۱۲ بجا دیئے لہٰذا کھانے کے واسطے مناظرہ بند تھا۔ اور بعد ظہر کے پھر مولوی جلال الدین صاحب نے اسٹیج پر کھڑے ہو کر مولوی صاحب کے جھوٹ گنوائے۔ اور انہیں میں ۳۰ کو طبع کرا دیئے۔ جو کہ اس نے اسی روز بولے تھے۔ لہٰذا کل چھتیس جھوٹ ہو گئے۔ مگر مولوی صاحب شرم کے مارے کچھ نہ بول سکے بیٹھے رہے۔ اور مولوی سید عالم دیوبندی مقابلے پر کھڑے ہوئے۔ اور پھر مولوی جلال الدین اور مولوی سید عالم دیوبندی کا چار بجے تک مناظرہ جاری رہا۔ مگر وہ بھی جواب نہ دے سکا۔ اور تمسخر میں اول سے بڑھ چڑھ کر رہا۔ چونکہ تاریخ مناظرہ ختم ہو چکی تھی۔ لہٰذا مولوی عمرالدین صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب نے رخصت چاہی [illegible] دہلی کو اور آگرہ کو چلے گئے۔ پھر بعد میں مولوی دیوبندی نے جلسہ قائم کیا۔ اور ظاہر کیا کہ احمدی تو بھاگ گئے ہم کھڑے ہو کر جواب دیتے ہیں۔ جس کا بعض لوگوں پر الٹا بھی برا اثر پڑا۔ چونکہ وہ کہنے لگے۔ کہ احمدیوں کے سامنے تو [illegible] گیا۔ اب بولتے ہیں۔ حالانکہ وہ بار بار مطالبہ کرتے رہے۔ لہٰذا یہ فرار کی دلیل ہے۔

اس مناظرہ میں دیوبندیوں نے بڑی طرح شکست کھائی۔ جس کی وجہ سے اہل قریہ کہتے ہیں۔ کہ پھر ایک مناظرہ قائم کرو۔ تاکہ اچھی طرح طبیعت کو تسلی ہو۔ اور کہا کہ اس وقت کے مولویوں کی حالت قابل رحم تھی۔ وہ سوالات سے [illegible] رہے تھے۔

الحمدللہ ہمارا جلسہ نہایت کامیاب رہا اور اسی سے گھرانا چوہدری سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

عزیز احمد از گھسوہ۔ ضلع مظفرنگر ۱۳ فروری ۱۹۲۴ء

حقہ نوشی ترک

حکیم [illegible] صاحب [illegible] لکھتے ہیں کہ [illegible] غلام [illegible] صاحب نے حقہ نوشی ترک کر دی [illegible] آپ ان کے متعلق دعا کریں [illegible] [illegible] الحمدللہ [illegible]

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا مکتوب

۹ فروری کی نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں حضور خلیفۃ المسیح پیش ہوا جس کو سلسلہ ڈائری میں جناب میر محمد خان صاحب نائب مدیر الفضل نے لے لیا تھا۔ جو نسخہ بہ ذیل ہے:-

نقل مطابق اصل ۔ لفافہ کا پتہ

بمقام لاہور دفتر سرکاری وکیل۔ بخدمت اخویم منشی محمد حسین صاحب کلرک دفتر سرکاری وکیل۔

[illegible] [illegible] [illegible]

راقم خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد اس کے [illegible] آپ کا خط [illegible] آپ [illegible] میں [illegible] ثابت [illegible] شیطان کا کام ہے۔ [illegible] [illegible]

[illegible]

۵ — اخبار الفضل قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء — نمبر ۵ جلد ۱۰

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۳؍جون ۲۲ء عصر)

ایک مبشر رؤیا فرمایا آج ایک رؤیا میری دعا کے بعد پورا ہو گیا۔ آج بیعت کی جگہ ... کے متعلق ملی ہیں یہ اصل الفاظ نہیں، بلکہ ان کا خلاصہ ہے۔ جو میری زبان پر جاری تھا۔

ہر جگہ کے لوگ خود مباحثہ کیا کریں فرمایا فیروز پور میں منشی فرزند علی صاحب اور مولوی ثناء اللہ کے درمیان ایک مباحثہ ہونا ہے (مسکرا کر فرمایا) بات تو اچھی ہے ہر جگہ کے مقامی لوگ بحث مباحثوں میں حصہ لیا کریں۔ اور مولویوں کا پیچھا چھوڑیں تاکہ یہ کام بڑھے اور زیادہ مفید کام ہو سکے۔

ایک نیا طریق تبلیغ فرمایا جی چاہتا ہے کہ اس بات کا تجربہ کیا جائے۔ کہ ایک علاقہ منتخب کر کے تمام زور اسی پر صرف کر دیا جائے۔ اور جب تک وہ پورے طور پر صاف نہ ہو جائے۔ اسکو نہ چھوڑا جائے۔ اس جنگ کے دوران میں ایک جرنیل نے طریق ایجاد کیا تھا۔ کہ وہ تمام توپ خانہ ایک جگہ جمع کر دیتا تھا۔ اور آگے پیچھے کر کے اس قدر گولہ باری کرتا تھا کہ وہ ساری زمین ایسی ہو جاتی تھی جیسے کھودی گئی ہو۔ جس کا مقابلہ دشمن نہیں کر سکتے تھے بجز اس کا ... اس کے طریق جنگ کی پوری تحقیق نہیں ہوئی کہ مفید ہے یا غیر مفید۔ ولایت کے اخبارات میں اس کے متعلق بڑے لمبے مضامین شائع ہوا کرتے تھے۔ اگر اس طریق پر تبلیغ کی جائے تو شاید مفید ہو۔ یہاں کے لوگ بھی اور باہر کے بھی لوگ جو تبلیغ کر سکتے ہیں۔ سب ایک ضلع میں پھیل جائیں۔ پھر شاید اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجودہ صورت کی نسبت زیادہ مفید تجربہ ہو۔

صاف تھرمس کے اندر کا کھانا ایک صاحب نے عرض کیا کہ کیا تھرمس کے اندر کا کھانا جائز ہے۔ اگر وہ صاف ستھرا ہو۔ اور کوئی نجاست یا گندہ چیز اس کے جسم یا لباس پر نہ ہو۔ فرمایا مسلمان آدمی کے ہاتھ سے چیز کھانا جائز ہے۔ البتہ غیر اہل کتاب کے ہاتھ کی پکی ہوئی کھانا منع ہے۔

سوال ہوا۔ کہ ہندو اور سکھ کے ہاتھ کی پکی ہوئی کھانا جائز ہے۔ فرمایا ہندو اہل کتاب ہیں۔ اور سکھ بھی ... وہ مسلمانوں ہی کا بگڑا ہوا فرقہ ہے۔

سوال ہوا کہ سکھ جھٹکا کرتے ہیں۔ فرمایا وہ ناجائز ہے۔ اہل کتاب کے ساتھ کھانے کے یہ معنے نہیں کہ جو چیزیں شریعت اسلام میں ناجائز ہیں وہ ان کے ساتھ کھانے سے جائز ہو جاتی ہیں۔

(۵؍جون ۲۲ء ظہر)

بعض مشہور کتب کے متعلق رائے فرمایا سیرۃ ... توجہات کے قابل کتاب ہے۔ حافظ روشن علی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ایک حصہ ترجمہ ہو کے چھپ نہیں گیا۔ فرمایا یہ ترجمہ ہے کہ بعض حصے اسکے چھپے نہیں ہیں۔ لیکن وہ دوسرے مقامات میں جا کر ان کی تشریح خود ہی کر دیتے ہیں۔

فرمایا ابن جنی کی کتاب خصائص بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ اور کتاب الالفاظ العربیہ بھی بہت ہی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ اس کے مصنف نے علمی زبان اور دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ اور خضری تاریخ بھی بہت اعلیٰ ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میں اور ... ایک ہی ہیرے کے دو ٹکڑے ہیں۔ اسی طرح ... کمپیلا اور خضری کا حال قریباً ایک ہی ہے۔ طبیعت ہی ... نقص ہے کہ وہ لمبی بحث نہیں کر سکتا۔

مسلمان اور عیسائی مؤرخین اس کی کتب اگرچہ ... حصہ پڑھ جائیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر ساری کتاب پڑھی جائے۔ تو مجموعی طور پر یہی اثر پڑتا ہے۔ کہ یہ بات ... کم اعلیٰ درجہ کے ... نہیں ہوتا۔ کہ پڑھنے والے پر یہ اثر ہو کہ ہمارے مسلمانوں کی کچھ روایات ہیں جن کو ہم قائم رکھنا چاہتے ہیں لیکن یورپین مؤرخوں نے اس بات کا خیال رکھا ہے۔ وہ اپنی تاریخ لکھتے ہیں تو اپنے اسلاف کو اُبھار کر دکھاتے ہیں۔ کہ پڑھنے والے پر ان کی عظمت کا رعب پڑتا ہے۔ اور خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ہمیں بھی ایسا ہی بننا چاہیئے۔ مگر مسلمان مورخ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے زمانہ کو چھوڑ کر تاریخ پر یہ دکھاتے ہیں۔ کہ ہمارے اسلاف بڑے نکمے تھے۔ عیسائیوں نے جو طریق اختیار کیا وہ درست ہے۔ کیونکہ تاریخی طور پر جب تک آئندہ نسلوں پر یہ اثر نہ ڈالا جائے کہ تمہارے اسلاف کے یہ کارنامے ہیں۔ اور ان کی یہ روایات ہیں اور تمہیں ان روایات کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس وقت تک تاریخ کا فائدہ نہیں مرتب ہو سکتا۔

روحانی ترقی کا میدان یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جس میدان میں سب سے آگے بڑھ گئے۔ اور خدا نے آئندہ کے متعلق بھی گواہی دے دی کہ آپ آئندہ آنے والی نسلوں سے بھی آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہی پہلے لوگوں کو بتا دیا کہ ... فلاں بڑا تھا۔ کیا کہیں بھی لکھا ہے کہ رسول کریم کے بعد اس امت میں نبی نہیں آسکتا ہے۔ اور مسیح موعود ... بعض سے بھی کم درجہ رکھتے ہیں۔ یہ دلیل پہلے تو لوگوں کو ... کے خلاف پھیلائی جا سکتی ہے۔ مگر آئندہ زمانہ میں مخالفت کو کھا جانے والی ہوگی۔ کیونکہ اگر روحانی ترقی کی تمام راہیں بند ہیں تو اسلام کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اور پھر اس میں کوئی خوبی بھی نہیں۔ کہ ایک کو بڑھا دیا جائے۔ اور دوسروں کو گھٹا دیا جائے۔ ہاں خوبی یہ ہے کہ موقع سب کو دیا جائے پھر آگے جو بڑھ جائے۔

(۶؍جون ۲۲ء عصر)

طبری کے پڑھنے کا طریق شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے کہا طبری سے صحیح روایات معلوم کرنے کا کیا گر ہے۔ فرمایا جس طرح بائیبل کے مصنف چار ہیں۔ اسی طرح طبری نے بھی چار سلسلے چلائے ہیں۔ جن میں سے دو بڑے سلسلے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جب بات کو وہ ثابت کرنا چاہتا ہے

مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری، اخبار الفضل قادیان نمبر 5، جلد 10، 17 جولائی 1922ء	یہ حوالہ صفحہ 368 پر درج ہے

معترض کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں تبھی تو یہ اعتراض کرتا ہے کہ اگر محمد رسول اللہ کے بعد کوئی اور نبی ہے تو اس کا کلمہ بناؤ نادان اتنا نہیں سوچتا کہ محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لیئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہوگیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعودؑ کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی لہٰذا مسیح موعودؑ کے آنے سے نعوذ باللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے (غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعودؑ کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔ علاوہ اسکے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریمؐ کا اسم مبارک اس لیئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریمؐ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجوده نیز من فرق بینی وبین المصطفٰی فما عرفنی وما رأنی اور یہ اس لیئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے پس مسیح موعودؑ خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ فتدبروا

چھٹا اعتراض یہ ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ کے لفظ رسل کے مفہوم میں صرف وہی رسول شامل ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع میں متقی کی شان میں

کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 368 پر درج ہے

شعر و سخن

نظم

(از اکمل آف گولیکی)

امام اپنا عزیزو! اس زمان میں — غلام احمد ہوا دارالامان میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم — مکان اس کا ہے گویا لامکان میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق — شرف پایا ہے نوع انس و جان میں
غلام احمد مسیحا سے ہے افضل — بروز مصطفیٰ ہو کر جہان میں
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے — بلاشک جائیگا باغ جنان میں
تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل — یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں
بھلا اس معجزے سے بڑھ کے کیا ہو — خدا اک قوم کا مارا - جہان میں
قلم سے کام جو کر کے دکھایا — کہاں طاقت تھی یہ سیف و سنان میں
محمد پھر اتر آئے ہیں - ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
غلام احمد مختار ہو کر — یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہان میں
تری مدحت سرائی مجھ سے کیا ہو — کہ سب کچھ لکھدیا راز نہان میں

خدا ہے تو - خدا مجھ سے ہی واللہ
ترا رتبہ نہیں آتا بیان میں

انصار بدر

حکیم فضلدین صاحب قادیانی حال وارد بھیرہ۔ بدر اخبار کے حال پر ہمیشہ مہربانی کی نظر رکھا کرتے ہیں ... اور اسکے واسطے ... [illegible]

حوالہ نمبر 453

آپ کو دیئے کہ کوئی بھی خوبی کسی دوسرے نبی میں ایسی نہیں جو کہ آپ کو نہ دی گئی ہو۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کیا تم یہ قبول کرتے ہو کہ ایک کے ہاں بہت سے مہمان ہوں تو ان میں سے ایک کو وہ مکلف کھانا پلاؤ زردہ وغیرہ دیوے اور دوسرے کو معمولی کھانا شوربہ یا روٹی وغیرہ تو باقی مہمان کہیں گے کہ کاش ہم اس گھر میں مہمان نہ ہوتے۔ اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر جو گذرے ہیں انہوں نے کیا گناہ کیا کہ جو فضیلت اور رتبہ عیسیٰ علیہ السلام کو دیا جاتا ہے ان میں سے ایک کو بھی وہ نہ ملا۔ ان سب کو فوت مانتے ہو اور ایک عیسیٰؑ کو زندہ اور وہ بھی آسمان پر۔

قرآن فرماتا ہے رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (طٰہٰ : ۱۱۵) اور حضرتؐ تو اس دعا کو برابر مانگتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ برس کی ہوئی۔ دوسرے تمام پیغمبروں کو گھٹانا اور مسیح کو سب سے بڑھ کر فضیلت دینا ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کونسی فضیلت مسیح کو دوسروں پر ہے؟ انہوں نے نہ ساری دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا۔ نہ کوئی دکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اُن کو پہنچا نہ مقابلہ کی نوبت آئی۔ نہ کوئی شکست اُٹھانی پڑی۔ چند آدمی صرف ایمان لائے وہ بھی بھاگ گئے۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ آپ کا دعویٰ کل جہان کے لیے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ آپ کی زندگی میں موجود تھے پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟ ان کم بختوں سے کوئی پوچھے کہ پھر تم محمد رسول اللہ کیوں کہتے ہو عیسیٰ رسول اللہ ہی کہو۔

اب تم کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت دو۔ اگر تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر زندہ ہیں تو ہم آج مانتے ہیں مگر جس سے تم کو فیض اور فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ اُس کو مع [illegible] دینے سے تم کو کیا حاصل؟

تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن ہے نہ انجیل نہ توریت۔ جو قرآن کو چھوڑ کر ان کی طرف جھکتا ہے وہ مرتد ہے اور کافر مگر جو قرآن کی طرف جھکتا ہے وہ مسلمان ہے۔ کیا ان کو شرم نہیں آتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حفاظت پیش آئی تو خدا تعالیٰ نے آپؐ کو غار میں جگہ دی اور عیسیٰؑ کو جب وہ موقعہ پیش آیا تو آسمان پر جا بٹھایا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ برس کی کہتے ہیں اور عیسیٰ کو اب تک زندہ مانتے ہیں۔ ان تمام باتوں کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ عیسائیوں کا دین غالب ہے۔ آج مسلمان کم ہیں اور عیسائی زیادہ۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہی دلائل بیان کر کے پادریوں نے مسلمانوں کو عیسائی بنایا ہے۔

خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ عیسیٰؑ مر گیا فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کی آیت موجود ہے۔ اگر تمہارا مذہب قرآن ہے تو اس پر

ملفوظات جلد سوم صفحہ 208 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 369 پر درج ہے

۱۲ عبداللہ آتھم صاحب کو ایک ہزار انعام کا وعدہ دیا گیا تھا۔ شرطیہ طور پر (تسلیم کیا گیا)۔ ۱۳ عبداللہ آتھم صاحب کو دو ہزار روپیہ کے انعام کا وعدہ دیا گیا۔ ۱۳ ایضاً تین ہزار ایضاً۔ ۱۴ ایضاً چار ہزار ایضاً۔ ۱۵ انجام آتھم شائع کیا گیا (تسلیم ہوا) ۱۶ انجام آتھم میں مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ہم ۹ مولوی اور ۶۸ چھاپہ والے اگر ہمارے پر ایمان نہیں لائیں گے تو مر جائیں گے (مرزا صاحب نے اس کو تسلیم نہیں کیا)۔ ۱۷ اس پیش گوئی میں لیکھرام کے مرنے کی بابت وہ لوگوں کو بتلاتے ہیں کہ مباہلہ کریں (تسلیم کیا گیا)۔ ۱۸ گنگا بشن کو مباہلہ کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا) ۱۹ مولوی محمد حسین بٹالوی کو مباہلہ کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا گیا) ۲۰ رائے جندر سنگھ کو مباہلہ کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا گیا) ۲۱ پیشگوئی بابت مرنے لیکھرام کی۔ (تسلیم کیا گیا) ۲۲ نسبت

سرداروں کے اپنی گرہ سے خرید کر دئے تھے اور آئندہ گورنمنٹ کو اس قسم کی مدد کا عند الضرورت وعدہ بھی دیا۔ اور سرکار انگریزی کے حکام وقت سے بجلدوے خدمات عمدہ عمدہ چٹھیات خوشنودی مزاج ان کو ملی تھیں۔ چنانچہ سر لیپل گریفن صاحب نے بھی اپنی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ غرض وہ حکام کی نظر میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ اور بسا اوقات ان کی دلجوئی کے لئے حکام وقت ڈپٹی کمشنر کمشنر اُن کے مکان پر آ کر اُن کی ملاقات کرتے تھے۔ یہ مختصر میرے خاندان کا حال ہے میں ضروری نہیں دیکھتا کہ اس کو بہت طول دوں۔

اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے* اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔ اور ابھی ریش و بروت کا آغاز نہیں تھا۔ میری پیدائش سے پہلے میرے والد صاحب نے بڑے بڑے مصائب دیکھے۔ ایک دفعہ ہندوستان کا پیادہ پا سیر بھی کیا۔ لیکن میری پیدائش

* نوٹ:۔ میں توأم پیدا ہوا تھا ایک لڑکی جو میرے ساتھ تھی وہ چند روز کے بعد فوت ہو گئی تھی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح پر خدا تعالیٰ نے انثیت کا مادہ مجھ سے بکلی الگ کر دیا۔ منہ

"کتاب البریہ" (حاشیہ) صفحہ 159 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 177 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 369 پر درج ہے

۱۵۰

یہ فرماتے ہیں کہ میں تو خدا کے سارے رسولوں کو مانتا ہوں۔ اللہ اللہ۔ اللہ اللہ کیا شانِ دلربائی ہے۔

(۴۶۷) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مندرجہ ذیل واقعات ذیل کے سنین میں وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء۔ ولادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

۱۸۴۲ء یا ۱۸۴۳ء۔ ابتدائی تعلیم از منشی فضل الٰہی صاحب۔

۱۸۴۶ء یا ۱۸۴۷ء۔ صرف و نحو کی تعلیم از مولوی فضل احمد صاحب۔

۱۸۵۲ء یا ۱۸۵۳ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی شادی (غالباً)۔

۱۸۵۳ء یا ۱۸۵۴ء۔ نحو منطق و حکمت و دیگر علوم مروجہ کی تعلیم از مولوی گل علی شاہ صاحب اور اسی زمانہ کے قریب بعض کتب طب اپنے والد ماجد سے۔

۱۸۵۵ء یا ۱۸۵۶ء۔ ولادت خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب (غالباً)۔

۱۸۵۷ء یا ۱۸۵۸ء۔ ولادت مرزا فضل احمد (غالباً)۔

۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رویا میں آنحضرت صلعم کی زیارت اور اشارات ماموریت۔

۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء۔ ایام ملازمت بمقام سیالکوٹ۔

۱۸۶۸ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا انتقال۔

۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ بعض مسائل میں مباحثہ کی تیاری اور الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" جو غالباً سب سے پہلا الہام ہے۔

۱۸۷۵ء یا ۱۸۷۶ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آٹھ یا نو ماہ تک لگاتار روزے رکھنا (غالباً)

۱۸۷۶ء۔ تعمیر مسجد اقصیٰ۔ الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد ماجد کا انتقال۔

۱۸۷۷ء۔ اخبارات میں مضامین بھجوانے کا آغاز (غالباً) مقدمہ از جانب محکمہ ڈاک خانہ (غالباً) سفر سیالکوٹ۔

سیرت المہدی، جلد دوم صفحہ 150 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 369 پر درج ہے

تاریخ مع سن عیسوی	تاریخ چاند مع سن ہجری	دن	تاریخ ہندی مہینہ مع سن بکرمی
۹ر فروری ۱۸۳۸ء	۲۰ر ذیقعدہ ۱۲۵۳ ہجری	جمعہ	۷ر پھاگن سمت ۱۸۹۴ بکرم
یکم فروری ۱۸۳۹ء	۱۵ر ذیقعدہ ۱۲۵۴ ہجری	جمعہ	۳ر پھاگن سمت ۱۸۹۵ بکرم
۲۱ر فروری ۱۸۴۰ء	۱۷ر ذی الحج ۱۲۵۵ ہجری	جمعہ	۴ر پھاگن سمت ۱۸۹۶ بکرم

(اس کے لئے دیکھو توفیقات الہامیہ مصری اور تقویم عمری ہندی)

اس نقشہ کی رُو سے ۱۸۳۲ء عیسوی کی تاریخ بھی درست سمجھی جاسکتی ہے۔ مگر دوسرے قرائن کو جن میں سے بعض اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ اور بعض آگے بیان کئے جائیں گے صحیح یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ۱۸۳۵ء عیسوی میں ہوئی تھی۔ پس ۱۳ر فروری ۱۸۳۵ء عیسوی مطابق ۱۴ر شوال ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے۔ اور اس حساب کی رُو سے وفات کے وقت جو ۲۴ر ربیع الثانی ۱۳۲۶ ہجری (اخبار الحکم ضمیمہ مورخہ ۲۸ر مئی ۱۹۰۸ء) میں ہوئی۔ آپ کی عمر پورے ۷۵ سال ۲ ماہ اور دس دن کی بنتی ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اب جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کی تاریخ معیّن طور پر معلوم ہوگئی ہے۔ ہمارے احباب اپنی تحریر و تقریر میں ہمیشہ اسی تاریخ کو بیان کیا کریں گے۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ پیدائش کے متعلق کوئی ابہام اور اشتباہ کی صورت نہ ہے اور ہم لوگ اس بارہ میں ایک معین بنیاد پر قائم ہو جائیں۔

اس نوٹ کے ختم کرنے سے قبل یہ ذکر بھی ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام الٰہی میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ آپ کی عمر اسّی یا اس سے پانچ چار کم یا پانچ چار زیادہ ہوگی (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶) اگر اس الہام الٰہی کے لفظی معنے لئے جائیں۔ تو آپ کی عمر چھہتّر پچھتّر۔ یا اسّی یا۔ چوراسی پچاسی سال کی ہونی چاہیئے۔ بلکہ اگر اس الہام کے معنے کرنے میں زیادہ لفظی پابندی اختیار کی جائے تو آپ کی عمر پورے ساڑھے پچھتّر (۷۵½) یا اسّی یا ساڑھے چوراسی (۸۴½) سال کی ہونی چاہیئے۔ اور یہ ایک عجیب قدرت نمائی ہے کہ مندرجہ بالا تحقیق کی رُو سے آپ کی عمر پورے ساڑھے پچھتّر (۷۵½) سال کی بنتی ہے۔

اسی ضمن میں یہ بات بھی قابل نوٹ ہے۔ کہ ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی پیدائش کے متعلق بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت آدم سے لیکر ہزار ششم میں سے ابھی گیارہ سال باقی رہتے تھے کہ میری ولادت ہوئی۔ اور اسی جگہ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے

سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 76 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 370 پر درج ہے

حضرت صاحب سے اس بارہ میں بات کروں گا۔ چنانچہ والد صاحب حضرت صاحب سے ملے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ شیخ صاحب ہم نے آپ کے بیٹے کو یہاں رہنے کے لئے کہا ہے۔ کیونکہ میاں حامد علی کے والد نے بھی ان کو یہاں ہی چھوڑ دیا ہے۔ والد صاحب نے عرض کیا۔ کہ جناب جس مکان میں چھ سات چراغ جل رہے ہوں اگر وہاں سے ایک اٹھا لیا جائے۔ تو دل روشنی میں کوئی خاص کمی واقع نہ ہوگی اور جس گھر میں فقط ایک چراغ ہو۔ اور اس کو اٹھا دیا جائے تو بالکل اندھیرا ہو جائیگا۔ اس طرح میرے والد صاحب نے ہنس کر بات ٹال دی۔ کیونکہ میاں حامد علی کے پانچ چھ بھائی تھے۔ اور میں گھر میں والد کا ایک ہی بیٹا تھا۔ لیکن مجھکو اس بات پر سخت افسوس ہوا اور اب تک ہے۔ کہ والد صاحب نے حضرت کی بات کو قبول کیوں نہ کر لیا۔ اور مجھے اس موقعہ سے مستفید کیوں نہ ہونے دیا۔

۵۱۲ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ پیدائش اور عمر بوقت وفات کا سوال ایک عرصہ سے زیر غور چلا آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصریح فرمائی ہے۔ کہ حضور کی تاریخ پیدائش معین صورت میں محفوظ نہیں ہے۔ اور آپ کی عمر کا صحیح اندازہ معلوم نہیں (دیکھو ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۳) کیونکہ آپ کی پیدائش سکھوں کی حکومت کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ جبکہ پیدائشوں کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا تھا۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض ایسے امور بیان فرمائے ہیں۔ جن سے ایک حد تک آپ کی عمر کی تعیین کی جاتی رہی ہے۔ ان اندازوں میں سے بعض اندازوں کے لحاظ سے آپ کی پیدائش کا سال ۱۸۳۹ء بنتا ہے اور بعض کے لحاظ سے ۱۸۴۰ء تک پہونچتا ہے۔ اور اسی لئے یہ سوال ابھی تک زیر بحث چلا آیا ہے۔ کہ صحیح تاریخ پیدائش کیا ہے؟

میں نے اس معاملہ میں کئی جہت سے غور کیا ہے اور اپنے اندازوں کو سیرۃ المہدی کے مختلف حصوں میں بیان کیا ہے لیکن حق یہ ہے کہ گو مجھے یہ خیال غالب رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کا سال ۱۸۳۶ء عیسوی یا اس کے قریب قریب ہے۔ مگر ابھی تک کوئی تاریخ معین نہیں کی جا سکی تھی لیکن اب بعض حوالے اور بعض روایات ایسی ملی ہیں۔ جن سے معین تاریخ کا پتہ لگ گیا ہے۔ جو بروز جمعہ ۱۴ شوال ۱۲۵۰ ہجری مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ عیسوی مطابق یکم پھاگن سمت ۱۸۹۱ بکرمی ہے اس تعیین کی وجوہ یہ ہیں۔

کا وقت تھا۔ اور قمری حساب سے چاند کی چودھویں رات تھی۔ یہی بات اخی مکرمی حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی کتاب "ذکر حبیب" کے صفحہ ۲۳۱ پر لکھی ہے۔ جس کو ناظرین دیکھ سکتے ہیں اگرچہ یہ بات مجھے یاد بھی تھی۔ لیکن حال میں "ذکر حبیب" کے مطالعہ سے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ بیان مستحضر ہو گیا۔ اور میں نے تحقیق کرنا شروع کر دی۔ کیونکہ میرے دل میں تحقیق کرنے کی زور سے تحریک پیدا ہوئی۔ خوش قسمتی سے میری مرتبہ کتاب تقویم عمری جو ایک سو پچیس برس کی جنتری کے نام سے بھی موسوم ہے۔ میرے سامنے آگئی اور میں نے خود سے اس کا مطالعہ کیا۔ یہ کتاب بھی میں نے ان دنوں میں ہی چھپائی تھی۔ جب براہین احمدیہ چھپائی تھی۔ یہ اجتماع اور تطابق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ولادت کے سال و وقت کے متعلق فرمایا ہے۔ اس کی تلاش سے یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ آپ کی ولادت جس جمعہ کو ہوئی تھی وہ ۱۴/ ماہ رمضان المبارک ۱۲۴۷ھ ہجری کا دن تھا۔ اور بحساب سمت بکرمی یکم پھاگن سمت ۱۸۸۸ کے مطابق تاریخ تھی جو عیسوی سن کے حساب سے ۱۷/ فروری ۱۸۳۲ء کے مطابق ہوتی ہے۔ پس اس طریق سے حضور موصوف کی عمر ہر ایک حساب سے حسب ذیل ثابت ہوتی ہے۔

(الف) بحساب سمت ہندی بکرمی آپ یکم پھاگن ۱۸۸۸ بکرمی کو پیدا ہوئے اور جیٹھ سمت ۱۹۶۵ بکرمی کو آپ کا رفع ہوا۔ گویا ہندی بکرمی سالوں کی رو سے آپ کی عمر ۷۷ سال چار ماہ ہوئی۔

(ب) عیسوی سال ۱۷/ فروری ۱۸۳۲ء کو آپ کی ولادت ہوئی اور ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ اپنے خالق حقیقی رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ پس اس حساب سے آپ نے ۷۶ سال دو ماہ اور ۹ دن عمر پائی۔

(ج) سن ہجری مقدس کے مطابق آپ ۱۴/ رمضان المبارک ۱۲۴۷ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۴/ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو خدا سے جا ملے۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۷۸ سال ۷ ماہ اور ۱۰ دن ہوئے۔ یعنی ۷۹ سال ہوئی۔

اس سے اب صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ آنحضور کی عمر الہٰی الہام کے مطابق ۸۰ سال کے قریب ہوئی۔"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں اپنی تحقیق روایت ۶۱۳ میں درج کر چکا ہوں۔ میاں معراج الدین صاحب عمر کی تحقیق اس سے مختلف ہے لیکن چونکہ دوستوں کے سامنے ہر قسم کی رائے آجانی چاہیئے

سیرت المھدی، جلد سوم صفحہ 302 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 370 پر درج ہے

سید احمد علی صاحب نے درج کیا ہے۔ اس کے مطابق آپ کی تاریخ پیدائش ۱۸۳۶ء بنتی ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے حوالوں سے ۱۸۲۹ء اور ۱۸۳۳ء پیدائش کے سن نکلتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک ان سے بڑھکر جس مخالف کا علم ہونا چاہیئے۔ وہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہیں۔ جن کو بچپن سے ہی آپ سے ملنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ ان کے اشاعت السنہ ۱۸۹۳ء کے حوالہ سے آپ کی پیدائش ۱۸۳۰ء کے قریب بنتی ہے۔

غرض ۱۸۳۶ء انتہائی حد ہے۔ اس کے بعد کا کوئی سن ولادت تجویز نہیں کیا جا سکتا۔ بحیثیت مجموعی زیادہ تر میلان ۱۸۳۲ء اور ۱۸۳۴ء کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ شرف مکالمہ مخاطبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ معین ہیں۔ اور یہ واقعی ایک اہم واقعہ ہے۔ جس پر تاریخ پیدائش کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ ۱۲۹۰ھ ایک معین تاریخ ہے اور اس حساب سے ۱۸۳۴ء کی پیدائش ثابت ہوتی ہے۔ دوسرا اہم واقعہ آپ کے والد ماجد کا انتقال کا ہے۔ انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس وقت کے متعلق جو رائے ہے وہ بھی زیادہ وزن دار سمجھنی چاہیئے۔ سو اس کے متعلق آپ واضح الفاظ میں فرماتے ہیں کہ والد ماجد کی وفات کے وقت آپ کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ اور اپنے والد صاحب کی وفات ۱۸۷۶ء میں معین فرما دی۔ خلاصہ میرے نزدیک یہ نکلا کہ ۱۸۳۳ء صحیح سن ولادت قرار دیا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔" اس جگہ درد صاحب کا مضمون ختم ہوا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرمی مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے مبلغ لندن نے یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر اور تاریخ پیدائش کی تعیین کے متعلق لندن سے ارسال کیا تھا اور یہ مضمون اخبار الفضل ۲۰ ستمبر ۱۹۳۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔ مضمون بہت محنت اور تحقیق کے ساتھ لکھا ہوا ہے مگر جیسا کہ میں روایت ۶۱۳ میں لکھ چکا ہوں مجھے اس تحقیق سے اختلاف ہے کیونکہ میری تحقیق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ پیدائش ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بنتی ہے۔ اور درد صاحب نے جو ہمارے دادا صاحب کی تاریخ وفات ۱۸۷۶ء لکھی ہے۔ یہ بھی میری تحقیق میں درست نہیں۔ بلکہ صحیح تاریخ ۱۸۷۵ء ہے جیسا کہ حضرت صاحب نے سرکاری ریکارڈ کے حوالہ سے کشف الغطاء میں لکھی ہے۔ لیکن ایسے تحقیقی مضامین میں رائے کا اختلاف بھی بعض لحاظ سے مفید ہوتا ہے اس لئے

یہ حوالہ صفحہ 370 پر درج ہے	سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 194 از مرزا بشیر احمد ایم اے

میں جود و سخا اور مہمان نوازی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اپنے شہر کے غربا و ضعفا کا خصوصیت سے خیال رکھتی تھیں۔ اور غربا کے مُردوں کو کفن اُن کے ہاں سے ملتا تھا۔

بہن بھائی — حضرت مرزا غلام احمد صاحب سب ملا کر پانچ بہن بھائی تھے۔ سب سے بڑی آپ کی ہمشیرہ مراد بی بی صاحبہ تھیں جن کی شادی مرزا محمد بیگ ہوشیارپوری سے ہوئی تھی۔ مگر وہ عین جوانی میں بیوہ ہوگئی تھیں۔ وہ نہایت عابدہ اور زاہدہ تھیں اور تمام عمر یادِ الٰہی میں گزار دی۔ ان سے بعض خوارق و کرامات کا ظہور بھی ہوا۔ مراد بی بی صاحبہ سے چھوٹے مرزا غلام قادر صاحب تھے ان سے چھوٹا ایک اور لڑکا تھا جو بچپن میں ہی فوت ہوگیا۔ اُن سے چھوٹی جنت بی بی تھیں جو حضرت صاحب کے ساتھ توام پیدا ہوئی تھیں اور پیدا ہوتے ہی فوت ہوگئی تھیں۔ گویا بھائی بہنوں میں سب سے چھوٹے حضرت مرزا غلام احمد صاحب تھے۔

ولادت۔ طفولیّت اور تعلیم

سنہ ولادت — حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی سنہ ولادت کے متعلق کوئی تحریری یادداشت تو ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ اس لئے اس امر میں اختلاف ہونا لازمی امر تھا۔ مگر تحقیقات سے سنہ ولادت ۱۸۳۵ء صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ آپ نے کتاب البریہ میں اپنی پیدائش کا سنہ ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء لکھا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ آپ نے یہ کسی تحریری یادداشت کی بنا پر نہیں لکھا محض تخمینہ یا اندازہ سے قیاس کرکے ایسا لکھ دیا۔ اسی لئے کوئی سنہ متعین نہیں کیا۔ ورنہ ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء کیا معنی؟ آپ کو ایک سنہ متعین کرکے لکھنا چاہئے تھا۔ اور پھر اسی کتاب البریہ میں اسی سلسلہ مضمون میں آگے چل کر آپ تحریر فرماتے ہیں "غرض میری زندگی قریب قریب چالیس برس کے زیر سایہ والد بزرگوار کے گزری"۔ اب یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ کے والد بزرگوار کی وفات ۱۸۷۶ء میں ہوئی تو اس سے پھر یہ نتیجہ نکلا کہ آپ کا سنہ ولادت تخمیناً ۱۸۳۶ء تھا۔ دوم حضرت اقدس مرزا صاحب نے کتاب التبلیغ آئینہ کمالات اسلام میں لکھا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی والدہ محترمہ آپ کو مخاطب کرکے فرمایا کرتی تھیں کہ ہمارے خاندان کے مصیبت کے دن تیری ولادت کے ساتھ پھر گئے تھے اور فراخی میسر آگئی تھی"۔ اور اسی لئے وہ آپ کی پیدائش کو مبارک سمجھا کرتی تھیں۔ اب یہ قطعی طور پر یقینی بات ہے کہ راجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں اس خاندان کے مصائب کے دن دور ہو کر فراخی شروع ہوئی تھی۔ اور قادیان اور اس کے ارد گرد کے بعض مواضعات

ایک معترض[*] آریہ کے گھر میں اولاد نہیں ہوتی دوسری شادی کر نہیں سکتا کہ وید کی رو سے حرام ہے آخر نیوگ کی ٹھہرتی ہے یار دوست مشورہ دیتے ہیں کہ لالہ صاحب نیوگ کرا لیے اولاد بہت ہو جائیگی ایک بول اٹھتا ہے کہ مہر سنگھ جو اسی محلہ میں رہتا ہے اس کام کے بہت لائق ہے لالہ بہاری لال نے اُس سے نیوگ کرایا تھا لڑکا پیدا ہو گیا ہے لالہ لڑکا پیدا ہونے کا نام سُنکر باغ باغ ہو گیا۔ بولا مہاراج آپ ہی نے سب کام کرنے ہیں میں تو مہر سنگھ کا واقف بھی نہیں۔ مہاراج شریف النفس بولے کہ ہاں ہم سمجھا دیں گے رات کو آجائے گا۔ مہر سنگھ کو خبر دی گئی وہ محلہ میں ایک مشہور قمار باز اول نمبر کا بدمعاش اور حرامکار تھا سنتے ہی بہت خوش ہو گیا اور انہیں کاموں کو وہ چاہتا تھا پھر اس سے زیادہ اُس کو کیا چاہیئے تھا۔ ایک نوجوان عورت اور پھر خوبصورت شام ہوتے ہی آموجود ہوا۔ لالہ صاحب نے پہلے ہی دلالہ عورتوں کی طرح ایک کوٹھری میں نرم بستر بچھا رکھا تھا اور کچھ دودھ اور حلوا بھی دو برتنوں میں سرہانے کی طاق میں رکھوا دیا تھا تا اگر بیجدا تا کو ضعف ہو تو کھا پی لیوے پھر کیا تھا آتے ہی بیج داتا نے لالہ دیانت کے نام و ناموس کا شیشہ توڑ دیا اور وہ بدبخت عورت تمام رات اُس سے منہ کالا کراتی رہی اور اس پلید نے جو شہوت کا ملا تھا نہایت

۳۲ قابل شرم اس عورت سے حرکتیں کیں اور لالہ باہر کے دالان میں سوئے اور تمام رات اپنے کانوں سے بیحیائی کی باتیں سنتے رہے بلکہ تختوں کی دراڑوں سے مشاہدہ بھی کرتے رہے۔ صبح وہ خبیث اچھی طرح لالہ کی ناک کاٹ کر کوٹھری سے باہر نکلا لالہ تو منتظر ہی تھے دیکھ کر اُس کی طرف دوڑے اور بڑے ادب سے اس پلید بدمعاش کو کہا سردار صاحب رات کیا کیفیت گذری اُس نے مسکرا کر مبارک باد دی اور اشاروں میں جتا دیا کہ حمل ٹھہر گیا لالہ دیانت سُنکر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ مجھے تو اسی دن سے آپ پر یقین ہو گیا تھا جبکہ میں نے بہاری لال کے گھر کی کیفیت سُنی تھی اور پھر کہا وید حقیقت میں ودیا سے بھرا ہوا ہے کیا عمدہ تدبیر لکھی ہے جو خطا نہ گئی۔ مہر سنگھ نے کہا کہ ہاں لالہ صاحب سب سچ ہے کیا وید کی آگیا بھی خطا بھی جاتی ہے میں تو انہی باتوں کے خیال سے وید کو ست ودیاؤں کا پستک مانتا ہوں۔ اور در اصل مہر سنگھ ایک شہوت پرست آدمی تھا۔ اُس کو کسی وید شاستر اور شرتی شلوک کی پرواہ نہ تھی اور نہ اُن

[*] نوٹ: یہ قصہ جو ہم نے لکھا ہے فرضی نہیں مگر ہم نہیں چاہتے کہ کسی کی پردہ دری کریں اس لئے ہم نے ناموں کو کسی قدر بدلا کر لکھ دیا ہے۔ منہ

آریہ دھرم صفحہ 31 تا 34 مندرجہ ذیل روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 31 تا 34 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 371 پر درج ہے

پر کچھ اعتقاد رکھتا تھا اُس نے صرف لالہ دیوٹ کی حماقت کی باتیں سُن کر اُس کے خوش کرنے کے لئے ہاں میں ہاں ملا دی مگر اپنے دل میں بہت ہنسا کہ اس دیوٹ کی بیٹھ لینے کے لئے کہاں تک نوبت پہنچ گئی پھر اس کے بعد مہر سنگھ تو رخصت ہوا اور لالہ گھر کی طرف خوش خوش آیا اور اُسے یقین تھا کہ اُس کی استری رام دئی بہت ہی خوشی کی حالت میں ہوگی کیونکہ مراد پوری ہوئی۔ لیکن اُس نے اپنے گمان کے برخلاف اپنی عورت کو روتے پایا اور اس کو دیکھ کر تو وہ بہت ہی روئی یہاں تک کہ چیخیں نکل گئیں۔ اور ہچکی آنی شروع ہوئی۔ لالہ نے حیران سا ہو کر اپنی عورت کو کہا کہ "ہے بھاگوان آج تو خوشی کا دن ہے کہ دل کی مرادیں پوری ہوئیں اور بیج ٹھہر گیا پھر تو روتی کیوں ہے! وہ بولی میں کیوں نہ روؤں تو نے سارے کنبے میں میری مٹی پلید کی اور اپنی ناک کاٹ ڈالی اور ساتھ ہی میری بھی اس سے بہتر تھا کہ میں پہلے ہی مر جاتی۔ لالہ دیوٹ بولا کہ یہ سب کچھ ہوا مگر اب بچہ ہونے کی بھی کس قدر خوشی ہوگی وہ خوشیاں بھی تو تو ہی کرے گی مگر رام دئی شاید کوئی نیک اصل کی تھی اُس نے تُرت جواب دیا کہ حرام کے بچہ پر کوئی حرام کا ہی ہو تو خوشی منائے لالہ تیز ہو کر بولا کہ ہے ہے کیا کہدیا یہ تو وید آگیا ہے عورت کو یہ بات سُن کر آگ لگ گئی بولی میں نہیں سمجھ سکتی کہ یہ کیسا وید ہے جو بدکاری سکھلاتا اور زنا کاری کی تعلیم دیتا ہے یُوں تو دُنیا کے مذاہب ہزاروں باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں مگر کبھی نہیں سُنا کہ کسی مذہب نے وید کے سوا یہ تعلیم بھی دی ہو کہ اپنی پاک دامن عورتوں کو دوسروں سے ہمبستر کراؤ۔ آخر مذہب پاکیزگی سکھلانے کے لئے ہوتا ہے نہ بدکاری اور حرامکاری میں ترقی دینے کے لئے۔ جب رام دئی یہ سب باتیں کہہ چکی تو لالہ نے کہا کہ چُپ رہو اب جو ہوا سو ہوا۔ ایسا نہ ہو کہ شریک سُنیں اور میری ناک کاٹیں۔ رام دئی نے کہا کہ اے بیحیا کیا ابھی تک تیرا ناک تیرے مُنہ پر باقی ہے ساری رات تیرے شریک نے جو تیرا ہمسایہ اور تیرا پکا دشمن ہے تیری سہروں کی بیاہتا اور عزت کے خاندان والی سے تیرے ہی بستر پر چڑھ کر تیرے ہی گھر میں خرابی کی اور ہر یک ناپاک حرکت کے وقت جتا بھی دیا کہ میں نے خوب بدلہ لیا۔ سو کیا اس بے غیرتی کے بعد بھی تو جیتا ہے۔ کاش تو اس سے پہلے ہی مرا ہوتا اب وہ شریک اور پھر دشمن باتیں بنانے اور ٹھٹھا کرنے سے کب باز رہے گا بلکہ وہ تو کہہ گیا ہے

آریہ دھرم صفحہ 31 تا 34 مندرجہ ذیل روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 31 تا 34 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 371 پر درج ہے

کہ میں اس فتح عظیم کو چھپا نہیں سکتا کہ جو آج وسا دامل کے مقابل پر مجھے حاصل ہوئی۔ میں ضرور رام دئی
کا سارا نقشہ محلہ کے لوگوں پر ظاہر کروں گا سو یاد رکھ کہ وہ ہر یک مجلس میں تیرا ناک کاٹے گا اور ہر یک
لڑائی میں یہ قصہ تجھے جتلائے گا اور اُن سے کچھ تعجب نہیں کہ وہ دعوے کر دے کہ رام دئی میری ہی
عورت ہے کیونکہ وہ اشارہ سے یہ کہہ بھی گیا ہے کہ آیندہ بھی میں تجھے کبھی نہیں چھوڑونگا۔ لالہ دیّت
نے کہا کہ نکاح کا دعویٰ ثابت ہونا تو مشکل ہے البتہ یارانہ کا اظہار کرے تو کرے ہماری اور بھی
رسوائی ہو بہتر تو یہ ہے کہ ہم دیش ہی چھوڑ دیں۔ بیٹا ہونے کا خیال تھا وہ تو ایشر نے دے ہی دیا بیٹے
کا نام سُنکر عورت زہر خندہ ہنسی اور کہا کہ تجھے کس طرح اور کیونکر یقین ہوا کہ ضرور بیٹا ہوگا اول
تو پیٹ ہونے میں ہی شک ہے اور پھر اگر ہو بھی تو اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ لڑکا ہی ہوگا کیا بیٹا
ہونا کسی کے اختیار میں رکھا ہے کیا ممکن نہیں کہ حمل ہی خطا جائے یا لڑکی پیدا ہو لالہ دیُوث بولے
کہ اگر حمل خطا گیا تو میں کہڑک سنگھ کو جو اسی محلہ میں رہتا ہے نیوگ کے لئے بُلا لاؤں گا عورت نہایت
غصہ سے بولی کہ اگر کہڑک سنگھ بھی کچھ نہ کر سکا تو پھر کیا کریگا لالہ بولا کہ تو جانتی ہے کہ نرائن سنگھ بھی بلن
دونوں سے کم نہیں اس کو بلا لاؤں گا۔ پھر اگر ضرورت پڑی تو جیمل سنگھ۔ لہنا سنگھ۔ بوڑ سنگھ۔ جیون سنگھ
صوبا سنگھ۔ خزان سنگھ۔ ارجن سنگھ۔ رام سنگھ۔ کشن سنگھ۔ دیال سنگھ سب اس محلہ میں رہتے ہیں اور زور
اور قوت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں میرے کہنے پر سب حاضر ہو سکتے ہیں عورت بولی کہ میں
اس سے بہتر تجھے صلاح دیتی ہوں کہ مجھے بازار میں ہی بٹھا دے تب دیش میں کیا ہزاروں لاکھوں آ
سکتے ہیں منہ کالا جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا مگر یاد رکھ کہ بیٹا ہونا پھر بھی اپنے بس میں نہیں اور اگر ہوا بھی
تو تجھے اُس سے کیا جس کا وہ نطفہ ہے آخر وہ اُسی کا ہوگا اور اُسی کی خو بو لائے گا کیونکہ درحقیقت وہ
اُسی کا بیٹا ہے اس کے بعد رام دئی نے کچھ سوچ کر پھر رونا شروع کیا اور دُور دُور تک آواز گئی اور آواز
سُن کر ایک پنڈت نہال چند نام دوڑا آیا اور آتے ہی کہا کہ لالہ شکہ تو ہے یہ کیسی رونے کی آواز آئی۔
لالہ ناک کٹا چاہتا تو نہیں تھا کہ نہال چند کے آگے قصہ بیان کرے مگر اس خوف سے کہ رام دئی
اس وقت غصہ میں ہے اگر میں بیان نہ کروں تو وہ ضرور بیان کر دے گی کچھ کھسیانا سا ہو کر زبان دبا کر

آریہ دھرم صفحہ 31 تا 34 مندرجہ ذیل روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 31 تا 34 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 371 پر درج ہے

کہنے لگا کہ مہاراج آپ جانتے ہیں کہ وید میں وقت ضرورت نیوگ کیلئے آگیا ہے۔ سو میں نے بہت دنوں سوچ کر رات کو نیوگ کرایا تھا مجھ سے یہ غلطی ہوئی کہ میں نے نیوگ کے لئے مہر سنگھ کو بُلا لیا پیچھے معلوم ہوا کہ وہ میرے دشمن کرم سنگھ کا بیٹا اور نہایت شریر آدمی ہے وہ مجھے اور میری استری کو ضرور خراب کریگا اور وہ وعدہ کر گیا ہے کہ میں یہ ساری کیفیت خوب شایع کروں گا تہال چند بولا کہ درحقیقت بڑی غلطی ہوئی اور پھر بولا کہ وساوا مل تیری سمجھ پر نہایت ہی افسوس ہے کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ نیوگ کے لئے پہلا حق برہمنوں کا ہے اور غالباً یہ بھی تجھ پر پوشیدہ نہیں ہوگا کہ اس محلہ کی تمام کھترانی عورتیں مجھ سے ہی نیوگ کراتی ہیں اور میں دن رات اسی سیوا میں لگا ہوا ہوں پھر اگر تجھے نیوگ کی ضرورت تھی تو مجھے بُلا لیا ہوتا سب کام سدھ ہو جاتا اور کوئی بات نہ نکلتی اس محلہ میں ابتک تین ہزار کے قریب ہندو عورتوں نے نیوگ کرایا ہے مگر کیا کبھی تم نے اس کا ذکر بھی سُنا یہ پرم کی باتیں ہیں سب کچھ ہوتا ہے پھر ذکر نہیں کیا جاتا لیکن مہر سنگھ تو ایسا نہیں کریگا ذرہ دو چار گھنٹوں تک دیکھنا کہ سارے شہر میں رام دئی کے نیوگ کا شور و غوغا ہوگا۔ لالہ دیوٹ بولا کہ درحقیقت مجھ سے سخت غلطی ہوئی اب کیا کروں۔ اس وقت شریر پنڈت نے جو باعث نہ ہونے رسم پردہ کے رام دئی کو دیکھ چکا تھا کہ جوان اور خوش شکل ہے نہایت بیحیائی کا جواب دیا کہ اگر اسی وقت رام دئی مجھ سے نیوگ کرے تو میں ذمہ وار ہوتا ہوں کہ مہر سنگھ کے فتنہ کو میں سنبھال لوں گا اور پہلا حمل ایک شکی بات ہے اب بہرحال یقینی ہو جائے گا تب وساوا مل دیوٹ تو اس بات پر بھی راضی ہو گیا مگر رام دی نے سُنکر سخت گالیاں اُس کو نکالیں تب وساوا مل نے پنڈت کو کہا کہ مہاراج اس کا یہی حال ہے ہرگز نیوگ کرنا نہیں چاہتی پہلے بھی مشکل سے کرایا تھا جس کو نیوگ کے ابتک رو رہی ہے کہ میرا منہ کالا کیا اسی سے تو اس نے چیخیں ماری تھیں جن کو آپ سُنکر منہ دوڑے آئے تب وہ شہوت پرست پنڈت وساوا مل کی یہ بات سُن کر رام دئی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا نہیں بھاگوان نیوگ کو بُرا نہیں ماننا چاہیئے یہ وید آگیا ہے مسلمان بھی تو عورتوں کو طلاق دیتے ہیں اور وہ عورتیں کسی دوسرے سے نکاح کر لیتی ہیں سو جیسے طلاق ویسے نیوگ بات ایک ہی ہے

آریہ دھرم صفحہ 31 تا 34 مندرجہ ذیل روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 31 تا 34 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 371 پر درج ہے

الْاَمْرِ۔ وَاَنْتَ[197] مِنْ مَّآءِنَا وَهُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ اِذَا[198] الْتَقَى الْفِئَتَانِ۔ فَاِنِّیْ[199] مَعَ الرَّسُوْلِ
اَقُوْمُ۔ وَيَنْصُرُهُ[200] الْمَلٰٓئِكَةُ۔ اِنِّیْ[201] اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰى۔ وَمَا يَنْطِقُ[202] عَنِ الْهَوٰى
اِنْ[203] هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى۔ اَرَدْتُّ[204] اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ وَلِلّٰهِ[205] الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ
مِنْۢ بَعْدُ۔ يَا عَبْدِیْ[206] لَا تَخَفْ۔ اَلَمْ[207] تَرَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ اَلَمْ[208] تَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳۱ تا ۳۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۹ تا ۳۸۵)

۱۹۰۰ء فَلَا وَرَبِّكَ[1] لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِیْٓ
اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔" (الحکم جلد ۴ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۷)

۱۹۰۰ء (الف) "تحفہ گولڑویہ[1] میں بڑے بڑے دقائق معارف بیان فرمائے ہیں۔ آج فرماتے تھے خدا تعالیٰ
کی طرف سے ایک الہام ہوا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ یہ رسالہ بڑا بابرکت ہوگا۔ اسے پُورا کرو۔ اور پھر الہام ہوا:
قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔"
(از مکتوب مولانا عبدالکریم صاحبؓ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۰۰ء مندرجہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۹)
(ب) "اِس رسالہ میں عجیب عجیب نکات و اسرار لکھے جارہے ہیں اور اس تحفہ کی نسبت یہ وحی حضرت اقدس

نفس پر قائم ہے۔☆ زندہ[195] خدا کا مظہر۔ اور تو میری[196] طرف سے امرِ مقصود کا مبدء ہے۔ اور تو[197] ہمارے پانی میں سے ہے اور
وہ فشل سے ہیں۔ جب[198] دو گروہ آمنے سامنے ہوں گے۔ تو میں[199] اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور ملائکہ[200] اس کی مدد
کریں گے۔ میں ہی[201] رحمان ہوں بزرگی اور بلندی والا۔ اور وہ[202] اپنی خواہش کے ماتحت نہیں بولتا بلکہ وحی[203] کا تابع ہے جو نازل
کی جاتی ہے۔ میں[204] نے ارادہ کیا کہ میں خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا۔ اور[205] شروع میں بھی اور بعد میں بھی اللہ ہی کی حکومت
ہے۔ اے[206] میرے بندے مت ڈر۔ کیا تو[207] نہیں دیکھتا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے چلے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں[208] جانتا کہ
اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

[1] (ترجمہ از مرتّب) تیرے رب کی قسم ہے وہ مومن نہیں ہوں گے جب تک تجھے اپنے تمام جھگڑوں میں حَکم نہ بنائیں۔ پھر جو تُو فیصلہ
کرے اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور اُسے بشاشت سے تسلیم کریں۔

[1] تحفہ گولڑویہ۔ الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰۔ (مرتّب)

☆ (نوٹ از مرتّب) یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ (دیکھئے اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۵)

یہ حوالہ صفحہ 375 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی الہامات طبع چہارم، ص 309 از مرزا قادیانی

۱۸۹۸ء

(الف) "وَ اَوْحٰی اِلَیَّ رَبِّیْ وَ وَعَدَنِیْ اَنَّہٗ سَیَنْصُرُنِیْ حَتّٰی یَبْلُغَ اَمْرِیْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَھَا۔ وَ تَتَمَوَّجُ بُحُوْرُ الْحَقِّ حَتّٰی یُعْجِبَ النَّاسَ حُبَابُ غَوَارِبِھَا"[1]

(نجم الہدیٰ صفحہ ۶۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۸)

(ب) حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمٰن کو اللہ کریم نے وعدہ دیا ہے کہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

میں[2] دیکھتا ہوں کہ اِس مقدس الہام کے پُورا ہونے کی بہت سی صُورتیں نکلتی آتی ہیں۔"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۷ مارچ و ۲ اپریل ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۳)

و

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۴، ۲۵ مورخہ ۲۰، ۲۷ اگست ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۴)

۱۲؍ جنوری ۱۸۹۸ء

"میں نے تہجد میں اس[3] کے متعلق دعا کی تو الہام ہوا:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

اَب خیال ہوتا ہے کہ وہ الہام[4] جو ہوا تھا کہ

کون کہہ سکتا ہے، اے بجلی! آسمان سے مت گر

شاید اسی سے متعلق ہو۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) میرے رَبّ نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا یہاں تک کہ میرا کلام مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آئیں گے یہاں تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے۔

[2] یعنی ایڈیٹر الحکم۔ (مرتب)

[3] یعنی طاعون کے متعلق۔ (مرتب)

[4] نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی ڈائری سے معلوم ہوتا ہے کہ اس الہام کے نزول کی تاریخ ۳؍ جنوری ہے۔ دیکھئے اصحاب احمد جلد ۲ صفحہ ۵۲۵۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 260 طبع چہارم، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 375 پر درج ہے

اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ پچیس ۲۵ برس کا الہام ہے جو براہین احمدیہ میں لکھا گیا۔ اور ان دنوں میں پورا ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہیں وہ سُنے۔ ؎

یہ تو ہم نے وُہ دو تین پیشگوئیاں لکھی ہیں جن پر ہمارے مخالف مولوی اور انہیں کا نیا چیلا عبد الحکیم خان بار بار اعتراض کرتے ہیں۔ اب ہم اُن کے مقابل یہ دکھلانا چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے آسمانی نشان ہماری شہادت کیلئے کس قدر ہیں لیکن افسوس کہ اگر وہ سب کے سب لکھے جائیں تو ہزار جزو کی کتاب میں بھی انکی گنجائش نہیں ہو سکتی اس لئے ہم محض بطور نمونہ کے ایک سو چالیس ۱۴۰ نشان اُن میں سے لکھتے ہیں۔ اُن میں سے بعض وہ پہلے نبیوں کی پیشگوئیاں ہیں جو میرے حق میں پوری ہوئیں۔ اور بعض اس اُمت کے اکابر کی پیشگوئیاں ہیں اور بعض وُہ نشان خدا تعالیٰ کے ہیں ۱۹۳ جو میرے ہاتھ پر ظہور میں آئے اور چونکہ میری پیشگوئیوں پر اُن پیشگوئیوں کو تقدم زمانی ہے اِس لئے مناسب سمجھا گیا کہ تحریری طور پر بھی اُنہیں کو مقدم رکھا جائے اور یہ تمام پیشگوئیاں ایک ہی سلسلہ میں نمبروار لکھی جائیں گی۔ اور وُہ یہ ہیں:۔

(۱) پہلا نشان۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ رواہ ابو داؤد یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اِس اُمت کے لئے ایک شخص مبعوث فرمائیگا جو اُس کیلئے دین کو تازہ کریگا۔ اور اب اِس صدی کا چوبیسواں ۲۴ سال جاتا ہے اور ممکن نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ میں تخلّف ہو۔ اگر کوئی کہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو بارہ صدیوں کے مجددوں کے نام بتلاویں۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث

؎ خدا تعالیٰ نے مجھے صرف یہی خبر نہیں دی کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی کیونکہ میں صرف پنجاب کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ جہاں تک دُنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کیلئے مامور ہوں پس میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام دنیا ان آفات سے حصہ لیگی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت سے حصے تباہ ہو چکے ہیں یہی گھڑی کسی دن یورپ کے لئے درپیش ہے بعد پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کے لئے مقدر ہے جو شخص زندہ رہیگا وُہ دیکھ لے گا۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 200 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 376 پر درج ہے

علماء اُمت میں مسلّم چلی آئی ہے اب اگر میرے دعوے کے وقت اس حدیث کو وضعی بھی قرار دیا جائے تو ان مولوی صاحبوں سے یہ بھی سچ ہے بعض اکابر محدثین نے اپنے زمانہ میں خود مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بعض نے کسی دوسرے کے مجدد بنانے کی کوشش کی ہے۔ پس اگر یہ حدیث صحیح نہیں تو انہوں نے دیانت سے کام نہیں لیا اور ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام مجددین کے نام ہمیں یاد ہوں یہ علم محیط تو خاصہ خدا تعالیٰ کا ہے ہمیں عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں مگر اُسی قدر جو خدا بتلاوے ماسوا اسکے یہ اُمت ایک بڑے حصہ دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور خدا کی مصلحت کبھی کسی ملک میں مجدد پیدا کرتی ہے اور کبھی کسی ملک میں۔ پس خدا کے کاموں کا کون پورا علم رکھ سکتا ہے اور کون اُس کے غیب پر احاطہ کر سکتا ہے۔ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر ایک قوم میں نبی کتنے گذرے ہیں۔ اگر تم یہ بتلا دو گے تو ہم مجدد بھی بتلا دیں گے۔ ظاہر ہے کہ عدم علم سے عدم شئے لازم نہیں آتا۔ اور یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس اُمت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں یہود و نصاریٰ دونوں قومیں اسپر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے اگر چاہو تو پوچھ کر دیکھ لو۔ مری پڑ رہی ہے زلزلے
صفحہ ۱۹۳ آ رہے ہیں۔ ہر ایک قسم کی خارق عادت تباہیاں شروع ہیں پھر کیا یہ آخری زمانہ نہیں؟ اور صلحاء اسلام نے بھی اس زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا ہے اور چودھویں صدی میں سے بھی تیئیس سال گذر گئے ہیں۔ پس یہ قوی دلیل اس بات پر ہے کہ یہی وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے اور مَیں ہی وہ ایک شخص ہوں جس نے اِس صدی کے شروع ہونے سے پہلے دعویٰ کیا۔ اور مَیں ہی وہ ایک شخص ہوں جس کے دعوے پر ۲۵ پچیس برس گذر گئے اور اب تک زندہ موجود ہوں۔ اور مَیں ہی وہ ایک ہوں جس نے عیسائیوں اور دوسری قوموں کو خدا کے نشانوں کے ساتھ ملزم کیا۔ پس جب تک میرے اس دعوے کے مقابل پر انہیں صفات کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش نہ کیا جائے تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ مَیں ہی ہوں۔ زمانہ میں خدا نے نوبتیں رکھی ہیں۔

حقیقۃ الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 201 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 376 پر درج ہے

بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اوّل درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اوّل درجہ پر بنا دیا ہے۔ (۱) اوّل والد مرحوم کے اثر نے (۲) دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے (۳) تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔

اب میں اس گورنمنٹ محسنہ کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں۔ صرف ایک رنج اور درد و غم ہر وقت مجھے لاحق حال ہے جس کا استغاثہ پیش کرنے کے لیے اپنی محسن گورنمنٹ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس ملک کے مولوی مسلمان اور ان کی جماعتوں کے لوگ حد سے زیادہ مجھے ستاتے اور دُکھ دیتے ہیں۔ میرے قتل کے لیے ان لوگوں نے فتوے دیئے ہیں۔ مجھے کافر اور بے ایمان ٹھہرایا ہے اور بعض ان میں سے حیا اور شرم کو ترک کر کے اس قسم کے اشتہار میرے مقابل پر شائع کرتے ہیں کہ یہ شخص اس وجہ سے بھی کافر ہے کہ اس نے انگریزی سلطنت کو سلطنت روم پر ترجیح دی ہے اور ہمیشہ سلطنت انگریزی کی تعریف کرتا ہے اور ایک باعث یہ بھی ہے کہ یہ لوگ مجھے اس وجہ سے بھی کافر ٹھیراتے ہیں کہ میں نے خدا تعالیٰ کے سچے الہام سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس خونی مہدی کے آنے سے انکار کیا ہے جس کے یہ لوگ منتظر ہیں۔ بیشک میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کا بڑا نقصان کیا ہے کہ میں نے ایسے خونی مہدی کا آنا سراسر جھوٹ ثابت کر دیا ہے جس کی نسبت ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ آکر بے شمار روپیہ ان کو دے گا مگر میں معذور ہوں۔ قرآن اور حدیث سے یہ بات بپایۂ ثبوت نہیں پہنچتی کہ دُنیا میں کوئی ایسا مہدی آئے گا جو زمین کو خون میں غرق کر دے گا۔ پس میں نے ان لوگوں کا بجز اس کے کوئی گناہ نہیں کیا کہ اس خیالی لُوٹ مار کے روپیہ سے میں نے ان کو محروم کر دیا ہے میں خدا سے پاک الہام پاکر یہ چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کے اخلاق اچھے ہو جائیں اور وحشیانہ عادتیں دُور ہو جائیں اور نفسانی جذبات سے اُن کے سینے دھوئے جائیں اور ان میں آہستگی اور سنجیدگی اور حلم اور میانہ روی اور انصاف پسندی پیدا ہو جائے اور یہ اپنی اس گورنمنٹ کی ایسی اطاعت کریں کہ دوسروں کے لیے نمونہ بن جائیں اور یہ ایسے ہو جائیں کہ کوئی بھی فساد کی رگ ان میں باقی نہ رہے۔ چنانچہ کسی قدر یہ مقصود مجھے حاصل بھی ہو گیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو میری ان پاک تعلیموں کے دل سے پابند ہیں[1]۔ اور یہ نیا فرقہ مگر گورنمنٹ کے لیے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر

---

[1] میں نے اپنی کسی کتاب میں لکھا تھا کہ میری جماعت تین سو ۳۰۰ آدمی ہیں لیکن اب وہ شمار بہت بڑھ گیا ہے کیونکہ زور سے ترقی ہو رہی ہے۔ اب میں یقین رکھتا ہوں کہ میری جماعت کے لوگ دس ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوں گے۔ اور میری فراست یہ پیشگوئی کرتی ہے کہ تین سال تک ایک لاکھ تک میری اس جماعت کا عدد پہنچے گا۔ منہ

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 357 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 377 پر درج ہے

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیٰمۃ۔ انک الیوم لدینا مکین امین۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی فحان ان تعان و تعرف بین الناس ویعلمک اللہ من عندہ تقیم الشریعۃ۔ وتحی الدین انا جعلناک المسیح بن مریم۔ واللہ یعصمک من عندہ ولو لم یعصمک الناس۔ واللہ ینصرک ولو لم ینصرک الناس۔ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین۔ یا احمدی انت مرادی ومعی۔ انت وجیہ فی حضرتی۔ اخترتک لنفسی۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم و یرحم علیکم وھو ارحم الراحمین۔ ھذہ نبذۃ من الھاماتی۔ ومن جملتھا الھام انا جعلناک المسیح بن مریم۔ وواللہ قد کنت اعلم من ایام مدیدۃ اننی جعلت المسیح ابن مریم وانی نازل فی منزلہ ولکن اخفیتہ نظرًا الیٰ تاویلہ۔ بل ما بدلت عقیدتی وکنت علیھا من المستمسکین وتوقفت فی الاظھار عشر سنین۔ وما استعجلت وما بادرت وما اخبرت حبًّا ولا عدوا ولا احدًا من الحاضرین۔ وان کنتم فی شک فاسئلوا علماء الھند کم مضت من مدۃ علی الھامی۔ یاعیسٰی انی متوفیک۔ او اقرؤا البراھین وکنت انتظر الخیرۃ والرضاء وامر اللہ تعالیٰ حتی تکرر ذالک الالھام۔ ورفع الظلام۔ وتواتر الاعلام۔ وبلغ الیٰ عدۃ یعلمھا رب العٰلمین۔ وخوطبت للاظھار بقولہ۔ فاصدع بما تؤمر۔ وظھرت علامات تعرفھا حاسۃ الاولیاء۔ وعقل ارباب الاصطفاء وجلی الصبح واکد الامر وشرح الصدر۔ واطمأن الجنان۔ وافتی القلب۔ وتبین انہ

آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 551 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 551 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 377 پر درج ہے

یا قوم لم تتعامون وانتم تبصرون۔ ولم تتجاهلون وانتم تعلمون۔ اما علمتم عاقبة الذين كانوا يستهزؤن۔ تلدغون كالزنبور۔ وتوذون رجلاً اُعْتمَ كالسراج بالنور۔ وتهربون برؤية البدور۔ وابذر الصلحاء وانتم تُظلمون۔ وجاء الناس وانتم تهربون۔ وكم من مستهزءٍ اخبروا بموتى كانهم اُلهموا من الله العلّام۔ واصرّوا عليه واشاعوه فى الاقوام۔ فاذا الامر بالضد۔ وردّ الله مزاحهم عليهم كالجدّ۔ وما توانى اَسرع وقت بعد الهامهم وتركوا حشيش ندامة وذلّة لانعامهم۔

ورُبّ موذٍ ما اذونى الا ليظهر الله بهم بعض الآيات۔ وقد قصصنا قصصهم فى حقيقة الوحى لتكون تبصرةً للطالبين والطالبات۔ واقرب القصص من هذا الوقت قصة رجلٍ مات فى ذى القعدة۔ وكان يلعننى و يسبّنى وكان اسمه سعد الله وكان سبّه كالصعدة۔ واذا بلغ شتمه الى منتهاه ٣٦ وسبق فى الايذاء كل من سواه۔ اوحى الىّ ربّى فى امر موته وخزيه وقطع نسله بما قضاه وقال ان شانئك هو الابتر۔ فاشعتُ بين الناس ما اوحى ربّى الاكبر۔ ثم بعد ذلك صدّق الله الهامى۔ فاردتُ ان افصّله فى كلامى۔ واشيع ما صنع الله بذلك الفتّان۔ وعدوّ عباد الله الرحمٰن۔ فمنعنى من ذلك وكيلٌ كان من جماعتى وخوّفنى من ارادة اشاعتى۔ وقال لو اشعتها لا تأمن مقت الحكام ويجرّك القانون الى الاثام۔ ولا سبيل الى الخلاص۔ ولات حين مناص۔ وتلزمك المصائب ملازمة الغريم۔ والمآل معلوم بعد التعب العظيم۔ وليست الحكومة تارك المجرمين۔ فالخير فى اخفاء هذا الوحى كالمحتاطين۔ فقلت انى ارى الصواب فى تعظيم الالهام۔ وان الاخفاء معصية عندى ومن سير اللئام۔ وما كان لاحد ان يضرّ من دون بارئ الانام۔ ولا ابالى بعد تهديد الحكام۔

ترجمہ الاستفتاء صفحہ 36 ملحقہ حقیقۃ الوحی ص 657 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 657 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 378 پر درج ہے

بھی مسئلہ پیش کیا۔ کہ آپ کی بعض تحریروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اِس لئے لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ حضرت صاحبؑ نے اسکی تشریح فرمائی۔ کہ میری مُراد اس سے کیا ہے۔ جس پر اُن مولوی صاحب نے کہا۔ کہ اچھا آپ تحریر کردیں۔ کہ آپ کی تحریرات میں جہاں کہیں نبوت کا لفظ ہے، وہ ایسا نہیں۔ کہ جو ختم نبوت کے منافی ہو۔ اور اس سے مراد محدثیت ہے۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ کہ بیشک میں لکھدیتا ہوں۔ چنانچہ اُسی وقت حضورؑ نے ایک تحریر لکھکر مولوی صاحب کو دیدی۔ جو کہ اُنہوں نے اپنے پاس رکھ لی۔ تاکہ اُن لوگوں کو دکھائیں۔ جو اس وجہ سے حضرت صاحبؑ پر کُفر کا فتویٰ لگاتے تھے۔ انہی دنوں میں ایک دن بعض شریر لوگ مخالف مولویوں کے بہکانے سے اُس مکان پر حملہ کر کے آ گئے۔ جہاں پر ہم ٹھیرے ہُوئے تھے۔ اور مکان کے اُوپر زنانہ میں گھسنا چاہتے تھے۔ مگر چند احمدیوں نے جو ساتھ تھے۔ بڑی ہمت سے سیڑھیوں میں کھڑے ہوکر اُن لوگوں کو روکا۔ اور بعد میں پولیس کے پہنچ جانے سے وہ لوگ منتشر ہوئے؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امرتسر جانے کی خبر سے بعض اور احباب بھی مختلف شہروں سے وہاں آ گئے۔ چنانچہ کپورتھلہ سے محمد خاں صاحب مرحوم اور منشی ظفر احمد صاحب بہت دنوں وہاں ٹھیرے رہے۔ گرمی کا موسم تھا۔ اور منشی صاحب اور مَیں ہر دو نحیف البدن اور چھوٹے قد کے آدمی ہونے کے سبب ایک ہی چارپائی پر دونوں لیٹ جاتے تھے۔ ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیئٹر میں چلا گیا۔ جو مکان کے قریب ہی تھا۔ اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی۔ کہ مفتی صاحب رات تھیئٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ اِس کے سوا اَور کچھ نہیں فرمایا۔ منشی ظفر احمد صاحب نے خود ہی مجھ سے ذکر کیا۔ کہ مَیں تو حضرت صاحبؑ کے پاس آپکی شکایت لیکر گیا تھا اور میرا خیال تھا۔ کہ حضرت صاحبؑ آپکو بلا کر تنبیہ کریں گے۔ مگر حضورؑ نے تو صرف یہی فرمایا۔ کہ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے؛ اور اس سے معلومات حاصل ہوتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ

کہ باوجود صدہا عوائق اور موانع کے محض خدا تعالیٰ نے کی نصرت اور مدد نے اس حصّہ کو خلعتِ وجود بخشا۔ چنانچہ اس حصہ کے چند اوائل ورق کے ہر ایک صفحہ کے سر پر نصرت الحق لکھا گیا مگر پھر اس خیال سے کہ تا یاد دلایا جائے کہ یہ وہی براہین احمدیہ ہے جس کے پہلے چار حصے طبع ہو چکے ہیں بعد اسکے ہر ایک سرِ صفحہ پر براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا گیا۔ پہلے پچاس حصّے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفاء کیا گیا۔ اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اسلئے پانچ حصّوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

دوسرا سبب اس التوا کا جو تیئیس۲۳ برس تک حصہ پنجم لکھا نہ گیا یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ اُن لوگوں کے دلی خیالات ظاہر کرے جن کے دل مرضِ بدگمانی میں مبتلا تھے اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔ کیونکہ اس قدر دیر کے بعد خام طبع لوگ بدگمانی میں بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ بعض ناپاک فطرت گالیوں پر اُتر آئے اور چار حصّے اس کتاب کے جو طبع ہو چکے تھے کچھ تو مختلف قیمتوں پر فروخت کئے گئے تھے اور کچھ مفت تقسیم کئے گئے تھے پس جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں اکثر نے گالیاں بھی دیں اور اپنی قیمت بھی واپس لی۔ اگر وہ اپنی جلد بازی سے ایسا نہ کرتے تو اُن کے لئے اچھا ہوتا۔ لیکن اس قدر دیر سے اُن کی فطرتی حالت آزمائی گئی۔

اس دیر کا ایک یہ بھی سبب تھا کہ تا خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر ظاہر کرے کہ یہ کاروبار اُس کی مرضی کے مطابق ہے اور یہ تمام الہام جو براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں لکھے گئے ہیں یہ اُسی کی طرف سے ہیں نہ انسان کی طرف سے۔ کیونکہ اگر یہ کتاب خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق نہ ہوتی اور یہ تمام الہام اُس کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ امر خدائے عادل و قدوس کی عادت کے برخلاف تھا کہ جو شخص

براہین احمدیہ حصہ پنجم دیباچہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 9 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 380 پر درج ہے

کے لئے ایک حکایت بھی بیان کیا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مہاراجہ شیر سنگھ نے اپنے ایک باورچی کو کھانے میں نمک زیادہ ڈالنے کی سزا میں حکم دیا۔ کہ اس کی سب جائیداد ضبط کر کے اسے قید خانہ میں ڈال دیا جائے۔ اس پر کسی اہلکار نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ مہاراج اتنی سی بات پر یہ عذاب سخت ہے راجہ کہنے لگا۔ کہ تم نہیں جانتے۔ یہ صرف نمک کی سزا نہیں۔ اس کم بخت نے میرا توشہ خانہ ہضم کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ گرمیوں ۷۰۷
میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی۔ حضور علیہ السلام بھی اس نماز میں شامل تھے۔ تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور کی ایک فارسی نظم پڑھی جس کا یہ مصرع ہے ؎ "اے خدا اے چارۂ آزارِ ما"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی نظم نہایت اعلےٰ درجہ کی مناجات ہے جو روحانیت سے پُر ہے مگر معروف مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں صرف مسنون دعائیں بالجہر پڑھنی چاہئیں۔ باقی دل میں پڑھنی چاہئیں پس اگر یہ روایت درست ہے تو حضرت صاحب نے اس وقت خاص کیفیت کے رنگ میں اس پر اعتراض نہیں فرمایا ہوگا۔ اور چونکہ ویسے بھی یہ واقعہ صرف ایک منفرد واقعہ ہے اس لئے میری رائے میں حضرت صاحب کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہوگا۔ کہ لوگ اس طرح کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت صاحب نے اس وقت سکوت اختیار کر کے بعد میں پیر صاحب کو علیحدہ طور پر سمجھا دیا ہو۔ کہ یہ مناسب نہیں۔ کیونکہ پیر صاحب کی طرف سے اس کی تکرار ثابت نہیں۔ واللہ اعلم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل سابق مدرس ڈیرہ بابا نانک نے ۷۰۸
مجھ سے بیان کیا۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل خط شیخ فتح محمد صاحب کے پاس دیکھا تھا۔ یہ خط حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اولؓ کے نام تھا۔ مگر خط کا مضمون شیخ فتح محمد صاحب کے متعلق تھا۔ اور لفافہ پر حضرت خلیفہ اولؓ کا جموں والا پتہ درج تھا۔

مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

فتح محمد حصولِ بشارت کے لئے دو رکعت نماز وقت عشاء پڑھ کر اکتالیس دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور اس کے اوّل اور آخر گیارہ دفعہ درود شریف پڑھے اور اپنے مقصد کے لئے دعا کر کے بتقید باوضو سو رہے۔ جس دن سے شروع کریں۔ اسی دن تک اس کو ختم کریں۔ انشاء اللہ العزیز وہ

سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 138 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 381 پر درج ہے

ص۹۷

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار   اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس   وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

بدگمانوں سے بچایا مجھ کو خود بن کر گواہ   کر دیا دشمن کو اک حملہ سے مغلوب اور خوار

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا   مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار

تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم   کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں   ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند   ورنہ درگہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے   پر نہ چھوڑا ساتھ تو نے اے مرے حاجت برار

اے مرے یارِ یگانہ اے مری جاں کی پناہ   بس ہے تو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف   پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل   میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے   گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے   تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول   میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم   جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ   چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

تو نے طاعوں کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے   تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

ہو گئے بیکار سب حیلے جب آئی وہ بلا   ساری تدبیروں کا خاکہ اڑ گیا مثلِ غبار

سرزمینِ ہند میں ایسی ہے شہرت مجھ کو دی   جیسے ہووے برق کا اک دم میں ہر جا انتشار

براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ 97، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 127، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 382 پر درج ہے

اور مکر سوچو جسقدر چاہو پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دونگا۔ اگر خدا چاہتا تو ان مخالف مولویوں اور ان کے پیروؤں کو آنکھیں بخشتا اور وہ ان وقتوں اور موسموں کو پہچان لیتے جن میں خدا کے مسیح کا آنا ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائیگی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی انہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔ افسوس یہ لوگ سوچتے نہیں کہ اگر یہ دعویٰ خدا کے امر اور ارادہ سے نہیں تھا تو کیوں اس میں پاک اور صادق نبیوں کی طرح بہت سے سچائی کے دلائل جمع ہو گئے؟ کیا وہ رات ان کیلئے ماتم کی رات نہیں تھی جس میں میرے دعوے کے وقت رمضان میں خسوف کسوف عین پیشگوئی کی تاریخوں میں وقوع میں آیا۔ کیا وہ دن ان پر مصیبت کا دن نہیں تھا جس میں لیکھرام ۱۸ کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا نے بارش کی طرح نشان برسائے مگر ان لوگوں نے آنکھیں بند کر لیں تا ایسا نہ ہو کہ دیکھیں اور ایمان لائیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ دعویٰ غیر وقت پر نہیں بلکہ عین صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا۔ اور یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ بنی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ میں داخل ہے کہ عظیم الشان مصلح صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے ہیں جیسا کہ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی کے سر پر جبکہ تمام دنیا تاریکی میں پڑی تھی ظہور فرما ہوئے اور جب سات کو دُگنا کیا جائے

اربعین صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 404 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 382 پر درج ہے

قبضہ پر خود قابض ہو گئے۔ مرزا غلام حسین کی چونکہ نسل نہیں چلی اسلیئے ان کا حصہ پسران مرزا غلام مرتضےٰ صاحب و پسران مرزا غلام محی الدین کو آ گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اس وقت مرزا تصدق جیلانی اور مرزا قاسم بیگ کی تمام شاخ معدوم ہو چکی ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس مرزا غلام حیدر کی بھی شاخ معدوم ہے۔ ہمارے تایا مرزا غلام قادر صاحب اور مرزا امام الدین اور مرزا کمال الدین بھی لاولد فوت ہوئے۔ ہاں مرزا نظام الدین کا ایک لڑکا مرزا گل محمد موجود ہے۔ مگر وہ احمدی ہو کر حضرت صاحب کی روحانی اولاد میں داخل ہو چکا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ینقطع اٰبائك و یبدأ منك الہ یہ الہام اس وقت کا ہے۔ جب آپکے شجرہ خاندانی کی یہ تمام شاخیں سرسبز تھیں۔

(۴۹) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایکدفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی۔ تو وہ آپکو پھسلا کر اور دھوکہ دیکر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر اُدھر پھراتا رہا پھر جب اُسنے سارا روپیہ اُڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا حضرت مسیح موعودؑ اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔ اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لیئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔ اور کچھ عرصہ تک وہاں ملازمت پر رہے۔ پھر جب تمہاری دادی بیمار ہوئیں۔ تو تمہارے دادا نے آدمی بھیجا۔ کہ ملازمت چھوڑ کر آ جاؤ۔ جس پر حضرت صاحب فوراً روانہ ہو گئے۔ امرتسر پہنچکر قادیان آنے کے واسطے یکہ کرایہ پر لیا۔ اس موقعہ پر قادیان سے ایک اور آدمی بھی آپ کے لینے کے لیئے امرتسر پہنچ گیا۔ اس آدمی نے کہا یکہ جلدی چلاؤ کیونکہ ان کی حالت بہت نازک تھی پھر تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا۔ بہت ہی نازک حالت تھی جلدی کرو کہیں فوت نہ ہو گئی ہوں۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی تھیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ میں اسی

یہ حوالہ صفحہ 383 پر درج ہے	سیرت المہدی، جلد اوّل صفحہ 43، 44 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی

وقت سمجھ گیا۔ کہ دراصل والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتیں تو وہ شخص ایسے الفاظ نہ بولتا۔ چنانچہ قادیان پہنچے تو پتہ لگا کہ واقعی وُہ فوت ہو چکی تھیں۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔ آخر اُس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچا لیا ورنہ خواہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا ہمارے مخالف یہی کہتے کہ ان کا ایک چچا زاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے۔

(اس روایت سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سیالکوٹ میں ملازم ہونا اس وجہ سے تھا۔ کہ آپ سے مرزا امام الدین نے دادا صاحب کی پنشن کا روپیہ دھوکا دے کر اُڑا لیا تھا۔ کیونکہ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں تصریح کی ہے۔ آپ کی ملازمت اختیار کرنے کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ آپ کے والد صاحب ملازمت کے لئے زور دیتے رہتے تھے۔ ورنہ آپکی اپنی رائے ملازمت کے خلاف تھی۔ اسی طرح ملازمت چھوڑ دینے کی بھی اصل وجہ یہی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملازمت کو ناپسند فرماتے تھے۔ اور اپنے والد صاحب کو ملازمت ترک کر دینے کی اجازت کے لئے لکھتے رہتے تھے۔ لیکن دادا صاحب ترک ملازمت کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ مگر بالآخر جب دادی صاحبہ بیمار ہوئیں۔ تو دادا صاحب نے اجازت بھجوا دی۔ کہ ملازمت چھوڑ کر آ جاؤ۔)

۵۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ طبابت کا علم ہمارا خاندانی علم ہے۔ اور ہمیشہ سے ہمارا خاندان اس علم میں ماہر رہا ہے۔ دادا صاحب نہایت ماہر اور مشہور حاذق طبیب تھے۔ تایا صاحب نے بھی طب پڑھی تھی۔ حضرت مسیح موعود بھی علم طب میں خاصی دسترس رکھتے تھے۔ اور گھر میں ادویہ کا ایک ذخیرہ رکھا کرتے تھے

یہ حوالہ صفحہ 383 پر درج ہے	سیرت المہدی، جلد اوّل صفحہ 43، 44 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی

اِس لئے دُعا کی گئی۔ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اُس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ مَیں نے اُس کا نام پُوچھا۔ اُس نے کہا نام کچھ نہیں۔ مَیں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اُس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ ٹیچی۔ پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنیوالا۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعہ اور کیا براہِ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال و گمان نہ تھا اور کئی ہزار روپیہ آگیا چنانچہ جو شخص اسکی تصدیق کیلئے صرف ڈاک خانہ کے رجسٹر ہی ۵ مارچ ۱۹۰۵ء سے آخیر سال تک دیکھے اُس کو معلوم ہوگا کہ کس قدر روپیہ آیا تھا۔ ۳۳۳

یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنیوالا ہو۔ یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں اُن کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دیدیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔

۸۴ نشان۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ مَیں نعمت اللہ ولی کا وُہ قصیدہ دیکھ رہا تھا جس میں اُس نے میرے آنے کی بطور پیشگوئی خبر دی ہے اور میرا نام بھی لکھا ہوا اور بتلایا ہے کہ تیرھویں صدی کے آخیر میں وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور میری نسبت یہ شعر لکھا ہے کہ:-

مہدیٔ وقت و عیسیٰ دوراں ہر دو را شہسوار می بینم

یعنی وُہ آنیوالا مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی ہوگا دونوں ناموں کا مصداق ہوگا اور دونوں طور کے دعوے کریگا۔ پس اس اثناء میں کہ مَیں یہ شعر پڑھ رہا تھا عین پڑھنے کیوقت مجھے یہ الہام ہوا:-

از پئے آں محمد احسن را تارکِ روزگار می بینم

یعنی مَیں دیکھتا ہوں کہ مولوی سید محمد احسن امروہی اسی غرض کیلئے اپنی نوکری سے جو ریاست بھوپال میں تھی علیحدہ ہو گئے تا خدا کے مسیح موعود کے پاس حاضر ہوں اور اُسکے دعوے کی تائید کے لئے خدمت بجالاویں اور یہ ایک پیشگوئی تھی جو بعد میں نہایت صفائی سے ظہور میں آئی۔

حقیقۃ الوحی صفحہ 332، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 384 پر درج ہے

۲۷۷ وُہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ایک وُہ جو دُوسروں کی اصلاح کے لئے مامور نہیں ہوتے بلکہ اُن کا کاروبار اپنے نفس تک ہی محدود ہوتا ہے۔ اور اُن کا کام صرف یہی ہوتا ہے کہ وُہ ہر دم اپنے نفس کو ہی زہد اور تقویٰ اور اخلاص کا صیقل دیتے رہتے ہیں اور حتی الوسع خدا تعالیٰ کی اَدَقّ سے اَدَقّ رضامندی کی راہوں پر چلتے اور اُس کے باریک وصایا کے پابند رہتے ہیں۔ اور اُنکے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ کسی ایسے عالی خاندان اور عالی قوم میں سے ہوں جو علو نسب اور شرافت اور نجابت اور امارت اور ریاست کا خاندان ہو بلکہ حسب آیۂ کریمہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ * صرف اُنکی تقویٰ دیکھی جاتی ہے گو وُہ دراصل چوہڑوں میں سے ہوں یا چماروں میں سے۔ یا مثلاً کوئی اُن میں سے ذات کا کنجر ہو جس نے اپنے پیشہ سے توبہ کرلی ہو۔ یا اُن قوموں میں سے ہو۔ جو اسلام میں دُوسری قوموں کے خادم اور نیچ قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ جیسے حجام۔ موچی۔ تیلی۔ ڈوم۔ میراسی۔ سقے۔ قصائی۔ جولاہے۔ کنجری۔ تنبولی۔ دھوبی۔ چھوہرے۔ بھڑبھونجے۔ نانبائی وغیرہ۔ یا مثلاً ایسا شخص ہو کہ اُسکی ولادت میں ہی شک ہو کہ آیا حلال کا ہے یا حرام کا۔ یہ تمام لوگ توبہ نصوح سے اولیاء اللہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وُہ درگاہ کریم ہے اور فیضان کی موجیں بڑے جوش سے جاری ہیں۔ اور اس قدوس ابدی کے دریائے محبت میں غرق ہو کر طرح طرح کے مَیلوں والے اُن تمام مَیلوں سے پاک ہو سکتے ہیں جو عرف اور عادت کے طور پر اُن پر لگائے جاتے ہیں۔ اور پھر بعد اس کے کہ وہ اُس خدائے قدوس سے مل گئے۔ اور اس کی محبت میں محو ہو گئے اور اُسکی رضا میں کھوئے گئے۔ سخت بدذاتی ہوتی ہے کہ اُن کی کسی نیچ ذات کا ذکر بھی کیا جائے۔ کیونکہ اَب وہ وُہ نہیں رہے اور اُنھوں نے اپنی شخصیت کو چھوڑ دیا اور خدا میں جا ملے اور اس لائق ہو گئے کہ

* ترجمہ۔ تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک وُہی زیادہ بزرگ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ کی راہوں پر چلتا ہے۔ منہ

۱ الحجرات: ۱۴

تریاق القلوب صفحہ 149 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 277 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 385 پر درج ہے

اِس لئے دُعا کی گئی۔ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اُس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ مَیں نے اُس کا نام پُوچھا۔ اُس نے کہا نام کچھ نہیں۔ مَیں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اُس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ ٹیچی۔ پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنیوالا۔ تب میری آنکھ کُھل گئی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعہ سے اور کیا براہِ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال و گمان نہ تھا اور کئی ہزار روپیہ آگیا چنانچہ جو شخص اسکی تصدیق کیلئے صرف ڈاک خانہ کے رجسٹر ہی ۵ مارچ ۱۹۰۵ء سے اخیر سال تک دیکھے اُس کو معلوم ہوگا کہ کس قدر روپیہ آیا تھا۔ ۳۳۲

یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنیوالا ہو۔ یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں اُن کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دیدیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔

۱۴۸ نشان۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ مَیں نعمت اللہ ولی کا وُہ قصیدہ دیکھ رہا تھا جس میں اُس نے میرے آنے کی بطور پیشگوئی خبر دی ہے اور میرا نام بھی لکھا ہے اور بتلایا ہے کہ تیرھویں صدی کے آخیر میں وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور میری نسبت یہ شعر لکھا ہے کہ:۔

مہدئ وقت و عیسئ دوراں ہر دو را شہسوار می بینم

یعنی وُہ آنیوالا مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی ہوگا دونوں ناموں کا مصداق ہوگا اور دونوں طور کے دعوے کریگا۔ پس اس اثناء میں مَیں یہ شعر پڑھ رہا تھا عین پڑھنے کیوقت مجھے یہ الہام ہوا:۔

از پئے آں محمد احسن را تارکِ روزگار می بینم

یعنی مَیں دیکھتا ہوں کہ مولوی سید محمد احسن امروہی اسی غرض کیلئے اپنی نوکری سے جو ریاست بھوپال میں تھی علیحدہ ہو گئے تا خدا کے مسیح موعود کے پاس حاضر ہوں اور اُسکے دعوے کی تائید کے لئے خدمت بجالاوے اور یہ ایک پیشگوئی تھی جو بعد میں نہایت صفائی سے ظہور میں آئی۔

حقیقۃ الوحی صفحہ 332، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 384 پر درج ہے

۱۴۹

وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ایک وہ جو دوسروں کی اصلاح کے لئے مامور نہیں ہوتے
بلکہ اُن کا کاروبار اپنے نفس تک ہی محدود ہوتا ہے۔ اور اُن کا کام صرف یہی ہوتا ہے
کہ وہ ہر دم اپنے نفس کو ہی زہد اور تقویٰ اور اخلاص کا صیقل دیتے رہتے ہیں اور حتی الوسع
خدا تعالیٰ کی ادق سے ادق رضامندی کی راہوں پر چلتے اور اُس کے باریک وصایا
کے پابند رہتے ہیں۔ اور اُنکے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ کسی ایسے عالی خاندان
اور عالی قوم میں سے ہوں جو علو نسب اور شرافت اور نجابت اور امارت اور ریاست کا
خاندان ہو بلکہ حسب آیۃ کریمہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ✽ صرف اُنکی تقویٰ
دیکھی جاتی ہے گو وہ دراصل چوہڑوں میں سے ہوں یا چماروں میں سے۔ یا مثلاً
کوئی اُن میں سے ذات کا کنجر ہو جس نے اپنے پیشہ سے توبہ کر لی ہو۔ یا اُن قوموں میں سے
ہو۔ جو اسلام میں دوسری قوموں کے خادم اور نیچی قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ جیسے
حجام۔ موچی۔ تیلی۔ ڈوم۔ میراسی۔ سقے۔ قصائی۔ جولاہے۔ کنجری۔ تنبولی۔ دھوبی۔
مچھوے۔ بھڑ بھونجے۔ نانبائی وغیرہ۔ یا مثلاً ایسا شخص ہو کہ اُسکی ولادت میں ہی
شک ہو کہ آیا حلال کا ہے یا حرام کا۔ یہ تمام لوگ توبہ نصوح سے اولیاء اللہ
میں داخل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ درگاہ کریم ہے اور فیضان کی موجیں بڑے جوش
سے جاری ہیں۔ اور اس قدوس ابدی کے دریائے محبت میں غرق ہو کر طرح طرح
کے میلوں والے اُن تمام میلوں سے پاک ہو سکتے ہیں جو بطور عادت کے طور پر
اُن پر لگائے جاتے ہیں۔ اور پھر بعد اس کے کہ وہ اُس خدائے قدوس سے مل گئے۔
اور اس کی محبت میں محو ہو گئے اور اُسکی رضا میں کھوئے گئے۔ سخت بدذاتی ہوتی
ہے کہ اُن کی کسی نیچ ذات کا ذکر بھی کیا جائے۔ کیونکہ اب وہ وہ نہیں رہے اور
اُنھوں نے اپنی شخصیت کو چھوڑ دیا اور خدا میں جا ملے اور اس لائق ہو گئے کہ

✽ ترجمہ۔ تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی زیادہ بزرگ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ کی راہوں پر چلتا ہے۔ منہ

۱۴۹

لہ الحجرات: ۱۴

تریاق القلوب صفحہ 149 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 277 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 385 پر درج ہے

نشان آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور اُن ہدایتوں کے بھیجنے والے کے مُنہ پر ہمیشہ کے لئے مُہر لگ گئی ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ ہر ایک انسان جو سچی بھوک اور پیاس خدا تعالیٰ کی طلب میں رکھتا ہے وُہ ایسا خیال ہرگز نہیں کریگا۔ اِس لئے ضروری ہے کہ سچے مذہب کی یہی نشانی ہو کہ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور اُس کے نشانوں کے چمکتے ہوئے نُور اُس مذہب میں تازہ بتازہ موجود ہوں۔ اگر ہماری گورنمنٹ عالیہ ایسا جلسہ کرے تو یہ نہایت مبارک ارادہ ہے۔ اور اِس سے ثابت ہوگا کہ یہ گورنمنٹ سچائی کی حامی ہے۔ اور اگر ایسا جلسہ ہو تو ہر ایک شخص اپنے اختیار سے اور ہنسی خوشی سے اس جلسہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ قوموں کے پیشوا جنھوں نے مقدس کہلا کر کروڑ ہا روپیہ قوموں کا کھالیا ہے۔ ان کے تقدس کو آزمانے کے لئے اِس سے بڑھ کر اَور کوئی عمدہ طریق نہیں کہ جو اُنکا یا اُن کے مذہب کا خُدا کے ساتھ رشتہ ہے اس رشتہ کا زندہ ثبوت مانگا جائے۔ یہ عاجز اپنے دِلی جوش سے جو ایک پاک جوش ہے یہی چاہتا ہے کہ ہماری محسن گورنمنٹ کے ہاتھ سے یہ فیصلہ ہو۔ خدایا اِس عالی مرتبہ گورنمنٹ کو یہ الہام کر۔ تا وُہ اِس قسم کے جلسوں میں سب سے پیچھے آ کر سب سے پہلے ہو جائے۔ اَور مَیں چونکہ مسیح موعود ہوں۔ اِس لئے حضرت مسیح کی عادت کا رنگ مجھ میں پایا جانا ضروری ہے۔ حضرت مسیح علیہ السّلام وُہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب پر چڑھے۔ گو خُدا کے رحم نے اُن کو بچالیا۔ اَور مرہم عیسیٰ ✻ نے اُن کے زخموں کو اچھا کر کے آخر

✻ مرہم عیسیٰ ایک نہایت مبارک مرہم ہے جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے زخم اچھے ہوئے تھے جبکہ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے سُولی سے نجات پائی تو صلیب کی کیلوں کے جو زخم تھے جن کو آپ نے حواریوں کو بھی دکھلایا تھا وُہ اسی مرہم سے اچھے ہوئے تھے۔ یہ مرہم طب کی ہزار کتاب میں درج ہے اور قانون بوعلی سینا میں بھی مندرج ہے اور رومیوں اور یونانیوں اور عیسائیوں اور یہودیوں اور مسلمانوں غرض تمام فرقوں کے طبیبوں نے اِس مرہم کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ منہ ✻

تریاق القلوب صفحہ 370، 371 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 498، 499 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 386 پر درج ہے

کشمیر جنت نظیر میں اُن کو پہنچا دیا۔ سو انھوں نے سچائی کے لئے صلیب سے پیار کیا۔ اور اس طرح اُس پر چڑھ گئے جیسا کہ ایک بہادر سوار خوش عنان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ سو ایسا ہی مَیں بھی مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم نے حضرت مسیح کو صلیب سے بچا لیا۔ اور انکی تمام رات کی دُعا جو باغ میں کی گئی تھی قبول کر کے انکو صلیب اور صلیب کے نتیجوں سے نجات دی۔ ایسا ہی مجھے بھی بچائے گا۔ اور حضرت مسیح صلیب سے نجات پا کر نصیبین کی طرف آئے اور پھر افغانستان کے مُلک میں ہوتے ہُوئے کوہ نعمان میں پہنچے۔ اور جیسا کہ اُس جگہ شہزادہ نبی کا چبوترہ ابتک گواہی دے رہا ہے۔ وُہ ایک مُدّت تک کوہ نعمان میں رہے۔ اور پھر اس کے بعد پنجاب کی طرف آئے۔ آخر کشمیر میں گئے اور کوہ سلیمان پر ایک مُدّت تک عبادت کرتے رہے۔ اور سکھوں کے زمانہ تک اُن کی یادگار کا کوہِ سلیمان پر کتبہ موجود تھا آخر سرینگر میں ایک سو پچیس برس کی عمر میں وفات پائی اور خان یار کے محلہ کے قریب آپ کا مُقدّس مزار ہے۔ غرض جیسا کہ اس نبی نے سچائی کے لئے صلیب کو قبول کیا ایسا ہی مَیں بھی قبول کرتا ہُوں۔ اگر اس جلسہ کے بعد جس کی گورنمنٹ محسنہ کو ترغیب دیتا ہوں ایک سال کے اندر میرے نشان تمام دُنیا پر غالب نہ ہوں تو مَیں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ مَیں راضی ہوں کہ اِس جُرم کی سزا میں سُولی دیا جاؤں اور میری ہڈیاں توڑی جائیں۔ لیکن وُہ خدا جو آسمان پر ہے جو دِل کے خیالات کو جانتا ہے جس کے الہام سے مَیں نے اس عریضہ کو لکھا ہے۔ وُہ میرے ساتھ ہو گا۔ اور میرے ساتھ ہے۔ وُہ مجھے اِس گورنمنٹ عالیہ اور قوموں کے سامنے شرمندہ نہیں کریگا۔ اُسی کی رُوح ہے جو میرے اندر بولتی ہے۔ مَیں نہ اپنی طرف سے بلکہ اُس کی طرف سے یہ پیغام پہنچا رہا ہوں تا سب کچھ ہو جو اتمام حُجت کیلئے چاہیئے

تریاق القلوب صفحہ 370، 371 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 498، 499 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 386 پر درج ہے

کہ حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا۔ اور ہم پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں وہ صرف دکھانے کے دانت ہیں اور ان کے کھانے کے دانت اور ہیں ۔

نواں ثبوت

نواں ثبوت حضرت مسیح موعود کا نام احمد ہونے کا یہ ہے کہ خود آپ نے اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۶۷۳ ایڈیشن اوّل میں تحریر فرماتے ہیں :-

" اور اس آنیوالے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمدؐ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمدؐ بھی ہیں یعنے جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔ " ۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس ہیں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ مراد ہوتے تو محمد و احمد کی پیشگوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں اور اگر کسی دوسری جگہ پر آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس آیت کا مصداق قرار دیا ہے تو اس کے یہی معنے ہیں کہ بوجہ اس کے کہ کل فیضان جو حضرت مسیح موعود کو پہنچا ہے آپ ہی سے پہنچا ہے اس لئے جو خبر آپ کی نسبت دی گئی ہے اس کے مصداق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور ہیں کیونکہ جو خوبیاں ظل میں ہوں اصل میں ضرور ہونی چاہئیں۔ پس عکس کی خبر دینے والا ساتھ ہی اصل کی خبر بھی دیتا ہے پس اس آیت میں ضمنی طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی خبر دی گئی ہے اور اس بیان سے یہ واجب نہیں آتا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود نہ ہوں۔ اس کے اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہیں اور اس لحاظ سے کہ آپ کے سب کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کئے ہوئے ہیں

انوارِ خلافت صفحہ 37 مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 388 پر درج ہے

روزنامہ
الفضل
قادیان

جلد ۳۵ | ۱۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ہش | ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱/۲ ۹ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی آنکھ میں بدستور تکلیف ہے۔ اور سر درد کی بھی شکایت ہے۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے خطاب

آپ کی جماعت کی طرف سے وقف جائداد اور وقف آمد کی رپورٹ کیوں نہیں آئی؟

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دن گزر رہے ہیں وقت گزر رہا ہے۔ لیکن وقف جائداد اور وقف آمد کی رپورٹ اب تک آپ کی جماعت کی طرف سے نہیں آئی یا آپ جماعت سے الگ رہتے ہیں۔ تو آپ نے اپنا وعدہ نہیں بھجوایا۔ کیا آپ میں کمزوری دکھائیں گے وہ قربانی جو پہلے انبیاء کی جماعتوں نے کی اس کا بہت تھوڑا حصہ آپ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ اس وقت کئی گاؤں اور شہر یہ قربانی پیش کر چکے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دینگے۔ کہ وہ قربانی جو آپ ہی کے زمانہ میں آپ ہی کے ملک میں آپ ہی کے سے حالات میں آپ کے بھائیوں نے پیش کی۔ آپ وہ پیش نہ کر سکے۔

یاد رکھیں کہ صرف کسی نامکمل فہرست کا بھجوا دینا کافی نہیں ضروری ہے کہ سو فی صدی لسٹ مکمل آئے یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد جماعت حصہ لینے والا ہو۔ مگر ہر شخص کا نام فہرست میں ہو جو حصہ لینے والے ہوں۔ انکے ناموں کے آگے لکھا ہو۔ کہ جائداد یا آمد کا دسواں یا اکمال کی ادا کرینگے یا نصف کی آمد دا کرینگے اور جو انکاری ہو اسکے آگے لکھا ہو۔ کہ یہ حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور جس نے معذرت کی ہو۔ اسکے آگے لکھا ہو کہ یہ صاحب معذوری ظاہر کرتے ہیں۔ نظارت بیت المال سے کل یا جزوی معافی کی درخواست کی گئی ہے۔

اسی طرح متفرق افراد کو یا حصہ لینا چاہئے یا معذرت کرنی چاہئے۔ کسی نہ کسی رنگ میں ہر فرد کو اقرار ضرور کرنا ہوگا۔ خواہ اقرار اثبات میں ہو یا نفی میں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کا حامی و حافظ ہو اور ایمان کے اعلیٰ مقام تک پہنچنے کی توفیق بخشے اور ہر امتحان میں کامیاب کرے۔ والسلام خاکسار مرزا محمود احمد

ایڈیٹر روشن دین تنویر

پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 16 مئی 1947 صفحہ 2

یہ حوالہ صفحہ 390 پر درج ہے

حوالہ نمبر 479

۲ روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء جلد ۳۵ نمبر ۱۱۷

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

ہماری جماعت کو نازیبا الفاظ کے استعمال سے بچنا چاہیئے

[illegible]

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت درخواست دعا

پانچ تاریخ کو میرا اپریشن ہوا تھا۔ اس کے بعد چار پانچ دن تک طبیعت بہت خراب رہی۔ بخار بھی زیادہ ہو گیا تھا لیکن اب طبیعت کسی دن تو ٹھیک ہو جاتی ہے اور کسی دن پھر خراب ہو جاتی ہے۔ ابھی تک پوری طرح طبیعت ٹھیک نہیں۔ اور زخم بھی ابھی مندمل نہیں ہوئے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔ والسلام

خاکسار مرزا مبارک احمد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 16 مئی 1947ء صفحہ 2	یہ حوالہ صفحہ 390 پر درج ہے

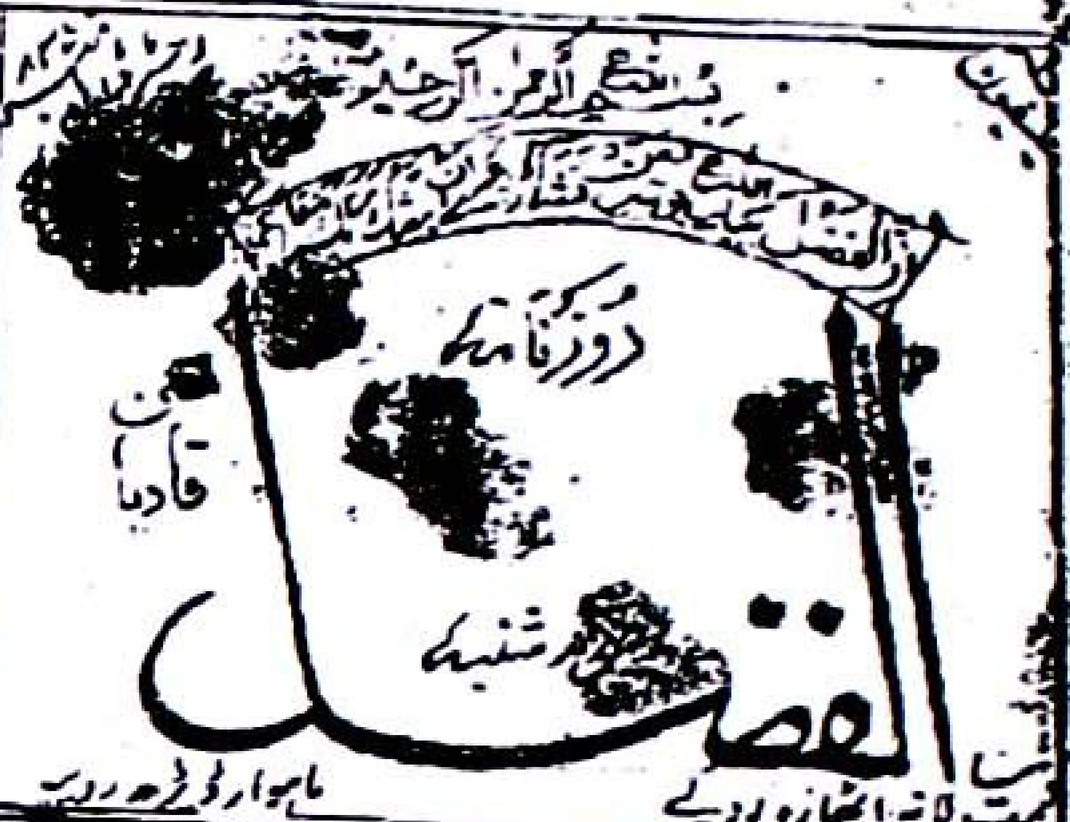
مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج صبح [illegible] کی اطلاع [illegible] ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت [illegible] کا چھوٹا لڑکا عزیز امین احمد آج کل بیمار ہے [illegible] صحت کے لئے دعا فرمائیں

صاحبزادہ مرزا [illegible] صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

آج نماز جمعہ کے بعد ۴ بجے مجلس مشاورت تعلیم الاسلام کالج ہال میں شروع ہو گئی ہے۔



جلد ۳۵ | ۵ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھش | ۱۲ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۵ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۸۱

ستائیسویں مجلس مشاورت بابت ۱۹۴۷ء کا افتتاح

پہلے روز کی کارروائی

قادیان ۴ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ مسجد نور میں پڑھائی۔ نہایت مختصر خطبہ میں حضور نے احباب کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کی تلقین فرمائی۔ نماز جمعہ و عصر جمع کرنے کے بعد حضور نے پانچ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھا۔ ۴ بجے کالج کے ہال میں تشریف لا کر حضور نے مجلس کی کارروائی شروع فرمائی۔ مکرم مولوی غلام محمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اور اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا سے قبل حسب ذیل مختصر سی تقریر کی۔

آج ہم اس اہم کام کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہماری ذمہ داریاں چاہتی ہیں کہ کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اور سلسلہ کی روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہماری راہنمائی کرے۔ اور اپنے فضل اور رحم کے ساتھ جو مشکلات ہمارے راستہ میں حائل ہیں۔ اور جن میں سے گزرنا ضروری ہو۔ ان کو دور فرماتے ہوئے ایسے سامان پیدا کرے جو ہماری کامیابی کا موجب ہوں۔ اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں۔ جو [illegible] کے خلاف ہو۔ سب دوست دعا کریں۔ کیونکہ نہایت نازک وقت آ رہا ہے اور [illegible] اللہ تعالیٰ کے ہم مشکلات کا تدارک نہیں کر سکتے۔ یہ [illegible] انشاء اللہ لمبی دعا فرمائی۔

[illegible] کارروائی شروع کرتے ہوئے حضور نے تقریر شروع فرمائی۔ [illegible] بجٹ پیش ہونے والا ہو اس وقت کا بجٹ نہایت عجیب ہے۔ کیونکہ اب یہ [illegible] ہے۔ جو جانے والوں کو نکیل [illegible] ہے۔ لہٰذا اس پر نہایت سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر حضور نے [illegible] پڑھ کر سنایا۔ [illegible]

۳۔ ۴ بجے کمیٹی نظارت بیت المال کی اس تجاویز پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی۔ جو بجٹ سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل احباب منتخب کئے گئے۔ [illegible]

[illegible]

خاکسار [illegible]

[illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] قادیان [illegible]

ایڈیٹر [illegible]

یہ حوالہ صفحہ 390 پر درج ہے	قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 5 اپریل 1947 صفحہ 3

نمبر ۸۰ جلد ۳۵ — روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۵ اپریل ۱۹۴۷ء — ۳

اور یہ صاف بات ہے کہ یہ تینوں قومیں اگر صرف ہندوستان میں ہی احمدیت قبول کر لیں۔ تو باقی دنیا کا احمدی ہونا مشکل نہیں۔ ہندوستان بہت وسیع ملک ہے اور اسے احمدی بنانا بہت مشکل کام ہے مگر بہت یہ مشکل کام ہے۔ اسی طرح اس کے تابع شدہ نہ رہیں۔ یہ اتنی عظیم الشان اور وسیع بیس ہے کہ اس پر بڑی بڑی عمارت بھی بنائی جا سکتی ہے۔ اگر سارا ہندوستان احمدی ہو جائے۔ تو باقی دنیا کو احمدی بنانے کے لئے ایک احمدی کے حصہ میں صرف تین چار افراد آتے ہیں جنہیں وہ نہایت آسانی سے احمدی بنا سکتا ہے۔ اور کوئی مشکل نہیں حقیقت یہی ہے کہ ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے۔ اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لئے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک سٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے۔ اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے۔ اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ تا ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ کام بہت مشکل ہے۔ مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں۔ تا احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے۔ چنانچہ اس رؤیا میں بھی اسی طرف اشارہ ہے ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں۔ مگر یہ حالت عارضی ہوگی۔ اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد دور ہو جائے۔

اگر خدانخواستہ ایسی صورت پیدا ہو تو ہم مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے۔ بہر حال ان کو وہیں ہونا۔ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے ہم پر بہت مظالم ڈھائے ہیں۔ ہمیں ان سے نہیں ملنا چاہیئے۔ میں ہمیشہ ان کو یہی جواب دیا کرتا ہوں۔ کہ تباہ احمدیہ میں زیادہ شامل ہوتے ہیں مخلص ہیں ہمیں جس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے وہ مسلمانوں میں ہوئی ہے۔ ہم نے سب اوقات دیکھا ہے کہ جب کبھی بھی مسلمانوں پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو وہ ہمارے ساتھ مل جاتے ہیں۔ اور ان کی عداوت بالکل کالعدم ہو جاتی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ انہیں عزیزو ہم سے کوئی حقیقی تعلق ہے۔ اور عداوت عارضی اور ظاہری طور پر ہوتی ہے۔

بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو ہم مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔ اگر وہ ہلاکت کے گڑھے میں گریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ ہوں گے اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو بھی بچائے گا۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ ان کی ہلاکت کے ساتھ ہماری ہلاکت ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ کہنا صحیح ہوگا۔ کہ ان کی ہلاکت ہمارے لئے بہت ضرر رساں ہوگی۔ مگر ہمارا ساتھ ہونے سے اللہ تعالیٰ انہیں بھی کوئی آنچ نہ آنے دیگا۔ ہم نے تو بہر حال بچنا ہی ہے۔ ہمارے طفیل وہ بھی بچ جائیں گے

ازاں بعد حضور نے اس وفد کی جو ایشیائی ممالک کی کانفرنس میں شامل ہونے والے نمائندگان کو قادیان آنے کی دعوت دینے کے لئے دہلی بھیجا گیا تھا کارگزاری کے متعلق دریافت فرمایا۔ جناب مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا نے بیان کیا۔ کہ اکثر نمائندگان نے غیر معمولی مصروفیات کے باعث معذرت کا اظہار کیا ہے۔ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جو حضور کے ساتھ سٹیج پر تشریف فرما تھے نے فرمایا کہ میں نے بعض نمائندگان کو اپنے مکان پر دعوت دی تھی۔ جس میں انہوں نے بطیب خاطر شرکت کی۔ مگر وہ بہت زیادہ مصروف تھے کانفرنس سے مسلم لیگ کے بائیکاٹ اور نمائندگان سے غفلت برتنے کے ذکر پر حضور نے مسلم لیگ کے اس رویہ کو ناپسند فرمایا اور فرمایا مسلم لیگ کے لئے نہایت عمدہ موقعہ تھا کہ ان ممالک کی ہمدردی حاصل کرتی۔ اور وقت مصیبت میں انہیں شریک کرتی مگر اس نے اس موقعہ کو ضائع کر دیا ہے۔

منیر احمد بی

اپنی اولادوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب بناؤ نہ کہ ہیکسلے اور سپنسر وغیرہ کے

سہا ل ... اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام فرمایا۔ کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یہ الہام جس آب و تاب سے پورا ہو رہا ہے۔ اس کا ثبوت ان سینکڑوں مجاہدین احمدیت کا وجود ہے جو غیر ممالک میں جا کر احمدیت یعنی اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ مگر باوجودیکہ دنیا کے ہر ملک میں احمدی مشن قائم ہیں۔ پھر بھی بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں ہمارے مبلغین ابھی تک نہیں پہنچے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ سلسلہ کے پاس اتنی تعداد میں مبلغین موجود نہیں۔ کہ ان کو باہر بھیجا جا سکے۔ اور یہ ہماری کمزوری ہے۔ جس کو دور کرنا جماعت کے ہر ایک فرد کا فرض ہے۔ حضرت المصلح الموعود امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حل یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ ہر سال مدرسہ احمدیہ میں کم از کم سو طالب علم آنے چاہئیں اور اس کا آسان طریق یہ ہے۔ کہ ہر فرد یہ عہد کرے کہ میں نے ہر سال کم از کم ایک طالب علم مدرسہ احمدیہ میں بھیجنا ہے۔

مگر بعض لوگ نفس کی کمزوری کے باعث یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ مقصد تو دین کی خدمت کرنا ہے۔ اور وہ بی۔ اے یا ایم۔ اے ہو کر بھی انسان کر سکتا ہے۔ مگر ان کا یہ جواب اس وقت تک بالکل قابل التفات نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ سو طالب علموں کی تعداد کو پورا نہ کر لیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

"اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں علم دین کی بجائے علم دنیا اس لئے پڑھوں کہ اگر مجھے دین کی خدمت کرنے میں کامیابی نہ ہوئی تو پھر بی۔ اے یا ایم۔ اے ہونے کی وجہ سے کوئی نوکری کر لوں گا۔ تو یہ بزدلی ہے۔ لیکن اگر حکم کے ماتحت کوئی دنیوی علم حاصل کرتا ہے تو جائز ہے۔ اور اجر کا موجب۔ میں تو کہتا ہوں اگر ایک شخص حکم کے ماتحت دنیا حاصل کرتا ہے۔ اور دوسرا نماز پڑھتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک دونوں کا درجہ ایک ہوگا۔ کیونکہ جہاد میں ان کے لئے جو کام مقرر کیا گیا ہے انہوں نے ادا کیا۔ پس اگر کوئی شخص حکم کے ماتحت بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس کرتا ہے تو ثواب کا مستحق ہے۔ اور مجاہد۔ لیکن اگر نفس کی کمزوری کی وجہ سے وہ ایسا کرتا ہے۔ اور پیچھے ہٹنے کا راستہ بناتا ہے۔ تو وہ اجر کا مستحق نہیں۔ جو شخص دل میں کمزوری رکھتا ہے۔ وہ دین کا ہتھیار کس طرح بن سکتا ہے جبکہ انسان پر ابتلاء اور قبض کے زمانے آتے رہتے ہیں۔ اور اگر کوئی اپنے دل میں کمزوری کا بیج رکھے۔ تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ بیج اگ پڑے۔ اور اسے نقصان پہنچا دے۔ پھر یہ بھی غور کرو علم دین پڑھنے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب بنیں گے اور علم دنیا پڑھنے والے ہیکسلے وغیرہ کے پھر خود سمجھ لو کہ کس کا درجہ بڑا ہے؟"

(الفضل ۲۱ جون ۱۹۴۶ء)

یہ وہ ارشاد ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ... جلسہ علم و عرفان میں فرمایا۔ لہذا ہر خاندان کا فرض ہے۔ کہ وہ ان الفاظ کو پڑھنے کے بعد کم از کم ایک طالب علم مدرسہ احمدیہ میں بھیجے تا اس ندامت اور شرمندگی سے بچ سکے جو اگلی اور پچھلی نسلوں میں اسے اس وقت اٹھانی پڑے۔ جبکہ بعض لوگ خدا تعالیٰ کے حضور یہ جواب دیں۔ کہ اے ہمارے خدا ہم تو ایمان لانے کے لئے تیار تھے۔ مگر کسی نے ہمیں بتایا ہی نہیں۔ کہ وہ پیارا اور محبوب آقا دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہو چکا ہے۔

"پس اب وقت ہے کہ تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اب وقت ہے کہ تم دنیا داری کی روح کو کچل دو۔ ورنہ یاد رکھو کہ تمہارا وہ دعوے جو بیعت کے وقت تم اپنے امام کے ہاتھ پر کرتے ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے

قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 5 اپریل 1947 صفحہ 3	یہ حوالہ صفحہ 390 پر درج ہے

٥٦

شایع ہونے کے باعث سے کم فہم لوگوں کے لیے بڑی بڑی دقتیں پیش آگئی ہیں۔ سو فسطائی تقریروں نے تو تمرّد کی طبائع میں طرح طرح کی پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں۔ جو امور نہایت معقولیت میں تھے وہ ان کی آنکھوں سے چھپ گئے ہیں۔ جو باتیں بغایت درجہ نامعقول ہیں ان کو وہ اعلیٰ درجہ کی صداقتیں سمجھ رہے ہیں۔ وہ حرکات جو نشار انسانیت سے مغائر ہیں ان کو وہ تہذیب خیال کئے بیٹھے ہیں۔ اور جو حقیقی تہذیب ہے اس کو وہ نظر استخفاف و استحقار سے دیکھتے ہیں۔ پس ایسے وقت میں اور ان لوگوں کے علاج کے لیے جو اپنے ہی گھر میں محقق بن بیٹھے ہیں اور اپنے ہی منہ سے میاں مٹھو کہلاتے ہیں۔ ہم نے کتاب براہین احمدیہ کو جو تین سو براہین قطعیہ عقلیہ پر مشتمل ہے بغرض اثبات حقانیت قرآن شریف جس سے یہ لوگ بکمال نخوت منہ پھیر رہے ہیں، تالیف کیا ہے۔ کیونکہ یہ بات اجلی بدیہات ہے جو سرگشتہ عقل کو عقل ہی سے تسلی ہو سکتی ہے اور جو عقل کا رہزدہ ہے وہ عقل ہی کے ذریعہ سے راہ پر آسکتا ہے۔

اب ہر یک مومن کے لیے خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس کتاب کے ذریعہ سے تین سو دلائل عقلی حقیت قرآن شریف پر شائع ہو گئیں اور تمام مخالفین کے شبہات کو دفع اور دور دور کیا جائے گا۔ وہ کتاب کیا کچھ بندگان خدا کو فائدہ پہنچائے گی اور کیسا فروغ اور جاہ و جلال اسلام کا اس کی اشاعت سے چمکے گا۔ ایسے ضروری امر کی اعانت سے وہی لوگ لاپرواہ رہتے ہیں۔ جو حالت موجودہ زمانہ پر نظر نہیں ڈالتے اور مفاسد منتشرہ کو نہیں دیکھتے اور عواقب امور کو نہیں سوچتے یا وہ لوگ کہ جن کو دین سے کچھ غرض ہی نہیں اور خدا اور رسول سے کچھ محبت ہی نہیں۔ اے عزیزو!! اس پُر آشوب زمانہ میں دین اسی سے برپا رہ سکتا ہے۔ جو بمقابلہ زور طوفان گمراہی کے دین کی سچائی کا زور بھی دکھایا جاوے۔ اور ان بیرونی حملوں کے جو چاروں طرف سے ہو رہے ہیں حقانیت کی قوی طاقت سے مدافعت کی جائے۔ یہ سخت تاریکی جو چہرہ زمانہ پر چھا گئی ہے۔ یہ تب ہی دُور ہوگی کہ جب دین کی حقیت کے براہین دنیا میں بکثرت چمکیں اور اس کی صداقت کی شعاعیں چاروں طرف سے چھوٹتی نظر آویں۔ اس پراگندہ وقت میں وہی مناظرہ کی کتاب روحانی جمعیت بخش سکتی ہے کہ جو بذریعہ تحقیق عمیق کے اصل ماہیت کے باریک دقیقہ کی تہ کو کھولتی ہو۔ اور اس حقیقت کے اصل قرارگاہ تک پہنچاتی ہو کہ جس کے جاننے پر دلوں کی تشفی موقوف ہے۔

اے بزرگو!! اب یہ وہ زمانہ آگیا ہے کہ جو شخص بغیر اعلیٰ درجہ کے عقلی ثبوتوں کے اپنے دین کی خیر منانی چاہے تو یہ خیال محال اور طمع خام ہے۔ تم آپ ہی نظر اٹھا کر دیکھو جو کیسی طبیعتیں خود رائی اختیار کرتی جاتی ہیں اور کیسے خیالات بگڑتے جاتے ہیں۔ اس زمانہ کی ترقی علوم عقلیہ نے بھی الٹ اثر کیا ہے۔ حال کے تعلیم یافتہ لوگوں کی طبائع میں ایک عجب طرح کی آزادمنشی بڑھتی جاتی ہے۔ اور وہ سعادت جو سادگی اور غربت اور صفا باطنی میں ہے وہ ان کے مغرور دلوں سے بالکل جاتی رہی ہے اور جن جن خیالات کو وہ سیکھتے ہیں۔ وہ اکثر ایسے ہیں کہ جن سے ایک

والا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے اور مخالفوں کے وجود کا قیامت تک ہونا ضروری ہے جیسے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (اٰل عمران : ۵۶) سے ظاہر ہے۔

ہم تو ایسی باتیں سُن سُنکر حیران ہوتے ہیں۔ دیکھو ہماری باتوں کو کیسے اُلٹ پلٹ کر پیش کیا جاتا ہے اور تحریف کرنے میں وہ کمال حاصل کیا ہے کہ یہودیوں کے بھی کان کاٹ دیئے ہیں۔ کیا یہ کسی نبی، ولی، قطب، غوث کے زمانہ میں ہوا کہ اس کے سب اعداء مر گئے ہوں؟ بلکہ کافر منافق باقی رہ ہی گئے تھے۔ ہاں اتنی بات صحیح ہے کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں تو وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرنیوالوں کا حال ہو رہا ہے۔

جماعت کو خود سوچکر عام سوالوں کا جواب دینا چاہیئے

مجھے تو اپنی جماعت پر افسوس ہوتا ہے کہ کیا ان میں اتنی عقل بھی نہیں۔ کہ ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھیں کہ یہ ہم نے کہاں لکھا ہے کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو جہاں یہ لکھا ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ عقل میں فہم میں ہر طرح سے ترقی کریں اور ایسی باتوں کا خود سوچ کر جواب دیا کریں اور اپنی ایمانی روشنی سے ان باتوں کو حل کیا کریں۔ مگر دنیا داری کے دھندوں میں مت ماری جاتی ہے۔ اتنا نہیں کر سکتے کہ معترض سے ہماری کتب کی وہ جگہ ہی پوچھیں جہاں یہ لکھا ہے کہ سچے کی زندگی میں سب جھوٹے مر جاتے ہیں۔ بلکہ جھوٹے تو قیامت تک رہیں گے۔

مبلغین کیلئے حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت

فرمایا:۔ اس تحریک سے مجھے یہ بھی یاد آگیا ہے کہ وہ لوگ جو اشاعت اور تبلیغ کے واسطے باہر جاویں۔ وہ ایسے نہ ہوں کہ اُلٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اَور کا اَور ہی بناتے رہیں اور بات تو کچھ اَور ہو اور سمجھانے کچھ اَور لگ جاویں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعوئی سے آگاہ کریں اور خود ہماری کتابوں کو کبھی پڑھا بھی نہ ہو۔ اس طرح سے ہی تحریف ہوا کرتی ہے۔ ایسے وقتوں میں صرف زبانی فیصلہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیئے۔

ہم پہ الزام لگائے جاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام حسینؓ کی توہین کی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت بے عزتی کی جاتی ہے اور ان کو گالی دی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو ایک اولوالعزم نبی اور خدا تعالیٰ کا راستباز زندہ سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر مسیح کا مر جانا

ملفوظات جلد پنجم صفحہ 328 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 395 پر درج ہے

ملفوظات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

★(۲۱ر اگست ۱۹۰۰ء کو جناب بابو غلام مصطفیٰ صاحب میونسپل کمشنر وزیر آباد، قادیان دارالامان آئے تھے اس تقریب پر حضرت حجۃ اللہ علی الارض علیہ السلام نے بطور تبلیغ مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔ جو الحکم کی اس اور اگلی اشاعتوں میں درج ہوئی ہے۔ وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق۔ ایڈیٹر)

نئی بات سُنتے ہی اس کی مخالفت نہ کریں

اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا اس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا اس لئے جب آدمی کسی نئی بات کو سنے تو اسے یہ نہیں چاہئے کہ سنتے ہی اسکی مخالفت کے لئے تیار ہو جاوے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مد نظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔ میں جو کچھ اس وقت کہنا چاہتا ہوں وہ کوئی معمولی اور سرسری نگاہ سے دیکھنے کے قابل بات نہیں بلکہ بہت بڑی اور عظیم الشان بات ہے میری اپنی بنائی ہوئی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی بات ہے اس لئے جو اس کی تکذیب کے لئے جرأت اور دلیری کرتا ہے وہ میری تکذیب نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر دلیر ہوتا ہے مجھے اس کی تکذیب سے کوئی رنج نہیں ہو سکتا البتہ اس پر رحم ضرور آتا ہے کہ نادان اپنی نادانی سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔

ہر صدی کے سر پر مجدد کا ظہور

یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہو گی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے

★ یہاں سے ملفوظات کی جلد چہارم شروع ہوتی ہے۔

یہ حوالہ صفحہ 395 پر درج ہے	ملفوظات جلد دوم صفحہ 355 طبع جدید، از مرزا قادیانی

حافظ صاحب نے فی الفور بلا تامل منظور کیا کہ میں اس بارہ میں مباہلہ کروں گا۔ کیونکہ میرا یقین ہے کہ تینوں مسلمان ہیں۔ تب اسی بات پر حافظ صاحب نے عبدالحق سے مباہلہ کیا۔ اور گواہانِ مباہلہ منشی محمد یعقوب اور میاں نبی بخش صاحب اور میاں عبدالہادی صاحب اور میاں عبدالرحمٰن صاحب عمر پوری قرار پائے اور جب حسب دستورِ مباہلہ فریقین اپنے اپنے نفس پر لعنتیں ڈال چکے اور اپنے منہ سے کہہ چکے کہ یا الٰہی اگر ہم اپنے بیان میں سچائی پر نہیں تو ہم پر تیری لعنت نازل ہو۔ یعنی کسی قسم کا عذاب ہم پر وارد ہو۔ تب حافظ صاحب نے عبدالحق سے دریافت کیا کہ اس وقت میں بھی اپنے آپ پر بحالت کاذب ہونے کے لعنت ڈال چکا اور خدا تعالیٰ سے عذاب کی درخواست کر چکا اور ایسا ہی تم بھی اپنے نفس پر اپنے ہی منہ سے لعنت ڈال چکے اور بحالت کاذب ہونے کے عذاب الٰہی کی اپنے لیے درخواست کر چکے۔ لہٰذا اب میں تو اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس لعنت اور اس عذاب کی درخواست کا اثر مجھ پر وارد ہوا۔ اور کوئی ذلت اور رسوائی مجھ کو پیش آگئی تو میں اپنے اس عقیدہ سے رجوع کر لوں گا۔ سو اب تم بھی اس وقت اپنا ارادہ بیان کرو کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے نزدیک کاذب ٹھہرے اور کچھ لعنت اور عذاب کا اثر تم پر وارد ہو گیا تو تم بھی اپنے اس تکفیر کے عقیدہ سے رجوع کرو گے یا نہیں۔ فی الفور عبدالحق نے صاف جواب دیا کہ اگر میں اپنی اس بد دعا سے سوّر اور بندر اور ریچھ بھی ہو جاؤں۔ تب بھی میں اپنا یہ عقیدہ تکفیر ہرگز نہ چھوڑوں گا اور کافر کافر کہنے سے باز نہیں آؤں گا۔ تب حاضرین کو نہایت تعجب ہوا کہ جس مباہلہ کو حق اور باطل کے آزمانے کے لیے اس نے معیار ٹھہرایا تھا اور جو قرآن کریم کی رُو سے بھی حق اور باطل میں فرق کرنے کے لیے ایک معیار ہے کیونکر اور کس قدر جلد اس معیار سے یہ شخص پھر گیا اور زیادہ تر ظلم اور تعصب اسکا اس سے ظاہر ہوا کہ وہ اس بات کے لیے تو تیار ہے کہ فریق مخالف پر مباہلہ کے بعد کسی قسم کا عذاب نازل ہو اور وہ اس کے اس عذاب کو اپنے صادق ہونے کے لیے بطور دلیل اور حُجت کے پیش کرے، لیکن وہ اگر آپ ہی مورد عذاب ہو جائیں تو پھر مخالف کے لیے اس کے کاذب ہونے کی یہ دلیل اور حُجت نہ ہو۔ اب خیال کرنا چاہیئے کہ یہ قول عبدالحق کا کس قدر امانت اور دیانت اور ایمانداری سے دُور ہے۔ گویا مباہلہ کے بعد ہی اس کی اندرونی حالت کا مسخ ہونا کُھل گیا۔ یہودی لوگ جو مورد لعنت ہو کر بندر اور سوّر ہو گئے تھے۔ ان کی نسبت بھی تو بعض تفسیروں میں یہی لکھا ہے کہ بظاہر وہ انسان ہی تھے لیکن ان کی باطنی حالت بندروں اور سوّروں کی طرح ہو گئی تھی اور حق کے قبول کرنے کی توفیق بکلی اُن سے سلب ہو گئی تھی اور مسخ شدہ لوگوں کی یہی تو علامت ہے کہ اگر حق کُھل بھی جائے تو اس کو قبول نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ قرآن کریم اسی طرف اشارہ فرما کر کہتا ہے۔ وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ[1]۔ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا[2]۔ یعنی کافر کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں۔ ایسے رقیق اور پتلے دل نہیں کہ حق کا انکشاف دیکھ کر اس کو قبول کریں۔ اللہ جلشانہٗ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ یہ کچھ خوبی کی بات نہیں بلکہ لعنت

[1] البقرۃ: ۸۹ [2] النساء: ۱۵۶

بہت سے اعتراضات محض نادانی اور ناسمجھی سے قرآن شریف پر کئے گئے ہیں حالانکہ وہ تمام باتیں حق اور حکمت کا سرچشمہ ہیں۔ مگر تعصب ایک ایسی بلا ہے جو غور کرنے نہیں دیتا۔ اس مضمون کے لکھنے کے وقت مندرجہ ذیل مجھے الہام ہوئے ساور میں نے بہتر سمجھا کہ ان کو لکھ دوں۔ اور وہ یہ ہیں :۔

اِنَّھُمْ مَا صَنَعُوْا ھُوَ کَیْدُ سٰحِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رُوْحِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تمام حاضرین کو بلکہ تمام دنیا کو راہ راست پر لاوے۔ آمین۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود

۲ دسمبر ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ ۲۵ شوال ۱۳۲۵ھ ۱۷ مگھر سمت ۱۹۶۴

چشمہ معرفت ص 68 مندرجہ روحانی خزائن ج 23 ص 436 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 396 پر درج ہے

عالم اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

قادیانیت
ثبوت حاضر ہیں!

قادیانی مذہب کے عقائد و عزائم، مضحکہ خیزیوں، تضاد بیانیوں
اور کذب و ریا پر مبنی ناقابلِ تردید اور ہوش رُبا عکسی شہادتیں

محمد متین خالد

ہوش ربا انکشافات

حیرت انگیز معلومات

یہ ایک ایسی تاریخی و تحقیقی کتاب ہے

- جو قادیانیوں کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائیوں اور گستاخیوں کے مُستند دستاویزی ثبوت لیے ہُوئے ہے۔
- جسے 10 سال کی شبانہ روز انتھک محنت کے بعد مکمل کیا گیا ہے
- جس میں قادیانی کُتب اور اخبارات و رسائل کے 50 ہزار سے زائد صفحات کھنگالنے کے بعد قادیانیوں کے مذموم عقائد و عزائم کے تحریری ثبوت یکجا کر دیے گئے ہیں۔
- جس کے مطالعے سے ہر قادیانی اپنے عقائد کی سچی اور بھیانک تصویر دیکھ کر راہِ ہدایت پا سکتا ہے۔
- جو سادہ لوح مسلمانوں کو فتنۂ ارتداد سے بچانے کے لیے ایک مؤثر ہتھیار ثابت ہو سکتی ہے۔
- جس کا مطالعہ عُلماء، خُطباء، وُکلاء، اساتذہ اور طلباء کو فتنۂ قادیانیت کے خلاف مضبوط دلائل اور ٹھوس معلومات کا ذخیرہ فراہم کرے گا۔
- جسے قادیانیت کے خلاف ہر عدالتی مقدمہ، بحث اور مناظرہ میں مستند حوالے کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔
- جسے تمام مکاتیبِ فکر کے جیّد علمائے کرام اور نامور اہلِ علم و دانش کی خواہش اور سرپرستی میں تیار کیا گیا۔

سنسنی خیز واقعات

سارے راز بے نقاب

ناقابلِ تردید حقائق

بند کتابوں کی کھلی کہانی

قادیانیت پر مکمل انسائیکلوپیڈیا

ہر گھر اور لائبریری کی ضرورت

ایک ایسی دستاویز جس کا مُدتوں سے انتظار تھا
پڑھیے اور تحفظ ختمِ نبوت کے لیے آگے بڑھیے!

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40- اُردو بازار، لاہور۔
فون: 7352332، 7232336 فیکس: 7223584
www.ilmoirfanpublishers.com
E-mail: ilmoirfanpublishers@hotmail.com